صحیح اور مستند

فضائل اعمال

ضعیف اور موضوع روایات سے پاک مجموعۂ احادیث

تالیف: ابو عبداللہ علی بن محمد المغربی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ

ALKARIMIA

ہمارے خیال میں

فضائل اعمال دین کا ایک اہم گوشہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ
بعض اعمال کی ادائیگی کے تعلق سے کچھ علاقوں مثلاً مسجدِ حرام،
مسجدِ نبوی، بیت المقدس اور مسجدِ قبا، کچھ زمانوں مثلاً لیلۃ القدر،
عشرۂ ذی الحجہ، دس محرم اور یوم عرفہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔
لیکن ہر عمل، مکان یا زمان کی فضیلت کا تعین قرآن و حدیث
پر موقوف و منحصر ہے اور حدیث ایسی ہو جو محدثین کے قواعد و
مناہج کی روشنی میں درجۂ قبول پر فائز ہو یعنی صحیح یا حسن ہو۔
اس کتاب میں عالم عرب کے ایک سلفی عالم الشیخ ابی عبداللہ
علی بن محمد المغربی رحمۃ اللہ علیہ نے توفیق باللہ سے اس ضرورت
کو احسن انداز سے پورا کر کے عمل کے لیے ثقاہت اور عامل
کے لیے آسانی فرما دی ہے۔

پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
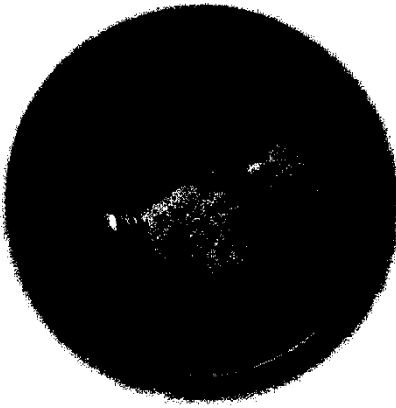
دیر سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ فضائل
کے باب میں کوئی ایسی کتاب عوام الناس کے ہاتھوں میں
پہنچانی چاہیے جس میں احادیث صحیحہ اور حسنہ کا تذکرہ ہو اور
روایات ضعیفہ و مردودہ سے کلی اجتناب ہو۔ بحمداللہ تعالیٰ
اصحاب المکتبۃ الکریمیہ نے "اصح المسند من فضائل الاعمال"
تلاش کر لی جو اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت عمدہ اور
حسین مرقع ہے۔

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

صحیح اور مستند

فضائل اعمال

ضعیف اور موضوع روایات سے پاک مجموعۂ احادیث

www.KitaboSunnat.com
بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

باب 1
کتاب الاخلاص
اخلاص و اصلاحِ نیّت کا بیان

باب 2
کتاب الطہارۃ
طہارت کا بیان

باب 3
کتاب الصلاۃ
نماز کا بیان

باب 4
كتاب الجنائز
جنازہ کا بیان

باب 5
کتاب الصیام
روزوں کا بیان

باب 6
کتاب الزکوٰۃ
زکوٰۃ کا بیان

باب 7 کتاب الحج
حج کا بیان

باب 8
کتاب الجهاد
جہاد کا بیان

باب 9 کتاب القضاء
فیصلہ کرنے کا بیان

باب 10

کتاب البیوع

خرید وفروخت کا بیان

باب 11
کتاب النکاح
نکاح کا بیان

باب 12 کتاب فضائل القرآن
فضائلِ قرآن کا بیان

باب 13
کتاب العلم
علم کا بیان

باب 14
كتاب الذكر والدعاء
ذکر ودعا کا بیان

باب 15
كتاب التوبة والاستغفار
توبہ واستغفار کا بیان

باب 16
كتاب الصلاة والسلام
صلوٰۃ وسلام کا بیان

باب 17

كتاب البر والصلة

نیکی وصلہ رحمی کا بیان

باب 18
کتاب الآداب
آداب کا بیان

باب 19
كتاب الأطعمة والأشربة
کھانے پینے کا بیان

باب 20
کتاب السلام وردّہ
سلام اور جواب سلام کا بیان

باب 21
کتاب الغرباء وصفتهم
غرباء اور انکی صفات کا بیان

باب 22 کتاب الرؤیا
خواب کا بیان

باب 23 کتاب حسنِ إسلام المرء
آدمی کے اچھے اسلام کا بیان

باب 24
کتاب الزھد
زھد کا بیان

باب 25
کتاب خشیۃ اللہ
خشیتِ الٰہی کا بیان

عرضِ مترجم

صحیح اور مستند فضائل اعمال

مترجم: عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد۔

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں واحسانات میں سے بڑی نعمت دین کی سمجھ وفہم ہے اس کے بعد دین حنیف کی خدمت کی توفیق ہے جن لوگوں کو دین حنیف اور شریعت مطہرہ کی خدمت کی توفیق وسعادت نصیب ہوئی ان میں فضیلۃ الشیخ ابو عبداللہ علی بن محمد المغربی بھی ہیں جنہوں نے "فضائل اعمال اور اوقات ومقامات میں "**الصحيح المسند من فضائل الاعمال والاوقات والامكنة**" نامی کتاب تصنیف فرمائی۔

جناب فضیلۃ الشیخ نے اس کتاب میں صحیح اور مرفوع احادیث سے مختلف اعمال، اوقات ومقامات کے فضائل اس جذبہ کے ساتھ تحریر کیے ہیں کہ لوگ ان اعمال پر عمل کریں اور ان اوقات ومقامات کو مقدس وافضل جانیں جن کی فضیلت اور اجر وثواب کا ثبوت کتاب وسنت میں ہے کیونکہ یہ بھی ایک شرعی ودینی معاملہ ہے کہ کسی عمل ومقام اور وقت کی فضیلت وہی معتبر ہوگی۔

جو صرف اور صرف قرآن اور صحیح ومستند احادیث سے ثابت ہو جیسا کہ فضیلۃ الشیخ نے کتاب کے مقدمہ میں اس مسئلہ کو بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

1. ترجمہ ومفہوم بامحاورہ پیش کیا گیا ہے تاکہ اردو داں طبقہ کتاب سے بخوبی مستفید ہو سکے۔
2. کتاب کے حاشیہ کی عبارات میں سے صرف ان ضروری امور ومسائل کا ترجمہ کیا گیا ہے جو عوام کے لیے مفید ہیں کیونکہ اہل علم تو براہ راست اس کتاب سے مستفید ہو سکتے ہیں۔
3. حسب ضرورت احادیث کی تشریح اور وضاحت کر دی گئی ہے اور ان میں بیان کردہ مسائل کا بھی مختصراً تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مصنف، مترجم اور ناشر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی خدمت میں اخلاص واستقامت بخشے اور غلطیوں وکوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کا طالب

ابو عمر عبدالغفار المدنی

(اوکاڑہ)

میرے خیال میں

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن اقتدى بهديه وسن بسنته الى يوم الدين۔ وبعد

دین اسلام بہت سے عقائد' اعمال اور اخلاق کا مجموعہ ہے' ان تمام امور کا اثبات' کتاب وسنت کے محکم ادلہ پر موقوف ہے جس طرح کسی بھی مسئلہ کے اثبات کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے منصوص ہو' اسی طرح ہر مسئلہ کی فضیلت اور اجر وثواب کے تعین کی معرفت بھی قرآن وحدیث کی دلیل پر قائم ودائم ہے۔

فضائلِ اعمال دین کا ایک انتہائی اہم گوشہ ہے' اس کے ساتھ ساتھ بعض اعمال کی ادائیگی کے تعلق سے کچھ علاقوں مثلاً مسجد حرام' مسجد نبوی' بیت المقدس اور مسجد قباء کچھ زمانوں مثلاً لیلۃ القدر' عشر ذی الحجہ' دس محرم اور یوم عرفہ وغیرہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے' لیکن ہر عمل' مکان کی یا زمان کی فضیلت کا تعین' قرآن وحدیث پر موقوف ومنحصر ہے' اور حدیث ایسی ہو جو محدثین کے قواعد ومناہج کی روشنی میں درجۂ مقبول پر فائز ہو یعنی صحیح یا حسن ہو۔

امام ابو محمد الرامھرمزی نے اپنی کتاب ''المحدث الفاصل بین الراوی والواعی' ص ۳۲۰'' میں امام بخاری رحمہ اللہ کے طریق سے ان کے خاص الخاص استاذ علی بن مدینیؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ: **((التفقه فى معاد الحديث نصف العلم و معرفة الرجال نصف العلم))** یعنی متن حدیث کو بار بار پڑھ کر اس کی فقہ حاصل کرنا آدھا علم ہے اور اس حدیث کی سند کی معرفت بقیہ آدھا۔

یہ قول منہج محدثین کا بہترین ترجمان اور عکاس ہے۔ چنانچہ حدیث میں تفقہ کے ساتھ ساتھ رجال حدیث کی معرفت اور صحت مخرج کی پہچان عصابۂ حق وصداقت کا میزہ وخصیصہ ہے۔ بالفاظ دیگر محدثین کرام حدیث کو نقد وتفتیش کے کڑے مراحل سے گزارنے کے بعد قابلِ احتجاج واستدلال قرار دیتے ہیں۔

محدثین کے نزدیک کسی بھی حدیث کے قابل قبول ہونے کے لیے اس کا درج ذیل معیار پر اترنا ضروری ہے:

1. اس کے تمام راوی عادل ہوں یعنی ان کا صغائر پر عدم اصرار اور کبائر کے عدم ارتکاب کے ثبوت کے ساتھ ساتھ خوارمِ مروءۃ سے بچا رہنا بھی معلوم ہو۔
2. اس کے تمام راوی کمال درجہ کے حافظ' ضابط اور متقن ہوں اور اگر کسی راوی کے ضبط واتقان میں معمولی سا ضعف بھی نقل ہو تو شاہد یا متابع کے بغیر روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

❸ سند اول تا آخر متصل ہو اور کسی طبقہ میں کسی قسم کا انقطاع نہ پایا جائے۔

❹ راویٔ حدیث گو ذاتی طور پر ثقہ یعنی عادل و ضابط ہے مگر وہ اس حدیث کی روایت میں اپنے سے اوثق کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔

❺ بعض اوقات ایک حدیث کا ظاہر سنداً یا متناً صحت و سلامتی پر دکھائی دیتا ہے' مگر اس میں کوئی مخفی علت پائی جاتی ہے جو ضعفِ حدیث کا موجب بن جاتی ہے۔ ضروری ہے کہ وہ حدیث ایسی مخفی علت سے بھی پاک ہو۔ (مخفی علل کی اطلاع جہابذہ محدثین کے ذریعے ہی ممکن ہوتی ہے)۔

ان کڑی شرائط سے منہج محدثین کی دقت اور عرق ریزی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

لیکن افسوس آج اس منہج کو باقاعدہ ایک سازش کے تحت پامال کیا جا رہا ہے۔

یونس بن یزید الأیلی' جو امام زہری کے اثبت تلامذہ میں سے ہیں' فرمایا کرتے تھے: ((**لیس شیء اغرب من سنة رسول الله ﷺ و اغرب منها اهلها**))

یعنی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے بڑھ کر کوئی چیز اجنبی نہیں ہے اور اس سے زیادہ اجنبی اہل الحدیث ہیں۔

یہ ایک دوسری صدی ہجری کے عالم کا اپنے دور کا تجزیہ ہے اگر وہ آج کا دور ملاحظہ کر لیتا تو اس کے کیا الفاظ ہوتے؟

آج ایک جماعت فضائل اعمال کا خصوصی اہتمام کرتی ہے' لیکن ان کے علماء' زعماء اور واعظین کی تقریر و تحریر میں ضعیف بلکہ موضوع' جھوٹی اور من گھڑت احادیث کی بھرمار ہوتی ہے۔ **فانا لله وانا الیه راجعون**۔

نبی علیہ السلام کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والے کے لیے کیا شرعی وعید ہے؟ غور تو کیجیے! یہ روش دینِ اسلام کے لیے کس قدر نقصان دہ ہے' خوب خوب سوچیے۔

جماعتِ اہل حدیث جس کا تا قیام قیامت قائم رہنا نبی علیہ السلام کی احادیث سے ثابت ہے کا وجود پوری کائنات کے لیے انتہائی مسعود و مبارک ہے' کیونکہ علماء اہل حدیث اس قسم کے فتنوں کی تردید و تفنید کے لیے ہمیشہ مستعد رہتے ہیں' اس عمل کو بہت سے علماء نے جہاد سے افضل قرار دیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ جماعتِ اہل حدیث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے ((**لو لا هذه العصابة لاندرس الاسلام**)) یعنی اگر یہ جماعت نہ ہوتی تو اسلام مٹ چکا ہوتا۔

بڑی شدت کے ساتھ ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو اعمال' مقامات اور اوقات کے حوالہ سے صرف صحیح اور ثابت احادیث پر مشتمل ہو۔

چنانچہ عالم عرب کے ایک سلفی عالم شیخ ابی عبداللہ علی بن محمد المغربی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بڑے احسن انداز سے اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ چنانچہ (**الصحیح المسند من فضائل الاعمال والاوقات والامکنة**) نامی

کتاب اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فجزاہ اللہ عنا و عن المسلمین خیر الجزاء اور چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف اور موضوع روایتوں کو سنانے اور اپنانے کی وباء پاکستان و ہندوستان میں بڑی شدومد سے پھیل چکی ہے' تو ہمارے انتہائی فاضل دوست فضیلۃ الشیخ عبدالغفار المدنی ﷾ نے اس کا اردو ترجمہ کر کے اردو داں طبقہ پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔ جعل اللہ جهدهٗ هذا فی میزان حسناته یوم القیامة۔

شیخ محترم نے ترجمہ پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ جابجا علمی تشریحات سے بھی اس کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ میں نے اس ترجمہ و تشریحات کا چیدہ چیدہ مقام سے مطالعہ کیا ہے' بحمداللہ یہ کام انتہائی نافع اور مبارک ہے۔ اصحاب المکتبة الکریمیة اس علمی سفر کی طباعت پر مبارک باد اور عمدہ ثناء کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف' مترجم اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔ (صلی اللہ علی نبینا محمد و علٰی اٰلہٖ و صحبہٖ و اهل طاعته اجمعین)

کتبه

عبداللّٰہ ناصر رحمانی

امیر جمعیة اهل الحدیث السند

حروف معتبر

الحمد لله وحدهٗ والصلاة والسلام علی من لانبی بعدهٗ اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تبلیغ رسالت کے لیے مختلف علاقوں اور قوموں کی طرف اپنے برگزیدہ بندے مبعوث فرمائے اور اس سلسلے کی آخری کڑی ہمارے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے بڑی محنت اور تگ ودو سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچائے انذار وتبشیر اور وعدہ وعید کا حق ادا کر دیا۔ قرآن حکیم کی تعبیر وتشریح اور تفسیر وتوضیح نہایت عمدہ طریقے سے کی اور آپ کی دین کے بارے میں بتائی ہوئی ہر بات اور عمل اللہ کی وحی پر مبنی تھا۔ جب آپ اپنا فریضہ ادا کر کے اس دار فانی سے رخصت ہو گئے اور کچھ عرصہ بیت گیا۔ خیر الناس قرنی کا عہد مسعود ختم ہو گیا تو کئی فتنوں نے جنم لیا اور طرح طرح کے مذاہب ومسالک وضع کر لیے گئے۔ ان میں سے وضع حدیث بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے لوگوں نے روایات خود تراش کر کے رسول اللہ ﷺ کے ذمہ لگانا شروع کر دیں اور مختلف مقاصد کے لیے مختلف لوگوں نے اس فتنے کی آبیاری کی۔ لیکن حق تعالیٰ نے اپنے ایسے بے شمار بندے پیدا کیے جنھوں نے ان فتنوں کو تہہ تیغ کیا اور ان کی راہیں مسدود کر دیں اور غلط بیانی کرنے والے لوگوں کو بے نقاب کیا بلکہ جن لوگوں کو روایات بیان کرنے میں ذھول ہو جاتا تھا ان کا بھی تذکرہ کیا اور اس پر اسماء رجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب ہو گئیں۔ بعض متصوفینِ زمانہ ترغیب وترہیب میں روایات بنانا جائز سمجھتے تھے اور ان کے متبعین آج بھی اسی ڈگر پر چل رہے ہیں حالانکہ ترغیب وترہیب اور فضائل میں بھی صحیح اور درست روایات کو ہی اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ کسی عمل کی فضیلت بھی ایک خالص شرعی مسئلہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کیا خوب لکھا ہے' فرماتے ہیں:

"اشتهر ان اهل العلم يتسمحون فی ايراد الاحاديث فی الفضائل وان كان فيها ضعف ما لم تكن موضوعة' وينبغی مع ذلك اشتراط ان يعتقد العامل كون ذلك الحديث ضعيفا' وأن لا يشهر ذلك لئلا يعمل المرء بحديث ضعيف فيشرع ما ليس بشرع اويراه بعض الجهال فيظن أنه سنة صحيحة وقد صرح بمعنی ذلك الأستاذ ابو محمد بن عبد السلام وغيره وليحذر المرء من دخوله تحت قوله ﷺ "من حدث عنی بحديث يری أنه كذب فهو احد الكذابين" فكيف عن بمن عمل به ولا فرق فی العمل بالحديث فی الأحكام أو فی الفضائل اذا لكل شرع۔ (تبيين العجب بما وردفی فضائل رجب ص۷۲' ۷۳)

یہ بات مشہور ہے کہ اہل علم فضائل میں روایات لانے میں تساہل سے کام لیتے ہیں اگر چہ ان میں ضعف ہو جب تک موضوع نہ ہو۔ اس کے ساتھ بعض شرائط کا لحاظ رکھنا مناسب ہے عامل اس روایت کے ضعیف ہونے کا عقیدہ رکھے اس کو مشہور نہ کرے تا کہ کوئی آدمی ضعیف حدیث پر عمل نہ کرے۔ تا کہ جو چیز شرع نہیں ہے اسے شرع سمجھ بیٹھے' یا بعض جاہل قسم کے لوگ اسے عمل کرتا دیکھ کر یہ گمان کر بیٹھیں کہ یہ سنت صحیحہ ہے۔ اس مفہوم کی شیخ ابو محمد بن عبدالسلام وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے تحت آنے سے ڈر جانا چاہیئے کہ ''جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو جو اس پر عمل کر لیتا ہے وہ کیسا ہوگا؟ حدیث پر عمل کرتے ہوئے احکام یا فضائل کا کوئی فرق نہیں اس لیے کہ یہ تمام شرع ہے۔

معلوم ہوا کہ حدیث احکام کے باب میں ہو یا فضائل میں وہ شریعت ہے اور شریعت کمزور اُدلہ سے ثابت نہیں ہوتی اس کے لیے صحیح اور قابل حجت دلیل چاہیئے۔ فضائل میں تساہل برتتے ہوئے احادیث ضعیفہ اور اخبار مردودہ وارد کرنا غلطی ہے۔ نبی ﷺ کی طرف وہی چیز منسوب ہونی چاہیئے جو صحیح ثابت ہو۔ امام بیہقی فرماتے ہیں: **''لا یجوز الاحتجاج فی احکام الشریعة الا بحدیث الصدوق العاقل''** احکام شریعت میں صدوق و عاقل کی حدیث کے سوا حجت پکڑنا جائز نہیں۔ (جزء الجویباری' ص ۲۳۷)

نیز فرماتے ہیں: **''لا یحل لأحد ان یقول: قال رسول اللہ ﷺ الا بعد التثبت والعلم به کما لا یحل لأحد ان یقول فی کتاب اللہ برأیه الا بعد المعرفة به و سماع ممن یعرفه''** (جزء الجویباری' ص ۲۲۷۔۲۲۸)

کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کہے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' مگر تثبت اور اس کے علم کے بعد جیسا کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے بات کرے مگر اس بات کی معرفت اور جن لوگوں کو جانتا ہے ان سے سننے کے بعد۔

لہٰذا فضائل اعمال میں بھی احادیث صحیحہ و اخبار حسنہ کو بیان کرنا چاہیئے۔ اس مسئلہ کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد دوم مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور کے مقدمہ میں کر دی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک کتاب ''تبلیغی نصاب'' کو ''فضائل اعمال'' کے نام سے طبع کیا گیا اور اسے اتنا مقدس اور قابل حجت مانا گیا کہ حلقہ تبلیغ میں اس کے سوا کسی دوسری کتاب کا درس دینا اور پڑھنا پڑھانا شجر ممنوعہ خیال کیا جانے لگا حتیٰ کہ قرآن حکیم اور صحیح البخاری و صحیح مسلم کا درس بھی عجیب خیال کیا جانے لگا۔ اور اس کتاب کی اشاعت لاکھوں کی تعداد میں کی گئی اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا لیکن طرفہ تماشا یہ کہ عربی زبان میں اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا اور عرب لوگوں کو اس کی جگہ ریاض الصالحین دی گئی تا کہ ان کے سامنے غلط عقائد' اختراعی روایات' غیر ثابت شدہ قصے اور مصنوعی کہانیوں کی قلعی نہ کھل جائے۔

الغرض ضرورت اس بات کی تھی کہ فضائل کے باب میں کوئی ایسی کتاب عوام الناس کے ہاتھوں میں پہنچائی چاہیئے جس میں احادیث صحیحہ و حسنہ کا تذکرہ ہو اور روایات ضعیفہ و مردودہ سے کلی اجتناب ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ اصحاب المکتبة

الکریمیۃ نے "الصحیح المسند من فضائل الاعمال" کتاب تلاش کر لی جس کے مؤلف ابوعبداللہ علی بن محمد المغربی ﷾ ہیں اور مراجعت و تقدیم لکھنے والے عالم عرب کے مشہور و معروف محقق فضیلۃ الشیخ ابوعبداللہ مصطفیٰ العدوی ہیں جن کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے داد تحسین وصول کر چکی ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت ہی عمدہ اور حسین مرقع ہے۔ اور خطباء' واعظین کے لیے بالخصوص سلسلہ ذھبیہ اور سموط عالیہ ہے۔ چونکہ اصلاً یہ کتاب عربی زبان میں ہے اس لیے اردو خواں طبقے کے لیے مفید نہ تھی تو اس کا سلیس رواں ترجمہ ہمارے قابل قدر فضیلۃ الاستاد حافظ عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ تعالیٰ نے کر کے امت مسلمہ پر احسان کر دیا ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مجھ جیسا ناچیز شخص حافظ عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ کی حسنات میں سے ہمارے اہل حدیث ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب حضرت حافظ صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکات نازل فرمائے اور دین حق کی ترویج و اشاعت کرنے میں مزید توفیق عطا فرمائے۔ عصر حاضر میں جب کہ لوگ شرعی احکامات سے بُعد اور دوری اختیار کرتے جا رہے ہیں انہیں صحیح نہج پر لانا اور ان کا قبلہ درست کرنا ایک عظیم نیکی ہے۔ خطباء و واعظین کو بالخصوص ایسی کتاب مدِ نظر رکھنی چاہیئے تا کہ وہ عوام الناس تک صحیح ذخیرہ حدیث پہنچا سکیں۔ یہ کتاب ہر گھر' ہر مکتب' ہر مدرسہ' ہر دفتر اور ہر فرد کی ضرورت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہُو یان حق و صداقت اور متلاشیان صراط مستقیم کے لیے اس کتاب کو مشعل راہ بنائے۔ اس کے مؤلف' محقق' ناشر اور قاری کے لیے توشۂ آخرت اور وسیلہ نجات بنائے اور ہر طرح کی خرافات اور غیر ثابت شدہ روایات سے کلی اجتناب کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ
146 این بلاک سبزہ زار لاہور
0322-4165790
0300-4762332

عرضِ ناشر

الحمد للہ ''المکتبة الکریمیه'' اپنے آغاز سے آج تلک کوشش' محنت اور مقصد کے حوالے سے دین مبین کے ابلاغ کو اپنا نصب العین سمجھتے ہوئے توفیق باللہ سے دعوتی تگ و تاز جاری رکھے ہوئے ہے۔

عقیدۂ توحید کی نعمت سے سرفراز ہر شخص ہمیشہ اس خواہش سے شاہراہِ عمل پر گامزن رہا ہے کہ اُس کا عمل بارگاہِ رب العزت میں مقبول و منظور ہو اور اس کی مغفرت کا سبب بنے۔

علمائے حقہ تحقیق کی دنیا میں قرن ہا قرن سے مصروفِ عمل رہے ہیں اور یہی ایک بات ان کے مدِ نظر رہی ہے کہ اللہ کے بندوں کی درست سمت میں مقدور بھر رہنمائی کی جائے

عقیدہ کی درستگی کے بعد' عمل کی سمت' ہیئت اور ترکیب کا درست تعین علمائے امت کا ہمیشہ ہی سے اوّلین دینی فریضہ اور منصب رہا ہے۔

خوب سے خوب تر کی جستجو' اللہ کی خوشنودی کے حصول کی منزل کو پا لینے کے لیے ہر طالبِ دین کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے ان شاء اللہ ہر ہر طالبِ دین کی یہ منزل بفضلِ تعالیٰ آسان اور ممکن ہو جائے گی۔

''فضائل اعمال'' کے حوالے سے مسلم دنیا کے عظیم محقق فضیلۃ الشیخ ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربی رحمہ اللہ کی محنت شاقہ کے نتیجے میں ایک ایسی مستند اور مستحکم کتاب منصۂ شہود پہ جلوہ گر ہو چکی ہے جس کے مطالعے کے دوران و بعد قاری کو اطمینان و انبساط کی وجہ سے عمل میں لطف میسر ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ کیونکہ اعمال کی ادائیگی کی صحت کے بارے میں شک کی کیفیت مکمل طور پر رفع ہو چکی ہوگی۔

ہمارے علمی اُفق کے درخشندہ ستارے فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الغفار المدنی حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ کتاب کے اردو ترجمہ اور تقویم تفسیر کی توفیق عطا فرمائی ہے اللہ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

زیر نظر کتاب اپنے موضوع' مواد اور مقام کے حوالے سے کہاں واقع ہے اس بات کی حیثیت اس وقت مستند ہو جاتی ہے جب قافلۂ علم الحدیث کے استاد فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کتاب ھذا کی اہمیت و افادیت کے احساس کو اپنے علمی تبصرے سے قوام بخشتے ہیں۔ معروف عالم دین اور محقق محترم حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے اس کتاب کو صحیح' مستند اور جامع فضائل اعمال قرار دے کر قارئین کو ایک گونا گوں اطمینان کی کیفیت سے سرشار کیا ہے۔

واجب صد احترام و التفات ماہر تحقیق و تخریج فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی ﷾ نے عصر حاضر میں اس کتاب کی ضرورت کو بطور خاص بین السطور بیان فرمایا ہے۔ شک اور بے یقینی کی فضا میں کسی بھی شخص کو عمل میں کمال انہاک حاصل ہونا محال ہے اس کتاب کی اشاعت کے بعد ان شاء اللہ عمل و اطمینان ہم آہنگ ہوں گے۔ ''المكتبة الكريمية'' ان محترم المقام شیوخ کا ممنون و مشکور ہے جنہوں نے اپنے مصروف روز و شب سے وقت نکال کر کتاب ھذا کے بارے میں اپنے تاثرات و تبصرہ کو صفحہ قرطاس پر منتقل فرمایا اللہ اس کارنیک کو ان کے لیے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

اللہ کی توفیق سے المكتبة الكريمية کو اس عظیم کتاب کی طباعت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس عظیم اعزاز کے حصول پر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کاوش کو مسلمانانِ عالم کے لیے شاہراہِ عمل اور توشۂ آخرت ثابت فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کا طالب

محمد مسعود لون ایڈووکیٹ

مدیر المكتبة الكريمية

مقدمۃ المراجع

(ترجمہ وتشریح: ابو عمر عبدالغفار المدنی)

زیر نظر کتاب رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت رکھنے اور اس کا دفاع کرنے والے بھائیوں میں سے ایک بھائی کی تصنیف شدہ ہے جو کتاب مکمل کرنے کے بعد وفات پا چکے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس پر اپنی وسیع رحمت کے ساتھ رحم فرمائے اور ان کو اپنی وسیع جنت میں جگہ دے اور ان کی قبر کشادہ اور منور فرمائے اور ان کی اولاد میں بہترین جانشین بنائے۔ آمین!

یہ کتاب ''فضائل اعمال'' صحیح اور مرفوع احادیث کا مجموعہ ہے اور اس کے مؤلف میرے بھائی ابو عبداللہ علی بن المغربی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ ہیں۔

میرے بھائی علی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے جمع کرنے اور اس کی تبویب اور اس کی احادیث کی تخریج اور ان پر صحت وضعف کا مناسب حکم لگانے میں انتہائی محنت سے کام لیا ہے پس یہ کتاب اپنے موضوع میں ایک عظیم کتاب ہے اور خطباء اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے والے واعظین کے لیے ایک مستند مجموعہ اور انمول تحفہ ہے۔

پس سب سے بہترین چیز جس کے ساتھ نصیحت کی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے رسول ﷺ! آپ قرآن کے ساتھ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں''۔ (ق:۴۵)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے''۔ (الجاثیہ:۶)

یقیناً اس کتاب میں وارد شدہ نصوص سے مومن اپنے اخلاق کو پاکیزہ بنا کر اور اعمال کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے بڑے اجر اور بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہوسکتا ہے۔ اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مومنوں پر خیر وفلاح کے دروازے کھولنے والی اور اس میں ترغیب دینے والی اور نیکیوں میں مسابقت کا جذبہ پیدا کرنے والی ہے۔

میرے بھائی علی رحمہ اللہ علیہ نے اس کو فائدہ مند اور عمدہ بنانے کی پوری کوشش کی ہے لیکن بعض ابواب میں اتنی وسعت اور تفصیل اختیار کی ہے جس کی ضرورت نہیں تھی۔ خاص طور پر اس لیے کہ انہوں نے اپنی کتاب کا نام صحیح اور

مرفوع فضائل اعمال رکھا ہے۔ تو ان کے لیے ضروری تھا کہ وہ ہر باب میں اس عمل کی فضیلت کی دلیل پیش کرتے جس کے لیے انہوں نے باب باندھا ہے لیکن باب میں ان کی ذکر کردہ دلیل اس فضیلت میں واضح نہیں جس کے لیے انہوں نے باب باندھا ہے۔ اگرچہ عمومی نصوص سے اس عمل کا اجر وثواب ثابت ہے مثلاً اعتکاف کی فضیلت کے مسئلہ میں میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں پس جب اعتکاف کی فضیلت کے باب میں مثلاً یہ حدیث لائی جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے اواخر میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ یہ دلیل اعتکاف کی فضیلت میں واضح اور صریح نہیں۔ پس مناسب تھا کہ جس حدیث میں فضیلت کا بیان واضح طور پر موجود نہیں اس کے ذکر سے گریز کیا جاتا (کیوں کہ کتاب کا مضمون اعمال کی فضیلت بیان کرنا ہے) لیکن علی بھائی (کتاب کے مصنف) نے کتاب میں وسعت سے کام لیا اور کتاب میں وہ احادیث بھی کثرت سے ذکر کیں جن میں فضیلت کا بیان نہیں۔

پس میں نے اس کتاب میں سے اکثر وہ احادیث حذف کر دیں جو میرے نزدیک عمل کی فضیلت میں واضح نہیں تھیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض رہنے دیں شاید ان سے عوام مستفید ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے علی بھائی رحمہ اللہ علیہ نے کتاب میں ذکر کردہ اکثر احادیث پر (صحت وضعف کا) حکم لگایا ہے۔ لیکن بعض وہ احادیث جن کے حکم کے بارے میں اختلاف تھا میں نے وہ احادیث اور اس (مصنف) کی رائے ترک کر دی۔ الحمد للہ کتاب مجموعی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ میں (اعتراف کرتا ہوں کہ) مراجعت کتاب اور اس کی تقدیم کے لیے مقررہ وقت کی تنگی اور کتاب کے حجم کی وجہ سے اس کتاب کی کما حقہ مراجعت نہیں کر سکا۔

لیکن جو چیز مکمل نہ پائی جا سکے تو اس کا حاصل ہونے والا حصہ ترک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہی غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے اور نیکی کرنے کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ عظیم و برتر کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے بھائی علی رحمہ اللہ کو مرنے کے بعد اس کتاب سے فائدہ دے یعنی اجر وثواب عطا فرمائے اور اس کے اہل وعیال میں برکت دے اور تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے نفع عطا فرمائے۔ آمین!

وصل اللهم علی سیدنا محمد واله وصحبه وسلم

تحریر کنندہ: ابو عبداللہ مصطفی ابن العدوی

مقدمة المؤلف

بیشک تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور ہم اسی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور ہم اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتے ہیں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا''۔
(آل عمران:۱۰۲)

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے''۔ (النساء:۱)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی''۔ (الاحزاب: ۷۰۔۷۱)

اس کے بعد پس بے شک سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین نمونہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور بدترین امور دین میں نئے کام ہیں اور دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الجمعۃ۔ باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ۔ وسنن أبي داود۔ کتاب النکاح۔ باب فی خطبۃ النکاح۔ وجامع الترمذی۔ کتاب النکاح۔ باب ماجاء فی خطبۃ النکاح)۔

میں اور میرے مسلمان بھائی ایسا کام کرنے کے بارے میں اکثر غور وفکر کرتے تھے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرما دی کہ میں امام مقدسی کی کتاب الفضائل کی تحقیق کروں اور اللہ تعالیٰ بہترین ھادی اور بہترین مددگار ہے۔

اس کتاب کی تحقیق کے درمیان مجھے معلوم ہوا کہ اس کتاب کی تو تحقیق ہو چکی ہے جو ہمارے بھائی غسان ہرماس نے

کی ہے۔ میں نے وہ کتاب لے لی حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بھائی کی تحقیق بہترین تحقیق ہے اور اس کا کام نہایت قوی ہے۔

اس کے بعد میں نے کافی تردد کیا کہ کیا میں اس کتاب کی تحقیق مکمل کروں یا نہ کروں لیکن بالآخر میں نے کام جاری رکھنے کا پختہ عزم کر لیا اور اس بارے میں میں نے اپنے بھائی فاضل طبیب ہانی القاضی سے مشورہ کیا۔

اور ہم اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس کتاب کے بارے میں میری تحقیق مکمل ہونے کے بعد اس کو مکتبہ القدس سے شائع کیا جائے۔

اگرچہ میں نے بھائی غسان کی اس کتاب کی تحقیق سے فائدہ اٹھایا لیکن ان کے ساتھ احادیث پر صحت وضعف کا حکم لگانے میں اسی (۸۰) سے زیادہ احادیث میں اختلاف کیا۔ پھر اس کے بعد بھائی ھانی حفظہ اللہ نے اس کتاب کو شائع کرنے کی پوری کوششیں کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

پس ہم اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم امام مقدسی کی کتاب کی صحیح احادیث کے ساتھ چند اور احادیث ملا کر ایک رسالہ ترتیب دیں۔ میرے خیال میں اس رسالہ کی احادیث کی تعداد تقریباً پانچ سو پچیس ہے پھر میرا ارادہ بنا کہ میں فضائل اعمال میں ایک کتاب تصنیف کروں جو اپنے اس بہترین موضوع میں مرجع کی حیثیت کی حامل ہو۔

پس اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی یہ کتاب "**الصحیح المسند فی فضائل الاعمال**" تصنیف و مرتب کرنے کی۔ میں نے اس بارے میں بہت کوشش کی، کتب سنت اور حدیث کی دوسری کتب کی میں نے ایک ایک حدیث کو پڑھا۔

اللہ تعالیٰ سے ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو قیامت کے دن ہمارے نیکیوں والے ترازو میں رکھے۔ آمین!

اور میں نے اس کتاب میں تقریباً ایک ہزار سات سو احادیث جمع کی ہیں، حاشیہ میں ذکر کردہ روایات اس کے علاوہ ہیں اور یہ بات یاد رہے کہ یہ کتاب صحیح اور حسن احادیث پر مشتمل ہے۔ سوائے ان چند ضعیف احادیث کے جن کو ان کے ضعف پر تنبیہ کے لیے ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ میرا خیال تھا کہ میں فضائل و اعمال میں اس صحیح احادیث کے مجموعہ کی طرح فضائل اعمال میں موجود ضعیف روایات کا بھی ایک مجموعہ مرتب کروں لیکن فضائل و اعمال کے اس صحیح مجموعہ میں ذکر کردہ ضعیف روایات ہی کافی ہیں۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کرتا کہ میں نے فضائل اعمال کی تمام روایات پر اطلاع پائی ہے بلکہ یہ ایک متواضع و منکسر کوشش ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس سے نفع دے۔ اس کتاب میں موجود صحت و درستگی اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور اس کتاب میں موجود غلطی و نقص میرے اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

چونکہ فضائل کے سلسلہ میں لکھی گئی کتب طب و یابس اور سچ و جھوٹ پر مشتمل ہوتی ہیں۔

تو ہم نے فضائل اعمال میں یہ صحیح احادیث کا مجموعہ اس لیے مرتب فرمایا کہ ہم لوگوں پر واضح کریں کہ فضائل اعمال میں صحیح احادیث ہی کافی ہیں۔ لہٰذا ضعیف روایات کی ضرورت ہی نہیں اور یہ بھی واضح کریں کہ ضعیف احادیث پر عمل کرنا جائز نہیں جیسا کہ اکثر اہل علم نے اس کی تصریح کی ہے کہ فضائل یا غیر فضائل سب میں مطلقاً ضعیف احادیث پر

عمل کرنا جائز نہیں۔

اس لیے کہ ضعیف حدیث ظن کا فائدہ دیتی ہے اور حق میں ظن کا کوئی اعتبار نہیں۔

اور جن لوگوں نے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل مشروط طور پر جائز قرار دیا ہے۔ انہوں نے شروط ایسی لگائی ہیں جو عام مسلمانوں کے بس کی بات نہیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع کے مقدمہ میں ان شروط کا ذکر کر کے ایک ایک شرط کا رد کیا ہے اور مثالوں سے ان شروط کے قائل کا تناقض ثابت کیا ہے اور یہ تین شروط مندرجہ ذیل ہیں:

1. متفق علیہ شرط یہ ہے کہ ضعف شدید نہ ہو تو اس سے حدیث میں جھوٹ بولنے والوں اور جن پر حدیث میں جھوٹ بولنے کی تہمت ہو اور حدیث بیان کرنے میں اکثر غلطی کا ارتکاب کرنے والوں کی بیان کردہ احادیث خارج و مردود ہو گئیں۔
2. وہ حدیث ضعیف کسی شرعی اصل کے تحت ہو پس اس سے وہ حدیث نکل گئی جو نئی اختراع و ایجاد ہو اور اس کا کسی قسم کا کوئی اصل ہی نہ ہو۔
3. ضعیف حدیث پر عمل کرنے والا اس حدیث کے ثبوت کا اللہ کے رسول ﷺ سے اعتقاد نہ رکھے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب نہ ہو جو آپ نے فرمائی ہی نہیں۔

جناب شیخ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ شروط بڑی باریک اور نہایت ہی اہم ہیں۔ اگر ضعیف احادیث پر عمل کرنے والے ان شروط کا التزام کریں تو نتیجہ کے طور پر ضعیف احادیث پر عمل ممکن ہی نہیں یا ان شروط کو لغو باطل قرار دینا پڑے گا۔

اس کے بعد شیخ البانی نے اس کی اچھی طرح وضاحت کی ہے اور صحیح الجامع کے حاشیہ میں شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "تبيين العجب فيما ورد في فضل رجب" میں "فضائل اعمال" میں ضعیف احادیث کو وارد کرنے والوں کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ ان شروط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے والا اس کے ضعیف ہونے کا اعتقاد رکھے اور اس کو مشہور نہ کرے تاکہ آدمی ضعیف حدیث پر عمل نہ کرے کیونکہ اس طرح ایسی بات مشروع قرار پائے گی جو شرع نہیں یا بعض جاہل اس کو عمل کرتا ہوا دیکھیں گے تو وہ اس کو صحیح سنت سمجھ لیں گے اور شیخ ابو محمد ابن عبد السلام وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا مصداق بننے سے ڈرنا چاہیے کہ جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کے جھوٹ ہونے کو وہ جانتا ہے تو وہ دو جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے۔ پس اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو اس پر (روایت کے علاوہ) عمل بھی کرے اور احکام میں وارد شدہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے اور فضائل میں وارد شدہ حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں' اس لیے کہ سب (احکام و فضائل) شریعت ہیں (لہٰذا ان میں فرق نہیں کیا جا سکتا)۔

اور شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ احمد محمد شاکر نے "الباعث الحثيث" میں مذکورہ تین شروط کا ذکر کر کے

فرمایا کہ میرے نزدیک ضعیف حدیث کا ضعف بیان کرنا ہر حال میں واجب اور ضروری ہے اس لیے کہ اگر اس کا ضعف بیان نہیں کیا جائے گا تو اس حدیث کو پڑھنے والا تو اس کو صحیح حدیث ہی سمجھے گا۔ خاص طور پر اگر ایسی حدیث کا ناقل و ذکر کرنے والا حدیث کا ایسا قابل اعتبار عالم ہو کہ جس کا قول ایسے معاملات میں معتبر و مستند ہو اور ضعیف حدیث پر عمل کے ناجائز ہونے میں یہ فرق نہیں کیا جائے گا کہ فضائل میں ضعیف حدیثوں پر عمل جائز ہو اور احکام میں وارد شدہ احادیث پر عمل منع ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت شدہ صحیح و حسن حدیث کے علاوہ کوئی چیز کسی کے لیے حجت و دلیل نہیں اور کئی ایک اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ضعیف حدیث کی روایت اس کا ضعف بیان کیے بغیر جائز نہیں۔ پس ضعیف حدیث پر اس کے درجات کے مطابق کسی پر بھی عمل جائز نہیں۔ ''فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جا سکتا ہے'' والے قاعدہ میں تناقض ہے۔ اس کا اول آخر اور آخر اول کے ساتھ متناقض ہے اس لیے کہ جب یہ کہتے ہیں کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ پس یا تو ان اعمال کی فضیلت کسی صحیح و ثابت حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو گی تو اس صورت میں عمل اس ضعیف حدیث پر نہیں بلکہ اس حدیث پر ہو گا جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ۔اور جس نے عمل کی مشروعیت ثابت کی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر عمل مشروع پر اس کے مراتب مستحب وسنت وفرض وغیرہ کے لحاظ سے عمل کیا جائے گا تو اس وقت اس عمل کی فضیلت کے اثبات میں ضعیف حدیث کا کوئی کردار نہیں۔ یہ اس وقت ہے کہ جب اس عمل کی فضیلت ضعیف حدیث کے علاوہ دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اگر معاملہ برعکس ہے کہ عمل کی فضیلت کی مشروعیت صرف ضعیف حدیث سے ثابت ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگوں کو جب روکیں گے کہ اس پر عمل نہ کرو تو ہم ایک ایسے شرعی حکم سے روکیں گے جس کا ثبوت ضعیف حدیث سے ہے۔ اور تمام علماء کا اتفاق ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ کسی حکم کے استحباب کا ثبوت ضعیف حدیث سے جائز نہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱/۲۵۰)

پھر اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھو کہ ضعیف حدیث کو فضائل اعمال میں حجت ماننے والوں کے اس قول کہ ''فضائل اعمال میں ضعیف حدیث حجت و دلیل ہے'' کی کیا حقیقت ہے کہ اعمال کی فضیلت اگر ضعیف حدیث کے علاوہ ثابت ہے تو اس کی مشروعیت ثابت ہے تو اس صورت میں ضعیف حدیث کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اور اگر اعمال کی فضیلت صرف ضعیف حدیث سے ہی ثابت ہے تو یہ لوگوں کے لیے احکام مشروع و ثابت کرنا ہے جن میں فضائل ہیں اور اس کا کم از کم درجہ استحباب ہے۔ تو اس طرح ضعیف حدیث سے تشریع ثابت ہو گی جو باتفاق العلماء جائز نہیں۔ (یعنی کسی عمل کی فضیلت کا ثبوت بھی شریعت کا حصہ ہے جو صحیح حدیث سے ہی ثابت ہو گا ورنہ ضعیف حدیث سے شریعت کا ثبوت لازم آئے گا جو باتفاق العلماء جائز نہیں)۔

یہ کلام ہم نے شیخ البانی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور اس مسئلہ میں شیخ البانی رحمہ اللہ کی طویل اور مفصل ابحاث موجود ہیں۔ دیکھیے مقدمہ صحیح الترغیب تمام المنۃ ''مقدمہ الضعیفۃ''۔

اور بہت ساری احادیث میں ضعیف احادیث کا صحت وضعف بیان کیے بغیر روایت کرنا منع ہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات (بغیر تحقیق کے) بیان کردے۔ (مقدمة صحيح مسلم۔ باب النهي عن الحديث بكل ما سمع)

اور امام ابن صاحبان نے اپنی کتاب میں ایک فصل باندھی ہے کہ "اس آدمی کے واجبی طور پر جہنمی ہونے کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جس کی صحت کا اسے پتہ نہیں"۔ پھر اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے مجھ پر ایسی بات کہی (میری طرف منسوب کی) جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔

(صحیح ابن حبان: ص ۲۷)

اور اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کا اصل صحیحین (بخاری ومسلم) میں ہے۔ دیکھیے (الضعيفه للألباني صفحہ۱۲)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مجھ پر جھوٹ نہ بولو پس بے شک جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا" (مسند طیالسی۔ رقم الحدیث۔ ۱۰۷)

اور اس کی سند صحیح ہے۔

اور میں نے اس کتاب میں اس حدیث کی تخریج کر دی ہے۔ دیکھئے بخاری شریف حدیث نمبر ۱۰۶ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی اس حدیث کی شرح۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ "جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔ (مسند طیالسی۔ رقم الحدیث۔ ۱۹۱)

اور بخاری شریف میں ہے عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث بیان کرتے نہیں سنا جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوا۔ (بلکہ آپ کے ساتھ ہی رہا ہوں) لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔ (صحیح البخاری۔ رقم الحدیث۔ ۱۰۷)

اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام داری نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ سے جھوٹی بات بیان کی (یعنی میری طرف منسوب کی) اور انہوں نے حدیث میں "العمد" (جان بوجھ کر بیان کرنا) کا لفظ ذکر نہیں کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کا اس حدیث سے کم احادیث بیان کرنے پر دلیل پکڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ جھوٹ سے مراد خلاف واقع بات کہنا ہے چاہے جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے۔ دونوں برابر ہیں۔ اگرچہ غلطی سے خلاف واقع بات کرنے والے (جھوٹ بولنے والے) کے گناہ گار نہ ہونے پر علماء کا اجماع ہے لیکن حضرت زبیر زیادہ احادیث بیان کرنے سے اس لیے ڈرے کہ کہیں

غیر شعوری طور پر غلطی میں نہ واقع ہو جائیں۔ اس لیے کہ اگرچہ غلطی کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہو گا لیکن کبھی زیادہ احادیث بیان کرنے سے اس لیے گناہ گار ہو گا کہ زیادہ بیان کرنے سے غلطی میں واقع ہونے کا گمان واندیشہ ہے۔

اور ثقہ (قابل اعتماد) راوی جب غلط روایت بیان کرے گا (چاہے غلطی سے ہی کیوں نہ ہو) تو اس سے یہ روایت کوئی ایسا شاگرد لے لے گا جس کو یہ پتہ نہیں کہ یہ روایت غلط ہے تو اس روایت پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عمل مشروع ہو جائے گا۔ اس ثقہ راوی کے نقل کرنے کی وجہ سے۔ پس اس طرح وہ ایسی بات پر عمل کرنے کا سبب بن جائے گا جو شارع (ﷺ) نے نہیں کہی۔ پس جو زیادہ احادیث بیان کرنے سے ڈرا وہ اس لیے ڈرا کہ جب عمداً زیادہ احادیث بیان کی جائیں گی تو لامحالہ غلطی میں واقع ہونے کا احتمال ہے۔ تو اس طرح آدمی کثرت روایات کی بناء پر گنہگار ہو گا۔ پس اسی وجہ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زیادہ روایات بیان کرنے میں توقف کیا ہے۔ (دیکھئے شیخ شاکر کی کلام و تعلیق مسند احمد پر۔ المسند ۳/۴۱۳ اور دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۰/ ۴۰۸ - ۴۰۹)

اور ان (بعض علماء) کا قول کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جا سکتا ہے غلط اور بے سند ہے اور سب سے افضل بات امام قرطبی رحمہ اللہ نے کی ہے کہ لوگوں پر ضروری ہے کہ وہ دین کے معاملہ میں اسی طرح غور و فکر کریں جیسا کہ وہ اپنے مالوں میں کرتے ہیں اوہ بیچتے وقت عیب دار (کھوٹے) سکے نہیں لیتے وہ صحیح اور بہترین سکے لیتے ہیں۔ اسی طرح روایات میں بھی صرف وہ روایات لینی چاہئیں جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح سے دے ثابت ہوں تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والوں میں شامل نہ ہو جائیں۔ پس اس دوران وہ فضل و ثواب طلب کرتے کرتے نقص و خسارہ حاصل کر لے گا۔ بلکہ بسا اوقات وہ خسران مبین (واضح خسارہ) کا مستحق ہو جائے گا۔

(التفسیر الامام القرطبی رحمۃ اللہ علیہ آیت نمبر ۵۶ سورۃ احزاب کی تفسیر)

کاش کہ امام قرطبی خود بھی اپنی کتاب میں اس کو ملحوظ خاطر رکھتے۔

تنبیہ

جس نے کہا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کی حجیت کے قائل ہیں اس نے غلط بات کہی، کیونکہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''امام احمد اور ان جیسے دوسرے رحمھم اللہ شریعت میں اس قسم کی احادیث (ضعیف احادیث) پر اعتماد نہیں کرتے تھے اور جس نے امام احمد سے یہ بات نقل کی کہ وہ ایسی ضعیف حدیث کی حجیت (دلیل) کے قائل ہیں جو نہ صحیح ہے اور نہ حسن درجہ کی، اس نے امام احمد پر غلط بات کہی (ان کی طرف منسوب کی)''۔

(القاعدۃ الجلیلۃ فی التوسل والوسیلۃ (صفحہ ۱۰) وفتاویٰ بن تیمیہ ۱/ ۲۵۱)

اور فرمایا شریعت میں ایسی ضعیف احادیث پر اعماد کرنا جائز نہیں اور جو نہ صحیح ہوں اور نہ حسن درجہ کی۔ لیکن امام احمد بن حنبل اور دوسرے علماء نے فضائل اعمال میں ایسی روایات کا روایت کرنا جائز قرار دیا ہے جن کے ثابت ہونے کا علم نہ

ہو جھوٹ ہونا نہ جانتا ہو۔ اور یہ اس لیے کہ جب کسی عمل کا پتہ ہو کہ یہ شرعی دلیل کی بناء پر مشروع ہے اور اس کی فضیلت میں ایسی حدیث مروی ہو جس کا جھوٹ ہونا معلوم نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ واقعی اس کا ثواب ہو ورنہ تمام ائمہ میں سے کسی ایک نے بھی یہ بات نہیں کہی کہ کسی عمل کے واجب اور مستحب ہونے کا ثبوت ضعیف حدیث سے جائز ہے جس نے یہ بات کہی اس نے اجماع کی مخالفت کی۔

اس کے بعد فرمایا کہ ''سب سے پہلے جو حدیث کو تین اقسام صحیح وحسن وضعیف میں تقسیم کرنے میں معروف ہوئے وہ امام ترمذی ہیں''۔ انہوں نے اپنی جامع میں فرمایا کہ ان کے نزدیک حسن وہ ہے جس کی سندیں زیادہ ہوں اور اس کے راویوں میں کوئی متھم (جس پر جھوٹ کی تہمت ہو) نہ ہو اور نہ وہ حدیث شاذ ہو۔ (ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے) پس یہ اور اس جیسی اور احادیث امام احمد ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس سے حجیت (دلیل) پکڑتے ہیں۔ اسی لیے امام احمد نے اس ضعیف حدیث کی مثال جس کی صحبت کے وہ قائل ہیں یہ دی ہے۔ عمرو بن شعیب اور ابراہیم الہجری وغیرہ۔ القاعدہ الجلیلۃ (صفحہ ۹۱-۹۲) فتاویٰ ابن تیمیہ ۱/ ۲۵۱-۲۵۲)۔ میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ پس وہ ضعیف حدیث جس کی حجت کے امام احمد قائل ہیں وہ وہی حدیث ہے جو امام ترمذی کے نزدیک حسن ہے جیسا کہ پہلی کلام سے ظاہر ہے۔ اور فرمایا جس نے امام احمد سے یہ بات نقل کی کہ وہ ایسی ضعیف حدیث سے حجت اور دلیل پکڑتے ہیں جو صحیح اور حسن درجہ کی نہیں اس نے امام احمد کے متعلق غلط بات کہی کیوں کہ امام احمد اور ان سے قبل دوسرے علماء کے عرف میں حدیث کی دو قسمیں ہیں صحیح اور ضعیف۔

اور ضعیف کی ان کے نزدیک دو قسمیں ہیں: ضعیف متروک جو قابل حجت نہیں، اور ضعیف حسن جیسا کہ بیماری کی وجہ سے انسانی ضعف دو قسم کا ہے ایک خوفناک مرض (جس میں موت کا خطرہ ہو) جو سارا مال صدقہ کرنے سے روکتا ہے (موت والی بیماری جس میں موت نزدیک ہو اس وقت انسان سارے مال میں تصرف نہیں کر سکتا صرف تیسرے حصہ کی وصیت کر سکتا ہے) دوسرا خفیف مرض جو مال صدقہ کرنے سے نہیں روکتا۔ سب سے پہلے حدیث کو تین اقسام (صحیح، حسن اور ضعیف) میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے تقسیم کیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱/۲۵۲)

اس لیے اگر لوگ ان روایات پر اقتصار کریں جو صحیح اور مسند وغیرہ کتابوں میں مروی ہیں جو علماء کے ہاں متداول ہیں اور جن کو ائمہ فقہاء نے روایت کیا ہے تو اس میں لوگوں کے لیے کفایت بھی ہوگی اور وہ نبی ﷺ کی تحذیر وتنبیہ سے بھی بچ جائیں گے۔ جو آپ نے حدیث ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے'' وغیرہ میں فرمائی ہے۔ جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکی ہے لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ لوگ ضعیف اور موضوع اور ایسی احادیث کو یاد کرتے ہیں جن کا سرے سے کوئی اصل ہی نہیں اور بخاری ومسلم میں وارد شدہ احادیث کو یاد نہیں کرتے۔ یہ ان کی اپنے نبی کی سنت سے جہالت کی دلیل ہے بہت سارے مسلمان اجر وفضیلت کے دروازے جاننے کے باوجود اپنے لیے بند کر لیتے ہیں اور گناہوں کے دروازے اپنے لیے کھول لیتے ہیں اور وہ ان کو بڑے اچھے لگتے ہیں۔ اس طرح

شیطان نے ان کے ساتھ چال چلی ہوئی ہے۔ (العیاذ باللہ)۔

اور نہایت ہی افسوس کی بات یہ ہے کہ واعظین اور خطباء حضرات اپنے وعظوں اور خطبات میں ضعیف اور موضوع روایات پیش کرتے ہیں اور صحیح و ثابت شدہ احادیث کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ شیطان کے ان کو بہکانے کی بناء پر ہے کہ اس نے ان کے لیے اس معاملہ کو مزین وخوبصورت بنا رکھا ہے اور صحیح حدیث پر عمل ان کے لیے مشکل کر دیا ہے۔

بلکہ بعض اوقات بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک میں صحیح حدیث موجود ہوتی ہے اور وہ کفایت کر رہی ہوتی ہے اس ضعیف حدیث سے جس کو واعظ یا خطیب نے اپنے موضوع میں ذکر کیا ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اس واعظ وخطیب کو شیطان نے اپنے مکر وفریب اور گمراہی میں مبتلا کر رکھا ہے کیونکہ ضعیف وموضوع روایت سے بیان کیا جانے والا قصہ و کہانی عوام کو خوش کرنے والا اور متاثر کن ہے' لیکن اس کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ صحیح حدیث پر دھیان نہیں دیتے اس سے متاثر نہیں ہوتے۔ اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

پس کاش کہ خطباء اور واعظین حضرات صرف صحیح احادیث کا التزام کرتے اور ان پر ہی عمل کرتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا اور اس میں کفایت ہوتی۔ اور ان کو عوام کو خوش کرنے والی ضعیف اور موضوع روایت کی ضرورت ہی نہ رہتی۔

اس لیے میں نے اس کتاب کی جمع وترتیب میں بہت محنت وکوشش کی تا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد یہ کتاب بھی خطباء اور واعظین حضرات وغیرہ کے لیے معاون ثابت ہو۔

اگر چہ میں نے اس کتاب کے ابواب میں اکثر آیات ذکر کی ہیں لیکن میں نے ان کی تفسیر وشرح بہت کم کی ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں مذکور دس (۱۰) احادیث کی شرح و بحث بھی بہت کم کی ہے اور احادیث کے سلسلے میں میں نے اکثر اعتماد "حافظ بن حجر" کی "فتح الباری" اور کچھ امام نووی کی لکھی ہوئی مسلم شریف کی شرح پر کیا ہے۔ ان کے علاوہ دوسری شروح سے بھی استفادہ ہے۔

اور میں نے احادیث کی شرح میں تفصیل سے کام نہیں لیا بلکہ اہم فوائد کے بیان اور مشکل کلمات کی وضاحت پر ہی اکتفا کیا ہے تا کہ کتاب طویل نہ ہو جائے۔ جب کوئی خطیب خطبہ تیار کرنا چاہے تو وہ اس کتاب کے کسی ایک یا زیادہ باب کی احادیث کا مطالعہ کرے پھر اگر حدیث بخاری شریف کی ہو تو اس کی شرح فتح الباری میں اور اگر مسلم شریف کی ہو تو اس کی شرم امام نووی رحمہ اللہ کی شرح میں دیکھیے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

اسی طرح اگر حدیث ابوداؤد شریف میں ہے تو اس کی شرح عون المعبود میں اور اا گر حدیث ترمذی شریف میں ہے تو اس کی شرح "تحفۃ الاحوذی" میں دیکھیے۔ اسی طرح باقی کتابوں کا معاملہ ہے یعنی جس کتاب کی حدیث ہو اس کتاب کی کسی معتبر شرح سے استفادہ کر لے۔ اس کتاب میں میرا مقصد صرف فضائل کی احادیث جمع کرنا اور ان کی تخریج اور بوقت ضرورت شروح احادیث کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے ان پر تعلیق (حدیث کی متعلقہ ابحاث سند وحکم و معانی' شرح ومفہوم وغیرہ) لگانا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے مذکور ہو چکی ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ میں صرف وہ حدیث ذکر کروں جس میں فضیلت کا ذکر ظاہراً موجود ہو مگر اس التزام کے باوجود اگر میں کہیں بھول گیا ہوں یا میں نے غلطی کی ہے تو اس کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ غلطی سے صرف وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے' اور حدیث سے فضیلت اس میں موجود قرینہ کی بناء پر ثابت ہوتی ہے۔ جب حدیث میں عمل کرنے والے کو اس حدیث میں مذکور عمل کا رشک وشوق دلانا موجود ہو تو اس سے عمل کی فضیلت ثابت ہو جاتی ہے اور جس کی فضیلت ثابت ہو جائے تو اس پر اجر وثواب مرتب ہوتا ہے۔ باقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ کبھی حدیث میں بیان کردہ عمل کے فاعل کی تعریف کی جاتی ہے یا حدیث میں اس کے فعل پر ثواب مرتب ہونے کا ذکر کیا۔ یا اس عمل کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے یا اس میں نصیحت ہے یا اس کے علاوہ۔ بہرحال اس عمل کا اجر وثواب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہو کیونکہ فضائل وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں یہ قیاس ورائے سے ثابت نہیں ہو سکتے۔

باب میں حدیث ذکر کرنے میں میرا طریقہ یہ ہے کہ میں پہلے حدیث کا متن بعینہٖ ذکر کرتا ہوں اور حدیث کی تخریج زیادہ تفصیل سے نہیں کرتا تاکہ اکتاہٹ نہ ہو۔ پھر اگر حدیث بخاری ومسلم دونوں میں ہو تو میں پہلے بخاری شریف کی روایت کا ذکر کرتا ہوں اور میں ہمیشہ حدیث کے اطراف میں سے سب سے اہم طرف (حدیث کا شروع کا حصہ) ذکر کرتا ہوں۔

اور اگر حدیث کے طرف کے علاوہ کا ذکر کروں تو میں اکثر اس کا اشارہ کر دیتا ہوں۔

اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ میں مسلم شریف کی روایت کو بخاری شریف پر مقدم کروں اور وہ بھی کسی نہ کسی سبب کی بناء پر یا تو بخاری شریف کی روایت معلق (جس حدیث کی سند کا شروع کا حصہ حذف ہو) اور مسلم شریف کی موصول (جس حدیث کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو) ہے یا بخاری شریف کی حدیث معلول (جس حدیث میں کوئی نہ کوئی مخفی علت ہو) اور مسلم شریف کی روایت علت سے محفوظ یا مسلم کی روایت کے متن میں کوئی فائدہ وغیرہ ہوگا۔

اور جب کوئی حدیث دوبارہ مذکور ہو تو اس میں صرف صحابی اور جگہ اور حدیث کے متن کو بغیر سند کے ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ میں مکرر حدیث کو بھی باسند ذکر کروں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں بھول جاؤں یا قلم سبقت لے جائے اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

اور جب باب میں مذکورہ حدیث یا اس جیسی حدیث کسی اور صحابی سے بھی منقول ہو تو میں کبھی کبھی ایسی حدیث کو حاشیہ میں ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور اس کو باب میں ذکر نہیں کرتا اور جب میں اپنی تحقیق شدہ کتاب ''فضائل'' کی طرف بغیر امام مقدسی کے ذکر کے اشارہ کروں تو اس سے مراد فضائل میں امام مقدسی کی لکھی ہوئی کتاب مراد ہے جس کی میں نے تحقیق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طباعت کی کوئی صورت بنائے۔ آمین!

انسان کو اخلاق حسنہ سے مزین کرنے میں فضائل اعمال والی احادیث کا بڑا کردار ہے۔ خاص طور پر جب آدمی

فضائل کی احادیث پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ رذائل (برے کام) سے اجتناب کرے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گوئی اور بیہودگی کرنے والے نہیں تھے۔

اور آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو بہترین اخلاق والا ہو۔''

(بخاری شریف۔۳۵۵۹)

بخاری شریف کے علاوہ اور کتابوں میں بھی یہ حدیث موجود ہے جیسا کہ میں نے کتاب ''الفضائل'' میں اس کی اس کے باب میں تخریج کی ہے۔

اور اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں اس لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ میں اچھے اخلاق مکمل کر دوں''

اور ایک روایت میں ہے کہ ''بہترین اخلاق مکمل کر دوں''

بعض اہل علم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر فضائل اعمال کی احادیث عام ہوں گی اور ان پر عمل ہوگا تو یہ ممالک اور بلاد میں پھیلے ہوئے رذائل و بری باتیں ختم ہو جائیں گی اور معاشرہ ان سے پاک وصاف ہو جائے گا۔

نیکی کی طاقت اور گناہ سے اجتناب کی قوت تو اللہ تعالیٰ بلند عظیم کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔

اعمال کے فضائل سے بے اعتنائی نہیں برتنی چاہیئے کیونکہ یہ ایمان کو قوی اور مضبوط کرتے ہیں اور ہمیشہ ایمان کے بڑھنے کا سبب اور ذریعہ ہیں۔ پس ان کی حرص اور شوق ہونا چاہیئے یہ جنتوں کے وارث بناتے ہیں اور جہنم کی آگ سے نجات دیتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں اور اس دن کی نیکیاں زیادہ کرتے ہیں جس دن (قیامت کے دن) مال اور اولاد کام نہیں آئیں گے۔ اس دن صرف وہ نجات پائے گا جو کفر و شرک اور غلط عقائد و نظریات سے پاک اور صاف دل لے کر آیا۔ جب مسلمان فضائل میں کمی کرے یعنی ان کا شوق و خیال نہ رکھے تو اس کے ایمان کا کامل اور قوی رہنا ناممکن ہے۔

اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے امتوں کی بقاء فضائل سے مزین ہونے میں رکھی اور امتوں کا زوال رذائل میں ملوث ہونے میں رکھا۔

فضائل کے اس مقام و اہمیت اور خاص طور پر رذائل کے انتشار نے مجھے اس موضوع پر لکھنے پر برانگیختہ کیا تاکہ (اس کتاب کے مطالعہ سے) مسلمان اپنے آپ کو رذائل سے پاک وصاف کر لے۔

پس اس کتاب میں موجود آیات واحادیث ایک نفع بخش تجارت ہیں جو (قیامت کے دن) ایک دردناک عذاب سے نجات دلائیں گی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے یہی چیز مانگتے ہیں پس ضروری ہے کہ مصلحین (اصلاح کرنے والے) کے طریق کی پابندی کی

تلقین کی جائے اور فاسد مقاصد کے چھوڑنے کی رہنمائی کی جائے۔ اور ایسے بہترین اور اچھے مقاصد میں ترغیب دی جائے جو کثرت ثواب اور ان فضائل کے حصول کی طرف مائل کریں۔

اس لیے کہ انسان کی عادت ہے کہ وہ نفع بخش چیز کی کوشش کرتا ہے اور ان فضائل میں کیسے رغبت وشوق نہ ہوگا یہ تو نفع بخش تجارت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے دخول جنت کا سبب ہیں۔

اور فضائل اعمال صالحہ کی آیات واحادیث آدمی کے اللہ تعالیٰ سے حسن ظن اور ہمیشہ اسی سے ثواب کی امید رکھنے میں سبب بنیں گی خاص طور پر بوقت وفات اس کی امید اور ڈھارس کا ذریعہ ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ سے صحیح امید تو اسی وقت ہوسکتی ہے جب وہ گناہوں سے کنارہ کشی کرے اور اعمال صالحہ فاضلہ کی پابندی کرے کیونکہ فضائل پر عمل پیرا ہونے سے قبل گناہوں سے اجتناب ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سچی امید تو صرف اسی صورت میں ہی ہوسکتی ہے ورنہ گناہوں سے اجتناب کے بجائے ان میں ملوث ہونے اور مستغرق رہنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید لگائے رکھنے میں غفلت وکوتاہی میں پڑنے اور پھر دین سے نکلنے کا اندیشہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس سے بچائے اور ہم سب کو (نیکی میں) بلند درجات کے حصول کے لیے عالی ہمت والا بنائے۔ آمین!

اور آدمی کو اپنے تمام اعمال کے سلسلہ میں اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے کہ کہیں کمی تو نہیں ہو رہی اور اگر ایسا محسوس کرے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس سے اعانت وتوفیق مانگے۔ کیونکہ نیکی کی طاقت اور گناہ سے اجتناب کی قوت تو اللہ تعالیٰ بلند وعظیم کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔

اور میں اپنے فاضل شیخ مقبل بن ھادی کا شکریہ ادا کرنا نہیں بھول سکتا جنہوں نے اس کتاب کے بعض مضامین کی مراجعت فرمائی۔

اسی طرح اپنے فاضل بھائی شیخ مصطفیٰ عدوی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے نہایت قیمتی اور اچھے پند ونصائح سے نوازنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی نشر واشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین!

اسی طرح میں ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا وبدلہ دے جنہوں نے ہمارے ساتھ اس کتاب کی تصحیح یا اس کی نشر واشاعت میں کسی قسم کا تعاون فرمایا۔

میں اللہ تعالیٰ عظیم وبرتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے لکھنے اور پڑھنے والے کو اس کتاب کا اجر وثواب دے اور اس کو خالص اپنی رضا کا ذریعہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین!

ابو عبد اللہ
علی بن محمد المغربی (مراکشی)

کِتَابُ الْاِخْلَاصِ

اخلاص واصلاحِ نیّت کا بیان

فَضْلُ الْإِخْلَاصِ وَ إِصْلَاحِ السَّرِيْرَةِ

اخلاص اور اصلاح نیت کی فضیلت

(۱) عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

۱۔ عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمام اعمال (اچھا ہے یا بُرا) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی (اچھی یا بُری) نیت کے مطابق (اچھا یا بُرا) بدلہ ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوگی اس کی ہجرت انہی کی طرف سمجھی جائے گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لیے ہوگی۔“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب بدء الوحی ۔ وصحیح مسلم: کتاب الإمارة، باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنیات]

تشریح: بعض روایات میں اس حدیث کا سبب ورود بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے اُمِ قیس نامی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا اس نے اس وقت تک نکاح کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ ہجرت نہ کرے۔ اس نے اس کی اس شرط کی وجہ سے ہجرت کر لی اور وہاں جا کر دونوں کا باہم نکاح ہو گیا۔ چنانچہ صحابہ میں اس کا نام ہی مہاجر اُمِ قیس مشہور ہو گیا۔ اس سے حدیث شریف میں اخلاص و نیت کی اہمیت و فضیلت بیان کی گئی ہے کہ انسان کے اعمال کی قبولیت اور اس پر اجر و ثواب کا استحقاق نیت کی اصلاح اور اس کی درستگی پر ہے۔ مثلاً جس کی نیت ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع ہوگی تو اس کو اس ہجرت کا اجر و ثواب ملے گا اور جس کی نیت ہجرت کے وقت دنیا کمانا یا دنیا کا کوئی اور مقصد شادی وغیرہ تھی تو اس کو وہی کچھ ملے گا جس کا اس نے ارادہ یا نیت کی ہوگی۔ اس لیے انسان کا مقصود و نیت تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہونی چاہیئے اور یہ کہ نیت دل سے ہو گی نہ کہ زبان سے۔ کیونکہ نیت دل کے فعل و عمل کا نام ہے اور یہ ضروری ہے۔ لہٰذا نماز میں زبان سے مختلف الفاظ کے ساتھ نیت کے الفاظ غیر مشروع ہیں۔

(۲) عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَغْزُوْ جَيْشٌ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۲۔ نافع بن جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرنے کی نیت سے نکلے گا‘ جب وہ مدینہ منورہ کے قریب بیداء (مکہ مکرمہ کی طرف ذوالحلیفہ میقات سے قبل)

مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)) قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ))

نامی جگہ پر پہنچے گا تو تمام لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔" میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! سب کیسے دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں اہلِ بازار اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا اس لشکر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک دفعہ تو شروع سے لے کر آخر تک سب دھنسا دیئے جائیں گے پھر سب لوگ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھیں گے۔"

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الأسواق۔ صحیح مسلم: کتاب الفتن، باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت]

تشریح: انسان کے ساتھ اجر وثواب یا عذاب وعقاب کا معاملہ اس کی نیت وارادہ کے موافق ہوگا اور انسان کو حسب استطاعت اہلِ شر وفساد سے دُور رہنا چاہیئے اور ان کے ساتھ خلط ملط ہو کر رہنے اور ان کی جماعت بڑھا کر ان کی حوصلہ افزائی سے پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ دنیا میں ان پر آنے والے عذابِ الٰہی سے ان کے ساتھ رہنے والے بھی نہیں بچ سکیں گے۔ نیز کعبہ پر لشکر کی چڑھائی اور اس کی ہلاکت کی خبر رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کے معجزات ونشانات میں سے ہے جن کے وقوع وصداقت پر ایمان رکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد سراسر وحیِ الٰہی پر ہے۔

(٣) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَ أَنَا مَعَهُمَا عَلٰى أُمِّ سَلِمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِ وَ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ))۔ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَ لٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ))۔

٣۔ عبیداللہ بن قبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان اور میں ام المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ پس ان دونوں نے ام المومنین سے اس لشکر کی بابت دریافت کیا جو دھنسا دیا جائے گا اور یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ کی بات ہے تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ شریف میں پناہ پکڑے گا۔ پس اس سے لڑنے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا' اچانک وہ مدینہ منورہ کے قریب بیداء نامی جگہ پر دھنسا دیا جائے گا۔" میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! لشکر میں زبردستی داخل کیے جانے والے کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ بھی انہی کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الفتن، باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت]

(٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ))۔

۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"

وَ فِي الرِّوَايَةِ الَّتِي قَبْلَهَا ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُم وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ إِلٰى صَدْرِهِ))

اور اس سے اوپر والی روایت کے الفاظ ہیں "اللہ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا اور آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا (کہ اس کو دیکھتا ہے)

تخريج: [صحيح مسلم: كتاب البر والصلة، باب المسلم أخوالمسلم لا يظلمه و لا يخذله]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحاً وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا﴾ (الكهف: ١١٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جسے رب کی ملاقات کا یقین ہے وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے"

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ حسین وجمیل صورتوں اور ناز ونعم میں پلے خوبصورت اور صحت مند اجسام اور قیمتی و فاخرانہ لباس کی بجائے ایمان واخلاص اور اطاعت رسول ﷺ کے جذبہ سے سرشار قلوب اور اعمال صالحہ دیکھتا ہے اور آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کی پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی عبادت بدنی و مالی (دعا و سوال، امید وبھروسہ، رکوع وسجود، نذر و نیاز، نصرت ومعاونت کے لیے پکارنا اور ذبح کرنا اور حکم وقانون ماننا وغیرہ) میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مخلوق (فرشتہ وجن، نبی ورسول، پیر وولی، زندہ ومُردہ وغیرہ) میں سے کسی کو شریک نہ کیا جائے اور ریاکاری ونمود ونمائش سے مکمل اجتناب کیا جائے اور عمل کے صالح و نیک ہونے کی دوسری شرط جو قرآن وحدیث کی متعدد آیات سے واضح اور ثابت ہے کہ عمل کتاب وسنت کے موافق ہو اور قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہو۔ یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک بھی مفقود ہو تو اس عمل کو باپ دادا اور مذہبی و سیاسی پیشواؤں کی تقلید یا قومی وقبائلی اور علاقائی رسم ورواج تو کہا جا سکتا ہے لیکن اس کو نیک عمل نہیں کہا جا سکتا۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں دل کی طرح عمل کی بھی بڑی اہمیت ہے لہٰذا عام لوگوں کا داڑھی رکھنے، پردہ اور دوسرے احکام شریعہ سے فرار وگریز کرنا اور کہنا کہ اصل مسئلہ دل کی اصلاح ہے اور اعمال کا معاملہ اتنا اہم وضروری نہیں یہ غلط، بے سند اور کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ کیونکہ اعمال صالحہ دلیل ہیں دل کی اصلاح کی اور وہ دخول جنت کا سبب وذریعہ ہیں۔

(٥) عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ

۵۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا' آپ ہمیں اجر وشہرت کے لیے لڑنے والے کے متعلق بتائیں کہ اسے کیا ملے گا؟ تو

وَالذِّكْرَ مَالَهُ))؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَاشَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہیں ملے گا'' اس آدمی نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی آپ نے تینوں مرتبہ یہی فرمایا کہ ''اسے کچھ نہیں ملے گا'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ صرف اس عمل کو پسند کرتا ہے جو خالص ہو اور اسی کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔''

تخریج: [سنن النسائی: کتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر۔ (اس کی سند حسن ہے)]

تشریح: اس مفہوم و معنی کی بے شمار احادیث موجود ہیں ان میں سب سے اہم حدیث غار والوں کی حدیث ہے جنہوں نے اپنی رہائی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اپنے نیک اور خالص عمل کا واسطہ دیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی۔ یہ حدیث اس کتاب کے کئی مقامات پر مذکور ہوگی (ان شاء اللہ) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: میں اپنے تمام شریکوں سے زیادہ غنی و بے پروا ہوں جب کوئی آدمی کسی عمل میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک گردانتا ہے تو میں اس کو اور اس کے شرک و مشارکت اور شریک و ساجھی کو چھوڑ دیتا ہوں۔'' (مسلم، کتاب الزهد والرقائق' باب من اشرك فی عمله غيرالله تعالیٰ)۔ اس میں ریاء کاری اور دکھلاوا کے بارے میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جس عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس شریک کے لیے چھوڑ دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاء کار کا عمل باطل و ضائع ہے اور اس کو اس عمل پر ثواب کی بجائے گناہ لازم آتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

(٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَاهٰؤُلَاءِ لَايُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ. فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ

٦۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آپ سے پہلی امتوں میں سے تین آدمی سفر کے دوران بارش کی وجہ سے ایک غار میں چلے گئے پس غار (دھانے پر پتھر گرنے کی وجہ سے) بند ہوگئی' تو انہوں نے ایک دوسرے کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! آج تمہیں سچائی کے علاوہ کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی' لہٰذا ہر شخص اپنے اپنے سچے عمل کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میں نے چند سیر چاولوں کی مزدوری کے عوض ایک مزدور رکھا لیکن وہ اجرت لیے بغیر چلا گیا میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں کی زراعت کی پھر اس کی آمدن سے گائے کا ایک گلہ

مِنْ اَمْرِهِ اَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَراً، وَاِنَّهُ اَتَانِي يَطْلُبُ اَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اِعْمَدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِيْ: اِنَّمَا لِيْ عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ: اِعْمَدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ، فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ۔ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا۔ فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ۔ فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَ كُنْتُ آتِيْهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِيْ، فَاَبْطَاْتُ عَنْهُمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَ قَدْ رَقَدَا وَاَهْلِيْ وَ عِيَالِيْ يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوْعِ، وَ كُنْتُ لَا اَسْقِيْهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ اَبَوَايَ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ اَنْ اَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ۔ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا۔ فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخِرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ، وَاَنِّيْ رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ، فَاَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهَا فَاَمْكَنَتْنِيْ مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَ تَرَكْتُ الْمِائَةَ الدِّيْنَارَ۔ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ

خریدا کچھ عرصہ بعد اس نے آ کر مزدوری طلب کی۔ تو میں نے اس کو کہا کہ یہ گائے کا سارا گلہ لے جا۔ تو اس نے کہا کہ میرے تو صرف چند سیر چاول تھے میں نے کہا کہ یہ گائے کا گلہ لے جا کیونکہ یہ ساری گائیں اسی چاولوں کی آمدن سے ہیں تو وہ لے گیا۔ یا اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ سے ڈر کر کیا ہے تو آپ اس چٹان کو غار کے دھانے سے دور کر کے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دیں۔ اس دعا کی وجہ سے چٹان ان سے کچھ سرک گئی (اس کے بعد) دوسرے شخص نے دعا کی یا اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں ہر روز رات کو آ کر اپنی بکریوں کا دودھ ان کو پلاتا تھا۔ ایک رات میں بکریوں کے چرانے کی وجہ سے لیٹ ہو گیا کہ میرے ماں باپ سو گئے اور میری بیوی بچے بھوک کے مارے بلبلاتے رہے میں ان کو ماں باپ کے دودھ پینے سے پہلے دودھ نہیں پلانا چاہتا تھا اور ماں باپ کو بیدار کر کے ان کی نیند بھی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا کہ ان کے آرام میں خلل پڑے۔ دودھ بھی ضرور پلانا چاہتا تھا اس لیے دودھ لیے صبح تک انتظار کرتا رہا۔ اے اللہ! آپ تو جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ سے ڈر کر کیا ہے تو آپ ہمیں اس غار میں بند ہونے والی مصیبت سے نجات دیں اور غار کا منہ کھول دیں۔ تو چٹان اتنی سرک گئی کہ ان کو آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرے نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس کو بہت ورغلایا اور گناہ کی دعوت دی وہ انکار کرتی رہی حتیٰ کہ اس نے مجبور ہو کر مجھے سو دینار دینے کو کہا۔ میں نے بہت کوشش کے بعد اس کو سو دینار کر دیئے تو مجبور ہو کر اس نے اپنا آپ میرے سپرد کر دیا۔ (جب میں اس سے اپنی نفسانی خواہش کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس

مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ......)) اَلْحَدِيْثُ

نے کہا اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناحق مت توڑ۔ اس کے ان الفاظ سے مجھ پر تیرا ایسا خوف طاری ہوا کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور وہ سو دینار بھی اس کو معاف کر دیئے جو میں نے اس کو دیئے تھے۔ یااللہ! آپ تو جانتے ہی ہیں' اگر میں نے یہ کام آپ سے ڈر کر کیا ہے تو یہ مصیبت جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں دور کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبت دور کر دی اور وہ سب باہر آ گئے''

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں اس طرح ہے۔''وہ آپس میں کہنے لگے (اب کیا کرنا) ایسا کرو اللہ سے اپنے اپنے عمدہ عمل بیان کر کے دعا کرو تاکہ وہ تمہیں اس مصیبت سے نکال دے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا' اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے......آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب البیوع' باب اذا اشتری شیئاً لغیرہ بغیر اذنہ فرضی۔ صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء۔ باب قصة اصحاب الغار الثلاثة]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کے واسطے سے دعا کرنی جائز ومشروع ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (آل عمران:۵۳) ''اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے'' اور فرمایا ''اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا بآوازِ بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔ (آل عمران:۹۳) پس ان آیات میں ایمان اور اعمال صالحہ اور اتباع رسول کے واسطے سے دعا کی گئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں وصفات کے واسطے سے دعا کرنا بھی جائز ومشروع ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف:۱۸۰) ''اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں پس تم اللہ تعالیٰ کو اس کے اچھے اچھے ناموں سے پکارو۔ اور پریشانی کے وقت رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی ((يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ)) ''اے زندہ اور قائم رب! میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد طلب کرتا ہوں۔'' (ترمذی مع التحفة ۴/ ۶۷) نیز کسی نیک زندہ آدمی سے دعا کی درخواست بھی کی جا سکتی ہے جیسا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے قحط سالی کے وقت بارش کی دعا کے لیے درخواست کی اور آپ کی دعا سے ایک ہفتے تک مسلسل بارش ہوتی رہی پھر آپ سے بارش کے بند ہونے کی درخواست کی گئی تو آپ نے دعا فرمائی جس سے بارش

رک گئی۔(صحیح البخاری۔ کتاب الاستسقاء۔ باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة ۔ حدیث : ۱۰۱۴) رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کے اسلام لانے کی دعا کی درخواست کی۔آپ ﷺ نے دعا کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ اسلام لے آئیں۔

توسّل کی ان تین جائز و مشروع اقسام (۱۔توسل باسماء اللہ و صفاتہ، ۲۔توسل بالاعمال الصالحة، ۳۔توسل بدعاء رجل صالح) کے علاوہ ہر قسم کا توسل بالذات مثلاً نبی و رسول یا فلاں کے واسطے صدقے وطفیل وغیرہ کہنا باطل ہے۔ کیونکہ اس پر کتاب وسنت کی کوئی دلیل نہیں۔لہٰذا یہ یا تو شرک ہوگا اگر وسیلہ کہنے اور پکڑنے والا یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا نہیں سنتے جب تک میں وسیلہ نہ پکڑوں یا کہوں یا یہ اعتقاد رکھے کہ جن کا وسیلہ پکڑا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی محبت یا طاقت کے آگے مجبور ہے جیسا کہ دنیا میں دستور ہے کہ جب کسی کے پاس کسی کا واسطہ یا سفارش ڈالی جائے تو وہ اس کی قوت یا قریبی ہونے کی وجہ سے یا محبت کے آگے مجبور ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ اعتقاد شرک وکفر ہے۔اور اگر کوئی توسل بالذات میں مذکورہ بالا اعتقاد نہیں رکھتا تو پھر یہ بدعت اور خلاف سنت عمل ہوگا کیونکہ قرآن مجید میں انبیاء ورسل علیہم السلام کی مذکورہ دعاؤں میں توسل بالذات موجود نہیں کہ کسی نے اپنے سے برتر کا وسیلہ کہا یا پکڑا ہو۔ نیز احادیث میں مذکورہ اذکار و دعاؤں میں رسول اللہ ﷺ یا کسی اور نبی و رسول کا وسیلہ وطفیل موجود نہیں۔عمر رضی اللہ عنہ کا قحط سالی کے وقت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرانا (صحیح البخاری۔ کتاب الاستسقاء۔ باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا۔ حدیث : ۱۰۱۰) اور نابینا اعرابی کا گھر میں رسول اللہ ﷺ کے واسطے وطفیل سے اپنی بینائی کے لیے دعا کرنے کی بجائے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا توسل بالدعاء کی دلیل ہے توسل بالذات کی نہیں۔لہٰذا کتاب وسنت کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ساتھ دعا کرنا یا اپنے نیک اعمال کے واسطے سے دُعا کرنا یا کسی نیک زندہ آدمی سے دعا کروانا تو ثابت ہے۔لیکن توسل بالذات یعنی کسی نبی، رسول یا ولی یا پیر یا کسی نیک ہستی کا وسیلہ کہنا یا پکڑنا شرک یا بدعت ہے جس سے اجتناب لازم ہے۔البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یااللہ! مجھے آپ کے رسول سے محبت ہے اور میں صرف ان کی ہی اتباع کرتا ہوں اگر آپ کو میرا یہ عمل پسند و محبوب ہے تو میرا یہ کام کر دے۔کیونکہ رُسول سے محبت اور ان کی اتباع نیک عمل ہے اور نیک اعمال کے واسطے سے دعا کرنا جائز ومشروع ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

اس کے علاوہ اس حدیث سے مندرجہ ذیل احکام وفوائد حاصل ہوتے ہیں:۱۔والدین کا مقام کہ ان کی خدمت اہل و عیال وغیرہ سے مقدم اور زیادہ اہمیت کی حامل ہے،۲۔مزدوروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور حقوق کی ادائیگی،۳۔اللہ تعالیٰ کا ڈر یعنی تقویٰ گناہوں سے اجتناب میں زیادہ قوی اور مؤثر ہے،۴۔اخلاص سے کی گئی دعا قبول ہوتی ہے،۵۔انبیاء و رسل علیہم السلام کے معجزات کی طرح اولیاء اللہ کی کرامات بھی برحق ہیں لیکن ان کا صدور اور وقوع پذیر ہونا کسی کے اختیار میں نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ ومشیت میں ہے' جب چاہے جس سے چاہے ظاہر کرا دے۔

(۷) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالدِّيْنِ وَ النَّصْرِ وَالتَّمْكِيْنِ فِي الْأَرْضِ۔ وَ هُوَ يَشُكُّ فِي السَّادِسَةِ۔ قَالَ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيْبٍ))

۷۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس امت کو چمک (بلندی)، رفعت، دین و نصرت، زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، اور انہیں چھٹے کے بارے میں شک ہیفر مایا جس نے ان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لیے کیا اس کو آخرت میں ثواب نہیں ملے گا۔

تخریج: [المسند للامام أحمد: ۵/ ۱۳۴]

تشریح: اس حدیث میں بھی اخلاص کی اہمیت واضح کی گئی ہے کہ عمل وہی قبول ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو اس میں دنیوی غرض و غایت نہ ہو۔ نیز اس حدیث میں اہل ایمان کو فتح و نصرت اور حکومت و اقتدار کی خوشخبری ہے بشرطیکہ ایمان و اسلام پر قائم رہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹) ''تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار ہو۔''

(۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِيْ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةٍ))

۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ فرماتا ہے: کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس کے خلاف نہ لکھو حتیٰ کہ وہ برائی کر لے۔ اگر کر لے تو ایک گناہ ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اس گناہ کو ترک کر دے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ نیکی نہ کر سکے تو محض ارادہ کی وجہ سے بھی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ نیکی کر لے تو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لو۔''

تخریج: [صحيح البخاري: كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة او سيئة۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ وَ إِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ]

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بات اللہ کی طرف منسوب کر کے بیان فرمائیں، اسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو الہام کے ذریعے آگاہ فرماتا ہے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ وسعتِ فضل و کرم کا بیان ہے جو ان سے دنیا میں بھی فرما رہا ہے اور قیامت کے دن بھی فرمائے گا۔

(۹) حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ((إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ۔ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔ وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَالَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيْدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً ((وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ)) فَقَالَ: ((ارْقُبُوْهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ))

۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کے کرنے کا ارادہ ونیت کرتا ہے تو میں اس کے عمل کرنے سے پہلے ہی اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہوں اگر عمل کر لے تو میں دس گنا لکھ لیتا ہوں اور جب کسی برائی کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ برائی اس سے سرزد نہ ہو تو میں اس کو معاف کرتا ہوں اگر وہ برائی کر لے تو میں اس کے بدلے ایک گنا ہی لکھتا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فرشتے کہتے ہیں'' اے رب! یہ بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے' (حالانکہ وہ اس کے معاملہ کو زیادہ جانتا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں''اس کا انتظار کرو اور اس کو مہلت دو اگر یہ برائی کر لے تو ایک لکھنا اور اگر اس برائی کو ترک کر دے اور اس سے باز آ جائے تو ایک نیکی لکھ لینا کیونکہ اس نے یہ گناہ میری وجہ سے ترک کیا۔''

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الإیمان، باب إذا أحسن أحدکم إسلامه فکل حسنة یعملها تکتب بعشر أمثالها]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اور اس کی رضا کی خاطر ایسے گناہ کو ترک کر دے جس کا ارادہ کر چکا تھا تو اس کے بدلہ میں بھی اس کو نیکی ملتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بہت ہی زیادہ رحیم و کریم ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَإِنَّهُ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَايَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ

۱۰۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ''اللہ اس بندے (کے چہرے) کو تر و تازہ رکھے جو ہماری حدیث سُن کر اچھی طرح یاد کرے حتیٰ کہ آگے دوسرے کو پہنچا دے۔ کیونکہ بعض دین کی بات کے حامل پوری طرح سمجھ نہیں سکتے اور بعض سمجھنے والوں سے بھی دوسرے زیادہ سمجھ دار موجود ہوتے ہیں تین خصلتیں ایسی ہیں کہ کسی بھی مسلمان

مُسْلِمٍ أَبَدًا إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَ مُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُ)) اَلْحَدِيْثَ۔

کا دل ان پر بخیل نہیں ہوتا (یعنی وہ خوشی و رضا سے ان کو ادا کرتا ہے) ۱۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل میں اخلاص، ۲۔ حکام وولاۃ الامور کی خیر خواہی، ۳۔ مسلمانوں کی جماعت کا لزوم۔ (اس طرح ان کی دعاؤں کا مستحق ہو سکے گا) کیونکہ ان کی دعائیں جماعت کے تمام افراد کو شامل ہیں۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا ''جس کی نیت وارادہ صرف آخرت کا ہوگا اللہ اس کے تمام افکار و پریشانیاں ختم کر کے حالات درست و سازگار بنا دے گا۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۱۸۳]

تشریح: اس حدیث سے بھی اخلاص وصحت نیت کا مقام واضح ہے۔ اس لیے ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مطلوب ومقصود ہونی چاہیے نیز اس حدیث سے علم حدیث پڑھنے' پڑھانے اور اس کی دعوت وتبلیغ کی فضیلت واہمیت واضح ہوتی ہے ایسے لوگ رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کے مستحق ہو جاتے ہیں جو آپ نے ان کے لیے فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو تروتازہ اور خوش وخرم رکھے۔ حدیث میں (الجماعة) سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق کو اپنانے والے کتاب وسنت کے حاملین مراد ہیں۔ اس لیے ہر قسم کی فرقہ پرستی سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف صراط مستقیم یعنی کتاب وسنت سے ہی تمسک کرنا چاہیے کہ نجات کی راہ صرف یہی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت وتاکید فرمائی ہے۔ کہ ﴿تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّتِيْ﴾ (المستدرك للحاكم، الموطا لامام مالك) ''میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دو چیزوں کو پکڑے رکھو گے ایک رب کا قرآن اور دوسرا میں محمد ﷺ کا فرمان۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط یعنی لکیر کھینچی۔ پھر دائیں اور بائیں دو دو لکیریں کھینچیں اور درمیان والی لکیر پر اپنا ہاتھ رکھا پس فرمایا ''یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ﴾ (الانعام:۱۵۳) ''اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔'' (سنن ابن ماجه۔ کتاب السنة۔ باب اتباع سنة رسول الله۔ حدیث۔ ۱۱)

(۱۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ ثَلَاثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا. وَأَنْ

۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو اور اللہ کی رسّی (کتاب و

تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا سنت) کو اکٹھے ہو کر پکڑ لو اور فرقے فرقے مت بنو اور اللہ وَيَكْرَهُ لَكُم قِيْلَ وَ قَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ تمہارے لیے ناپسند کرتا ہے قیل وقال (کہا گیا اس نے کہا) اور وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)) زیادہ سوالات کرنا اور مال کا ضائع کرنا۔''

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة]

تشریح: شرک چونکہ اخلاص کے منافی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:۴۸) ''یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔'' اور فرمایا ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَأْوٰهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدة: ۷۲) ''یقیناً کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔''

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرقہ پرستی کثرتِ سوال، مال کا ضیاع اور قیل وقال یعنی سنی سنائی بات بلا تحقیق آگے بیان کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ امور ہیں جن سے اجتناب لازمی ہے۔

اَلْإِخْلَاصُ سَبَبٌ لِصَرْفِ الْمَعَاصِيْ وَالذُّنُوْبِ
اخلاص گناہ و نافرمانی کو دور کرنے کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کی بیوی کے قصہ میں فرمایا ﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَا أَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ إِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ﴾ (سورة يوسف:۲۴) ''اس عورت نے یوسف کا قصد کیا اور یوسف (علیہ السلام) اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔ یوں ہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔''

اس آیت سے اخلاص کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ہم نے یوسف (علیہ السلام) سے برائی اور بے حیائی اس لیے دور فرمائی کہ وہ ہمارے اخلاص کے حامل تھے اور مخلص بندوں میں سے تھے۔

اَلْإِخْلَاصُ يَمْنَعُ تَسَلُّطَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْإِنْسَانِ
اخلاص انسان پر شیطانی تسلط نہیں ہونے دیتا

اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِيْ لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾ (الحجر:۴۰) ''شیطان نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے مزین کروں گا اور ان سب کو بھی بہکاؤں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا کہ ﴿إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

سُلْطَانٌ اِلَّامَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ﴾ (الحجر: ۴۲) ''میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں گمراہ لوگ تیری پیروی کریں گے۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اخلاص کی بدولت اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے شیطان کے تسلط وغلبہ سے محفوظ و مامون رہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے تمام اعمال میں اخلاص کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے مخلص ومنتخب بندوں میں شمار ہو کر شیطان کے تسلط اور پھندے سے محفوظ رہیں۔

اَلْإِخْلَاصُ يَمْنَعُ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ

(۱۲) عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ أَنَا مَنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُوْلُ: اكْشِفُوْا عَنِّيْ سِجْفَ الْقُبَّةِ أُحَدِّثْكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا أَنْ تَتَّكِلُوْا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَهِدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْيَقِيْنًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ أَوْدَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ))

اخلاص جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

۱۲۔عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے خیمہ کا پردہ دور کردو کیونکہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مجھے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ کہیں تم اس پر بھروسہ نہ کرلو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس شخص نے بھی صدقِ دل اور یقین قلب کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہر قسم کی عبادت کا صرف وہی مستحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جہنم کی آگ اسے نہیں چھوئے گی''۔

تخریج: [المسند للامام احمد: ۵/ ۲۳۶ (روایت صحیح ہے)]

تشریح: اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت وفضیلت واضح ہوتی ہے کہ اخلاص جہنم کی آگ سے بچنے اور دخولِ جنت کا سبب وذریعہ ہے۔ لہٰذا کلمہ پڑھنے والوں سے اگر کوئی جہنم میں داخل ہوگا تو اس بناء پر کہ اس میں مطلوب اخلاص نہیں ہوگا اور شرک کی انواع میں سے کسی نہ کسی نوع کا ضرور مرتکب ہوا ہوگا۔

بابٌ (کتاب الطہارۃ) فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت استعاذہ کی فضیلت

(۱۳) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

۱۳۔ عبدالعزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات کہتے: ''اے اللہ میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

تخریج: [صحيح البخاری: کتاب الدعوات، باب الدعاء عندالخلاء]

فَضْلُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ وَالثَّنَاءِ عَلٰى أَهْلِ قُبَاءَ

پانی سے استنجاء کی فضیلت اور اہل قباء کی تعریف

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا﴾ (التوبة:۱۰۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔''

(۱٤) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ قُبَاءَ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ خَيْرًا أَفَلَا تُخْبِرُوْنِيْ))؟ يَعْنِيْ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا﴾ [التوبة:۱۰۸] فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ مَكْتُوْبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَاةِ الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ

۱۴۔ محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لائے۔ فرمایا ''اللہ نے طہارت و پاکیزگی کے سلسلہ میں تمہاری تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے۔'' اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند فرماتے ہیں۔'' آپ لوگ مجھے بتائیں کہ اس کا سبب کیا ہے؟ تو اہل قباء نے جواب دیا' اللہ کے رسول! ہم تورات میں مکتوب ہونے کی وجہ سے پانی سے استنجاء کا التزام واہتمام کرتے ہیں۔''

تخریج: [المسند للامام احمد: ۶/ ۶]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی وطہارت بہت پسند ہے اگرچہ طہارت مٹی کے تین ڈھیلے استعمال کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن پانی سے طہارت واستنجاء کرنا اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پسندیدہ عمل ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پانی کے استعمال سے پہلے مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنا ضروری ہیں جیسا کہ بعض لوگ نادانی کی وجہ سے لیٹرینوں میں ایسا کر کے پانی کی نکاسی کے نظام میں خلل ڈال کر نجاست وگندگی کا سبب بنتے ہیں۔

فَضْلُ الْوُضُوْءِ وَغَيْرِهٖ

وضوء وغیرہ کی فضیلت

وَقَالَ تَعَالىٰ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدة: ٦)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔ ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مَل لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔''

تشریح: اس آیت کریمہ میں اسلامی و شرعی طہارت و پاکیزگی (وضو، غسل، تیمم) کا بیان کیا گیا ہے جو کتاب و سنت کی رُو سے اس طرح ہے۔

وضو کا طریقہ

وضو سے پہلے نیت کر کے اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ایک یا دو یا تین مرتبہ دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ ایک یا دو یا تین مرتبہ کلی کریں۔ مسواک کی بہت اہمیت و فضیلت ہے پھر ناک میں ایک یا دو یا تین مرتبہ مبالغہ سے پانی ڈالیں یعنی اچھی طرح چڑھا کر بشرطیکہ روزہ کی حالت نہ ہو اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں اگر منہ و ناک میں تین مرتبہ پانی ایک ہی چلّو سے آدھا آدھا ڈالیں تو بہتر و افضل ہے اگرچہ علیحدہ علیحدہ جائز ہے۔ ایک یا دو یا تین مرتبہ چہرہ دھوئیں اور داڑھی کا خلال کیا جائے۔ پیشانی سے لے کر نیچے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک چہرہ دھونے کے بعد دونوں کہنیوں کو ایک یا دو یا تین دفعہ دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ پھر پورے سر کا مسح اس طرح کریں کہ اپنے ہاتھ آگے سے گدی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے آگے کو لائیں وہاں تک جہاں سے شروع کیا تھا۔ اگر سر پر پگڑی ہو تو چوتھائی سر کا مسح ننگے سر پر اور باقی پگڑی کے اوپر کیا جا سکتا ہے اور سر کا مسح ایک مرتبہ ہے پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلی کانوں کے سوراخوں میں اور انگوٹھا کانوں کی پشت پر پھیریں۔ اس کے بعد گردن کا مسح بدعت ہے۔ جیسا کہ مُلّا علی قاری حنفی نے اپنی کتاب موضوعات میں گردن کے مسح کی روایت کو موضوع

(گھڑی ہوئی) قرار دیا ہے۔ کانوں کے مسح کے بعد دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک یا دو یا تین مرتبہ دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔

وضو کے بعد کی دعا

وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' یہ دعا پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ (صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء)

اس کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ ''یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔ آمین! (جامع الترمذي۔ أبواب الطهارة۔ باب فيما يقال بعد الوضوء)

غسل جنابت کا طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجا کرے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرے، پھر تین دفعہ پانی لے کر سر کے بالوں کی جڑوں کو تر کرے، پھر سارے بدن پر پانی بہائے (اگر غسل کرنے کی جگہ پر پانی کھڑا ہو جاتا ہو) تو آخر میں پاؤں دھوئے ورنہ وضو کرتے وقت ہی دھولے۔ (صحيح مسلم۔ كتاب الحيض۔ باب حقوق الجنابة)

تیمم کا طریقہ

طہارت حاصل کرنے کی نیت سے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر دونوں ہاتھ مٹی والی جگہ پر (ایک دفعہ) مار کر پہلے منہ پھر دونوں ہاتھوں پر باہم پھیر لے۔

فَضْلُ الْوُضُوْءِ وَخُرُوْجُ الْخَطَايَا مَعَ مَاءِهٖ

وضوء کی فضیلت اور گناہوں کی معافی

(١٥) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ))

١٥۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب خروج الخطا يا مع ماء الوضوء]

تشریح: جسم سے گناہ نکلنے سے مراد گناہوں کی معافی ہے اور اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

(١٦) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَذَكَرَ قِصَّةَ إِسْلَامِهِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْهِ فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءَ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ: يَعْنِي النَّبِيَّ ((مَامِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْئَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّاخَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

۱۶۔ ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جاہلیت میں لوگوں کو گمراہ خیال کرتا تھا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے اسلام لانے کا قصہ ذکر کیا اور اس میں ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی! مجھے وضوء کے بارے میں بیان فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی بھی آدمی ثواب وقرب کے ارادہ سے وضو کرتا ہے تو کلی کرنے اور ناک صاف کرنے سے، چہرے، منہ، اور ناک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے مکمل گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے مکمل گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' پھر اگر وہ نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کرتے ہوئے حضورِ قلب کے ساتھ اللہ کی طرف مکمل توجہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب إسلام عمرو بن عبسة]

(١٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ (أَوِ الْمُؤْمِنُ) فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ

۱۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مسلم یا مومن بندہ وضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے اس کے چہرے کے وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس

مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ) فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ) فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ) حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ))

نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں کے پکڑنے سے کیے تھے۔ جب پاؤں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف چل کر گیا تھا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الوضوء، باب خروج الخطایا مع الوضوء]

تشریح: اس حدیث کا مضمون بھی پہلی حدیث والا ہے کہ انسان سنت کے مطابق وضو کرے تو ظاہری نظافت کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت بھی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۱۸) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ ((أَوْ تَمْلَأُ)) مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْعَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا))

۱۸۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "طہارت نصف ایمان ہے۔ الحمدللہ کہنا ترازو بھر دیتا ہیں۔ سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ نماز نور ہے (یعنی چہرہ روشن ہونے کا ذریعہ ہے) صدقہ نجات کی دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن مجید قیامت کو تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر شخص روزانہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے' وہ (اطاعت کے ذریعے) اسے (جہنم سے) آزاد کرا لیتا ہے یا (معصیت کے ذریعے) اسے ہلاک کر دیتا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء]

تشریح: اس حدیث سے طہارت کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے کہ وہ آدھا ایمان ہے اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ نیز تسبیح و تحمید' نماز' صدقہ' صبر اور قرآن کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نماز کے نور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کا چہرہ دنیا و آخرت میں روشن اور پُر رونق ہو گا۔ صدقہ کے برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن نجات کی دلیل اور ذریعہ بنے گا۔ "صبر روشنی ہے" کا مطلب یہ ہے کہ صابر کو قیامت کے دن روشنی نصیب ہو گی۔ اور "قرآن مجید کے دلیل ہونے" کا مطلب یہ ہے کہ اگر قرآن مجید پر عمل کیا اور اس کے حقوق پورے کیے' اس کے حلال کو حلال اور

اس کے حرام کو حرام جانا تو یہ قرآن مجید عمل کرنے والے کے لیے دلیل ہوگا یعنی اس کی شفاعت کرے گا اور اگر اس پر عمل نہ کیا اور اس کے تقاضے پورے نہ کیے تو یہ قرآن ایسے شخص کے خلاف دلیل ہوگا یعنی اس کے خلاف گواہی دے گا۔ حدیث کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی جان گروی ہے۔ چاہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کر کے اور نیکی کے کام کر کے اس کو آزاد کرالے چاہے گناہ اور نافرمانی کے کام کر کے اس کو ہلاک کر دے۔

فَضْلُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو کی محافظت کی فضیلت

(۱۹) حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُوْلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْمَلُوْا وَخَيِّرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ))

۱۹۔ حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابو کبشہ سلولی نے بیان کیا اور انہوں نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ (ثوبان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سیدھے راستے پر رہو، میانہ روی اختیار کرو، (نیک) عمل کرتے رہو اور اچھے اعمال اختیار کرو اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے بہترین عمل نماز کا عمل ہے اور وضو کی محافظت صرف مومن کرتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۸۲۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

تشریح: اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں: (۱) عبادات اور دوسرے نیکی و بھلائی کے کاموں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔ (۲) عقیدہ توحید کے بعد بہترین عمل نماز ہے۔ (۳) نماز کی طرح وضو کی محافظت بھی ایمان کی دلیل ہے اور محافظت سے مراد سنت کے مطابق وضو کرنا اور ہمیشہ حالتِ وضو میں رہنے کی کوشش کرنا ہے۔

(۲۰) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ))

۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے وقت بلال (رضی اللہ عنہ) سے دریافت فرمایا کہ اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جو آپ کے نزدیک زیادہ امید والا ہو؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔“ انہوں نے عرض کی میرے نزدیک میں نے اس سے زیادہ تو امید افزا عمل کوئی نہیں کیا کہ میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی نماز میرے مقدر میں ہو پڑھ لیتا ہوں۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار - صحيح مسلم'

كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال]

تشریح: اس حدیث سے بلال رضی اللہ عنہ کا مقام واضح ہوتا ہے کہ وہ زمین پر چلتے تھے اور ان کے پاؤں کی آواز جنت میں سنائی دیتی تھی اور اس کا سبب وضو کی محافظت، نماز تحیۃ الوضو کی ادائیگی ہے۔

فَضْلُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ النَّوْمِ

(۲۱) عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَاتَتَكَلَّمُ بِهِ)) قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ فَلَمَّا بَلَغْتُ: ((اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ)) قُلْتُ: وَرَسُوْلِكَ قَالَ: لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ))

باوضوء سونے کی فضیلت

۲۱۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح کا وضو کرو پھر دائیں کروٹ لیٹو۔'' پھر یہ دعا پڑھو ''اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت رغبت اور خوف کے ساتھ تیری طرف لگائی اور تجھ سے بھاگ کر تیرے سوا کوئی پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا'' پھر آپ نے فرمایا اگر تو اس رات مر گیا تو دین فطرت یعنی حق پر مرے گا اور ان کلمات کو آخر میں کہو یعنی پھر بغیر گفتگو کیے سو جاؤ'' براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سنائی تو جب میں ﴿آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ﴾ پر پہنچا تو میں نے وَرَسُوْلِكَ پڑھا تو آپ نے فرمایا نہیں وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔

تخریج: [صحيح البخاري: كتاب الدعوات، باب إذا بات طاهر او فضله]

تشریح: اس حدیث میں باوضو سونے کی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے نیز سوتے وقت اپنے ایمان واسلام کی تجدید کر لینی چاہیے۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت اور قرآن مجید کی حقانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا اقرار وتصدیق کر کے سونا چاہیے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اذکار مسنونہ وادعیہ ماثورہ کا التزام واہتمام کرنا چاہیے۔ ان کے علاوہ وارد شدہ اوراد اور وظائف سے اجتناب کیا جائے کیونکہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا سیکھ کر اسی مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے وقت جب لفظ ''نبی'' کی جگہ ''رسول'' کا لفظ پڑھا تو آپ نے منع کر دیا۔ حالانکہ ''رسول'' ''نبی'' سے افضل لفظ ہے اور آپ نبی ورسول دونوں صفات سے متصف ہیں۔ لیکن آپ کا مقصد یہ تھا

کہ میں نے بحیثیت معلم و مرشد جو دعا سکھائی ہے اسی کی پابندی کرو کیونکہ اس میں خیر ہے اور اس پر ہی اجر و ثواب موقوف ہے۔

فَضْلٌ آخَرُ

ایک اور فضیلت کا بیان

(۲۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ))

۲۲۔ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''طہارت نماز کی چابی ہے۔ (نماز کا آغاز) اس کی تحریم تکبیر اور (اختتام) تحلیل سلام کہنا ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الطھارۃ، باب فرض الوضوء۔ (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

مشقت کے باوجود کامل وضو کرنے کی فضیلت

(۲۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُم عَلٰى مَايَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ))

وَ فِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ ثِنْتَيْنِ: ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ))

۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تکلیف اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے''

اور امام مالک کی روایت میں دو مرتبہ ہے ''پس یہی رباط ہے، پس یہی رباط ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب إسباغ الوضوء علی المکارہ]

تشریح: اس حدیث میں مشقت اور تکلیف یعنی سخت گرمی، سردی اور بیماری کے وقت وضو مکمل کرنے اور اس کا ہر طرح خیال رکھنے اور مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور نماز کے انتظار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اس کو رباط کہا گیا ہے جس کا مطلب مسلمانوں کی سرحد پر مورچہ بند ہو کر پہرہ دینا ہے تاکہ دشمن حملہ آور نہ ہو سکے۔ نماز کے انتظار کرنے والے کو مورچہ بند کے ساتھ تشبیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی مسلسل عبادت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہو کر اپنے آپ کو اپنے دشمن شیطان سے بچاتا ہے اور گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی اور دخولِ جنت کی امید رکھتے ہوئے ایسے ہی ہے جیسے محاذِ جنگ پر مرابط مورچہ بند ہو کر اپنے گناہوں کی معافی اور شہادت کی توقع رکھتا ہے

یا ان اعمال کو رباط کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اعمال عمل کرنے والے کو گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتے ہیں۔ (واللہ اعلم)۔

فَضْلُ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيْلِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو کی وجہ سے چہرے ہاتھ پاؤں روشن ہونے کی فضیلت

(٢٤) عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى حَتّٰى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ((أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيْلَهُ))

۲۴۔ نعیم بن عبداللہ مجمر کہتے ہیں' میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پس انہوں نے اپنا چہرہ دھویا' اچھی طرح وضو کیا پھر دایاں ہاتھ بازو سمیت دھویا پھر بایاں ہاتھ بازو سمیت دھویا' پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں پنڈلی سمیت دھویا۔ پھر بایاں پاؤں پنڈلی سمیت دھویا۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔ پھر فرمایا ''کامل وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی یہ روشنی بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور ایسا کرے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء - صحيح مسلم' كتاب الطهارة. باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء]

تشریح: اس حدیث سے وضو کی فضیلت واضح ہوتی ہے: غُرٌّ اَغَرّ کی جمع ہے جس کے معنی پیشانی کی سفیدی والا گھوڑا۔ مُحَجَّلِیْنَ تحجیل سے ہے جس سے مراد گھوڑے کی ٹانگوں کی سفیدی۔ مطلب یہ ہے جس طرح سفید پیشانی اور سفید ٹانگوں والا گھوڑا دوسرے تمام گھوڑوں سے ممتاز ہوتا ہے قیامت کے دن اسی طرح امت محمدیہ کے اہل ایمان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے جس کی وجہ سے وہ تمام امتوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ چونکہ یہ امتیاز وضو کی وجہ سے حاصل ہوگا اس لیے وضو کی فضیلت واضح اور عیاں ہے اور اس میں اعضاء وضو کو زیادہ سے زیادہ دھونے کی ترغیب ہے۔

(٢٥) عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ

۲۵۔ حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا جبکہ وہ وضوء کر رہے تھے اور وہ ہاتھ دھوتے وقت اپنا

حَتّٰی يَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَاأَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ؟ فَقَالَ: يَابَنِي فَرُّوْخَ! أَنْتُمْ هٰهُنَا؟ لَوْعَلِمْتُ أَنَّكُم هٰهُنَا مَاتَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي يَقُوْلُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ))

ہاتھ بغل تک لے جاتے تھے۔ میں نے کہا ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ تو انہوں نے کہا' اے بنی فروخ! تم یہاں ہو اگر مجھے تمہاری موجودگی کا علم ہوتا تو میں ایسا وضوء نہ کرتا۔ میں نے اپنے خلیل (ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا ''(جنت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے گا۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء۔ حديث : ٢٥٠]

(٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ)) فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ)) قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَأُنَادِيْهِمْ: أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ قَدْبَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا))

۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے' اور فرمایا ''اے ایمان دار گھر والو! تم پر سلام ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا ''تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی امت کے وہ لوگ جو ابھی تک نہیں آئے آپ ان کو کیسے پہچانیں گے۔؟ آپ نے فرمایا ''یہ بتلاؤ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں' خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا؟'' صحابہ کرام نے عرض کی' کیوں نہیں' اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ''میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ اس حال میں محشر میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوضِ کوثر پر ان کا پیش رُو ہوں گا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگوں کو میرے حوض سے ایسے دور کیا جائے جیسے گم شدہ اونٹ دور کیا جاتا ہے۔ میں پکاروں گا' ادھر آؤ تو کہا جائے گا انہوں نے آپ کے بعد دین بدل دیا تھا۔ پس میں کہوں گا ان کے لیے دوری ہو' ہلاکت ہو۔''

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل۔ حدیث : ۲۴۹]

تشریح: اس حدیث میں طہارت اور وضو کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن اس وجہ سے امت محمدیہ کے افراد کے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ بعد میں آنے والی اپنی امت کو اس علامت ونشانی کی وجہ سے پہچانیں گے۔ جن کو آپ نے ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ (الحجرات:۱۰) کے تحت اپنا بھائی قرار دیا' اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شرف صحابیت کی وجہ سے تمام امت میں امتیاز حاصل ہے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر کا بیان ہے جس سے آپ قیامت کے دن امت کے متبعین اور کتاب وسنت کے متمسکین کو پانی پلائیں گے اور جس خوش نصیب کو وہاں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب ہو جائے گا' پچاس ہزار سال کے برابر دن میں بھی اس کو دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔ اگرچہ لذت وسرور کے لیے وہ بار بار پیئے گا۔ لیکن اہل بدعت اور رسول اللہ ﷺ کے نافرمان حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔

(۲۷) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ بُلْقٌ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ))

۲۷۔ زر بن حبیش سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا ہی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب الطھارۃ و سننھا، باب ثواب الطھور ۲۸۴ (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ التَّيَمُّنِ فِى الْوُضُوْءِ وَغَيْرِهٖ

وضوء وغیرہ میں دایاں پہلو اختیار کرنے کی فضیلت

(۲۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِىْ تَنَعُّلِهٖ وتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ فِىْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ))

۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ''نبی ﷺ کو وضو کرنے، کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور تمام امور میں دائیں طرف سے شروع کرنا محبوب وپسندیدہ تھا۔''

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ۔ باب التیمن فی الطھور وغیرہ]

فَضْلُ الشَّهَادَةِ ((الذِّكْرِ)) بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

(۲۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْاِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِىْ فَرَوَّحْتُهَا

۲۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کو چرانا ہماری ذمہ داری تھی' پس جب میں اپنی باری پر اونٹ چرا کر شام کے

بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَ وَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَجْوَدَ هٰذِهِ فَإِذَاقَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُوْلُ: الَّتِيْ قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ: إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))

وقت لوٹا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا کہ آپ لوگوں سے مخاطب تھے میں نے آپ سے یہ بات سنی کہ ''جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کر کے اور پوری توجہ و اخلاص سے دو رکعت نماز ادا کر لے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' میں نے خوش ہو کر کہا کیا عمدہ بات ہے۔ تو میرے آگے بیٹھے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لگتا ہے کہ آپ اب آئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے قبل یہ بھی فرمایا ہے کہ ''جو شخص اچھی طرح کامل وضو کر کے کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ''جو بھی وضو کرے، پھر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تخريج: [صحيح مسلم. كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء]

بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَخَاصَّةً بِغَيْرِ وَسْوَسَةٍ

تحیۃ الوضو کی فضیلت جب کہ اس میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو

(٣٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَاعَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةِ لَيْلٍ

۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز نماز فجر کے وقت بلال (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا ''بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے'' بلال (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ میں دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں

أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ))

تو جتنی اللہ کو منظور ہو نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

تخریج: [صحيح البخاري: كتاب التهجد، باب فضل الوضوء بالليل والنهار - صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال]

(٣١) حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِيْ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ......)) اَلْحَدِيْثُ

۳۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کو چرانا ہماری ذمہ داری تھی، پس جب میری باری آئی تو میں اونٹ چرا کر شام کے وقت لوٹا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو بیان کر رہے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ''جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ و اخلاص سے دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ''...... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء]

فَضْلُ كَمَالِ الْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ بَعْدَهُ

مکمل وضو کرنے اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

(٣٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))

۳۲۔ ابن شہاب (زہری) سے روایت ہے کہ انہیں عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رحمہ اللہ نے خبر دی کہ میں نے عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ انہوں وضو کا پانی منگوایا پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کیا پھر اپنا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین دفعہ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے میرے وضو کی طرح اس طرح وضو کیا، پھر خیالات اور وسوسوں سے اجتناب کر کے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا]

تشریح: اس حدیث میں بھی نمازِ تحیۃ الوضوء کی فضیلت ہے کہ کامل وضو کر کے درست نماز کی ادائیگی گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔ لیکن نماز مکمل توجہ اور اخلاص سے پڑھی جائے اور اس میں کسی قسم کے خیالات اور وساوس نہ ہوں یعنی اپنی طرف سے پوری کوشش ہو اگر بغیر تعمد و ارادے کے خیالات آئیں تو اس سے ان شاء اللہ نقصان نہیں ہوگا۔

(۳۳) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا آيَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةَ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، إِلٰى قَوْلِهٖ: اللَّاعِنُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۵۹)

۳۳۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ مسجد کے صحن میں تھے اتنے میں مؤذن عصر کی اذان دینے کے لیے آیا۔ تو انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا' پھر فرمایا اللہ کی قسم! میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''کوئی مسلمان جب اچھی طرح وضو کرتا اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ اس کے' اس نماز اور اس کے بعد والی نماز کے درمیانی وقفہ کے گناہ معاف فرما دیتا ہے''

ایک روایت میں ہے ''اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز پڑھے''

ایک روایت میں ہے۔ عروہ نے بیان کیا وہ آیت یہ ہے ''جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه]

(٣٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا۔ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ

۳۴۔ اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص بیان کرتے ہیں' میرے باپ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پس آپ نے پانی منگوایا' کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو مسلمان بھی فرض نماز کے وقت بہترین وضو اور مکمل رکوع و خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے' جب تک کہ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ اور یہ (اللہ کی رحمت) ہمیشہ کے لیے ہے۔''

الذُّنُوبِ مَالَمْ يُؤْتَ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلوٰۃ عقبہ۔ حدیث ۔ ۲۲۸]

تشریح: اس حدیث میں وضو اور نماز کو صحیح آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا بیان ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر ادا شدہ نماز سے گزشتہ تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ البتہ کبیرہ گناہ توبہ یا اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و عنایت سے معاف ہوتے ہیں۔

(۳۵) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَحَادِيْثَ لَا أَدْرِيْ مَاهِيَ؟ إِلَّا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً))

۳۵۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس پانی لایا پس انہوں نے وضو کیا پھر کہا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیا ہیں؟ مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر آپ نے فرمایا "جو اس طرح وضو کرے اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جب کہ اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلوۃ عقبہ ۔ حدیث : ۲۲۹]

(۳٦) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُضُوْءً حَسَنًا ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَايَنْهَزُهُ إِلَّاالصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ))

۳٦۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن اچھی طرح وضو کیا' پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بہترین انداز سے وضو کیا پھر فرمایا "جو اس طرح وضو کر کے مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادے سے جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ۔ حدیث : ۲۳۲]

فَضْلُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

مساجد بنانے کی فضیلت

(۳۷) حَدِيْثُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ...... وَفِيْهِ ...... يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى

۳۷۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث ......جس میں ہے کہ...... انہوں نے لوگوں کی باتوں کے متعلق' جب رسول اللہ ﷺ کی

مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا۔ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ۔ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ))

مسجد تعمیر کی' فرمایا تم نے بہت باتیں کی ہیں' جب کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لیے اسی کی مثل جنت میں گھر بنائے گا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصلوٰۃ، باب من بنی مسجداً ۔ حدیث ۴۵۰]

(۳۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

۳۸۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا نام بلند ہو اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه' أبواب المساجد والجماعات، باب من بنی لِلّٰه مسجدا ۔ (روایت صحیح ہے)]

(۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

۳۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے قطاۃ پرندے کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی کم جگہ پر مسجد بنائی اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه' کتاب المساجد والجماعات، باب من بنی لِلّٰه مسجدا ۔ (روایت صحیح ہے)]

تشریح: ان احادیث میں مساجد بنانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جو شخص نمود و نمائش سے بچتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے حسب استطاعت مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

مساجد بنانے کی یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ مساجد کو اسلام میں بڑا مقام و اہمیت حاصل ہے کہ یہ عبادات مثلاً پانچ وقت نماز، نماز جمعہ، قیام اللیل، قیام رمضان، عام نوافل، نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اعتکاف، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار وغیرہ کی ادائیگی کا ذریعہ ہیں اور اہل اسلام اور ان کی اولاد کی اصلاح و تربیت میں بھی مساجد کا بنیادی کردار ہے۔ نیز مسلمانوں کے اجتماعی معاملات نکاح اور فیصلہ جات وغیرہ کا بھی مسجد کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ الغرض مساجد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور مسلمانوں کے باہمی ربط و ضبط اور اخوت و مودت کا ذریعہ ہیں۔ ان سب امور کے اجر و ثواب میں مساجد کے مخلصین بانی حضرات و خواتین شامل ہونگے۔ (ان شاء اللہ)

(٤٠) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهٖ عَلِيٍّ: اِنْطَلِقَا إِلٰى أَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا

۴۰۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے علی کو کہا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث

مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُم إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ)) قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

سنو۔ وہ دونوں گئے تو وہ ایک دیوار درست کر رہے تھے' پس وہ اپنی چادر اوڑھ کر بیٹھ گئے' پھر ہمیں بیان کرنے لگے حتیٰ کہ مسجد کے بنانے کے ذکر پر پہنچے تو کہا کہ مسجد بناتے وقت ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان سے غبار جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''افسوس' عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ وہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ اس کو جہنم کی طرف بلاتے ہوں گے'' (یہ سن کر) عمار رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ میں فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ، باب التعاون فی بناء المسجد]

تشریح: اس حدیث سے بھی مسجد بنانے کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے عمار رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی محبت فرمائی کہ اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے جسم سے وہ غبار' جو ان پر مسجد کی تعمیر کی وجہ سے تھا' صاف کیا۔

فَضْلُ نِظَافَةِ وَكَنْسِ الْمَسْجِدِ

مسجد کی صفائی کی فضیلت

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (الحج ۲۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي﴾ (آل عمران: ۳۵)

اور فرمایا ''جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی تو میری طرف سے قبول فرما۔''

(۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ۔أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ: قَالَ: ((أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا۔ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ حَمَّادٌ: وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً

۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی فوت ہوگئی/ ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ نے کہا' وہ تو فوت ہو گیا آپ نے فرمایا ''تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ مجھے اس کی قبر بتلاؤ' آپ اس کی قبر پر آئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔''

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے حماد کہتے ہیں میرے خیال میں وہ عورت تھی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد والتقاط الحزق والقذی والعیدان]

(٤٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِقَبْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ؟ قَالُوْا قَبْرُ فُلَانَةٍ قَالَ: ((أَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ)) قَالُوْا: كُنْتَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا فَادْعُوْنِيْ لِجَنَائِزِكُمْ فَصُفَّ عَلَيْهَا فَصَلّٰى))

۴۲۔ عبداللہ بن عامر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا "یہ کس کی قبر ہے؟" عرض کی گئی' یہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ نے فرمایا "آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" عرض کی گئی آپ سو رہے تھے اس لیے ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے فرمایا "ایسے نہ کیا کرو' مجھے اپنے جنازوں کی اطلاع دیا کرو' پس وہاں صفیں بنائی گئیں اور آپ نے (اس کی قبر پر) نمازِ جنازہ پڑھی۔

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۴۴۴۔ (روایت حسن ہے)]

تشریح: ان آیات واحادیث میں مساجد کو صاف ستھرا رکھنے کی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل جد الأنبیاء والرسل اور امام الموحدین ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر صاف رکھنے کا حکم فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نیک بندی عمران کی بیوی اور عیسیٰ علیہ السلام کی نانی کی بیت المقدس کی صفائی کے لیے اپنی اولاد کو وقف کرنے کی نذر کا ذکر فرمایا اور ان کی اولاد مریم علیہا السلام کو اس خدمت کے لیے قبول فرمایا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی مسجد کی صفائی اور اس کا خیال رکھنے والوں سے محبت واضح ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مساجد کی صفائی و آبادی کا خیال رکھنے والوں کو اہلِ ایمان قرار دیا ہے۔

اسی طرح مسجد کی صفائی کرنے والے مرد یا عورت (راوی کو شک ہے) کا آپ نے اتنا خیال رکھا کہ جب وہ کئی دنوں سے نظر نہ آئی' اس کی بابت دریافت فرمایا۔ اس کی وفات کا سن کر اپنے صحابہ کرام کو تنبیہ فرمائی کہ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاتا۔ چنانچہ اس کی قبر پر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کی ان لوگوں سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو مساجد کی صفائی اور اس کے انتظام و آبادی کا خیال رکھتے ہیں۔

(٤٣) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ)) قَالُوْا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا

۴۳۔ عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ بریدہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اور انسان پر ہر جوڑ کا صدقہ ادا کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا اللہ کے نبی ﷺ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں بلغم نظر آئے تو اس کو دفن کر دینا اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا' اگر ایسا نہ کر سکو تو ضحیٰ (چاشت) کی دو رکعت آپ کو کفایت کر جائیں گی۔"

الضُّحٰی تُجْزِئُكَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الأدب، باب فی إماطة الأذی ۵۲۴۲ (روایت صحیح ہے)]

(٤٤) عَنْ أَبِی أُمَامَةَ مَرْفُوعًا: ((اَلْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَ دَفْنُهُ حَسَنَةٌ))

۴۴۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس (تھوک) کا دفن کرنا نیکی ہے۔''

تخریج: [طبرانی: ۸۰۹۲ ـ ۸۰۹۳ ـ (روایت اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے)]

تشریح: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر ۲۸۶ میں اس حدیث کو راجح قرار دیا ہے۔

مصنف نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کہ اس حدیث کا دارومدار ابو غالب راوی پر ہے اور اس میں راجح بات اس کا ضعیف ہونا ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں معتمد روایت اس سے پہلے والی ہے اگر وہ اس کے معنی میں ہو (واللہ اعلم) روایت کے شواہد موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے مسند أحمد بن حنبل ۱۹/ ۱۱۸۔

مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں انہیں ہر قسم کی نجاست و گندگی سے پاک رکھنے کا حکم ہے۔ مسجد میں تھوکنا اور بلغم وغیرہ پھینکنا گناہ اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا ہے' جبکہ مسجد کچی ہو۔ ورنہ اس کو صاف و زائل کرے اور اس کی جگہ خوشبو لگانا مستحب ہے۔

کِتَابُ الصَّلَاۃِ

فَضْلُ الْأَذَانِ
اذان کی فضیلت

هُوَ الْعَلَامَةُ الْمُفَرِّقَةُ بَيْنَ دَارِ الْكُفْرِ وَدَارِ الْإِسْلَامِ

اذان دارالکفر اور دارالاسلام میں فرق کرنے والی علامت ہے۔

(٤٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ۔ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ۔ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ)) فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى۔

۴۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت دشمنوں پر حملہ کیا کرتے تھے۔ اذان سنتے' اگر آواز آ جاتی تو حملہ روک لیتے ورنہ حملہ کر دیتے ایک دفعہ سنا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فطرت پر ہے'' پھر اس نے کہا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تو جہنم سے آزاد ہے۔'' لوگوں نے دیکھا تو وہ (اذان دینے والا) بکریوں کا چرواہا تھا۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب مایحقن بالأذان من الدماء ۔ صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ ۔ باب فضل الأذان]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان اہل اسلام کا شعار و اعلان ہے جس کی وجہ سے ان کے اموال و جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سفر و حضر میں اذان کا اہتمام دخول جنت کا سبب ہے۔

اَلْأَذَانُ يَطْرُدُ الشَّيْطَانَ

اذان شیطان کو بھگا دیتی ہے

(٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ۔ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ

۴۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان نہیں سنتا پس جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے حتیٰ کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے پھر جب تکبیر پوری ہو جاتی ہے' تو پھر

التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا۔ لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَايَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى))

آ جاتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان خیال اور وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں چیز یاد کر' فلاں چیز یاد کر' وہ وہ باتیں یاد کراتا ہے جو اس سے پہلے اسے یاد نہ تھیں حتیٰ کہ آدمی کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔"

وَ فِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ((إِذَا نُوْدِىَ بِالصَّلَاةِ وَلّٰى وَلَهٗ حِصَاصٌ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے "جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو وہ گوز مارتا ہوا تیز تیز دوڑ جاتا ہے۔"

تخریج: [صحيح البخارى' كتاب الأذان، باب فضل التأذين۔ صحيح مسلم' كتاب الصلوٰة، باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه]

تشریح: اس حدیث میں اذان کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ یہ اہل اسلام و اہل ایمان کا شعار اور نماز جیسی عبادت کا اعلان ہے جس کے سننے کی شیطان اور اہل شیطان تاب نہیں لا سکتے حتیٰ کہ اذان سن کر شیطان کے تیزی سے بھاگنے کی وجہ سے اس کی ہوا بھی خارج ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز و اذان سے کراہت شیطانی فعل ہے نیز حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں خشوع وخضوع کا اہتمام ضروری ہے۔

فَضْلُ الْأَذَانِ فِى السَّفَرِ وَالْجَبَلِ وَغَيْرِهٖ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهٗ

دوران سفر پہاڑوں و بیابانوں میں اکیلا ہونے کے باوجود اذان کہنے کی فضیلت

(٤٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِىِّ ثُمَّ الْمَازِنِىِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ قَالَ لَهٗ إِنِّىْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَ الْبَادِيَةَ ((فَإِذَا كُنْتَ فِىْ غَنَمِكَ۔ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَإِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَاشَىْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۷۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری مازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میرے خیال میں تم بکریاں اور جنگل میں رہنا پسند کرتے ہو۔ "پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جن، انسان یا ان کے علاوہ جو بھی سنتا ہے تو قیامت والے دن وہ اس کے لیے گواہی دے گا" ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

تخریج: [صحيح البخارى' كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء]

تشریح: اس حدیث سے اذان اور مؤذن کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ قیامت کے دن جن وانس کے علاوہ

حیوانات، نباتات اور جمادات بھی اللہ تعالیٰ کی جناب میں مؤذن کی اذان کی شہادت دیں گے۔

(٤٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أُنْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ))

۴۸۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تمہارا رب پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہنے والے بکریوں کے چرواہے سے تعجب کرتا ہے۔ پس اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو اذان کہتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے تحقیق میں نے اپنے بندے کو معاف فرما کر جنت میں داخل کر دیا۔"

تخریج: [سنن أبي داوٗد، کتاب صلاۃ السفر۔ باب الأذان في السفر۔ (روایت صحیح ہے)]

تشریح: اس حدیث میں پہاڑوں پر اذان کہنے والے مؤذن کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس کے اذان کہنے اور نماز پڑھنے سے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔

اَلْقُرْعَةُ عَلَى الْأَذَانِ عِنْدَ التَّشَاجُرِ عَلَيْهِ

اذان کہنے کے مسئلہ پر تنازعہ کے وقت قرعہ اندازی

(٤٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))

۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر لوگ اذان کہنے اور پہلی صف کی فضیلت جان لیں پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں تو یقیناً اس پر قرعہ اندازی کریں اور اگر وہ اول وقت کی فضیلت جان لیں تو اس کی طرف ضرور سبقت کریں اور اگر وہ عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔"

تخریج: [صحیح البخاري، کتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ۔ باب تسویة الصفوف]

فَضْلٌ آخَرُ

اذان کی ایک اور فضیلت

(٥٠) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَهُ

۵۰۔ طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھا۔ پس اس کے پاس

الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ اِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

مؤذن آیا جو ان کو نماز کی طرف بلا رہا تھا پس معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اذان کہنے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے لمبی ہوں گی۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصلوٰۃ، باب فضل الأذان۔ سنن ابن ماجۃ۔ أبواب الأذان والسنۃ فیھا' باب فضل الأذان وثواب المؤذنین]

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ)) ''جو خیر کی طرف رہنمائی کرے گا تو اس کو بھی اس عمل خیر کرنے والے کی مثل اجر ملے گا۔''

مؤذن بھی چونکہ اذان کے ذریعے خیر کی طرف بلاتا ہے' اس لیے وہ اذان سن کر آنے والے تمام نمازیوں کے برابر اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ میدان محشر میں تمام لوگوں میں ممتاز نظر آئے گا۔

فَضْلُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

بلند آواز سے اذان کہنے کی فضیلت

(٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَ يَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا))

٥١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''مؤذن کو اذان کہنے کی وجہ سے معاف کر دیا جاتا ہے اور تمام مخلوق اس کے حق میں گواہ ہوگی۔ نماز میں حاضر ہونے والے کو پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور دو نمازوں کے درمیانی وقفہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت بالأذان (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ الْمُؤَذِّنِ الْمُحْتَسِبِ ((الَّذِیْ لَا يَأْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا))

اللہ کی رضا کی خاطر اذان دینے والے کی فضیلت ''جو اپنی اذان پر اجرت نہیں لیتا''

(٥٢) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوْسٰى فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ: ((اَنْتَ اِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا))

٥٢۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اور موسیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے رسول! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا ''تم ان کے امام ہو ان میں کمزور لوگوں کا خیال رکھو اور ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کی اجرت نہ لیتا ہو۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاة، باب أخذ الأجر علی التأذین ۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ مَا يَقُوْلُهُ الَّذِىْ يَسْتَمِعُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ

صدقِ دل سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت

(٥٣) عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۵۳۔ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب اپنے باپ سے، اپنے دادا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مؤذن کہے ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔'' تو تم میں سے کوئی جواب میں کہے کہ ''اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے'' پھر مؤذن کہے کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' تو جواب میں کہے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں'' پھر مؤذن کہے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں'' تو وہ جواب میں کہے۔ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔'' پھر مؤذن کہے ''آؤ نماز کی طرف'' جواب میں کہے ''گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔'' پھر مؤذن کہے ''آؤ کامیابی کی طرف'' جواب میں کہے ''نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ'' پھر مؤذن کہے ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے'' تو جواب میں کہے ''اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔'' پھر مؤذن کہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' تو جواب میں کہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل من قال مثل مایقول المؤذن]

فَضِيْلَةُ الشَّهَادَةِ وَالرِّضَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ...... عِنْدَ سِمَاعِ الْأَذَانِ

اذان سنتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت

(٥٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ

۵۴۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ))

ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جس نے اذان سنتے وقت کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

تخريج: [صحيح مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه......]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ سُؤَالِ الْوَسِيْلَةِ لَهٗ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ سَمَاعِ الْاَذَانِ

اذان سننے کے بعد نبی پر درود پڑھنے اور آپ کے لیے وسیلہ مانگنے کی فضیلت

(۵۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّالِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ))

۵۵۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو بے شک یہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے۔ یہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لیے (میری) شفاعت حلال ہو جائے گی۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الصلوٰة' باب القول مثل قول المؤذن]

تشریح: اس حدیث میں توجہ سے اذان سن کر اس کا جواب دینے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اذان کا جواب مؤذن کے کلمات کا ہی دہرانا ہے سوائے ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ'' اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے کہ اس کا جواب ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' ہے۔ نیز اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود اور دعائے وسیلہ (آگے آرہی ہے) پڑھنے سے انسان شفاعتِ رسول ﷺ کا مستحق ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس کا خاتمہ توحید پر ہوا ہو۔

صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت و مغفرت جب کہ فرشتوں اور بندوں کی طرف ہو تو اس

کے معنی دعا کرنے کے ہوتے ہیں۔

(٥٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵٦۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اذان سن کر یہ کہے: اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے: تو قیامت والے دن میری شفاعت اس کے لیے حلال یعنی واجب ہو جائے گی۔“

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب الدعاء عندالنداء]

تشریح: دعوت سے مراد اذان کے کلمات اور مکمل کا مطلب ہے کہ اس میں نقص و کمی نہیں ہے کہ یہ دعوت تمام عقائد کی جامع ہے اور قیامت تک اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔

وسیلہ کا معنی قرب و نزدیکی ہے' لیکن اس جگہ مراد' جنت کا وہ درجہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وسیلہ کا جو مفہوم عوام اور بعض علماء میں مروج ہے کہ دعا میں کسی بڑی شخصیت مثلاً نبی و رسول یا ولی و بزرگ کا وسیلہ اور واسطہ اور طفیل و صدقہ وغیرہ کہنا یعنی وسیلہ بالذات غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفہوم صحیح ہو تو اذان کا جواب دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر آپ کے لیے وہ کس کا وسیلہ مانگ رہا ہے؟ کیا آپ سے بھی بڑے مقام و مرتبہ کی حامل کوئی شخصیت ہے؟ یقیناً نہیں۔ تو اس مفہوم کا اعتقاد شرک یا بدعت ہے۔ نیز حدیث نمبر ٦ کی تشریح دیکھئے۔

فَضْلُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
اذان و اقامت کے درمیان دعا کی فضیلت

(٥٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ))

۵۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اذان اور اقامت کے درمیانی وقفہ میں دعا رد نہیں کی جاتی۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الدعاء بین الأذان والإقامة ۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

فَضْلُ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ ((لِلْفَجْرِ))
فجر کی پہلی اذان کی فضیلت

(٥٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ۔ أَوْ اَحَدًا مِنْكُمْ۔ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ

۵۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے' کیونکہ وہ (طلوع سحر سے پہلے) رات کے وقت اذان

سَحُوْرِہٖ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْيُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ۔ وَقَالَ بِأَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا إِلٰى فَوْقَ، وَطَأْطَأَ إِلٰى أَسْفَلَ۔ حَتّٰى يَقُوْلَ: هٰكَذَا))

کہتے ہیں تا کہ تہجد پڑھنے والے کو سحری کے لیے واپس کرے اور سونے والے کو تنبیہ کرے اور ایسے نہیں ہے کہ وہ یوں کہے فجر یا صبح ہو گئی۔ پھر آپ نے انگلیوں کے اشارہ سے سمجھایا کہ صبح وہ نہیں کہ روشنی اوپر سے نیچے کی طرف طویل ہو بلکہ صبح تو وہ ہے کہ روشنی دائیں اور بائیں چوڑائی سے پھیلی ہوئی ہو۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر]

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ

نماز کے لیے جانے' باجماعت نماز پڑھنے اور نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

(٥٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَاكَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّيْ۔ يَعْنِيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَادَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضْعُفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ......)) اَلْحَدِيْثَ

٥٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا' اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص بہترین وضو کر کے صرف نماز کی نیت سے آتا ہے تو (گھر سے لے کر مسجد میں داخل ہونے تک) ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف فرماتا ہے اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار کیا جاتا ہے اور جب تک اپنی جائے نماز میں باوضو بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔" اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ "آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر میں نماز پڑھنے سے فضیلت رکھتی ہے......" آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق ۔ صحیح مسلم' کتاب

المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ]

(٦٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))

٦٠۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ]

(٦١) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُ هُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ))

٦١۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "تمام لوگوں سے نماز کے اجر وثواب کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظار کرنے والا تنہا نماز پڑھ کر سو جانے والے سے زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد]

(٦٢) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ، لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَ كَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ: فَقِيْلَ لَهٗ: أَوْقُلْتُ لَهٗ: لَوْ اِشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَ فِي الرَّمْضَاءِ قَالَ: مَايَسُرُّنِيْ أَنَّ مَنْزِلِيْ إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ رُجُوْعِيْ إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ))

٦٢۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "ایک آدمی تھا جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اس کے باوجود اس کو اس کی کوئی نماز جماعت سے نہیں چوکتی تھی۔ اس کو کہا گیا یا میں نے کہا ایک گدھا خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی کے وقت اس پر سوار ہو کر آسکو۔ تو اس نے جواب دیا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میرے لیے گھر سے مسجد کی طرف آنے اور واپس جانے کا ثواب لکھ دیا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے تیری نیت کے مطابق تیرے لیے یہ سارا اجر وثواب جمع کر دیا ہے۔ (جس ثواب کی تم نے نیت کی وہ تمہیں مل گیا)۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد]

(٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ

٦٣۔ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً))

فرماتے ہوئے سنا کہ: ہمارے گھر مسجد سے دور تھے ہم نے انہیں بیچ کر مسجد کے قریب گھر لینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روک دیا' پھر فرمایا ''تمہارے لیے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ہے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوْا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ)) وَفِيْ آخِرِهِ: ((يَابَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ))

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ''مسجد کے قریب کئی گھر خالی ہو گئے تو بنوسلمہ قبیلے نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''بنوسلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد]

(٦٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً، وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً))

٦٤۔ ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے گھر میں طہارت یعنی وضو یا غسل کیا' پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے' تو اس کے قدم اس طرح شمار ہوں گے کہ ایک قدم ایک گناہ کو مٹائے گا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرے گا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساجد، باب المشی إلی الصلوۃ تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات]

(٦٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ))

٦٥۔ ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔ جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب فضل من غدا إلی المسجد و من راح۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی إلی الصلاۃ تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات]

(٦٦) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ

٦٦۔ ابوہریرہ ؓ کی روایت، ''مشقت کے باوجود کامل وضو

فَضْلِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَفِيْهِ: ((وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ))

کرنے کی فضیلت" کے باب میں گزر چکی ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جس کی وجہ سے اللہ گناہ معاف فرماتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور ان میں آپ نے مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب إسباغ الوضوء على المكاره]

تشریح: اس باب کی احادیث میں (جیسا کہ باب کے عنوان سے ظاہر ہے) نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانے اور باجماعت نماز ادا کرنے اور جماعت کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ انسان جب مسجد کی طرف نماز ادا کرنے کی نیت سے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جنت میں اس کی مہمانی تیار کر دیتا ہے اور اس کے قدموں میں سے ایک پر گناہ کی معافی اور دوسرے پر درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو اس کی ترغیب دیتے تھے کہ مساجد کی طرف چل کر جائیں اور آئیں تاکہ تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جائیں اور تم اس پر اجر وثواب کے مستحق بنو۔

نیز اس باب کی احادیث میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ستائیس گنا بیان کی گئی ہے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں انتظار کی بڑی فضیلت ہے کہ ایسے آدمی کے لیے فرشتے مغفرت ورحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ

اندھیرے میں نماز کی ادائیگی کے لیے جانے کی فضیلت

(٦٧) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

٦٧۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی خوشخبری سنا دو۔"

تخریج: [سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ماجاء في المشي إلى الصلاة في الظلم۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

تشریح: اس حدیث میں عشاء اور فجر کی نمازوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔ جس سے وہ پل صراط اور دوسرے مراحل آسانی سے طے کر لیں گے۔

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَدْفَعُ الْوَسْوَاسَ وَتَحْفَظُ مِنَ الشَّيْطَانِ

باجماعت نماز شیطان سے حفاظت اور اس کے وسوسوں کو دور کرتی ہے

(٦٨) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ

٦٨۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَاتُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ)) قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ

فرماتے ہوئے سنا ''کسی بستی و دیہات میں موجود تین آدمی باجماعت نماز کا اہتمام نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ پس آپ باجماعت نماز کو لازم پکڑیں۔ بھیڑیا ریوڑ سے دور اور الگ تھلگ رہنے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔''
راوی زائدہ نے کہا سائب بن حبیش راوی نے الجماعة کا معنی باجماعت نماز کیا ہے۔

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجماعة (روایت حسن ہے)]

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

باجماعت نماز ہدایت کے طرق میں سے ہے

(٦٩) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيْضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ))

۶۹۔ حضرت ابوالأحوص روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے دیکھا کہ صرف منافق اور بیمار شخص باجماعت نماز ادا کرنے سے پیچھے رہتا تھا بلکہ مریض بھی کوشش کرتا کہ دو آدمیوں کے سہارے چل کر باجماعت نماز ادا کرے کیونکہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور جس مسجد میں اذان دی جاتی ہو' وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا

اور ایک روایت میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ کل وہ اللہ کو مسلمان ہو کر ملے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں سے ان کے لیے اذان دی جائے اس لیے کہ اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم نمازیں گھروں میں ادا کرو گے۔ جیسے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت ترک کر دی تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص خوب اچھی طرح طہارت کا اہتمام

كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَ يَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ))

کرتا ہے' پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے' ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس سے ایک گناہ کم کر دیتا ہے اور میں نے تو یہ حال دیکھا کہ صرف وہی شخص باجماعت نماز سے پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم ہوتا تھا اور آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا اور اسے صف میں کھڑا کیا جاتا۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى]

فَضْلُ لِمَنْ يَأْتِي الصَّلَاةَ بِوَقَارٍ وَ سَكِيْنَةٍ فَإِنَّهٗ فِيْ صَلَاةٍ

اطمینان اور باوقار طریقہ سے نماز کی طرف آنے والے کی فضیلت کیونکہ وہ نماز ہی میں ہے

(۷۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ- وَ فِيْ رِوَايَةٍ- إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَافَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ))

۷۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے" اور ایک روایت میں ہے "جب نماز کھڑی کی جائے تو دوڑ کر مت آؤ بلکہ سکینت اور وقار سے آؤ جو نماز پالو تو ادا کر لو اور جو رہ جائے تو پورا کر لو۔ کیونکہ جو نماز کے قصد وارادہ سے آ رہا ہے وہ نماز ہی میں ہے۔"

تخریج: [صحيح مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار و سكينة]

فَضْلُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت

(۷۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) قَالَ أَقَطْ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: ((فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ))

۷۱۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ "میں اللہ عظمت والے" اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں" انہوں نے کہا: کیا یہ کافی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا "جب یہ دعا پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے اب یہ مجھ سے تمام دن کے لیے محفوظ ہو گیا"۔

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد(روایت حسن ہے)]

فَضْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْجَمَاعَةِ الْكَثِيْرَةِ

پہلی صف اور زیادہ جماعت کی فضیلت

(٧٢) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَوْمًا بِالصُّبْحِ فَقَالَ: ((أَشَاهِدٌ فُلَانٌ))؟ قَالُوْا:لَا، قَالَ: ((أَشَاهِدٌ فُلَانٌ))؟ قَالُوْا: لَا۔ ((إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَافَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَاكَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى))

٧٢۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو فرمایا "فلاں شخص موجود ہے؟" عرض کیا گیا نہیں تو آپ نے فرمایا "کیا فلاں شخص حاضر ہے؟" انہوں نے عرض کیا نہیں (فرمایا) "یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقوں پر بہت ثقیل ہیں اور اگر تم ان کا ثواب جان لو تو تمہیں اگر گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو تم آؤ۔ نماز کی پہلی صف فرشتوں جیسی ہے۔ اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی طرف جلدی کرو۔ ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے افضل ہے۔ دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے اور جس قدر زیادہ لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی جائے گی تو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاة، باب فی فضل صلاة الجماعة (روایت حسن ہے)]

(٧٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ)) ((أَوْ يَعْلَمُوْنَ)) مَافِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً))

٧٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "اگر تم (یا وہ) پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اس میں شامل ہونے کے لیے قرعہ اندازی ہوتی۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف و إقامتها و فضل الأول فالأول منها]

(٧٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا۔ وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا))

٧٤۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمیوں کی بہترین صف پہلی ہے اور بدترین صف آخری ہے۔ اور عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور بدترین صف پہلی صف ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف و إقامتھا و فضل الأول فالأول منھا]

فَضْلُ تَخَفِّي الْمَرْأَةِ بِالصَّلَاةِ

عورت کے چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

(۷۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا))

۷۵۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا صحن میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے اور کمرے کے اندر والے کمرے میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داوٗد' کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذالك۔ (روایت حسن ہے)]

تشریح: اگر چہ عورت کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے لیکن گھر میں افضل ہے۔ پھر صحن سے کمرہ اور کمرے سے اندر والے کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے اور یہ حجاب وستر کی غرض سے ہے لہٰذا حجاب کے نام پر عورت کا سمٹ کر اور زمین سے چمٹ کر سجدہ کرنا بے اصل اور خلاف سنت ہے۔

فَضْلُ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا

عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت

(۷۶) عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيَ وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ فِيْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ)) قَالَ: فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ))

۷۶۔ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا: ''اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا ''مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہے۔ حالانکہ تیری نماز گھر میں برآمدہ سے افضل اور برآمدہ میں نماز صحن سے افضل اور صحن میں نماز اپنی قوم کی مسجد سے افضل اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔'' تو اس نے اپنے لیے گھر کے آخری اور تاریک کونے میں مسجد بنوا لی تھی۔ وہ وفات تک اسی میں نماز پڑھتی رہی۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۶/ ۳۷۱۔ (روایت صحیح ہے)]

(۷۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَمْنَعُوْا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ))

۷۷۔ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنی عورتوں کو مساجد (میں آنے) سے مت روکو البتہ ان کے گھر ان کے لیے افضل ہیں۔''

تخریج: [سنن آبی داؤد' کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النساء إلی المسجد ۔(روایت صحیح ہے)]

تشریح: عورت کی نماز کی ادائیگی کے لیے اسلام نے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے کہ گھر میں نماز افضل ہے۔البتہ اگر مساجد میں خواتین کے لیے معقول انتظام ہو اور راستہ بھی پُر امن ہو تو نمازِ جمعہ و جماعات میں اس کو شمولیت کی اجازت ہے تا کہ تعلیم و تربیت سے محروم نہ ہو بشرطیکہ زیب و زینت اور خوشبو لگانے سے مکمل اجتناب کرے۔البتہ عیدگاہ میں مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں خواتین کی حاضری فرض ہے۔

فَضْلُ اسْتِعْمَالِ السِّوَاكِ — مسواک کرنے کی فضیلت

(۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ))

۷۸۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة. صحيح مسلم' كتاب الطهارة، باب السّواك]

تشریح: اس حدیث میں مسواک کی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے اگر چہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر شفقت فرماتے ہوئے اس کو فرض قرار نہیں دیا لیکن اس کو صفائی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا ہے اور مسواک نماز کے اجر و ثواب کے اضافہ کا سبب بھی ہے اس لیے ہر مسلمان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا اہتمام کرنا اور معمول بنانا چاہیئے۔

(۷۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ))

۷۹۔عبدالرحمٰن بن ابو عتیق اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ''مسواک منہ کی صفائی اور اللہ کی خوشنودی کا سبب ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی: کتاب الطھارۃ۔ باب الترغيب فی السواك۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ الْإِمَامِ مَعَ الْإِتْمَامِ وَالْإِحْسَانِ — مکمل اور خشوع خضوع سے نماز پڑھانے والے امام کی فضیلت

(۸۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۸۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ))

''وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے' اگر درست پڑھائیں گے تو تم کو اس کا اجر وثواب ملے گا اور ان کو بھی۔ اور اگر نماز میں غلطی کریں گے تو تمہیں تو نماز کا اجر وثواب ملے گا اور اس غلطی کا وبال ان پر ہو گا۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الأذان، باب إذا لم يتم الإمام و أتم من خلفه]

(٨١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ))

٨١۔ عقبہ بن عامر ﷛ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے لوگوں کی نماز کی امامت صحیح وقت پر کرائی تو وہ اور اس کے مقتدی اجر وثواب کے مستحق ہوں گے اور جس نے نماز میں کچھ بھی کمی کی تو اس کا گناہ امام کو ہوگا مقتدیوں کو نہیں۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالْبَاقِيْنَ: ((مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ وَأَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ))

مسند احمد اور باقی کتابوں کی روایت میں ہے ''جو لوگوں کی نماز کی امامت صحیح وقت پر کرائے تو وہ اور اس کے مقتدی اجر وثواب کے مستحق ہوں گے۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب جماع الإمامة و فضلها ۔ (روایت حسن ہے۔ اس کی سند میں انقطاع ہے)]

تشریح: نماز کی امامت کا بہت اجر وثواب ہے کہ جتنے لوگ اقتداء میں نماز پڑھیں گے امام کو ان سب کے برابر ثواب ملے گا لیکن مقتدیوں کے اجر وثواب میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اس لیے امام کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو نماز اوّل وقت پر پڑھانے کے ساتھ ساتھ نماز کے ارکان' قیام' رکوع' قومہ' سجود وجلسہ' استراحت وتشہد وغیرہ کا مکمل خیال رکھے اور خشوع وخضوع وغیرہ سے نماز پڑھائے۔ ورنہ کمی بیشی کی صورت میں اپنے گناہ کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ (العیاذ باللہ)۔

فَضْلُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَالتَّرَاصِ فِيْهَا

نماز کی صفوں کو برابر کرنے اور ان میں مل کر کھڑے ہونے کی فضیلت

(٨٢) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا

٨٢۔ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر ﷛ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کیا کرتے تھے گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا

حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَاٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَیُکَبِّرُ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: ((عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ))

کر رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم آپ کی بات سمجھ گئے ہیں۔ پھر آپ ایک دن نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف سے اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے ہے۔ تو آپ نے فرمایا ''اللہ کے بندو! تم اپنی صفوں کو ضرور برابر اور سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔''

تخريج: [صحيح البخارى' كتاب الأذان، باب تسوية الصفوف عندالإقامة۔ وصحيح مسلم' كتاب الصلوٰة، باب تسوية الصفوف و اقامتها]

(٨٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ))

وَ فِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ: ((مِنْ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ))

۸۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنی صفیں برابر کرو' کیونکہ صفوں کو برابر اور درست کرنا کمال نماز میں سے ہے۔''

ایک روایت میں ہے ''(صفوں کو سیدھا کرنا) نماز کو قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔''

تخريج: [صحيح البخارى' كتاب الأذان، باب تسوية الصفوف عندالإقامة۔ صحيح مسلم' كتاب الصلوٰة، باب تسوية الصفوف و إقامتها]

(٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ؟ ((اُسْکُنُوْا فِی الصَّلَاةِ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حَلَقًا فَقَالَ: ((مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ؟)) قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ: ((اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ ((یُتِمُّوْنَ

۸۴۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا ''یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے ہاتھوں کو سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح اٹھاتے ہو؟ نماز میں سکون کیا کرو۔'' پھر ایک دن تشریف لائے تو ہمیں مختلف حلقوں میں دیکھا تو فرمایا ''یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہو؟''۔ پھر ایک دن تشریف لائے تو فرمایا ''تم صفیں ایسے کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ''وہ پہلے پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں آپس میں مل کر

الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ)) کھڑے ہوتے ہیں۔"

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب الأمر بالسکون فی الصلوٰۃ]

(٨٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ))

٨٥۔ انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا "اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور ان کو ایک دوسرے کے قریب رکھو اور گردنوں کو برابر کرو؛ اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شیطان کو صفوں کے درمیان شگافوں میں بکری کے بچے کی طرح داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس باب کی احادیث میں صف بندی کی بڑی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے کہ نماز کی قبولیت کا دار و مدار صفوں کی برابری اور ان کو سیدھا اور درست رکھنے میں ہے۔ لہٰذا نمازیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں اور کندھے ملا کر اس طرح کھڑا ہونا چاہیئے کہ گویا وہ چونا گچ دیوار ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح صفیں بناتے ہیں۔ صفوں کے درمیان شگاف اور خلل ہونے سے شیطان کو داخل ہو کر وسوسہ اندازی کا موقع ملتا ہے جس سے نماز خراب ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں باہمی انتشار و افتراق پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی مؤدت و اخوت میں ایک بڑی اور بنیادی وجہ صف بندی کا اہتمام تھا کہ وہ نمازوں میں پاؤں اور کندھے ملا کر اس طرح کھڑے ہوتے تھے جیسے چونا گچ دیوار ہو۔ آج کل مسلمانوں کے باہمی خلفشار، اختلاف اور بغض و عناد کے اسباب میں ایک بنیادی سبب صفوں کا ٹیڑھا ہونا اور ایک دوسرے سے دور کھڑا ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء صف بندی کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے لیے ایک خصوصی دستہ مقرر کیا ہوتا تھا۔

فَضْلُ وَصْلِ الصُّفُوْفِ وَسَدِّ الْخَلَلِ

صفوں کو باہم ملانے اور ان کے شگاف پُر کرنے کی فضیلت

(٨٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ))

٨٦۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو صف کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ اس کو توڑے گا۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: صف کو ملانے کا مطلب ہے کہ تمام نمازی ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں اور کندھے اس طرح ملائیں کہ

صف میں کسی قسم کا خلل اور شگاف نہ رہے۔ اسی طرح پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف شروع نہ کی جائے۔ اور صف کو توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی باہم مل کر کھڑے ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے دور کھڑے ہوں کہ صف میں خلا اور شگاف ہو جائے یا پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف شروع کر دی جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف ملانے والا رسول اللہ ﷺ کی دعائے خیر کا مستحق ہے۔ جو بہت بڑی سعادت ہے اور صف توڑنے والا آپ کی بددعا کا حق دار ہے۔ جو بہت بڑی بدبختی ہے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج کل نمازیوں کی اکثریت اس معاملہ میں غفلت و سستی کا شکار ہے۔

فَضْلُ الصَّلَاةِ إِلَى السُّتْرَةِ وَالْقُرْبِ مِنْهَا

سُترہ کی طرف نماز پڑھنے اور اس کے قریب ہونے کی فضیلت

(۸۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ))

۸۷۔ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی سُترہ کی طرف نماز پڑھے تو وہ سُترہ کے قریب ہو کر کھڑا ہو، شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکے گا۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الدنو من السترة (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنے کی فضیلت

(۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ

۸۸۔ ابو صالح سمان روایت کرتے ہیں، میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن سُترہ کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو بنو ابی معیط قبیلہ کا ایک نوجوان ان کے آگے سے گزرنے لگا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا، تو نوجوان نے دیکھا کہ گزرنے کا کوئی اور راستہ نہیں، تو وہ پھر ان کے آگے سے گزرنے لگا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ اس کو پیچھے ہٹایا۔ تو وہ نوجوان ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر ناراض ہو گیا اور مروان بن حکم سے ان کی شکایت کی۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نوجوان کے پیچھے مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے پوچھا ابو سعید! آپ کا اپنے بھتیجے سے کیا معاملہ ہوا؟ تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: ((إِذَا صَلَّىٰ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَىٰ فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب تم میں سے کوئی سُترہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہو اور اگر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اس کو پیچھے دھکیلے (روکے) اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مربین یدیه]

تشریح: یہ حدیث سترہ کی مشروعیت کی دلیل ہے۔ سُترہ (سین پر ضمہ اور تاء ساکن) سے مراد وہ رکاوٹ ہے جو نمازی اپنی سجدہ گاہ کے آگے نصب یا کھڑی کرتا ہے یا مقرر کرتا ہے جیسے دیوار، ستون، نیزہ یا لکڑی وغیرہ۔ تاکہ یہ سُترہ نمازی اور اس کے آگے گزرنے والے کے درمیان حائل رہے اور اس کی نماز میں کسی قسم کا خلل و نقص نہ آئے۔ یہ ضروری ہے کیونکہ احادیث میں اس کی بہت تاکید ہے۔ لیکن افسوس! نمازی حضرات کی اکثریت اس کا اہتمام نہیں کرتی اور اگر اہتمام ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اس طرح گزرنے کے گناہ کا احساس اور ڈر نہیں۔ (واللہ المستعان)۔

فَضْلُ وَضْعِ مِثْلِ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

اونٹ کے پالان کی پچھلے حصہ کی اونچائی کے برابر نمازی کے آگے سُترہ رکھنے کی فضیلت

(۸۹) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ))

۸۹۔ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی (نماز میں) اپنے سامنے پالان کے پچھلے حصہ کی اونچائی کے برابر (سُترہ) رکھ لے تو وہ نماز پڑھے اور سُترہ کے بعد گزرنے والے کی پروانہ کرے''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی]

تشریح: مؤخرہ: سے مراد اونٹ کے پالان کی پچھلے حصہ کی لکڑی ہے جس کے ساتھ سوار ٹیک لگاتا ہے۔ اس کی مقدار تقریباً دو بالشت ہوتی ہے۔ الرحل: سے مراد اونٹ کا کجاوہ۔ پالان کا وہ حصہ جو اونٹ کی پشت پر رکھا جاتا ہے۔

فَضْلُ مَا يُقَالُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ((بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ))

تکبیر تحریمہ کے بعد دعاء استفتاح پڑھنے کی فضیلت

(۹۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ

۹۰۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (نماز کے

الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ: ((اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟))فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ: ((اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا)) فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ: ((لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا))

لیے) صف میں داخل ہوا اور اس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں تعریف بہت، پاکیزہ بابرکت جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری پڑھ لی تو فرمایا ''آپ میں سے یہ کلمات ادا کرنے والا کون تھا؟'' تو لوگوں نے خاموشی اختیار کی۔ آپ نے (پھر) پوچھا ''آپ میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے'' تو ایک آدمی نے کہا میں آیا اور میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے یہ کلمات کہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کو اوپر (اللہ تعالیٰ کے پاس) لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے دیکھا۔''

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب فضل الذکر عند دخول الصلاۃ]

(۹۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ))

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

۹۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ بہت بڑا ہے اور ہر قسم کی بکثرت تعریف اللہ کے لیے ہے اور صبح وشام اللہ کی پاکیزگی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس طرح کے کلمات کہنے والا کون ہے؟'' تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ نے فرمایا: ''مجھے تعجب ہوا کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے؟''

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے اس وقت سے ان کلمات کو ترک نہیں کیا۔

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب مایقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ]

فَضْلُ كَلِمَاتٍ تُقَالُ فِي الصَّلَاةِ لِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ أَخْذَ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ

ان کلمات کی فضیلت جو قرآن نہ جاننے والا نماز میں کہتا ہے

(٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَايُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ: ((قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ((الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)) قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَمَا لِيْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ)) فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَيَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ))

۹۲۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا میں قرآن مجید میں سے کچھ بھی یاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مجھے ایسے کلمات سکھایئے جو مجھے نماز میں کفایت کر جائیں۔ تو آپ نے فرمایا ”تو کہہ: ہر قسم کی پاکیزگی اللہ کے لیے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت محض اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے جو بلند اور عظیم ہے۔“ آدمی نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو اللہ کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”تو کہہ: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق، عافیت اور ہدایت عطا فرما۔ پس جب آدمی (جانے کے لیے) کھڑا ہوا تو آپ نے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اس نے تو اپنا ہاتھ خیر و بھلائی سے بھر لیا ہے۔“

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يجزء الأمي والأعجمي من القراءة - (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ التَّأْمِينِ وَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ

آمین میں فرشتوں کی موافقت کی فضیلت

(٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر اس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِيْنَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے "جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ پس ان میں ایک آمین دوسری کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

تخریج: [صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب فضل التأمين - و صحيح مسلم' كتاب الصلاة، باب التسبيح والتحميد والتأمين]

(٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ پس جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

تخریج: [صحيح البخارى' كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين]

(٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((آمِيْنَ))

اور ابن شہاب (امام زہری) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

تخریج: [صحيح البخارى- كتاب الأذان- باب جهر الإمام بالتّامين]

(٩٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْقَارِىءُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "جب قاری (امام) آمین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

تخریج: [صحيح البخارى: كتاب الدعوات، باب التأمين]

فَضْلُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ مَعَ الْإِمَامِ

مقتدی کی امام کے ساتھ آمین کہنے کی فضیلت

(۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ آمِيْنَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ آمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے۔ تو تم آمین کہو۔ کیونکہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔"

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب جهر الإمام بآمين (۲/ ۱۴۴)]

مِنْ فَضْلِ التَّأْمِيْنِ وَالسَّلَامِ

آمین اور سلام کی فضیلت

(۹۸) عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَاحَسَدَكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَاحَسَدُوْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: ((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَاحَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ))

۹۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا "یہودی تم پر سلام اور آمین کہنے پر سب سے زیادہ حسد کرتے ہیں۔"

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے "یہودی تم پر اتنا کسی چیز پر حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔"

تخریج: [الأدب المفرد، و سنن ابن ماجة۔ أبواب إقامة الصلوات۔ باب الجهر بآمين]

تشریح: مندرجہ بالا احادیث میں امام اور مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت اور اس کی تاکید واہمیت بیان کی گئی ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواترِ عملی سے ثابت ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد عطاء بن رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ شریف میں دو سو صحابہ کو دیکھا۔ جب امام وَلَا الضَّالِّيْنَ کہتا تو وہ اونچی آواز سے آمین کہتے تھے۔ (بیهقی: تحفة الأحوذی)

تمام مسلمانوں کو اس سنت پر عمل کرنا چاہیئے اس سے چڑ کر حسد کرتے ہوئے یہودیوں کی موافقت نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ گزشتہ حدیث میں آمین اور سلام پر حسد کو یہودیوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری پیاری سنتوں کی طرح اس پیاری سنت پر بھی تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

فَضْلُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں رکوع وسجود کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ۷۷]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرو۔ تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ [الفتح: ۲۹]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو (صحابہ کرام) ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں۔ آپس میں رحمدل ہیں۔ تُو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔ ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔''

(۹۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

۹۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ اور حضورِ قلب سے دو رکعت ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الوضوء، باب القول بعد الوضوء]

فَضْلُ مَا يُقَالُ مِنَ الرَّفْعِ بَعْدَ الرُّكُوعِ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

رکوع کے بعد ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہنے کی فضیلت

(۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۱۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب امام (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) ''اللہ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی۔'' کہے تو تم کہو (اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)، ''اے ہمارے رب ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے سزاوار ہے'' پس جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الأذان، باب فضل، اللهم ربنا لك الحمد]

(١٠١) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ((قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ))؟ قَالَ: أَنَا قَالَ: ((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ))

۱۰۱۔ رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا۔ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) آپ کے پیچھے ایک آدمی نے کہا۔ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟" اس نے کہا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا "میں نے تیس (۳۰) سے زیادہ فرشتوں کو کلمات لکھنے میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے دیکھا۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد]

أَوْقَاتُ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰى وَقْتِهَا

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

(١٠٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ

۱۰۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: "نماز کو وقت پر ادا کرنا" انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔" انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں آپ نے مجھے بیان فرمائیں۔ اگر میں آپ سے اور پوچھتا تو آپ اور بتاتے۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب المواقيت، باب فضل الصلوة لوقتها - صحيح مسلم' كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالىٰ أفضل الأعمال]

(١٠٣) حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِيْهِ

۱۰۳۔ ابن شہاب زہری عباد بن زیاد کی حدیث کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے انہیں خبر دی اور انہیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء

...... ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْأُخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ)) أَوْ قَالَ: ((قَدْ أَصَبْتُمْ)) يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا۔

کیا اور پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کیا۔ پھر آپ تشریف لائے۔ میں بھی آپ کے ساتھ آیا حتی کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز کی دو رکعتوں میں سے ایک ادا کر چکے تھے۔ تو آپ نے نماز کی دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ ادا کی جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز سے سلام پھیرا تو آپ اٹھ کر نماز مکمل کرنے لگے۔ اس معاملہ نے لوگوں کو پریشان کر دیا اور وہ کثرت سے تسبیح کرنے لگے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "تم نے اچھا کیا" یا فرمایا "تم نے درست کیا" انہیں وقت پر نماز ادا کرنا پسند تھا۔

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم إذا تأخر الإمام ولم يخافوا مفسدة بالتقديم]

تشریح: اس باب میں نماز اول وقت میں ادا کرنے کی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا کاروباری یا دوسری مصروفیات کی بناء پر تاخیر سے نماز پڑھنا منع ہے۔ اول وقت نماز' جہاد فی سبیل اللہ اور والدین سے حسن سلوک افضل اعمال میں سے ہیں۔ نماز اور برّ الوالدین کو جہاد فی سبیل اللہ پر اس لیے مقدم کیا گیا کہ وہ ہر ایک پر اور ہمیشہ لازم ہیں۔ یا اس لیے کہ آپ نے مختلف اوقات میں مخاطبین کی ضروریات و احوال کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف جواب دیئے۔ کبھی ایمان باللہ اور کبھی اول وقت نماز کو اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب عمل قرار دیا اور اس کے بعد محبوب عمل برالوالدین اور کبھی جہاد فی سبیل اللہ کو قرار دیا۔ تو اس طرح اشخاص و احوال کے مختلف ہونے کی بناء پر آپ کے جوابات مختلف تھے۔ (واللہ اعلم)

بہرحال ان سب اعمال کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت محبوب ہونا واضح ہے۔

مِنْ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ

نماز کے فضائل

(١٠٤) حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ

۱۰۴۔ مالک بن انس اپنے چچا ابوسہیل بن مالک سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا طلحہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں' اہل نجد سے بکھرے ہوئے بالوں والا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کی گنگناہٹ سنی

نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)) فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَصِيَامُ رَمَضَانَ)) قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ))

جا رہی تھی لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہتا ہے حتیٰ کہ جب قریب آیا تو پتہ چلا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ وہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن میں پانچ نمازیں ادا کرنا۔'' اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی اور نماز بھی ہے؟ آپ نے فرمایا ''نہیں مگر یہ کہ آپ نفلی نماز ادا کریں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔'' اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ کہنے لگا' اس کے علاوہ کوئی اور ہے؟۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ آپ نفلی صدقات کریں۔'' طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس گیا کہ میں ان چیزوں پر کچھ زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کامیاب ہوگیا۔ اگر اس نے سچ کہا (اور ثابت قدم رہا)''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الإيمان، باب الزكوة من الإسلام]

(١٠٥) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَبَارُهْمٍ السَّمْعِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَابَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيْئَةٍ))

۱۰۵۔ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ ابورہم سمعی بیان کرتے ہیں انہیں ابوایوب انصاری نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔''

تخريج: [مسند أحمد: ٥/ ٤١٣۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ أَوْقَاتِهِنَّ فِيْ تَمَامٍ وَّ خُشُوْعٍ

پانچ نمازیں مکمل اور خشوع خضوع کے ساتھ مقررہ اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت

(١٠٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ

۱۰۶۔ عبداللہ صنابحی بیان کرتے ہیں کہ ابومحمد نے گمان کیا کہ وتر

أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: كَذَبَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ))

واجب ہے تو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو محمد نے جھوٹ بولا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کا اچھی طرح وضو کرے اور ان کو مکمل رکوع اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو معاف کرے گا اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو اللہ کا اس کے لیے بخشش کا کوئی وعدہ نہیں۔ اگر چاہے تو اسے معاف کرے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔“

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ أَيْضًا: ((إِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَآءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ))

اور ابو داؤد کی روایت ہے کہ ”اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل کرے۔“

تخریج: [سنن أبي داوٗد، کتاب الصلاة، باب في المحافظة على الصلوٰات۔ و سنن أبي داوٗد، کتاب الصلاة، باب فیمن لم یوتر]

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

فرض نمازوں اور ان کی محافظت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء: ۱۶۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔“

وَقَالَ سُبْحَانَهٗ: ﴿وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ﴾ [المائدۃ: ۱۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ [الانفال ۲-۴]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ [هود: ۱۱۴]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''دن کے دونوں حصوں میں نماز قائم کر اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَآئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۲-۲۴]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لیے عافیت کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے۔ اور ان کے باپ، داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ صبر کے بدلے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس دارِ آخرت کا۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ۔ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾[المومنون: ۱-۱۱]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں''۔ اس آیت سے لے کر اللہ کے اس فرمان تک'' کہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[النور: ۵۶]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”نماز کی پابندی کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ﴾

[المعارج: ۳۴-۳۵]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہونگے۔“

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ﴾

[العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔ اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔“

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ "إِلٰى قَوْلِهٖ" لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾

[المائدۃ ۱۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے۔“ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ”یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں۔“

(۱۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهٖ؟)) وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ: ((فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا))

۱۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی؟“ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ ان نمازوں کے ذریعے سے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوٰات الخمس کفارۃ۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ۔ باب المشی إلی الصلوۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدرجات]

(۱۰۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ))

۱۰۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''پانچوں نمازیں' جمعہ' جمعہ تک اور رمضان' دوسرے رمضان تک کے درمیانی وقفوں میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں' بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب مواقیت الصلوٰة، باب الصلوٰة الخمس کفارة لمابینهن]

(۱۰۹) حَدَّثَنِیْ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا أُمَامَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَ أَدُّوْا زَکَاةَ أَمْوَالِکُمْ وَأَطِیْعُوْا ذَا أَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِیْ أُمَامَةَ: مُنْذُکَمْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِیْثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً

۱۰۹۔ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے اور پانچ نمازیں ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی (کتاب وسنت کے مطابق) اطاعت کرو تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' راوی کہتا ہے' میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تو نے کتنے عرصہ سے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا جب میں نے یہ حدیث سنی تو میں اس وقت تیس سال کا تھا۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصلاة، باب (ماذکر) فی فضل الصلاة ۶۱۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

اَلصَّلَاةُ مُنَاجَاةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

نماز اللہ عزوجل سے سرگوشی ہے

(۱۱۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ: ((إِنَّ أَحَدَکُمْ إِذَا صَلّٰی یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَتْفُلَنَّ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی))

۱۱۰۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

وَفِیْ رِوَایَةِ شُعْبَةَ: لَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِهٖ أَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ))

اور شعبہ کی روایت میں ہے ''سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے' لیکن بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ باب المصلی یناجی ربہ عزوجل]

فَضْلُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بَعْدَ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

مکمل وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کی فضیلت

(۱۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ))

۱۱۱۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص نماز کے لیے اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لیے جائے' لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه]

(۱۱۲) عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ اَبَا بُرْدَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فِيْ إِمَارَةِ بِشْرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ))

۱۱۲۔ جامع بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حمران بن ابان سے اس مسجد میں بشر کے دور خلافت میں ابو بردہ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مکمل وضوء کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو فرض نمازوں کی ادائیگی گزشتہ نمازوں تک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه]

وَصِيَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ وَهُوَ يُغَرْغِرُ

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت نماز کی وصیت

(۱۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَ هُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهٖ: ((اَلصَّلَاةَ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ))

۱۱۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عام وصیت یہ تھی ''نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب الوصايا، باب وهل أوصى رسول الله ﷺ۔ (اپنے شواہد کے ساتھ

صحیح ہے۔)]

اَلْإِسْتِعَانَةُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ الْبَلَاءِ أَوِ الضِّيقِ أَوِ الْكَرْبِ أَوِ الشِّدَّةِ

مصیبت یا پریشانی یا تکلیف کے وقت نماز کے ذریعے مدد طلب کرنا

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ﴾ [البقرة: ۴۵]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو، یہ بڑی (بھاری) چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔''

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ﴾ (الحجر: ۹۷۔ ۹۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔''

(۱۱۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِيْ إِلَى صِهْرٍ لَّنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ: يَاجَارِيَةُ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ لَعَلِّيْ أُصَلِّيْ فَأَسْتَرِيْحَ، قَالَ: فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قُمْ يَابِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ))

۱۱۴۔ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا باپ ایک سسرالی رشتہ دار کی عیادت کے لیے گئے۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے ایک لڑکی کو کہا کہ میرے لیے وضو کا پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں۔ ہم حیران ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''بلال اٹھو (اذان کہو) ہمیں نماز کے ذریعہ راحت اور آرام پہنچاؤ۔''

تخريج: [سنن أبي داؤد' كتاب الأدب، باب في صلاة العتمة (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۱۵) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى

۱۱۵۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''جب نبی ﷺ کو کوئی پریشان کن معاملہ درپیش ہوتا تو آپ (نفل) نماز پڑھتے۔''

تخريج: [سنن أبي داؤد، كتاب الصلوٰة' أبواب قيام الليل۔ باب وقت قيام النبى من الليل ۱۳۱۹۔ اسناده ضعيف۔ محمد بن عبدالله الاؤلى مستور، وفى السند اختلاف)]

(۱۱٦) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا فِيْنَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَيَبْكِيْ حَتّٰى أَصْبَحَ))

۱۱٦۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''بدر کے دن ہم میں صرف مقداد رضی اللہ عنہ گھڑسوار تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا ہم سب سو گئے۔ آپ ایک درخت کے نیچے صبح تک نماز پڑھتے اور روتے رہے۔''

تخریج: [مسند أحمد:۱/ ۱۲۵]

(۱۱۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِيْ إِلٰى صِهْرٍلَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ: يَاجَارِيَةُ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ لَعَلِّيْ أُصَلِّيْ فَأَسْتَرِيْحَ، قَالَ: فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((قُمْ يَابِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ))

۱۱۷۔ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں، میں اور میرا باپ ایک انصاری سسرالی رشتہ دار کی عیادت کے لیے گئے۔ پس نماز کا وقت ہوگیا تو انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے ایک لڑکی کو کہا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں۔ ہم حیران ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”بلال اٹھو (اذان کہو) ہمیں نماز کے ذریعہ راحت اور آرام پہنچاؤ۔“

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في صلاة العتمة ۴۹۸۶ ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۱۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ)) قَوْلُهُ ﴿إِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ وَقَوْلُهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيْهِ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَإِنَّكِ أُخْتِيْ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّيْ لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِيْ وَغَيْرَكِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ قَدِمَتْ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تَكُوْنَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ

۱۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ابراہیم نبی علیہ السلام نے تین جھوٹوں کے سوا کبھی جھوٹ نہیں بولا دو اللہ کی ذات کے بارے میں تھے۔“ ایک ان کا کہنا کہ ”میں بیمار ہوں۔“ دوسرا ان کا کہنا کہ ”اس بڑے بت نے بتوں کو توڑا ہے۔“ اور ایک اپنی بیوی سارہ کے بارے میں تھا کہ وہ اپنی بیوی سارہ کے ساتھ ایک ظالم سرکش کے علاقہ میں آئے سارہ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھی تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ سارہ سے کہا کہ اس ظالم کو اگر پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو وہ تیرے بارے میں مجھ پر غالب آ جائے گا۔ پس اگر وہ آپ سے پوچھے تو اسے بتانا کہ تو میری بہن ہے اور تو میری اسلام کے لحاظ سے اسلامی بہن ہے کیونکہ دنیا میں میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان میرے علم میں نہیں۔ پس جب اس سرکش کی زمین میں داخل ہوئے تو اس سرکش کے کسی اہلکار نے دیکھ لیا تو اس نے جا کر اس سرکش کو بتایا کہ تیرے علاقہ میں ایک عورت آئی ہے وہ تیرے ہی لائق ہے۔ تو اس سرکش نے سارہ کو اپنے پاس منگوا لیا تو ابراہیم علیہ السلام نے (اس شدت کے وقت) نماز شروع کر دی۔ پس

بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللّٰهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُوْلٰى، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ۔فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِيْ فَلَكِ اللّٰهَ أَنْ لَا أَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِيْ جَآءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِيْ بِإِنْسَانٍ، فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِيْ، وَأَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ: فَأَقْبَلَتْ تَمْشِيْ فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ خَادِمًا))

قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَابَنِيْ مَاءِ السَّمَآءِ

جب سارہ اس سرکش کے پاس آئی تو وہ سرکش اس پر قدرت نہ پا سکا اس کا ہاتھ شدید طور پر بند ہوگیا تو اس نے سارہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے میں تجھے نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پس سارہ نے دعا کی لیکن اس نے دوبارہ پھر ہاتھ ڈالنا چاہا تو اس کا ہاتھ پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ بند ہوگیا۔ تو سرکش نے پھر دعا کے لیے کہا۔ سارہ نے پھر دعا کی۔ وہ ظالم سہ بارہ ہاتھ ڈالنے لگا تو اس کا ہاتھ پہلے دونوں دفعہ سے زیادہ سختی کے ساتھ بند ہوگیا۔ تو اس نے کہا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے اللہ ضامن و گواہ ہے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ تو سارہ علیہا السلام نے دعا کی تو اس کا ہاتھ کھل گیا اور اس نے اس کو بلایا جو سارہ کو اس کے پاس لے کر آیا تھا اس کے لیے کہا کہ تو میرے پاس انسان کی بجائے کوئی شیطان لے کر آیا ہے اس کو میرے علاقہ سے نکال دے اور اس کو ہاجرہ خدمت کے لیے دے دے۔ پس سارہ واپس آئی تو ابراہیم علیہ السلام نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو سارہ علیہا السلام نے جواب دیا کہ بہتر حال ہے اللہ تعالیٰ نے فاجر کے ہاتھ کو روک دیا اور اس نے خدمت کے لیے ایک خادمہ بھی دے دی ہے۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اہلِ عرب! یہ ہاجرہ تمہاری ماں ہے۔

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الفضائل، باب من فضائل إبراهيم الخليل عليه السلام]

تشریح: حدیث میں شاہد یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے شدت کے وقت نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی لہٰذا مشکلات ومصائب میں ہر قسم کی کوشش اور دوڑ دھوپ سے پہلے نماز اور دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

تَعْظِيْمُ قَدْرِ الصَّلَاةِ وَ فَضْلُهَا وَ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ مَعَ فَضْلِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

نماز کے مقام و مرتبہ کی تعظیم وفضیلت اور استقبالِ قبلہ اور رکوع وسجود کی فضیلت کا بیان

(۱۱۹) عَنْ أَبِي الْمُنِيْبِ قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ

۱۱۹۔ ابوالمنیب کہتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز

فَتًى يُصَلِّيْ قَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ وَأَطْنَبَ فِيهَا فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَعْرِفُ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَعْرِفُهُ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّيْ لَوْ عَرَفْتُهُ لَأَمَرْتُهُ أَنْ يُكْثِرَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أُتِيَ بِذُنُوْبِهِ كُلِّهَا فَوُضِعَتْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ))

پڑھتے دیکھا۔ اس نے نماز کو خوب لمبا کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا تم میں سے اس نوجوان کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر میں اسے جانتا ہوتا تو میں اس کو رکوع وسجود زیادہ ادا کرنے کا حکم دیتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ''جب آدمی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں تو وہ جب بھی رکوع وسجود کرتا ہے تو اس سے گناہ گر جاتے ہیں۔''

تخریج: [الحلية للحافظ أبي نعيم الأصبهاني: ٦/ ٩٩ ـ ١٠٠۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ ...... اَلْحَدِيْثَ وَفِيْهِ: ((وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِيْ صَلَاتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ)) ...... اَلْحَدِيْثُ

۱۲۰۔ زید بن سلام سے روایت ہے کہ انہیں ابوسلام نے حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ نے یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا...... اس میں یہ بات بھی تھی کہ ''اللہ تم کو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ پس جب تم نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر مت دیکھو۔ کیونکہ اللہ اپنے چہرے کو بندے کے چہرے پر مرکوز رکھتا ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الأمثال، باب ماجاء فی مثل الصلاة والصيام والصدقة ٢٨٦٣۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ الْعَصْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ وَغَيْرِهِ

نماز فجر اور نماز عصر باجماعت پڑھنے کی فضیلت

(١٢١) حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ:

۱۲۱۔ حضرت قیس بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا ''تم عنقریب اپنے رب کو

((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ۔ أَوْلَا تُضَاهُوْنَ۔ فِيْ رُؤْيَتِهٖ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَالَ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ [طٰه: ۱۳۰] وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زَادَ يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ))

دیکھو گے جیسا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اس (رب تعالیٰ) کے دیکھنے میں تم کوکوئی بھیڑ محسوس نہیں ہوگی پس اگر استطاعت رکھتے ہو کہ تم سے دو نمازیں طلوع شمس و غروب شمس سے قبل (یعنی فجر و عصر) فوت نہ ہوں تو ایسا کرو۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت کیا: ''اور اپنے رب کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے'' اور مسلم شریف کی روایت میں زائد بات یہ ہے ''یعنی عصر اور فجر۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب فضل صلاۃ الفجر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما]

(۱۲۲) عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۱۲۲۔ ابو بکر بن ابو موسیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب فضل صلاۃ الفجر۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما]

تشریح: فجر کے ساتھ عصر کو ٹھنڈی تغلیباً کہا گیا۔ جیسے باپ اور ماں دونوں کو اَبَوَین اور چاند و سورج کو القمرین کہا گیا ہے۔ خاص طور پر ان دو نمازوں کا ذکر اور ان کی اہمیت و تاکید کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بارے میں اکثر سستی و غفلت ہو جاتی ہے۔ نمازِ فجر نیند اور نمازِ عصر کاروباری مصروفیات کی وجہ سے رہ جاتی ہیں یا لیٹ ہو جاتی ہیں اس لیے ان کی خاص تلقین کی گئی ہے ورنہ نمازیں پوری پانچ فرض ہیں۔ جیسا کہ قرآن و حدیث کی نصوص سے ظاہر و عیاں ہے۔

(۱۲۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ)) وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ))۔ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ۔ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟

۱۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں رات اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے بعد باری باری آتے ہیں اور فجر و عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر رات گزارنے والے فرشتے اوپر چڑھتے ہیں پس وہ (اللہ) ان سے سوال کرتا ہے'' اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ''ان کا رب ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کے متعلق زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کیسے چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں

فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَا هُمْ وَ هُمْ يُصَلُّوْنَ))

کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب مواقيت الصلوٰة، باب فضل صلاة العصر۔ و صحيح مسلم' كتاب المساجد۔ باب فضل صلاتى الصبح والعصر و المحافظة عليهما]

(١٢٤) عَنِ ابْنِ أَبِيْ خَالِدٍ وَ مِسْعَرٍ وَالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوْهُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّىٰ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي۔

۱۲۴۔ ابن ابی خالد، مسعر اور بختری بن مختار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عمارہ بن رؤیبہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "طلوعِ شمس وغروبِ شمس سے پہلے یعنی فجر و عصر کی نماز پابندی سے پڑھنے والا جہنم میں ہرگز نہیں داخل ہو گا۔" تو اہلِ بصرہ میں سے ایک آدمی نے انہیں کہا آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سُنا۔ اس کو میرے کانوں نے سنا اور اس کو میرے دل نے یاد کرلیا۔

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب المساجد۔ باب فضل صلاتى الصبح والعصر والمحافظة عليهما]

فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کی فضیلت

(١٢٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ))

۱۲۵۔ انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے جندب بن عبداللہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔ اللہ تم سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کی باز پرس نہ کرے پس وہ اس کو پالے اور پھر اس کو جہنم میں اوندھے منہ گرا دے۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح فى جماعة]

تشریح: اس حدیث میں صبح کی نماز کی تاکید واہمیت بیان کی گئی ہے کہ اس میں غفلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت باز پرس ہوگی اور نمازی آدمی اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں ہو جاتا ہے تو اس کو کسی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز

کرنا چاہیئے اس طرح اس حدیث میں صبح کی نماز پابندی سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو کسی قسم کی تکلیف دینے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔

(١٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، وَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ))
يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء: ٧٨]

۱۲۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا ''اکیلی نماز کے مقابلہ میں باجماعت نماز پچیس درجے افضل ہے۔ اور صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔'' اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو۔ ''اور فجر کا قرآن پڑھنا' یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔'' (یعنی اس وقت رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں)

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب التفسير، باب قوله ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾]

فَضْلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ [البقرة: ٢٣٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی۔''

(١٢٧) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۲۷۔ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں غزوۂ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ ان کفار کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر کی نماز) سے مشغول کر دیا۔'' پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کی نماز ادا کی۔

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب المساجد۔ باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطىٰ هي صلاة العصر]

(١٢٨) عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ

۱۲۸۔ ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم کو مخمص نامی جگہ پر نمازِ عصر پڑھائی تو فرمایا ''یہ نماز آپ سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی (یعنی فرض کی گئی) انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جس نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو دُگنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد شاہد (ستارہ) طلوع ہونے تک اور کوئی نماز نہیں۔

مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) ((وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ))

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب الأوقات التی نھی عن الصلاۃ فیھا]

فَضْلُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ ((الْفَجْرِ)) فِيْ جَمَاعَةٍ أَوْ غَيْرِهَا

نمازِ عشاء اور نمازِ فجر باجماعت اور بغیر جماعت ادا کرنے کی فضیلت

(۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ))

۱۲۹۔ عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ بیان کرتے ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے ہی بیٹھ گئے' میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا: میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ]

تشریح: حدیث کا مفہوم واضح ہے کہ نمازِ عشاء اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے کا ثواب ساری رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔

(۱۳۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَايَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ))

۱۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت جان لیں تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ اور تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے۔ پھر میں کسی کو امامت کرانے کا حکم دوں۔ پھر میں آگ کا شعلہ لے کر اس کے بعد نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کو جلا ڈالوں۔''

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان، باب فضل العشاء فی الجماعۃ۔ صحیح مسلم' کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا]

تشریح: منافقین پر یہ نمازیں اس طرح بھاری ہوتی ہیں کہ انہوں نے تو صرف دکھلاوے کی نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ان کا مقصد نہیں ہوتا اور عشاء اور فجر میں منافقین کا دکھلاوے والا مقصد پورا نہیں ہوتا اس لیے وہ ان نمازوں میں حاضر ہونے سے جی چُراتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان نمازوں میں بالخصوص غفلت وکوتاہی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے کہ کہیں ان کی منافقین کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے۔

(۱۳۱) عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَشْهَدُهُمَا مُنَافِقٌ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ))

۱۳۱۔ ابو عمیر بن انس اپنے چچا سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں' روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''منافق صبح اور عشاء کی نماز پڑھنے نہیں آتا۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۵۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَفِيهِ: ((وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))

۱۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں ہے کہ ''اگر لوگ عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت جان لیں تو انہیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو وہ ان میں ضرور آئیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب الاستھام فی الأذان - صحیح مسلم' کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف]

فَضْلُ لُزُومِ الْمَسَاجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى

دوسری نماز کے انتظار میں مساجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو' ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

(۱۳۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَفِيهِ ...... ((وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي- يَعْنِي عَلَيْهِ- الْمَلَائِكَةُ مَادَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَالَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ))

۱۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں ہے کہ...... آپ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ اور فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور بے وضو نہ ہو۔''

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی مسجد السوق]

(۱۳۴) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَاتَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ))

۱۳۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جو مسلمان نماز اور ذکر کے لیے مساجد میں بیٹھتا ہے تو اللہ اس پر ایسے خوش ہوتا ہے جیسے اہلِ غائب اپنے کسی غائب (بچھڑے ہوئے) شخص کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه' أبواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة ۸۰۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ۔ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً، وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرٰى))

۱۳۵۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ پس جو لوگ چلے گئے، چلے گئے اور جو بیٹھے رہے، بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ جلدی جلدی آئے۔ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور جلدی کی وجہ سے کپڑا گھٹنوں سے اٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا "خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے۔ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے "میرے بندوں کی طرف دیکھو ایک فریضہ ادا کر چکے ہیں اور دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه' أبواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة]

فَضْلُ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ وَجَلَسَ فِيْهِ لِخَيْرٍ

خیر و نیکی کے لیے مسجد میں بیٹھنے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة: ۱۸]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ کی مسجدوں کی رونق و آبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فِيْ بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "ان گھروں میں جن کے ادب و احترام کا اور اللہ کا نام وہاں لیے جانے کا حکم ہے، وہاں صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ

ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

[النور: ٣٦-٣٨]

کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔"

(١٣٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

۱۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "سات آدمی ہیں اللہ ان کو قیامت والے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ❶ انصاف کرنے والا حکمران، ❷ وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی ہو، ❸ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے ❹ وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں' اس پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں، ❺ وہ آدمی جسے کوئی حسین و جمیل عورت دعوتِ گناہ دے لیکن وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں، ❻ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ❼ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔"

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الأذان، باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد. و صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، باب فضل إخفاء الصدقة]

اَلْمُؤْمِنُ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَهَا

مومن نماز کے انتظار کی حالت میں بھی نماز میں ہوتا ہے

(١٣٧) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوْا، أَمَا إِنَّكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا))

۱۳۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے نمازِ عشاء کو آدھی رات تک مؤخر کیا۔ پھر فرمایا "لوگ نماز ادا کر کے سو چکے ہیں لیکن تم نماز میں ہی تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا))

اور ایک روایت میں ہے "لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم جب تک اس کا انتظار کر رہے تھے نماز ہی میں تھے۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت العشاء إلى نصف الليل۔ و صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلوٰة و فضل المساجد]

(١٣٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ: ((خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ)) فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْ لَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ))

۱۳۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز آدھی رات کے وقت پڑھی۔ آپ نے فرمایا "سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔" ہم سب اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو آپ نے فرمایا "لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم نماز کی حالت ہی میں تھے۔ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر کمزور کی کمزوری اور بیمار کی بیماری نہ ہوتی تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔"

تخریج: [سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلوٰة، باب وقت العشاء الآخرة ٤٢٢ ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد نماز کے انتظار کی فضیلت

(١٣٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ))

۱۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا ہے اور درجے بلند فرما دیتا ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کیوں نہیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا "مشقت و ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا۔ مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ))

اور ایک روایت میں ہے "پس یہی رباط ہے" پس یہی رباط ہے۔"

نوٹ: یہ روایت باب ''مشقت کے باوجود کامل وضو کرنے کی فضیلت'' میں بھی گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۲۳۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ، باب إسباغ الوضوء علی المکارہ]

(۱٤۰) عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِی الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًی، وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ))

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ((یُصَلِّیْهَا مَعَ الْإِمَامِ فِیْ جَمَاعَةٍ))

۱٤۰۔ ابوموسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ''تمام لوگوں سے نماز کے اجر وثواب کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے۔ اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے انتظار کرنے والا تنہا نماز پڑھ کر سو جانے والے سے زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہے۔''

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''نماز امام کے ساتھ باجماعت ادا کرے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ۔ صحیح مسلم' کتاب المساجد، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد]

فَضْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت

(۱٤۱) عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا، فَکَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْأَحَدِ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَکَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا وَالْأَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ))

۱٤۱۔ ابوحازم ابوہریرہ ؓ سے اور ربعی بن حراش حذیفہ ؓ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعۃ المبارک سے بھٹکا دیا۔ یہود کے لیے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ پس اللہ ہمیں لایا اور اللہ نے ہم کو جمعہ کے دن کی طرف ہدایت دی۔ پس جمعہ' ہفتہ اور اتوار بنا دیا اور اسی طرح وہ قیامت کے دن بھی ہمارے بعد ہوں گے۔ ہم دنیا میں سب سے آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ جن کا سب مخلوق سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ہذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ]

(۱٤۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ

۱٤۲۔ ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے' جمعہ کا دن ہے۔ اسی

الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَاتَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ))

میں آدم (علیہ السلام) پیدا کیے گئے' وہ اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن کو قائم ہوگی۔"

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة]

تشريح: اس حدیث میں جمعۃ المبارک کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے امور اسی دن میں سر انجام دیئے۔ آدم علیہ السلام کے جنت سے نکلنے میں ظاہری فضیلت کی بجائے اس پر مرتّب ہونے والے امور، دنیا کی آبادی، اللہ تعالیٰ کی صفات وقوتِ کاملہ کا ظہور، انبیاء و رسل علیہم السلام کی بعثت اور کتب کا نزول اور خلافتِ انسانی کا استحقاق وغیرہ امور میں فضیلت واہمیت ہے۔

(١٤٣) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)) قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))

۱۴۳۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا گیا' اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی میں "نفخه" اور "صعقه" ہونگے۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔" ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہونگے؟ پس آپ نے فرمایا۔ "اللہ نے انبیاء کے اجساد زمین پر حرام کر دیئے ہیں۔"

تخريج: [سنن أبى داؤد' كتاب الصلوٰة باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

تشريح: "النفخه" اور "الصعقه" قیامت کو پیش آنے والے امور یعنی جب اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے صور (قرن) میں پھونکیں گے اور تمام مخلوق گھبراہٹ کا شکار ہو کر فنا ہو جائے گی۔ درود شریف کثرت سے پڑھنا خاص طور پر جمعۃ المبارک کے دن محسنِ انسانیت' رسول اللہ ﷺ کے اس احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش ہے' جو آپ نے ہم پر کیا کہ اپنی جان کو مصائب و آلام میں ڈال کر، مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، حرص و طمع کی پروا نہ کرتے ہوئے اور خوف و رعب کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہمارے لیے ایک بہترین دینی شاہراہ چھوڑ کر گئے کہ جس پر چل کر ہم دنیا و آخرت کی سعادتوں کے مستحق بن سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر درود پیش ہونے کا تعلق امورِ برزخ سے ہے اور برزخ کے امور

ایمان بالغیب کی قسم سے ہیں جن کی حقیقت و کیفیت سے تعرض کیے بغیر ان پر صرف ایمان لانا فرض و واجب ہے۔ قبر میں انبیاء و رسل کے اجسام کے سوا تمام اجسام مٹی ہو جاتے ہیں لیکن انبیاء کے اجسام مٹی نہیں ہوتے' باقی کسی کے جسم کی گارنٹی نہیں۔ ہو سکتا ہے محفوظ رہیں یا نہ رہیں۔ اجسادِ انبیاء علیہم السلام کے محفوظ رہنے کا مطلب ان کی دنیاوی زندگی کی طرح زندگی نہیں بلکہ تمام انسانوں کی طرح وہ بھی فوت ہو چکے ہیں اور ان کو موت آ چکی ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر سے بھی روحِ انور پرواز کر چکی ہے اور آپ کو غسل و کفن دے کر دفنا دیا گیا اور آپ کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ﴾ "یقیناً خود آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔" (الزمر: ۳۰)

یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی موت کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مجمع میں خطبہ ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تم میں سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا اور ان کو اپنا معبود جانتا تھا تو بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وفات پا گئے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ و موجود ہیں جس کو موت نہیں آئے گی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (آل عمران: ۱۴۴)

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک رسول ہی ہیں' ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں' کیا اگر وہ مر جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا عنقریب اللہ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔"

یہ خطبہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! اللہ آپ کو زندگی دے' ہم قرآن کی اس آیت کو تو بھول ہی چکے تھے۔ (صحیح البخاری' کتاب المغازی، باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔)

لہٰذا وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کتاب و سنت کے دلائل اور اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے برعکس قبر میں آپ کی دنیا کی زندگی جیسی زندگی کا اعتقاد رکھنا یا سمجھنا کہ ایک لحظہ کے لیے موت آئی تھی اور وصال فرما گئے اور پردہ فرما گئے وغیرہ الفاظ بولنا یا اعتقاد رکھنا غلط اور صحیح عقیدہ کے خلاف ہے۔

فَضْلُ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَالرَّوَاحِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِنْصَاتِ وَ تَرْكِ اللَّغْوِ وَغَيْرِهِ

غسل جمعہ اور جمعہ ادا کرنے کے لیے جانے اور خطبہ جمعہ کے دوران خاموشی اختیار کرنے اور شور و لغو وغیرہ ترک کرنے کی فضیلت

(۱۴۴) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ

۱۴۴۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْيَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَابَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى))

''جو شخص جمعۃ المبارک کے دن غسل کرے اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے۔ تیل لگائے یا خوشبو استعمال کرے پھر جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلے اور مسجد میں بیٹھنے کے لیے دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے) پھر جو مقدر میں ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة]

تشریح: اس حدیث میں جمعۃ المبارک ادا کرنے کی فضیلت واہمیت اور اس کے آداب بیان ہوئے ہیں کہ جمعہ کے دن حسبِ استطاعت مکمل صفائی وطہارت اور پاکیزگی اختیار کی جائے اور تیل وخوشبو استعمال کی جائے تاکہ زیادہ اجتماع کی وجہ سے ایک دوسرے سے بدبو نہ آئے۔ اور جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لیے جلد مسجد میں جانا چاہیئے اور مسجد میں جا کر دوسرے احباب کا مکمل احترام اور لحاظ رکھے' لوگوں کی گردنیں پھلانگے نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی کوشش کرے اور خطبۂ جمعۃ المبارک خاموشی اور پوری توجہ سے سنے۔ ان آداب کا خیال رکھنے والا حدیث میں مذکورہ فضیلت کا مستحق ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

(١٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ عِنْدَ مَالِكٍ فِي الْمُوَطَّا زَادَ فِيْهِ ((فِي السَّاعَةِ الْأُوْلٰى)) ((وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَ مَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ))

۱۴۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے جمعہ والے دن غسلِ جنابت کی مانند خوب اچھی طرح غسل کیا پھر نمازِ جمعہ کے لیے پہلی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا۔'' اور موطا امام مالک میں زائد بات یہ ہے کہ ''پہلی گھڑی میں'' ''اور جو اس کے بعد والی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک مرغی کا صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پس جب امام خطبہ کے لیے آجائے تو فرشتے مسجد کے اندر حاضر ہو کر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجمعة، باب فضل الجمعة ۔ صحیح مسلم' کتاب الجمعة، باب الطیب والسواك یوم الجمعة]

تشریح: اس حدیث میں نمازِ جمعہ ادا کرنے اور خطبہ سننے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ نمازِ جمعہ ادا کرنے والوں کے نام فرشتے درج کرتے ہیں اور خطبہ شروع ہونے پر جلدی آنے والا زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے اور تاخیر سے شامل ہونے کا ثواب تاخیر کے مطابق کم ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد آنے والے کا نام رجسٹر میں درج ہی نہیں ہوتا۔ اور خطبۂ جمعہ کی اتنی اہمیت ہے کہ اس میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔

(١٤٦) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ: ((إِذَا كَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ یَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَدَنَةً۔)) اَلْحَدِیْثَ لَفْظُ مُسْلِمٍ

وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ: ((فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّمَا یَجِیْءُ بِحَقٍّ إِلَی الصَّلَاةِ))

۱۴۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے موجود ہوتے ہیں جو جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے ہیں یعنی جو پہلے آیا اس کا پہلے (پھر بعد میں آنے والے کا اسی طرح سب کے نام لکھے جاتے ہیں) جب امام خطبہ کے لیے بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اندراج کے رجسٹر لپیٹ کر خطبہ سنتے ہیں جلدی آنے والا ایسے ہے جیسے اس نے اونٹنی کی قربانی پیش کی'' (باقی حدیث اس سے پہلی والی حدیث کی طرح ہے۔)

ابن ماجہ میں ہے ''جو اس کے بعد آیا تو وہ صرف نماز کے لیے آیا''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجمعة، باب فضل التهجیر یوم الجمعة ۔ سنن ابن ماجه: أبواب إقامة الصلوات والسنة فیها' باب ماجاء فی التهجیر إلی الجمعة]

وَمِنْ فَضْلِ السَّعْيِ إِلَی الْجُمُعَةِ وَالتَّبْكِیْرِ إِلَیْهَا

جمعہ کی طرف جلدی اور کوشش سے جانے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿یَآ أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الجمعة: ۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

وَ مَعْنٰی فَاسْعَوْا إِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ: أَیْ اقْصِدُوْا وَاعْمَدُوْا وَاهْتَمُّوْا فِیْ سَعْیِكُمْ إِلَیْهَا وَلَیْسَ

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنے کا مطلب ہے کہ قصد وارادہ کرو اور جمعہ کی طرف جانے کا اہتمام کرو یہ مطلب نہیں کہ تیز چل

الْمُرَادُ بِالسَّعْيِ هُنَا الْمَشْيُ السَّرِيْعُ وَ إِنَّمَا هُوَ الْإِهْتِمَامُ بِهَا كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا﴾ [بني إسرائيل: ١٩]

کر یا دوڑ کر جاؤ بلکہ "السعی" کا معنی اہتمام کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کی ہونی چاہیے وہ کرتا بھی رہے۔"

(١٤٧) حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا))

۱۴۷۔ اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا پھر جمعہ کے لیے جلدی پیدل چل کر گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنا اور لغو و بے ہودگی سے بچا تو اسے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملے گا۔"

تخریج: [سنن أبي داؤد: كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة - (روایت حسن ہے۔)]

وَ مِنْ فَضْلِ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

(١٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))

۱۴۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ "ہر مسلمان پر اللہ کا حق ہے کہ وہ ہر ہفتے میں ایک دفعہ خوب اچھی طرح غسل کرے جس میں اپنا سر اور باقی بدن دھوئے۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة۔ و صحيح البخاري۔ كتاب الجمعة۔ باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان و غيرهم]

(١٤٩) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))

۱۴۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ آدمی پر واجب ہے"۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم ۔وصحيح مسلم' كتاب الجمعة، باب وجوب الغسل يوم الجمعة على كل بالغ من الرجال]

غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت ہے، فرض نہیں

(١٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَاقُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

فرمایا: ''جس شخص نے غسل کیا پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا اور جو اس کے مقدر میں تھا اتنی نماز پڑھی پھر خاموشی سے پورا خطبہ سنا پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کی اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة۔۸۵۷]

(۱۵۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ مَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا))

۱۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا اور توجہ سے خطبہ سنا اور خاموشی اختیار کی تو اس کے ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت في الخطبة۔ ۸۵۷]

تشریح: گزشتہ احادیث میں جمعۃ المبارک کے دن غسل کی بجائے صرف وضو کا ذکر ہے معلوم ہوا غسل فرض نہیں اور وضو اچھے طریقہ سے کرنے کا مطلب کتاب وسنت کے مطابق وضو کرنا ہے اس میں اسراف نہ ہو اور کوئی عضو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھویا جائے۔ بلا ضرورت پانی استعمال نہ کیا جائے اور کسی عضو کی کوئی جگہ خشک نہ رہے وضو گھر سے کر کے آنا باعثِ اجر وثواب ہے۔ خطبہ خاموشی وتوجہ سے سننا چاہیئے کیونکہ خطبہ نماز کی طرح دو رکعت کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا اس میں تنکوں، کنکریوں یا کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ لغو اور بے فائدہ کام ہے اور آدابِ خطبہ کے منافی اور باعثِ گناہ ہے۔

(۱۵۲) عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ!، أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ أَطْهَرُ، وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ، وَ مَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ، وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ؟ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ،

۱۵۲۔ عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ عراق کے کچھ لوگ آئے تو انہوں نے کہا: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا آپ غسل جمعہ کو واجب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ غسل کرنے والے کے لیے بہتر اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر غسل واجب نہیں۔ میں تمہیں غسل کی ابتداء اور مشروعیت کی وجہ اور سبب بیان کرتا ہوں؟ لوگ مزدور پیشہ تھے اون وغیرہ کا لباس پہنتے تھے مسجد تنگ تھی اور اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں والی زیادہ اونچی نہیں تھی۔ پس ایک دن رسول اللہ ﷺ سخت گرمی کے دن

إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَايَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَ طِيْبِهٖ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَآءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ، وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ، وَكُفُوا الْعَمَلَ، وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ))

تشریف لائے تو لوگ اس اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے حتیٰ کہ ان سے ہر طرف بو پھیل چکی تھی اور لوگ ایک دوسرے سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ پس جب آپ نے یہ بُو محسوس کی تو فرمایا ''لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کیا کرو اور جو بہترین تیل و خوشبو میسر ہو تو اسے استعمال کرو۔''
ابن عباس ﷠ فرماتے ہیں کہ پھر مسلمانوں میں بہتری و خوشحالی آ گئی اون کی جگہ اچھے لباس استعمال ہونے لگے اور خود کام کاج بھی نہیں کرنا پڑتا تھا مسجد بھی وسیع و عریض ہو گئی اور پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو محسوس ہونے والی تکلیف بھی جاتی رہی۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الطهارة، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة ۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: جمعۃ المبارک کے دن حتی الوسع غسل کا اہتمام کرنا چاہیے باب کی احادیث اور ابن عباس ﷠ کی وضاحت کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ اگر باوجود کوشش کے نامساعد حالات کی بناء پر غسل نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

(١٥٣) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ (يَوْمَ الْجُمُعَةِ) فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ))

۱۵۳۔ سمرہ ﷜ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس نے مناسب اور ٹھیک کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة (روایت حسن ہے۔)]

بَابُ فِيْ فَضْلِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَ مَسِّ الطِّيْبِ وَ لُبْسِ أَحْسَنِ ثِيَابٍ

جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو لگانے اور اچھے کپڑے پہننے کی فضیلت

(١٥٤) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهٗ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَا لَهٗ وَ لَمْ

۱۵۴۔ ابوایوب انصاری ﷜ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا' خوشبو لگائی اور اپنے لباس میں سے سب سے اچھا لباس پہنا اور پھر (جمعہ کے لیے) گھر سے مسجد میں آیا پھر جتنی چاہی نماز پڑھی اور کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں دی پھر امام کے آنے پر نماز کی

يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى))

ادائیگی تک خاموشی اختیار کی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔"

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَزَادَ فِيْهِ: ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ))

اور دوسرے مقام پر روایت ہے' ابوایوب انصاری رسول اللہ ﷺ کے صحابی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا' پھر سکینت اور وقار سے چلتے ہوئے جمعہ کی ادائیگی کے لیے) مسجد میں پہنچا (آگے روایت پہلی روایت کی طرح ہے)۔"

تخریج: [مسند أحمد (زوائد عبدالله): ۵/ ۴۲۰۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

تشریح: حدیث میں جمعۃ المبارک کے غسل کی فضیلت' خوشبو لگانے اور اچھے کپڑے پہننے کی فضیلت اور اجر و ثواب کا بیان ہے اور امام کے خطبہ کے لیے آنے سے لے کر نماز کی ادائیگی تک خاموشی کا مطلب اونچا بولنے اور شور وغل سے اجتناب و پرہیز ہے مکمل خاموشی میں نماز ادا کرتے وقت دل میں پڑھے گا۔ نیز خطبہ سنتے وقت بھی بیان کی مناسبت سے سبحان اللہ، الحمدللہ کہنے' درود پڑھنے اور جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ پکڑنے کی اجازت ہے لہٰذا حدیث میں وارد لفظ إنصات کا مفہوم اونچی نہ بولنے اور شور وغل نہ کرنے کے ہیں۔ مکمل خاموشی کے نہیں۔

فَضْلُ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

(۱۵۵) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ))

۱۵۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا "جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی مدت میں روشنی ہوگی۔"

وَ عِنْدَ الدَّارِمِيِّ مَوْقُوْفًا بِلَفْظِ: ((أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ)) وَالْمَوْقُوْفُ أَصَحُّ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ

اور ابوسعید خدری کی مسند دارمی میں موقوف روایت ہے "اس کے لیے اس کے اور بیت اللہ کے درمیان روشنی ہو جائے گی۔" موقوف روایت زیادہ صحیح ہے اور مرفوع روایت کے حکم میں ہے۔

تخریج: [المستدرك للحاكم: ۲/ ۳۶۸ ـ مسند دارمی: ۲/ ۴۵۴]

فَضْلُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ ((إِلَّا لِضُرُوْرَةٍ)) وَ طُوْلِ الصَّلَاةِ

مختصر خطبے (مگر یہ کہ طویل خطبہ کی ضرورت ہو) اور لمبی نماز کی فضیلت

(١٥٦) عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُوْوَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَ أَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَ قِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

۱۵۶۔ واصل بن حیان بیان کرتے ہیں ابووائل نے کہا عمار رضی اللہ عنہ نے ہم کو بلیغ اور مختصر سا خطبہ دیا۔ پس جب وہ اترے تو ہم نے کہا' ابوالیقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر سا خطبہ دیا ہے اگر آپ تھوڑا سا لمبا کر لیتے۔ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''نماز لمبی اور خطبہ چھوٹا کرنا آدمی کی سمجھ کی نشانی ہے۔ پس نماز لمبی اور خطبہ چھوٹا کرو۔ اور بعض بیان تو جادو ہے۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلوة والخطبة]

تشریح: خطبہ جمعۃ المبارک کے چھوٹے ہونے کا مطلب عام خطبوں سے چھوٹا اور نماز لمبی ہونے کا مطلب عام نمازوں سے لمبی۔ ورنہ آپس میں نسبت مراد نہیں کہ خطبہ نماز سے چھوٹا ہو۔ کیونکہ خطبہ میں آپ اکثر سورہ ق پڑھا کرتے تھے جس کے تین رکوع ہیں اور آپ کی تلاوت بھی ترتیل سے یعنی آہستہ آہستہ ہوتی تھی۔ پھر آپ جہادی لشکر بھی خطبہ کے دوران روانہ کرتے اور جہاد کے لیے چندہ جمع کرتے اور آنے والے سائلین سے تعاون بھی کراتے اور دعائیں کرتے اور نماز دو رکعت ہوتی اور پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ ہوتی۔ اور آپ کے رکوع و سجود کی تسبیحات کا صحابہ کرام نے دس تک اندازہ لگایا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کی یہ نماز آپ کے اس خطبہ سے تو لمبی نہیں ہوا کرتی تھی۔ (واللہ اعلم)

فَضْلُ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ ((أَوِ التَّشَهُّدِ))

خطبۂ حاجت یا تشہد کی فضیلت

(١٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ))

۱۵۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو تو وہ کوڑھی ہاتھ کی طرح ہے (یعنی ناقص ہے)۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد' کتاب الأدب، باب في الخطبة۔ ۴۸۴۱]

(۱۵۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ: اَلتَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)) وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)) قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ: فَفَسَّرَهُ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ((اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ)) [آل عمران: ۱۰۲] ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء: ۱] ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ [الأحزاب: ۷۰]

۱۵۸۔عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز اور حاجت کا تشہد سکھایا۔فرمایا: ''نماز میں تشہد ہے۔ ''التحیات للہ.........عبدہ و رسولہ۔ کہ سب درود و ظیفے اللہ کے لیے ہیں اور سب عجز و نیاز اور سب صدقہ و خیرات بھی......سلام ہو تجھ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اور حاجت میں تشہد ہے: ''ان الحمدللہ ....عبدہ ورسولہ۔ کہ ''بے شک ہر قسم کی تعریفوں کے لائق اللہ ہے' ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور ہم اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے بُرے اُعمال سے پس جس کو اللہ ہدایت دے دے اس کو گمراہ کوئی نہیں کر سکتا اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اور تین آیات پڑھتے تھے۔ عبثر کہتے ہیں کہ ہمارے لیے سفیان ثوری نے ان آیات کی وضاحت کی۔

''اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔'' ''اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتوں میں بھی اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔'' ''اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو۔''

تخريج: [جامع الترمذي۔ أبواب النكاح، باب ماجاء في خطبة النكاح۔ ۱۱۰۵]

(۱۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ

۱۵۹۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ ازدشنوءہ کا ضماد نامی ایک آدمی مکہ مکرمہ میں آیا اور وہ جنون دیوانگی کا دم جھاڑ کیا کرتا

الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ۔ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ: فَلَقِيَهُ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلٰى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ)) قَالَ فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَ لَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ: فَبَايَعَهُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَعَلٰى قَوْمِكَ)) قَالَ: وَعَلٰى قَوْمِي۔ قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ: رُدُّوهَا۔ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

تھا اس نے مکہ کے بے وقوف قسم کے لوگوں سے سنا کہ محمد (ﷺ) مجنون ہے۔ اس نے کہا: کاش کہ میں محمد ﷺ کو دیکھوں شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھوں سے شفا بخش دے وہ رسول اللہ ﷺ سے ملا پس آپ سے کہنے لگا اے محمد (ﷺ) میں جنون وغیرہ کا دم کرتا ہوں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے میرے ہاتھوں سے شفا دے دیتا ہے۔ تو کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو دم کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حاجت پڑھا۔ ''اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ سے عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ تک (جو گزشتہ حدیث میں گزرا ہے)'' ضماد نے سن کر کہا کہ آپ اپنا یہ کلام مجھ پر دوبارہ پڑھیں۔ آپ نے ان کلمات کو اس پر تین مرتبہ دہرایا۔ تو اس نے کہا میں نے کاہنوں جادوگروں اور شعراء کا کلام سنا ہے میں نے ایسے کلمات نہیں سنے۔ یہ تو سمندر کے وسط تک جا پہنچے ہیں۔ پھر ضماد نے کہا آپ اپنا ہاتھ دیں میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں۔ پھر اس نے آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور آپ کی قوم بھی'' ضماد نے کہا میری قوم بھی۔ اس کے بعد ایک دفعہ آپ نے جہاد کے لیے ایک لشکر بھیجا جو ضماد کی قوم کے پاس سے گزرا تو امیر لشکر نے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے کوئی چیز لی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا میں نے طہارت کے لیے پانی کا ایک برتن لیا ہے۔ تو امیر نے کہا کہ واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم ہیں۔

تخریج: [صحیح مسلم کتاب الجمعة، باب تحفیف الصلاة والخطبة۔ ۸۶۸]

تشریح: ان حدیثوں میں تشہد اور خطبہ حاجت کی فضیلت وثواب بیان کیا گیا ہے۔ تشہد سے مراد شہادتین یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار و اعتراف اور خطبہ حاجت سے مراد نکاح و جمعۃ المبارک اور

دوسرے مواقع پر پڑھا جانے والا خطبہ۔

فَضْلُ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
((آخِرُ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

جمعہ کے دن میں موجود ایک گھڑی کی فضیلت وثواب
(عصر کے بعد آخری گھڑی ہے)

(١٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ، يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا))
وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((وَ هِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ))

١٦٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو القاسم ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کہ اس گھڑی کے اندر کوئی مسلمان بھی نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے خیر کا سوال کرے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے اس گھڑی کا تھوڑا اور خفیف ہونا بیان فرمایا۔''
اور ایک روایت میں ہے ''اور وہ مختصر سی گھڑی ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة]

تشریح: ابو القاسم رسول اللہ ﷺ کی کنیت ہے اور قیام سے مراد ہمیشگی ہے اور نماز سے مراد دعا اور نماز کا انتظار ہے۔ ورنہ اصل نماز یہاں مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ عصر کے بعد نماز نہیں ہوتی اور راجح قول کے مطابق یہ گھڑی عصر کے بعد ہے جیسے آئندہ حدیث سے واضح ہوگا۔

(١٦١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيْدُ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْتَمِسُوْهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

١٦١۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جمعہ کے دن بارہ گھڑیاں ہیں ان میں کوئی مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔ پس تم اس کو عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الصلوٰة، باب الإجابة أية ساعة هي في يوم الجمعة]

صَلَاةُ الْكُسُوْفِ
سورج اور چاند گرہن کی نماز

فَضْلُ الذِّكْرِ وَ الدُّعَاءِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى يَنْجَلِيَ

سورج و چاند گرہن کے ختم ہونے تک نماز، صدقہ، خیرات، توبہ واستغفار اور ذکر و دعاء میں مشغول رہنے کی فضیلت وثواب

(١٦٢) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: خَسَفَتِ

١٦٢۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سورج گرہن ہو گیا تو نبی ﷺ

الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَ رُكُوعٍ وَ سُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: ((هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَاتَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ))

گھبرا کر اٹھے کہ کہیں قیامت ہی نہ ہو۔ پس آپ مسجد میں تشریف لائے۔ پس لمبے قیام اور لمبے رکوع و سجود والی ایسی نماز پڑھی کہ میں نے آپ کو ایسی لمبی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور فرمایا کہ ''یہ نشانیاں جو اللہ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتیں۔ لیکن اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو پس ڈرتے ہوئے اللہ سے دعا و ذکر اور استغفار کرو۔''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الكسوف، باب الذكر فى الكسوف۔ و صحيح مسلم' كتاب الكسوف۔ باب ذكر النداء بصلاة الكسوف ''الصلاة الجامعة'']

(١٦٣) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُو اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ))

۱۶۳۔ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ (رسول اللہ ﷺ کے بیٹے) ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن لگ گیا تو لوگ کہنے لگے کہ یہ گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتے۔ پس جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو اس کے دور ہونے تک نماز و دعاء میں مشغول رہو۔''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الكسوف، باب الدعاء فى الكسوف۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الكسوف۔ باب ذكر النداء بصلاة الكسوف ''الصلاة الجامعة'']

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وعظ و تنبیہ کی غرض سے نشانیاں دکھاتا رہتا ہے۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی انہی میں سے ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ تنبیہ فرمانا چاہتا ہے کہ قیامت کے دن سورج اس طرح بے نور ہو جائے گا لہٰذا ایسے وقت میں صدقہ و خیرات اور توبہ و استغفار اور ذکر و دعا میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ نمازِ کسوف باجماعت ادا کرنی چاہیے جو دو رکعت ہے۔ اور صحیح احادیث کے مطابق ان دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں دو قیام اور دو رکوع ہیں اور یہ طویل ہونے چاہئیں یہاں تک کہ سورج یا چاند گرہن ختم ہو جائے۔ اس کے بعد خطبہ ہے۔ چونکہ اہلِ جاہلیت کے اعتقاد میں چاند و سورج گرہن کا سبب کسی بڑے کی موت یا پیدائش تھا۔ اور اتفاق سے آپ کے بیٹے ابراہیم

کی وفات کے دن گرہن لگا تھا تو لوگوں نے کہا کہ یہ آپ کے بیٹے کی وفات کی وجہ سے ہے۔ اس لیے آپ نے تردید فرماتے ہوئے فرمایا "یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت وزندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتے۔ پس اس حالت میں نماز و دعاء میں مشغول رہو یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔"

فَضْلُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ لِمَنْ أَرَادَ أَمْرًا

جب کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو نمازِ استخارہ کی فضیلت وثواب

(١٦٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: ((إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ۔ أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ۔ فَاقْدُرْهُ لِيْ، وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ۔ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ۔ أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ))

۱۶۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام امور میں دعاءِ استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے جیسے قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے "جس کو کوئی حاجت، ضرورت ہو وہ دو رکعت نماز فرض کے علاوہ ادا کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے اور بجائے "هٰذَا الْأَمْرَ" کے اپنی حاجت کا نام لے۔ "اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں کیوں کہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے۔ میرے لیے دین، دنیا اور انجامِ کار میں یا یوں فرمایا بالفعل (مراد دنیا) اور آئندہ (مراد آخرت) میرے لیے بہتر ہے تو اس کو مقدر کر اور آسان کر اس کو میرے لیے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر آپ کے علم میں یہ کام برا ہے۔ میرے لیے دین، دنیا اور انجامِ کار میں یا یوں فرمایا بالفعل (مراد دنیا) اور آئندہ (مراد آخرت) میرے لیے برا ہے۔ تو دور کر دیجئے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھے اس سے۔ اور مقدر کر میرے لیے خیر جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔"

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی۔ ۱۱۶۲]

تشریح: استخارہ فرائض اور شریعت میں ممنوعہ کاموں کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ مباح کاموں میں سے کسی کام کے کرنے

یا نہ کرنے میں تردد کے وقت کیا جاتا ہے۔ یہ دوسری دعاؤں کی طرح ایک دعا ہے اگر قبول ہوگئی تو اس کام کی طرف دل مائل ہو جائے گا اور اس کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔ لہٰذا لوگوں میں جو مشہور ہے کہ استخارہ کے بعد سونا ضروری ہے کہ اس میں خواب کے ذریعہ رہنمائی ہوتی ہے یہ بات غلط اور بے اصل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو خواب آ جائے ورنہ یہ کوئی ضروری بات نہیں اسی طرح چوری وغیرہ میں خود یا دوسرے لوگوں سے استخارہ کرانا کہ اس طرح چوری معلوم ہو جائے گی یا کسی اور غیب (پوشیدہ) بات معلوم کرنے کے لیے استخارہ کرنا وکرانا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس طرح پتہ چل جاتا ہے سراسر شرک ہے جس سے اجتناب لازم ہے۔

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ التَّسَابِيْحِ

نمازِ تسبیح کی فضیلت

(١٦٥) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ فِيْ صَلَاةِ التَّسَابِيْحِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَقَالَ بَابُ صَلَاةِ التَّسَابِيْحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ فِيْهِ شَيْءٌ ضَعِيْفٌ عَلَى الرَّاجِحِ))

۱۶۵۔ ابن عباس ؓ کی نمازِ تسبیح کے بارے میں روایت جو ابو داؤد' ابن ماجہ اور ابن خزیمہ میں ہے اور ابن خزیمہ نے نمازِ تسبیح کی روایت پر عدمِ اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا راجح قول کے مطابق اس کی سند ضعیف ہے۔

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاة، باب صلاة التسبیح۔ و سنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فیها۔ باب ماجاء فی صلاة التسبیح]

تشریح: حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ کے آخر میں اپنی کتاب أجوبة الحافظ عن أحادیث المصابیح میں نمازِ تسبیح میں وارد ابنِ عباس ؓ کی حدیث کو حسن یعنی قابل عمل قرار دیا ہے۔ اسی طرح علامہ عبدالرحمان مبارکپوری اور شیخ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اور شیخ ابوبکر آجری اور شیخ ابنِ مندہ اور علامہ خطیب بغدادی اور علامہ نووی وغیرہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ لگتا یہی ہے کہ اس حدیث کا اصل ضرور ہے۔ البتہ نمازِ تسبیح باجماعت ادا کرنے کی بجائے اکیلے ادا کی جائے۔ کیونکہ نمازِ تسبیح کا اپنا ثبوت کثرتِ طرق کے باوجود زیادہ سے زیادہ حسن درجہ تک پہنچتا ہے۔ باجماعت ادا کرنا ایک زائد بات ہے۔ جس کا ثبوت سرے سے ہے ہی نہیں۔ اس لیے باجماعت ادائیگی سے اجتناب بہتر ہے۔

نمازِ تسبیح کا طریقہ

نمازِ تسبیح ادا کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

ابنِ عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس ؓ کو فرمایا کہ "چار رکعت پڑھو۔ اللہ سب گناہ بخش دے گا۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ملاؤ۔ پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ''اللہ پاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے'' پھر رکوع اور قومہ میں دونوں سجدوں اور ان کے درمیانی وقفہ اور جلسۂ استراحت میں دس دس بار یہی پڑھو۔ اس طرح ایک رکعت میں پچھتر تسبیحات ہو جائیں گی۔ چار رکعتیں اسی طرح پڑھو۔ مناسب یہ ہے کہ اسے ہر روز پڑھو۔ ورنہ ہر جمعہ کے دن ایک بار ورنہ سال میں ایک دفعہ ورنہ عمر میں ایک مرتبہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب صلاۃ التسبیح۔ ۱۲۹۷۔ و سنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فیها۔ باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح)

فَضْلُ صَلَاةِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا ((مِنْ غَيْرِ فَرِيْضَةٍ))

بارہ رکعت نفلی نماز (جبکہ وہ فرض نہیں) پڑھنے کی فضیلت وثواب

(١٦٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ بِحَدِيْثٍ يَتَسَارُّ اِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلّٰى اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِیْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِیَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِی الْجَنَّةِ))

۱۶۶۔ عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ مجھے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنی مرض وفات میں ایک خوش کن حدیث سنائی کہ میں نے ام حبیبہ ﷞ کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت (نفل) نماز ادا کی تو ان رکعات کی وجہ سے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔''

قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام حبیبہ ﷞ فرماتی ہیں جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں نے یہ رکعات نہیں چھوڑیں۔

وَقَالَ عَنْبَسَةُ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ۔

عنبسہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے ام حبیبہ ﷞ سے سنا ہے میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

وَقَالَ عَمْرُوْ بْنُ اَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ عَنْبَسَةَ۔

عمرو بن اوس کہتے ہیں کہ جب سے میں نے عنبسہ سے سُنا میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ

نعمان بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے جب سے عمرو بن اوس سے سنا ہے، میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّیْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ''جو مسلمان ہر روز فرائض کے علاوہ اللہ کی رضا کی خاطر بارہ رکعت نوافل ادا کرتا

تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رہے گا اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض و بعدھن و بیان عددھن ۷۲۸]

تشریح: ان رکعات سے مراد "چار قبل از نماز ظہر، دو بعد از نماز ظہر، دو بعد از نماز مغرب، دو بعد از نماز عشاء اور دو قبل از نماز فجر" ہیں۔

فَضْلُ التَّهَجُّدِ وَ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام اور تہجد کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ﴾ [آل عمران: ۱۱۳- ۱۱۵]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی بھلائیاں کریں ان کی ناقدری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [الإسراء: ۷۹]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لیے زائد ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾ (الفرقان: ۶۳- ۷۶]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے: (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالاخانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا۔ اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً م بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة ١٦-١٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَآءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهٖ۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر: ٩]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو۔ آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔ بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ آخِذِيْنَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ۔ وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ [الذاريات: ١٥-١٩] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ كَمَا قَالَ الدِّمْيَاطِيُّ۔ فِي الْمُتْجِرِ الرَّابِحِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔''

اور باب میں آیات بہت زیادہ ہیں جیسا کہ امام دمیاطی نے متجر رابح میں کہا ہے۔

فَضْلُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَ فَضْلُ مَنْ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لَيْلًا

قیام اللیل اور رات کو گھر والوں کو نماز کے لیے اٹھانے کی فضیلت

(١٦٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ

١٦٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان ہر ایک کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ وہ ہر گرہ پر منتر پڑھتا ہے۔ ابھی رات بہت لمبی ہے۔ پس خوب سو۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ وضو بھی کر لے تو ایک گرہ اور

فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ))

کھل جاتی ہے۔ پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش پاکیزہ نفس ہوتا ہے۔ ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل- صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين، باب الحث على صلاة الليل وإن قلت]

(١٦٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ))

١٦٨۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو قیام کرے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے۔ اور اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ اس عورت پر رحم فرمائے' جو رات کو قیام کرے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔"

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب التطوع، باب قيام الليل۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

تشریح: ان حدیثوں میں رات کے قیام اور تہجد کی نماز کی فضیلت اور ثواب کا بیان ہے اور اس کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے انسان شیطان کی گرفت اور چالوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس میں نیک میاں بیوی کا کردار بیان کیا گیا ہے کہ وہ نیکی اور اطاعت کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

قِيَامُ اللَّيْلِ يُتَّقٰى بِهِ مِنَ النَّارِ

رات کا قیام جہنم سے بچنے کا سبب ہے

(١٦٩) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ((كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ إِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرٰى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ،

١٦٩۔ سالم اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں' "نبی ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو وہ آپ کو بیان کرتا۔ میری خواہش ہوئی کہ میں بھی خواب دیکھوں اور رسول اللہ ﷺ کو بیان کروں۔ میں نوجوان لڑکا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا۔

پس میں نے خواب دیکھا کہ گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو ایک کنویں کی شکل میں تھی اور اس پر دو لکڑیاں گاڑی ہوئی تھیں۔ اس میں کچھ ایسے لوگ تھے جن کو میں

فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِيْ: لَمْ تُرَعْ)) فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

جانتا تھا۔ میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں آگ سے) پڑھنے لگ گیا۔ پھر ہم کو ایک اور فرشتہ ملا اس نے مجھے کہا تم ڈرو نہیں۔" میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن) کو بیان کیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "عبداللہ اچھا آدمی ہے۔ اگر یہ رات کو نماز پڑھتا۔" پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

تخریج: [صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي. باب مناقب عبدالله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه. صحيح مسلم. كتاب فضائل الصحابة. باب من فضائل عبدالله بن عمر رضي الله عنهما]

مِنْ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام کی فضیلت

(١٧٠) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا

۱۷۰۔ یزید بن خمیر روایت کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی قیس سے سنا اور وہ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رات کا قیام نہ چھوڑ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ رات کا قیام ترک نہیں کیا کرتے تھے۔ جب آپ بیمار ہوتے یا تھکے ہوئے ہوتے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

تخریج: [سنن أبي داؤد: كتاب التطوع، باب قيام الليل۔ ۱۳۰۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٧١) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ ((يَآأَيُّهَا النَّاسُ: أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ

۱۷۱۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے لوگ جلدی جلدی آپ کو ملنے کے لیے گئے اور کہا جانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کی غرض سے آیا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تو میں پہچان گیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلی بات جو آپ نے کی وہ یہ تھی "لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

تخریج: [جامع الترمذی: أبواب صفة القيامة، باب حديث آفشوا السلام ۲۴۸۵۔ وسنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب ماجاء فی قيام الليل۔ (روایت سند میں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔)]

(۱۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ))

۱۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان کے بعد سب سے فضیلت والا روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الصلوة۔ باب ماجاء فی فضل صلاة الليل]

(۱۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ ((إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ))

۱۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا فلاں رات کو تو نماز پڑھتا ہے اور صبح چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ''رات کی نماز اس کو اس چیز سے روک دے گی جو تو کہہ رہا ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد : ۲/ ۴۴۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ يَقُوْمُ بِالْقُرْآنِ تِلَاوَةً وَ طَاعَةً

قرآن کی تلاوت واطاعت کی فضیلت

(۱۷٤) حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((الْقُرْآنَ)) وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ))

۱۷۴۔ حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن عطا کیا (یعنی اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام (اللہ تعالیٰ کی عبادت) کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا' وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن۔ وصحيح مسلم'

کتاب صلاة المسافرين- باب فضل من يقوم بالقرآن و يعلمه ......]

آيَاتٌ فِيْ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ نُسِّينَا ذِكْرَهَا أَوَّلَ الْبَابِ

رات کے قیام (تہجد) کی فضیلت وثواب میں چند اور آیات جو شروع باب میں مذکور نہ ہوسکیں

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الإسراء: ۷۹]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لیے زائد ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَآءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [الزمر: ۹]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔ بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾ [السجدة: ۱۶]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔''

وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾ [الفرقان: ۶۴]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔''

فَضْلُ طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں طویل قیام کی فضیلت

(۱۷۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ))

۱۷۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب سے افضل نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب أفضل الصلاة طول القنوت]

مِنْ فَضْلِ الْوِتْرِ

وتر کی فضیلت

(۱۷۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ))

۱۷۶۔ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔''

تخريج: [سنن أبي داؤد' كتاب الوتر، باب استحباب الوتر- وجامع الترمذي- أبواب الوتر- باب

ماجاء أن الوتر لیس بحتم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اہلِ قرآن یا قرآن والوں سے مراد شریعتِ اسلامیہ کے پیروکار ہیں اور شریعت قرآن و حدیث کے مجموعے کا نام ہے۔ کیونکہ حدیث کے بغیر قرآن سمجھنا ناممکن ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ((أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ)) کہ ''میں قرآن اور اس جیسی ایک اور چیز بھی دیا گیا ہوں''(سنن أبی داؤد۔ کتاب السنة۔ باب فی لزوم السنة) اسی لیے رسول اللہ ﷺ قرآن کے ساتھ حدیث بھی دیئے گئے تھے۔ مثلاً قرآن کریم کے اندر نماز کا حکم موجود ہے لیکن قرآن میں نماز کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا کہ کتنی رکعتیں ہوں اور اس میں کتنے رکوع، سجدے ہوں اور کب قراءت اونچی ہو اور کب آہستہ اسی طرح باقی تمام مسائل۔ لہٰذا آج کل اہلِ قرآن کے نام سے معروف گروہ کا یہ نظریہ سراسر باطل ہے کہ شریعت صرف قرآن کا نام ہے۔

وتر کا معنیٰ ''طاق'' جفت کی ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے طاق ہونے کا مطلب کہ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں اکیلا ہے۔ اس کا ثانی اور برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

صلاۃ الوتر کو وتر اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی طاق عدد یعنی ایک، تین، پانچ، سات وغیرہ میں ادا کی جاتی ہے۔ یہ جفت ''دو، چار، چھ'' کے عدد میں پڑھنا جائز نہیں۔

فَضْلُ الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ لِمَنْ لَّا يَثِقُ بِالْإِسْتِيقَاظِ

جب آدمی کو صبح اٹھنے کا یقین نہ ہو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی فضیلت

(۱۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوتَ مِنْهَا وَنَوْمٌ عَلٰى وِتْرٍ))

۱۷۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''میرے خلیل (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی کہ میں ان کو نہ چھوڑوں۔ ان میں ایک یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب التہجد، باب صلاۃ الضحی فی الحضر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب استحباب صلاۃ الضحی و إن أقلها رکعتان]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کو وتر کی نماز کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے اگرچہ یہ رات کے پچھلے پہر پڑھنی افضل ہے لیکن جسے خدشہ ہو کہ وہ صبح بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ سونے سے پہلے پڑھ لے کیونکہ تہجد اور وتر کا وقت نماز عشاء ادا کرنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے' اگرچہ رات کے آخری حصہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وتر عشاء کی نماز کا حصہ نہیں مگر اس وقت پڑھنے کی سہولت دی گئی ہے۔

فَضْلُ الْوِتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ

آخر رات میں وتر پڑھنے کی فضیلت

(۱۷۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۸۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس

((مَنْ خَافَ أَنْ لَّایَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ أَوَّلَهُ۔ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ یَّقُوْمَ آخِرَهُ فَلْیُوْتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ)) وَ فِیْ رِوَایَةٍ: ((مَحْضُوْرَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ))

کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ سونے سے پہلے وتر ادا کر لے اور جس کو آخر رات اٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر رات وتر پڑھے کیونکہ آخر رات کی نماز حاضر کی گئی ہے اور وہ افضل ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب من خاف أن لایقوم من آخر اللیل فلیوتر أوله]

تشریح: "آخر رات کی نماز حاضر کی گئی ہے" کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت فرشتے حاضر اور موجود ہوتے ہیں۔

(۱۷۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِیْ بَکْرٍ: ((أَیَّ حِیْنٍ تُوْتِرُ مِنَ اللَّیْلِ؟)) قَالَ: أَوَّلَ اللَّیْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ وَقَالَ لِعُمَرَ ((أَیَّ حِیْنٍ تُوْتِرُ؟)) قَالَ: آخِرَ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِیْ بَکْرٍ ((أَخَذْتَ بِالْوُثْقٰی))۔ وَقَالَ لِعُمَرَ ((أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ))

۱۷۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا "آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا شروع رات میں عشاء کے بعد۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ "آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا رات کے آخری حصہ میں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "آپ نے مضبوط کڑے کو پکڑا ہے" اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "آپ نے قوت و طاقت کو حاصل کیا ہے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الزکاۃ، باب کراهة المسألة بوجه اللّٰه۔ ۱۶۷۱۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

تشریح: آخری رات وتر پڑھنا افضل ہے۔ اگر کسی کو بیدار نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ شروع رات میں ادا کر لے۔

أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَی اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوٗدَ ((عَلَیْهِ السَّلَامُ))

اللہ کے ہاں سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے

(۱۸۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّیَامِ إِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَی اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوٗدَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَ یَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَ یَنَامُ سُدُسَهُ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا))

۱۸۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کو تمام روزوں میں سے داؤد (علیہ السلام) کے روزے محبوب ہیں اور تمام نمازوں میں سے داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے وہ آدھی رات سوتے تھے اور تیسرا حصہ قیام کرتے تھے اور چھٹا حصہ سوتے تھے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔"

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر به أو فوت به حقا۔ ۱۱۵۹]

فَضْلُ صِيَاحِ الدِّيْكِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِهِ أَيْضًا

مرغ کی آواز اور اس وقت دعا مانگنے کی فضیلت

(۱۸۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاتَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ))

۱۸۱۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مرغ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الدیك والبهائم ۵۱۰۱]

(۱۸۲) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: ((كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ)) قَالَ قُلْتُ: أَيَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّيْ: فَقَالَتْ: ((كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى))

۱۸۲۔ مسروق کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''آپ ہمیشگی والے عمل کو پسند فرماتے تھے''۔ میں نے پوچھا: نماز کس وقت ادا کرتے تھے تو فرمایا ''جب مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے''۔

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل۔ ۷۴۱]

(۱۸۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَاٰى شَيْطَانًا))

۱۸۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال ۳۳۰۳۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك]

فَضْلُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ((سُنَّةِ الْفَجْرِ))

صبح کی سنتوں کی فضیلت

(۱۸٤) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

۱۸۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ''فجر کی دو رکعتیں (دو سنتیں) تمام دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سے بہتر ہیں۔''

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ: فِیْ شَاْنِ الرَّکْعَتَیْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ((لَھُمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا جَمِیْعًا))

ایک روایت میں ہے آپ نے طلوع فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا ''صبح کی دو سنتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر۔ ۷۲۵]

(۱۸۵) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مِنْہُ تَعَاھُدًا عَلٰی رَکْعَتَی الْفَجْرِ

۱۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نوافل میں سے فجر کی دو رکعتوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب التہجد، باب تعاھد رکعتی الفجر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین' باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیھما]

فَضْلُ قَضَاءِ الْحِزْبِ اَوِ الْوِرْدِ اِذَا فَاتَ مِنَ اللَّیْلِ وَ مَتٰی یُقْضٰی

رات کو رہ جانے والے عمل یا وظیفے کی قضاء دینے کی فضیلت اور اس کے ادا کرنے کا وقت

(۱۸۶) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ، اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْہُ، فَقَرَاَہٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَ صَلَاۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ))

۱۸۶۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس کا رات کا ورد وظیفہ یا کوئی اور چیز رہ جائے تو وہ اس کو نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان ادا کر لے تو گویا اس نے اس کو رات ہی کو پڑھا ہے (یعنی اس کو ثواب رات کو ادا کرنے کا ہی ملے گا)۔''

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب جامع صلاۃ اللیل و من نام عنہ أو مرض]

فَضْلُ مَنْ نَوٰی اَنْ یُّقِیْمَ اللَّیْلَ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ بِالنَّوْمِ

رات کو سوتے وقت رات کے قیام کی نیت کرنے والے کی فضیلت

(۱۸۷) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَتٰی فِرَاشَہٗ وَ ھُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَّقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی اَصْبَحَ

۱۸۷۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے سوتے وقت رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی نیت کی لیکن اس پر صبح تک نیند غالب رہی تو اس کو اس کی نیت

كُتِبَ لَهُ مَانَوٰى وَ كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ))

کے مطابق ثواب مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے رب تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔"

تخریج: [سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب من أتی فراشه وهو ينوى القيام فنام ۱۷۸۸۔ (روایت موقوف ہے۔)]

تشریح: صحیح اور راجح قول کے مطابق یہ روایت موقوف ہے یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحٰى وَالْوَصِيَّةُ بِهَا

نمازِ چاشت کی فضیلت اور اس کی وصیت کا بیان

(۱۸۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَاأَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ: ((صَوْمُ ثَلَاثِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةُ الضُّحٰى، وَنَوْمٌ عَلٰى وِتْرٍ))

۱۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتیں زندگی بھر نہ چھوڑنے کی وصیت فرمائی "ہر ماہ کے تین روزے نمازِ چاشت، وتر ادا کرکے سونا"۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب صلاة الضحیٰ فی الحضر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحیٰ وإن أقلها ركعتان]

تشریح: سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی تلقین اس شخص کے لیے ہے جو رات کے آخری حصہ میں اٹھنے میں پرامید نہ ہو اگر اس کو اٹھنے کی امید ہو تو پھر رات کا آخری حصہ افضل ہے ہر ماہ کے تین دن کے روزے کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایام بیض (قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کا اہتمام کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان ایام کے روزوں کا اہتمام فرماتے تھے۔

صَلَاةُ الضُّحٰى تُجْزِئُ عَنِ الصَّدَقَةِ عَنْ مَفَاصِلِ الْإِنْسَانِ وَ غَيْرِهَا

نمازِ چاشت انسان کے تمام جوڑوں کے لیے صدقہ ہے

(۱۸۹) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى))

۱۸۹۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "صبح کے وقت ہر آدمی کے ذمے اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے۔ پس ہر دفعہ "سبحان اللہ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر دفعہ "الحمدللہ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر مرتبہ "لاالٰہ الا اللہ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحىٰ وَإن أقلها ركعتان]

(۱۹۰) حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ مَرْفُوْعًا ((فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ، قَالُوْا: وَ مَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ؟قَالَ: ((اَلنُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ))

۱۹۰۔ بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں۔ پس انسان کو ان تمام جوڑوں کا صدقہ ادا کرنا چاہیے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' اللہ کے نبی ﷺ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا "مسجد سے تھوک وغیرہ کو صاف کر دینا' راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا۔ اگر تو نہ پائے تو نماز چاشت کی دو رکعتیں تجھے کفایت کر جائیں گی۔"

تخریج: [سنن أبي داؤد' كتاب الأدب، باب في إماطة الأذى۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلٌ عَظِيْمٌ لِّمَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ضُحًى

چاشت کے وقت چار رکعت نماز ادا کرنے کی بڑی فضیلت

(۱۹۱) عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَاتُعْجِزْنِيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فِيْ أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ))

۱۹۱۔ نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو اپنے دن کے شروع حصہ میں میرے لیے چار رکعت نماز ادا کر۔ میں اس کے آخر تک تجھے کفایت کروں گا۔"

تخریج: [سنن أبي داؤد' كتاب الصلاة، باب صلاة الضحىٰ]

أَفْضَلُ وَقْتِ الضُّحٰى

نمازِ چاشت کا افضل وقت

(۱۹۲) عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ))

۱۹۲۔ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یقیناً یہ لوگ جانتے ہیں کہ چاشت کی نماز اس کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اوابین (رجوع کرنے والے لوگوں) کی نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی کی شدت سے جلنے لگیں۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال]

تشریح: اس حدیث میں چاشت کی نماز کو نمازِ اوابین کہا گیا ہے لہٰذا بعض لوگ جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت

نماز اوّابین سمجھ کر ادا کرتے ہیں وہ درست نہیں۔ کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔

فَضْلُ التَّهْجِيْرِ إِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ

نمازِ ظہر کی طرف جلدی جانے کی فضیلت

(١٩٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَا اسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))

۱۹۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر لوگ جان لیں کہ ظہر کی نماز کی طرف جلدی جانے کی کیا فضیلت ہے تو وہ اس کی طرف مسابقت کریں اور اگر جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نمازوں کی کیا فضیلت ہے تو وہ سرین کے بل چل کر آئیں۔''

تخریج: [صحیح البخاري۔ کتاب الأذان، باب فضل التهجير إلى الظهر ۶۵۴]

فَضْلُ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ بَعْدَهَا

ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعت کی فضیلت

(١٩٤) عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ))

۱۹۴۔ حضرت عنبسہ بن ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ظہر سے قبل اور اس کے بعد چار چار رکعت کی پابندی کی تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد۔ کتاب التطوع، باب الأربع قبل الظهر و بعدها۔ ۱۲۶۹۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

فَضْلُ صَلَاةِ أَرْبَعٍ بَعْدَ الزَّوَالِ قَبْلَ الظُّهْرِ

زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت نماز کی فضیلت

(١٩٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ))

۱۹۵۔ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا ''یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک اعمال اس گھڑی میں اوپر چڑھیں۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی الصلاۃ عندالزوال۔ (روایت حسن ہے۔)]

حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ فِيْ فَضْلِ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

نماز عصر سے قبل چار رکعت کی فضیلت کے بارے میں

ضعیف حدیث

(١٩٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً ا صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا))

۱۹۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب التطوع، باب الصلاۃ قبل العصر۔ (یہ روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند محمد بن مہران جو کہ "محمد بن ابراہیم بن مسلم بن مہران ہے" کے طریق سے ہے۔ اس کے بارے میں الحافظ نے "التقریب" میں کہا ہے: صدوق یخطئی اور حدیث محمد بن مسلم کی مناکیر میں سے ہے)۔ (جبکہ اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے حسن غریب کہا ہے اور اس حدیث کا ایک شاہد طبرانی کبیر اور اوسط میں موجود ہے جس کی وجہ سے یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔)]

فَضْلُ السُّجُوْدِ لِلْوَاحِدِ الْمَعْبُوْدِ

ایک معبود کو سجدہ کرنے کی فضیلت

أَوَّلُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِقْرَأْ﴾ عَلَی الْأَصَحِّ وَخَتَمَهَا بِقَوْلِهٖ: ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (العلق: ۱۹)

قرآن میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت "اقرأ" کے آخر میں ہے ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ "سجدہ کر اور قرب حاصل کر۔"

(١٩٧) حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ: بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَی اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ

۱۹۷۔ معدان بن ابو طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کو ملا' میں نے اس سے سوال کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعہ سے اللہ مجھ کو جنت میں داخل کر دے (یعنی جو عمل اللہ تعالیٰ کو تمام اعمال میں سے زیادہ محبوب ہو) پس وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر سوال کیا' وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے تیسری بار سوال کیا تو کہنے لگے میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا "کثرت سے سجدے کرو یعنی نوافل زیادہ پڑھو۔

سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً))

کیونکہ تو اللہ کے لیے جو سجدہ بھی کرے گا اللہ اس کے ذریعے سے تیرا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور تیرا ایک گناہ مٹائے گا۔"

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه]

(۱۹۸) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ))

۱۹۸۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جب کوئی آدمی اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے پس تم کثرت سے سجدہ کرو۔" (یعنی نوافل بکثرت ادا کرو)

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في كثرة السجود ۱۴۲۴۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۹۹) أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ ((هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ)) قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ))؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ)) ...... الْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ ((حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلَّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ

۱۹۹۔ سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیثی بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ لوگوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا "کیا تم صاف آسمان میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟" صحابہ نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! نہیں آپ نے فرمایا "تم صاف آسمان میں سورج دیکھنے میں شک کرتے ہو' انہوں نے کہا نہیں' فرمایا "تم اللہ کو بھی اسی طرح ظاہراً بغیر رکاوٹ کے دیکھو گے" اور اس روایت میں ہے "جب اللہ اہل جہنم میں سے جس پر رحم کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکالو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا پس وہ ان کو نکالیں گے اور ان کو سجدوں کے نشانات سے پہچانیں گے۔ اور اللہ نے سجدوں کے نشانات کو جہنم پر حرام کر دیا ہے (ان کو آگ نہیں لگے گی) پس وہ آگ سے نکلیں گے۔ ابن آدم کے سارے بدن کو جہنم کی آگ کھائے گی سوائے سجدوں کے نشانات کے پس جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو جل کر کوئلہ ہو چکے ہونگے۔ پس ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ ایسے جلدی

قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔۔وَ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ))

اگیں گے (یعنی زندہ ہونگے) جیسے سیلاب کے بہاؤ میں گھاس اور دوسری چیزیں جلد اگ آتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ جات سے فارغ ہونگے۔ اور جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدمی رہ جائے گا اور وہ جہنم والوں سے سب سے آخری آدمی ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔"

تخريج: [صحيح البخاري۔ كتاب الأذان، باب فضل السجود۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب معرفة طريق الرؤية]

كَثْرَةُ السُّجُوْدِ سَبَبٌ لِنَيْلِ الْمُرَادِ

کثرتِ سجود مراد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں

(۲۰۰) حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبِ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ ((سَلْ)) فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: ((أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ: ((فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))

۲۰۰۔ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں تھا پس میں آپ کے وضوء و حاجت وغیرہ کے لیے پانی لایا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: "مانگ" میں نے کہا میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اس کے علاوہ کوئی چیز مانگ؟" تو میں نے کہا کہ یہی چیز چاہیے تو آپ نے فرمایا: "تم اپنے متعلق کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو یعنی نوافل زیادہ ادا کیا کرو۔"

تخريج: [صحيح مسلم۔ كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه۔ ۴۸۹]

(۲۰۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))

۲۰۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس تم (اس حالت میں) کثرت سے دعا کرو۔"

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود]

(۲۰۲) عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْخَادِمِ ((أَلَكَ حَاجَةٌ)) قَالَ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۲۰۲۔ زیاد بن ابی زیاد بنی مخزوم کے غلام نبی ﷺ کے ایک خادم (مرد یا عورت) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے خادم سے کہا کرتے تھے "کیا تیری کوئی ضرورت ہے؟"۔ حتیٰ کہ جب ایک دن اس کو کہا تو اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک ضرورت ہے۔ آپ نے پوچھا "تیری کیا ضرورت ہے؟" اس

حَاجَتِیْ۔ قَالَ ((وَمَا حَاجَتُكَ؟)) قَالَ حَاجَتِیْ أَنْ تُشَفِّعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ: ((وَ مَنْ دَلَّكَ عَلٰی هٰذَا)) قَالَ: رَبِّیْ قَالَ: ((فَأَعِنِّیْ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))

نے کہا میری ضرورت یہ ہے کہ آپ قیامت کے دن میری سفارش کریں۔ آپ نے فرمایا ''تجھے یہ کس نے بتایا؟'' اس نے کہا میرے رب نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر کثرت سجود سے میری مدد فرما۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۵۰۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ ((سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ))

سجدۂ تلاوت کی فضیلت

(۲۰۳) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْكِیْ یَقُوْلُ یَاوَیْلَهُ)) وَ فِیْ رِوَایَةِ أَبِیْ كُرَیْبٍ ((یَا وَیْلِیْ)) ((أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ أُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ))

۲۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب آدم کا بیٹا سجدہ والی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان علیحدہ ہو کر روتا ہے کہ ہائے افسوس! آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا جب کہ مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنم کا مستحق ہو گیا۔''

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الإیمان۔ باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلاۃ۔ ۸۱۲]

فَضْلُ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کی فضیلت

(۲۰٤) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهِ فَلَمْ یَدْرِ كَمْ صَلّٰی ؟ ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَ لْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ۔ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ أَنْ یُّسَلِّمَ۔ فَإِنْ كَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلّٰی إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ))

۲۰۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو کہ اس نے کتنی پڑھی ہے؟ تین رکعت یا چار۔ تو وہ شک دور کرے اور جتنی رکعت کا یقین ہے اتنی شمار کرے پھر سلام سے قبل دو سجدے کرے۔ اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے (قائم مقام ایک رکعت کے ہو کر) اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے۔ اگر اس نے چار رکعت پوری پڑھی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت و رسوائی کا سبب بن جائیں گے۔''

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب السهو فی الصلاۃ والسجود له]

تشریح: نماز پڑھتے ہوئے اگر رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک پڑ جائے تو یقینی بات کا اعتبار کر کے مثلاً تین اور چار کے درمیان شک ہو تو تین رکعت تو یقینی ہو گئیں اب ایک رکعت اور پڑھ کر دو سجدۂ سہو کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو یہ دو سجدے قائم مقام ایک رکعت کے ہو جائیں گے اور اس کی نماز چار رکعت پوری ہو کر دو رکعت نفل نماز بن جائیں گی اور اگر اس نے نماز چار رکعت مکمل ادا کی ہو گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث بن جائیں گے کیونکہ اس نے تو نماز خراب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے بندہ کو توفیق دے کر شیطان کی کوشش ضائع کر دی۔

فَضْلُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ ((صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ)) لِلّٰهِ

اللہ کے لیے قیامِ رمضان یعنی تراویح پڑھنے کی فضیلت

(٢٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۲۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح]

فَضْلُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَنْ وَافَقَهَا

لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت

(٢٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۲۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرے گا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب صلاة التراويح و كتاب الصوم، باب من صام رمضان إيمانا واحتسابا۔ صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح]

تشریح: لیلۃ القدر (شب قدر) کی بہت فضیلت ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ قدر اس کی فضیلت میں نازل ہوئی۔ اور اس ایک رات کی عبادت' ہزار مہینے (۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ سال بھر میں پیش آمدہ امور (موت، پیدائش، رزق، مصائب، وغیرہ) تمام معاملات لوح محفوظ سے فرشتوں کے سپرد کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی۔ یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس سے حکم ہو کر۔“ (الدخان: ۲۔۴)۔

اور فرمایا ”اس (لیلۃ القدر) میں ہر کام سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اترتے

ہیں۔" (القدر: ۴) لہٰذا اس رات کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے نوافل کی کثرت توبہ و استغفار اور دعا و مناجات میں مشغول رہنا چاہیے۔

پندرہ شعبان کی رات کو فیصلوں والی رات قرار دینا بے سند اور بے اصل ہے۔

فَضْلُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الْإِمَامِ ((يَعْنِي فِي الْجَمَاعَةِ))

باجماعت قیامِ رمضان کی فضیلت

(۲۰۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا رَمَضَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَّ عِشْرِيْنَ السَّابِعَةُ مِمَّا يَبْقٰى صَلّٰى بِنَا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ لَمْ يُصَلِّ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ سِتٍّ وَّ عِشْرِيْنَ الْخَامِسَةُ مِمَّا يَبْقٰى صَلّٰى بِنَا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّذْهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَتِهٖ)) فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ لَمْ يُصَلِّ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ ثَمَانٍ وَّ عِشْرِيْنَ جَمَعَ أَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ لَمْ يُصَلِّ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ وَالْفَلَاحُ السُّحُوْرُ

۲۰۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمیں اس مہینہ کا قیام نہیں کرایا یہاں تک کہ جب چوبیسویں رات ہوئی جو کہ بقیہ راتوں میں سے ساتویں رات ہے تو آپ نے ہمیں رات کے تیسرے حصہ تک قیام کروایا۔ پھر پچیسویں رات آپ نے نماز نہیں پڑھائی۔ پھر چھبیسویں رات آدھی رات تک نماز پڑھائی جو کہ بقیہ راتوں میں سے پانچویں رات ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ہم کو بقیہ رات بھی نوافل پڑھائیں۔ تو آپ نے فرمایا: "جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جاتا ہے تو اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر ستائیسویں رات آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ پھر جب اٹھائیسویں رات ہوئی اپنے اہل، عورتوں اور لوگوں کو جمع کیا۔ آپ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سحری بھی نہیں کھا سکیں گے۔ پھر (ابوذر نے) کہا میرے بھتیجے! آپ نے باقی مہینہ بھر ہمیں کوئی (نفل) نماز نہ پڑھائی۔ راوی نے بیان کیا کہ فلاح سے مراد سحری ہے۔

تخریج: [سنن أبي داؤد۔ كتاب تفريع أبواب شهر رمضان۔ باب في قيام شهر رمضان۔ جامع الترمذي۔ أبواب الصوم عن رسول الله ﷺ۔ باب ما جاء في قيام شهر رمضان۔ مسند أحمد ۵/ ۱۵۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: قیام رمضان ایک ثابت اور مؤکد عمل ہے اور اس کا بڑا اجر وثواب ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے قول اور عمل دونوں سے ثابت ہے۔ آپ نے ایک دفعہ رمضان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تین رات قیام کرایا یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھائی چوتھی رات فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس لیے خواہش کے باوجود آپ نے یہ نماز نہیں پڑھائی۔ صحیح احادیث کی رو سے آپ نے تین رات آٹھ رکعات اور تین وتر کل گیارہ رکعت نماز پڑھائی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور میں انہی گیارہ رکعات کا اہتمام فرمایا۔ جب ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ لوگوں کو آٹھ رکعت اور تین وتر نماز پڑھائیں (مؤطا إمام مالك۔ كتاب الصلاة في رمضان۔ باب ما جاء في قيام رمضان) رسول اللہ ﷺ اور چاروں خلفاء میں سے کسی سے بھی بیس تراویح کا حکم یا عمل صحیح روایات کے مطابق ثابت نہیں لہٰذا رمضان المبارک کی راتوں میں مسنون قیام آٹھ رکعت اور تین وتر یعنی کل گیارہ رکعت ہے۔ باقی یہ کہنا بھی غلط ہے کہ چونکہ آپ نے صرف تین دن پڑھائیں تو تین دن سے زیادہ قیام بدعت ہے کیونکہ نفس عمل یعنی قیام رمضان آپ سے عشاء کے بعد باجماعت ثابت ہے۔ تین دن سے زیادہ اس لیے نہیں کرایا کہ کہیں فرض نہ ہو جائے البتہ آپ کی خواہش تھی کہ یہ عمل جاری رہے۔ جس کا اہتمام دورِ فاروق میں ہو گیا۔ ایسے عمل کو بدعت نہیں کہا جا سکتا تاہم اگر کوئی شخص انفرادی طور پر رات کے آخری حصہ میں اس کا اہتمام کرے تو یہ بھی درست ہے۔

فَضْلُ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْبُيُوْتِ

(۲۰۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيْرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوْا لَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَأَبْطَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمْ۔ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ۔ فَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ وَ حَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَازَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ۔ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ))

نفلی نماز گھروں میں پڑھنے کی فضیلت

۲۰۸۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور اس میں نماز پڑھتے۔ لوگ بھی آپ کے تتبع میں آئے اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے وہ ایک رات پھر آئے تو نماز پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ تشریف نہ لائے۔ پس ان کی آوازیں بلند ہوئیں اور دروازے پر دستک دینے لگے تو رسول اللہ ﷺ غصہ سے نکلے اور فرمایا ”تمہاری اس حالت سے مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی۔ (اگر فرض کر دی گئی تو تم ادا نہیں کر سکو گے) پس تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو' کیونکہ آدمی کا نفل نماز اپنے گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد]

(۲۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا))

۲۰۹۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی مسجد میں نماز ادا کرے تو وہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر میں ادا کرے۔ کیونکہ اللہ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت فرمائے گا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ......]

(۲۱۰) عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

۲۱۰۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ ہو ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ و جوازھا فی المسجد]

تشریح: یعنی جس گھر میں نماز وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے تو وہ گھر زندوں کا گھر ہے اور جہاں نماز وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا جاتا تو وہ گھر مردوں کا گھر ہے۔

هَلْ تَفْضُلُ صَلَاةُ النَّافِلَةِ فِي الْبَيْتِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ

کیا نفلی نماز گھر میں پڑھنا مسجد نبوی میں پڑھنے سے بھی افضل ہے؟

(۲۱۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ))

۲۱۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الرجل التطوع فی بیتہ۔ ۱۰۴۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ النَّوَافِلِ مِنْ صَلَاةٍ وَّزَكَاةٍ وَّ غَيْرِهَا

نفلی نماز وصدقات وغیرہ کی فضیلت

(۲۱۲) عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ

۲۱۲۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وُجِدَ صَلَاتُهُ كَامِلَةً كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةً وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَةِ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوْا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ الْأَعْمَالُ عَلٰى حَسْبِ ذٰلِكَ))

قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادٍ. قِيْلَ لِأَبِيْ مُحَمَّدٍ صَحَّ هٰذَا قَالَ إِيْ

"سب سے پہلے آدمی سے نماز کا حساب لیا جائے گا' اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو وہ اس کے لیے پوری لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کی کوئی نفلی نماز موجود ہے۔ اس سے اس کی نمازوں کی کمی کو پورا کر دو۔ پھر زکوۃ اور پھر اسی طرح دوسرے اعمال (یعنی ہر فرض عمل کی کمی کو اس کے نفلی عمل سے پورا کیا جائے گا)"

ابو محمد بیان کرتے ہیں میں نہیں جانتا کہ حماد کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع روایت کیا ہو۔ ابو محمد سے کہا گیا یہ صحیح ہے؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

تخریج: [مسند دارمی۔ ۱/ ۳۱۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٢١٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ

۲۱۳۔ یحییٰ بن یعمر نے نبی ﷺ کے صحابی سے تمیم داری کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

تخریج: [مسند أحمد ۵/ ۷۲ (روایت صحیح ہے۔)]

(٢١٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: (إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ))

۲۱۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے فرمایا: جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ جن جن عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا ہے' ان میں کوئی عبادت مجھے اس عبادت سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور

اگر وہ مجھ سے پناہ پکڑے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں نے کبھی اپنے کسی فعل میں تردد نہیں کیا جو میں نے کرنا ہوتا ہے سوائے مومن کی جان قبض کرنے سے۔ کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں بھی ناپسند کرتا ہوں کہ ایسا کام کروں جس کو وہ نہیں چاہتا۔"

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب التواضع۔ ۶۵۰۲]

تشریح: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی یعنی نیک آدمی کی علامت ونشانی بیان کی ہے کہ وہ نیکی کی راہ پر چلتے چلتے یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام اعضاء کو مکمل طور پر میرے سپرد کر دیتا ہے کسی چیز کو دیکھنے سے پہلے سوچتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ کسی بات کو سننے سے پہلے سوچتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے؟۔ الغرض اسی طرح تمام اعضاء و جوارح کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا پابند بنا دیتا ہے۔ لہٰذا اہل وحدۃ الوجود کا اس حدیث سے اپنے باطل عقیدہ ونظریہ پر استدلال کرنا غلط ہے۔ کیونکہ مخلوق جہاں تک بھی پہنچ جائے اللہ تعالیٰ کا جزء اور حصہ نہیں ہوسکتی۔

جیسا کہ سورۂ اخلاص اور دوسری قرآنی آیات اور احادیث اس پر شاہد ودالّ ہیں۔

فَضْلُ التَّشَهُّدِ

(۲۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔ فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ))

وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ ((كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ))

تشہد کی فضیلت

۲۱۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ پس آپ کہتے تھے "سب درود وظیفے اللہ کے لیے ہیں اور سب عجز ونیاز اور سب صدقات وخیرات بھی۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی۔ اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ "جیسے ہمیں قرآن سکھاتے تھے۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب التشہد فی الصلاۃ۔ ۴۰۳]

فَضْلُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ فِي التَّشَهُّدِ

(۲۱۶) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَ أَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ))

تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کی فضیلت

۲۱۶۔ نافع بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (تشہد) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے اور اس پر اپنی نظر رکھتے تھے پھر کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے یعنی شہادت کی انگلی''۔

تخريج: [مسند أحمد: ۲/ ۱۱۹۔ (روایت حسن ہے۔ انشاء اللہ)]

فَضْلُ قَوْلِ الْمُصَلِّيْ فِي التَّشَهُّدِ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا' وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ))

تشہد میں نمازی کے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' کہنے کی فضیلت

(۲۱۷) عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))

۲۱۷۔ شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم کہتے تھے سلام ہو جبریل پر، میکائیل پر، فلاں پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو' رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا ''بے شک اللہ ہی سلام ہے پس جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ کہے 'سب درود وظیفے اللہ کے لیے ہیں سب عجز ونیاز اور سب صدقے خیرات بھی۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' پس بے شک جب تم اس کو کہو گے تو وہ دعا زمین وآسمان میں اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی ''میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب الأذان، باب التشهد في الآخرة۔ ۸۳۱]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ وَ كَيْفِيَّتُهَا

(٢١٨) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ))

تشہد میں نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور اس کی کیفیت کا بیان

۲۱۸۔ حکم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں کوئی ہدیہ نہ دوں؟ بے شک نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پس ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آپ پر سلام کہنے کی کیفیت تو معلوم ہے تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے پڑھیں؟ تو آپ نے فرمایا ''تم کہو: ''الٰہی ! رحم و کرم فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح کہ آپ نے رحم وکرم فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم کی آل پر۔ بے شک آپ ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح آپ نے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک آپ ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے۔''

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ ٦٣٥٧]

فَضْلُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَ قَبْلَ السَّلَامِ

(٢١٩) عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: ((كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ))

تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے دعا پڑھنے کی فضیلت

۲۱۹۔ ابو صالح ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے ایک آدمی سے کہا ''آپ نماز میں کیسے (دعا) کہتے ہیں؟'' اس نے کہا کہ میں تشہد پڑھتا ہوں تو کہتا ہوں اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے آپ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ البتہ میں آپ کی اور معاذ کی گنگناہٹ اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (یعنی آپ کیا پڑھتے ہیں مجھے پتہ نہیں) آپ نے فرمایا ''ہم بھی قریب قریب یہی کہتے ہیں۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاۃ۔ باب تخفیف الصلاۃ ۷۹۲]

(۲۲۰) عَنْ أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ۔ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا، وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ))

۲۲۰۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ نے فرمایا ''کہو۔ الٰہی! میں نے ظلم کیے اپنی جان پر ظلم بہت۔ اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ تو مجھے اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام۔ ۸۳۴]

(۲۲۱) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِیْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ: فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ۔ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ))

۲۲۱۔ محمد بن ابی عائشہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ پکڑے۔ جہنم اور قبر کے عذاب سے' زندگی و موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب مایستعاذ منه فی الصلاۃ]

فَضْلُ الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ ((بَعْدَ التَّسْلِیْمِ))

فرض نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

(۲۲۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ: (وَهٰذَا حَدِیْثُ قُتَیْبَةَ) أَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِیْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ۔ فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ، وَ یَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَ یَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَ یُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَیْئًا

۲۲۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور یہ حدیث قتیبہ کی ہے) فقراء، مہاجرین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا بلند درجات اور دائمی نعمتوں کے مستحق تو مالدار لوگ ہو گئے آپ نے فرمایا ''وہ کیسے؟'' انہوں نے عرض کیا: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں' ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں جب کہ ہم صدقہ نہیں کرتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں' جب کہ ہم غلام آزاد نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جس کے ذریعے سے تم اپنے سے

تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ تَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((تُسَبِّحُوْنَ وَ تُكَبِّرُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً))

پہلے والے لوگوں کو پالو اور اپنے بعد آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ؟ اور پھر تم سے زیادہ افضل کوئی نہ ہو مگر وہی شخص جو تمہاری ہی طرح کرے۔" انہوں نے عرض کیا' کیوں نہیں' اللہ کے رسول ﷺ! ایسا عمل ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "تم ہر نماز کے بعد ۳۳۔۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔"

قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ))

ابوصالح (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمارے مال دار بھائیوں نے یہ وظیفہ سن لیا ہے جس پر ہم نے عمل شروع کیا تھا پس انہوں نے بھی اسی طرح عمل کر لیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ اللہ کا فضل ہے' وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔"

وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ((تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ ......))

اور اسی حدیث میں یہ الفاظ ہیں "اللہ کی تسبیح تینتیس مرتبہ' اللہ کی حمد تینتیس مرتبہ اور اللہ کی بڑائی تینتیس مرتبہ کر۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان باب الذکر بعد الصلاۃ ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ]

(۲۲۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ نَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ نُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ)) قَالَ: فَرَاٰى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تُكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ' قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ:

۲۲۳۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد ۳۳۔۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور الحمدللہ کہیں اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔" پس ایک انصاری کو خواب آیا کہ کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ نے ۳۳۔۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ انصاری نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا تم تینوں کلمات اور لا الہ الا اللہ پچیس پچیس مرتبہ پڑھو۔ انصاری نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو آپ نے فرمایا "ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔"

((اِفْعَلُوْا))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات، باب منه (فی فضل التسبیح والتحمید والتکبیر فی دبر الصلوات وعند النوم) ۳۴۱۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۲۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ۔ وَحَمِدَاللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

۲۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سبحان الله'' ۳۳ مرتبہ ''الحمدلله'' اور ۳۳ مرتبہ ''الله اکبر'' کہتا ہے یہ ننانوے مرتبہ ہو گیا پھر سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے پڑھتا ہے۔ ''لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور وہی لائق حمد و ثناء ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة]

مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ

نماز کے بعد کے ایسے کلمات جن کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا

(۲۲۵) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ (اَوْ فَاعِلُهُنَّ) دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَ ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً))

۲۲۵۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''ہر فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں کہ ان کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ تینتیس مرتبہ ''سبحان الله'' اور تینتیس مرتبہ ''الحمدلله'' اور چونتیس مرتبہ ''الله اکبر'' کہنا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة]

فَضْلُ التَّسْبِيْحِ بِعَشْرٍ وَّ كَذَا التَّحْمِيْدُ وَالتَّكْبِيْرُ دُبُرَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت

(۲۲۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ

۲۲۶۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ

ﷺ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ وَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ، يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَ يَحْمَدُ عَشْرًا، وَ يُكَبِّرُ عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّ خَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَ يَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِينَ، وَ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِينَ، فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟ قَالَ ((يَأْتِي أَحَدَكُمْ))۔ يَعْنِي الشَّيْطَانَ۔ ((فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَ يَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا))۔

نے فرمایا ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا' وہ آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر کہے۔ تو یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ اور دوسری یہ کہ سوتے وقت تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمدللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو ہیں لیکن میزان میں ایک ہزار ہیں'' صحابی کہتے ہیں کہ البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ انہیں اپنے ہاتھ پر شمار کرتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے آسان ہیں جبکہ اس پر عمل کرنے والے قلیل ہیں؟ آپ نے فرمایا ''تم میں سے کسی ایک کے پاس سوتے وقت شیطان آتا ہے اور یہ تسبیحات پڑھنے سے پہلے اس کو سلا دیتا ہے۔ اور نماز کے وقت اس کے پاس آتا ہے تو ان تسبیحات پڑھنے سے پہلے اس کو کوئی کام یاد دلا دیتا ہے اور وہ نماز کے بعد کی تسبیحات نہیں کر پاتا۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم۔ ٥٠٦٥۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر رحیم و شفیق ہے کہ بظاہر معمولی اعمال اور وظائف پر بہت زیادہ اجر و ثواب رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو افعال خیر میں سبقت حاصل کرنے کی توفیق دے (آمین)۔

فَضْلُ عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی فضیلت

(٢٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ

وَ فِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: ((زَادَ بِيَمِينِهِ))

٢٢٧۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو تسبیح کرتے ہوئے دیکھا۔

اور ابو داؤد کی روایت میں زائد بات یہ ہے کہ ''دائیں ہاتھ سے تسبیح کرتے ہوئے دیکھا۔''

تخریج: [جامع الترمذي۔ كتاب الدعوات، باب ماجاء في عقد التسبيح باليد۔ ٣٤٨٦۔ وسنن أبي داؤد، كتاب الوتر، باب التسبيح بالحصى (روایت صحیح ہے۔)]

(۲۲۸) عَنْ يُسَيْرَةَ اَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَ أَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ۔

۲۲۸۔ یسیرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ تکبیر و تقدیس اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کا خیال رکھیں یعنی پڑھتی رہیں اور انگلیوں پر پڑھیں کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو بولنے کے لیے کہا جائے گا۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی ۱۵۰۱ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے) (اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن غریب اور امام نووی نے کتاب الأذکار میں اور ابن حجر نے حسن قرار دیا ہے اور حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے ہانی بن عثمان اور حمیضہ بنت یاسر ان دونوں کو ذہبی اور نووی وغیرھما نے ثقہ قرار دیا ہے اور ان کی حدیث حسن درجہ سے کم نہیں ہے]

تشریح: تمام اذکار و تسبیحات دائیں ہاتھ پر کرنی چاہئیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے جیسا کہ باب میں مذکور حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے واضح اور عیاں ہے۔ لہٰذا دانوں وغیرہ کی تسبیحوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام اعمال و اذکار مسنون انداز اور مسنون طریقہ سے ادا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

کیونکہ اعمال کی قبولیت کے لیے اخلاص کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسول اور اتباعِ سنت شرط ہے۔ (وباللہ التوفیق)

فَضْلُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ غَيْرِهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد دنیا وغیرہ کے فتنوں سے پناہ مانگنے کی فضیلت

(۲۲۹) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ))

۲۲۹۔ مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ ہمیں یہ کلمات ایسے سکھاتے تھے جیسے کتابت سکھی جاتی تھی۔ ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر (بڑھاپے وغیرہ) سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دنیا اور عذابِ قبر سے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ۔

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو یہ کلمات ایسے سکھاتے تھے جیسے بچوں کو استاد کتابت سکھاتا ہے۔ اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الدنیا۔ ۶۳۹۰ و صحیح البخاری۔ کتاب الجهاد والسیر۔ باب ما یتعوذ من الجبن]

فَضْلُ ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ)) بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد ''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ'' پڑھنے کی فضیلت

(۲۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ)) فَقَالَ: ((أُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَاتَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ)) وَ أَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَ أَوْصٰى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

۲۳۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دو دفعہ فرمایا ''معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں'' پھر فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرنا اسے ضرور پڑھنا 'اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے اور اپنی اچھے انداز سے عبادت ادا کرنے میں میری مدد فرما۔'' معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد الصنابحی کو یہی وصیت کی اور انہوں نے اپنے شاگرد ابوعبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار۔ ۱۵۲۲۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے بعد قرآن کی آخری دو سورتیں پڑھنے کی فضیلت

(۲۳۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ((أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ))

۲۳۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار۔ ۱۵۲۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

باب نمبر 4
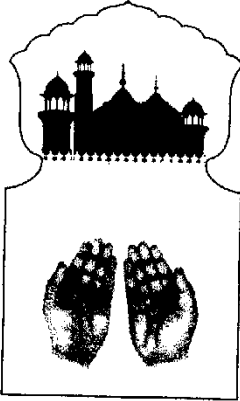
صفحہ نمبر 195 تا 269

كِتَابُ الْجَنَائِزِ
جنازے کا بیان

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا مِنْ مَّرَضٍ وَ طِبٍّ وَرُقًى وَغَيْرِهِ

فَضْلُ سُؤَالِ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

جنازہ اور اس سے پہلے پیش آمدہ امور بیماری، علاج، دم وغیرہ کے مسائل

عفو و عافیت مانگنے کی فضیلت

(۲۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ))

وَ فِي الرِّوَايَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ أَقُوْلُ حِيْنَ أَسْأَلُ رَبِّيْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) وَ يَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ۔ ((فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتَكَ))

۲۳۲۔ ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے پھر اس کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم فرماتے۔ ''اے اللہ! مجھے معاف کر دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت دے' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما''۔

اور اس کے بعد والی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے رب سے کیسے مانگوں؟ تو آپ نے فرمایا کہو ''اے اللہ! مجھے معاف فرما' مجھ پر رحم فرما' مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق دے اور آپ نے اپنے ہاتھ کی چار انگلیوں سے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا ''یہ (چار) کلمات تیرے لیے دنیا و آخرت (کی بھلائی) جمع کر دیں گے۔''

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل و التسبيح والدعاء۔ ۲۶۹۷]

(۲۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَمِّهِ: ((أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ))

۲۳۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کو فرمایا ''عافیت کی دعا کثرت سے کیا کرو۔''

تخریج: [المستدرك للحاكم: ۱/ ۵۲۹ ۔ روایت صحیح ہے۔)]

(۲۳٤) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَدْعُوْ قَالَ: ((تَقُوْلِيْنَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ))

۲۳۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا ''تم کہو: 'اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے' معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرما دے۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية۔ ۳۸۵۔ (یہ روایت منقطع ہے۔ عبداللہ بن بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع ہے۔)]

فَضْلُ التَّوَادُدِ وَالتَّزَاوُرِ وَالْمُشَارَكَةِ فِي الْأَلَمِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

مومنوں کی باہمی محبت وملاقات اور دکھ درد میں مشارکت کی فضیلت

(۲۳۵) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَ تَوَادِّهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى))

۲۳۵۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومنوں کی باہم رحم کرنے اور محبت وشفقت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ جب اس کا ایک عضو بیمار یا تکلیف میں ہو تو اس کی وجہ سے تمام جسم بیدار اور بخار کی کیفیت سے دو چار رہتا ہے۔“

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ))

اور مسلم کے اندر مذکورہ روایت اس طرح ہے مومنوں کی محبت اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور باہمی شفقت کی مثال (ایک جسم کی مانند ہے)“

وَ فِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ أَيضاً: ((اَلْمُؤْمِنُونَ فِي تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ))

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے ”تمام مومن باہم محبت کرنے، رحم کرنے اور ہمدردی کرنے والے ہیں۔“

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ أَيضاً: ((اَلْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ))

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ”تمام مومن ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کا سارا جسم بخار اور بیداری کی کیفیت سے دوچار رہتا ہے۔“

تخریج: [صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم ۶۰۱۱۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب تراحم المومنين وتعاطفهم]

فَضْلُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت کی فضیلت

(۲۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا))

۲۳۶۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا کسی دینی بھائی کی ملاقات کی تو ایک منادی کرنے والا اس کو ندا دیتا ہے کہ تو اچھا ہو گیا اور تیرا چلنا اچھا ہو گیا ہے اور تو نے اپنی جگہ جنت میں بنالی ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في زيارة الإخوان۔ ۲۰۰۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۲۳۷) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ: ((جَنَاهَا))۔

۲۳۷۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے تازہ پھلوں کو چننے میں مصروف ہوتا ہے'' آپ سے پوچھا گیا اللہ کے رسول ﷺ! ''خُرْفَةُ الْجَنَّةِ'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''اس کے تازہ پھل چننا۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب البر والصلة، باب فضل عيادة المريض]

(۲۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ فَإِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِيْهَا))

۲۳۸۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک اللہ کی رحمت میں رہتا ہے۔ پس جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس (اللہ تعالیٰ کی رحمت) میں ڈوب جاتا ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۰۴ ۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: ان احادیث میں مریض کی عیادت اور بیمار پرسی کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور رحمت میں ڈوبنے کا مطلب ہے کہ عیادت کرنے والا جب تک مریض کی دلجوئی کے لیے اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت کی آغوش میں ہوتا ہے۔

(۲۳۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ

۲۳۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی' انسان کہے گا میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا' تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ (یعنی میری رضا تجھے حاصل ہو جاتی) ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا' لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا وہ کہے گا میرے رب! میں تجھے کس طرح کھانا کھلاتا؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ فرمائے گا' کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا' پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے علم نہیں تھا

اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ))

کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا؟ 'آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا' تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا وہ کہے گا' میرے رب! میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟ تُو تو تمام جہانوں کا رب ہے اللہ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا' مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تو نے نہیں جانا کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب البر والصلة، باب فضل عيادة المريض]

تشریح: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنا اوران کی ضروریات کا خیال رکھنا اور اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے اور وہ اس کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ اس میں اہلِ حاجات کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

مَا يَقُوْلُ مَنْ رَّاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ

تکلیف میں مبتلا کو دیکھ کر کیا کہے

(٢٤٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا رَاٰى أَحَدُكُمْ أَحَدًا فِيْ بَلَاءٍ' فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ' وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا ' فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ كَانَ شَكَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ))

۲۴۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی کسی کو بیماری میں مبتلا دیکھے تو یہ دعاء پڑھے۔ 'تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' جس نے مجھے اس بیماری سے' جس میں آپ کو مبتلا کیا عافیت دی اور مجھے بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی' پس جب وہ یہ کہے گا تو اس نے اس نعمت (صحت) کا شکر ادا کیا۔''

تخریج: [كشف الأستار (زوائد البزار): ۴/ ۳۱۱۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: صحت و تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ صحت و تندرستی لوگوں کے سر پر ایسا تاج ہے جو صرف بیمار لوگوں کو نظر آتا ہے۔ اس لیے بیمار لوگوں کو دیکھ کر نعمت صحت کی قدر اور زیادہ ہو جاتی ہے لہٰذا اس وقت دعا کے ذریعے سے اللہ کی حمد و شکر کرے' لیکن بیمار کو سنا کر نہیں تا کہ اس کی دل شکنی نہ ہو۔

فَضْلُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيْضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

مزاج پرسی کے وقت مریض کے لیے دعا کی فضیلت

(٢٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ الْمَرِيْضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ' ثُمَّ قَالَ ـ سَبْعَ مَرَّاتٍ ـ ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ

۲۴۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ کہتے۔ ''میں عرشِ عظیم کے رب اللہ عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ

رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ)) فَإِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ عُوْفِيَ مِنْ وَّجَعِهِ۔

تجھے شفا دے۔'' اگر اس کی زندگی باقی ہوتی تو اس کو اس تکلیف سے عافیت مل جاتی۔

تخریج: [الأدب المفرد: ٥٣٦ ۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْأَمْرَاضِ وَالْمَصَائِبِ لِلْمُؤْمِنِ وَالَّذِي يَصْبِرُ وَ يَرْضَى

مومن کے لیے امراض و مصائب پر صبر کرنے اور راضی ہونے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّبْرِ

اور بیماری کے وقت صبر کی فضیلت

((وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ○ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾[البقرة:١٥٥-١٥٧]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

قَالَ عُمَرُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَ نِعْمَتِ الْعَلَاوَةُ لِلصَّابِرِيْنَ۔ يَعْنِي بِالْعِدْلَيْنِ الصَّلَاةَ وَالرَّحْمَةَ وَ بِالْعَلَاوَةِ الْهُدٰى أُنْظُرْ تَفْسِيرَ الْقُرْطُبِيِّ

عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا دو اچھے بدلے ہیں، اور ایک اچھی چیز زائد ہے صبر کرنے والوں کے لیے یعنی دو اچھے بدلے ''الصلوٰۃ'' اور الرحمۃ'' ہیں اور زائد چیز سے مراد ہدایت ہے۔ (تفسیر قرطبی)

ضَمَانُ النَّصْرِ وَالْمَدَدِ لِلصَّابِرِيْنَ

صبر کرنے والوں کے لیے نصرت و مدد کی ضمانت

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿بَلٰى إِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ [آل عمران: ١٢٥- ١٢٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیوں نہیں اگر تم صبر و پرہیزگاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آ جائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا' جو نشان زدہ ہوں گے اور یہ تو محض تمہارے دل کی خوشی اور اطمینان قلب کے لیے ہے ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔''

اَلْحِفْظُ مِنْ كَيْدِ الْأَعْدَاءِ

دشمنوں کے مکر وفریب سے حفاظت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ [آل عمران: ١٢٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو ان کا مکر و فریب تمہیں کچھ نقصان نہیں دے گا۔''

بِالصَّبْرِ وَالْيَقِيْنِ تَنَالُ الْإِمَامَةُ

صبر و یقین سے امامت حاصل ہوتی ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِآيَاتِنَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [السجدة: ٢٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم نے ان میں سے، چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا تھا ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔''

أَجْرُ الصَّابِرِيْنَ بِغَيْرِ مِيْزَانٍ وَلَا مِكْيَالٍ

صبر کرنے والوں کا ناپ تول کے بغیر اجر و ثواب

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ١٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جائے گا۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٤٦]

اور فرمایا: ''اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

وَقَالَ: ﴿وَاصْبِرُوْا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾ [الأنفال: ٤٦]

اور فرمایا: ''اور صبر کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

فَوْزُهُمْ بِالْجَنَّةِ وَالْفَلَاحِ وَ سَلَامِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمْ

صبر کرنے والوں کے لیے جنت کی کامیابی اور فرشتوں کے سلام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا﴾ [الفرقان: ٧٥]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہی وہ لوگ ہیں، جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعاء سلام پہنچایا جائے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ﴾ [المؤمنون: ١١١]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے آج انہیں ان کے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس

مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۳-۲۴]

آئیں گے کہیں گے سلامتی ہو صبر کے بدلے۔ اس دارِ آخرت کا کیا ہی بدلہ ہے۔"

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ. الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ(العنكبوت: ۵۸-۵۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [آل عمران: ۲۰۰]

اور فرمایا: "اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو۔ تاکہ تم مراد کو پہنچو۔"

يُضَاعَفُ الْأَجْرُ لِلصَّابِرِينَ

صبر کرنے والوں کے لیے دگنا اجر وثواب ہے

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ: ﴿أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا﴾ [القصص: ۵۴]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔"

اَلصَّبْرُ مَعَ الْمَغْفِرَةِ

صبر مغفرت (درگزر کرنے) کے ساتھ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [الشورى: ۴۳]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔"

تنبیہ: مذکورہ آیات میں صبر کی تلقین اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ﴾ (الرعد ۲۲) "اور وہ اپنے رب کی رضامندی کے لیے صبر کرتے ہیں۔" اور صبر کے بارہ میں آیات بکثرت ہیں۔

أَمَّا الْأَحَادِيثُ فِي فَضْلِ الصَّبْرِ فَكَثِيرَةٌ أَيْضًا مِنْهَا

صبر کی فضیلت میں احادیث بھی بہت زیادہ ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں

(۲۴۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ

۲۴۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا تو آپ نے انہیں دے دیا انہوں نے پھر سوال کیا، آپ نے انہیں پھر دیا۔ آپ سے انہوں

فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((مَايَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَ مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))

نے پھر سوال کیا تو آپ نے انہیں دے دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "میرے پاس جو کچھ بھی آتا ہے میں وہ تم سے بچا کر نہیں رکھتا۔ اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اس کو لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔"

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسئلة ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ، باب فضل التعفف والصبر]

اَلصَّبْرُ ضِيَآءٌ

صبر روشنی ہے

(۲۴۳) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا))

۲۴۳۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "طہارت (پاکیزگی) نصف ایمان ہے۔ (یعنی اجر و ثواب میں آدھے ایمان کے برابر ہے) اور الحمدللہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ اور سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان خالی جگہ کو بھر دیتا ہے۔ نماز روشنی ہے اور صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تیرے لیے دلیل ہے۔ یا تیرے خلاف دلیل ہے۔ ہر ایک روزانہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے۔ پس وہ اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء]

أَمَّا فَضْلُ الْمَرَضِ وَالْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ وَ غَيْرِهِمْ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِمْ اَلْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

مرض و آزمائش اور مصیبت وغیرہ پر صبر کرنے کی فضیلت اور مومن کے ہر حال میں خیر و بھلائی ہے

(۲۴۴) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۴۴۔ صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ﷺ: ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ۔ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ۔ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ۔ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ۔ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ))

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کے ہر کام میں اس کے لیے خیر و بھلائی ہے اور یہ چیز صرف مومن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو خوشحالی نصیب ہو تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ (صبر) اس کے لیے بہتر ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزھد، باب المومن أمره كله خير]

اَلْبَلَاءُ عَلٰى حَسْبِ الْمَنْزِلَةِ

آزمائش مقام و مرتبہ کے مطابق ہوتی ہے

(٢٤٥) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً ؟ قَالَ: ((اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ اُبْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهِ' فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ))

۲۴۵۔ مصعب بن سعد' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں سے سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا ''سب سے سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر ان سے کم درجہ والوں کی پھر ان سے کم درجہ والوں کی۔ پس آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر وہ دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوگی۔ اگر دین میں کمزور ہے تو اس کی دینی حالت کے مطابق آزمائش ہوگی۔ آدمی ہمیشہ آزمائش سے دوچار رہتا ہے۔ حتیٰ کہ آزمائش اس کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ سنن ابن ماجه۔ أبواب الفتن۔ باب الصبر علی البلاء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٢٤٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا اَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ ((اِنَّا كَذٰلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ)) قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ

۲۴۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے اوپر رکھا تو میں نے بخار کی گرمی کی شدت لحاف کے اوپر سے بھی محسوس کی۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کس قدر یہ آپ پر سخت ہے تو آپ نے فرمایا ''ہمارا یہی معاملہ ہے ہماری آزمائش بھی دگنی ہے اور ہمارے لیے اجر بھی دگنا ہے'' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں

بَلَاءً؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ)). قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ. إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيْهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ)).

سے سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انبیاء کی'' میں نے عرض کیا' پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر نیک لوگ ضرور ان میں سے ایک فقر میں یہاں تک مبتلاء کیا جاتا تھا کہ اس کے پاس ایک چادر کے سوا کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔ جس سے وہ گزارا کرتا تھا۔ وہ آزمائش میں اتنا خوش ہوتا تھا جیسے تم میں سے کوئی آرام میں خوش ہوتا ہے۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه' أبواب الفتن، باب الصبر على البلاء ۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ دین میں آزمائش شرط ہے جس قدر کوئی دین میں پختہ ہو گا۔ اسی قدر آزمائشوں سے دوچار ہو گا سب سے زیادہ آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ جیسے ارشاد ہے: ﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ﴾ (العنكبوت: ۱) ''کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟''

اور اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا: ﴿وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾ (الفتح: ۲۳) ''تو کبھی بھی اللہ کے قاعدے کو بدلتا ہوا نہ پائے گا۔'' لہٰذا آزمائش کی خواہش وتمنا تو نہیں ہونی چاہیے لیکن جب آجائے تو صبر و رضا سے کام لینا چاہیے۔ جیسے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ تھا۔ (واللہ اعلم)

(۲۴۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ. وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا. وَ قُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ: إِنْ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ. قَالَ. ((أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تُحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ))

۲۴۷۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آپ کی بیماری کے وقت آیا' آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے کہا آپ کو سخت بخار ہے اور میں نے کہا آپ کو سخت بخار اس لیے ہے کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں کسی مسلمان کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس سے گناہوں کو ایسے گراتا ہے (معاف کر دیتا ہے) جیسے درخت کے خشک پتے گرتے ہیں۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب المرضى، باب شدة المرض]

(۲۴۸) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَ مَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ))

۲۴۸۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزماتا ہے۔ پس جو صبر کرے اس کے لیے صبر ہے۔ (اس کا اجر و ثواب ہے) اور جو بے صبری کا اظہار کرے تو اس کے لیے بے صبری ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۴۲۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۲۴۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ))

۲۴۹۔ انس ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور جب اللہ اپنے کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا اس سے دنیا میں روک لیتا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پوری سزا دے گا۔'' آپ نے فرمایا ''بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔ اور اللہ کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس جو اس میں صبر و رضا کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی) رضا ہے اور جو ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء]

(۲۵۰) عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُوْنُ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ الْمَنْزِلَةُ الرَّفِيْعَةُ مَا يَنَالُهَا بِعَمَلٍ، فَمَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْتَلِيْهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ إِيَّاهُ))

۲۵۰۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بندے کے لیے اللہ کے ہاں ایک بلند مرتبہ ہوتا ہے جس کو وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا۔ پس اللہ اس کو ایسے امور میں مبتلا کرتا رہتا ہے جو اس کو ناپسند ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو اسی مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔''

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ: ۱۰/ ۶۱۰۰۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۲۵۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ))

۲۵۱۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحباب سعید بن یسار کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو کسی مرض سے دوچار کر دیتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب ماجاء فی کفارة المرض۔ و صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فی مایصیبه من مرض أوحزن]

(٢٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ۔ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ))

۲۵۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ' بیماری' فکر وغم اور تکلیف پہنچتی ہے۔حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب المرضٰی۔ باب ماجاء فی كفارة المرض۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب ثواب المؤمن فی ما يصيبه من مرض أو حزن]

(٢٥٣) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ۔ فَقَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا۔ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

۲۵۳۔ اسود بیان کرتے ہیں قریش کے چند نوجوان عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس منیٰ میں آئے تو وہ ہنس رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کون سی چیز تمہیں ہنسا رہی ہے؟ انہوں نے کہا فلاں آدمی خیمے کی رسی پر گرا قریب تھا کہ اس کی گردن یا آنکھ ضائع ہو جاتی۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مت ہنسو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ''جب مسلمان کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلے اس کا ایک درجہ لکھ دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب ثواب المؤمن فی ما يصيبه من مرض أو حزن۔۲۵۷۲]

(٢٥٤) عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ: ((أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ))

۲۵۴۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی۔ جبکہ میں بیمار تھی۔ تو آپ نے فرمایا ''ام العلاء! خوش ہو جا اگر مسلمان بیمار ہو جائے تو اللہ اس تکلیف کے ذریعہ اس کے گناہ اس طرح دور فرما دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' كتاب الجنائز، باب عيادة النساء ۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٢٥٥) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

۲۵۵۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے

((إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَ لَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا))

بچا لیا گیا، خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا۔ اور جو مصیبت میں مبتلا کیا گیا تو اس نے صبر کیا تو تعجب کی بات ہے۔“

تخریج: [سنن أبي داؤد' کتاب الفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة ۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٢٥٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً۔ ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ! وَ يُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا۔ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَ اللّٰهِ يَارَبِّ! مَا مَرَّبِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))

۲۵۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن جہنم والوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا' جس نے تمام دنیا والوں میں سے سب سے زیادہ خوشحالی اور ناز و نعم سے زندگی بسر کی ہوگی۔ پس اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا' پھر پوچھا جائے گا اے ابنِ آدم! کیا تو نے کبھی خیر بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ اللہ کی قسم! اے میرے رب! اور اہلِ جنت میں سے ایک آدمی لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ بد حال اور مصیبتوں سے دو چار رہا ہوگا پس اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا (یعنی جنت کی سیر کرائی جائے گی) پھر کہا جائے گا اے ابن آدم! تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا تجھے شدت سے واسطہ پڑا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں اللہ کی قسم! اے میرے رب! میں نے کبھی کوئی تکلیف اور شدت نہیں دیکھی۔“

تخریج: [صحيح مسلم' کتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب صبغ أنعم أهل الدنيا في النار]

(٢٥٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَاتَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ))

۲۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن کی مثال کھیتی جیسی ہے اس کو ہوا ہمیشہ ادھر ادھر مائل کرتی رہتی ہے۔ اور مومن کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی تکلیف پہنچتی رہتی ہے۔ اور منافق کی مثال اس چاول کے پودے جیسی ہے جو حرکت نہیں کرتا حتیٰ کہ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

تخریج: [صحيح مسلم' کتاب صفات المنافقين و أحكامهم۔ باب مثل المؤمن كالزرع و مثل الكافر كشجرة الأرز]

فَضْلُ الصَّبْرِ عَلَى الصَّرْعِ

مرگی کی بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت

(۲۵۸) حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي۔ قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَكِ الْجَنَّةُ وَ إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)) فَقَالَتْ: أَصْبِرُ۔ فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا))

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الطَّوِيلَةَ السَّوْدَاءَ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

۲۵۸۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا' کیوں نہیں ضرور دکھائیں۔ انہوں نے کہا یہ سیاہ فام عورت نبی ﷺ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے' اور میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ اللہ سے میرے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا ''اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تجھے صحت و عافیت دے۔'' تو وہ کہنے لگی میں صبر کرتی ہوں' پس آپ یہ دعا کریں کہ میں ننگی نہ ہوا کروں۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔

عطاء بن ابی رباح نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اس ام زفر عورت کو کعبہ کے غلاف کے پاس دیکھا تھا وہ لمبی سیاہ فام عورت تھی۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب المرضىٰ، باب فضل من يصرع من الريح۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض ......]

فَضْلُ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ إِذَا احْتَسَبَ وَ صَبَرَ

بینائی کھونے والے کی فضیلت جب وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے

(۲۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيدُ عَيْنَيْهِ۔

۲۵۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں تو وہ صبر کرے تو میں اس کو ان کے بدلے جنت دوں گا۔'' مراد دو آنکھیں ہیں۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب المرضىٰ، باب فضل من ذهب بصره]

(۲۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ))

۲۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جس آدمی کی آنکھیں لے لوں' پس وہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب و بدلہ پر راضی نہیں ہوتا۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الزهد، باب ماجاء فی ذهاب البصر]

تشریح: جس حدیث میں یہ الفاظ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں یعنی جو حدیث رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اس کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں۔ اس میں مشہور کتاب الاتحافات الصنيعة بالأحاديث القدسية ہے جو شیخ عبدالرؤف المناوی کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ۲۷۲ احادیثِ قدسیہ جمع کی ہیں۔

(٢٦١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ

۲۶۱۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں کے درد کی وجہ سے میری عیادت کی۔

تخریج: [سنن أبی داؤد' كتاب الجنائز، باب العيادة من الرمد]

(٢٦٢) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: رَمَدَتْ عَيْنَيَّ۔ فَعَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَازَيْدُ! لَوْ أَنَّ عَيْنَيْكَ لِمَا بِهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ۔ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ عَيْنَيْكَ لِمَا بِهِمَا ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ كَانَ ثَوَابُكَ الْجَنَّةَ))

۲۶۲۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو نبی ﷺ نے میری عیادت کی اور فرمایا: ''زید! اگر تیری آنکھیں نہ ہوتیں تو تو کیا کرتا؟'' میں نے عرض کیا صبر کرتا اور ثواب کی نیت رکھتا تو آپ نے فرمایا ''اگر آپ کی آنکھیں نہ ہوتیں اور آپ صبر کرتے اور ثواب کی نیت رکھتے تو آپ کا ثواب جنت ہوتا۔''

تخریج: [الأدب المفرد للإمام البخاری: ۵۳۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْحُمّٰى

بخار کی فضیلت

(٢٦٣) حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ۔ فَقَالَ ((مَالَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ! أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ! تُزَفْزِفِيْنَ)) قَالَتِ: الْحُمّٰى لَابَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا۔ فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى۔ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ))

۲۶۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب نامی عورت کے پاس آئے اور اس کی عیادت کرتے ہوئے فرمایا ''ام السائب! یا ام المسیب! آپ کو کیا ہے کہ آپ کانپ رہی ہیں؟'' انہوں نے کہا بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ کرے۔ آپ نے فرمایا ''بخار کو گالی مت دو بے شک وہ بنی آدم کے گناہ ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو لے جاتی ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الرقى، باب الحمى تذهب الخطايا]

أَثَرٌ صَحِيحٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي فَضْلِ الْحُمّٰى ((لَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ))

بخار کی فضیلت کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح اثر ''جو مرفوع کے حکم میں ہے''

(٢٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ ((مَامِنْ وَّجَعٍ (وَ فِي رِوَايَةِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ: مَامِنْ مَّرَضٍ) يُصِيبُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمّٰى لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ مَفْصِلٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ، وَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعْطِي كُلَّ مَفْصِلٍ قِسْطًا مِنَ الْأَجْرِ))

۲۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ''کوئی تکلیف (ادب المفرد کی روایت کے مطابق بیماری) مجھے بخار سے زیادہ محبوب نہیں کیونکہ بخار آدم کے بیٹے کے ایک ایک جوڑ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اللہ ہر جوڑ کی تکلیف پر اجر و ثواب کا ایک حصہ عطا فرما دیتا ہے۔''

تخريج: [مصنف ابن أبی شیبة: ۳/ ۲۳۲ ـ الأدب المفرد للإمام البخاری ۵۰۳۔ (روایت صحیح ہے۔ اور حکماً مرفوع ہے۔)]

(٢٦٥) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَتِ الْحُمّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ)) قَالَتْ أُمُّ مِلْدَمٍ قَالَ أَمَرَبِهَا إِلٰى أَهْلِ قُبَاءَ فَلَقُوْا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللّٰهُ فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ ((مَاشِئْتُمْ۔ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَدْعُوَ اللّٰهَ لَكُمْ فَيَكْشِفُهَا عَنْكُمْ وَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ طُهُوْرًا)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ تَفْعَلُ۔ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالُوْا: فَدَعْهَا۔
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حِبَّانَ (قَالُوْا: بَلْ تَكُوْنُ طُهُوْرًا)

۲۶۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، بخار نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ''کون؟'' اس نے کہا'' ام ملدم۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے اس کو اہل قباء کی طرف جانے کا حکم دیا۔ پس اہلِ قباء بخار میں مبتلاء ہو گئے تو وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بخار کی شکایت کی۔ تو آپ نے فرمایا ''تم کیا چاہتے ہو۔ اگر تم چاہو کہ میں اللہ سے تمہارے لیے دعا کروں۔ تو وہ آپ کو اس بخار سے نجات دے گا۔ اور اگر تم چاہو کہ وہ تمہارے لیے پاک ہونے کا ذریعہ بنے۔'' تو انہوں نے کہا: وہ کیا (بخار) ایسا کرے گا؟ آپ نے فرمایا ''ہاں'' تو وہ کہنے لگے پھر اس بخار کو رہنے دیجئے۔
اور ابن حبان کی روایت میں ہے: 'انہوں نے کہا بلکہ یہ گناہوں کے پاک ہونے کا ذریعہ ہو'

تخريج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۱۶ ـ ابن حبان ۷۰۴ ''موارد'' (روایت حسن ہے۔)]

(٢٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا ''کیا

ﷺ: ((هَلْ أَخَذَتْكَ أُمُّ مِلْدَمٍ قَطُّ؟)) قَالَ: وَمَا أُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: ((حَرٌّ يَكُونُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ)) قَالَ: مَا وَجَدْتُ هٰذَا قَطُّ۔ قَالَ: ((فَهَلْ أَخَذَكَ الصُّدَاعُ قَطُّ؟)) قَالَ: وَ مَا هٰذَا الصُّدَاعُ؟ قَالَ: ((عِرْقٌ يَضْرِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ فِي رَأْسِهِ)) قَالَ: مَا وَجَدْتُ هٰذَا قَطُّ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا))

کبھی ام ملدم نے تجھے پکڑا ہے؟'' اس نے پوچھا! ام ملدم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گرمی جو گوشت اور جلد کے درمیان ہوتی ہے۔'' اس نے کہا' مجھے کبھی بخار نہیں ہوا۔ آپ نے پوچھا ''تم کبھی صداع میں مبتلا ہوئے ہو؟'' اس نے پوچھا صداع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''شدید سردرد'' اس نے کہا' مجھے کبھی سردرد نہیں ہوا۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے جہنمی دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۳۳۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۲٦۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ))

۲٦۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''بخار ہر مومن کی آگ کا حصہ ہے۔''

تخریج: [مسند بزار: ۷٦۵۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔)]

تشریح: مومن کی آگ بخار ہے اس میں مبتلا ہونے والا مومن جہنم کی آگ سے بچ جاتا ہے۔

(۲٦۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ وَ هُوَ وُجِعَ بِهِ الْحُمّٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أُمُّ مِلْدَمٍ)) قَالَتِ امْرَأَةٌ: نَعَمْ فَلَعَنَهَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَلْعَنِيهَا فَإِنَّهَا تَغْسِلُ أَوْ تُذْهِبُ ذُنُوبَ بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))

۲٦۸۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے پاس آئے جبکہ وہ بخار کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا تھیں۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا ''تم بخار میں مبتلا ہو؟'' انہوں نے کہا ہاں پس اس نے اس (بخار) پر لعنت کی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا ''بخار کو لعنت نہ کر۔ کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہ ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کرتی ہے۔''

تخریج: [المستدرك للحاكم: ۱/ ۷۳۔ دیکھئے سلسلة الأحاديث الصحيحة' ۱۷۱۴۔ (اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

تشریح: صحت وتندرستی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیئے یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے شوق ومحنت سے اس کی عبادات بجا لانی چاہئیں۔ اکثر لوگ اس نعمت کے بارے میں خسارہ میں واقع ہیں۔ یعنی ان کو اس نعمت کا کما حقہ احساس نہیں ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ'' (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب قول النبی لاعیش الاعیش الآخرة) ''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے بارے میں خسارہ میں واقع ہیں۔ صحت وتندرستی اور فراغت۔''

اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت وتندرستی مانگنی چاہیئے۔ جیسا کہ صبح وشام کے اذکار میں دعا ہے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ “ (صحيح الترغيب والترهيب۔ كتاب الجنائز۔ الترغيب فی سؤال العفو والعافية) ”کہ اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں“

ان ابواب میں وارد شدہ احادیث کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ اگر تکلیف و بیماری آ جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور گناہوں کا کفارہ سمجھتے ہوئے خندہ پیشانی سے قبول کرنا چاہیئے اور بے صبری وگھبراہٹ کا مظاہرہ کرنے کی بجائے صبر واستقامت سے کام کرنا چاہیئے کیوں کہ تکلیف تو جب اللہ چاہے گا دور ہوگی لیکن جب تک یہ تکلیف ومصیبت موجود ہے اس وقت تک اس کے ذریعہ گناہ معاف ہونے اور بلندئ درجات جیسے فوائد وثمرات سے تو محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امور واحوال میں ہم سب کو اخلاص واستقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

فَضْلُ الطَّاعُوْنِ ((يَعْنِی الْمَوْتَ فِيْهِ))

طاعون بیماری سے موت واقع ہونے کی فضیلت

(٢٦٩) حَدَّثَتْنِی حَفْصَةُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِی أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَحْيٰی بِمَ مَاتَ؟ (وَ فِی رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: بِمَ مَاتَ يَحْيَی ابْنُ أَبِی عَمْرَةَ؟) قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُوْنِ۔ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ))

٢٦٩۔ حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کی وفات کیسے ہوئی؟ میں نے کہا طاعون (بیماری) سے تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔“ (یعنی طاعون سے مرنے والا مرتبہ شہادت پر فائز ہو جاتا ہے۔)

تخریج: [صحيح البخاری۔ كتاب الطب، باب مايذكر فی الطاعون۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب بيان الشهداء]

فَضْلُ مَنْ مَاتَ بِالطَّاعُوْنِ لٰكِنْ بِشُرُوْطٍ ثَلَاثَةٍ

طاعون وغیرہ سے مرنے والے کی فضیلت لیکن تین شروط کے ساتھ

(٢٧٠) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَهَا نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَيْسَ مِنْ

٢٧٠۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی بابت پوچھا تو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو بتایا ”وہ ایک عذاب تھا۔ اللہ اس کو جس پر چاہتا مسلط کر دیتا تھا پس اللہ نے مومنوں کے لیے اس کو رحمت بنا دیا۔ پس جو آدمی بھی طاعون زدہ شہر میں صبر کرتے ہوئے اور یہ

عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَنْ يُّصِيبَهٗ إِلَّا مَا كَتَبَهُ اللّٰهُ لَهٗ. إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ))

اعتقاد رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے کہ مجھے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے لکھی ہے۔ تو ایسے شخص کو شہید کا اجر وثواب ملے گا۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الطب، باب أجر الصابر على الطاعون]

فَضْلُ مَنْ مَّاتَ بِدَاءِ الْبَطْنِ أَوِ الطَّاعُوْنِ أَوْ غَيْرِهِمَا

پیٹ یا طاعون وغیرہ کے مرض سے مرنے والے کی فضیلت

(۲۷۱) أَخْبَرَنِيْ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَ سُلَيْمَانُ ابْنُ صُرَدٍ وَ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوْا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهٖ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَّكُوْنَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهٖ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّقْتُلْهُ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ)) فَقَالَ الْآخَرُ بَلٰى۔

۲۷۱۔ جامع بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یسار سے سنا اس نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری میں فوت ہوا تھا۔ پس دونوں نے خواہش کی کہ کاش کہ وہ اس کے جنازہ میں شامل ہوتے' ان میں سے ایک نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں "جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے تو اس کو عذاب قبر نہیں ہوتا۔" تو دوسرے نے تصدیق کی کہ واقعی آپ نے یہ فرمایا ہے۔

تخریج: [سنن النسائی۔ كتاب الجنائز۔ باب من قتله بطنه۔ ابن حبان ۷۲۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۲۷۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: (وَمَنْ مَّاتَ بِالْبَطْنِ وَهُوَ شَهِيْدٌ) وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

۲۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) طاعون کی بیماری سے مرنے والا۔ (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا۔ (۳) غرق ہونے والا۔ (۴) دیوار وعمارت کے نیچے دب کر مرنے والا۔ (۵) اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب الشهادة سبع سوى القتل۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب بيان الشهداء]

اَلطَّاعُوْنُ لِمُؤْمِنِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةٌ وَ شَهَادَةٌ

طاعون' اس امت کے مومنین کے لیے رحمت وشہادت ہے

(۲۷۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُوْ نَصِيْرَةَ

۲۷۳۔ ابو نصیرہ مسلم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَسِيبٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحُمّٰى وَالطَّاعُوْنِ فَأَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُوْنَ إِلَى الشَّامِ. فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِيْ وَرَحْمَةٌ لَهُمْ وَرِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ))

اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جبریل علیہ السلام میرے پاس بخار اور طاعون بیماری لے کر آئے تو میں نے بخار کو مدینہ منورہ کے لیے روک لیا اور طاعون کو شام کے علاقہ میں روانہ کر دیا پس طاعون میری امت کے لیے شفاء اور رحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۸۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۲۷۴) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَنَاءُ أُمَّتِيْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ)) فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ؟ قَالَ: ((وَخْزٌ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((طَعْنٌ)) أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِيْ كُلٍّ شُهَدَاءُ))

۲۷۴۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کا فنا ہونا طعن (نیزوں کے زخم) اور طاعون سے ہے'' عرض کیا گیا اللہ کے رسول ﷺ! طعن تو معلوم ہے طاعون کیا ہے؟ فرمایا ''زخم'' ایک روایت میں ہے ''طعن تمہارے دشمن جنوں کی طرف سے زخم ہے۔ اور ہر ایک (یعنی طعن اور طاعون سے مرنے والا) شہید ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۳۹۵۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: حدیث کا مطلب ہے کہ میری امت میں اکثر اموات جہاد فی سبیل اللہ میں دشمن کے ہاتھوں اور طاعون کی بیماری کے ساتھ ہوں گی اور دونوں طریقہ سے فوت ہونے والے شہداء ہیں۔

هَلْ يَلْتَحِقُ شَهِيْدُ الطَّاعُوْنِ بِشَهِيْدِ الْمَعْرِكَةِ

کیا طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید میدانِ جہاد میں شہید ہونے والے کے برابر ہے

(۲۷۵) عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِلٰى رَبِّنَا فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَ يَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ

۲۷۵۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شہداء فی سبیل اللہ اور اپنے بستروں پر فوت ہونے والے طاعون سے مرنے والوں کے بارے میں اپنے رب کے ہاں جھگڑا کریں گے۔ شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ بھی ہماری طرح قتل ہوئے۔ اور بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کہ ہماری طرح بستر پر فوت ہوئے۔ پس ہمارا رب فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے

جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَ مَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ))

ساتھ ملتے ہیں تو وہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں۔ پس ان کے زخم تو مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد، باب مسألة الشهادة ۔ (روایت حسن ہے۔)]

اَلْمَرِيْضُ يُكْتَبُ لَهُ مِثْلُ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ حَسَنَ الْعِبَادَةِ

مریض کو بیمار ہونے کی صورت میں تندرستی کی حالت میں کیے جانے والے اچھے اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے

(۲۷۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَاكَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا))

۲۷۶۔ ابو اسماعیل ابراہیم سکسکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوبردہ سے سنا جب وہ اور یزید بن ابو کبشہ سفر میں تھے اور یزید سفر میں روزے رکھ رہے تھے تو ابوبردہ نے اس سے کہا میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لیے مقیم وتندرست ہونے کی حالت میں کیے جانے والے اعمال کی مثل ثواب لکھا جاتا ہے۔"

تخریج: [صحيح البخاری' کتاب الجهاد، باب يكتب للمسافر مثل ماكان يعمل فی الإقامة]

(۲۷۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُبْتَلٰى بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحَفَظَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَ اكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ))

۲۷۷۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ حفاظت پر مامور فرشتوں کو فرماتا ہے۔ تم میرے بندے کے نامہ اعمال میں ہر رات اور ہر دن کا عمل تحریر کرتے رہو (جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا)"

وَفِيْ رِوَايَةٍ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ......))

اور ایک روایت میں ہے "جب آدمی اچھے طریقہ سے عبادت کرتا ہے' پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ (میرے بندے کے رات و دن کے اعمال لکھتے رہو)"

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۱۹۴' ۲/ ۲۰۳ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الرُّقْيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کے ساتھ دم کرنے کی فضیلت

(۲۷۸) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۷۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے کچھ

عَنْهُ أَنَّ نَاساً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ، فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولٰئِكَ، فَقَالُوْا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوْا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا، وَ لَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا۔ فَجَعَلُوْا لَهُمْ قَطِيْعًا مِنَ الشَّآءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَ يَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَ يَتْفِلُ، فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ، فَقَالُوْا: لَا نَأْخُذُهُ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوْهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ: ((وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ)) .

صحابہ کرام قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران اس قبیلہ کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے صحابہ کرام سے دریافت کیا کیا تمہارے پاس دوا ہے یا کوئی دم کرنے والا ہے؟ تو صحابہ نے کہا تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی۔ اور ہم دم نہیں کریں گے جب تک آپ ہمارے لیے کوئی معاوضہ مقرر نہیں کریں گے؟ پس انہوں نے صحابہ کرام کے لیے بکریوں کا ایک گلہ مقرر کیا تو پھر ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی' پھونک مار کر دم کیا تو مریض شفا یاب ہو گیا۔ تو انہوں نے بکریاں دیں تو صحابہ کرام نے کہا ہم انہیں نہیں لیں گے حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ سے پوچھ لیں۔ پس انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ مسکرا دیئے اور فرمایا ''تجھے کس نے معلوم کرایا کہ وہ دم ہے؟ تم وہ بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی رکھو۔''

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب الطب، باب الرقى بفاتحة الكتاب۔ و صحيح مسلم۔ كتاب السلام۔ باب جواز أخذ الأجرة على الرقية ......]

فَضْلُ النَّفْثِ بِالْمُعَوِّذَاتِ عِنْدَ الْوَجَعِ

درد کے وقت معوذات (قرآن کی آخری دو سورتوں) کے ساتھ دم کرنے کی فضیلت

(٢٧٩) عَنْ عَائِشَةَ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ يَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا))

۲۷۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے آپ کو معوذات سے دم کرتے تھے۔ پس جب آپ کی تکلیف زیادہ ہو گئی تو میں آپ پر یہ سورتیں پڑھتی اور برکت کے حصول کے لیے آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی۔''

تخريج: [صحيح مسلم۔ كتاب السلام۔ باب رقية المريض بالمعوذات والنفث۔ ۲۱۹۲]

فَضْلُ وَضْعِ يَدِ الْمَرِيْضِ عَلٰى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَآءِ بِكَلِمَاتٍ

مریض کا اپنی درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر دعائیہ کلمات کہنے کی فضیلت

(٢٨٠) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ

۲۸۰۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ))

نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' میں اپنے جسم میں درد محسوس کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا ''جسم میں درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ پڑھ۔ اور سات مرتبہ ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّمَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ'' پڑھ۔' میں پناہ لیتا ہوں اللہ اور اس کی قدرت کی' ہر اس چیز سے جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ وَغَيْرِهِ ((أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ)) قَالَ فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَاكَانَ بِيْ فَلَمْ أَزَلْ اٰمُرُبِهِ أَهْلِيْ وَ غَيْرَهُمْ.

اور ابوداؤد وغیرہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّمَا أَجِدُ'' 'میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں۔''
تو میں نے ایسا کیا اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف رفع کر دی پس اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا رہتا ہوں۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب السلام، باب استحباب وضع یده علی موضع الألم مع الدعاء۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب الطب۔ باب کیف الرقی]

اَلرُّقْيَةُ مِنَ الْعَيْنِ وَ غَيْرِهَا

نظر وغیرہ کا دم

(٢٨١) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ. قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ.

۲۸۱۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو جاتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے۔ اور کہتے ''بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ'' ''اس اللہ کے نام سے (دم کرتا ہوں) جو آپ کو شفا دے گا' آپ کو ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حاسد کے حسد اور ہر بری نظر والے کے شر سے بچائے گا۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقی]

(٢٨٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ))

۲۸۲۔ عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیا کرتے تھے کہ میں نظر کا دم کروں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب السلام، باب استحباب الرقیة من العین]

(۲۸۳) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَ قَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((مَالِي أَرٰى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ)) قَالَتْ: لَا وَ لٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ. قَالَ: ((ارْقِيهِمْ)) قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((ارْقِيهِمْ))

۲۸۳۔ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا نبی ﷺ نے آلِ حزم کو سانپ (ڈسنے) کا دم کرنے کی اجازت دی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا: ''کیا بات ہے کہ میں اپنے بھائی کی اولاد کو کمزور دیکھتا ہوں کیا ان کو فقر و فاقہ کا مسئلہ ہے'' اس نے کہا' نہیں۔ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔آپ نے فرمایا: ''ان کو دم کرو'' اسماء کہتی ہے میں نے آپ پر دم پیش کیا (یعنی اس کے الفاظ سنائے) تو آپ نے فرمایا (درست ہے) ''ان کو دم کر''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب السلام، باب استحباب الرقیة من العین]

مَا يُدْفَعُ بِهِ إِصَابَةُ الْعَيْنِ

نظر سے کیسے بچا جائے

قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾

(الکھف: ۳۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا: اللہ نے جو چاہا ہونے والا ہے۔کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔''

(۲۸٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: ((بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ))

۲۸۴۔ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذاء پہنچاتی ہے' ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے۔اللہ آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقی]

(۲۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ

۲۸۵۔ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے تھے اور فرماتے ''تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے' میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر

اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ))۔

شیطان اور موذی جانور سے اور ہر بری نظر سے۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الأنبياء، باب يزفون' النسلان فی المشی]

فَضْلُ مَنْ تَرَكَ الرُّقَى وَالْكَيَّ

دم اور داغنے سے بچنے والے کی فضیلت

(۲۸۶) حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ۔ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَ لَا عَذَابَ۔ قُلْتُ: وَ لِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَ لَا يَتَطَيَّرُونَ، وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ))۔ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ۔ قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ))

۲۸۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس کسی نبی کے ساتھ جماعت تھی، کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا، اور کسی نبی کے ساتھ دس آدمی اور کسی نبی کے ساتھ پانچ اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا۔ پس میں نے دیکھا کہ ناگہاں ایک بہت بڑی جماعت تھی، میں نے کہا: جبریل (علیہ السلام) یہ میری امت ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ افق کی طرف دیکھیں تو ناگہاں ایک بہت بڑی جماعت تھی تو کہا کہ یہ آپ کی امت ہے، اور ان کے آگے ستر ہزار ایسے ہیں کہ ان کا حساب ہے نہ ان پر عذاب۔ میں نے کہا کیوں؟ کہا وہ داغ دیتے تھے نہ دم کراتے تھے اور نہ ہی بدشگونی لیتے تھے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔" تو عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر کہنے لگے آپ اللہ سے دعا کریں سو وہ مجھے ان (ستر ہزار) میں شامل کرے۔ فرمایا: "اے اللہ! اس کو ان میں شامل کر دے۔" پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں کر لے۔ آپ نے فرمایا: "اس بارے میں عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔"

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَيْضًا ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ......)) اَلْحَدِيثُ

اور بخاری کی ایک روایت ہے "مجھ پر امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرا اس کے ساتھ ایک آدمی تھا اور ایک نبی کے ساتھ دو آدمی تھے۔ اور ایک نبی کے ساتھ جماعت تھی اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔" (آگے حدیث پہلے کی طرح ہے)

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب۔ وصحيح

البخاری۔ کتاب الطب۔ باب من لم یرق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین......]

(۲۸۷) عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِیْثًا عَسَی اللّٰهُ أَنْ یَّنْفَعَكَ بِهٖ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَیْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْهَ عَنْهُ حَتّٰی مَاتَ، وَ لَمْ یَنْزِلْ فِیْهِ قُرْآنٌ یُحَرِّمُهٗ وَقَدْ كَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ حَتّٰی اكْتَوَیْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَیَّ فَعَادَ))

۲۸۷۔ مطرف بیان کرتے ہیں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے آپ کو نفع دے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا' پھر اس سے منع نہیں کیا۔ (حج وعمرہ جمع کرنے سے) حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ اور اس بارے میں قرآن بھی نازل نہیں ہوا جو اس (حج وعمرہ کو جمع کرنے) سے منع کرے۔ اور تحقیق مجھ پر سلام کیا جاتا تھا حتیٰ کہ میں داغ دینے لگا تو مجھ پر سلام کہنا چھوڑ دیا گیا۔ پھر میں نے داغنے کو ترک کر دیا تو سلام کا عمل دوبارہ شروع ہو گیا۔"

وَفِیْ رِوَایَةِ الطَّیَالِسِیِّ وَالْبَیْهَقِیِّ ((وَإِنَّهٗ قَدْ كَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ فَلَمَّا اكْتَوَیْتُ انْقَطَعَ عَنِّیْ فَلَمَّا تَرَكْتُ عَادَ إِلَیَّ یَعْنِی الْمَلَائِكَةَ))

اور طیالسی اور بیہقی کی روایت میں ہے "کہ مجھ پر سلام کیا جاتا تھا' پس جب میں داغ دینے لگا مجھ پر سلام آنا بند ہو گیا پھر جب میں نے آگ سے داغنا ترک کر دیا تو فرشتوں کی طرف سے دوبارہ سلام شروع ہو گیا۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحج۔ باب جواز التمتع]

(۲۸۸) عَنْ عِقَارِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اكْتَوٰی أَوِ اسْتَرْقٰی فَقَدْ بَرِیءَ مِنَ التَّوَكُّلِ))

۲۸۸۔ عقار بن مغیرہ بن شعبہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے داغ دیا یا دم کرایا۔ تو وہ توکل سے بری ہو گیا (یعنی اس کا توکل سے کوئی تعلق نہیں)۔"

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الطب، باب ماجاء فی کراهیة الرقیة]

(۲۸۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْكَیِّ، فَاكْتَوَیْنَا، فَمَا أَفْلَحْنَ وَ لَا أَنْجَحْنَ))

۲۸۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں "نبی ﷺ نے داغ دینے سے منع فرمایا پس ہم نے (علاج کے لیے) داغ دیا تو ہمیں کوئی فائدہ ہوا نہ کوئی کامیابی۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الطب' باب فی الکی]

(۲۹۰) حَدِیْثُ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا ((إِنْ كَانَ

۲۹۰۔ جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ "اگر

فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْلَذْغَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ))

تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں کوئی فائدہ ہو تو وہ ان دواؤں 'پچھنی لگانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ دینے' میں ہے۔ جب یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا لیکن میں داغ دینا پسند نہیں کرتا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الطب، باب الدعاء بالعسل وقول الله تعالیٰ فیه شفاء للناس وصحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب لکل داء دواء واستحباب التداوی]

تشریح: پچھنی لگانے یا سنگی لگوانے سے مراد وہ طریقۂ علاج ہے جس کے ذریعے سے مریض کے جسم سے خون نکالا جاتا ہے جب خون کا دباؤ زیادہ ہو یا خون فاسد ہو چکا ہو۔ آگ سے داغنے سے مراد بھی ایک طریقۂ علاج ہے۔ کہ مریض کے زخم سے جاری خون روکنے کے لیے زخم یا پھوڑے پھنسی کو لوہا وغیرہ گرم کر کے داغا جاتا ہے بوقتِ ضرورت یہ علاج جائز ہیں۔ لیکن ایمان کے اعلیٰ درجہ و مرتبہ کے خلاف ہیں۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

ابواب الجنائز

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾

(آل عمران: ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا۔"

فَضْلُ طُوْلِ الْعُمُرِ لِمَنْ حَسُنَ عَمَلُهُ وَالنَّهْيُ عَنْ تَمَنِّي الْمَوْتِ

اچھے اعمال والے کی لمبی عمر کی فضیلت اور موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

(۲۹۱) عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَ لَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَ إِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا))

۲۹۱۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ یہ ان میں سے ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان فرمایا کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے نہ ہی قبل از وقت موت آنے کی دعا کرے کیونکہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کی زیادہ عمر اس کی نیکی کو زیادہ کرتی ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الذکر و الدعاء، باب فی کراهية تمنی الموت لضرّ نزل به]

(۲۹۲) أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَنْ يُّدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا وَ لَا أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ ((لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ: بِفَضْلٍ وَّ رَحْمَةٍ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا، و إِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ))

۲۹۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''کسی کا عمل اس کو ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا'' صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ''میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ دے' پس اعتدال اختیار کرو اور اللہ کا قرب چاہو۔ اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ یا تو وہ نیکی کرنے والا ہے شاید نیکی میں بڑھ جائے گا یا برائی کرنے والا ہے شاید توبہ کر لے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب المرضیٰ، باب تمنی المریض الموت]

(۲۹۳) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ))

۲۹۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو' اس نے پوچھا' تمام لوگوں سے برا کون ہے؟ آپ نے فرمایا ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الزهد، باب ماجاء فی طول العمر للمؤمن۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الْمَوْتِ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْوُقُوْعِ فِي الْفِتْنَةِ

مومن کے لیے فتنہ میں واقع ہونے سے موت افضل ہے

(۲۹۴) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَ يَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَ قِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ))

۲۹۴۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزوں کو مومن ناپسند کرتا ہے ایک موت کو حالانکہ موت مومن کے لیے فتنہ میں واقع ہونے سے بہتر ہے۔ اور دوسرا کم مال کو ناپسند کرتا ہے۔ حالانکہ قلتِ مال سے حساب بہت کم ہوگا۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۴۲۷ ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۸۰)

کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جاتا ہو۔ تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے پرہیز گاروں پر یہ حق اور ثابت ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ﴾ (النساء: ۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو مقرر کیا ہوا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ دانا ہے بردبار۔''

(۲۹۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوْبَةٌ))

۲۹۵۔ سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس قابلِ وصیت معاملہ ہو پھر تین راتیں بغیر وصیت کے گزارے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہونی چاہیے۔''

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: مَامَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَ عِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری مگر میری وصیت میرے پاس موجود تھی۔

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الوصية' باب الحث على الوصية لمن له مايوصى فيه]

فَضْلُ حُبِّ لِقَاءِ اللّٰهِ خَاصَّةً عِنْدَ الْإِحْتِضَارِ

خاص طور پر مرتے وقت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرنا

(۲۹٦) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ۔ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ((لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَ كَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَ

۲۹٦۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے' اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا یا نبی ﷺ کی کوئی اور زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں' کہ ہم تو موت کو ناپسند کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ''یہ مراد نہیں لیکن مومن پر جب موت کا وقت آتا ہے تو اس کو اللہ کی رضامندی اور کرامت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو اس کو آگے آنے والی منزل سے کوئی چیز بھی محبوب

إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَ عُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))۔

نہیں ہوتی۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر پر جب موت کا وقت آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی سزا کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ پس اس کو آگے آنے والی منزل ہر چیز سے بری لگتی ہے۔ پس وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه]

(۲۹۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ۔ فَقَالَ ((لَيْسَ كَذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ رِضْوَانِهِ وَ جَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَ سَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))

۲۹۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے' اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔'' میں نے عرض کیا کیا موت کا ناپسند کرنا؟ (اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنا ہے) پھر تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہیں۔ لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت اور اس کی رضوان و جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بیشک جب کافر کو اللہ کے عذاب اور ناراضگی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءہ]

(۲۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَ إِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ))۔

۲۹۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب بندہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول الله (یریدون أن یبدلوا کلام الله)]

فَضْلُ الرَّجَاءِ ((حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عِنْدَ الْمَوْتِ))

موت کے وقت اللہ سے امید اور اچھے گمان کی فضیلت

(۲۹۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: ((لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَ هُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ))

۲۹۹۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے ان کی وفات سے تین دن قبل سنا آپ فرما رہے تھے: ''تم میں سے ہر کسی کو اس حال میں موت آنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہو۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب فی حسن الظن بالله تعالیٰ عندالموت]

(۳۰۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ وَ إِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ))

۳۰۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اگر وہ اچھا گمان کرے تو اس کے لیے ایسا ہی ہے اور اگر وہ برا گمان کرے تو اس کے لیے ایسا ہی ہے۔''

تخریج: [صحیح ابن حبان: ۲۳۹۴۔ (موارد) (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ

اعمال کا اعتبار خاتمہ کے لحاظ سے ہے

(۳۰۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) قَالُوْا: وَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ مَوْتِهِ))

۳۰۱۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس سے کوئی کام لیتا ہے'' انہوں نے کہا' جناب وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اس کو موت سے پہلے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۱۰۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۰۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَرَدَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) قِيْلَ: وَ مَا اسْتَعْمَلَهُ؟ قَالَ: ''يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مِنْ حَوْلِهِ))

۳۰۲۔ عمرو بن حمق الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس سے کوئی کام لیتا ہے۔'' عرض کیا گیا وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اس کی موت سے پہلے نیک اعمال اس کے سامنے آشکارا کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے تمام پہلوؤں سے راضی ہو جاتا ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۲۴ ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۰۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ۔ وَ كَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ۔ قِصَّةَ الرَّجُلِ الَّذِيْ قَتَلَ نَفْسَهٗ وَ فِيْ آخِرِهٖ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ۔ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ۔ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَ يَعْمَلُ۔ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا))

۳۰۳۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ مشرکین سے لڑائی کر رہا ہے اور سب سے زیادہ مومنوں کی طرف سے دفاع کر رہا ہے اور لڑائی کر رہا ہے۔ یہ اس آدمی کا قصہ ہے جس نے آخر میں خودکشی کر لی تھی (یہ لمبی حدیث ہے) اس کے آخر میں نبی ﷺ کے یہ الفاظ ہیں ”بے شک بندہ عمل کرتا رہتا ہے بظاہر لوگوں کے نزدیک وہ اہلِ جنت والے عمل ہوتے ہیں جبکہ وہ جہنم والوں میں سے ہوتا ہے اور آدمی عمل کرتا رہتا ہے بظاہر لوگوں کے نزدیک اس کے اعمال اہلِ جہنم والے ہوتے ہیں جبکہ وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے اعمال کا اعتبار تو خاتمہ کے لحاظ سے ہے۔“

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الرقاق، باب الأعمال بالخواتيم، وما يخاف منها]

(۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهٗ وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهٗ))

۳۰۴۔ ابن جابر بیان کرتے ہیں میں نے ابوعبدرب سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اعمال کا اعتبار خاتمہ کے لحاظ سے برتن کی طرح ہے جب اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہوگا تو نیچے والا بھی اچھا ہوگا اور جب اوپر والا حصہ خراب ہوگا تو نیچے والا بھی خراب ہوگا۔“

تخریج: [صحيح ابن حبان ((موارد)) : ۱۸۱۸ ۔ (روایت حسن ہے۔)]

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى عَمَلِهِ الَّذِيْ مَاتَ عَلَيْهِ

ہر آدمی اپنے اس عمل کی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوا تھا

(۳۰۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ))

۳۰۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”ہر آدمی اس عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی تھی۔“

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب صفة القيامة، باب يبعث كل عبد على مامات عليه]

(٣٠٦) أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ))

٣٠٦۔ حمزہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ بے شک اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو ساری قوم کو ہلاک کر دیتا ہے پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الفتن، باب إذا أنزل الله بقوم عذاباً۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الجنة و صفة نعيمها۔ باب الأمر بحسن الظن بالله عند الموت]

(٣٠٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ۔ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَ لَا تُحَنِّطُوْهُ وَ لَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا))

٣٠٧۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس دوران کہ ایک آدمی میدانِ عرفات میں وقوف کر رہا تھا (وقوف عرفات حج کا حصہ ہے) اچانک وہ اپنی سواری سے گر گیا یا اس کی سواری نے اسے گرا دیا اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو، دو کپڑوں میں کفن دو۔ اور اس کو حنوط (خوشبو) لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الجنائز، باب الكفن فی ثوبين۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الحج۔ باب ما يفعل بالمحرم اذا مات]

فَضْلُ تَلْقِيْنِ الشَّهَادَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِلْمُحْتَضَرِ

مرنے والے کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنے کی فضیلت

(٣٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِّنُوْ مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

٣٠٨۔ یحییٰ بن عمارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنے مرنے والوں کو (موت سے قبل) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله]

(٣٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهِ ((قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ

٣٠٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے کہا کہ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو میں قیامت کے

لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: لَوْ لَا أَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ۔ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (القصص ٥٦)

دن آپ کے کلمہ پڑھنے کی گواہی دوں گا۔" ابوطالب نے جواب دیا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش مجھے یہ کہتے ہوئے عار دلائیں گے گھبراہٹ نے اس کو کلمہ پڑھنے پر تیار کیا تو میں کلمہ پڑھ کر آپ کو خوش کر دیتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔
"آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الإيمان۔ باب الدليل على صحة إسلام من حضره الموت]

(٣١٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

۳۱۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے مرنے والوں کو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی تلقین کرو۔"

تخریج: [سنن النسائی' كتاب الجنائز، باب تلقين الميت ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اس شخص کی فضیلت جس کا وفات کے وقت سب سے آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہو

(٣١١) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۳۱۱۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کا آخری کلام "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' كتاب الجنائز، باب فى التلقين ۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٣١٢) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَ هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قُلْتُ: وَ إِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ)) قُلْتُ: وَ إِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنٰى وَ إِنْ سَرَقَ))

۳۱۲۔ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابواسود دیلی نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے۔ پھر میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ تو آپ نے فرمایا "جس آدمی نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا اور پھر وہ اسی پر مرا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" میں نے کہا' اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ آپ نے فرمایا: "اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو" میں نے کہا اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ آپ نے فرمایا: "اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو" میں نے کہا اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی

قُلْتُ: وَ إِنْ زَنٰی وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنٰی وَ إِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ أَنْفِ أَبِیْ ذَرٍّ)) وَكَانَ أَبُوْ ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَ إِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِیْ ذَرٍّ

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَ نَدِمَ وَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهُ.

کی ہو؟ آپ نے فرمایا ”اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو' ابوذر کی ناگواری کے باوجود“

ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ یہ الفاظ بھی کہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے ”ابوذر کی ناگواری کے باوجود۔“

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ موت کے وقت یا اس سے قبل جب سچی توبہ کرے اور ندامت محسوس کرے اور ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہے تو اس کو معاف کر دیا جاتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب اللباس، باب الثیاب البیض۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب من مات لایشرب باللہ شیئا دخل الجنة)]

تشریح: چونکہ شرک وکفر کے علاوہ تمام گناہ قابلِ معافی ہیں اس لیے ان کا ارتکاب کرنے والا جنت میں ضرور آئے گا چاہے ابتدا میں جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آئے البتہ کفر وشرک پر مرنے والا ابدی و دائمی جہنمی ہے وہ کسی صورت بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا' چاہے نوح علیہ السلام کا بیٹا ہو یا ابراہیم علیہ السلام کا باپ یا جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا ابوطالب وابولہب ہوں۔ (العیاذ باللہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“ (النساء: ۴۸) اور فرمایا: ”یقین مانو جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔“ (المائدۃ: ۷۲) ہاں دنیا میں رہتے ہوئے اگر سچے دل سے توبہ کرے کہ گناہ چھوڑ دے اور اس پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ وعدہ اور عہد ہو تو اللہ پہلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ شرک وکفر بھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری جانب سے کہہ دو کہ ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے' تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بالیقین اللہ سارے گناہوں کو بخشش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔“ (الزمر: ۵۳) اور فرمایا: ”جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربانی کرنے والا پائے گا۔“ (النساء: ۱۱۰)

(۳۱۳) عَنِ الْوَلِیْدِ أَبِیْ بِشْرٍ قَالَ سَوَاءً۔ یَعْنِی الْمَتْنَ الْأَوَّلَ وَ هُوَ۔ ((مَنْ مَّاتَ وَ هُوَ یَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۳۱۳۔ ابو بشر ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو اس حال میں مرا کہ وہ جانتا تھا ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً]

فَضْلُ اجْتِمَاعِ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ عِنْدَالْإِحْتِضَارِ

موت کے وقت امید وخوف کے اجتماع کی فضیلت

(٣١٤) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَ هُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أَرْجُو اللّٰهَ، وَ إِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوْبِيْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ آمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ))

۳۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس آئے جبکہ اس پر نزع کا عالم طاری تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ''اپنے آپ کو کیسے محسوس کرتے ہو؟'' اس نے کہا۔ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''جب ایسے موقع پر یہ دو باتیں کسی بندے کے دل میں جمع ہو جائیں تو اللہ اس کو جس چیز کی وہ امید کرتا ہے عطا کر دیتا ہے اور جس چیز سے ڈرتا ہے اس سے بچا لیتا ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' کتاب الجنائز، باب الرجاء باللہ والخوف بالذنب عند الموت (یہ روایت ضعیف ہے۔)] کیونکہ اس کی سند میں سیار بن حاتم راوی کے بارے میں الحافظ نے فرمایا صدوق له أوهام نیز ثابت رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی روایت مرسل ہے۔

حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَالْإِحْتِضَارِ وَمَا يُبَشَّرُ بِهٖ

موت کے وقت مومن کی حالت اور اس کو خوشخبری

(٣١٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً عَنْكِ إِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدُمُ عَلَيْهِ

۳۱۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جب مومن کی موت کا وقت ہوتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم کے ساتھ اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی روح سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جسم سے) نکل راضی ہونے والی راضی کی گئی۔ اللہ کی رحمت اور اس کے رزق کی طرف اور ایسے رب کی طرف جو (تجھ پر) ناراض نہیں (بلکہ راضی ہے) پس وہ روح نکلتی ہے' اس کی خوشبو کستوری کی بہترین خوشبو کی طرح ہوتی ہے' حتیٰ کہ فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس کو لے کر آسمان کے دروازے پر آتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں کس قدر خوشبو اچھی ہے جو تمہارے پاس زمین سے آئی ہے۔ پس وہ

فَيَسْأَلُوْنَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ: أَمَا أَتَاكُمْ؟ قَالُوْا ذُهِبَ بِهِ إِلٰى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطاً عَلَيْكِ إِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ))

اس روح کو مومنوں کی ارواح میں لاتے ہیں تو وہ اس کے آنے پر بہت خوش ہوتے ہیں اور یہ خوشی اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے جو تمہارے کسی عزیز مسافر کے گھر لوٹنے پر تمہیں ہوتی ہے، پس وہ پوچھتے ہیں فلاں نے کیا کیا؟ یعنی اس کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے ہیں اس کو چھوڑو وہ تو دنیاوی امور ہی میں فکرمند رہتا تھا۔ پس جب وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں وہ اس کو جہنم کی طرف لے گیا ہے۔ اور کافر کی موت کے وقت اس کے پاس عذاب کے فرشتے ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ تو (اس جسم سے) نکل ناراض ہونے والی ناراض کی گئی اللہ کے عذاب کی طرف۔ پس وہ روح نکلتی ہے کہ اس کی بدبو مردار سے بھی زیادہ بری ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کو زمین کے دروازے پر لاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ کس قدر بدبو دار ہے۔ پھر وہ اس کو کافروں کی ارواح میں لاتے ہیں۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجنائز، باب مایلقی به المومن من الکرامة عند خروج نفسه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٣١٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا: اخْرُجِيْ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَأَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا۔ فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ۔ فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِيْ حَمِيْدَةً، وَأَبْشِرِيْ

٣١٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میت کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ نیک آدمی ہو تو وہ کہتے ہیں (اے روح) تو نکل۔ اے پاکیزہ جان جو پاکیزہ جسم میں تھی تو نکل تعریف کی گئی اور خوش ہو جا رحمت اور رزق کے ساتھ اور رب راضی کے ساتھ۔ پس لگا تار اس کو ایسا کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکلتی ہے تو اس کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ پس اس (آسمان) کو اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے یہ کون ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں، فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے ''مَرْحَبًا'' ۔ خوش آمدید پاکیزہ جان جو پاکیزہ جسم میں تھی داخل ہو جا تعریف کی گئی اور خوش ہو جا رحمت اور رزق کے ساتھ اور راضی رب کے ساتھ۔ پس مسلسل اس کو ایسا کہا جاتا ہے حتیٰ کہ

بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ ......)) اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا وَفِيْ اٰخِرِهٖ ((فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ))

وہ اس کو اس آسمان کی طرف لیجایا جاتا ہے جہاں اللہ ہے۔ اور جب میت برا آدمی ہو تو فرشتہ کہتا ہے (روح سے) نکل خبیث جان" (حدیث طویل ہے) آخر میں ہے کہ "تیرے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پس اس کی روح کو آسمانوں سے چھوڑ دیا جاتا ہے پھر وہ قبر کی طرف لوٹ آتی ہے۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له]

اَلْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ بِلَا صَوْتٍ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالشَّفْقَةِ

میت پر بلا آواز رونا رحمت وشفقت ہے

(٣١٧) حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ، فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَ لَهُ مَا أَعْطٰى، وَ كُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ أُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ رِجَالٌ فَرُفِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَ نَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ. قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ. فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ ((هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ))

۳۱۷۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کی بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے آپ میرے پاس تشریف لائیں آپ نے جوابی پیغام بھیجا کہ میرا سلام پہنچاؤ اور کہو "اللہ کے لیے ہے۔ جو اس نے لے لیا اور اسی کے لیے ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز اس کے پاس مقررہ وقت کے ساتھ ہے۔ پس اس کو چاہیئے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔" پس آپ کی بیٹی نے آپ کی طرف قسم ڈالتے ہوئے پیغام بھجوایا کہ آپ اس کے پاس ضرور آئیں تو رسول اللہ ﷺ (جانے کے لیے) کھڑے ہو گئے سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پاس بچہ اس حال میں لایا گیا کہ اس کی سانس اکھڑی ہوئی تھی۔ (یعنی اس کی روح قبض ہو رہی تھی) میرا خیال ہے (راوی کہتا ہے) گویا کہ وہ پرانے مشکیزے کی طرح تھی۔ پس آپ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے

وَ فِیْ رِوَایَةٍ ((نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِیْ قَدْ حُضِرَتْ فَأَشْهَدْنَا)) بَدَلَ مِنْ ((إِنَّ ابْناً لِیْ قُبِضَ))۔

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیا؟ آپ نے فرمایا ”یہ رحمت ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ اللہ اپنے مہربان بندوں پر رحم کرتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ”میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے۔“ کے بجائے ”میری بیٹی فوت ہو رہی ہے آپ ہمارے پاس تشریف لائیں کے الفاظ ہیں“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ ((یعذب المیت، ببعض بکاء آهله علیه۔ وکتاب المرضی۔ باب عیادة الصبیان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب البکاء علی المیت]

حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ خُرُوْجِ رُوْحِهٖ

روح نکلتے وقت مومن کی کیفیت

(۳۱۸) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُوْلُ: إِنَّ عَبْدِی الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ كُلِّ خَيْرٍ يَحْمَدُنِیْ وَ أَنَا أَنْزِعُ نَفْسَهٗ بَيْنَ جَنْبَيْهِ))

۳۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر بھلائی کے مرتبے کی طرح ہے وہ اس وقت بھی میری تعریف کرتا ہے جب میں اس کے جسم سے جان قبض کر رہا ہوتا ہوں۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۳۴۱]

فَضْلُ الْمَوْتِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

پیشانی کے پسینہ کے ساتھ موت کی فضیلت

(۳۱۹) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ))

۳۱۹۔ ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”مومن پیشانی کے پسینہ میں فوت ہوتا ہے۔“

تخریج: [سنن النسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب علامة موت المؤمن۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔ باب ماجاء أنّ المومن یموت بعرق الجبین۔ و سنن ابن ماجه۔ أبواب ماجاء فی الجنائز۔ باب ماجاء فی المؤمن یؤجر فی النزع۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْإِسْتِرْجَاعِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهَا

مصیبت کے وقت ”اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ“ کہنے اور صبر کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَآ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے

أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوْا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾

(البقرۃ:۱۵۵-۱۵۷)

جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں' اور ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

(۳۲۰) أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَ أَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا۔ إِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مُصِيْبَتِهِ وَ أَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا))

۳۲۰۔ عمر بن کثیر بن افلح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن سفینہ سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو بھی آدمی مصیبت کے وقت کہے ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس کا اچھا بدلہ دے تو اللہ اس کو مصیبت میں اجر بھی دیتا ہے۔ اور اس کو نعم البدل بھی عطا فرماتا ہے۔"

قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ابوسلمہ (میرے خاوند) فوت ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ دعا پڑھی' تو اللہ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر رسول اللہ ﷺ عطا فرما دیئے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِيْ سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؟ ثُمَّ عَزَمَ اللّٰهُ لِيْ فَقُلْتُهَا قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

اور ایک روایت میں ہے وہ کہتی ہیں جب ابوسلمہ نے وفات پائی تو میں نے کہا ابوسلمہ صحابیٔ رسول ﷺ سے کون بہتر ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں نے یہ دعا پڑھی۔ تو میری شادی رسول اللہ ﷺ سے ہو گئی۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاطِبَ بْنَ أَبِيْ بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِيْ لَهُ۔ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِيْ بِنْتًا وَ أَنَا غَيُوْرٌ فَقَالَ: ((أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يُّغْنِيَهَا عَنْهَا وَ أَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَّذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ))۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو نکاح کا پیغام دے کر میری طرف بھیجا میں نے عرض کیا ایک بات تو یہ ہے کہ میری بیٹی بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں غیرت (غصہ) والی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم دعا کریں گے اللہ اس کو اپنی بیٹی سے بے نیاز کر دے گا (یعنی اس کا انتظام ہو جائے گا) اور یہ کہ اس کا غصہ بھی جاتا رہے گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز ، باب مایقال عند المصیبة]

(۳۲۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ))

۳۲۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اگر تو مصیبت کی ابتدا ہی میں صبر کرے گا اور ثواب کی نیت رکھے گا تو میں تیرے لیے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه' أبواب ما جاء في الجنائز، باب ماجاء في الصبر على المصيبة۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْحَمْدِ وَالْإِسْتِرْجَاعِ عِنْدَ فَقْدِ الْوَلَدِ

بچے کی وفات پر ''انا للہ......'' اور ''الحمدللہ'' کہنے کی فضیلت

(۳۲۲) عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا قَبَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ابْنَ الْعَبْدِ قَالَ لِمَلَائِكَتِهِ: مَاقَالَ عَبْدِيْ: قَالُوْا: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ قَالَ ابْنُوْا لَهُ بَيْتًا وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ))

وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ بَعْدَ أَنْ ذَكَرَ الْقِصَّةَ مُطَوَّلًا قَلِيْلًا ...... وَ لَفْظُهُ ((إِذَا مَاتَ وَ لَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ! فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ۔ فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ......)) الْحَدِيْثَ

۳۲۲۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے بیٹے کو وفات دیتا ہے تو وہ فرشتوں سے پوچھتا ہے میرے بندے نے (اپنے بیٹے کی وفات پر) کیا کہا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اس نے آپ کی تعریف کی اور ''انا لله وانا اليه راجعون'' پڑھا۔ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔
اور ترمذی شریف میں طویل قصہ کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ ''جب کسی آدمی کا لڑکا فوت ہوتا ہے' اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے (کی روح) کو قبض کیا' وہ کہتے ہیں' جی ہاں۔ تو اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟''......اس کے بعد حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخریج: [سنن أبي داؤد' طيالسي في مسنده: ۵۰۸۔ جامع الترمذي۔ أبواب الجنائز۔ باب فضل المصيبة إذا احتسب۔ (یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابوسنان یعنی عیسیٰ بن سنان حنفی راوی ہے جس کے بارے میں الحافظ نے ''التقریب'' میں ذکر کیا ہے کہ وہ لین الحدیث ہے جبکہ ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب کی ابوموسیٰ سے ملاقات ثابت نہیں۔)]

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يُدْعٰى بِهٖ

میت کے پاس کون سی کلام اور دعاء کرنا مستحب ہے

(٣٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ)) قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: ((قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ۔ وَ أَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً)) قَالَتْ: فَقُلْتُ۔ فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ۔

۳۲۳۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم کسی بیمار یا قریب الموت شخص کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہا کرو' کیونکہ تم جو کچھ کہو گے' فرشتے اس پر آمین کہیں گے۔"

ام سلمہ کہتی ہیں' جب ابوسلمہ فوت ہوئے' تو میں نبی ﷺ کے پاس آئی تو میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا "تو یہ کہہ اے اللہ! تو مجھے اور اس کو بخش دے۔ اور مجھے اس کا اچھا جانشین عطا فرما۔" ام سلمہ کہتی ہیں' اس کے بعد مجھے اللہ نے اس سے اچھے (محمد ﷺ) عطا فرما دیئے۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز' باب مایقال عندالمریض والمیت]

(٣٢٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ، وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَأَغْمَضَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ))

۳۲۴۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے جبکہ اس کی نظر کھلی تھی پس آپ نے اس کی آنکھیں بند کر دیں' پھر فرمایا۔ "جب روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کے پیچھے لگتی ہے۔" ابوسلمہ کے گھر والے اونچی آواز سے رونے لگ گئے۔ آپ نے فرمایا "اپنے خلاف غلط بات نہ کہو۔ صرف اچھی بات کہو۔ کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" پھر آپ نے فرمایا: "اے اللہ! ابوسلمہ کو معاف فرما دے۔ اس کا درجہ مہدیین (ہدایت یافتہ) میں بلند فرما دے اور اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن جا۔ اے رب العالمین! ہمیں اور اس کو معاف کر دے اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اس کے لیے اس کی قبر منور فرما۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز' باب فی إغماض المیت والدعاء له إذا حضر]

تشریح: اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں۔(۱) میت کی آنکھوں کا بند کرنا۔(۲) میت کے لیے دعا کرنا۔(۳) قبر میں نیک کے لیے ثواب' اور بد کے لیے عذاب کا ثبوت۔

فَضْلُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِيْنِهِ مَعَ السَّتْرِ عَلَيْهِ

میت کو پردہ پوشی کے ساتھ غسل اور کفن دینے کی فضیلت

(۳۲۵) عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَ اسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ، وَ مَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيْهِ أُجْرِيَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

۳۲۵۔ ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میت کو پردہ پوشی کے ساتھ غسل دیا (یعنی اس میں نظر آنے والی قباحت کی پردہ پوشی کی)' اللہ اس کو چالیس دفعہ معاف فرما دے گا اور جس نے میت کے کفن کا انتظام کیا اللہ اس کو جنت کا باریک اور موٹا ریشم پہنائے گا جس نے میت کی قبر کھود کر اس کو اس میں دفن کیا تو اللہ اس کے لیے اجر و ثواب جاری کرے گا گویا کہ اس نے ایک مکان قیامت تک کے لیے وقف کیا۔''

تخریج: [مستدرك حاكم: ۱/ ۳۵۴ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الثِّيَابِ الْبِيْضِ لِلْكَفْنِ وَ تَحْسِيْنِ الْكَفْنِ

سفید اور اچھے کفن کی فضیلت

(۳۲٦) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَ أَطْيَبُ وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ))

۳۲۶۔ سمرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''سفید لباس پہنو' کیونکہ وہ بہت اچھا اور بہت پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی انہی میں کفن دو۔''

تخریج: [سنن النسائی' أبواب الجنائز، باب أی الكفن خير۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۲۷) أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَ قُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلٰى ذٰلِكَ، وَ قَالَ

۳۲۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں اپنے ایک ایسے صحابی کا تذکرہ کیا جس کو حقیر سا کفن (مکمل پردہ پوش نہیں تھا) دیا گیا اسے رات کو دفن کر دیا گیا' تو نبی ﷺ نے آدمی کو رات کے وقت دفن کرنے پر ڈانٹا حتیٰ کہ اس پر نمازِ جنازہ پڑھ لی جائے۔ (اس کے بعد دفن کیا جائے) ہاں اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اور بات ہے۔ اور نبی ﷺ

النَّبِیُّ ﷺ: ((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ)) نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی (مسلمان) کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی تحسین کفن المیت]

تشریح: ایک دفعہ ایک آدمی فوت ہو گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو رات کے وقت اس کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا اور آپ کو اس لیے خبر نہ دی کہ آپ کے آرام میں خلل نہ آئے۔ اس پر آپ نے شدت سے ڈانٹا اور فرمایا: رات کے وقت دفن نہ کرو کہ مجھے پتہ نہ چلے بلکہ مجھے اطلاع دو تا کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں اور اس کو فائدہ ہو۔ اور اچھے کفن سے مراد کہ کفن پورا اور صاف ستھرا ہو نہ کہ قیمتی اور فضول خرچی والا۔

فَضْلُ الْمَوْتِ مَعَ الْبَرَاءَةِ مِنَ الدَّيْنِ — قرض سے بری الذمہ فوت ہونے کی فضیلت

(۳۲۸) حَدِيثُ ثَوْبَانَ مَرْفُوعًا قَالَ ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَ هُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

۳۲۸۔ ثوبان رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ تین چیزوں، تکبر و خیانت اور قرض سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۷۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: مرفوع سے مراد رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث ہے۔ ''غلول'' سے مراد وہ خیانت جو مال غنیمت (جہاد کے بعد دشمن سے حاصل ہونے والے مال) میں کی جائے۔

(۳۲۹) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَ عِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ))

۳۲۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہو سوائے اس کے جو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھا ہو۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ((ما یسرنی أن عندی مثل أحد هذا ذهبا)) و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب تغلیظ عقوبة من لایؤدی الزکاة]

اَلْوَصِيَّةُ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ لِمَنْ خَشِيَ الْمَوْتَ — قریب المرگ شخص کی ادائیگی قرض کے لیے وصیت

(۳۳۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا

۳۳۰۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں غزوۂ احد کے موقع پر میرے باپ نے رات کے وقت مجھے طلب کر کے کہا میرا خیال ہے کہ نبی

أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَ إِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَ إِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَ دُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ))

ﷺ کے اصحاب میں سے میں پہلے شہید ہوں گا میرے گھر والوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے بعد تو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ مجھ پر کچھ قرض ہے وہ ادا کر دینا' اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ پس ہم نے صبح کی تو غزوۂ احد میں میرا باپ پہلا شہید تھا۔ اس کے ساتھ قبر میں ایک اور آدمی بھی مدفون تھا۔ (شہدائے احد دو دو دفن کیے گئے تھے) میری طبیعت کو یہ پسند نہیں تھا کہ اس کے ساتھ دوسرا بھی ہو۔ میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکالا تو وہ دفن ہونے والے دن کی طرح تھے سوائے کان کے (کان سے ملنے والے داڑھی کے چند بال جو زمین کی طرف تھے صرف وہی تبدیل ہوئے تھے)۔

تخریج: [صحيح البخاری' کتاب الجنائز ، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة]

قَضَاءُ دَيْنِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ

وراثت کی تقسیم سے قبل میت کا قرض ادا کرنا

(۳۳۱) حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَ تَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَهُ جُذَاذُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا وَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ۔ قَالَ: ((اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُ أَصْحَابَكَ))، فَمَازَالَ يَكِيلُ لَهُمْ

۳۳۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان کا باپ غزوۂ احد میں شہید ہو گیا اس نے چھ بیٹیاں اور قرض چھوڑا جب کھجوروں کے کاٹنے کا موسم آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آ کر عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو معلوم ہے میرا والد شہید ہو گیا ہے اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گیا ہے۔ میں پسند کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں کہ قرض خواہ موقع پر آپ کو دیکھ کر میرا لحاظ کریں گے۔ آپ نے فرمایا ''جاؤ کھجور کی تمام اقسام علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگاؤ'' میں نے ایسا کر کے آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس وقت وہ مجھ سے ناراض ہونے لگے (کہ رسول اللہ ﷺ کو کیوں بلایا؟) پس جب آپ نے قرض خواہوں کا رویہ دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر اس کے اوپر بیٹھ گئے پھر فرمایا ''اپنے ساتھیوں کو بلا۔'' (قرض لینے والوں کو) پس آپ

حَتّٰی أَدّٰی اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِیْ وَ أَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ أَنْ یُؤَدِّیَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا أَرْجِعُ إِلٰی أَخَوَاتِیْ تَمْرَةً۔ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَیَادِرُ کُلُّهَا حَتّٰی أَنِّیْ أَنْظُرُ إِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَأَنَّهٗ لَمْ یَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کی (قرض والی) امانت ادا کر دی۔ اور میں اللہ کی قسم راضی تھا کہ اللہ میرے والد کی امانت اتار دے اور بے شک میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔ اللہ کی قسم! کھجوروں کے سارے ڈھیر محفوظ رہے۔ حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آپ ﷺ بیٹھے تھے کہ گویا کہ اس سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الوصایا، باب قضاء الوصیّ دیون المیت بغیر محضر من الورثة و سنن النسائی۔ کتاب الوصایا۔ باب الوصیة بالثلث]

تشریح: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کھجوروں کا بڑھ جانا، اور قرض کا اتر جانا یہ آپ کا معجزہ ہے۔ اور معجزہ برحق ہے اور اس پر ایمان فرض ہے۔ لیکن اس سے نبی و رسول کا اختیار ثابت نہیں ہوتا۔ اللہ کسی نبی و رسول سے جب چاہے معجزہ ظاہر کرادے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ بننا' جب اللہ تعالیٰ نے پہلی دفعہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کو سانپ بنایا تو موسیٰ علیہ السلام ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے موسیٰ خوف نہ کھا'' (النمل: ۱۰) اسی طرح سورہ طٰہٰ آیت (۲۱) اور سورۃ القصص آیت (۳۱) میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معجزہ کا رسول و نبی کے اختیار میں ہونا دور کی بات ہے۔ اسے تو عام طور پر پتہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا کب ظہور ہوگا۔

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا سورۃ المائدہ میں ذکر فرمایا تو ہر معجزہ کے ساتھ اپنے حکم کا ذکر کیا کہ یہ سب میرے حکم سے ہوتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں نہیں ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ عیسیٰ کے معجزات میں مُردوں کا زندہ کرنا موجود تھا۔ لیکن اپنی والدہ کے انتقال پر اس کے پاس بے بسی سے آنسو بہاتے رہے اس کو زندہ نہ کر سکے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے معجزات، جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کا ظہور ہوتا۔ اب جہاد کے سفر میں آپ کی انگلیوں سے پانی نکلا لیکن مدینہ منورہ میں آپ کی پیاری بیٹی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کندھے پر مشکیزہ اٹھا کر کنوئیں سے پانی لاتیں آپ نے کبھی یہ تو نہیں فرمایا کہ فاطمہ میری انگلیوں سے پانی نکلتا ہے۔ آپ کہاں مشکیزہ اٹھائے پھرتی ہیں۔

اسی طرح سورۃ اسراء میں ہے کہ کافروں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مطالبات کیے اب اگر آپ کے بس اور اختیار میں ہوتا تو ضرور ان کا کوئی نہ کوئی مطالبہ پورا کرتے۔ کیونکہ لوگوں کے ایمان لانے کے بارے میں آپ بہت زیادہ حریص اور شفیق تھے۔ لیکن آپ نے کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ جواب دیا ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ ''آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔'' [الاسراء: ۹۳]

اس سے ثابت ہوا کہ معجزات انبیاء و رسل علیہم السلام اور کرامات اولیاء عظام کے تصرف و اختیار میں نہیں ہوتے کہ

جب چاہیں دکھلا دیں' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ ان کے ظہور کا وقت و کیفیت اس کی مرضی و منشاء پر موقوف ہے۔ اہلِ حق وصدق کا معجزات کے بارے میں یہ موقف ہے۔ جبکہ اہل بدعت و باطل کا موقف معجزات و کرامات سے انبیاء واولیاء کے لیے اختیارات وتصرفات کا ثبوت واقرار ہے۔

فَضْلُ وَفَاءِ دَيْنِ الْمَيِّتِ وَلَوْ مِنْ أَجْنَبِيٍّ مِنْ غَيْرِ تَرِكَتِهِ

میت کا قرض ادا کرنے کی فضیلت خواہ وہ اجنبی ہو اور میت کے ورثہ سے نہ ہو

(۳۳۲) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: لَا۔ قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قِيْلَ: نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا۔ ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا۔ قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((وَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)) قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۳۳۲۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا' تو انہوں نے عرض کیا آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ فرمایا ''کیا اس پر قرض ہے؟'' انہوں نے کہا' نہیں۔ فرمایا ''کیا کوئی چیز چھوڑ گیا ہے؟'' انہوں نے کہا نہیں۔ پس آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ فرمایا ''کیا اس پر قرض ہے؟'' عرض کیا گیا ہاں۔ فرمایا ''کیا کوئی چیز چھوڑ گیا ہے؟'' انہوں نے کہا تین دینار۔ پس آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا انہوں نے کہا آپ نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرمایا ''کوئی چیز چھوڑ گیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں' فرمایا ''کیا اس پر قرض ہے؟'' انہوں نے کہا: تین دینار۔ فرمایا ''تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اس کا قرض میرے ذمہ ہے تو آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الحوالة، باب إن أحال دين الميت على رجل جاز]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے قرض کا کوئی دوسرا شخص (رشتہ دار یا غیر رشتہ دار) ادا کرنے کا ضامن وکفیل ہوسکتا ہے اور حدیث میں قرض کے بارے میں تنبیہ ہے کہ بلا ضرورت نہیں لینا چاہیے اور رسول اللہ ﷺ نے مقروض کی نماز جنازہ اس لیے نہیں پڑھی کہ لوگوں کو عبرت ہو اور وہ اپنی زندگی میں قرض سے فارغ ہونے کی کوشش کریں۔

(۳۳۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ

۳۳۳۔ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے

قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ: ((أَتَرَكَ لَهُمَا وَ فَاءً؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ تو آپ نے فرمایا ''کیا وہ مقروض ہے؟'' انہوں نے کہا ہاں۔ دو دینار کا مقروض ہے۔ فرمایا ''کیا اس کی ادائیگی چھوڑ گیا ہے؟'' انہوں نے کہا' نہیں۔ فرمایا ''اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔'' ابوقتادہ نے عرض کیا' جناب اس کا قرض دو دینار میرے ذمہ ہے (میں ادا کر دوں گا) پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۹۷۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

(۳۳۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ، فَقَالَ: ((أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ دِينَارَانِ، قَالَ: ((صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ: هُمَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ، وَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ))۔

۳۳۴۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مقروض کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ ایک میت لائی گئی' آپ نے پوچھا۔ ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' انہوں نے کہا: ہاں، دو دینار ہے۔ فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔'' ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ جناب وہ میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ فرمایا ''میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے بھی زیادہ حق دار ہوں۔ پس جو قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' كتاب البيوع والإجارات، باب فی التشديد فی الدين]

(۳۳۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَاءً صَلَّى وَ إِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: ((صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ

۳۳۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی مقروض کی میت لائی جاتی تو آپ سوال کرتے ''کیا قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑ گیا ہے؟'' پس اگر بتایا جاتا کہ وہ قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑ گیا ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے کہتے ''آپ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔'' پس جب فتوحات ہو گئیں تو آپ نے فرمایا۔ ''میں مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار ہوں۔ پس جو مومن مقروض فوت ہو گا اس کا قرض میرے ذمہ ہو گا اور جو مال

دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ))

وغیرہ چھوڑ کر فوت ہوگا تو وہ اس کے وارثوں کا ہوگا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الکفالة ،باب الدین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الفرائض۔ باب من ترك مالا فلورثته]

تشریح: حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے مسلمانوں کے حقوق کی طرح فوت شدگان کے قرضہ جات کی ذمہ داری بھی مسلمان حکام پر ہے۔لہٰذا ان کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ

مومن کی جان قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے

(۳۳٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ))

۳۳٦۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن کی جان جب تک اس پر قرض ہو معلق رہتی ہے۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۴۴۰۔ ۴۷۵۔ (شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ أَوْ لِلْأَجْرِ وَالثَّوَابِ مِنْ بَيْتِهَا

نمازِ جنازہ پڑھنے اور اجر و ثواب کے لیے گھر سے جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

(۳۳۷) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ))

۳۳۷۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیمار کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ وہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گے۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۱۔ ۳۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۳۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا وَ كَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَ يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ

۳۳۸۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص حالت ایمان میں اجر و ثواب کے لیے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نمازِ جنازہ پڑھنے اور دفن سے فراغت تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط اجر و ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے۔اور جو نمازِ جنازہ پڑھ کر اسے دفن کرنے سے پہلے واپس آ جائے تو وہ ایک قیراط

بِقِيْرَاطٍ))

اجر و ثواب لے کر لوٹتا ہے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَصَدَّقَتْ أَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ۔

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ''جو جنازہ کے ساتھ گیا اس کو ایک قیراط اجر و ثواب ملے گا۔'' تو ابن عمر نے کہا' ابو ہریرہ ہمیں بہت احادیث بیان کرتے ہیں۔ پس انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے ہم نے تو پھر بہت سارے قیراط ضائع کر دیئے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب اتباع الجنائز من الإیمان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب فضل الصلاۃ علی الجنازہ و اتباعھا]

تشریح: حدیث میں بیان کردہ اجر عظیم صرف اس کو حاصل ہوگا جو صحیح عقیدہ کی حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اخلاص کے ساتھ کسی مسلمان مؤحد کے جنازہ میں شرکت کرے گا' ورنہ دنیاوی اغراض و مقاصد اور رشتہ داری و ملازمت کے لحاظ سے شامل ہونے والا اجر و ثواب سے محروم ہوگا۔

(٣٣٩) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ الْقِيْرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ))

۳۳۹۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اگر وہ اس کے دفن میں شریک ہوا تو پھر اس کو دو قیراط ثواب ملے گا جبکہ ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز، باب فضل الصلاۃ علی الجنازۃ واتباعھا]

(٣٤٠) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟)) قَالَ أَبُوْبَكْرٍ

۳۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''آج تم میں سے کون روزے دار ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں۔ آپ نے پوچھا: ''آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں۔ آپ نے فرمایا ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ تو

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِيءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص میں یہ نیکیاں جمع ہو جائیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم۔ كتاب الزكاة، باب من جمع الصدقة وأعمال البر]

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ عِنْدَ تَشْيِيْعِ الْجَنَازَةِ عَلَى الرُّكُوْبِ

جنازہ میں پیدل جانے والے کی سواری پر جانے والے پر فضیلت

(٣٤١) عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَ هُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبٰى أَنْ يَّرْكَبَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيْلَ لَهُ۔ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِيْ فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَ هُمْ يَمْشُوْنَ فَلَمَّا ذَهَبُوْا رَكِبْتُ))

۳۴۱۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے ساتھ تھے کہ آپ کو سواری پیش کی گئی تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر جب جنازہ سے واپسی پر سواری پیش کی گئی تو آپ سوار ہو گئے تو آپ سے عرض کیا گیا' تو آپ نے فرمایا ''فرشتے جنازے کے ساتھ پیدل جا رہے تھے تو میں نے پسند نہیں کیا کہ وہ پیدل ہوں اور میں سوار ہو کر جاؤں' پس جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔''

تخریج: [سنن أبي داود' كتاب الجنائز، باب الركوب في الجنازة ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الشَّفَاعَةِ لِلْمَيِّتِ بِالصَّلَاةِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

میت کے لیے مومنوں کی نمازِ جنازہ اور تعریف کے ذریعے شفاعت کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اور جس شخص کی سو آدمی نمازِ جنازہ پڑھیں اس کی فضیلت

(٣٤٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ))

۳۴۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا ''جس میت کے بارے میں سو مسلمانوں کی جماعت نمازِ جنازہ پڑھ کر شفاعت کر دے تو میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه]

(٣٤٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۳۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جس شخص کی سو مسلمان نماز جنازہ پڑھیں تو اسے بخش دیا

غُفِرَلَهُ))

جاتا ہے۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب ما جاء في الجنائز' باب ماجاء فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ أَرْبَعُوْنَ مُوَحِّدُوْنَ

جس پر چالیس مؤحد آدمی نمازِ جنازہ پڑھیں اس کی فضیلت

(٣٤٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ۔ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: تَقُوْلُ: هُمْ أَرْبَعُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ))

۳۴۴۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیٹا قدید یا عسفان نامی جگہ پر فوت ہو گیا۔تو انہوں نے اپنے غلام کریب سے فرمایا دیکھو اس کے جنازہ کے لیے کتنے لوگ جمع ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ تو میں نے انہیں بتایا کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا' تمہارا کیا خیال ہے کہ چالیس ہوں گے؟ کریب نے جواب دیا ہاں۔ تو پھر انہوں نے فرمایا کہ جنازہ اٹھاؤ' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس مسلمان میت پر چالیس ایسے آدمی نماز جنازہ پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما لیتا ہے۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الجنائز، باب من صلى عليه أربعون شفعوا فيه]

فَضْلُ مَنْ أَثْنٰى عَلَيْهِ النَّاسُ بَعْدَ مَوْتِهِ خَيْرًا وَ أَقَلُّهَا اثْنَانِ

اس شخص کی فضیلت جس کے مرنے کے بعد لوگ اس کی تعریف کریں اور وہ کم از کم دو ہوں۔

(٣٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

۳۴۵۔عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ لوگ جنازہ لے کر گزرے تو انہوں نے اس میت کی تعریف کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "واجب ہو گئی" پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی' تو آپ نے فرمایا "واجب ہو گئی" عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' جناب کیا واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا: "تم نے اس

مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ))

میت کی تعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی جبکہ تم نے اس میت کی برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔"

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ ثَلَاثًا وَكَذَا اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ ذَكَرَهَا ثَلَاثًا))

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے وَجَبَتْ (واجب ہوگئی) اور "اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ" کہ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو" تین تین مرتبہ فرمایا۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز' باب فیمن یثنی علیه خیر أو شر من الموتی]

(۳۴۶) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ۔ وَ قَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ۔ فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَ جَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَ جَبَتْ۔ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ: "وَ جَبَتْ"۔ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَ مَا وَ جَبَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) فَقُلْنَا وَ ثَلَاثَةٌ؟ قَالَ ((وَثَلَاثَةٌ)) فَقُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

۳۴۶۔ ابوالأسود بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا تو وہاں ایک وبا پھوٹ چکی تھی۔ پس میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک جنازہ گزرا۔ اس میں اس میت کی تعریف کی گئی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا اس میں اس کی تعریف کی گئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا' اس میں اس کی برائی بیان کی گئی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' واجب ہوگئی۔ ابوالأسود بیان کرتے ہیں' میں نے کہا امیرالمومنین! کیا واجب ہوگئی؟ انہوں نے کہا میں نے ایسے کہا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا تھا "جس آدمی کے لیے چار آدمی اچھائی کی گواہی دے دیں اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔" ہم نے کہا اور تین۔ فرمایا "اور تین"۔ ہم نے کہا' اور دو۔ آپ نے فرمایا "اور دو۔" پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔ باب ما جاء فی الثناء الحسن علی المیت]

(٣٤٧) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ لِجَنَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا قَامَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ إِنْ أُثْنِيَ عَلَيْهَا غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ لِأَهْلِهَا: ((شَأْنُكُمْ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا))

۳۴۷۔ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو نمازِ جنازہ کے لیے بلایا جاتا تو آپ میت کے متعلق دریافت کرتے' اگر اس کی تعریف کی جاتی تو آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے تھے' اگر اس کی تعریف کی بجائے اور بات کہی جاتی تو آپ اس کے گھر والوں سے فرماتے ''تم جانو اور آپ اس میت کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۹۹ ـ ۳۰۰ـ (روایت صحیح ہے۔)]

(٣٤٨) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوْ بِالنَّبَاةِ يَقُوْلُ: ((يُوْشِكُ أَنْ تَعْرِفُوْا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَا؟ قَالَ: ((بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ))

۳۴۸۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نباوہ یا نباء نامی جگہ پر فرماتے ہوئے سنا: ''قریب ہے کہ تم جنت والوں کو جہنم والوں سے پہچان لو گے۔'' انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیسے؟ آپ نے فرمایا ''اچھی تعریف اور بری تعریف سے۔''

تخریج: [مسند بزار (زوائد): ۴/ ۲۳۱ ـ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ فِي الْمُصَلّٰى وَ جَوَازُهَا فِي الْمَسْجِدِ

جنازگاہ میں نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت اور مسجد میں پڑھنے کا جواز

(٣٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ))

۳۴۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے نماز جنازہ مسجد میں پڑھی' تو اس کے لیے کچھ نہیں (یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا)۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالطَّيَالِسِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَغَيْرِهِمْ ((فَلَا شَيْءَ لَهُ))

مسند احمد' طیالسی اور بیہقی وغیرہ کی ایک روایت میں ہے، پس اس کے لیے کچھ نہیں۔''

وَزَادَ الطَّيَالِسِيُّ وَغَيْرُهُ قَالَ صَالِحٌ وَ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِمَّنْ أَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَابَكْرٍ إِذْ جَاءُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يُصَلُّوْا فِي الْمَسْجِدِ رَجَعُوْا فَلَمْ يُصَلُّوْا۔

اور طیالسی وغیرہ میں زائد بات یہ ہے کہ صالح نے کہا کہ میں نے ان لوگوں کو پایا جنھوں نے نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پایا۔ جب نماز جنازہ مسجد میں پڑھے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ تو واپس چلے جاتے اور نماز جنازہ نہ پڑھتے۔

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب ما جاء في الجنائز، باب ماجاء في الصلوٰة على الجنائز في

المسجد۔ و مسند أحمد ۲/ ۴۴۴۔۵۵۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: مسجد میں نمازِ جنازہ کے جواز کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ازواجِ مطہرات نے خواہش کی کہ ان کی میت کو مسجد میں لایا جائے تاکہ ہم بھی نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔ تو لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ جب بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد کے اندر درمیان میں پڑھی تھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح: كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها۔)

اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ بھی مسجد میں ادا کی گئی۔ لہٰذا مسجد میں نمازِ جنازہ جائز ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول نمازِ جنازہ جنازگاہ میں ادا کرنے کا تھا۔ (واللہ اعلم)

فَضْلُ مَنْ مَّاتَ لَهُ أَطْفَالٌ وَ احْتَسَبَهُمْ عِنْدَاللهِ

اس آدمی کی فضیلت جس کے بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کے ہاں اجر وثواب کی امید رکھے۔

فَضْلُ مَنْ مَّاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْلَادِ وَاحْتَسَبَهُمْ عِنْدَاللهِ

اور اس آدمی کی فضیلت جس کی اولاد میں سے تین فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کے ہاں اجر وثواب کی امید رکھے

(۳۵۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ))

۳۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی مسلمان کی اولاد میں سے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان پر رحمت کرتے ہوئے اس کے والد کو جنت میں داخل فرمائے گا۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب]

تشریح: جس آدمی کی اولاد میں سے تین نابالغ (بچے یا بچیاں) فوت ہو جائیں اور وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا والدین پر فضل وکرم اور ان کی اولاد پر رحمت و شفقت ہے۔

(۳۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

۳۵۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''کسی مسلمان کی اولاد میں سے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ قسم حلال کرنے کے لیے (یعنی بہت تھوڑی مدت) جہنم میں داخل ہوگا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل من یموت له ولد]

تشریح: قسم کے حلال ہونے اور تھوڑی مدت سے مراد پل صراط کا ورود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا" (مریم: ۷۱) "تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصلہ شدہ امر ہے۔"

(٣٥٢) عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شُفْعَةَ قَالَ لَقِيَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدٍ السُّلَمِيُّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ))

۳۵۲۔ شرحبیل بن شفعہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب ما جاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من أصیب بولده۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٣٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا وَ فِي رِوَايَةٍ: بِصَبِيٍّ لَهَا، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَشْتَكِي وَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ))

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ......)) اَلْحَدِيثُ

۳۵۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بچہ بیمار ہے۔ اور میں ڈر رہی ہوں کہ کہیں مر نہ جائے اس سے پہلے میں تین بچے دفنا چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا "تو نے جہنم سے مضبوط باڑ بنالی ہے۔"

اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا "تو تین دفن کر چکی ہے؟" اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا "تو نے باڑ بنالی ہے......"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبهٗ]

(٣٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ ((لَا يَمُوْتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ

۳۵۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں کو فرمایا "تم میں سے کسی کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر صبر کرے (اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے) تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔" ان میں سے ایک عورت

مِنهُنَّ: أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَوِ اثْنَيْنِ))

نے کہا' اے اللہ کے رسول! یا دو آپ نے فرمایا ''یا دو۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز، باب ثواب من یموت له ولد فیحتسبه]

(٣٥٥) عَنْ أَبِي النَّضْرِ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَحْتَسِبُهُمْ إِلَّا كَانُوْا لَهُ جُنَّةً مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ ((أَوِ اثْنَانِ))

۳۵۵۔ ابونضر سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان کی وفات پر صبر کرلے (اور اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھے) تو وہ اس کے لیے جہنم سے ڈھال ہوں گے ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یا دو۔ آپ نے فرمایا: ''یا دو۔''

تخریج: [مؤطا إمام مالك - كتاب الجنائز - باب الحسبة فی المصیبة (روایت صحیح ہے۔)]

(٣٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ يُقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيُقَالُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ))

۳۵۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جس والدین کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان پر رحمت کرتے ہوئے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا بچوں کو کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہیں گے کہ جب تک ہمارے والدین داخل نہیں ہوں گے (ہم بھی داخل نہیں ہوں گے) کہا جائے گا کہ تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

تخریج: [سنن النسائی: کتاب الجنائز، باب من یتوفی له ثلاثة - (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ مَّاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ أَوِ اثْنَانِ وَاحْتِسَابُهُمْ

ان لوگوں کی فضیلت جن کے تین یا دو بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھیں

(٣٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَ أَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ

۳۵۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا' آپ سے استفادہ کرنے کے لحاظ سے مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ پس آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے ایک دن مخصوص فرما دیں آپ نے ان کی ملاقات کے لیے ان سے ایک دن کا وعدہ کیا۔ پس آپ نے انہیں وعظ کیا۔ اور ان کو کئی

وَ لَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: ((وَاثْنَيْنِ))

احکام دیئے ان میں یہ بات بھی تھی کہ "تم میں سے جو عورت اپنی اولاد میں سے تین بچے آگے بھیجے گی تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے" ایک عورت نے کہا دو۔ آپ نے فرمایا: "دو"۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ))

اور مسلم کی روایت میں ہے "ایک عورت نے کہا اور دو اور دو اور دو۔ آپ نے فرمایا "اور دو اور دو اور دو" (یعنی اس نے خوش ہو کر تائید وتاکید کے لیے بار بار سوال کیا آپ نے بھی بار بار تصدیق فرمائی)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العلم، باب هل یجعل للنساء یوم علی حدة فی العلم۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة۔ باب فضل من یموت له ولد فیحتسبهٗ]

(۳۵۸) عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ۔ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ۔ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى۔ أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي۔ حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَ أَبَاهُ الْجَنَّةَ))

۳۵۸۔ ابوحسان بیان کرتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو لڑکے وفات پا گئے ہیں۔ پس آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث نہیں سنائیں گے۔ جس سے ہمارے دلوں کو ہمارے فوت شدگان کے بارے میں تسلی و حوصلہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا، ہاں "ان (مسلمانوں) کی چھوٹی اولاد جنت کے چھوٹے جاندار (پروانے) ہیں ان میں سے ایک اپنے باپ یا والدین کو ملے گا تو وہ اس کے کپڑے کو" یا فرمایا "اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا جیسے میں نے تیرا کپڑا پکڑا ہے۔ (ابوہریرہ نے ابوحسان کا کپڑا پکڑا) پس وہ اس کو نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ اللہ اس کو اور اس کے باپ کو جنت میں داخل فرما دے گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه]

تشریح: "دعامیص" دعموص کی جمع ہے پانی کا چھوٹا سا جاندار جو پانی سے جدا نہیں ہوتا۔ یہ چھوٹا بچہ بھی جنت میں ہو گا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو گا بلکہ اپنے باپ کو بھی جنت میں لے جائے گا۔

(۳۵۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ۔ ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) قَالَ مَحْمُودٌ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ أُرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ وَ

۳۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں پس وہ (صبر کرتے ہوئے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہو گا"۔ ہم نے کہا اللہ کے رسول! اور دو۔ آپ نے فرمایا "اور دو۔" محمود (جابر سے حدیث بیان کرنے والے) کہتے

وَاحِدٌ لَقَالَ وَ وَاحِدٌ۔ قَالَ وَ أَنَا وَاللّٰهِ أَظُنُّ ذٰلِكَ۔

ہیں' میں نے جابر سے کہا میرا خیال ہے کہ اگر آپ کہہ دیتے کہ اور ایک بھی تو آپ ﷺ بھی فرما دیتے اور ایک بھی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۰۶ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ مَّاتَ لَهُ وَلَدٌ وَاحِدٌ ثُمَّ احْتَسَبَهُ

اس آدمی کی فضیلت جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے' پھر وہ اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھے

(۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُوْ إِيَاسٍ وَ هُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ مَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ: ((أَتُحِبُّهُ؟)) فَقَالَ: أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَمَاتَ فَفَقَدَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: ((مَايَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ))

۳۶۰۔ ابوایاس معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے لڑکے کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا ''تو اس لڑکے سے پیار کرتا ہے؟'' اس نے جواب دیا اللہ آپ سے ایسے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تو آپ ﷺ کو وہ آدمی نظر نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق سوال کیا۔ (جب وہ آپ کو ملا) تو آپ نے فرمایا ''کیا تجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ تو جنت کے جس دروازے سے بھی آئے اپنے لڑکے کو اس دروازے پر پائے کہ وہ تیرے لیے دروازہ کھولنے کے لیے بھاگ رہا ہو۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ ((مَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَاصَّةٌ أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ))

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو پسند نہیں کرتا کہ تو جنت کے جس دروازے پر آئے وہاں اپنے لڑکے کو اپنا منتظر پائے۔'' ایک آدمی نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''بلکہ آپ سب کے لیے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجنائز، باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبة۔ مسند أحمد ۳/ ۴۳۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۶۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ

۳۶۱۔ خالد بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرہ کو اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ جب بیٹھتے تو آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی آپ کے

مِنْ أَصْحَابِهِ وَ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَحَزِنَ عَلَيْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَالِي لَا أَرٰى فُلَانًا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ بُنَيَّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((يَا فُلَانُ! أَيُّمَا كَانَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْ لَا تَأْتِيَ غَدًا إِلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَ جَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ)) قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ: بَلْ يَسْبِقُنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ: ((فَذَاكَ لَكَ))

پاس بیٹھ جاتی تھی۔ ان میں ایک آدمی تھا جس کا ایک چھوٹا سا بیٹا تھا جو اس کی پچھلی جانب سے آتا تو وہ اس کو اپنے سامنے بٹھالیتا۔ پس وہ لڑکا فوت ہو گیا تو اس آدمی نے اپنے بچے کے افسوس اور اس کی یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے مجلس میں آنا ترک کر دیا۔ پس جب نبی ﷺ نے اس کو نہ پایا تو فرمایا "کیا بات ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھتا؟" تو انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا وہ بیٹا' جو آپ نے دیکھا تھا فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی ﷺ اس سے ملے تو آپ نے اس سے اس کے لڑکے کی بابت پوچھا تو اس نے بتایا وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس سے لڑکے کی تعزیت کی پھر فرمایا: "اے فلاں! تجھے کون سی بات زیادہ پسند ہے تو اس کی عمر سے فائدہ اٹھاتا یا یہ کہ کل جب تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ گے تو تیرا لڑکا تیرے لیے جنت کا دروازہ کھولنے کے لیے پہلے سے موجود ہو۔" اس نے کہا: اللہ کے نبی! (مجھے یہ زیادہ پسند ہے) کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کا دروازہ کھولنے کے لیے موجود ہو۔ آپ نے فرمایا "پس تیرے لیے ایسا ہی ہوگا۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجنائز، باب فی التعزیة ۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۳۶۲) حَدَّثَنِي أَبُو سَلْمٰى رَاعِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ! لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ فَيَحْتَسِبُهُ))

۳۶۲۔ رسول اللہ ﷺ کے چرواہے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "واہ واہ پانچ چیزیں میزان میں کس قدر وزنی ہیں۔ لا الہ الا اللہ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) اور سبحان اللہ (پاک ہے اللہ ہر قسم کے عیوب سے) اور الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اور اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) اور کسی آدمی کا فوت شدہ نیک لڑکا جس کی وفات پر وہ (صبر کے ذریعے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے۔"

تخریج: [لسنة لابن أبی عاصم: ۲/ ۷۸۱ ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۶۳) حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شُفْعَةَ عَنْ

۳۶۳۔ شرحبیل بن شفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ

بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُقَالُ لِلْوِلْدَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ يَارَبِّ حَتّٰى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا وَ أُمَّهَاتُنَا)) قَالَ: ((فَيَأْتُوْنَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَالِيْ أَرَاهُمْ مُحْبَنْطِئِيْنَ﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ. قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ يَارَبِّ آبَاؤُنَا وَ أُمَّهَاتُنَا)) قَالَ ((فَيَقُوْلُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ))

انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "قیامت کے دن بچوں سے کہا جائے گا' جنت میں داخل ہو جاؤ" آپ نے فرمایا "وہ کہیں گے کہ اے رب! ہم اس وقت داخل ہوں گے جب ہمارے ماں باپ داخل ہوں گے" آپ نے فرمایا۔"وہ آئیں گے" آپ نے فرمایا "تو اللہ فرمائے گا کیا ہے کہ میں انہیں تاخیر کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جنت میں داخل ہو جاؤ۔" آپ نے فرمایا "وہ بچے کہیں گے' اے رب! ہمارے ماں باپ...... آپ نے فرمایا: "اللہ فرمائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۱۰۵۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ مَّاتَ صَفِيُّهُ وَاحْتَسَبَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی محبوب فوت ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھے

(٣٦٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ))

۳۶۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس مومن بندے کے لیے' میں جس کی دنیا سے کوئی محبوب چیز قبض کر لوں اور وہ ثواب کی نیت سے اس پر صبر کرے' میرے ہاں جو جزا ہے وہ جنت ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی به وجه الله]

تشریح: یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں جس آدمی کے کسی پیارے (لڑکے، بھائی یا اور کسی عزیز) کو موت دوں اور وہ صبر کرے اور مجھ سے اجر و ثواب کی امید رکھے اور میری رضا کا طالب ہو تو میں اس کو اس کا بدلہ جنت دوں گا کہ وہ اس کا مستحق ہے۔

فَضْلُ التَّجَلُّدِ وَالتَّسْلِيَةِ عِنْدَ فَقْدِ الْوَلَدِ

لڑکے کی وفات پر صبر و حوصلہ کی فضیلت

قَالَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ((إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّيْ وَ حُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ))

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: "میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔"

(٣٦٥) أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ فَمَاتَ وَ أَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَ نَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُوطَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَ ظَنَّ أَبُوطَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهُمْ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ۔

۳۶۵۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوطلحہ کا بیٹا بیمار ہوگیا۔ پھر وہ فوت ہوگیا اور ابوطلحہ سفر پر تھے۔ اس کی عورت نے دیکھا کہ بچہ فوت ہوگیا ہے تو اس نے اس کو گھر کے ایک کونے میں ڈھانپ دیا پس جب ابوطلحہ سفر سے آئے تو انہوں نے لڑکے کے متعلق پوچھا تو ان کی بیوی نے جواب دیا اس کی طبیعت پُرسکون ہے۔ اور میں امید رکھتی ہوں کہ وہ استراحت (آرام) میں ہے۔ ابوطلحہ نے سمجھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں کہ (لڑکا واقعی تندرست ہو چکا ہے) پھر اس نے رات گزاری پس جب صبح ہوئی تو غسل کیا جب وہ گھر سے نکلنے لگے تو ان کی بیوی نے ان کو بتایا کہ لڑکا فوت ہو چکا ہے۔ پس انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی ﷺ کو اپنا (میاں بیوی کا) قصہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شاید اللہ تم دونوں کی یہ رات بابرکت بنا دے۔'' سفیان کہتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی نے بتایا کہ میں نے ان کے نو لڑکے دیکھے اور وہ سارے کے سارے قرآن کے عالم تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظهر حزنه عندالمصیبة]

تشریح: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ان کی بیوی نے اشارہ کنایہ میں گفتگو کی تھی کہ بچہ فوت ہو کر مکمل آرام میں ہوگیا ہے۔ اسے بیماری سے نجات مل گئی ہے۔ وہ سمجھے کہ لڑکا تندرست ہو گیا ہے اور زندہ ہے۔ بوقت ضرورت ایسی گفتگو جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کی حق تلفی یا اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور ہر حال میں اس کا حکم تسلیم کرتے ہوئے کمال حوصلہ وصبر کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایسا کیا تھا۔

(٣٦٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَ شَرِبَ فَقَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا

۳۶۶۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوطلحہ کا بیٹا فوت ہوگیا تو ان کی بیوی نے گھر والوں سے کہا کہ آپ نے ابوطلحہ کو لڑکے کے بارے میں نہیں بتانا حتیٰ کہ میں خود ان کو بتاؤں گی۔ انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ آئے تو ان کی بیوی نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ ابوطلحہ نے کھایا پیا' پھر اس کی بیوی نے ان کے لیے انتہائی زیب و

كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا۔ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَ أَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ، فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ، أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَ قَالَ تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ: فَحَمَلَتْ۔ فَقَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَ هِيَ مَعَهُ......" اَلْحَدِيْثَ وَفِيْهِ وَ لَدَتْ غُلَامًا "عَبْدَاللّٰهِ"، كَمَا سَمَّاهُ الرَّسُوْلُ وَ حَنَّكَهُ۔

زینت اختیار کی جو پہلے کرتی تھیں۔ پس ابوطلحہ نے اپنی بیوی سے حقوقِ زوجیت ادا کیے' جب وہ فارغ ہوئے تو ان کی بیوی نے ان سے کہا ابوطلحہ! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی قوم کسی گھر والوں کو کوئی چیز عاریتاً دیں پھر ان سے اپنی عارضی طور پر دی ہوئی چیز طلب کریں تو کیا ان گھر والوں کو وہ چیز روکنی جائز ہے؟ ابوطلحہ نے کہا' نہیں۔ تو ان کی بیوی نے کہا: تم بھی اپنے بیٹے کے بارے میں (صبر کرکے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھو۔ ابوطلحہ ناراض ہو کر کہنے لگے کہ تو نے مجھے میرے لڑکے کے بارے میں اس فعل سے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور راوی بیان کرتے ہیں جو ہوا اس کی آپ کو خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تمہاری رات میں برکت فرمائے۔" پس ان کی بیوی امید سے ہو گئیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تھے کہ ابوطلحہ کی بیوی بھی اس سفر میں (قافلہ کے ساتھ) موجود تھی۔" (حدیث لمبی ہے) اس میں ہے کہ لڑکا پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کوئی چیز چبا کر اس کے تالو کو لگائی۔

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة، باب فى فضائل أبى طلحة الأنصارى وامرأته أم سليم]

تَثْبِيْتُ اللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِ فِيْ قَبْرِهٖ

اللہ کا مومن کو قبر میں ثابت رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾ (ابراهيم: ٢٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ایمان والوں کو اللہ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔ البتہ اللہ ناانصاف لوگوں کو بہکاتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔"

(٣٦٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ أُتِيَ

٣٦٧۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جب مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے پھر وہ گواہی دیتا ہے

ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا، وَزَادَ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا﴾ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔" اللہ کے اس قول کا یہی مفہوم ہے "ایمان والوں کو اللہ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔" محمد بن بشار بیان کرتے ہیں غندر نے ہمیں بیان کیا اور وہ کہتے ہیں شعبہ نے ہمیں اسی طرح بیان کیا اور یہ بات زائد بیان کی کہ یہ آیت عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و صفة نعیمها۔ باب عرض مقعدالمیت من الجنة ......]

(٣٦٨) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ، وَ تَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟)) قَالَ: ((فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ۔ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا))

٣٦٨۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے واپس آ جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔" فرمایا "اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تو اس آدمی کے متعلق کیا کہتا ہے (جس کا تصور ہر انسان کے ذہن میں موجود ہے)" فرمایا: "رہا مومن تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اس کو کہا جاتا ہے کہ اپنی جہنم والی جگہ کو دیکھ' جس کو اللہ نے تیرے لیے جنت کی جگہ کے ساتھ بدل دیا ہے۔" اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا "وہ دونوں جگہیں (جنت اور جہنم) دیکھتا ہے۔"

قَالَ قَتَادَةُ وَ ذُكِرَ لَنَا ((أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ))

قتادہ کہتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ "اس کے لیے وہ قبر ستر ہاتھ کھول دی جاتی ہے۔ اور قیامت کے دن اٹھائے جانے تک وہ سرسبز جگہ میں ہوتا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنة و صفة نعیمها۔ باب عرض مقعد المیت من الجنة والنار علیه و إثبات عذاب القبر]

فَضْلُ الْوُقُوْفِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ وَالدُّعَاءِ لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ وَالْمَغْفِرَةِ

میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہونے اور اس کی ثابت قدمی اور مغفرت کی دعا کرنے کی فضیلت

(٣٦٩) عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَ هُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلًا وَ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ۔ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ: يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا۔ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ: إِنِّيْ كُنْتُ عَلٰى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ ...... وَ ذَكَرَ حَالَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ بُغْضَهُ الشَّدِيْدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ...... ثُمَّ ذَكَرَ حَالَهُ فِي الْإِسْلَامِ وَحُبَّهُ الشَّدِيْدَ لَهُ ...... إِلٰى أَنْ قَالَ: ثُمَّ وَلِيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا۔ فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَ لَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَ يُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّيْ (صَحِيْحٌ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ)

٣٦٩۔ ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں ہم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس گئے تو وہ کافی دیر تک روتے رہے پھر اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا پس ان کا لڑکا ان سے کہنے لگا والد محترم! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں خوش خبری نہیں دی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں خوشخبری نہیں دی؟ وہ متوجہ ہوئے اور کہنے لگے۔ ہم سب سے افضل نیکی تو یہ شمار کرتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ میں تین احوال پر تھا:

(۱) اپنا جاہلی حال اور رسول اللہ ﷺ سے شدید بغض وعداوت کا ذکر کیا۔ (۲) پھر اپنا اسلام اور اسلام سے شدید محبت کا ذکر کیا۔ (۳) یہاں تک کہا کہ پھر ہم کئی امور کے ذمہ دار بنائے گئے۔ معلوم نہیں میرا اس بارے میں کیا بنے گا؟ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ کوئی نوحہ (بین) کرنے والی ہو نہ کوئی آگ لے کر ساتھ چلے (جاہلیت میں یہ باتیں باعثِ فخر سمجھی جاتی تھیں) جب مجھے دفن کر لو تو مجھ پر مٹی ڈال کر میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے حتیٰ کہ میں تمہارے ساتھ مانوسیت اختیار کروں اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوؤں (فرشتوں) کو کیا جواب دیتا ہوں۔

یہ روایت عمرو بن عاص پر موقوف ہے (موقوف وہ روایت ہے جس میں صحابی کا قول یا فعل بیان کیا جائے۔ جو کتاب وسنت کے موافق ہو تو صحیح ہے ورنہ نہیں)

تخریج: [صحیح مسلم' كتاب الإيمان۔ باب كون الإسلام يهدم ما قبله و كذا الهجرة والحج]

(۳۷۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّ الْآنَ يُسْأَلُ))

۳۷۰۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے ''اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو اور اس کے لیے (قبر کے سوالوں کے جوابات میں) ثابت قدمی کی دعا کرو' کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔''

تخریج: [سنن أبي داؤد: كتاب الجنائز، باب الاستغفار عندالقبر للميت ۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مُجَاوَرَةِ الصَّالِحِينَ فِي الْقُبُورِ

نیک لوگوں کے پاس قبروں کی فضیلت

(۳۷۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ، ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ، لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي۔ فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔ قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَ إِلَّا فَرُدُّونِي إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا

۳۷۱۔ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (وفات سے قبل) اپنے بیٹے عبداللہ کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ام المومنین کو کہو کہ عمر سلام کہتا ہے۔ پھر ان سے اجازت طلب کرنا کہ میں اپنے دو ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (آپ کے حجرہ میں) دفن کیا جاؤں (انہوں نے جا کر اجازت مانگی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں خود اس جگہ دفن ہونا چاہتی تھی پس میں آج عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے آپ پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا خبر ہے؟ انہوں نے کہا امیر المومنین! عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے۔ فرمایا اس جگہ دفن ہونے کی خواہش سے میرے لیے کوئی اہم چیز نہیں تھی۔ فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں میری میت اٹھا کر (نماز جنازہ کے بعد) عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے سامنے رکھ دینا۔ سلام کے بعد کہنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (امیر المومنین نہ کہنا) آپ کے حجرہ میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تو مجھے (حجرہ) میں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے

بَعْدِیْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَأَطِيعُوا، فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ: كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ۔

فَقَالَ: لَيْتَنِیْ يَا ابْنَ أَخِیْ وَ ذٰلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَ لَا لِیْ، أُوْصِی الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِیْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ خَيْرًا، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَ أَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفٰى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَ أُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ أَنْ يُوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَ أَنْ لَا يُكَلَّفُوْا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ"۔

قبرستان میں دفن کر دینا۔ پھر فرمایا میں سب سے زیادہ خلافت کا مستحق ان لوگوں کو سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت جن سے راضی تھے۔ پس جس کو میرے بعد وہ خلیفہ بنائیں وہی خلیفہ ہے۔ پس اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان وعلی وطلحہ و زبیر وعبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا کہ یہ امور خلافت کی کمیٹی ہے۔ (خلیفہ انہی میں سے چنا جائے) اور ایک انصاری جوان نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا امیر المومنین! اللہ کی خوشخبری کے ساتھ خوش ہو جاؤ جیسا کہ آپ جانتے ہیں آپ قدیم اسلام لانے والوں میں سے ہیں پھر آپ نے خلافت کے دوران عدل وانصاف کیا۔ پھر اس سب کے بعد اللہ نے آپ کو شہادت کی موت دی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے بھتیجے! کاش کہ یہ سارے کا سارا برابر برابر ہو جائے (میں اس پر بھی خوش ہوں) کہ اس میں سے نہ کچھ ملے اور نہ اس میں سے میرے اوپر کوئی وبال ہو۔ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حقوق کا خیال رکھے اور ان کی عزت وحرمت کا پاس کرے اور میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں وہ لوگ جنہوں نے اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں پہلے جگہ بنا لی ہے کہ ان کے نیکی کرنے والوں سے قبول کیا جائے اور ان کے گنہگار سے درگزر کیا جائے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ کے ساتھ وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ وعدے پورے کیے جائیں اور ان کی خاطر لڑا جائے اور ان کو کسی کام یا ذمہ داری میں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔ (یہ روایت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ وأبی بکر و عمر رضی اللہ عنہما]

فَضْلُ الدَّفْنِ بِالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْبُقَاعِ الْفَاضِلَةِ

(٣٧٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ((أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ. فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَ قَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ))

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ ((رَبِّ أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ))

بیت المقدس اور دوسری فضیلت والی جگہوں میں دفن ہونے کی فضیلت

۳۷۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ پس وہ جب ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس کو تھپڑ مارا۔ پس وہ لوٹ کر اپنے رب کے پاس گیا تو عرض کیا آپ نے مجھے ایسے آدمی کے پاس بھیجا جو موت نہیں چاہتا۔ اللہ نے اس کی آنکھ درست کی (جو تھپڑ کی وجہ سے ضائع ہو چکی تھی) اور فرمایا دوبارہ جا کر ان سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھیں ان کے ہاتھ کے نیچے آنے والے بالوں میں سے ہر بال کے بدلے ایک سال عمر بڑھ جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر موت۔“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر اب ہی ٹھیک ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے ارض مقدس کے اتنا قریب کرے کہ وہاں سے ارض مقدس پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر ہو۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے ”میرے رب! مجھے ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کی مقدار مقدس زمین کے قریب موت دے دے۔“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر میں وہاں (مقدس زمین، بیت المقدس کے قریب) ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو کہ راستہ کے ایک جانب سرخ ٹیلے کے نزدیک ہے۔“

تخریج: [صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب من أحب الدفن فى الأرض المقدسة أو نحوها۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الفضائل۔ باب من فضائل موسى علیہ السلام]

فَضْلُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

(٣٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ

قبروں کی زیارت کی فضیلت

۳۷۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود بھی روئے اور ساتھ والوں کو بھی رلایا پھر فرمایا۔ ”میں نے اپنے رب سے ان کی مغفرت کے لیے

يُؤْذَنْ لِيْ۔ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ۔ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ))

دعا مانگنے کی اجازت طلب کی۔ تو مجھے اجازت نہیں ملی۔ اور میں نے اُس سے ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو وہ مجھے مل گئی۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ وہ موت کی یاد دلاتی ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور والاستغفار لهم]

تشریح: کتاب وسنت کی رو سے قبرستان جانے کے صرف تین مقاصد ہونے چاہئیں: (۱) سنتِ رسول (۲) ان کے لیے دعا (۳) آخرت کی یاد۔

(۳۷۴) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِيْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً)) وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهٖ۔ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) وَ فِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ ((وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا))

۳۷۴۔ ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' پس تم ان کی زیارت کیا کرو' کیونکہ ان کی زیارت سے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔"
اور ترمذی کی روایت میں ہے: "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' پس محمد (ﷺ) کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی' پس تم بھی ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت آخرت یاد دلاتی ہے۔"
اور نسائی کی روایت میں ہے "قبروں کی زیارت تمہارے لیے خیر و بھلائی میں اضافے کا باعث ہونی چاہیے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الجنائز۔ باب فی زیارة القبور۔ و جامع الترمذی' أبواب الجنائز۔ باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور۔ و سنن النسائی۔ ۸/ ۳۱۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۷۵) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً وَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ فَاشْرَبُوْا وَ لَا أُحِلُّ مُسْكِرًا وَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَضَاحِيْ فَكُلُوْا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا))

۳۷۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ پس تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت میں عبرت و نصیحت ہے۔ اور میں نے تمہیں نبیذ (پانی میں کھجور بھگو کر) پینے سے منع کیا تھا۔ پس نبیذ پیا کرو لیکن میں نشے کو حلال نہیں کرتا۔ اور میں نے تمہیں قربانی کے جانوروں کا گوشت (تین دن کے بعد) کھانے سے منع کیا تھا پس اب کھاؤ۔"

اور ایک روایت میں ہے ''بے ہودہ بات مت کرو۔

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۸ ـ ۳/ ۶۳ـ۶۶) (روایت صحیح ہے)]

تشریح: شروع اسلام میں شرک سے روکنے کے لیے اس کے ذرائع سے بھی روک دیا گیا۔ جب مسلمانوں کو شرک کی اچھی طرح سمجھ آ جانے کی وجہ سے اس سے نفرت ہوگئی تو اسلام نے وعظ و نصیحت اور عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی خاطر قبروں کی زیارت مشروع قرار دے دی بشرطیکہ غیر شرعی رسومات اور شرکیہ اقوال و افعال سے مکمل اجتناب کیا جائے اور بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے ہودہ اقوال نہ کہے جائیں

''نبیذ'' اہل عرب کی عادت تھی کہ کھجور بھگو کر پانی پیتے تھے شروع اسلام میں شراب کی حرمت کے ساتھ ساتھ ایسے مشروب بھی حرام کر دیئے گئے جن میں معمولی بے احتیاطی سے نشہ کا ارتکاب ہوسکتا تھا۔ ان میں سے نبیذ بھی تھی۔ جب مسلمانوں کو شراب وغیرہ سے اچھی طرح نفرت ہوگئی تو اسلام میں نبیذ جائز قرار دے دی گئی بشرطیکہ نشہ کی حد تک نہ پہنچ جائے چونکہ تین دن کے بعد نبیذ کے مسکر (نشہ آور) ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لیے تین دن کے بعد استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح مدینہ منورہ میں خانہ بدوشوں اور فقراء کی آمد کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا بعد میں اس کی بھی اجازت دے دی گئی۔

فَضْلُ مَا يُقَالُ عِنْدَ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ أَوِ الْمُرُوْرِ بِهَا ((لِلْمَيِّتِ الْمُسْلِمِ))

مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت یا وہاں سے گزرتے وقت دعا کرنے کی فضیلت

(۳۷۶) عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ ((اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ)) وَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَ غَيْرِهٖ ((أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ))

۳۷۶۔ حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کی طرف جائیں تو (ایک روایت کے مطابق) یہ کہیں ''اے گھروں والو! تم پر سلام ہو'' اور (ایک روایت کے مطابق) کہو ''اے مومن و مسلمان گھروں والو! تم پر سلام ہو۔ اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوں۔''

نسائی وغیرہ کی حدیث میں ہے ''تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجنائز- باب ما یقال عند دخول القبور و الدعاء لأهلها- و سنن النسائی کتاب الجنائز- باب الأمر بالاستغفار للمؤمن]

اَلْأَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

(۳۷۷) أَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِیْ مُلَیْکَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ...... وَ ذَکَرَتْ لَمَّا کَانَ لَیْلَتُهَا یَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ إِلَی الْبَقِیْعِ "الْمَقَابِرِ" فَیَدْعُوْ لَهُمْ فَتَبِعَتْهُ وَ سَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَ فِی الْحَدِیْثِ الطَّوِیْلِ فِیْهِ قَالَ ((فَإِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ حِیْنَ رَأَیْتِ وَ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیَّ وَ قَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَكِ فَنَادَانِیْ فَأَخْفٰی مِنْكِ فَأَجَبْتُهٗ فَأَخْفَیْتُهٗ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَ کَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَكِ وَخَشِیْتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَأَمَرَنِیْ أَنْ آتِیَ الْبَقِیْعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ))

مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرنے کا حکم

۳۷۷۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی ﷺ کے متعلق ایک قصہ نہ سناؤں...... کہ رسول اللہ ﷺ اس کی باری والی رات' بقیع (قبرستان) میں گئے' پس آپ قبرستان والوں کے لیے دعا کرتے رہے میں بھی پیچھے چلی گئی اور میں نے اس کے متعلق آپ سے سوال کیا (حدیث طویل ہے اس میں ہے) آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے' جس وقت میں نے دیکھا اور جب تو سوگئی تو وہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے باہر ہی سے آواز دی میں نے آپ سے مخفی رکھتے ہوئے اس کو جواب دیا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آپ سوگئیں ہیں میں آپ کو بیدار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اس لیے بھی (میں نے تمہیں نہیں بتایا) کہ کہیں آپ ڈر نہ جائیں پس جبریل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں بقیع (قبرستان) میں آؤں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کروں۔"

وَ فِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ: فَقَالَ: ((إِنَّ رَبَّكَ یَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِیَ أَهْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ۔ قَالَتْ قُلْتُ: کَیْفَ أَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ((قُوْلِی السَّلَامُ عَلٰی أَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ))

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا" آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں کیسے کہوں؟" آپ نے فرمایا" تو کہہ اے مومن و مسلمان گھر والو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ اللہ ہم میں سے پہلے اور پچھلے تمام مسلمانوں پر رحم کرے اور ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔"

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها]

تشریح: مسلمانوں کے قبرستان میں ان کے لیے دعا و استغفار کرنا' اللہ و رسول ﷺ کا حکم ہے۔ جیسے نماز و زکوٰۃ' کھانے' پینے وغیرہ کے متعلق اسلامی تعلیمات و ہدایات موجود ہیں اسی طرح یہ قبرستان جانے کے متعلق تعلیم ہے ورنہ وہ سنتے نہیں کیونکہ قرآن وحدیث میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ مُردے نہیں سنتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ (فاطر:۲۲) ''اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔'' اور فرمایا: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ (النحل:۸۰) ''بے شک آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' اسی طرح تمام صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی ایک صحابی سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اپنے مسائل و ضروریات میں کبھی رسول اللہ ﷺ کی قبر پر جا کر سوال کیا ہو یا حاجت روائی طلب کی ہو۔ حالانکہ ضروریات تو ان کو بھی پیش آتی تھیں۔ اور وہ بھی مصائب سے دو چار تھے۔ اب دیکھیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دورِ خلافت میں کتنی مشکلات آئیں اور وہ تمام صحابہ کرام ﷺ میں سے اللہ کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ اور ان کو رازدانِ رسول کا درجہ حاصل تھا۔ لیکن انہوں نے بھی اپنے مسائل میں کبھی قبرِ رسول پر جا کر فریاد نہیں کی۔

جب امت میں سے سب سے افضل گروہ نے دنیا میں سب سے افضل قبر سے سوال کرنے اور مشکل کشائی کرانے کا معاملہ نہیں کیا اور جب رسول اللہ ﷺ قبر میں ان کی مشکلات نہ سن سکے اور ان کی فریاد رسی نہ کر سکے۔ تو اور کون صاحبِ قبر کرنی والا ہو سکتا ہے اور اسے داتا یا دستگیر کہا جا سکتا ہے چونکہ قبور شرک و کفر میں مبتلاء ہونے کا بہت بڑا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ساتھ نہایت شفقت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے قبروں کے متعلق سخت تعلیمات دیں کہ قبر پختہ نہیں بنانی' اس پر لکھنا نہیں اور اس پر عمارت نہیں بنانی وغیرہ کہ ان چیزوں سے قبر دوسری قبروں سے نمایاں ہوتی ہے اور شیطان کو لوگوں کو گمراہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی لیے آپ نے امت کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِداً)) (مسلم شریف، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور) ''یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا''۔ اسی طرح آپ نے فرمایا: ((اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ۔ وَالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدًا)) (مسند أحمد۔ المستدرك للحاكم) ''کہ قیامت ان بدترین لوگوں پر قائم ہوگی جو قبروں کی پوجا کر رہے ہونگے۔'' یہی وجہ ہے کہ قرآن میں انبیاء و رسل علیہم السلام کی تعلیمات کا ذکر موجود ہے لیکن پورے قرآن میں کسی نبی و رسول کی قبر کا ذکر نہیں اور نہ اس کی جگہ بتائی گئی ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمہیں انبیاء و رسل علیہم السلام کی قبروں کی بجائے ان کی تعلیمات سے سروکار ہونا چاہیئے۔ جب انبیاء و رسل علیہم السلام کی قبور مرجع خلائق نہیں بن سکتیں تو ان کے غلاموں کے غلاموں کی قبور کیسے مشکل کشائی و حاجت روائی کے اڈے بن سکتی ہیں۔ لہٰذا قرآن و حدیث سے قبور کے متعلق صرف تین امور ہی ثابت ہیں

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔

(۱) قبروں کی زیارت (۲) ان کے لیے دعا (ان سے نہیں)۔ (۳) اور آخرت کی یاد

لیکن مسلمانانِ عالم عمومی طور پر اور پاک و ہند کے مسلمان خصوصی طور پر قبروں کے شرک میں بہت کثرت سے اور بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ بلکہ شرک کے ساتھ ساتھ اب قبریں کاروبار کی حیثیت اختیار کر گئی ہیں کہ پاکستان کے تمام محکمے خسارہ و نقصان میں چل رہے ہیں سوائے قبروں والے محکمے کے (محکمہ اوقاف) کہ اس میں بچت ہی بچت ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾ (یوسف: ۱۰۶) ''ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يَلْحَقُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنَ الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ

میت کو مرنے کے بعد ملنے والے اجر و ثواب کا ذکر

فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لیے دعا و استغفار کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

[سورة الحشر: ۱۰]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے کہیں گے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ اور دشمنی نہ ڈال اے ہمارے رب! بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

[سورة محمد: ۱۹]

اور فرمایا: ''(اے نبی) پس یقین کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔''

وَأَمَّا مِنَ السُّنَّةِ فَكَثِيْرَةٌ مِّنْهَا

سنت سے بھی میت کو اجر و ثواب پہنچنے کا بکثرت ثبوت موجود ہے

فَضْلُ دُعَاءِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ

والد کے لیے اولاد کی دعا کی فضیلت

(۳۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ

۳۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا

جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ. أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ))

جارہا ہو۔ (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته]

(۳۷۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهِ! فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ))

۳۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے میرے رب! میرے درجہ کی بلندی کس وجہ سے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرے لیے تیرے لڑکے کے استغفار (بخشش کی دعا) کی وجہ سے۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۵۰۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: انسان کے اعمال میں سے تین عمل ایسے ہیں جن کا ثواب اس کو مرنے کے بعد بھی ملتا ہے' ان میں سے ایک صدقہ جاریہ ہے۔ جیسے مسجد و مدرسہ اور ہسپتال یا سرائے یا کنواں وغیرہ

(۲) دوسرا علم! جس کی اس نے درس و تدریس اور تعلیم و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے ذریعے سے نشر و اشاعت کی اور اپنے پیچھے شاگرد اور وعظ و نصیحت سے متاثر ہونے والے افراد اور تصنیف شدہ کتب و رسائل چھوڑ گیا۔ جن کا ثواب اس کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

(۳) تیسرا اولاد صالح! جو اپنے والد کے مرنے کے بعد اس کے لیے دعا و استغفار کرتی ہے۔ میت کے ایصالِ ثواب کے لیے مسنون طریقے صرف یہی ہیں۔

لہٰذا رائے قیاس اور رسم و رواج کی بناء پر میت کے لیے اختیار کردہ ایصالِ ثواب کے طریقے اور متعین دنوں کی مجالس و محافل خلاف سنت ہیں۔ کیونکہ عبادات و قربات میں عقل و قیاس دلیل نہیں بلکہ دلیل صرف اور صرف کتاب و سنت ہے۔ البتہ اگر میت کے ذمہ قرضہ یا حج یا کوئی نذر یا نذر کے روزے ہوں تو وہ ورثاء کو ادا کر دینے چاہئیں اس سے ان شاء اللہ وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔

فَضْلُ دُعَاءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَاهِرِ الْغَيْبِ

مسلمان کی اپنے اسلامی بھائی کے لیے غائبانہ دعا کی فضیلت

(۳۸۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَ

۳۸۰۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کوئی مسلمان آدمی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر حاضری میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی اسی طرح

لَكَ بِمِثْلٍ))

ہو۔"

وَفِي الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ لِمُسْلِمٍ ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے "مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا مقبول ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے' جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور اللہ تجھے بھی دے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب]

باب نمبر 5
صفحہ نمبر 271 تا 292
کتاب الصیام
روزوں کا بیان

فَضْلُ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت

(۳۸۱) عَنْ أَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامُ فَإِنَّهُ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ))

۳۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے فرمایا انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' اور روزہ ڈھال ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ بے حیائی کی باتیں کرے نہ شور وغل کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو یہ کہہ دے میں تو روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو (خالی معدہ کی وجہ سے مہک) اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ جن میں وہ خوش ہوتا ہے روزہ افطار کرتے وقت خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب اپنے رب سے ملے گا (اس کی جزا دیکھ کر) اپنے روزہ سے خوش ہوگا۔“

وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ......)) اَلْحَدِيْثُ

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر انسان کے (اچھے) عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزے کا معاملہ دیگر اعمال سے مختلف ہے“ آگے حدیث تقریباً پہلے کی طرح ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب هل يقول إنى صائم إذا شتم۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الصيام، باب فضل الصيام]

اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوْبِ

روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

(۳۸۲) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ يَحْفَظُ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ

۳۸۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کہا تم میں سے نبی ﷺ سے فتنہ کے بارے میں مروی حدیث کس کو یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”آدمی کا فتنہ گھر، مال اور پڑوسی کے بارے میں ہے نماز' روزہ

تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ)) الْحَدِيْثَ وَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ ((الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

اور صدقہ اس کا کفارہ ہے۔"
اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے کہ "نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب الصوم کفارۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان إن الإسلام بدأ غریبا ......]

(۳۸۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ))
وَفِيْ رِوَايَةٍ ((مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ))

۳۸۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پانچ نمازیں' جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک کی درمیانی مدت کے لیے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔"
اور ایک روایت میں ہے "جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعۃ إلی الجمعۃ و رمضان إلی رمضان مکفرات لما بینھن]

(۳۸٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ عَرَفَ حُدُوْدَهُ وَ تَحَفَّظَ مِمَّا كَانَ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيْهِ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ))

۳۸۴۔ عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو آدمی رمضان کے روزے رکھے' اس کی حدود کو پہچانے اور رمضان کا مکمل احترام کرے اور خیال رکھے تو اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۵۵۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۳۸۵) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مُرْنِيْ بِأَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ۔ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ))

۳۸۵۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا آپ مجھے کسی بات کا حکم کریں جو میں آپ سے اخذ کروں۔ (یعنی نصیحت کریں) آپ نے فرمایا: "روزے رکھا کرو۔ کیونکہ اس کی مثل کوئی نہیں۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامۃ فی فضل الصائم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

بَابُ الرَّيَّانِ خَاصٌّ بِأَهْلِ الصَّوْمِ

(٣٨٦) عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَيْضًا ((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ: ((مَنْ دَخَلَ فِيْهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا))

باب الرّیان روزے داروں کے لیے خاص ہے

۳۸۶۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جنت کے ایک دروازہ کو ''ریان'' کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔''

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ''باب الریان'' ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔''

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ ''جو اس دروازہ سے داخل ہوگا وہ پیے گا اور جس نے پی لیا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب الریان للصائمین - و صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب فضل الصیام۔ و صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفة أبواب الجنة۔ و سنن النسائی کتاب الصیام۔ باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة فی فضل الصائم]

(٣٨٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ)) فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ

۳۸۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلوۃ سے پکارا جائے گا۔ اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر

اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِیْ أَنْتَ وَ أُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰی أَحَدٍ مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ))

قربان ہوں ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بھی پکارا جانے والا نقصان وخسارہ میں نہیں (کیونکہ اصل مقصد تو جنت میں داخل ہونا ہے) لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا "ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو بھی انہی میں سے ہوگا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب الریان للصائمین۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰة، باب من جمع الصدقة وأعمال البر]

فَضْلُ رَمَضَانَ وَ فَضْلُ صِیَامِهٖ

رمضان اوراس کے روزوں کی فضیلت

(۳۸۸) أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِی أَنَسٍ مَوْلَی التَّیْمِیِّیْنَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ))

۳۸۸۔ ابن ابی انس مولیٰ تیمیین اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"

وَفِیْ رِوَایَةٍ ((فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ))

اور ایک روایت میں ہے "جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان۔ و صحیح مسلم' أول کتاب الصیام]

(۳۸۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النِّیْرَانِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ یُنَادِیْ مُنَادٍ: یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ أَقْبِلْ، وَ یَابَاغِیَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ

۳۸۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے حق کے طالب و متلاشی! آگے بڑھ (اور نیکیاں کرلے) اور اے شر کے طالب و

مِنَ النَّارِ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ))

متلاشی! رک جا (برائیوں سے باز آ جا) اور اللہ ہر رات جہنم سے کئی لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔"

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الصوم، باب ماجاء فی فضل شهر رمضان ۔ (روایت صحیح ہے۔) و سنن ابن ماجه۔ أبواب ما جاء فی الصیام۔ باب ما جاء فی فضل شهر رمضان]

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ((وِقَايَةٌ))

روزہ ڈھال ہے (جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ)

(۳۹۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ دَعَالَهُ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))

۳۹۰۔ سعید بن ابی ہند سے روایت ہے کہ مطرف' جو کہ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں' کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دودھ منگوایا تا کہ اسے پلائیں تو مطرف نے کہا میں روزے سے ہوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "روزہ ڈھال ہے جیسے تمہارے لیے قتال (لڑائی) سے ڈھال ہوتی ہے۔"

اور ایک روایت میں ہے "روزہ جہنم سے ایسے ڈھال ہے۔ جیسے تمہارے لیے قتال سے ڈھال ہوتی ہے۔"

تخریج: [سنن النسائی ، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة فی فضل الصائم۔ (روایت صحیح ہے۔) و سنن ابن ماجه۔ أبواب ما جاء فی الصیام۔ باب ما جاء فی فضل الصیام]

(۳۹۱) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِ جَاءٌ))

۳۹۱۔ علقمہ بیان کرتے ہیں میں ایک دفعہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ نے فرمایا "جو شادی کی طاقت رکھتا ہے' وہ شادی کرے کیونکہ شادی نظر کی پاکیزگی اور شرمگاہ کی حفاظت کا سبب ہے۔ اور جو شادی کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ وہ اس کی شہوت کو کم کرتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزبة۔ و صحیح مسلم۔ أول کتاب النکاح]

فَضْلُ صَوْمِ رَمَضَانَ احْتِسَابًا وَّ إِيْمَانًا بِمَا عِنْدَاللّٰهِ

اللہ پر ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزوں کی فضیلت

(۳۹۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۳۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب من صام رمضان إیماناً...... و صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح]

وَمِنْ فَضْلِ الصَّوْمِ

روزہ کی فضیلت میں مزید احادیث

(۳۹۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ تُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَ تُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ))

۳۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے پاس مبارک مہینہ رمضان آ گیا۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیاطین بند کر دیئے جاتے ہیں' اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے' جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو وہ (بھلائی سے) محروم ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی معمر فیه (فی فضل شهر رمضان)۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

(۳۹٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُوْمٌ))

۳۹۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رمضان کا مہینہ داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ مہینہ تمہارے پاس آ چکا ہے' اس میں ایک رات ہے وہ ہزار مہینے سے افضل ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائی سے محروم رہا۔ اور اس کی بھلائی سے صرف محروم ہی محروم ہو سکتا ہے۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب ما جاء فی الصیام، باب ماجاء فی فضل شهر رمضان۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ السُّحُوْرِ

سحری کی فضیلت

(٣٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً))

٣٩٥۔عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ''سحری تناول کیا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب برکة السحور من غیر إیجاب ۔ و صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابه]

(٣٩٦) عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحَرِ))

٣٩٦۔عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابه]

(٣٩٧) عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ ((إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوْهُ))

٣٩٧۔عبدالحمید صاحب الزیادی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ سحری کا کھانا کھا رہے تھے۔آپ نے فرمایا: ''بیشک سحری کا کھانا برکت ہے جو اللہ نے تمہیں ہی عطا کی ہے، اس کو مت چھوڑو۔''

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الصیام، باب فضل السحور۔ ٢١٦٤ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ سحری کا اہتمام اور اس کا تناول کرنا مسنون ہے۔اور اہل اسلام اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں میں یہی سحری کھانے کا فرق ہے کہ وہ نہیں کھاتے اور ہم کھاتے ہیں۔اس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو سحری قصداً اور جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور اس کو باعثِ ثواب اور تقرب إلی الله کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

فَضْلُ تَأْخِيْرِ السُّحُوْرِ وَ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ

سحری دیر سے اور افطاری جلد کرنے کی فضیلت

(٣٩٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

٣٩٨۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ))

فرمایا "لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔"

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الإفطار۔ و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابه]

(٣٩٩) عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ قُلْنَا: عَبْدُاللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) قَالَتْ: كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَادَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰی۔

۳۹۹۔ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ہم نے عرض کیا' ام المومنین! محمد ﷺ کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک نماز اور افطاری میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نماز اور افطاری میں دیر کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ نماز اور افطاری میں جلدی کون کرتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

اور ابو کریب نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ دوسرے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابه۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٤٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی يُؤَخِّرُوْنَ))

۴۰۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ (افطاری میں) دیر کرتے ہیں۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصیام، باب مایستحب من تعجیل الفطر۔ (روایت حسن ہے۔)]

صَوْمُ دَاوُدَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ ((كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا))

سب سے افضل روزے صومِ داؤد ہیں "وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے"

(٤٠١) أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنِّيْ أَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَ لَأَقُوْمَنَّ

۴۰۱۔ سعید بن میسب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ بے شک عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں پتہ چلا کہ میں کہتا ہوں کہ میں زندگی بھر ہر روز روزہ رکھوں گا اور ساری رات قیام کیا کروں گا (آپ نے مجھ

اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي قَالَ: ((فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ۔ فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَ قُمْ وَ نَمْ، وَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَ ذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ)) فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ))

سے پوچھا) میں نے آپ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ واقعی میں نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گا۔ تو (نفلی) روزے رکھ بھی اور چھوڑ بھی، رات کو قیام بھی کر اور سو بھی۔ ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو۔ کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین روزوں سے مہینہ بھر کا ثواب مل جائے گا) اس طرح یہ زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا جناب میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر'' میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھ ایک دن چھوڑ دے۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور وہ سب سے افضل روزے ہیں۔'' میں نے عرض کیا' میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اس سے افضل کوئی نہیں۔''

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ السَّابِقَةِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ

بخاری شریف کی سابقہ حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو بڑھاپے میں کہا کرتے تھے کہ کاش میں نبی ﷺ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کر لیتا (یعنی ہر مہینہ میں تین روزے)۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب صوم الدھر۔ و صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر۔ وصحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب حق الجسم فی الصوم]

(٤٠٢) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُومُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ وَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا))۔

۴۰۲۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں ''اللہ کو تمام روزوں میں سے صوم داؤد محبوب ہے اور اللہ کو تمام نمازوں سے صلوٰۃ داؤد محبوب ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے۔ اور رات کا تیسرا حصہ قیام کرتے تھے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے۔ اور وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر]

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نفلی نماز' نفلی روزوں، اذکار و اوراد اور وظائف پڑھنے میں اعتدال کی راہ اپنانی

چاہیئے تا کہ ہر عمل آسانی اور دوام سے ہو سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین' باب فضیلۃ العمل الدائم من قیام اللیل وغیرہ)

اس لیے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جب بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ روزوں اور رات کے زیادہ قیام میں مشقت و تکلیف محسوس کرتے تھے۔ تو افسوس کرتے ہوئے کہتے تھے' کاش کہ میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت قبول کر لیتا تو آج تکلیف سے دوچار نہ ہوتا۔

لہٰذا رات کے قیام میں سب سے افضل نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات آرام کیا جائے' پھر رات کا تیسرا حصہ عبادت کی جائے پھر رات کے آخر میں رات کا چھٹا حصہ آرام کیا جائے۔ اور نفلی روزوں میں سے سب سے افضل روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

فَضْلُ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ يَوْمِ عَرَفَةَ ((لِمَنْ لَمْ يَكُنْ بِعَرَفَةَ))

دس محرم اور یوم عرفہ ''یہ روزہ اس کے لیے ہے جو عرفات میں نہ ہو'' کے روزہ کی فضیلت

(٤٠٣) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُوْمُ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: ((لَاصَامَ وَ لَا أَفْطَرَ)) أَوْقَالَ ((لَمْ يَصُمْ وَ لَمْ يُفْطِرْ)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَ يُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ

۴۰۳۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ آپ (سوال کے انداز پر) ناراض ہوئے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو فرمایا ہم اللہ کے رب' اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ یہ کلام بار بار دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کی ناراضگی دور ہو گئی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ کے رسول! تمام زمانہ روزہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو دن روزے رکھنے اور ایک دن افطار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ''یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جناب ایک دن

يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ وَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ))

روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میری خواہش ہے کہ میں اس کی طاقت دیا جاؤں' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر مہینہ کے تین روزے اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے یہ سارے زمانہ کے روزے ہیں۔ یوم عرفہ کے روزہ سے' میں اللہ سے گزشتہ اور آئندہ ایک ایک سال کے گناہوں کے کفارہ کی امید رکھتا ہوں۔ اور یوم عاشوراء کے روزہ سے میں اللہ سے گزشتہ ایک سال کے گناہوں کے کفارہ کی امید رکھتا ہوں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ آیام من کل شھر و صوم یوم عرفۃ]

(٤٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ))

۴۰۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ''میں نے نبی ﷺ کو عاشوراء کے روزے اور رمضان المبارک کے روزوں سے زیادہ کسی اور دن کے روزہ کو فضیلت دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء]

فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کی فضیلت

(٤٠٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ))

۴۰۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم]

((فَضْلُ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ)) اِتِّبَاعًا لِرَمَضَانَ

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

(٤٠٦) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ

۴۰۶۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ (نفلی) روزے رکھے تو یہ سارے زمانے کے

كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

روزے رکھنے کی مانند ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال اتباعاً لرمضان]

(٤٠٧) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا))

۴۰۷۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے' اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب ما جاء فى الصيام، باب صيام ستة أيام من شوال]

فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

(٤٠٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

۴۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزہ کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء فى صوم يوم الاثنين والخميس۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(٤٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَ أَنَا صَائِمٌ))

۴۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سوموار اور جمعرات کو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل اللہ کے ہاں پیش ہو تو میں روزہ سے ہوں۔"

لٰكِنْ زَادَ ابْنُ مَاجَةَ فِيْهِ: ((يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا))

اور ابن ماجہ نے اس سے زائد نقل کیا ہے "اللہ ان دو دنوں میں ان دو آدمیوں کے سوا' جو آپس میں ناراض ہوں' ہر مسلمان کو معاف کر دیتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے' ان دونوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔"

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء فى صوم يوم الاثنين والخميس - وسنن ابن ماجه۔ أبواب ما جاء فى الصيام۔ باب صيام يوم الاثنين و الخميس۔ (روایت لغیرہ ہے۔)]

(٤١٠) حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُوْمُ حَتّٰى لَا تَكَادَ

۴۱۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ روزے رکھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ

تُفْطِرُ وَ تُفْطِرُ حَتّٰی لَا تَكَادُ أَنْ تَصُوْمَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَ إِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ ((أَيُّ يَوْمَيْنِ؟)) قُلْتُ: يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ قَالَ: ((ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ أَنَا صَائِمٌ))

اب آپ افطار (یعنی روزہ ترک) نہیں کریں گے اور آپ روزے افطار کرتے ہیں تو لگتا ہے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔سوائے دو دنوں کے اگر وہ آپ کے (لگاتار) روزوں میں آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ ان دونوں کا روزہ (اہتمام سے) رکھتے ہیں۔آپ نے پوچھا ''کون سے دو دن؟'' میں نے عرض کیا' سوموار اور جمعرات۔آپ نے فرمایا ''ان دو دنوں میں رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں روزے دار ہوں۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب صوم النبی بأبی ہو و أمی و ذکر اختلاف الناقلین ......]

فَضْلُ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَالْوَصِيَّةُ بِذٰلِكَ

مہینے کے تین روزے رکھنے کی فضیلت اور اس بارے میں وصیت

(٤١١) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔ وَفِيْهِ ((وَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَ ذٰلِكَ مَثَلُ صِيَامِ الدَّهْرِ))

۴۱۱۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں حدیث طویل ہے اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) فرمایا ''ہر مہینہ کے تین روزے رکھ چونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔تو اس طرح سارے زمانے کے روزوں کی مانند ہو جائے گا۔''

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب صوم الدھر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الصیام۔ باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرربہ]

(٤١٢) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ ﷺ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَبَدًا أَوْصَانِيْ بِصَلَاةِ الضُّحٰی وَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))

۴۱۲۔ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔میں ان شاء اللہ ان کو کبھی بھی ترک نہیں کروں گا۔آپ نے چاشت کی نماز، سونے سے پہلے وتر پڑھنے اور ہر مہینہ سے تین دن روزہ رکھنے کی مجھے وصیت فرمائی۔

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب صوم ثلاثة أیام من الشھر (روایت صحیح ہے۔)]

(٤١٣) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۴۱۳۔ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ہر مہینہ کے تین روزے رکھے تو یہ زمانے بھر کے روزے شمار ہوں گے پس اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق

تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الأعراف:١٦٠) اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ))

نازل فرمادی کہ ''جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے۔'' ایک دن دس دن کے برابر ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء فی صوم ثلاثة أیام من کل شهر]

تشریح: جب ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو ہر مہینہ کے تین روزوں کا ثواب پورے مہینہ کا ملے گا۔ اس طرح ہر مہینہ کے تین روزے رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا اور ان کے اہتمام اور دوام سے زمانہ بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

(٤١٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهٗ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ))

۴۱۴۔ سعید بن ابی ہند سے روایت ہے کہ مطرف نے بیان کیا کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''ہر مہینہ کے تین روزے اچھے روزے ہیں۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی أبی عثمان فی حدیث أبی هريرة فی صیام ثلاثة أیام من کل شهر]

فَضْلُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ إِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ

ایام بیض کے روزوں کی فضیلت (قمری مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ)

(٤١٥) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَ أَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ))

۴۱۵۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ہر مہینہ کے تین روزے زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔ اور ایام بیض ہر مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخیں ہیں۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثة أیام من کل شهر]

تشریح: بیض أبیض کی جمع ہے بمعنی سفید۔ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ ان دنوں کی راتیں چاندنی کی وجہ سے روشن ہوتی ہیں۔ ان دنوں کے روزے افضل ہیں۔ اگرچہ دوسرے دنوں میں بھی روزے رکھنے جائز ہیں۔ لہٰذا ان دنوں کے روزوں کا خاص اہتمام ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ تمام نیک اعمال کی اخلاص و استقامت سے توفیق دے۔ آمین۔

(٤١٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ

۴۱۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوْا وَ أَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ)) قَالَ إِنِّيْ أَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ))

کی خدمت میں ایک بھنا ہوا خرگوش لے کر آیا اس نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خود نہ کھایا اور لوگوں کو کھانے کا حکم دیا اور اعرابی نے بھی نہ کھایا۔ تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا ''تو کیوں نہیں کھا رہا۔'' اس نے جواب دیا میں مہینہ کے تین روزے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ''اگر تو نے روزے رکھنے ہی ہیں تو پھر روشن دنوں (یعنی ایام بیض) کے روزے رکھ۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحة فی الخبر فی صیام ثلاثة أیام من کل شهر]

فَضْلُ الصَّوْمِ فِيْ شَعْبَانَ

شعبان میں روزوں کی فضیلت

(٤١٧) عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ ؓ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: ((لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، وَ كَانَ يَقُوْلُ ((خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)) وَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قَلَّتْ وَ كَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا))

۴۱۷۔ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ ؓ نے انہیں بتایا کہ ''نبی ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ شعبان کے تقریباً مکمل روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ''تم عمل اتنا کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم (عمل کرنے سے) اکتا جاؤ گے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو سب سے محبوب نماز وہ تھی جس پر ہمیشگی ہو چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ اور جب آپ کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ، وَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَ مَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ))

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے ''رسول اللہ ﷺ (اس کثرت سے) روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ (اب) آپ روزے افطار نہیں کریں گے اور (اس کثرت سے) روزے افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے کہ (اب) آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی مہینہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب صوم شعبان۔ و صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب صیام النبی فی غیر رمضان]

(٤١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّصُوْمَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

۴۱۸۔ عبداللہ بن ابی قیس نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ کو تمام مہینوں سے زیادہ شعبان کے روزے پسند تھے۔ پھر اس کو رمضان المبارک کے ساتھ ملاتے۔

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصیام، باب فی صوم شعبان۔ (روایت حسن ہے۔)]

بَابُ مَا يَنْبَغِي مِنْ تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الصَّوْمِ

روزے کے دوران بے ہودہ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیئے

(٤١٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ))

۴۱۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو آدمی (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور و العمل به فی الصوم]

مَا يُسْتَحَبُّ الْفِطْرُ عَلَيْهِ لِلصَّائِمِ

روزہ کس چیز سے افطار کرنا مستحب ہے

(٤٢٠) حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ۔

۴۲۰۔ ثابت البنانی سے روایت ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصیام، باب مایفطر علیه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ مَتٰى تُتَحَرّٰى

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کو کب تلاش کیا جائے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔"

(٤٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۴۲۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب قیام لیلة القدر من الإیمان]

(٤٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ))

۴۲۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ کرام کو خواب میں لیلۃ القدر (رمضان المبارک کے) آخری سات دنوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب (لیلۃ القدر کے بارے میں) آخری سات دنوں میں متفق و موافق ہو گئے ہیں۔ پس جو لیلۃ القدر کی تلاش و جستجو کرنا چاہتا ہو وہ اس کو آخری سات دنوں میں تلاش کرے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضل لیلة القدر، باب التماس لیلة القدر فی السبع الأواخر۔ و صحیح مسلم' کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر]

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

جو روزہ افطار کرائے

(٤٢٣) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ))

۴۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ پس آپ نے وہ تناول فرمایا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''روزے داروں نے تمہارے پاس افطار کیا۔ نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لیے بخشش کی دعا کی۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الأطعمة، باب الدعاء لرب الطعام إذا أكل عنده۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

روزہ افطار کرانے والے کی فضیلت

(٤٢٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا))

۴۲۴۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا۔ اور روزہ دار کے اجر سے کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔''

تخریج: [جامع الترمذي' أبواب الصوم، باب ماجاء في فضل من فطر صائماً۔ (شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)]

(٤٢٥) عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَاسَعِيْدٍ وَكَانَ لِيْ صَدِيْقًا۔ فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا وَ قَالَ: ((إِنِّي أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا۔ أَوْنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَرْجِعْ)) فَرَجَعْنَا وَ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَ كَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ، وَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ"۔

۴۲۵۔ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے دوست ابوسعید رضی اللہ عنہ سے (لیلۃ القدر کے متعلق) سوال کیا تو انہوں نے بتایا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کا درمیانی عشرہ اعتکاف کیا تو آپ بیس رمضان کی صبح باہر تشریف لائے تو آپ نے ہمیں خطاب کیا تو فرمایا ''مجھے لیلۃ القدر (خواب میں) دکھائی گئی تھی پھر میں بھلا دیا گیا ہوں یا بھول گیا ہوں۔ پس تم لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا (خواب میں) کہ میں پانی اور مٹی (کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جو میرے ساتھ اعتکاف بیٹھا ہے وہ (اعتکاف ختم کر کے) گھر لوٹ جائے۔'' پس ہم لوٹ گئے اور آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔ پس بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور نماز ادا کی گئی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ میں نے آپ کی پیشانی پر مٹی کا نشان دیکھا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهٗ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِيْنَتْ لَهٗ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيْدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ ......)) اَلْحَدِيْثُ

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ''آپ نے لیلۃ القدر واضح ہونے سے پہلے اس کی تلاش میں رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا۔ جب دس دن پورے ہوگئے تو آپ نے خیمہ گرانے کا حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا پھر آپ پر واضح ہو گیا کہ وہ آخری عشرہ میں ہے تو آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو اسے دوبارہ لگا دیا گیا۔ پھر آپ لوگوں کے پاس آئے'' (اور خطاب فرمایا) آگے حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب فضل ليلة القدر، باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الصيام ۔ فضل ليلة القدر والحث على طلبها]

(٤٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ))

۴۲۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضل لیلة القدر، باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر]

خَفَاءُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کا مخفی ہونا

(٤٢٧) أَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ((إِنِّيْ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَ كُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ إِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَ عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ، اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ))

۴۲۷۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لیلۃ القدر بتانے کے لیے تشریف لائے' تو دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ''میں تمہیں لیلۃ القدر بتانے کے لیے آیا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے (میں ادھر متوجہ ہو گیا) پس لیلۃ القدر اٹھا لی گئی شائد یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو۔ تم اس کو (رمضان المبارک کی) اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کرو۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى، فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى)).

ایک روایت میں ہے ''تم اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں راتوں میں تلاش کرو۔''

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضل لیلة القدر، باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر]

تنبیہ: مسلمانوں کا باہمی نزع و جدل نہایت قبیح اور شنیع فعل و امر ہے کہ اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر جیسی بابرکت رات کی تعیین بھلا دی گئی حالانکہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو واضح طور پر بتانے آئے تھے کہ وہ کون سی رات ہے۔

فَضْلُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيْرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْاِعْتِكَافِ فِيْهِ

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں (زیادہ نیکیاں کرنے کے لیے) جدوجہد اور اعتکاف کی فضیلت

(٤٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَ أَحْيَا لَيْلَهُ وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ

۴۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب (رمضان المبارک کا آخری) عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی ﷺ عبادت کے لیے کمر کس لیتے شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔

وَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ...... اَلْحَدِيْث

اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ ......(آگے روایت پہلے والی ہے)۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضل لیلۃ القدر، باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الاعتکاف، باب الاجتھاد فی العشر الأواخر من شھر رمضان]

(٤٢٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔
وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زَادَ قَالَ نَافِعٌ وَ قَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۴۲۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف بیٹھتے تھے۔
اور مسلم کی روایت میں ہے نافع بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے اعتکاف کی جگہ دکھائی تھی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإعتکاف۔ باب اعتکاف العشر الأواخر من رمضان]

تشریح: اعتکاف رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے آپ ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے۔ ایک سال نہ بیٹھ سکے۔ تو آئندہ سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

اعتکاف میں روزے دار ہونا اور مسجد شرط ہے یعنی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ جیسے قرآن میں ہے: ﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ ''اور تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔'' اعتکاف کی حالت میں بغیر انسانی ضرورت (پیشاب وغیرہ) کے مسجد سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

فَضْلُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَ فَضْلُ تَأْدِيَتِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

صدقۃ الفطر اور اس کو نماز سے پہلے ادا کرنے کی فضیلت

(٤٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَ مَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ

۴۳۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کی بے ہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے طہارت (معافی) کے لیے اور مساکین کے کھانے کے لیے فطرانہ کی زکوۃ (صدقۃ الفطر) کو فرض فرمایا جو اس کو نماز سے قبل ادا کرے تو وہ زکوۃ مقبول ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے وہ عام صدقات کی

صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ))۔

طرح ایک صدقہ ہے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر]

تشریح: صدقۃ الفطر ہر مسلمان مرد وعورت جوان، بچے، بوڑھے بیمار وتندرست پر فرض ہے۔ جو ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) فی کس ادا کرنا چاہیئے اور اس کے مصارف زکوٰۃ کے مصارف یعنی فقراء، مساکین، نومسلم، قیدی ومقروض اور مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔

فَضْلُ يَوْمَيْ عِيْدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دنوں کی فضیلت

(٤٣١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَ لَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ: ((مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ))

۴۳۱۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ کے دو دن مقرر تھے۔ جن میں وہ خوشی کرتے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا "یہ دو دن کیا ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ دو دن ہمارے جاہلیت کے تہوار ہیں ہم ان میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" بے شک اللہ نے ان دو دنوں کے بدلے تمہیں دو بہترین دن عطا فرما دیئے ہیں۔ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کا دن۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین]

(٤٣٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ زَادَ: قَالَ نَافِعٌ: وَ لَقَدْ أَرَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۴۳۲۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

اور مسلم کی روایت میں زائد بات یہ ہے نافع بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے اعتکاف کی جگہ دکھائی تھی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر۔ و صحیح مسلم' کتاب الاعتکاف۔ باب اعتکاف العشر الأواخر من رمضان]

تشریح: مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی صرف دو عیدیں ہیں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، لہٰذا عید میلادالنبی سے مشہور ہونے والی عید شرعی عید نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنا یومِ ولادت منانے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ خلفاء راشدین نے اپنے اپنے دورِ خلافت میں اس کا اہتمام کیا حالانکہ وہ پوری امتِ محمد ﷺ میں سب سے افضل تھے

کیونکہ وہ اللہ و رسول ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور بے مثال اطاعت کرتے تھے اور کتاب وسنت پر خود بھی کاربند رہنا اور دوسروں کو اسی راہ پر چلانا ان کی زندگی کا اہم مشن ومقصد تھا۔ تو جو چیز ان کے ایام خلافتِ راشدہ میں ثابت نہیں بلکہ ایامِ تابعین وتبع تابعین اور زمانہ ائمۂ مجتہدین کرام ومحدثینِ عظام میں اس چیز کا نام ونشان نہیں۔ اور اس کا وجود ایک بدعتی اور فاسق وفاجر حکمران حاکم شہر اربل اور اندلس کے بدعتی مولوی ابنِ دحیہ کلبی کے گٹھ جوڑ سے ساتویں صدی میں ہوا۔ اب ایک تو شریعت میں اس کا ویسے ثبوت نہیں پھر اس دن روا رکھی جانے والی خرافات مثلاً شرک و بدعت کا فروغ، کعبہ وقبرِ رسول اللہ ﷺ کی شبیہ ونقل، ڈھول ڈھمکے اور دوسرے آلاتِ موسیقی اور شور وغل اور مرد وزن کا اختلاط اسلام میں سرے سے ہی حرام ہیں۔ ان منکرات کا ارتکاب اور وہ بھی محبتِ رسول ﷺ کے نام پر اہلِ اسلام و ایمان کا شیوہ نہیں۔ بلکہ جذبات وخواہشات کی رو سے بہنے والے اہلِ بدعت وخرافات کا شعار ہے۔

لہٰذا اس سے اجتناب وانکار لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی محبتِ رسول عطا فرمائے۔ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی جملہ امور عقائد وعبادات اور معاملات وغیرہ کی طرح عید منانے اور دن متعین کرنے میں بھی انہی کی اطاعت کریں۔ اپنی سوچ وفکر اور خواہشات وجذبات سے کسی دن کو عید یا خوشی کے لیے متعین نہ کریں۔ یہی ہدایت کی راہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ (النور: ۵۴) ’’اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔‘‘

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ
زکوٰۃ کا بیان

فَضْلُ أَدَاءِ الزَّكَاةِ ((مِنَ الْكِتَابِ))
(قرآن کی رو سے) زکوۃ ادا کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة: ٢٧٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں' نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجران کے رب کے پاس ہے' ان پر کوئی خوف ہے نہ اداسی اور غم۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ١٦٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا﴾ (التوبة: ١٠٣)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

[المؤمنون: ١تا١١]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں جو لغو بات سے منہ موڑ لیتے ہیں جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کے اس قول تک کہ ''یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ﴾

[الأعراف: ١٥٦]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ میں وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾

[الروم: ٣٩]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کچھ صدقہ، زکوۃ تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا اجر دو چند کرنے والے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ فِيْٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾

[سورۃ المعارج: ۲۴-۲۵]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾

[البینۃ: ۵]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں' اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔''

فَضْلُ أَدَاءِ الزَّكَاةِ ((مِنَ السُّنَّةِ))

(سنت کی رو سے) زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

(٤٣٣) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَالَهُ مَالَهُ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرَبٌ مَالَهُ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ))

۴۳۳۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس پر عمل کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس طرح کی بات کیوں کر رہا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کچھ نہیں ہوا وہ ضرورت مند ہے۔ اس کو کہنے دو تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کر' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ]

(٤٣٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ)) قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا))

۴۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر عمل کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا ''ایک اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' اور فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، اور رمضان کے روزے رکھ۔'' اس (اعرابی) نے کہا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں ان باتوں میں اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا ''جس کی خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان، باب بیان الإیمان الذی یدخل به الجنة]

(٤٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ))

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُوْ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ...... اَلْحَدِيْثُ

۴۳۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا......الحدیث

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب دعاءکم إیمانکم۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام و دعائمه العظام]

(٤٣٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ وَ ذُوْ أَهْلٍ وَّ وَلَدٍ وَ حَاضِرَةٍ فَأَخْبِرْنِيْ كَيْفَ أُنْفِقُ وَ كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَ تَصِلُ أَقْرِبَائَكَ وَ تَعْرِفُ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمِسْكِيْنِ)) فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: أَقْلِلْ لِيْ۔ قَالَ: ((فَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا [illegible] إِذَا أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ إِلٰى رَسُوْلِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((نَعَمْ إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلٰى رَسُوْلِيْ فَقَدْ بَرِئْتَ

۴۳۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو تمیم (قبیلہ) کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس بہت وافر مال ہے اور میں صاحب اہل و اولاد ہوں۔ پس آپ مجھے فرمائیں کہ میں کہاں اور کیسے خرچ کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مال سے زکوٰۃ نکال یہ تیری پاکیزگی کا ذریعہ بنے گا۔ اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر اور سوال کرنے والے پڑوسی اور مسکین کے حقوق کا خیال رکھ''۔ اس نے کہا اللہ کے رسول! مجھے اس سے کم بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''رشتہ داروں، مساکین اور مسافر کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے بچو۔'' اس نے کہا اللہ کے رسول! کیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں آپ کے قاصد کو زکوٰۃ ادا کروں تو اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جب تو میرے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دے تو تو بری الذمہ ہو جائے گا اور تجھے ثواب مل جائے گا اور گناہ اس

مِنهَا فَلَكَ أَجْرُهَا وَإِثْمُهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا))

زکوٰۃ میں ردو بدل کرنے والے کو ہوگا۔"

تخریج: [مسند أحمد (۳/ ۱۳۶) (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الزَّكَاةِ وَهِيَ طُهْرَةٌ لِّلْأَمْوَالِ

زکوٰۃ کی فضیلت اور وہ مالوں کی پاکیزگی کا سبب ہے

(٤٣٧) عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ لَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة: ۳۴] قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَّهُ، إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

۴۳۷۔ خالد بن اسلم بیان کرتے ہیں ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے کہا: مجھے اللہ کے اس فرمان ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا﴾ "اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے" کے بارے میں بتائیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "جس نے خزانہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم کی وادی) ہے۔ یہ وعید زکوٰۃ کی فرضیت سے قبل تھی جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوگیا تو اس کو اللہ نے مالوں کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب ما أدی زکوٰۃ فلیس بکنز]

(٤٣٨) حَدِيثُ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ لَمَّا وَعَظَ رَجُلٌ مَلَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَ فِيهَا قِصَّةُ الْحَدِيثِ مُطَوَّلًا وَ فِيهِ "فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ: فَأَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا۔ إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ: ((أَتَرَى أُحُدًا؟)) فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَ أَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَّهُ فَقُلْتُ: أَرَاهُ فَقَالَ: ((مَايَسُرُّنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أُنفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ))

۴۳۸۔ احنف بن قیس سے مروی حدیث' جب ایک آدمی نے قریش کے ایک مجمع میں وعظ کیا اس کا قصہ طویل ہے اس میں یہ بات بھی ہے کہ سب لوگوں نے اپنے سروں کو جھکا کر مکمل خاموشی سے اس آدمی کا وعظ سنا کسی نے کوئی بات نہیں کی۔ جب وہ آدمی جانے لگا تو میں بھی اس کے پیچھے چلا حتیٰ کہ وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے اس کو کہا کہ میں نے دیکھا ہے ان لوگوں نے آپ کا وعظ پسند نہیں کیا تو انھوں نے کہا یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا "احد پہاڑ دیکھ رہے ہو" میں نے دھوپ وغیرہ دیکھی اور سوچنے لگا کہ اس وقت مجھے کوئی کام بھیجیں گے' میں نے کہا جی ہاں میں احد پہاڑ دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: "مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو

ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا.

(اس کو پاس رکھوں) بلکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں وہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ اور میرے پاس اس میں سے صرف تین دینار ہوں" (آپ کے اس فرمان کے باوجود) یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں کچھ بھی نہیں سمجھتے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکنازین للأموال والتغلیظ علیهم]

تشریح: شروع اسلام میں دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے کے لیے دنیا کا مال جمع کرنے کی مذمت کی گئی اور اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ لیکن جب لوگوں میں آخرت کا شوق و رغبت اور دنیا کی بے ثباتی و ناپائیداری جاں گزیں ہوگئی اور زکوٰۃ فرض کر دی گئی تو مال جمع کرنا اور رکھنا معیوب نہ رہا کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے والی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر گزر چکی ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی نظریہ تھا۔ جب مال جمع ہی نہیں ہوگا تو زکوٰۃ اور وراثت وغیرہ کے احکام پر کیسے عمل ہوگا۔ صرف ایک صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ کا ابتداءِ اسلام والا نظریہ تھا کہ ضروریات پوری کرنے کے بعد زائد مال خرچ کر دینا چاہیئے۔ جمع کرنا حرام ہے۔ اس حدیث میں جس واعظ کا ذکر ہے اس سے مراد ابوذر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

فَضْلُ مَنْ أَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ

خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

(٤٣٩) حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهٗ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثٌ مَّنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ عَبَدَاللّٰهَ وَحْدَهٗ فَإِنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَعْطٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَيْهِ فِیْ كُلِّ عَامٍ وَ لَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَ لَا الدَّرِنَةَ وَ لَا الشَّرْطَ اللَّئِيْمَةَ وَ لَا الْمَرِيْضَةَ وَ لٰكِنْ مِّنْ أَوْسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهٗ وَ لَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهٖ وَ زَكّٰى عَبْدٌ

۴۳۹۔ یحییٰ بن جابر بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبدالرحمٰن بن جبیر نے بیان کیا اور انہیں ان کے والد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے تین باتوں پر عمل کیا اس نے ایمان کا ذائقہ پا لیا۔ جس نے صرف ایک اللہ کی عبادت کی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ خوش دلی اور نفس کی سخاوت سے ہر سال زکوٰۃ ادا کی۔ اور (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا، ردّی، بیمار اور لاغر (جانور) ادا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے درمیانے اصول سے زکوٰۃ ادا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے بوڑھے مالوں کا سوال کرتے ہیں نہ ردی مالوں کا (بلکہ درمیانے مال سے زکوٰۃ واجب ہے)۔ اور بندہ اپنے نفس کا تزکیہ کرے" ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! آدمی اپنے

نَفْسَهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ: مَاتَزْكِيَةُ الْمَرْءِ نَفْسَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ((يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ مَعَهُ حَيْثُ مَاكَانَ))

نفس کا کیسے تزکیہ کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ اعتقاد رکھے کہ وہ جہاں بھی ہو اللہ اس کے ساتھ ہے۔"

تخریج: [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۴/ ۹۵ ـ ۹۶ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: (علم اور احاطہ کے لحاظ سے) اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات عرش پر ہے جیسے اس کی شان اور مقام کو لائق ہے۔ اس کا انکار یا اس کی مثال و تشبیہ جائز نہیں۔ کیونکہ جیسے خالق اور مخلوق میں بہت فرق ہے اسی طرح خالق اور مخلوق کی صفات میں بھی بہت فرق ہے۔

فَضْلُ أَدَاءِ زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

(٤٤٠) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا))

۴۴۰۔ ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تیرے لیے افسوس ہو! اس کا معاملہ تو شدید ہے۔ کیا تیرے اونٹ ہیں۔ جن کی تو زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟" اس نے کہا' ہیں۔ آپ نے فرمایا: "پھر تو دریاؤں کے اس پار رہ کر عمل کر کیونکہ اللہ تیرے عمل سے کوئی چیز ضائع نہیں کرے گا۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الزكوٰة، باب زكوٰة الإبل۔ و صحيح مسلم' كتاب الإمارة۔ باب المبايعة]

تشریح: فتح مکہ سے قبل اہلِ اسلام پر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرض تھی' بعد میں منسوخ ہوگئی۔ لگتا ہے کہ آپ کا یہ فرمان فتح مکہ کے بعد کا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے وطن میں رہ کر زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی شعائر و احکام پر عمل کرنے والے کو ہجرت اور مدینہ منورہ کی اقامت کا ثواب ملے گا۔

أَجْرُ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالْخَازِنِ وَالْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا كَانُوْا أُمَنَاءَ

صدقات وصول کرنے والے' خزانچی' غلام اور عورت کا ثواب جب وہ امانت دار ہوں

(٤٤١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا

۴۴۱۔ عائشہ ﷞ روایت کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب عورت اپنے گھر سے معروف طریقہ سے خرچ کرے (یعنی صدقہ کرے) تو اس کو اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور

بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا))

اس کے خاوند کو اس کی کمائی کا ثواب ملے گا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل ثواب ملے گا ان میں سے کوئی بھی کسی کا اجر وثواب کم نہیں کرتا۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الزكوٰة، باب من أمر خادمه بالصدقة و لم يناول بنفسه- وصحيح مسلم' كتاب الزكاة- باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها]

(٤٤٢) عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ))

۴۴۲۔ ہمام بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں "جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے (صدقہ کرے) تو اس کو آدھا ثواب ملے گا۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب البيوع، باب قول الله (وأنفقوا من طيبات ماكسبتم)]

(٤٤٣) عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِذُ وَ رُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنِ))

۴۴۳۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جب امانت دار مسلمان خزانچی اپنے مالک کے حکم کے مطابق پورا پورا خوش دلی سے اس کو ادا کرے جس کے متعلق اس کو حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہو گا۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الزكوٰة، باب آجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد- وصحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب آجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة]

(٤٤٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ))

۴۴۴۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "حق کے ساتھ صدقہ وصول کرنے والا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے' حتیٰ کہ وہ گھر لوٹ آئے۔"

تخریج: [سنن أبي داوٗد' كتاب الخراج والإمارة والفئي، باب في السعاية على الصدقة (روایت حسن ہے۔)]

(٤٤٥) عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ:

۴۴۵۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے ابواللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر سے سنا انہوں نے کہا: میرے مالک نے مجھے گوشت کاٹنے

أَمَرَنِيْ مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا۔ فَجَآءَ نِيْ مِسْكِيْنٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ۔ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ۔ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((لِمَ ضَرَبْتَهُ؟)) فَقَالَ: يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا))

کا حکم دیا۔ پس میرے پاس ایک مسکین آیا تو میں نے اس کو اس گوشت میں سے کچھ دے دیا۔ میرے مالک کو پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا' پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ذکر کیا تو آپ نے اسے طلب کر کے پوچھا۔ ''تو نے اس کو کیوں مارا؟'' اس نے جواب دیا یہ میری اجازت کے بغیر میرا کھانا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ''ثواب تم دونوں کو ملے گا۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ ((نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ))

اور ایک روایت میں ہے میں غلام تھا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ کیا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور اجر و ثواب تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہو گا۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الزكوٰة، باب ما أنفق العبد من مال مولاه]

(٤٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ يَدِ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ))

۴۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''بہترین کمائی عامل کے ہاتھ کی کمائی ہے جب وہ خیر خواہ مخلص ہو۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۳۳۴ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الْحَلَالِ

حلال کمائی سے صدقہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَ يُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ [البقرة ۲۷۶]

اللہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔''

(٤٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص حلال مال سے کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر وہ اسے صاحب صدقہ کے لیے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کو پالتا ہے' یہاں تک کہ (وہ کھجور برابر صدقہ) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الزكوٰة، باب الصدقة من كسب طيب۔ و صحيح مسلم' كتاب

الزکوٰۃ، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها]

(٤٤٨) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ۔ ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))

۴۴۸۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے (جہنم کی) آگ کا تذکرہ کیا تو اس سے پناہ پکڑی اور آپ نے کراہت سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پھر آگ کا تذکرہ کیا۔ پس اس سے پناہ پکڑی آپ نے کراہت سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پھر آگ کا تذکرہ کیا پس اس سے پناہ پکڑی اور آپ نے کراہت سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ دو دفعہ تو ضرور پناہ پکڑی۔ جس میں مجھے شک نہیں۔ پھر فرمایا: ''(جہنم کی) آگ سے بچ جاؤ خواہ کھجور کے آدھے حصے ہی سے کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بھی نہ ہو سکے تو پھر اچھے کلمے کے ذریعے۔''

وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ وَغَيْرِهِ ((ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ذَكَرَ النَّبِيُّ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا...))۔

اور طیالسی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ ''نبی ﷺ نے تین دفعہ آگ کا تذکرہ کیا اور اس سے پناہ پکڑی''۔ باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الأدب، باب طيب الكلام۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الزكاة۔ باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة۔ مسند طيالسى ۱۰۳۵ إلى ۱۰۳۹]

(٤٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ۔ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ (المؤمنون: ٥١) وَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (البقرة:۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَ

۴۴۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! اللہ پاک ہے وہ پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو کچھ کر رہے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔'' اور فرمایا: ''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کیں۔'' پھر آپ نے آدمی کا تذکرہ کیا جو لمبا سفر کرتا ہے پراگندہ حال ہے۔ گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے۔ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے اور حرام کی غذا سے اس کی

غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟))

پرورش ہوئی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ لِلصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ وَ فَضْلُ تَعْجِيْلِهَا

تندرست اور مال کی حرص رکھنے والے شخص کے صدقہ کی فضیلت اور صدقہ میں جلدی کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَأَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ [المنافقون: ۱۰]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے۔''

وَقَوْلُهٗ: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ [البقرة: ۲۵۴]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں دے رکھا ہے' اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

(۴۵۰) حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ ((أَنْ تَصَدَّقَ وَ أَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَ لَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ))

۴۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اجر و ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو جب کہ مال کی حرص تجھ پر غالب ہو۔ فقر کا خوف ہو اور تو مال داری کی امید رکھتا ہو۔ اور اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جب سانس حلق تک آ جائے اور تو کہے فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔ حالانکہ وہ تو خود ہی فلاں (وارث) کا ہو چکا ہے۔''

تخریج: (صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل صدقة الشحیح الصحیح۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ۔ باب بیان أن أفضل الصدقة صدقة الصحیح الشحیح۔)

(۴۵۱) حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهٗ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا

۴۵۱۔ معبد بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا اور حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''صدقہ کرلو کیونکہ تم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا آدمی صدقہ لے کر چلے گا تو وہ صدقہ قبول کرنے والا نہیں پائے گا آدمی (جس

يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْجِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا))

کوصدقہ دینا چاہے گا) کہے گا یہ تو کل لے آتا تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔"

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقۃ قبل الرد۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ باب الترغیب فی الصدقۃ قبل أن لا یوجد من یقبلھا]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ ((مِنَ الْكِتَابِ))

قرآن کی رو سے صدقہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً﴾ (البقرۃ: ۲۷۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پس اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ (الطور: من ۱۷-۱۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ﴾ (الحدید: ۱۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الأحزاب: ۳۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں" آیت کے آخر میں فرمایا" اللہ نے ان سب کے لیے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾ (التغابن: ۱۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا﴾ (المزمل: ۲۰)

اور اللہ نے فرمایا: "اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾

(اللیل: ۱۷-۲۱)

اور اللہ نے فرمایا: ''اور ایسا شخص اس سے دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضا مند ہو جائے گا۔''

فَضْلُ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت

(٤٥٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ، وَ مَازَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ))

۴۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''صدقہ مال کم نہیں کرتا (بلکہ بڑھاتا ہے) اور عفوو درگزری کی وجہ سے اللہ بندے کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع]

(٤٥٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ۔ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَاللّٰهِ: لِمَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَ آكُلُ أَنَا وَ عِيَالِيْ ثُلُثًا، وَ أَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ))

۴۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''اس دوران کہ ایک آدمی صحراء میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل کے ایک ٹکڑے سے آواز سنی فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ پس بادل کا یہ ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک سنگلاخ زمین میں برسا دیا پس ان نالوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی اپنے اندر جمع کر لیا۔ (اور پانی چلنے لگا) یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چلا' (آگے جا کر ایک مقام پر دیکھا) کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسی (اوزار) سے اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے۔ اس نے اس سے پوچھا اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتلایا جو اس نے بدلی سے سنا تھا پس باغبان نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ اور یہ وہی نام ہے جو تو نے اپنا بتلایا ہے۔ تُو اس باغ میں ایسا کون سا عمل کرتا ہے؟ (کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لیے اللہ تعالیٰ نے بادل کو حکم دیا) اس

باغ والے نے کہا جب تو پوچھتا ہے تو بتا دیتا ہوں کہ میں اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے تیسرا حصہ صدقہ کرتا ہوں' تیسرا حصہ میری اور میرے اہل وعیال کی خوراک ہے اور اس کا تیسرا حصہ میں اس باغ پر دوبارہ لگا دیتا ہوں۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق' باب فضل الإنفاق علی المساکین و ابن السبیل]

اَلصَّدَقَةُ تَسْتُرُ خَطَايَا الْإِنْسَانِ

صدقہ انسان کے گناہوں کی ستر پوشی کرتا ہے

(٤٥٤) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ)) حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ۔ أَوْ وَفَرَتْ۔ عَلَى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَ تَعْفُوَ أَثَرَهُ۔ وَ أَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ))

۴۵۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دو آدمی ہیں ان کے بدن پر لوہے کی زرہیں ہیں۔"

ابو الزناد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن نے اس کو بیان کیا کہ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دو آدمیوں کے بدن پر سینے سے ہنسلی (کی ہڈی) تک لوہے کی زرہیں ہوں۔ پس خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو یہ زرہ اس کے بدن پر مکمل بیٹھ جاتی ہے۔ یا پوری آ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے قدم کے نشان ظاہر نہیں ہونے دیتی۔ اور بخیل چونکہ کچھ بھی خرچ نہیں کرنا چاہتا اس لیے زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے پس وہ اسے ڈھیلا کرتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب مثل البخیل والمتصدق]

إِظْلَالُ الصَّدَقَةِ صَاحِبَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى أَنْ يَّحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ الْعِبَادِ

صدقہ قیامت کے دن صدقہ کرنے والے کو اپنے سایہ میں رکھے گا یہاں تک کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا

(٤٥٥) أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ

۴۵۵۔ حرملہ بن عمران سے روایت ہے کہ انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے سنا اور وہ کہتے ہیں' ابوالخیر نے ان کو بیان کیا کہ انہوں

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ امْرِئٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ قَالَ يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ)) قَالَ يَزِيْدُ: وَ كَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ إِلَّا تَصَدَّقَ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَ لَوْ كَعْكَةً أَوْ بَصَلَةً أَوْ كَذَا۔

نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔"
اور یزید کا بیان ہے کہ ابوالخیر ہر روز کچھ نہ کچھ ضرور صدقہ کرتے تھے خواہ کیک یا پیاز وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۱۴۷ ۔ ۱۴۸ (روایت صحیح ہے۔)]

(٤٥٦) حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ أَوَّلُ أَهْلِ مِصْرٍ يَرُوْحُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ مَا رَأَيْتُهُ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلَّا وَ فِيْ كُمِّهِ صَدَقَةٌ، إِمَّا فُلُوْسٌ، وَ إِمَّا خُبْزٌ وَ إِمَّا قَمْحٌ حَتّٰى رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَحْمِلُهُ، قَالَ فَأَقُوْلُ: يَا أَبَا الْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا يُنْتِنُ ثِيَابَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ حَبِيْبٍ! أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَجِدْ فِي الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرَهُ، إِنَّهُ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ))

۴۵۶۔ یزید بن ابی حبیب مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا: وہ تمام اہلِ مصر میں سے مسجد کی طرف پہلے جاتے اور میں نے جب بھی اس کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی آستین میں صدقہ موجود ہوتا تھا۔ پیسے یا روٹی یا گندم حتیٰ کہ بعض اوقات میں نے ان کو دیکھا کہ وہ پیاز اٹھائے ہوئے ہیں میں نے کہا ابوالخیر! یہ (پیاز) آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دے گا تو وہ کہتے ابنِ حبیب! میرے گھر میں اس (پیاز) کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ میں اس کا صدقہ کرتا۔ کیونکہ ایک صحابیٔ رسول ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔"

تخریج: [صحيح ابن خزيمة ۲۴۳۲ (روایت حسن ہے۔)]

اَلْأَمْرُ بِإِعْطَاءِ السَّائِلِ وَإِنْ صَغُرَتِ الْعَطِيَّةُ

سائل کو کچھ نہ کچھ دینے کا حکم اگرچہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو

(٤٥٧) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَ كَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ

۴۵۷۔ عبدالرحمٰن بن بجید اپنی دادی ام بجید رضی اللہ عنہا' جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہوئی تھی' سے بیان کرتے ہیں کہ

اللّٰہِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ، إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهُ شَيْئًا تُعْطِيْنَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ فِيْ يَدِهِ))

انہوں نے آپ سے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! مسکین (سائل) میرے دروازے پر کھڑا ہوا اور میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہ ہو (تو میں کیا کروں) آپ نے فرمایا "اگر اس (مسکین سائل) کو دینے کے لیے تیرے پاس جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہی اس کو دے دے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الزکوٰۃ، باب حق السائل (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْإِخْفَاءِ بِالصَّدَقَةِ عَنِ الْإِعْلَانِ بِهَا

اعلانیہ صدقہ کرنے سے پوشیدہ صدقہ افضل ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرۃ: ۲۷۱]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔"

(٤٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَ رَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

۴۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "سات آدمی ہیں اللہ ان کو قیامت والے دن اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دے گا جبکہ اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف کرنے والا حاکم۔ وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت میں ہوئی ہو۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو۔ وہ دو آدمی جو آپس میں صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں اسی پر وہ آپس میں جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوں۔ وہ آدمی جس کو خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے لیکن وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔"

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة ۔ وصحيح مسلم' كتاب الزكوٰة' باب فضل إخفاء الصدقة]

(٤٥٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران:٩٢] أَوْ ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: وَ كَانَ لَهٗ حَائِطٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ، وَ لَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهٗ لَمْ أُعْلِنْهُ فَقَالَ: ((اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيْكَ))

۴۵۹۔انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔"جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔" یا آیت "ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے" تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اور وہ ایک باغ کے مالک تھے' اللہ کے رسول! میرا باغ اللہ کے لیے وقف ہے' اور اگر میں اس کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش رکھتا تو میں اس کا اعلان نہ کرتا۔آپ نے فرمایا "اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔"

تخريج: [جامع الترمذی' أبواب تفسير القرآن، باب من سورة آل عمران (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْإِعْلَانِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ نَوَى الْإِقْتِدَاءَ بِهٖ

اعلانیہ صدقہ کی فضیلت جب نیت یہ ہو کہ دوسرے لوگ بھی (صدقہ کرنے میں) اس کی اقتدا کریں

(٤٦٠) عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ۔ قَالَ: فَجَاءَ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَأٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (النسآء:١) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ وَالْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ

۴۶۰۔منذر بن جریر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ہم شروع دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک جماعت آئی جو پاؤں اور بدن سے ننگے اور دھاری دار چادریں یا کمبل اوڑھے ہوئے گردنوں میں تلواریں حمائل (لٹکائے) کیے ہوئے تھے ان میں سے اکثر مضر قبیلہ بلکہ سارے مضر قبیلہ کے تھے۔پس ان کی فقر و فاقہ والی حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔پس آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان و اقامت کہی۔آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا تو فرمایا "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا (یہ آیت آخر تک پڑھی) کہ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔" اور سورۂ حشر کی یہ آیت پڑھی: "ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ (الحشر:١٨)

دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔"

تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ: ((وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ۔ قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّ ثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

(اس کے بعد آپ نے صدقہ کی ترغیب دی) کسی نے دینار صدقہ کیا' کسی نے درہم' کسی نے کپڑا صدقہ کیا تو کسی نے صاع (تقریباً اڑھائی کلو) گندم صدقہ کی تو کسی نے صاع کھجور صدقہ کی حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: "خواہ آدھی کھجور بھی صدقہ کرو۔" ایک انصاری صحابی (نقدی کی) ایک بھری ہوئی تھیلی لایا جس کو اٹھانے سے وہ عاجز تھا۔ پھر لوگ لگاتار صدقہ دینے لگے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ غلے وخوراک اور کپڑوں کے دو ڈھیر لگ گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ (خوشی سے) چمکنے لگا گویا کہ وہ سونے کا ٹکڑا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کے لیے اس کا اپنا اور ان تمام لوگوں کا اجر ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کے اپنے گناہ کا اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔"

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الزكوة، باب الحث على الصدقه ولو بشق تمرة أوكلمة طيبة وأنها حجاب من النار]

تشریح: بعض لوگ "مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً" کے الفاظ سے بدعتِ حسنہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت سیئہ (بری بدعت) اور بدعت حسنہ (اچھی بدعت) تو اس حدیث کی رو سے ثابت ہے لیکن یہ موقف اور استدلال صحیح نہیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ ہر خطبہ میں ارشاد فرماتے کہ "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ" "کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں جانے کا سبب ہے۔" لہٰذا ہر قسم کی بدعت ممنوع وحرام ہے اور یہ شریعت سازی اور دین میں پیوند کاری ہے۔ گویا بدعتی انسان کا عقیدہ ونظریہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ اللہ خیانت کی یہ بات بھی پہنچانی تھی جو نہیں پہنچائی بلکہ یہ بات ہمارے امام یا مرشد نے ہمیں بتائی

ہے۔ اس لیے اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز اسلام میں مشروع و جائز ہے اس پر عمل کرنے اور اس کو فروغ دینے کے لیے جو شخص آغاز کرے گا تو اسے اپنے اچھے عمل کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے عمل کا ثواب بھی ملے گا جو اس طریقے کو اختیار کر کے وہ نیک عمل کریں گے مثلاً صدقہ و خیرات کرنا قرآن و حدیث میں مشروع و ثابت ہے اب ضرورت کے وقت جو اس کی ابتداء کرے گا اس کو اپنے صدقہ و خیرات کے ساتھ ان لوگوں کے صدقہ و خیرات کا ثواب بھی ملے گا جو اس کو دیکھ کر اس نیک عمل کا آغاز کریں گے۔ لہٰذا جس چیز کا اسلام میں سرے سے ثبوت ہی نہ ہو تو اگر اس کا کوئی بھی طریقہ اور کیفیت اختیار کی جائے تو وہ سیئہ ہی ہوگی۔ وہ کسی صورت میں بھی حسنہ نہیں ہو سکتی۔

إِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَسْتَحِقُّ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ مَعَ النِّيَّةِ الصَّالِحَةِ

جب کسی شخص سے غیر شعوری طور پر غیر مستحق پر صدقہ ہو جائے تو اس کا صدقہ قبول ہے بشرطیکہ اس کی نیت نیک ہو

(٤٦١) حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَ أَبِيْ وَ جَدِّيْ وَ خَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِيْ وَ خَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَ كَانَ أَبِيْ يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَكَ مَانَوَيْتَ يَايَزِيْدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَامَعْنُ))

۴۶۱۔ ابوالجویریہ بیان کرتے ہیں کہ معن بن یزید رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا انہوں نے کہا میں، میرے باپ اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی' اور پھر آپ نے میری منگنی کی اور شادی بھی کی۔ اور میں آپ کے پاس یہ جھگڑا لے کر گیا کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کے لیے نکالے اور وہ انہیں مسجد (نبوی) میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے (تاکہ وہ کسی ضرورت مند کو دے دے) میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار لے لیے اور گھر لے آیا جب والد کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ تو نہیں کیا تھا' چنانچہ میں مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا آپ نے فرمایا: ''یزید! تجھے اپنی نیت کے مطابق ثواب ملے گا اور معن! تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لیے جائز و حلال ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب إذا تصدق علی ابنه وهو لا یشعر]

(٤٦٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوْا

۴۶۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی نے صدقہ کرنے کا ارادہ کیا' پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے (غیر شعوری طور پر) اسے ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ (رات کو) چور پر صدقہ کیا

يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ۔ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ۔ عَلٰى سَارِقٍ، وَ عَلٰى زَانِيَةٍ، وَ عَلٰى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَ أَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ))

گیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ اے اللہ! ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے ہے میں پھر صدقہ کروں گا پس وہ صدقہ لے کر نکلا اور (غیر شعوری طور پر) اسے زانیہ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ رات کو تو زانیہ پر بھی صدقہ کیا گیا ہے۔ پس اس (صدقہ کرنے والے) نے کہا اے اللہ! ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے ہے (میں نے صدقہ) زانیہ پر کیا ہے۔ میں پھر صدقہ کروں گا۔ پس وہ صدقہ لے کر نکلا اس کو (غیر شعوری طور پر) مال دار کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے لو جی (رات کو تو) مال دار پر صدقہ کر دیا گیا ہے پس اس (صدقہ کرنے والے) نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں آپ کے لیے ہیں (کیا میں نے صدقہ) چور پر، زانیہ پر اور مال دار پر کر دیا۔ پس اس کو (خواب میں) بتایا گیا کہ تیرا صدقہ جو چور پر ہوا شاید وہ چوری سے رک جائے۔ اور زانیہ شاید زنا سے رک جائے اور مال دار شاید عبرت و نصیحت پکڑ لے تو وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال سے صدقہ و خیرات کرے۔''

تخريج: [صحيح البخارى' كتاب الزكوٰة، باب إذا تصدق على غنى وهو لايعلم۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الزكاة۔ باب ثبوت أجر المتصدق و إن وقعت الصدقة فى يد فاسق وغيره]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی فضیلت

(٤٦٣) عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ

۴۶۳۔ حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے سب سے زیادہ دولت مند تھے۔ اور انہیں اپنے اموال میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ پسندیدہ تھا یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لاتے اور باغ میں موجود بہترین پانی پیتے انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جب یہ آیت: ''جب تک تم

عَنْهُ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَ إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَ إِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ، فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَ إِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ)) فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَ بَنِيْ عَمِّهٖ

اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔" نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے "کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے حتیٰ کہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو" اور مجھے اپنے اموال میں سے بیرحاء (باغ) سب سے زیادہ محبوب ہے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں' میں اللہ سے اس کے اجر کی اور اس کے پاس اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ اللہ کی رہنمائی کے مطابق جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "واہ واہ! یہ تو بڑا قیمتی مال ہے، یہ تو بڑا قیمتی مال ہے۔ تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا ہے میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔" ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ٹھیک ہے' اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الأقارب۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ' باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین]

فَضْلُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

خاوند اور زیرِ کفالت یتیموں پر عورت کے صدقہ کی فضیلت

(٤٦٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ؟ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ: ((أَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ))

۴۶۴۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا مجھے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر خرچ کرنے سے ثواب ملے گا جبکہ وہ میری ہی اولاد ہیں؟ آپ نے فرمایا "ان پر خرچ کر' ان پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الزوج والأیتام فی الحجر]

تَضْعِيفُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا وَمَا فِيْ حَجْرِهَا وَذِي الرَّحِمِ عَامَّةً

خاوند اور زیر کفالت (یتیموں) اور عام رشتہ داروں پر عورت کو صدقہ کرنے کا دگنا ثواب ملتا ہے

(٤٦٥) عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ وَ أَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيَجْزِئُ عَنِّيْ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ؟ وَ عَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ سَلِيْ أَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِئُ عَنِّيْ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَأَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((مَنْ هُمَا؟)) قَالَ: زَيْنَبُ۔ قَالَ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ: قَالَ: نَعَمْ وَلَهَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ))

۴۶۵۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں مسجد میں موجود تھی تو میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا ''عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔'' اور زینب اپنے (خاوند) اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرتی تھیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ اگر میں آپ پر اور زیر کفالت یتیموں پر صدقہ کروں تو وہ کیا میری طرف سے ادا ہو جائے گا؟ تو انہوں نے کہا آپ خود ہی رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ میں نبی ﷺ کے پاس گئی تو وہاں آپ کے دروازے پر ایک اور انصاری عورت کھڑی تھی اس کی ضرورت بھی میرے جیسی تھی۔ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے انہیں کہا آپ نبی ﷺ سے پوچھیں کہ اگر میں اپنے خاوند اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ (صدقہ) کروں تو کیا وہ (شرعاً) ہو جائے گا لیکن آپ ﷺ کو ہمارے متعلق نہ بتانا۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا ''وہ دو عورتیں کون ہیں؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: زینب (اور ایک انصاری عورت) آپ نے فرمایا: ''کون سی زینب؟'' انہوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں اس کے لیے دگنا اجر ہے' ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقے کا اجر۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الزوج والأیتام فی الحجر۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقۃ علی الأقربین]

(٤٦٦) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ

۴۶۶۔سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر

صَدَقَةٌ وَعَلٰى ذِى الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ))

صدقہ کرنا دگنا ہے صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الزکاة، باب الصدقة علی الأقارب (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(٤٦٧) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ يَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِى يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنِّى أَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِى؟ قَالَ: ((أَوَفَعَلْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ))

۴۶۷۔ ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین میمونہ بنت حارث ؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت لیے بغیر ایک لونڈی آزاد کر دی۔ پس جب وہ ان کے پاس ان کی باری والے دن آئے تو انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا آپ کو معلوم ہوا ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا "کیا واقعی تم نے ایسا کیا ہے؟" انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا "اگر تم اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الھبة، باب ھبة المرأة لغیر زوجها و عتقها إذا كان لها زوج فهو جائز۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد والوالدین]

(٤٦٨) عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَ هُوَ يَقُوْلُ ((يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ أُمَّكَ وَ أَبَاكَ وَ أُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ))

۴۶۸۔ طارق محاربی ؓ بیان کرتے ہیں' ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطاب کر رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے "دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے۔ اور صدقہ خیرات کرتے وقت اپنے زیر کفالت افراد سے ابتدا کر' اپنی ماں اپنے باپ' اپنی بہن' اپنے بھائی' پھر جو قریبی ہو۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الزکاة، باب أیتهما الید العلیا (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَمَنْ يَّعُوْلُ ((الْوَلَدَ وَالْخَادِمَ))

گھر والوں اور زیر کفالت افراد (اولاد' خادم وغیرہ) پر خرچ کرنے کی فضیلت

(٤٦٩) عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ وَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِىْ رَقَبَةٍ وَ دِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ

۴۶۹۔ ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کر دے ایک دینار وہ ہے جسے تو گردن چھڑانے میں خرچ کر لے اور ایک

عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ))

دینار وہ ہے جو تو کسی مسکین پر صدقہ کرے' ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے' ان میں سب سے زیادہ اجر و ثواب اس کا ہے جو تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة علی العیال والمملوك]

(٤٧٠) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ یَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ))

۴۷۰۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب ماجاء أن الأعمال بالنیة والحسبة۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد]

(٤٧١) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِكَ))

۴۷۱۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی' جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھتے ہو۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب ماجاء أن الأعمال بالنیة والحسبة]

تشریح: ان احادیث میں ایسے شخص کا تذکرہ ہے جو صاحب نصاب نہیں ہے اور اس کی آمدنی قلیل ہے اس کو چاہیے کہ وہ پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے ان کی ضروریات، لباس وخوراک کا انتظام کرے۔ اس کے لیے اسی میں اجر و ثواب ہے کیونکہ اپنے اہل وعیال کا خرچ اس کے ذمہ فرض ہے جب کہ دوسرے مقامات پر خرچ کرنا ایک نفلی عبادت ہے۔ اور فرض و واجب کو چھوڑ کر نفلی عبادت میں ثواب نہیں البتہ صاحب نصاب اور صاحب حیثیت کے لیے اپنی زکوٰۃ کی رقم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَی الْعِیَالِ وَالْمَمْلُوْكِ وَالْاَصْحَابِ

اہل وعیال' غلام اور احباب پر خرچ کرنے کی فضیلت

(٤٧٢) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ

۴۷۲۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے' وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ دینار جو وہ جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے۔ اور پھر وہ دینار جو وہ جہاد میں

عَلٰی أَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ))
قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ وَ بَدَأَ بِالْعِیَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ وَأَیُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ یُنْفِقُ عَلٰی عِیَالٍ صِغَارٍ یُعِفُّهُمْ أَوْ یَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَ یُغْنِیْهِمْ

اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔"
ابوقلابہ نے کہا آپ نے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے ابتدا کی پھر ابوقلابہ نے کہا: اس آدمی سے بڑے ثواب والا کون ہوسکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرے ان کو لوگوں سے سوال وغیرہ کرنے سے بچائے یا اس کے ساتھ اللہ ان کو نفع دے اوران کو (لوگوں سے) بے نیاز کردے۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة علی العیال والمملوك]

(٤٧٣) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ: عِنْدِیْ دِیْنَارٌ، فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِكَ)) قَالَ عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِكَ)) أَوْ قَالَ ((زَوْجِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ آخَرُ قَالَ: ((أَنْتَ أَبْصَرُ))

۴۷۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: "اس کو اپنے آپ پر خرچ کر" اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا "اپنی اولاد پر خرچ کر" اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ نے فرمایا "اپنی بیوی پر خرچ کر" اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔" اس نے کہا میرے پاس ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا: "تو اسے زیادہ جانتا ہے۔"

تخریج: [سنن أبی داوٗد' کتاب الزکوٰۃ' باب فی صلة الرحم۔ و سنن النسائی۔ کتاب الزکاة۔ باب تفسیر ذالك]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْكَاشِحِ أَوِ الظَّالِمِ

شدید دشمن یا ظالم رشتہ دار پر صدقہ کرنے کی فضیلت

(٤٧٤) عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهٖ أُمِّ كُلْثُوْمَ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَ سُفْیَانُ: وَ كَانَتْ صَلَّتْ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْقِبْلَتَیْنِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْكَاشِحِ))

۴۷۴۔ حمید بن عبدالرحمن اپنی ماں ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ام کلثوم جنھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف (یعنی پہلے بیت المقدس پھر تحویل قبلہ کے بعد بیت اللہ کی طرف) نماز پڑھی تھی روایت کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل صدقہ دشمن رشتہ دار پر صدقہ کرنا ہے۔"

تخريج: [المستدرك للحاكم: ۱/ ۴۰۶ (روایت صحیح ہے۔)]

(٤٧٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَ فُكَّ الرَّقَبَةَ)) فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَلَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا۔ وَ فَكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِيْ عِتْقِهَا، وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ))

۴۷۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر میں عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "اگر چہ تو نے کلام مختصر کی ہے لیکن مسئلہ بڑا اہم پیش کیا ہے۔ (فرمایا) "جان آزاد کر اور گردن چھڑا۔" اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا دونوں ایک نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں۔ جان آزاد کرنے کا مطلب ہے کہ تو اکیلا اس کو آزاد کرے اور گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ تو گردن چھڑانے میں کسی دوسرے سے تعاون کرے۔" (اور فرمایا) زیادہ دودھ دینے والا جانور (گائے بھینس بکری وغیرہ) کسی کو عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار پر احسان کر' اگر تو ان چیزوں کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا' پیاسے کو پانی پلا' اچھائی کا حکم کر اور برائی سے روک۔ اگر تو اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو بھلائی کی بات کے علاوہ ہر چیز سے اپنی زبان کو روک لے۔"

تخريج: [مسند أحمد ۴/ ۲۹۹ (روایت صحیح ہے۔)]

تشريح: ان احادیث سے بھی صدقہ کی اہمیت اور فضیلت واضح ہوتی ہے کہ صدقہ ہر حال اور کیفیت میں جاری رہنا چاہیئے حتیٰ کہ ظالم اور دشمنی کرنے والوں پر بھی۔ اور صدقہ ہمیشہ اچھی سے اچھی اور قیمتی چیز کا ہونا چاہیئے اور ایسی چیز کا جس کا لوگوں اور ان کے اہل وعیال کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے۔

خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی آدمی غنی رہے اور سب سے پہلے زیر کفالت افراد پر صدقہ کرو

(٤٧٦) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَ

۴۷۶۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ (صدقہ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (صدقہ لینے والے) سے بہتر ہے۔ اور صدقہ کی ابتداء زیر کفالت افراد سے کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی

مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ))

آدمی غنی رہے۔ اور جو سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ اس کو سوال سے بچا لے گا اور جو استغناء اختیار کرے گا اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا۔''

وَ لَفْظُ مُسْلِمٍ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا......)) اَلْحَدِيْثَ

اور مسلم کے الفاظ ہیں: ''افضل صدقہ یا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے اور اوپر والا ہاتھ......(آگے حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے)

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب لاصدقة إلا عن ظهر غنی۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلی]

(٤٧٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) فَقَالَ: لَا فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ۔ ثُمَّ قَالَ: ((اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) يَقُوْلُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ۔

۴۷۷۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو عذرہ کے ایک آدمی نے ایک غلام آزاد کر دیا (کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے اس غلام کو مدبّر کہتے ہیں) پس جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: ''اس (غلام مدبّر) کے علاوہ بھی تمہارا کوئی مال ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' تو اس کو نعیم بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے ساتھ خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ قیمت اس آدمی (غلام کے مالک) کو دے دی' پھر فرمایا ''سب سے پہلے اپنے آپ پر خرچ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کر' اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کر' اگر رشتہ داروں سے بچ جائے تو پھر اپنے سامنے' دائیں' بائیں ہر طرف خرچ کر۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکاة، باب الابتداء فی النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة]

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا سب سے پہلے انسان اپنی اور اپنے اہل وعیال اور زیرِ کفالت افراد کی ضروریاتِ زندگی پوری کرے۔ پھر صدقہ وخیرات کرے اور وہ بھی پہلے رشتہ داروں پر پھر دوسرے افراد پر کیوں کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنا انسان پر فرض ہے اور صدقہ وخیرات کرنا نفلی چیز ہے۔ لہٰذا فرض کو مقدم کرے ایسا نہ ہو کہ مال صدقہ وخیرات کر دے اور اس کے بعد خود اور اس کے اہل وعیال لوگوں کے محتاج اور دست نگر ہو جائیں۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتِيمِ وَالْمِسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

(٤٧٨) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ زِينَتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ۔ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ)) وَ كَأَنَّهُ حَمِدَهُ۔ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَ إِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْيُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَ بَالَتْ وَرَتَعَتْ وَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ (أَوْكَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ) وَ إِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ، وَ يَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَجَعَلَهُ فِي سُبُلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامٰى..)) اَلْحَدِيثُ

یتیم، مسکین اور مسافر پر صدقہ کی فضیلت

۴۷۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا ''میں اپنے بعد تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اس چیز سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی رونق اور اس کی زیب و زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔'' تو ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا بھلائی (دنیا کی مال و دولت) سے برائی پیدا ہو گی؟'' یہ سن کر نبی ﷺ خاموش رہے تو اس کو کہا گیا' کیا بات ہے تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتا ہے اور آپ ﷺ تجھ سے بات نہیں کرتے؟ (بعد میں) ہم سمجھ گئے کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے۔ آپ نے اپنے آپ سے پسینہ صاف کیا' پھر فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' گویا کہ آپ نے اس کی تعریف کی پھر فرمایا: ''بھلائی شر کو نہیں لاتی۔ دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری گھاس چرتا ہے کوکھیں بھرتی ہیں تو سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اور پیشاب کرتا ہے پھر اس کے ہضم ہونے کے بعد اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا بھرا شیریں ہے۔ اور مسلمان کا اچھا رفیق (ساتھی) ہے بشرطیکہ اس کو یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑا لے اس کی مثال اس بیمار شخص جیسی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

اور ایک روایت میں اس طرح ہے ''وہ اس مال کو اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرے اور یتیموں محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر' باب فضل النفقة فی سبیل الله۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ۔ باب فضل القناعة و الحث علیها]

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَ كَذَا الْإِمْسَاكُ عَنِ الشَّرِّ

ہر اچھی بات صدقہ ہے اسی طرح شر سے رک جانا بھی (صدقہ ہے)

(٤٧٩) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْلَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ)) قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ)) أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوْفِ۔ قَالَ: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ))

۴۷۹۔ سعید بن ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔" انہوں نے پوچھا' اگر وہ کچھ نہ پائے؟ آپ نے فرمایا: "اپنے ہاتھوں سے کام (محنت) کرے اور اپنے نفس کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ و خیرات بھی کرے" انہوں نے پوچھا' اگر اسے استطاعت نہ ہو یا وہ نہ کرے؟ آپ نے فرمایا "وہ کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔" انہوں نے کہا' اگر وہ یہ بھی نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: "اچھائی کا حکم کرے۔" (مسند طیالسی میں ہے) "اچھے کام کا حکم کرے اور برائی سے روکے" اس (راوی) نے کہا اگر وہ یہ بھی نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: "وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہے۔ کیونکہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأدب، باب کل معروف صدقة۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف]

(٤٨٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَ يُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ،

۴۸۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر روز تمام لوگوں پر ان کے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا واجب ہے' دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی آدمی کو اپنی سواری پر بٹھا لینا یا اس کو اس کا سامان پکڑا دینا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے اور اس کا ہر قدم جو نماز کی طرف جانے کے لیے اٹھے وہ بھی صدقہ ہے اور اس کا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔"

وَيُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَيْضًا: ((وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ)) بَدَلَ ((وَيُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ))

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ''تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینے'' کے بجائے یہ الفاظ ہیں ''کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب من أخذ الركاب۔ و صحیح مسلم' کتاب الزكوٰة باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(٤٨١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ))

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهُ ((وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ))

۴۸۱۔ جابر بن عبداللہ ﷺ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''ہر اچھا اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔

اور ترمذی وغیرہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے ''یہ بات بھی نیکی اور بھلائی میں سے ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی کو کشادہ چہرے کے ساتھ ملے اور یہ کہ تو اپنے ڈول کا پانی اپنے بھائی کے برتن میں انڈیل دے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأدب، باب كل معروف صدقة۔ و صحیح مسلم' کتاب الزكوٰة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف۔ و جامع الترمذی' کتاب البر والصلة، باب ماجاء في طلاقة الوجه وحسن البشر (روایت صحیح ہے۔)]

(٤٨٢) عَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ۔ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ))

۴۸۲۔ حذیفہ ﷺ (قتیبہ کی حدیث سے) بیان کرتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: اور ابن ابی شیبہ نے کہا وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ہر اچھا اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزكوٰة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

فَضْلُ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ

خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے کی فضیلت

(٤٨٣) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ: ((وَإِنِ اشْتَرَيْتَ

۴۸۳۔ ابوذر ﷺ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے فرمایا ''نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھنا اگرچہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے۔''

ترمذی اور بیہقی کی روایت میں ہے ''اگر تو گوشت خریدے یا ہنڈیا

لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مِرْقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ))

پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ کرلے اور اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی دے۔"

تخريج: [صحیح مسلم' کتاب البر والصلة- باب استحباب طلاقة الوجه عندالقاء- و جامع الترمذی' أبواب الأطعمة- باب ماجاء فی إکثار (ماء) المرقة]

بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ خَاصٌّ بِأَهْلِ الصَّدَقَةِ

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اہلِ صدقہ کے لیے خاص ہے

(٤٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ .... وَ فِي الْحَدِيْثِ ((وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ......)) اَلْحَدِيْثَ

۴۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا' اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہتر ہے۔" اور اسی حدیث میں ہے "اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔" (حدیث طویل ہے)

تخريج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب الریان للصائمین- وصحیح مسلم' کتاب الزکوٰة' باب من فضل من ضم إلی الصدقة غیرها من أنواع البر]

وَمِنْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت میں اور احادیث

(٤٨٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَابَقِيَ مِنْهَا؟)) قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا))

۴۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس کا کتنا حصہ باقی ہے؟" انہوں نے کہا صرف ایک دستی باقی ہے۔ آپ نے فرمایا "اس کی ایک دستی کے سوا سب باقی ہے۔"

تخريج: [جامع الترمذی' أبواب صفة القیامة، باب قوله ﷺ فی الشاة...... (روایت صحیح ہے۔)]

(٤٨٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا؟ قَالَ: ((أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)) فَأَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُوْلَ

۴۸۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے نبی ﷺ سے عرض کیا ہم میں سے سب سے پہلے آپ کو کون ملے گی؟ (یعنی آپ کے بعد ہم میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہوگی) آپ نے فرمایا۔ "جو تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔" تو آپ کی ازواج ایک سرکنڈا

يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَ كَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهِ وَ كَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

لے کر (اپنے اپنے) ہاتھوں کی پیائش کرنے لگیں' تو سب سے لمبے ہاتھوں والی سودہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ اس کے ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے اور اس نے ہم میں سے سب سے پہلے وفات پائی اور وہ صدقہ کرنا پسند کرتی تھیں۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل صدقة الشحيح الصحيح]

اَلصَّدَقَةُ مِنْ دَوَافِعِ الْعَذَابِ

صدقہ عذاب کے دفع کرنے کے اسباب میں سے ہے

(٤٨٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَةٍ۔ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ۔ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ حَثَّ عَلٰى طَاعَتِهِ وَ وَعَظَ النَّاسَ وَ ذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى أَتَى النِّسَآءَ۔ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ۔ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَ كُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ)) فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ: لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ)) قَالَ: فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِيْنَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَ خَوَاتِيْمِهِنَّ

۴۸۷۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ عید کے موقع پر حاضر تھا تو آپ نے خطبہ سے قبل اذان و اقامت کے بغیر نماز ادا فرمائی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اس کی اطاعت کی ترغیب دی اور لوگوں کو وعظ کیا اور ان کو نصیحت کی۔ پھر آپ وہاں سے چل دیئے۔ حتیٰ کہ عورتوں کے پاس آئے ان کو وعظ و نصیحت کی تو فرمایا: ''صدقہ کیا کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہے۔'' پس عورتوں میں سے ایک درمیانے حسب نسب کی سانولے رنگ کی ایک سمجھدار عورت کھڑی ہوئی' اس نے کہا اللہ کے رسول! (ایسا) کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا ''اس لیے کہ آپ شکوہ و شکایت اور خاوند کی نافرمانی زیادہ کرتی ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: عورتیں اپنے زیورات، کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ صدقہ کرتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

تخریج: [صحیح مسلم' اوّل کتاب صلاة العیدین]

اَلصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ

صدقہ وخیرات گناہوں کا کفارہ ہے

(٤٨٨) عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ:

۴۸۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کسی کو فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا' مجھے ایسے ہی یاد ہے جیسے آپ نے

أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُ هَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهِ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ: يَا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْيُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يُغْلَقَ قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُالْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ: فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَ أَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ۔

فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا: تم تو بہت جرأت مند ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے گھریلو' مالی فتنے اور پڑوسی کے فتنے کا کفارہ نماز' صدقہ' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (میری مراد) یہ نہیں لیکن وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح ہوگا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المومنین! آپ کو اس سے نہیں گھبرانا چاہیئے کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دروازہ کھلے گا یا ٹوٹے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ ٹوٹے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ (ٹوٹا ہوا دروازہ) تو بند نہیں ہوگا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ ایسے جانتے تھے جیسے کل سے پہلے یہ آنے والی رات۔ کیونکہ میں نے انہیں کوئی نہ سمجھ آنے والی باتیں بیان نہیں کیں۔ ابووائل کہتے ہیں ہم ہیبت کی وجہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نہ پوچھ سکے اور ہم نے مسروق کو کہا تو انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ دروازہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الإسلام]

فَضْلٌ آخَرُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کی ایک اور فضیلت

(٤٨٩) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَامِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ: ((فَإِنَّ مَا لَهُ مَا قَدَّمَ وَ مَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ))

۴۸۹۔ حارث بن سوید بیان کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال سب سے زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا: ''پس اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے (صدقہ و خیرات کے ذریعہ) آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ اس کے وارث کا مال ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما قدم من ماله فهوله]

فَضْلُ الْإِنْفَاقِ

خرچ کرنے کی فضیلت

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ (اللیل: ۵-۱۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے) اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کو تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرۃ: ۲۷۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ (الانفال: ۳-۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ، وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ (الحدید: ۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشیں بنایا ہے۔ پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔''

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ

اور اللہ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو

يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ [سبا: ۳۹]

وَ فِي الْبَابِ آيَاتٌ كَثِيْرَةٌ

گے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔"

(٤٩٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا))

۴۹۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کے مال کو ضائع فرما دے۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الزكوٰة، باب قوله تعالىٰ "فأما من أعطى واتقى"۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الزكوٰة، باب في المنفق والممسك]

(٤٩١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ)) وَقَالَ: ((يَدُاللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)) وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَ يَرْفَعُ))

۴۹۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے ابن آدم) تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا" اور فرمایا: "اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن کا مسلسل خرچ کرنا اس کے بھرے ہوئے ہاتھ کو کم نہیں کرتا۔" اور آپ نے فرمایا: "جان لو کہ اللہ زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت سے خرچ کر رہا ہے اس سے اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا' اور اس کے ہاتھ میں میزان (ترازو) ہے جس کو وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔"

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب التفسير، باب قوله۔ و كان عرشه على الماء۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الزكاة۔ باب الحث على النفقة و تبشير المنفق بالخلف]

(٤٩٢) عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: ((تَصَدَّقِيْ وَ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ))

۴۹۲۔ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو (میرے خاوند) زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیا ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا۔ "صدقہ کر اور جمع کر کے نہ رکھ۔ اللہ تجھے نہیں دے گا۔"

وَفِي الرِّوَايَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنْفِقِيْ، وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ

اس سے بعد والی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خرچ کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ تجھے بھی شمار کر کے دے گا؟"

عَلَیْكِ، وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ))

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الھبة، باب ھبة المرأة لغیر زوجھا]

(٤٩٣) عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَیْتُ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِیْ قَالَ: ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ)) قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فِدَاكَ أَبِیْ وَ أُمِّیْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ وَ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَ لَا بَقَرٍ وَ لَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَ أَسْمَنَهٗ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَ تَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَیْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ))

۴۹۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس گیا جبکہ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''ربِ کعبہ کی قسم! وہ ہلاک ہو گئے۔'' میں آپ کے پاس بیٹھ گیا لیکن زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکا' میں نے کہا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''زیادہ مال والے مگر وہ جو آگے پیچھے دائیں بائیں کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں' اور وہ تھوڑے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے اونٹوں اور گائیوں اور بکریوں کی زکوۃ نہیں دیتے قیامت کے دن یہ سب جانور بہت زیادہ موٹی شکل میں ہو کر اپنے مالکوں کو اپنے سینگوں اور پاؤں سے روندیں گے جب قطار ختم ہو جائے گی پھر دوبارہ شروع سے روندنا شروع کر دیں گے۔ تمام لوگوں کے فیصلے ہونے تک ان کے ساتھ ایسا ہوتا رہے گا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاة]

(٤٩٤) حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَأَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی))

۴۹۴۔ شداد بیان کرتے ہیں میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم! اگر تو زائد از ضرورت مال خرچ کر دے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہو گا اور اگر تو اسے روک رکھے گا تو یہ تیرے لیے برا ہو گا۔ اور گزارہ لائق روزی پر تیری ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور خرچ کرنے کی ابتداء اپنے اہل وعیال کے ساتھ کر۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن الیدالعلیا خیر من الید السفلی]

اَلْحَسَدُ أَوِ الْغِبْطَةُ فِي الْإِنْفَاقِ فِي حَقٍّ، مَعَ فَضْلِ صِدْقِ النِّيَّةِ

(٤٩٥) حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا))

اخلاص اور صدقِ دل سے حق کی راہ میں خرچ کرنا قابلِ رشک ہے

۴۹۵۔ امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے قیس بن ابو حازم کو فرماتے ہوئے سُنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا "قابلِ رشک صرف دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العلم۔ باب اغتباط فی العلم والحکمة۔ و صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین۔ باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه]

حَدِيثُ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ

(٤٩٦) حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ)) ... اَلْحَدِيثَ وَ فِيهِ ((إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَ يَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَ يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ...)) اَلْحَدِيثَ

ابو کبشہ انماری کی روایت

۴۹۶۔ ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "میں تین باتوں پر قسم اٹھاتا ہوں اور ایک بات میں تمہیں بتاتا ہوں پس اس کو اچھی طرح یاد کر لو (حدیث طویل ہے) اور اس میں ہے کہ "دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال اور علم عطا فرمایا پھر وہ ان کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرتا ہے اور ان میں جو اللہ کا حق ہے اسے پہچانتا اور اسے ادا کرتا ہے تو یہ شخص جنت کے سب سے افضل درجوں میں ہوگا۔ اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے علم تو دیا مگر مال نہیں دیا پس وہ سچی نیت رکھتا اور کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا پس جب اس کی نیت یہ ہے تو اس کا اور پہلے شخص کا اجر و ثواب برابر ہے۔"

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل أربعة نفر (روایت ضعیف ہے۔ اس

کی سند میں یونس بن خباب راوی ہے۔ جس کے بارے میں الحافظ نے فرمایا صدوق یخطئی رمی بالرفض لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ اور شیخ زبیر علی زئی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)]

صَدَقَةُ الْمُقِلِّ ((جَهْدُ الْمُقِلِّ))

قلیل مال والے کا کوشش سے صدقہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الحشر: ٥٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔“

(٤٩٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقِيَامِ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَ نَفْسِهٖ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَ عُقِرَ جَوَادُهٗ))

۴۹۷۔ عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(نماز میں) لمبا قیام کرنا۔“ عرض کیا گیا' تمام صدقات میں سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”قلیل مال والے کا کوشش سے صدقہ کرنا۔“ عرض کیا گیا کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔”جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔“ عرض کیا گیا۔ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔”جو مشرکوں سے اپنی جان و مال سے جہاد کرے۔“ عرض کیا گیا کون سا قتل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کی جان اور گھوڑا دونوں اللہ کی راہ میں قربان ہو جائیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاۃ، باب طول القیام]

(٤٩٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ۔ قَالَ: رَجُلٌ لَهٗ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ لَهٗ مَالٌ كَثِيْرٌ فَأَخَذَ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا))

۴۹۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک درہم ایک لاکھ درھم پر سبقت لے گیا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا' اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس صرف دو درہم ہیں۔ وہ ان میں سے ایک صدقہ کر دیتا ہے۔ اور ایک آدمی کے پاس بہت زیادہ مال ہے۔ وہ اس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیتا ہے۔“

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الزکاۃ، باب جهد المقل (روایت حسن ہے۔)]

(٤٩٩) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۹۹۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب صدقہ کی آیت نازل

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَائِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا.. فَنَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ [التوبة: ٧٩]

ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے تو ایک آدمی نے بہت زیادہ صدقہ کیا۔ تو منافق کہنے لگے یہ ریاکار ہے۔ اور ایک آدمی (مزدور) نے ایک صاع (اڑھائی کلوتقریباً) صدقہ کیا۔ تو منافق کہنے لگے کہ اللہ اس کے صاع سے بے نیاز ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ''اور جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الزكاة- باب اتقوا النار ولو بشق تمرة]

(٥٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ- قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ: ((مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَارَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِيءِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ: فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

۵۰۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں محتاج ہوں پس آپ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر دوسری بیوی کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا حتیٰ کہ ان سب نے یہی جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ آپ نے فرمایا ''جو شخص رات کو اس کی مہمانی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے۔'' تو انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا اللہ کے رسول! میں' پس وہ اس شخص کو اپنے گھر لے گیا' اپنی بیوی سے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا نہیں میرے پاس تو صرف اپنے بچوں کا کھانا ہے۔ اس نے کہا بچوں کو کسی چیز کے ساتھ بہلاؤ اور جب ہمارا مہمان آئے تو چراغ گل کر دینا میں اس کو ایسے محسوس کراؤں گا جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانا کھانے لگے تو چراغ بجھا دینا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ (ایسے ہی) بیٹھے رہے۔ اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ پس جب وہ انصاری صبح کے وقت نبی ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا ''اللہ نے

تم دونوں (میاں بیوی) کے اس سلوک سے' جو تم نے رات کو اپنے مہمان سے روا رکھا' تعجب فرمایا ہے۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَ قُوْتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَ قَرِّبِيْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر:۹)۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کسی مہمان نے ایک انصاری آدمی کے پاس رات گزاری' اس کے پاس صرف اپنا اور بچوں کا کھانا تھا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا' بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر دو اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کو پیش کر دو۔ راوی کہتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی۔ "اور وہ اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں خواہ خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيْفَهُ۔ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيْفُهُ فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يُضِيْفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ۔ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ ذَكَرَ فِيْهِ نُزُوْلَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَ وَكِيْعٌ۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی مہمانی کریں۔ پس آپ کے پاس اس کی مہمانی کے لیے کچھ نہیں تھا۔ تو آپ نے فرمایا "کوئی آدمی ہے جو اس کی مہمانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا" تو انصار میں سے ابوطلحہ ؓ نامی شخص کھڑے ہوئے اور اس مہمان کو اپنے گھر لے گئے اس کے بعد کی حدیث جریر کی حدیث کی طرح بیان کی اور اس بارے میں آیت کے نزول کا ذکر کیا جس طرح وکیع نے ذکر کیا ہے۔

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الأشربة۔ باب إكرام الضيف وفضل إيثاره]

ذِكْرُ أَنَّ تَرْكَ الشَّرِّ صَدَقَةٌ

شر کا ترک کرنا بھی صدقہ ہے

(۵۰۱) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ)) قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِيْنُ صَانِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ))

۵۰۱۔ ابوذر ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔" میں نے کہا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو اپنے مالک کی نظروں میں سب سے زیادہ عمدہ اور زیادہ قیمتی ہو۔" میں نے کہا' اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: "کسی کاریگر کی مدد کر دو یا بے ہنر کا

قَالَ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ))

کام کر دو۔" (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: "تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔"

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ)) قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ))

اور مسلم کی روایت میں ہے' آپ نے فرمایا "کسی کاریگر کی مدد کرو یا بے ہنر کا کام کر دو۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بتلائیں اگر میں یہ بعض عمل کرنے سے بھی عاجز رہوں؟ آپ نے فرمایا "تم لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو۔ یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق، باب أی الرقاب أفضل۔ و صحیح مسلم' کتاب الإیمان، باب بیان کون الإیمان باللہ أفضل الأعمال]

(٥٠٢) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ...... اَلْحَدِيْثَ وَ فِي آخِرِهِ ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ))

۵۰۲۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے" اس حدیث کے آخر میں ہے "وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہے۔ یقیناً یہ بھی صدقہ ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب علی کل مسلم صدقة و کتاب الأدب۔ باب کل معروف صدقة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع......]

فَضْلُ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ وَإِنْ أُكِلَ مِنْهُ يَكُوْنُ صَدَقَةً

زراعت اور درخت وغیرہ لگانے کی فضیلت' اگر اس سے کھایا جائے گا تو وہ صدقہ ہے۔

(٥٠٣) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ))

۵۰۳۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے تو اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور جو کھاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الحرث والمزارعة، باب فضل الزرع والغرس۔ و صحیح مسلم' کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع]

(٥٠٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۰۴۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو

ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَ مَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَ مَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔ وَ مَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَ لَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَ لَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَ لَا دَابَّةٌ وَ لَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے تو اس سے جو کھا لیا جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے جو اس سے چرا لیا جائے وہ بھی صدقہ ہے اور جو درندہ اس سے کھا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اس سے پرندے کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو کوئی اسے نقصان پہنچائے وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے "جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے تو اس سے کوئی انسان کھاتا ہے کوئی جانور اور کوئی اور چیز، جو بھی اس سے کھاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے "وہ قیامت کے دن تک اس کے لیے صدقہ ہوگا۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع]

مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا

جس نے کوئی صدقہ کیا پھر وہ اس کا وارث بن گیا

(٥٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَ إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: فَقَالَ: ((وَ جَبَ أَجْرُكِ وَ رَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ)) قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((صُوْمِي عَنْهَا)) قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((حُجِّي عَنْهَا))

۵۰۵۔ عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے کہا میں نے اپنی ماں کو بطور صدقہ ایک لونڈی عطا کی تھی اور وہ (والدہ) وفات پا گئی ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ نے فرمایا: "تیرا اجر و ثواب ثابت ہو گیا اور وہ لونڈی وراثت کے طور پر تمہیں مل گئی۔" اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: "اس کی طرف سے روزے رکھ۔" اس نے کہا اس نے حج نہیں کیا تھا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: "اس کی طرف سے حج کر۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت]

(٥٠٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۵۰۶۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان

جَدِّهٖ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ أَعْطَيْتُ أُمِّيْ حَدِيْقَةً لِّيْ وَ إِنَّهَا مَاتَتْ وَ لَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِيْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ، وَ رَجَعَتْ إِلَيْكَ حَدِيْقَتُكَ))

کرتے ہیں ''ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا: میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ دیا تھا جبکہ وہ وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا صدقہ ثابت ہو گیا اور تمہارا باغ (وراثت کے طور پر) تمہارے پاس واپس آ گیا۔''

تخريج: [سنن ابن ماجه' أبواب الصدقات، باب من تصدق بصدقة ثم ورثها (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

(۵۰۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا، وَلَمْ تُوْصِ وَ أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ۔ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

۵۰۷۔ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا میری ماں اچانک وفات پا گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ بولنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کی تلقین کرتیں۔ تو کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ''ہاں۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ لَمْ تُوْصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ.... الْحَدِيْثَ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے میری ماں اچانک وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے وصیت نہیں کی اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بولنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کی تلقین کرتیں (آخر حدیث تک)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ''فَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

اور ایک روایت میں ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میرے لیے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ''ہاں''

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب الجنائز' باب موت الفجاءة۔ و صحيح مسلم' كتاب الزكوٰة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه]

(۵۰۸) أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَ هُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَ أَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَإِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي

۵۰۸۔ ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ ؓ سفر پر تھے کہ ان کی والدہ وفات پا گئیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ وفات پا گئیں ہیں اور میں موجود نہیں تھا کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو کچھ فائدہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا ''ہاں'' سعد ؓ نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔''

الْمَخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا۔

تخریج: [صحيح البخاري، كتاب الوصايا، باب إذا قال أرضي أو بستاني صدقة لله عن أمي فهو جائز]

(٥٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِيْ مَاتَ وَ تَرَكَ مَالًا وَ لَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

۵۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن اس نے وصیت نہیں کی کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔"ہاں۔"

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الوصية۔ باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت]

تشریح: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے جیسے دعا کا بھی میت کو فائدہ پہنچتا ہے صدقہ اور دعا ایصالِ ثواب کی مشروع و مسنون صورتیں ہیں ایصالِ ثواب کی مروجہ رسومات جیسے قل، ساتواں، دسواں، چہلم، وغیرہ بدعات ہیں جو جہالت کی وجہ سے مسلمانوں میں رواج پا گئی ہیں۔ اسی طرح ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی بھی غیر مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اس کا وجود نہیں تھا۔ نیز صدقہ بھی اولاد کی طرف سے معتبر ہے۔

قَضَاءُ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ ((مِنْ صَوْمٍ وَحَجٍّ وَغَيْرِهِمَا))

میت کی طرف سے نذر (روزہ، حج وغیرہ) کا پورا کرنا

(٥١٠) أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ۔

۵۱۰۔ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو خبر دی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ان کی ماں پر نذر تھی۔ جس کو وہ پوری کرنے سے پہلے وفات پا گئیں۔ تو آپ نے اس کو اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس یہ اس کے بعد مسنون طریقہ ہو گیا۔

تخریج: [صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب من مات و عليه نذر]

(٥١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: ((إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ)) فِيْ رِوَايَةٍ: أَفَأَقْضِيْهِ عَنْهَا فَقَالَ: ((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟))

۵۱۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں وفات پا گئیں ہیں' ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے۔'ایک روایت میں ہے' کیا میں ان کی طرف سے ان روزوں کی قضاء دوں؟ آپ نے فرمایا: "یہ بتا اگر ان پر قرض ہوتا تو تو وہ قرض اتارتی۔" اس نے کہا: جی ہاں۔

قَالَتْ: نَعَمْ۔ قَالَ: ((فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ بِالْقَضَآءِ))

آپ نے فرمایا: ''پس اللہ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اس کو پورا کیا جائے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الصيام، باب قضاء الصوم عن الميت]

اَلْحَجُّ عَنْ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَّحُجَّ فَمَاتَ

اس آدمی کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر مانی لیکن نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گیا

(٥١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَآءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ))

۵۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی' لیکن وہ حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئیں' کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ''ہاں۔ ان کی طرف سے حج کرو یہ بتاؤ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو اس قرض کو ادا کرتی؟ پس اللہ کے قرض ادا کرو۔ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کے قرض پورے کیے جائیں۔''

وَفِي رِوَايَةٍ ((إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَ إِنَّهَا مَاتَتْ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَآءِ))

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا' میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ حج کرنے سے قبل وفات پا گئی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس پر قرض ہوتا تو تو اس کا قرض ادا کرتا؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پس اللہ کا قرض ادا کر' وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب جزاء الصيد، باب الحج والنذور عن الميت و كتاب الأيمان والنذور باب من مات و عليه نذر]

تشریح: ان دونوں بابوں کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر میت کی طرف سے روزہ و حج کی نذر رہ جائے تو اس کے لواحقین کو اسے پورا کرنا چاہیے۔ اور اس کا فائدہ میت کو ہو گا کہ اس کی طرف سے یہ نذر پوری ہو جائے گی اور اس سے اس بارے میں باز پرس نہیں ہو گی۔ (انشاء اللہ)

وُصُولُ الصَّدَقَةِ أَوِ الْعِتْقِ أَوِ الْحَجِّ إِلَى الْمَيِّتِ الْمُسْلِمِ

مسلمان میت کو صدقہ یا غلام آزاد کرنے یا حج کرنے کا ثواب پہنچتا ہے

(٥١٣) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۵۱۳۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان

جَدِّهٖ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى أَن يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَأَعْتَقَ ابْنُهٗ هَشَّامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو أَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ: حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِیْ أَوْصٰى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَ إِنَّ هَشَّامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً، أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ))

کرتے ہیں عاص بن وائل نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ پس ان کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے تو ان کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ باقی پچاس غلام وہ ان کی طرف سے آزاد کر دے۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے پہلے پوچھوں گا پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے ہیں۔ ان کے ذمہ پچاس غلام باقی ہیں کیا میں ان کی طرف سے آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کو ان چیزوں کا ثواب پہنچتا۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیة الحربی یسلم و لیه أیلزمه أن ینفذها۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے میت کو ثواب پہنچنے میں ایمان بنیادی شرط ہے۔ ایمان کے بغیر کیے ہوئے اعمال فائدہ مند نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ایمان کے بغیر مر گیا تو اس کے بعد اس کی طرف سے کیے ہوئے اعمال کا اس کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوگا۔

وُجُوْبُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَ فَضْلُ تَأْدِيَتِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

صدقہ فطر کا واجب ہونا اور (عید کی) نماز سے قبل اس کے ادا کرنے کی فضیلت

(٥١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَ طُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنَ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِیَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَ مَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِیَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ))

۵۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فطرانہ کی زکوٰۃ' روزے دار کے لغو و فحش گوئی کی معافی و کفارہ کے لیے اور مسکین کے کھانے کے لیے فرض قرار دی۔ جس نے صدقہ فطر نماز سے قبل ادا کیا تو وہ زکوٰۃ مقبول ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا وہ صدقات میں سے عام صدقہ ہے۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْإِسْتِعْفَافِ وَالْإِسْتِغْنَاءِ عَنِ النَّاسِ

لوگوں سے سوال کرنے سے بچنے اور ان سے بے نیاز ہونے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (سورۃ البقرۃ ۲۷۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے' جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ ناداں لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں۔ آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے۔ وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ اس کا جاننے والا ہے۔''

(٥١٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَ مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَ مَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))

۵۱۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا۔ تو آپ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر طلب کیا تو آپ نے انہیں پھر دے دیا۔ انہوں نے پھر طلب کیا۔ آپ نے انہیں پھر دے دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہوگیا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''میرے پاس جو مال ہوتا ہے وہ میں تم سے بچا کر نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے' اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور جو صبر کرتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔ اور کوئی شخص صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسئلۃ۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب فضل التعفف والصبر والقناعۃ والحث علی کل ذلك]

(٥١٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّأْتِيَ رَجُلًا

۵۱۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے اور خشک لکڑیاں پشت پر لا کر بیچے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص سے سوال کرے وہ اس کو

فَيَسْأَلُهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ))

دے یا نہ دے۔''

وَ زَادَ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ ((فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى......)) اَلْحَدِيْث

اور مسلم شریف اور دوسری کتابوں میں یہ زائد ہے ''کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے......'' آخر حدیث تک

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الزكوٰة' باب الاستعفاف عن المسئلة ـ و صحيح مسلم' كتاب الزكاة۔ باب كراهة المسألة للناس]

فَضْلُ الْقَنَاعَةِ وَ غِنَى النَّفْسِ

قناعت اور نفس کی غناء (خودداری) کی فضیلت

(٥١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ))

۵۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''مال داری ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اصل مالداری نفس کی مالداری ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الرقاق، باب الغنى غنى النفس۔ و صحيح مسلم' كتاب الزكوٰة، باب ليس الغنى عن كثرة العرض]

(٥١٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَ قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ))

۵۱۸۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا' اسے گزارہ لائق روزی دی گئی اور اللہ نے اس کو جو کچھ دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق عطا کی۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الزكوٰة، باب فی الكفاف والقناعة]

(٥١٩) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ))

۵۱۹۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لائے' پھر اسے بیچے اور اس کے ذریعہ اللہ اس کے چہرے کو (سوال کی ذلت سے) بچائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے' وہ چاہیں تو اس کو دیں چاہیں تو انکار کر دیں۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الزكوٰة، باب الاستعفاف عن المسئلة]

(٥٢٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَ هُوَ

۵۲۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے منبر پر ارشاد فرمایا

يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَ التَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ))

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الزكوة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى]

(٥٢١) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ: ((يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى)) قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ أَنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

۵۲۱۔ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے (مال) دیا میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے مجھے پھر دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے مجھے پھر دیا۔ پھر فرمایا۔ ''اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ پس جس نے اس کو سخاوتِ نفس (بغیر مانگے اور انتظار و امید کے) لیا' اس کے لیے اس مال میں برکت دی جائے گی۔ اور جس نے اس مال کو مانگ کر لیا تو اس کے لیے اس مال میں برکت نہیں دی جائے گی اور یہ اس شخص کی مانند ہوگا' جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' میں آپ کے بعد زندگی بھر' مانگ کر کسی کے مال میں کمی نہیں کروں گا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو بلاتے تھے کہ انہیں کچھ دیں لیکن وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا تاکہ وہ انہیں کچھ دیں۔ لیکن انہوں نے ان سے بھی کوئی چیز لینے سے انکار کر دیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت! تم گواہ رہو کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ پر مالِ فئی میں سے ان کا حصہ پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد زندگی بھر کسی سے سوال نہیں کیا۔

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الزكوة، باب الاستعفاف عن المسألة]

فَضْلُ مَنْ جَآءَہٗ مَالٌ مِنْ غَیْرِ إِشْرَافٍ فَأَخَذَہٗ فَأَکَلَ مِنْہُ وَ تَصَدَّقَ

اس شخص کی فضیلت' جس کو حرص وطمع کے بغیر مال ملا تو اس نے اسے قبول کیا۔ پس اس نے اس میں سے خود بھی کھایا اور صدقہ بھی کیا

(۵۲۲) عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعْطِیْنِی الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِہٖ مَنْ ھُوَ أَفْقَرُ إِلَیْہِ مِنِّیْ فَقَالَ ((خُذْہُ۔ إِذَا جَاءَکَ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ شَیْءٌ وَأَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَ لَا سَائِلٍ فَخُذْہُ، وَ مَا لَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ))

۵۲۲۔ سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مجھے عطیے سے نوازتے تو میں کہتا' آپ اسے مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیں تو آپ فرماتے: "اسے لے لو۔ جب تمہارے پاس اس مال میں سے کچھ اس طرح آئے کہ تمہیں اس کی حرص وطمع بھی نہ ہو اور نہ اس کی بابت تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو ایسے نہ ہو تو اس کے پیچھے مت پڑو۔"

وَفِیْ رِوَایَۃٍ ((خُذْہُ فَتَمَوَّلْہُ أَوْ تَصَدَّقْ بِہٖ وَمَا جَاءَکَ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ......)) اَلْحَدِیْثَ

اور ایک روایت میں ہے "اسے لے لیا کرو اور اسے اپنے مال میں شامل کر دو یا صدقہ کر دیا کرو جو اس طرح کا مال آئے۔" ......آخر حدیث تک

وَ عِنْدَ مُسْلِمٍ زَادَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِکَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَسْأَلُ أَحَدًا شَیْئًا وَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا أُعْطِیَہٗ۔

اور مسلم میں سالم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ اسی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی چیز آپ کو (بغیر مانگے) دی جاتی تو اسے لینے سے بھی انکار نہیں فرماتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب من أعطاہ اللہ شیأ من غیر مسألۃ۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب إباحۃ الأخذ لمن أعطی من غیر مسألۃ]

(۵۲۲) (مکرّر) عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَی السَّعْدِیَّ أَلْفَ دِیْنَارٍ فَأَبٰی أَنْ یَقْبَلَھَا وَ قَالَ لَنَا عَنْھَا غِنًی فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ إِنِّیْ قَائِلٌ لَکَ مَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((إِذَا سَاقَ اللّٰہُ إِلَیْکَ رِزْقًا مِنْ غَیْرِ مَسْأَلَۃٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْہُ فَإِنَّ اللّٰہَ أَعْطَاکَ))

۵۲۲۔ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعدی کو ہزار دینار دیئے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا' اور کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں آپ کو وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہی تھی "جب اللہ کسی سوال اور کسی حرص وطمع کے بغیر تجھے رزق عطا فرمائے تو اسے لے لو کیونکہ یہ اللہ نے تجھے عطا فرمایا ہے۔"

تخریج: [صحیح ابن حبان "موارد" ۸۵۶ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا

اس آدمی کی فضیلت جو لوگوں سے کچھ بھی نہیں مانگتا

(٥٢٣) عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْأَمِيْنُ۔ أَمَّا هُوَ فَحَبِيْبٌ إِلَيَّ۔ وَ أَمَّا هُوَ عِنْدِيْ فَأَمِيْنٌ۔ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ۔ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ: ((أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟)) وَ كُنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ ((أَلَاتُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟)) فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ ((أَلَاتُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟)) فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ ((عَلٰى أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَ تُطِيْعُوْا ((وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً)) وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ۔

۵۲۳۔ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے امین دوست حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: "کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟" حالانکہ ہم نے تھوڑا عرصہ قبل ہی آپ سے بیعت کی تھی پس ہم نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا "تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟" ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا "تم اللہ کے رسول ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟" پس ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ پس اب کس چیز کی بیعت آپ سے کریں؟ آپ نے فرمایا: "اس بات پر کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور اللہ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔" پس میں نے ان مذکورہ افراد میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر ان کا کوڑا بھی زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھا کر اسے پکڑا دے۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب کراھة المسألة للناس]

(٥٢٤) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: وَ كَانَ ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا،

۵۲۵۔ ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے

فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔

ہیں کہ میں نے کہا' میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ پس وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الزکوٰۃ، باب کراھیة المسألة (روایت صحیح ہے۔)]

(٥٢٥) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَآءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ، وَمَنْ شَآءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْفِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا))

٥٢٦۔ سمرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''سوالات (لوگوں سے مانگنا) ایسے زخم ہیں جن سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے چہرے پر زخم برقرار رکھے اور جو چاہے اپنے چہرے کے زخم کو ختم کر دے ہاں یا تو آدمی بادشاہ سے سوال کرے۔ یا ایسے معاملہ میں سوال کرے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الزکوٰۃ، باب ماتجوز فیه المسألة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ (البقرة۔١٩٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے بہتر توشہ اللہ کا ڈر ہے۔''

(٥٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَ لَا يَتَزَوَّدُوْنَ، وَ يَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ، فَإِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾۔

٥٢٧۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اہل یمن حج کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ زادِ راہ ساتھ لے کر نہ جاتے اور کہتے ہم تو اللہ پر توکل کرنے والے ہیں پھر مکہ مکرمہ میں آ کر لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی۔
''اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے بہتر توشہ اللہ کا ڈر ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الحج، باب قول الله (وتزودوا فإن خیر الزاد التقوی]

(٥٢٧) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوْفٌ عَنْ أَخِيْهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَ لَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَ لَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ))

٥٢٨۔ خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس کو اپنے (مسلمان) بھائی سے سوال اور حرص و طمع کے بغیر کوئی (مال وغیرہ) ملے تو وہ اس کو قبول کر لے اور اسے رد نہ کرے' کیونکہ وہ تو ایسا رزق ہے جو اللہ نے اسے عطا فرمایا ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ٤/ ٢٢٠۔ ٢٢١ (روایت صحیح ہے۔)]

باب نمبر 7

کِتَابُ الحَجِّ

حج کا بیان

صفحہ نمبر 346 تا 387

فَضَائِلُ الْحَجِّ

حج کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آل عمران: ۹۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة: ۱۲۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنایا تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ (الحج: ۲۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے اپنے فائدے حاصل کرنے کو آ جائیں۔''

(۵۲۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ)) قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ))

۵۲۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا ''حج مبرور۔''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الإيمان، باب من قال أن الإيمان هوا لعمل۔ و صحيح مسلم' كتاب الإيمان، باب كون الإيمان بالله تعالىٰ أفضل الأعمال]

(۵۲۹) حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

۵۲۹۔ ابوالحکم سیار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوحازم کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات کی نہ اللہ کی نافرمانی کی تو وہ اس طرح (پاک ہو کر) لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ و صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ]

تشریح: اللہ تعالیٰ کو حج مبرور پسند ہے۔ حج مبرور سے مراد وہ حج ہے کہ حاجی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صحیح عقیدہ اور حلال مال خرچ کرتے ہوئے حج کو جائے اور حج مسنون ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کسی قسم کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن افسوس ہے آج کل اکثر کلمہ گو اور اسلام کے دعویدار حج کے دوران شرک و بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں کہ ایک اللہ سے سوال ودعا اور فریاد کرنے کی بجائے انبیاء وصلحاء اور دوسری زندہ وفوت شدگان بزرگ ہستیوں کو پکارتے ہیں۔ اگر حج کے دوران کہے جانے والے تلبیہ پر ہی غور کر لیں تو ان کے عقائد درست ہو سکتے ہیں۔ اور حج مسنون کی بجائے حج میں بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں مثلاً احرام میں کندھا شروع سے ننگا کر لینا (حالانکہ کندھا صرف طواف قدوم (پہلا طواف) کے وقت ننگا کرنا چاہیئے) تلبیہ میں الفاظ کا اضافہ، طواف کے دوران غیر مسنون اور غیر ثابت شدہ الفاظ ادا کرنا، منیٰ ومزدلفہ وعرفات میں اصل مقامات کا خیال رکھنے اور ان میں ٹھہرے رہنے کی بجائے مختلف جگہوں کو اپنی طرف سے مقدس ومتبرک جان کر ان کا اہتمام کرنا' نماز قصر کی بجائے اتمام (پوری) کرنا' مغرب کی نماز عرفات میں ادا کرنا حالانکہ مزدلفہ جا کر ادا کرنی چاہیئے۔ کنکریاں وقت سے پہلے مار لینا اور بلاوجہ وعذر ایک دوسرے کی جگہ کنکریاں مارنا وغیرہ۔ اسی طرح حج وعمرہ کے اندر بھی فسق و فجور جاری رکھنا' نمازوں میں سستی کرنا' مردوں کا داڑھی منڈوانا' اور عورتوں کی بے پردگی، جھوٹ بولنا، سگریٹ نوشی، مردوں کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنا، غیبت کرنا، گالی گلوچ و دھنگا فساد اور جھگڑا کرنا وغیرہ۔ اکثر لوگ لاکھ روپیہ کے قریب خرچ کر کے اور جسمانی تکالیف و پریشانیاں برداشت کر کے بھی حج مبرور سے محروم رہتے ہیں جو بہت بڑا خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اَلْحَجُّ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ

(٥٣٠) حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مُطَوَّلًا ذَكَرْتُ جُزْءً مِنْهُ مِنْ قَبْلُ فِي الْجَنَائِزِ فِي فَضْلِ الْوُقُوْفِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ وَفِيْهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ يَعْنِيْ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْأُبَايِعْكَ۔ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ۔ قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ۔ قَالَ: ((مَالَكَ يَاعَمْرُو؟))

حج سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

٥٣٠۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث سے جس کا ایک حصہ "کتاب الجنائز باب فضل الوقوف علی القبر بعد الدفن" میں گزر چکا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت فرمایا: جب اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کر لوں۔ پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: "عمرو! کیا بات

قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: أَنْ يُّغْفَرَلِيْ قَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا أَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ. وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ. وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنْ لَّمْ اَكُنْ اَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَ لَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ...... اَلْحَدِيْثَ

ہے؟'' میں نے کہا: میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بتلاؤ تمہاری کیا شرط ہے؟'' میں نے کہا یہ کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں۔ آپ نے فرمایا ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام قبل از اسلام کے تمام گناہ ختم کر دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے قبل کے تمام گناہ ختم کر دیتی ہے۔ اور حج پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا) اس کے بعد میرا یہ حال ہو گیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔ آپ کی عظمت و جلالت کا نقش اس طرح میرے دل میں تھا کہ میں نظر بھر کر آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اور اگر مجھ سے آپ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں اسے بیان نہیں کرسکتا۔ اس لیے کہ میں نے کبھی نظر بھر کے آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر میں اسی حال میں مر جاتا تو یقیناً امید تھی کہ میں اہل جنت میں سے ہوتا...... (آخر حدیث تک)۔

تخريج: [صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ماقبله وكذا الهجرة والحج]

فَضْلُ الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ کے مابین متابعت کی فضیلت

(٥٣١) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ الذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ))

۵۳۱۔ عمرو بن دینار رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پے درپے حج و عمر (کیا) کرو کیونکہ وہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

تخريج: [سنن النسائي- كتاب مناسك الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

(٥٣٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ

۵۳۲۔ عبداللہ (بن عباس) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پے درپے حج و عمرہ کرو کیونکہ وہ دونوں (آدمی کو) فقر و گناہوں سے ایسے صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے

خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ لَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ))

سونے اور چاندی کی میل کچیل دھو دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب مناسك الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة ۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

اَلْحَاجُّ وَفْدُاللّٰهِ تَعَالٰى

حاجی اللہ کا مہمان ہے

(٥٣٣) عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ))

۵۳۳۔ مخرمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سہیل بن ابی صالح سے سنا اور انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے مہمان تین ہیں۔ جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب مناسك الحج، باب ماجاء فی فضل الحج (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ أَيْضًا

عمرہ اور حج کی فضیلت

(٥٣٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ))

۵۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عمرہ دوسرے عمرہ تک کی (درمیانی مدت) کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة]

فَضْلُ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

(٥٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ: ((مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ)) قَالَتْ: أَبُوْ فُلَانٍ۔ تَعْنِيْ زَوْجَهَا۔ كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِيْ أَرْضًا لَنَا قَالَ ((فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً مَعِيَ))

۵۳۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ حج سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "تجھے حج سے کس چیز نے روکا؟" تو اس نے جواب دیا میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو ہی اونٹ تھے ایک پر وہ حج کرنے چلے گئے اور دوسرا ہماری کھیتی کو سیراب کرتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا "رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔"

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ: نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِيْ فُلَانٍ۔ زَوْجِهَا۔ حَجَّ هُوَ وَ ابْنُهُ عَلٰى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا فَقَالَ ((فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ......)) اَلْحَدِيْثَ

اور مسلم کی روایت ہے اس نے کہا کہ میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے صرف دو اونٹ تھے۔ ان میں سے ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا جبکہ دوسرا اونٹ' اس پر ہمارا غلام پانی پلاتا تھا۔ فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا......'' (آخر حدیث تک)

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب جزاء الصید، باب حج النساء۔ و صحیح مسلم' کتاب الحج۔ باب فضل العمرة فی رمضان]

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا

حاجی یا عمرہ کرنے والے کو تیار کرنے کی فضیلت

(٥٣٦) عَنْ أَبِيْ طُلَيْقٍ أَنَّ امْرَأَتَهُ قَالَتْ لَهُ وَلَهُ جَمَلٌ وَنَاقَةٌ أَعْطِنِيْ جَمَلَكَ أَحُجُّ عَلَيْهِ فَقَالَ هُوَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَنْ اَحُجَّ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَاَعْطِنِي النَّاقَةَ وَ حُجَّ عَلٰى جَمَلِكَ، قَالَ: لَا أُوْثِرُ عَلٰى نَفْسِيْ اَحَدًا قَالَتْ: فَاَعْطِنِيْ مِنْ نَفَقَتِكَ فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ فَضْلٌ عَمَّا اَخْرُجُ بِهِ وَاَدَعُ لَكُمْ، وَ لَوْ كَانَ مَعِيَ لَاَعْطَيْتُكَ، قَالَتْ: فَإِذَا فَعَلْتَ مَافَعَلْتَ فَاقْرَأْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيْتَهُ وَ قُلْ لَهُ الَّذِيْ قُلْتُ لَكَ فَلَمَّا لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَاَهُ مِنْهَا السَّلَامَ وَ اَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ قَالَتْ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَدَقَتْ اُمُّ طُلَيْقٍ لَوْ اَعْطَيْتَهَا جَمَلَكَ كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَوْ أَعْطَيْتَهَا نَاقَتَهَا كَانَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَوْ أَعْطَيْتَهَا مِنْ نَفَقَتِكَ اَخْلَفَهَا اللّٰهُ لَكَ)) قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّا يَعْدِلُ بِحَجٍّ؟ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ))

۵۳۶۔ ابو طلیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک اونٹ اور اونٹنی تھی۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ آپ مجھے اونٹ دیں تاکہ میں اس پر حج کروں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو اللہ کی راہ میں وقف ہے تو ان کی بیوی نے کہا اگر میں اس اونٹ پر حج کروں گی تو وہ فی سبیل اللہ ہی ہوگا ان کی بیوی نے ان سے یہ بات بھی کہی کہ آپ اپنے اونٹ پر حج کریں اور اونٹنی مجھے دے دیں۔ انہوں نے کہا میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ ان کی بیوی نے کہا آپ مجھے اپنے خرچے میں سے دے دیں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس زائد نہیں ہے کہ میں اپنا خرچہ بھی کروں اور تمہارے لیے بھی چھوڑ کر جاؤں۔ اور اگر میرے پاس (زائد مال) ہوتا تو میں تجھے ضرور دیتا۔ ان کی بیوی نے کہا آپ نے ایسا ہی کرنا ہے تو پھر جب آپ رسول اللہ ﷺ کو ملیں تو (میرا) سلام کہنا اور ان کو وہ بات بتانا جو میں نے آپ کو کہی ہے۔ پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کو ملے تو انہوں نے آپ کو اپنی بیوی کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی بتائی جو ان کی بیوی نے ان سے کہی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ام طلیق رضی اللہ عنہا صحیح کہتی ہے۔ اگر آپ اس کو اونٹ دے دیتے تو وہ اللہ کی راہ ہی میں ہوتا اور اگر حج کے لیے آپ اس کو اونٹنی دے دیتے تو وہ بھی اللہ کی راہ ہی

میں ہوتی۔ اور اگر آپ اس کو اپنے خرچہ میں سے دے دیتے تو اللہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرما دیتا۔" ابوطلیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! (اب) حج کے برابر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا "رمضان میں عمرہ کرنا۔"

تخریج: [الطبرانی الکبیر: ۲۲/ ۸۱۶ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ التَّلْبِيَةِ وَ رَفْعِ الصَّوْتِ بِهَا

تلبیہ (لبیک والی دعاء پڑھنا) کہنے اور اس میں آواز بلند کرنے کی فضیلت

(٥٣٧) عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آمُرَ أَصْحَابِيْ وَمَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيْدُ أَحَدَهُمَا))

۵۳۷۔ خلاد بن سائب انصاری اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو انہوں مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اور ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ میں اپنی آوازیں بلند کریں"

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب المناسك، باب کیف التلبیة (روایت حسن ہے۔)]

(٥٣٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَ هَاهُنَا))

(۵۳۸) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں حجر، شجر اور در و دیوار ہر چیز اس کے ساتھ تلبیہ کہتی ہے۔"

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الحج۔ باب ما جاء فی فضل التلبیة والنحر۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ شَرَعَ فِي الْحَجِّ أَوْ خَرَجَ حَاجًّا ثُمَّ مَاتَ

راہ حج یا دورانِ حج مرنے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اللہ نے فرمایا: "اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف نکل کھڑا ہوا' پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ بڑا بخشنے والا

رَّحِيمًا﴾ (النساء: ١٠٠)

مہربان ہے۔"

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبية والنحر]

(٥٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ أَوْ قَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَ لَا تُحَنِّطُوْهُ وَ لَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا))

۵۳۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک حاجی وقوف عرفہ کے دوران اپنی سواری سے گر پڑا' جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی نبی ﷺ نے فرمایا "اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور دو کپڑوں (احرام کی دو چادریں) میں کفن دو اور اس کو خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کو تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھے گا۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الجنائز، باب الكفن فی ثوبين]

فَضْلُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجرِ اسود کے استلام کی فضیلت

(٥٤٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ ((وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ))

۵۴۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا "اللہ کی قسم! اللہ اس (حجر اسود) کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا' اس کی زبان ہو گی جس سے وہ کلام کرے گا اور اس آدمی کے بارے میں گواہی دے گا جس نے صحیح معنی میں اس کا استلام کیا ہو گا۔"

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الحج، باب ماجاء فی الحجر الأسود (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: استلام سے مراد حجر اسود کو چومنا یا ہاتھ یا کوئی اور چیز لگا کر اس کو چومنا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اس کی طرف ہاتھ کرنا۔ اگر ہاتھ سے استلام کیا جائے تو پھر ہاتھ کو نہیں چومنا چاہیے۔

(٥٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ كَانَ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ حَتّٰى سَوَّدَتْهُ خَطَايَا أَهْلِ الشِّرْكِ))

۵۴۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حجرِ اسود جنت میں سے ہے اور یہ برف سے زیادہ سفید تھا یہاں تک کہ اہلِ شرک کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔"

تخریج: [مسند أحمد: ١/ ٣٠٧۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ وَالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

دو رکنوں (حجرِ اسود و رکن یمانی) کے استلام اور بیت اللہ کے طواف کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ (الحج ۲۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ (الحج ۲۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور میرے گھر کو طواف' قیام' رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔''

(۵٤۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ))

وَفِيْ رِوَايَةِ غَيْرِ النَّسَائِيِّ ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ))

۵۴۲۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صرف دو رکنوں (حجر اسود و رکن یمانی) ہی کا استلام کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''ان دونوں کا چھونا گناہوں کو گرا (مٹا) دیتا ہے'' اور آپ نے فرمایا ''جس نے بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے (طواف کیا) تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

اور نسائی کے علاوہ دیگر کتب کی روایت میں ہے ''جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب مناسك الحج، باب ذکر الفضل فی الطواف بالبیت و مسند أحمد۔ ۲/ ۸۹'۹۵ (روایت حسن ہے۔)]

(۵٤۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ))

۵۴۳۔ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مانند ہے الا یہ کہ طواف میں کلام کی اجازت ہے۔ پس جو طواف میں کلام کرے وہ صرف خیر و بھلائی کا کلام کرے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف۔ (صحیح طور پر یہ روایت ابن عباس ؓ پر موقوف ہے۔)]

فَضْلُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَ مَا يُرْجٰى فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ مَّغْفِرَةٍ

وقوفِ عرفہ کی فضیلت اور اس دن مغفرت و بخشش کی امید

(٥٤٤) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟))

۵۴۴۔ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزادی دیتا ہو۔ اور وہ قریب ہوتا ہے پھر اپنے بندوں کے ذریعے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الحج، باب فضل يوم عرفة]

مُبَاهَاةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمَلَائِكَةَ بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ

اہلِ عرفات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے فخر و مباہات کرنا

(٥٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيُبَاهِيَ الْمَلَائِكَةَ بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ يَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شُعْثًا غُبْرًا))

۵۴۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ اہلِ عرفات کی وجہ سے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتے ہوئے کہتا ہے: کہ میرے پراگندہ و غبار آلود بندوں کو دیکھو۔''

تخریج: [مسند أحمد' ۲/ ۳۰۵ (روایت صحیح ہے۔)]

(٥٤٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ مَلَائِكَتَهُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِاَهْلِ عَرَفَةَ فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا))

۵۴۶۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے ''اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کی شام اہلِ عرفات کی وجہ سے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو' میرے پاس پراگندہ بالوں و غبار آلود حالت میں آئے ہیں۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۲۲۴]

(٥٤٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ

۵۴۷۔ عبدالرحمٰن بن یعمر بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ کچھ لوگوں نے آ کر آپ سے حج کے بارے

عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ)) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاؤُدَ ((مَنْ جَاءَ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ)) قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِذٰلِكَ

میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حج تو (وقوف) عرفہ ہے۔ پس جس نے عرفہ کی رات (۹ ذی الحجۃ اور ۱۰ ذی الحجۃ کی درمیانی رات) پالی اس کا حج مکمل ہوگیا۔“ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے ”جو شخص مزدلفہ کی رات (۱۰ ذی الحجۃ) کی صبح سے پہلے (عرفات میں) آ گیا اس کا حج مکمل ہے۔ ایام منیٰ تین ہیں۔ پس جو دو دن (منیٰ میں) گزارے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“ (راوی کہتا ہے) کہ پھر آپ نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا جو آپ کے ان فرامین کی منادی کر رہا تھا۔

تخریج: [سنن النسائی، کتاب مناسك الحج۔ باب فرض الوقوف بعرفة۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب المناسك۔ باب من لم يدرك عرفة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ خَيْرِ الدُّعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ ((أَوِ التَّهْلِيْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ))

یوم عرفہ کی دعا کے بہتر ہونے یا اس دن ”لا الٰہ الا اللہ“ کہنے کی فضیلت

(٥٤٨) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ. وَأَفْضَلُ مَاقُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ))

۵۴۸۔ طلحہ بن عبیداللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور سب سے افضل جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہا: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ“ ہے۔

تخریج: [موطا إمام مالك: ۱/ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵۔ ۴۲۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح سنن الترمذی للألبانی ۳۵۸۵]

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ عَرَفَاتٍ أَيْضًا

عرفات کی مزید فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدة ۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔“

(٥٤٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ

۵۴۹۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں سے ایک

رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، آيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَأُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ:

آدمی نے ان سے کہا: امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو وہ اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس آیت کے نازل ہونے والے دن کو عید بنا لیتے۔ انہوں نے کہا کون سی آیت؟ یہودی نے کہا:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔''

قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةَ

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس دن اور جگہ کو جانتے ہیں جس میں یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ آپ عرفات میں موجود تھے اور جمعۃ المبارک کا دن تھا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ، وَأَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حِيْنَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں وہ دن اور گھڑی جانتا ہوں جس میں یہ آیت اتری تھی' اور رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جب یہ آیت اتری تھی۔ یہ آیت مزدلفہ کی رات اتری تھی اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب زیادۃ الإیمان ونقصانه۔ و صحیح مسلم' کتاب التفسیر۔ باب فی تفسیر آیات متفرقۃ]

فَضْلُ الدَّفْعِ مِنْ جَمْعٍ ((الْمُزْدَلِفَةِ)) قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

مزدلفہ سے طلوع شمس سے قبل (منیٰ کی طرف) کوچ کرنے کی فضیلت

(۵۵۰) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: شَهِدْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَ يَقُوْلُوْنَ: أَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۵۰۔ ابو اسحاق روایت کرتے ہیں' میں نے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں: میں مزدلفہ کی صبح عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں (۱۰ ذی الحجہ کی) صبح کی نماز کے بعد وقوف کیا پھر فرمایا: مشرکین سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے (منیٰ کی طرف) روانہ ہوتے تھے۔ اور کہتے تھے اے ثبیر! (مزدلفہ کے پہاڑ کا نام) سورج نکال (تاکہ ہم جائیں) رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی۔ پھر وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سورج

طلوع ہونے سے پہلے (مزدلفہ سے) روانہ ہوئے۔

تخریج: [صحيح البخاری۔ كتاب الحج، باب متى يدفع من جمع]

فَضْلُ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ

سر کے بال منڈانے کی سر کے بال کتروانے پر فضیلت

(٥٥١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ))

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ- مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ- قَالَ: وَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ وَ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

۵۵۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا اور سر کے بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' انہوں نے عرض کیا' اور سر کے بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا: ''اور سر کے بال کترانے والوں پر بھی۔'' (رحم فرما) لیث بیان کرتے ہیں نافع نے مجھے بیان کیا آپ نے سر کے بال منڈانے والوں کے لیے ایک یا دو مرتبہ رحم کی دعا کی۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں نافع نے مجھے بیان کیا: آپ نے چوتھی مرتبہ سر کے بال کترانے والوں کے لیے رحم کی دعا کی۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الحج، باب الحلق والتقصير عندالإحلال۔ و صحيح مسلم' كتاب الحج۔ باب تفضيل الحلق على التقصير و جواز التقصير]

تشریح: سر کی حجامت کرانا بھی حج وعمرہ کے مناسک میں سے ہے۔ جو عمرہ میں تمام مناسک سے فراغت کے بعد اور حج میں دس ذی الحجہ کے دن قربانی کے بعد کروائی جاتی ہے۔ اس حدیث میں سر کے بال منڈانے کی' سر کے بال کترانے پر فضیلت اور اس کی ترجیح وفوقیت بیان کی گئی ہے کہ آپ نے حلق کرانے والوں کے لیے تین مرتبہ دعا کی اور تقصیر والوں کو چوتھی مرتبہ اپنی دعا میں شامل کیا۔

(٥٥٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ۔ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَةً قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ))

۵۵۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' انہوں نے عرض کیا سر کے بال کترانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے فرمایا ''اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں کو بخشش دے۔'' انہوں نے عرض کیا اور سر کے بال کترانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اور ''سر کے بال کترانے

والوں کو بھی۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الحج، باب الحلق و التقصیر عندالإحلال۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب تفضیل الحلق علی التقصیر و جواز التقصیر]

(٥٥٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ((فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ وَ كِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۵۳۔ یحییٰ بن حصین اپنی نانی یا دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجۃ الوداع میں سنا کہ آپ نے حلق کرانے والوں کے لیے تین دفعہ اور تقصیر کرانے والوں کے لیے ایک دفعہ دعا کی۔ وکیع نے حجۃ الوداع کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحج۔ باب تفضیل الحلق علی التقصیر و جواز التقصیر]

(٥٥٤) أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ قَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

۵۵۴۔ شعیب بن ابوحمزہ نافع سے بیان کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں حلق کرایا تھا۔ اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور بعض صحابہ نے بھی اور بعض نے تقصیر۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عندالإحلال۔ و صحیح مسلم' کتاب الحج۔ باب تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر]

فَضْلُ مَاءِ زَمْزَمَ

زم زم کے پانی کی فضیلت

مَاءُ زَمْزَمَ تَشْبَعُ مِنَ الْجُوعِ وَ تَشْفِي مِنَ السُّقْمِ بِإِذْنِ اللّٰهِ

زم زم کا پانی بھوک سے سیر اور بیماری سے شفا دیتا ہے

(٥٥٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هَاهُنَا؟)) قَالَ: قُلْتُ مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْماً وَ لَيْلَةً۔ قَالَ ((مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْماً وَ لَيْلَةً؟)) قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: ((فَمَا كَانَ طَعَامُكَ؟)) قُلْتُ: مَا كَانَ لِي طَعَامٌ وَ لَا شَرَابٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، وَ لَقَدْ سَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَ مَا

۵۵۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا "آپ کب سے یہاں (بیت اللہ میں) ہیں؟" میں نے عرض کیا تیس دنوں سے۔ آپ نے فرمایا "تیس دنوں سے؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا۔ "تیرا کھانا کیا تھا؟" میں نے عرض کیا' میرا کھانا پینا صرف زمزم کا پانی تھا۔ اور البتہ میں اس سے اتنا موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی شکنیں دور ہو گئیں اور میں نے اپنے کلیجے (پیٹ) میں ذرہ برابر بھی کبھی بھوک محسوس نہیں

أَجِدُ عَلٰى كَبِدِىْ سَخْفَةَ جُوْعٍ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا لَمُبَارَكَةٌ وَ هِيَ طَعَامُ طُعْمٍ، وَ شِفَاءُ سُقْمٍ))

کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک وہ بابرکت ہے‘ اور وہ خوش ذائقہ کھانا اور بیماری سے شفا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد طیالسی ۴۵۷ (روایت صحیح ہے۔)]

(٥٥٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَ كَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَخِيْ أُنَيْسٌ وَ أُمُّنَا ...... اَلْحَدِيْثَ قِصَّةُ إِسْلَامِ أَبِيْ ذَرٍّ وَفِيْهِ۔ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَ طَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَ صَاحِبُهُ، ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ۔ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ فَقَالَ ((وَ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ أَنْتَ؟)) قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ...... اَلْحَدِيْثَ بِنَحْوِ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ وَمَنْ مَعَهُ وَ قَالَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ ...... اَلْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَ شِفَاءُ سُقْمٍ

۵۵۶۔ عبداللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینوں کو حلال سمجھتے تھے۔ پس میں‘ میرا بھائی انیس اور ہماری ماں روانہ ہوئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے والے قصہ پر مشتمل طویل حدیث۔ اور اس حدیث میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور آپ نے اور آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں پہلا آدمی ہوں جس نے آپ کو اسلام کا تحیہ پیش کیا۔ وہ بیان کرتے ہیں‘ میں نے کہا اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا ”اور آپ پر بھی اور اللہ کی رحمت ہو۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) ”تجھ پر سلامتی ہو۔“ پھر آپ نے فرمایا ”تو کون ہے؟“ میں نے کہا غفار قبیلہ سے۔ اس کے بعد حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے جس کو ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ (اس میں ہے) آپ نے فرمایا ”بے شک وہ (زم زم کا پانی) بابرکت اور خوش ذائقہ کھانا ہے۔“ (حدیث طویل ہے) اور اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ”بیماری سے شفا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم‘ کتاب فضائل أصحاب النبی، باب من فضائل أبی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ]

(٥٥٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَ أَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ

۵۵۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ پس انہوں نے میرا

فَفَرَجَ صَدْرِیْ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِیءٍ حِكْمَةً وَ إِیْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِیْ صَدْرِیْ، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا جِبْرِیْلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِیَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ ......)) حَدِیْثُ الْإِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ مُطَوَّلًا۔

سینہ کھولا' پھر اس کو زم زم کے پانی سے دھویا' پھر ایمان و حکمت سے بھری ہوئی ایک سونے کی ٹرے لائے اس کو میرے سینے میں انڈیل کر اس کو اوپر سے سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانِ دنیا (پہلا آسمان) پر لے گئے پس جب میں آسمانِ دنیا پر آیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن (دربان) سے کہا دروازہ کھولو اس نے کہا کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ جبریل ہے۔ اس نے کہا کیا تیرے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے کہا: ''ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں'' پس اس نے کہا کیا ان (محمد ﷺ) کی طرف کوئی پیغام بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں'' (اسراء و معراج پر مشتمل طویل حدیث)

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت الصلوٰۃ فی الإسراء]

(٥٥٨) عَنْ أَبِی الطُّفَیْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ كُنَّا نُسَمِّیْهَا شُبَاعَةَ یَعْنِیْ زَمْزَمَ، وَ كُنَّا نَجِدُهَا نِعْمَ الْعَوْنِ عَلَى الْعِیَالِ۔

٥٥٨۔ ابوطفیل' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہم اس یعنی زم زم کے پانی کو شکم سیر کا نام دیا کرتے تھے۔ اور ہم اسے اپنے بچوں کے بارے میں بہترین معاون پاتے تھے۔

تخریج: [مصنف عبدالرزاق ٩١٢٠ (صحیح الاسناد روایت موقوف ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ دَخَلَ بَیْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ

بیت اللہ الحرام میں داخل ہونے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِیْنَ فِیْهِ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (آل عمران: ٩٦۔ ٩٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا' وہی ہے جو مکہ میں ہے' جو تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم ہے اس میں جو آجائے' امن والا ہو جاتا ہے۔''

فَضْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ أَوْ بِمَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ

مکہ مکرمہ یا مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت

(٥٥٩) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ

٥٥٩۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں ہزار

صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ وَ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ))

نماز سے افضل ہے۔اور مسجد الحرام میں نماز دوسرے مقامات میں نماز سے ایک لاکھ درجہ افضل ہے۔"

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ......)) اَلْحَدِيثُ

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے "میری اس مسجد میں نماز دوسرے مقامات میں نماز سے ہزار درجہ افضل ہے۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيه، باب ماجاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي ۔ ومسند أحمد: ۳/ ۳۴۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تَابِعُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَ مَسْجِدِ مَكَّةَ

مسجد نبوی اور مکہ مکرمہ کی مسجد (مسجد الحرام) میں نماز کی فضیلت کا مزید بیان

(٥٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ))

۵۶۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز، مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔"

تخریج: [صحيح البخاري، كتاب فضائل الصلاة في مسجد مكة و مدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة ومدينة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الحج۔ باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة]

(٥٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ))

۵۶۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں نماز ادا کرنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔"

تخریج: [صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة]

(٥٦٢) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شِكْوَى فَقَالَتْ: لَئِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔ فَبَرَأَتْ فَتَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا

۵۶۲۔ ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک عورت بیمار ہوگئی تو اس نے کہا اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز ادا کروں گی۔ پس وہ شفایاب ہوگئی اور جانے کی تیاری کی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرنے آئی اور ان کو اپنے پروگرام کے متعلق بتایا تو انہوں نے کہا بیٹھ جا، میں نے جو کھانا تیار کیا ہے اسے کھا

ذٰلِكَ فَقَالَتِ: اجْلِسِيْ فَكُلِيْ مَا صَنَعْتُ وَ صَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((صَلَاةٌ فِيْهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ))

اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد (نبوی) میں نماز پڑھ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس میں ایک نماز مسجد کعبہ کے سوا' دوسرے مقامات میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔''

تخريج: [مسند أحمد: ٦/ ٣٣ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْمَسْجِدُ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى هُوَ ((الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ))

جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے' وہ مسجد نبوی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ﴾ (التوبة: ١٠٨)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔''

(٥٦٣) عَنْ حُمَيْدِ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّبِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: قَالَ أَبِيْ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: ((فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ: هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا)) (لِمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ) قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ أَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهُ۔

٥٦٣۔ حمید خراط روایت کرتے ہیں' میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا' وہ کہتے ہیں' عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری میرے پاس سے گزرے۔ کہتے ہیں' میں نے انہیں کہا آپ نے اپنے باپ سے' اس مسجد کے بارے میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی' کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میرے والد (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے گھروں میں سے ایک گھر میں آیا تو میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! دو مسجدوں (مسجد نبوی و مسجد قبا) میں سے کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ تو آپ نے کنکریوں کی مٹھی لے کر زمین پر پھینکی' پھر فرمایا ''وہ تمہاری یہ مسجد ہے' مدینہ منورہ کی مسجد۔'' انہوں (ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) نے کہا میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی آپ کے باپ سے سنا وہ اسی طرح ذکر کرتے تھے۔

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الحج، باب بيان المسجد الذى أسس على التقوىٰ]

فَضْلُ الْعِبَادَةِ مَا بَيْنَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مِنْبَرِهٖ

رسول اللہ ﷺ کے گھر اور آپ کے منبر کے درمیان عبادت کی فضیلت

(٥٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي))

۵۶۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو (جگہ) ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب فضل مابين القبر والمنبر۔ و صحيح مسلم' كتاب الحج۔ باب فضل ما بين قبره و منبره و فضل موضع منبره]

مِنْ فَضَائِلِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ

بیت الحرام و مسجد نبوی کی فضیلت

(٥٦٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((خَيْرُ مَارُكِبَتْ إِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِي هٰذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيقُ۔))

۵۶۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''بہترین جگہ جس کی طرف رخت سفر باندھا جاتا ہے' میری یہ مسجد اور بیت اللہ شریف ہے۔''

تخريج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۵۰ (روایت حسن ہے۔)]

اَلْمَسَاجِدُ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ

چار مساجد جن میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا

(٥٦٦) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا سِتَّ سِنِيْنَ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَامَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ: أَتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَ لَا تُحَدِّثْنَا مَاسَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا فَقَالَ ((أَنْذَرْتُكُمُ الْمَسِيْحَ وَ هُوَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ قَالَ أَحْسِبُهُ

۵۶۶۔ مجاہد بیان کرتے ہیں جنادہ بن ابی امیہ ہمارے چھ سال تک امیر رہے۔ پس انہوں نے ہمیں (ایک دفعہ) خطبہ دیا تو فرمایا ہم ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے کہا آپ ہم کو رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیث سنائیں جو آپ نے ان سے سنی ہوں' آپ ہمیں لوگوں سے سنی ہوئی بیان نہ کریں۔ پس ہم نے ان پر سختی کی۔ (قول مذکور) تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا ''میں تمہیں مسیح (مسیح الدجال) سے ڈراتا ہوں' وہ کانا ہوگا۔'' راوی کہتا ہے میرا خیال

قَالَ الْيُسْرٰى يَسِيْرُ مَعَهٗ جِبَالُ الْخُبْزِ وَ أَنْهَارُ الْمَاءِ عَلَامَتُهٗ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا يَبْلُغُ سُلْطَانُهٗ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِيْ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةَ، وَ مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ، وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصٰى، وَالطُّوْرَ، وَ مَهْمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ))

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَحْسِبُهٗ قَدْ قَالَ يُسَلَّطُ عَلٰى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ وَ لَا يُسَلَّطُ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ أَمِيْرًا عَلَيْنَا فِي الْبَحْرِ سِتَّ سِنِيْنَ ...... اَلْحَدِيْثَ۔

ہے کہ آپ نے فرمایا ''وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا'' آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا۔ اس کی حکومت چہار اطراف ہوگی۔ لیکن وہ چار مساجد میں نہیں آ سکے گا۔ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ مسجد اقصیٰ۔ طور۔

جو کچھ بھی ہو یہ بات اچھی طرح جان لو کہ اللہ کانا نہیں ہے۔''

ابن عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے بیان کیا اس (دجال) کو ایک آدمی پر غلبہ دیا جائے گا پس وہ اس کو قتل کرے گا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ اور اس کے علاوہ اسے کسی اور پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔''

اور ابن عون مجاہد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ''جنادہ بن ابی امیہ بحری سفر میں چھ سال تک ہمارے امیر رہے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۳۶۴، ۴۳۴۔ ۴۳۵ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ ((الْحَرَمِ وَالنَّبَوِيِّ وَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ))

تین مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس) کی فضیلت

(٥٦٧) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ فَأَعْجَبْنَنِيْ وَ آنَقْنَنِيْ قَالَ: ((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى۔ وَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ

۵۶۷۔ عبدالملک روایت کرتے ہیں میں نے زیاد کے آزاد کردہ غلام قزعہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنیں، جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں وہ مجھے بہت اچھی لگیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی عورت خاوند یا محرم کے بغیر دو دن کا بھی سفر نہ کرے۔ دو دنوں (عیدالفطر۔ عیدالاضحیٰ) کا روزہ نہیں۔

اور دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، صبح کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروبِ شمس تک۔ اور تین مساجد ''مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد'' کے سوا رخت سفر نہ باندھا جائے۔''

الْحَرَامِ، وَ مَسْجِدِ الْأَقْصٰى، وَ مَسْجِدِيْ))

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب مسجد بیت المقدس]

(٥٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ' وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ مَسْجِدِ الْأَقْصٰى))

۵۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''تین مساجد مسجد حرام۔ مسجد رسول ﷺ۔ اور مسجد اقصیٰ کے سوا رخت سفر نہ باندھا جائے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ۔ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ]

فَضْلُ الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى ((بَيْتِ الْمَقْدِسِ)) وَ فَضْلُ الصَّلَاةِ فِيْهِ

بیت المقدس اور اس میں نماز کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ﴾

(بنی اسرائیل: ۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے۔''

(٥٦٩) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: ((اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ((اَلْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى)) قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ ((أَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔ ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ))

۵۶۹۔ ابراہیم تیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا ''مسجد الحرام۔'' انہوں نے کہا میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ'' میں نے کہا: ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا۔ ''چالیس سال۔ پھر اس کے بعد جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو تو نماز پڑھ لے کیونکہ فضیلت اسی میں ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب آحادیث الأنبیاء، باب یزفون۔ (الصافات۔ ۹۴) النسلان فی المشی]

(٥٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ صَلَوَاتُ

۵۷۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس تعمیر کیا تو اس

اللّٰهِ عَلَيْهِمَا لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ - خِلَالًا ثَلَاثَةً سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ فَأُوْتِيَهٗ، وَ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ فَأُوْتِيَهٗ، وَ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ - حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهٗ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهٗ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيْهِ أَنْ يُخْرِجَهٗ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ))

دوران اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا۔
(۱)۔ اسے ایسی حکومت دے جو اس کی حکومت کے مطابق ہو تو اللہ نے اس کو یہ چیز دے دی۔
(۲)۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے ایسی حکومت دے جو اس کے بعد کسی دوسرے کے لیے نہ ہو۔ پس وہ انہیں دے دی گئی۔
(۳)۔ جب مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ جو شخص بھی صرف نماز کی نیت سے اس مسجد میں آئے تو اس کو گناہوں سے اس دن کی طرح صاف کر دے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب المساجد، باب فضل المسجد الأقصیٰ والصلاة فیه (اس کی اسناد صحیح ہے۔)]

(۵۷۱) عَنْ مَيْمُوْنَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ: قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفْتِنَا فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔ قَالَ۔ ((أَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالْمَنْشَرِ۔ اِئْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاةً فِيْهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهٖ)) قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتَحَمَّلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((فَتُهْدِيْ لَهٗ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيْهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ كَمَنْ أَتَاهُ))

۵۷۱۔ (رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی) میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا "حشر و نشر کی سرزمین ہے۔ اس میں آؤ تو نماز پڑھو۔ پس اس میں ایک نماز دوسرے مقامات میں ہزار نماز کے برابر ہے۔" میں نے عرض کیا اگر میں اس کی طرف سفر کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا "تو اس کے لیے تیل بھیج دے جو اس میں جلایا جائے' جو ایسے کرے تو وہ اس کی طرح ہے جو اس مسجد میں آیا۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فیه، باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد بیت المقدس (روایت حسن ہے۔)]

حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ

بیت المقدس میں نماز' پانچ سو نماز کے برابر ہونے کی فضیلت والی حدیث ضعیف ہے

(۵۷۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۷۲۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسجد الحرام میں نماز دوسرے مقامات میں ایک لاکھ نماز پڑھنے

الْحَرَامِ عَلٰی غَيْرِهٖ مِائَةُ أَلْفِ صَلَاةٍ وَ فِيْ مَسْجِدِيْ أَلْفُ صَلَاةٍ وَ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَمْسُمِائَةِ صَلَاةٍ))

سے افضل ہے اور میری مسجد میں نماز' دوسرے مقامات پر ہزار نماز اور بیت المقدس میں نماز' دوسرے مقامات پر پانچ سو نماز سے افضل ہے۔"

تخریج: [مسند بزار فی زوائدہ۔ ۴۲۲ (اس کی سند میں سعید بن بشیر ازدی ضعیف راوی ہے۔)]

فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَالصَّلَاةِ فِيْهِ وَ زِيَارَتِهٖ

مسجد قباء اس کی زیارت اور اس میں نماز کی فضیلت

(٥٧٣) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّيْ مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِيْ يَوْمَيْنِ: يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَإِنَّهٗ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ' وَ يَوْمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهٗ كَانَ يَأْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ' فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ: وَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُوْرُهٗ رَاكِبًا وَّ مَاشِيًا۔

۵۷۳۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر ﷺ نماز ضحیٰ (چاشت کی نماز) صرف دو دن پڑھتے تھے ایک اس دن جس دن مکہ مکرمہ آتے تھے کیونکہ وہ چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے' بیت اللہ کا طواف کرتے' پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرتے۔ اور ایک اس دن جب مسجد قباء آتے پس وہ ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آتے۔ جب مسجد قباء میں داخل ہوتے تو نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر نکلنا ناپسند کرتے تھے نافع کہتے ہیں ابن عمر ﷺ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل یا سواری پر مسجد قباء کی زیارت کیا کرتے تھے۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيْ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَ رَاكِبًا وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ ہر ہفتے' پیدل یا سواری پر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن عمر ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب مسجد قباء۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب فضل مسجد قباء و فضل الصلاۃ فیہ و زیارتہ]

رِوَايَةُ ابْنِ نُمَيْرٍ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

ابن عمر سے ابن نمیر کی روایت

(٥٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ۔ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔

۵۷۴۔ ابن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ پیدل یا سواری پر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے پس آپ اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ ابوبکر نے اپنی روایت میں نقل کیا ہے۔ ابن نمیر نے بیان کیا کہ اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

تخریج: [صحیح مسلم' كتاب الحج- باب فضل مسجد قباء و فضل الصلاة فيه و زيارته]

(٥٧٥) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَأَنْ أُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔

۵۷۵۔ عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں میں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا مجھے مسجد قباء میں نماز ادا کرنا بیت المقدس میں نماز ادا کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

تخریج: [مصنف ابن أبي شيبة: ۲/ ۳۷۳-۳۷۴۔ (روایت موقوف ہے۔)]

فَضْلُ وَادِ الْعَقِيقِ وَالصَّلَاةِ فِيهِ

وادیٔ عقیق اور اس میں نماز کی فضیلت

(٥٧٦) حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ قُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ))

۵۷۶۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وادیٔ عقیق میں فرماتے ہوئے سنا ''میرے رب کی طرف سے رات کو ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں اور کہیں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کی۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الحج، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم (العقيق وادٍ مبارك)]

فَضْلُ أَيَّامِ الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَالتَّعَبُّدِ فِيهَا

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں اور ان میں عبادت کی فضیلت

(٥٧٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هٰذِهِ)) قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ))

۵۷۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''کسی اور دن میں عبادت ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا' جہاد بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا ''جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلے اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ آئے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب العيدين، باب فضل العمل في أيام التشريق]

فَضْلُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيدِ وَ كَذَا التَّكْبِيرِ

عید کے دن عید گاہ کی طرف جانے اور تکبیر کہنے کی فضیلت

وَفِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

اور سورۂ بقرہ میں ہے: ''وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ کی

﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ﴾ [البقرة: ١٨٥]

دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو۔"

(٥٧٨) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: ((كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ، حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَ يَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ طُهْرَتَهُ))

٥٧٨۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں "ہم کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن عیدگاہ کی طرف نکلیں حتیٰ کہ کنواری پردے دار اور حیض والیوں کو بھی۔ پس وہ (حیض والیاں) لوگوں سے پیچھے بیٹھ جائیں ان کی تکبیر و دعا میں شامل ہوں۔ تاکہ اس دن کی برکت و پاکیزگی حاصل کر سکیں۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى))

اور ایک روایت میں ہے "ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نوجوان اور پردے دار عورتوں کو (عیدگاہ کی طرف) نکالیں اور حیض والیاں نماز سے علیحدہ رہیں۔"

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب العيدين، باب التكبير أيام منىٰ وإذا غدا إلى عرفة و باب خروج النساء والحيض إلى المصلى]

فَضْلُ يَوْمِ النَّحْرِ
يَوْمُ النَّحْرِ هُوَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

قربانی کے دن کی فضیلت
اور یہی حج اکبر کا دن ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ﴾ (التوبة: ٣)

اللہ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن صاف اطلاع ہے۔"

(٥٧٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ، فَقَالَ۔ ((أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قَالُوْا يَوْمُ النَّحْرِ، قَالَ: ((هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ))

٥٧٩۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر قربانی کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر پوچھا "یہ کون سا دن ہے" انہوں نے کہا قربانی کا دن ہے آپ نے فرمایا "یہی حج اکبر کا دن ہے۔"

تخريج: [سنن أبی داؤد' كتاب المناسك، باب يوم الحج الأكبر]

فَضْلُ يَوْمِ النَّحْرِ وَ يَوْمِ الْقَرِّ

یوم النحر اور یوم القر (گیارہ ذی الحجہ) کی فضیلت

(٥٨٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَاللّٰهِ تَبَارَكَ

٥٨٠۔ عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عظیم دن یوم النحر ہے' پھر

وَ تَعَالٰى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) قَالَ عِيْسٰى: قَالَ ثَوْرٌ۔ وَ هُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ، وَ قَالَ: وَ قُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ، أَوْ سِتٌّ، فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ، فَلَمَّا وَ جَبَتْ جُنُوْبُهَا، قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ: مَاقَالَ؟ قَالَ: ((مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ))

یوم القر۔" عیسیٰ راوی کہتے ہیں کہ ثور نے کہا کہ وہ دوسرا دن یعنی گیارہ ذی الحجہ ہے اور انہوں (عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ پانچ یا چھ قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے قریب کی گئیں تو وہ سب آپ کے قریب ہوتی تھیں کہ آپ ان میں سے پہلے کس کی قربانی کرتے ہیں پس جب وہ سب ذبح ہو گئیں تو آپ نے آہستہ سے ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ تو اس نے بتایا "جو چاہے ان قربانیوں سے گوشت لے لے۔"

تخريج: [سنن أبی داوٗد' کتاب المناسك، باب الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٥٨١) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُفِيْ سَوَادٍ۔ وَ يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ، وَ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ فَقَالَ لِعَائِشَةَ ((هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَ أَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ))

وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهٖ وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ وَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ ......)) اَلْحَدِيْثَ

۵۸۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قربانی کے لیے ایسا مینڈھا لایا جائے جس کی ٹانگیں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں چنانچہ ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "چھری لاؤ" پھر فرمایا "اس کو پتھر پر تیز کرو۔" پس انہوں نے ایسا ہی کیا تو آپ نے وہ چھری لی اور مینڈھا پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا' پھر یہ دعا پڑھی: "اے اللہ! محمد، محمد ﷺ کی آل اور محمد ﷺ کی امت سے قبول فرما۔" پھر اس کی قربانی دی۔"

اور مسند احمد وغیرہ کی روایت ہے آپ ﷺ نے مینڈھا پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا اور یہ دعا پڑھی ۔"بسم اللہ ......" آخر حدیث تک

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الأضاحى' باب استحباب الضحية و ذبحها مباشرة بلا توكيل۔ مسند أحمد ٦/ ٧٨]

اَلْأُضْحِيَةُ

قربانیاں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا

اللہ نے فرمایا: "قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کے نشانات مقرر کر دیئے ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ

وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الحجر: ٣٦-٣٧)

جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔ اللہ کو قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریئے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو، اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔"

(٥٨٢) عَنْ أَنَسٍ ((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ))

۵۸۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے چتکبرے دو مینڈھے لیے پس ان کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔"

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ ((وَ سَمّٰى وَ كَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا))

اور ایک روایت میں ہے کہ "آپ نے اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی اور اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((وَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

اور مسلم کی روایت میں ہے "آپ نے (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔"

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الأضاحى، باب أضحية النبي ﷺ بكبشين أقرنين- وباب التكبير عندالذبح- و صحيح مسلم' كتاب الأضاحى- باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل]

فَضْلُ الْإِقَامَةِ فِي الْأَهْلِ وَالتَّعْجِيلِ بِالرُّجُوعِ مِنْ حَجٍّ أَوْ سَفَرٍ بَعْدَ قَضَائِهِ

گھر میں رہنے اور حج سے فارغ ہو کر یا اپنے کام سے فارغ ہو کر جلد واپس آنے کی فضیلت

(٥٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ حَجَّةً، فَلْيُعَجِّلِ الرَّاحِلَةَ إِلٰى أَهْلِهِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِهِ))

۵۸۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی حج ادا کر لے تو پھر وہ جلد اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آئے کیونکہ اس میں اس کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔"

تخريج: [سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٥٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ:

۵۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "سفر عذاب (تکلیف) کا حصہ ہے یہ تم میں سے مسافر کو

يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَ نَوْمَهُ. فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ))

اس کے کھانے' پینے اور نیند سے روکتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنا مقصد حاصل کر لے تو گھر آنے میں جلدی کرے۔"

وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَه: فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ. مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ))

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے "پس جب تم میں سے کوئی اپنے سفر میں اپنا مقصد حاصل کر لے تو وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے میں جلدی کرے۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب. و صحيح مسلم' كتاب الإمارة. باب السفر قطعة من العذاب و استحباب تعجيل المسافر إلى أهله. و سنن ابن ماجه. أبواب المناسك. باب الخروج إلى الحج]

فَضْلُ سُكْنَى الْمَدِينَةِ الشَّرِيفَةِ إِلَى الْمَمَاتِ

وفات تک مدینہ شریف میں رہنے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّبْرِ عَلَى شِدَّةِ الضِّيقِ وَالْمَوْتِ بِهَا

مدینہ منورہ میں آنے والی تکلیف پر صبر اور اس میں فوت ہونے کی فضیلت

(٥٨٥) حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا. أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا)) وَقَالَ: ((الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَ لَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا. وَ جَهْدِهَا. إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۸۵۔ عامر بن سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں مدینہ منورہ کے دو حروں (دو پتھریلی طرفوں) کے درمیان علاقے کو حرام کرتا ہوں کہ اس کا درخت کاٹا جائے یا اس کا شکار قتل کیا جائے۔" اور فرمایا: "مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ جان لیں جو شخص بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے یہاں سے چلا جائے گا تو اللہ اس سے بہتر شخص کو یہاں لے آئے گا اور جو شخص اس کی تکالیف و شدائد پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔"

وَفِي رِوَايَةٍ ((وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ))

اور ایک روایت میں ہے "جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ اس کو سیسے کے پگھلنے کی طرح یا پانی میں نمک کے حل ہو جانے کی طرح آگ میں پگھلائے گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحج، باب فضل المدینة و دعاء النبی ﷺ فیھا بالبرکة......]

(٥٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَ شِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا))

٥٨٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة والصبر علی لأوائھا]

(٥٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ ((مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

٥٨٧۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ أَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهٗ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّيْ أَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ يَا أَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ! اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُاللّٰهِ اقْعُدِيْ لَكَاعِ۔ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اور ایک روایت میں ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی لونڈی ان کے پاس آئی تو اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ' ابوعبدالرحمٰن! حالات بہت مشکل ہو چکے ہیں اس لیے میں مدینہ چھوڑنا چاہتی ہوں تو انہوں نے اسے فرمایا: "اری بے وقوف! بیٹھی رہو' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة والصبر علی لأوائھا]

(٥٨٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهٗ جَاءَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهٗ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَ شَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَ كَثْرَةَ عِيَالِهٖ وَ أَخْبَرَهٗ أَنْ لَا صَبْرَ لَهٗ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَأْوَائِهَا فَقَالَ لَهٗ: وَيْحَكَ! لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا فَيَمُوْتُ إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا))

٥٨٨۔ مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت ہے کہ فتنہ حرہ کے وقت وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مدینہ منورہ چھوڑنے کے بارے میں ان سے مشورہ کیا' کہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے بھاؤ زیادہ ہو گئے ہیں اور بچے زیادہ ہونے کی وجہ سے میں اس مہنگائی میں نہیں رہ سکتا اور مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر نہیں کر سکتا تو انہوں نے اس کو کہا افسوس ہے' اس وجہ سے میں تجھ کو مدینہ چھوڑنے کا مشورہ نہیں دے سکتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے اسلام کی حالت میں مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر وفات تک صبر کیا تو

میں قیامت کے دن اس کا سفارشی و گواہ ہوں گا۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها]

(٥٨٩) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ﷺ))

۵۸۹۔ زید بن اسلم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: ''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرمانا اور میرا مرنا اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کر دے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب فضائل المدينة۔ باب كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة]

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں دعائیں پوری فرما دیں کہ ان کو موت بھی شہادت کی ملی جب ابولؤلؤ فیروز ایرانی نامی بدبخت نے آپ پر عین نماز میں حملہ کیا تو آپ نے اسی زخم کی وجہ سے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور رسول اللہ ﷺ کے حجرہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوئے اس طرح آپ کی دوسری خواہش بھی پوری ہو گئی۔

اَلْإِيْمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا

(٥٩٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا))

۵۹۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان مدینہ منورہ میں ایسے سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب فضائل المدينة، باب الإيمان يأرز إلى المدينة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا و سيعود غريبا)

مِنْ فَضْلِ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ أَيْضًا

مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی مزید فضیلت

(٥٩١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))

۵۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''اے اللہ! آپ نے مکہ میں جو برکت رکھی ہے اس سے دگنی برکت مدینہ منورہ میں کر دے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب فضائل المدينة، باب المدينة تنفي الخبث۔ و صحيح مسلم' كتاب الحج۔ باب فضل المدينة و دعاء النبي ﷺ فيها بالبركة)

(٥٩٢) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ: أَقِلْنِيْ،

۵۹۲۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ وہ دوسرے دن بخار کی حالت میں آیا تو اس نے کہا: میری بیعت واپس کر۔ یعنی

فَأَبَى۔ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔ فَقَالَ ((الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَ تَنْصَعُ طَيِّبَهَا))

میں بیعت توڑتا ہوں۔ آپ نے تین بار انکار کیا پھر آپ نے فرمایا: "مدینہ منورہ بھٹی کی مانند ہے وہ خبیث کو یہاں سے دور کرتا ہے اور طیب کو خالص کرتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضائل المدینة، باب المدینة تنفی الخبث۔ و صحیح مسلم' کتاب الحج۔ باب المدینة تنفی شرارها]

لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ وَ كَذَا الطَّاعُوْنُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اسی طرح طاعون مدینہ منورہ میں نہیں آئے گی

(٥٩٣) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ))

۵۹۳۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔"

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ زَادَ ((يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيْحِ))

اور مسند احمد میں ہے "وہ دونوں مدینہ منورہ سے دجال کا رعب دور کریں گے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضائل المدینة، باب لایدخل الدجال المدینة۔ ومسند أحمد ۵/ ۴۱۔ ۴۳]

(٥٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنَ وَ لَا الدَّجَّالُ))

۵۹۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے' اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ((يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَ جْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَ هُنَالِكَ يَهْلِكُ))

اور مسلم شریف میں ہے "مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا' اس کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہونا ہوگا' حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا' پھر فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہلاک ہوگا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب فضائل المدینة، باب لایدخل الدجال المدینة۔ و صحیح مسلم' کتاب الحج، باب صیانة المدینة من دخول الطاعون والدجال إلیها]

(٥٩٥) حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ

۵۹۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ))

نے فرمایا ''دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں داخل ہوگا۔ (مکہ اور مدینہ کے) ہر دروازے پر فرشتے قطار کی صورت میں کھڑے ہوں گے۔ اس کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ منورہ اپنے باشندوں سمیت تین بار حرکت کرے گا تو اللہ ہر کافر و منافق کو نکال باہر کرے گا۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب فضائل المدينة، باب لايدخل الدجال المدينة۔ و صحيح مسلم' كتاب الفتن۔ باب قصة الجساسة]

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

(النمل: ۹۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

(القصص: ۵۷)

حرم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہو جاؤں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں۔ جو ہمارے پاس بطورِ رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔''

(۵۹۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلَٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا))، وَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((إِنَّ هَٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ إِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَ لَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ

۵۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہیں' لیکن جہاد و نیت ہے۔ اور جب تمہیں جہاد کے لیے کہا جائے تو جہاد کے لیے نکلو' اور آپ نے فتح مکہ کے دن یہ بھی فرمایا: ''اس شہر (مکہ) کو اللہ نے اس دن سے حرمت و عزت بخشی ہے جس دن سے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے۔ پس وہ اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی اس شہر میں قتال (لڑنا) حلال نہیں تھا اور

نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَ لِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ))

میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوا۔ پس وہ اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ اس کا کانٹا (درخت) کاٹا جائے گا نہ یہاں اس کا شکار کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی اس کی گمشدہ چیز اٹھائے مگر صرف وہ اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے' اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! اذخر بوٹی کی اجازت دے دیجیے کیوں کہ وہ ان کے لوہاروں کے لیے اور گھروں میں کام آنے والی چیز ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اذخر بوٹی کی اجازت ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها......]

فَضْلُ سُكْنٰى مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

مکّہ مکرّمہ میں رہائش کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرة: ۱۲۵-۱۲۶)

اللہ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو بنایا لوگوں کے لیے (بار بار) لوٹنے (اجتماع) کی جگہ اور امن کی جگہ اور ''مقام ابراہیم'' کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسماعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے، اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے اور جب ابراہیم نے کہا، اے میرے پروردگار، تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا۔ اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں۔ پھلوں کی روزیاں دے۔ (اللہ نے) فرمایا میں کافروں کو بھی تھوڑا فائدہ دوں گا' پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے۔''

(۵۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ ابْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ وَاقِفٌ بِالْحَذْوَرَةِ فِيْ سُوْقِ مَكَّةَ: ((وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ

۵۹۷۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عدی بن حمراء زہری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہ آپ مکہ کے بازار حذورہ میں کھڑے تھے' فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی قسم! بے شک تو (مکہ مکرمہ) اللہ کی تمام زمین سے افضل ہے اور اللہ کی تمام زمین سے اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اگر مجھے تجھ

عَزَّوَجَلَّ وَلَوْ لَا اِنِّیْ أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ))

سے نکالا نہ جاتا تو میں نہ نکلتا۔"

تخريج: [مسند أحمد ۴/ ۳۰۵ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سُكْنَى الشَّامِ

شام میں رہائش کی فضیلت

(۵۹۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَ مُوْتَ أَوْ بِحَضْرَ مُوْتَ فَتَسُوْقُ النَّاسَ)) قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ))

۵۹۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "حضرموت (شہر) سے یا حضرموت میں آگ نمودار ہوگی تو وہ لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔" ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "تم ملک شام کو لازم پکڑو۔"

تخريج: [مسند أحمد: ۲/ ۸۔ (روایت صحیح ہے)]

(۵۹۹) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((سَيَكُوْنُ أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ شَامٌ وَ يَمَنٌ وَ عِرَاقٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَيِّهَا بَدَأَ وَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ أَلَا وَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ أَلَا وَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَمَنْ كَرِهَ فَعَلَيْهِ بِيَمَنِهِ وَ لْيُسْقِ فِي غُدُرَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَ أَهْلِهِ))

۵۹۹۔سلیمان بن شمیر ابن حوالہ ازدی سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں' روایت کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے' آپ نے فرمایا "عنقریب شام اور یمن و عراق میں لشکر اکٹھے کیے جائیں گے' اور اللہ زیادہ جانتا ہے کہ کس کے ساتھ ابتدا کی' تم شام کو لازم پکڑو۔ خبردار! تم شام کو لازم پکڑو' خبردار! تم شام کو لازم پکڑو۔ پس جو ناپسند کرے تو وہ اپنے یمن کو لازم پکڑے اور وہ بے وفائی میں چلے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔"

تخريج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۸۸ (روایت صحیح ہے۔)]

(۶۰۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

۶۰۰۔سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اہل مغرب یعنی اہل شام قیامت تک حق پر رہیں گے۔"

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب فی قوله لاتزال طائفة من أمتی ظاهرين على الحق]

صِحَّةُ حَجِّ الصَّبِيِّ وَ فَضْلُ مَنْ حَجَّ بِهٖ

بچے کا حج صحیح ہے اور اس کو حج کرانے والے کی فضیلت

(۶۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُوْنَ۔ فَقَالُوْا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَ لَكِ أَجْرٌ))

۶۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ روحاء نامی جگہ پر ایک جماعت سے ملے تو فرمایا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے کہا: مسلمان۔ پھر انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ''اللہ کا رسول۔'' پھر ایک عورت نے آپ کی طرف بچہ اٹھایا تو عرض کیا: کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور تجھے اس کا ثواب ملے گا۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَ أَبِيْ يَعْلٰى وَ غَيْرِهِمَا: أَنَّ امْرَأَةً أَخْرَجَتْ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ۔

اور نسائی اور ابویعلیٰ وغیرہ کی روایت میں ہے عورت نے اپنے ہودج سے اپنا بچہ نکال کر اس کے متعلق سوال کیا۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حج الصبی وأجر من حج به۔ و سنن النسائی، کتاب مناسك الحج۔ باب الحج بالصغیر]

(۶۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةٍ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَ لَكِ أَجْرٌ))

۶۰۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک عورت نے حج کے دوران اپنا بچہ نبی ﷺ کی طرف اٹھا کر سوال کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب المناسك، باب حج الصبی]

أَفْضَلُ الْجِهَادِ لِلنِّسَآءِ الْحَجُّ

عورتوں کا افضل جہاد حج ہے

(۶۰۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ: ((لَا، لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ، حَجٌّ مَبْرُوْرٌ))

۶۰۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں، کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا ''نہیں۔ لیکن تمہارے لیے افضل جہاد حج مبرور ہے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ ((جِهَادُ كُنَّ الْحَجُّ))

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے جہاد کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ''تمہارا جہاد حج ہے۔''

وَفِي الرِّوَايَةِ الَّتِي بَعْدَهَا ۔ سَأَلَهُ نِسَاءُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ ((نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

اور اس سے اگلی روایت میں ہے کہ آپ کی بیویوں نے آپ سے جہاد کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ''بہترین جہاد حج ہے۔'' عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ آپ سے یہ بات سننے کے بعد میں حج کبھی نہیں چھوڑوں گی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ و صحیح البخاری۔ کتاب الجهاد، باب جهاد النساء]

جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ ((الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے

(٦٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

۶۰۴۔ ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب مناسك الحج، باب ماجاء فی فضل الحج (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْهِجْرَةِ إِلَى اللّٰهِ

اللہ کی طرف ہجرت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (النساء: ١٠٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی۔ اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (البقرة: ٢١٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں، اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذاء دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے' میں ضرور

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾ (آل عمران: ۱۹۵)

ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آوَوْا وَّنَصَرُوْا أُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا﴾ (الأنفال: ۷۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی، یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آوَوْا وَّنَصَرُوْا أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَأُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ﴾ (الأنفال: ۷۴-۷۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ۴۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانہ دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے، کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النحل: ۱۱۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پھر جن لوگوں نے آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کی راہ اختیار کی پھر (اللہ کے لیے) جہاد کیا اور صبر سے کام لیا تو بے شک آپ کا رب ان آزمائشوں کے بعد بڑا مغفرت کرنے والا بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا أَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (الحج: ۵۸)

اور اللہ نے فرمایا: ''اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیے گئے یا مر گئے انہیں اللہ یقیناً اچھی روزی عطا کرے گا اور بے شک اللہ ہی سب سے اچھا روزی رساں ہے۔''

(٦٠٥) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ))

۶۰۵۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سمجھی جائے گی' اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لیے ہوگی۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الإيمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنية......]

(٦٠٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَ كَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ۔ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا۔ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِيْ، وَ أَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعِدِيْ، وَ قَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَلَهُ))

۶۰۶۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا "بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے ننانوے آدمی قتل کیے' پھر اس کی بابت پوچھنے کے لیے نکلا۔ پس وہ ایک راہب کے پاس آیا تو اس سے سوال کیا' کہ کیا میرے لیے کوئی توبہ کی صورت ہے؟ اس نے کہا 'نہیں' تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ پھر (توبہ کی بابت) پوچھنے لگا' تو ایک آدمی نے اسے کہا: تو فلاں بستی میں چلا جا۔ لیکن راستہ ہی میں اسے موت آ گئی۔ پس وہ مرتے وقت اپنے سینے کے ساتھ اس بستی کی طرف ہو گیا تو اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے جھگڑا کیا۔ پس اللہ نے اس بستی کی طرف (جدھر جا رہا تھا) وحی کی کہ تو قریب ہو جا اور اس بستی کی طرف (جدھر سے آ رہا تھا) وحی کی تو دور ہو جا۔ اور اللہ نے فرشتوں کو کہا کہ دونوں بستیوں کی درمیانی مسافت کی پیمائش کر لو۔ پس جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس کی طرف بالشت مسافت قریب نکلی تو اس کو معاف کر دیا گیا۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ۔ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے' "پھر اس نے ملک کے سب سے بڑے عالم کے متعلق سوال کیا' تو اس کو ایک عالم کے متعلق بتایا گیا تو اس نے کہا: اس نے سو قتل کیے ہیں کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا' ہاں۔ اس کے درمیان

انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِاللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ......)) الْحَدِيْثَ

اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ تو فلاں علاقے میں جا وہاں اللہ کے عبادت گزار لوگ رہائش پذیر ہیں' پس تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر۔ اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ وہ برا علاقہ ہے۔ پس وہ آدمی چلا یہاں تک کہ اس کو آدھا راستہ طے کرنے کے بعد موت آ گئی......" آخر حدیث تک

تخریج: [صحيح البخارى' كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار۔ و صحيح مسلم' كتاب التوبة۔ باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله]

(٦٠٧) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ أَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا))

۶۰۷۔ کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں کہ میں اس پر قائم ہو جاؤں اور اسے بجا لاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: "آپ ہجرت کو لازم پکڑیں کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔"

تخریج: [سنن النسائى' كتاب البيعة، باب الحث على الهجرة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٠٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا))

۶۰۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا "افسوس ہے کہ اس کا معاملہ تو بڑا سخت ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہیں جن کی تو زکوۃ ادا کرتا ہے؟" اس نے کہا' جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "پھر تو جہاں بھی سمندروں کے پار (عمل کر) اللہ تیرے عمل میں سے کچھ بھی ضائع نہیں کرے گا۔"

تخریج: [صحيح البخارى' كتاب الزكوٰة، باب زكوٰة الإبل۔ و صحيح مسلم' كتاب الإمارة۔ باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير و بيان معنى "لا هجرة بعد الفتح۔"]

اَلْهِجْرَةُ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ

ہجرت سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(٦٠٩) حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مُطَوَّلًا ذَكَرْتُ جُزْءًا فِيْهِ مِنْ قَبْلُ فِي الْجَنَائِزِ فِيْ فَضْلِ الْوُقُوْفِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ۔

۶۰۹۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث کا کچھ حصہ "كتاب الجنائز فی فضل الوقوف على القبر بعد الدفن" میں گزر چکا ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے

وَفِيْهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ يَعْنِيْ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ۔ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْأُ بَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ۔ قَالَ: ((مَالَكَ يَاعَمْرُو؟)) قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: أَنْ يُّغْفَرَلِيْ قَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ يَاعَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ۔ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَ لَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

وفات کے وقت فرمایا کہ جب اللہ نے اسلام کی حقانیت میرے دل میں بٹھا دی میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ سے (اسلام کی) بیعت کروں۔

آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا آپ نے فرمایا: ''عمرو کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کیا' میں شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا یہ کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا ''عمرو! کیا تجھے اس بات کا علم نہیں اسلام قبول کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ہجرت سابقہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے اور حج سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں'' (میری کیفیت یہ ہو گئی کہ) رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں ان سے زیادہ معزز و مکرم کوئی نہیں تھا۔ اور میں آپ کو آپ کے جلال و رعب کی وجہ سے آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر مجھ سے آپ کے حلیے کی بابت پوچھا جائے تو میں بیان نہیں کر سکتا اس لیے کہ میں نے آنکھ بھر کر آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ماقبله وكذا الهجرة والحج]

فَضْلُ الْهِجْرَةِ وَلِمَنْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبْشَةِ هِجْرَتَانِ

ہجرت کی فضیلت اور جس نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اس کی دو ہجرتیں ہیں۔

(٦١٠) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا وَ أَخَوَانِ لِيْ أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُوْ بُرْدَةَ، وَالْآخَرُ أَبُوْ رُهْمٍ، إِمَّا قَالَ: بِضْعًا وَإِمَّا قَالَ فِيْ

٦١٠۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں یمن میں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا پتہ چلا تو میں اور میرے دو بھائی ابوبردہ اور ابورہم رضی اللہ عنہما' میں ان میں چھوٹا تھا' اپنی قوم کے باون یا ترپن افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کے لیے نکلے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہوئے اور ہم نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچ

ثَلَاثَةٍ وَ خَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا۔ يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ۔ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ۔ وَ هِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا۔ عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً، وَ قَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ۔ وَ أَسْمَاءُ عِنْدَهَا۔ فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَ قَالَتْ: كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَ كُنَّا فِي دَارٍ۔ أَوْ فِي أَرْضٍ۔ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ، وَ ذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَ فِي رَسُولِهِ ﷺ، وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَ نُخَافُ، وَ سَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ، وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ

گئے۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر رضی اللہ عنہ (اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم) سے ہوگئی (جو ملّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے یہاں آئے ہوئے تھے) ہم ان کے پاس ٹھہرے رہے۔ پھر ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس فتح خیبر کے موقع پر پہنچے اور کچھ لوگ ہمیں اہل سفینہ کہا کرتے تھے کہ ہم تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آئی تھی اور اس نے بھی نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ملنے کے لیے گئی ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور جب اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو اپنی بیٹی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا یہ حبشیہ ہیں؟ کیا یہ سمندر والی ہیں؟ اسماء نے کہا۔ ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے تم سے زیادہ قریب ہیں۔ تو اسماء رضی اللہ عنہا ناراض ہوئی اور کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم! تم تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے وہ تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور تم میں سے جاہل کو وعظ ونصیحت کرتے تھے۔ اور ہم دور دراز اور مخالفت کے علاقے حبشہ میں تھے اور ہم نے یہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے برداشت کیا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ میں یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر نہ کر دوں اور ہم اسی وجہ سے تکلیف دیئے گئے اور ڈرائے گئے۔ اور میں نبی ﷺ سے (تمہاری بات) ذکر کروں گی۔ اور میں اس بارے میں آپ سے پوچھوں گی' اللہ کی قسم! میں جھوٹ بولوں گی نہ بات میں کمی وبیشی کروں گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو انہوں (اسماء رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے اللہ کے نبی! عمر رضی اللہ عنہ نے اس

عَلَيْهِ۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ: ((فَمَا قُلْتِ لَهُ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ: ((لَيْسَ بِأَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ، وَ لَهُ وَ لِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَ لَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوْسٰى وَ أَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنَنِيْ أَرْسَالًا يَسْأَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ أَبُوْبُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَامُوْسٰى وَ إِنَّهُ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ۔

طرح، اس طرح کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ''تو نے اسے کیا جواب دیا؟'' تو اسماء رضی اللہ عنہا نے 'کہا میں نے ان کو اس طرح، اس طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تم سے میرے زیادہ حق دار اور قریب نہیں ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لیے ایک ہجرت ہے (مدینہ منورہ کی طرف) اور تم کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں (حبشہ کی طرف۔ اور مدینہ منورہ کی طرف) ہیں۔''

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (کہ آپ کے اس فرمان کے بعد) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور کشتی والے دوسرے ساتھی باری باری آ کر مجھ سے یہ حدیث پوچھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ان کو اتنی خوشی ہوئی کہ ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز بھی اس سے بڑی اور باعث خوشی نہیں تھی۔

ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مجھ سے بار بار یہ حدیث پوچھتے تھے۔

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب المغازی، باب غزوة خيبر۔ و صحيح مسلم۔ كتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل جعفر بن أبی طالب و أسماء بنت عميس]

فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ وَ هَاجَرَ وَ جَاهَدَ

مسلمان مہاجر اور مجاہد کی فضیلت

(٦١١) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَنَا زَعِيْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَأَسْلَمَ وَ هَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ أَنَا زَعِيْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَ أَسْلَمَ وَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ أَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ

٦١١۔ عمرو بن مالک جنبی رحمہ اللہ نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''میں اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لایا' میری اطاعت کی' اور ہجرت کی ضامن ہوں کہ اس کے لیے جنت کے باغیچے اور جنت کے وسط میں ایک ایک گھر ہوگا۔ اور میں' ہر اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لائے' اطاعت کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے ضامن ہوں کہ اس کے لیے جنت میں تین گھر ہوں گے ایک جنت کے باغیچے میں، ایک درمیان میں اور ایک جنت کے بالا خانے میں۔

مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَ لَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَآءَ أَنْ يَمُوْتَ))

پس وہ خیر و فلاح کی کوئی جگہ نہ چھوڑے اور شر و فساد سے دور بھاگے اس کے بعد اس کو جہاں چاہے موت آ جائے۔" (اس کو کوئی نقصان نہیں)۔

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد، باب مالمن أسلم وهاجر وجاهد (روایت صحیح ہے۔)]

(٦١٢) عَنْ سَبْرَةَ ابْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: تُسْلِمُ وَ تَذَرُ دِيْنَكَ وَ دِيْنَ آبَائِكَ وَ آبَاءِ أَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَ تَدَعُ أَرْضَكَ وَ سَمَآءَكَ وَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطُّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ: تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَ يُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ إِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَآبَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))

٦١٢۔ سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "شیطان انسان کے راستوں میں بیٹھتا ہے وہ اس کے لیے اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے تو اسلام لائے گا اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر شیطان اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے تو ہجرت کرے گا' اور اپنا وطن و علاقہ چھوڑ دے گا اور ہجرت کی مثال تو لمبائی میں گھوڑے کی مانند ہے۔ پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے ہجرت کی راہ اختیار کرتا ہے۔ پھر شیطان اس کی جہاد کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے تو جہاد کی راہ اختیار کرے گا پس وہ تو مال اور جان کے جہاد کی راہ ہے۔ پس تو لڑے گا تو قتل کر دیا جائے گا تیری عورت سے نکاح کر لیا جائے گا اور (تیرا) مال تقسیم ہو جائے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کی راہ اختیار کرتا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پس جو شخص یہ کام کرے گا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے اور جو شہید کر دیا گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اور اگر پانی میں ڈوب گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اور اگر سواری سے گر گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد، باب مالمن أسلم وهاجر وجاهد۔ (روایت حسن ہے۔)]

كِتَابُ الجِهَادِ
جہاد کا بیان

فَضْلُ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ

قرآن مجید سے جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرۃ: ٢٠٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ کی رضا مندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ: ٢١٦)

اور اللہ نے فرمایا: ''تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں ناگوار معلوم ہو، ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو حقیقی علم اللہ ہی کو ہے تم محض بے خبر ہو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: ٧٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غالب آ جائے، یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ٩٥-٩٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے۔ اور یوں تو اللہ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے، لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے اپنی طرف سے مرتبے کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ أَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (التوبة: ٢٠ تا ٢٢)

ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دوامی نعمت ہے۔وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ﴾ (الحجرات: ١٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں اپنے دعویٰ ایمان میں یہی سچے اور راست گو ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَ مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة:١١١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی' وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

وَالْآيَاتُ فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ كَثِيْرَةٌ وَسَنَذْكُرُ بَعْضَهَا وَبَعْضَ هٰذِهٖ أَيْضًا فِي الْأَبْوَابِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لٰكِنَّ أَكْثَرَ آيَاتِ الْجِهَادِ فِيْ آلِ عِمْرَانَ وَالْأَنْفَالِ وَالتَّوْبَةِ وَغَيْرِهِمْ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَانْظُرِ الْفَتَاوٰى لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ٢٨/٣٠٨-٣٠٩ فَقَدْ ذَكَرَ كَلَامًا طَيِّبًا فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ۔

جہاد اور مجاہدین کی فضیلت میں قرآن مجید کی بہت آیات ہیں ان ابواب میں ہم بعض ذکر کریں گے۔ان شاءاللہ

جہاد کی اکثر آیات' سورۂ آل عمران، انفال، اور توبہ وغیرہ میں ہیں۔اور اللہ ہی مددگار ہے۔اور فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۸ ص ۳۰۸۔۳۰۹ پر جہاد کی فضیلت اچھے انداز میں بیان کی گئی ہے اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

فَضْلُ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

راہ جہاد میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿وَلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (التوبة:١٢١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا تا کہ اللہ ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔"

(۶۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا))
وَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ((وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيْدٍ- يَعْنِي- سَوْطَهُ- خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيْحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

۶۱۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا 'دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے۔''
اور ایک روایت میں ہے: ''جنت میں تم میں سے کسی کو ایک کمان یا ایک کوڑے جتنی جگہ کا مل جانا 'دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک عورت اہلِ زمین کی طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کے درمیان کو روشن کر دے اور اس کو خوشبو سے معطّر کر دے اور اس کے سر کا ایک دوپٹہ 'دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل الله وقاب قوس أحدکم فی الجنة]

(۶۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ لَا رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي- وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْهِ: ((وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا))

۶۱۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری امت کے کچھ لوگوں کو مشکلات نہ ہوتیں تو میں جہاد کے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا'' حدیث کو آگے بیان کیا اور اس حدیث میں ہے ''اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا 'دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله]

(۶۱۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا وَ مَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا))

۶۱۵۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا 'دنیا اور جو کچھ اس پر ہے' سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کو کوڑے جتنی جگہ مل جانا 'دنیا اور جو کچھ اس پر ہے' سے بہتر ہے۔ اور اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک شام یا ایک صبح کو چلنا 'دنیا اور جو کچھ اس پر ہے' سے بہتر ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب فضل رباط یوم فی سبیل الله]

(٦١٦) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوْبَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ))

۶۱۶۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں میں نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا' ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب فضل الغدوة والروحة فى سبيل الله]

فَضْلُ مَنْ خَرَجَ إِلَى الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَاتَ

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے فوت ہونے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۵۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ کی راہ میں شہید کیے جاؤ یا اپنی موت مرو تو اللہ کی طرف سے بخشش و رحمت اس سے بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ۱۰۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا أَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ﴾ (الحج: ۵۸- ۵۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جن لوگوں نے اللہ کی راہِ میں ترکِ وطن کیا پھر وہ شہید کر دیے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ انہیں اللہ ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ علم اور بردباری والا ہے۔''

فَضْلُ مَنْ أَرَادَ الْجِهَادَ فَحَبَسَهٗ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

اس شخص کی فضیلت جو جہاد کا ارادہ کرے لیکن بیماری یا کسی عذر کی وجہ سے نہ جا سکے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ...... الآية﴾ (النساء: ۹۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں......''۔ آخر آیت تک

(٦١٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: ((اِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَ لَا وَادِيًا اِلَّا وَ هُمْ مَعَنَا فِيْهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

٦١٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک غزوہ کے موقع پر فرمایا ''ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمارے ساتھ ہر گھاٹی کو عبور کرنے اور ہر وادی کے طے کرنے کے ثواب میں برابر کے شریک ہیں' کیونکہ وہ عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ ((وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ منورہ میں کچھ لوگ موجود ہیں کہ تم نے جو سفر بھی کیا اور جو وادی طے کی' وہ ثواب میں تمہارے برابر شریک رہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! حالانکہ وہ مدینہ منورہ میں ہیں آپ نے فرمایا: ''ہاں۔ وہ مدینہ منورہ میں ہیں' وہ کسی عذر کی وجہ سے نہیں آ سکے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب من حبسه العذر عن الغزو۔ و کتاب المغازی، باب نزول النبی ﷺ الحجر]

(٦١٨) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَاسِرْتُم مَسِيْرًا وَ لَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ۔ ((اِلَّا شَارَكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ))

٦١٨۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم ایک غزوہ میں نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھے' آپ نے فرمایا ''بیشک مدینہ میں کچھ لوگ ہیں جو تمہارے تمام سفر اور وادیوں کے طے کرنے میں تمہارے ساتھ تھے۔ ان کو بیماری نے روک رکھا؟''

اور ایک روایت میں ہے'' وہ ثواب میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجهاد ۔ باب من حبسه المرض عن الغزو]

اَلْجِهَادُ ذِرْوَةُ سَنَامِ الْإِسْلَامِ

اسلام کی چوٹی اور بلندی جہاد ہے

(٦١٩) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَ نَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ

٦١٩۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا' میں ایک دن دوران سفر آپ کے قریب ہو گیا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے۔

يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَ إِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ...... ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَارَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ......)) الْحَدِيثَ

آپ نے فرمایا: ''تو نے بہت بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ اس کے لیے آسان ہے۔ جس پر اللہ اس کو آسان کر دے۔'' پھر آپ نے فرمایا ''کیا میں تجھے پورے امر (دین) کی چوٹی' اس کے ستون اور اس کی بلندی نہ بتلاؤں؟'' میں نے کہا' کیوں نہیں' اللہ کے رسول! (ضرور بتلایئے) آپ نے فرمایا: ''امر کی چوٹی اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلندی جہاد ہے۔'' (آگے مزید حدیث بھی ہے)

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الایمان ، باب ماجاء فی حرمة الصلاة]

بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ خَاصٌّ بِأَهْلِ الْجِهَادِ

جنت کا ایک دروازہ مجاہدین کے لیے خاص ہے

(٦٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَاعَبْدَاللَّهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ...... الْحَدِيثَ. وَقَدْ سَبَقَ فِي الصَّوْمِ بَابُ الرَّيَّانِ خَاصٌّ بِأَهْلِ الصَّوْمِ وَكَذَا فِي الزَّكَاةِ.

۶۲۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا' اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا۔ اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا'' ...... آخر حدیث تک۔ یہ حدیث پہلے باب الریان' روزہ داروں کے لیے خاص ہے'' میں گزر چکی ہے۔ اور اسی طرح زکوۃ کے بیان میں۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الصوم، باب الریان للصائمین - و صحیح مسلم' کتاب الزکاة، باب فضل من ضم إلى الصدقة غیرها من أنواع البر]

فَضْلُ الْجِهَادِ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ

مال و جان سے جہاد کرنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ' اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اللہ

إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (الصف: ١٠)

تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہونگے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

(٦٢١) حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ)) قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَ يَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

٦٢١۔عطاء بن یزید لیثی بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔'' انہوں نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب أفضل الناس مومن مجاهد بنفسه وماله فی سبیل اللّٰه]

(٦٢٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))

٦٢٢۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''لوگوں میں سے سب سے اچھی زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر سوار ہو کر اڑتا ہے تیزی سے ادھر ادھر آتا جاتا ہے جب بھی کوئی آہٹ یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو اڑ کر (تیزی سے) وہاں پہنچتا ہے قتل ہو جانے یا موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ یا وہ شخص (بہتر زندگی کا حامل ہے) جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہائش پذیر ہو وہاں نماز قائم کرتا، زکوۃ ادا کرتا اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے وہ لوگوں میں سے بہتر حالت ہی میں ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة۔ باب فضل الجهاد والرباط]

فَضْلُ مَنْ قَاتَلُوْا وَ أُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں لڑنے والوں اور تکلیف برداشت کرنے والوں کی فضیلت

(٦٢٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّبِهِمُ الثُّغُوْرُ وَيُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ ائْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَ خِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفَتَأْمُرُنَا أَنْ نَأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَيُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَيَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ: فَتَأْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ))

٦٢٣۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟'' انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں فقراء مہاجرین جائیں گے جن کے ذریعے سے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے اور ان کے ذریعے سے تکالیف اور مشقتوں سے بچا جاتا ہے۔ ان کو موت اس حالت میں آتی ہے کہ ان کی ضرورتیں و خواہشیں دل ہی میں رہ جاتی ہیں وہ ان کو پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے جنہیں چاہتا ہے' فرماتا ہے: ان لوگوں کو جا کر سلام کرو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم تیرے آسمان کے رہنے والے اور تیری مخلوق میں سے بہترین۔ کیا تو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ وہ میرے ایسے بندے تھے جو صرف میری عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ ذرہ برابر بھی شریک نہیں کرتے تھے اور ان کے ذریعے سے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی تھی۔ اور ان کے ذریعے سے تکالیف سے بچا جاتا تھا اور ان کو موت اس حالت میں آئی کہ ان کی ضرورتیں ان کے دلوں ہی میں رہ گئیں۔ انہوں نے ان کے پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھی۔ پس فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے داخل ہوں گے تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو' تمہارے صبر کی وجہ سے، پس آخرت کا گھر نہایت ہی اچھا ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۱۶۸ (روایت صحیح ہے۔)]

مَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَهُوَ فِيْ ضَمَانِ اللّٰهِ
جہاد کے لیے جانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے

جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنے کی فضیلت میں ایک معلول حدیث

(٦٢٤) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ وَ رَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ، وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

۶۲۴۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جو مکمل طور پر اللہ عزوجل کے ضمن (کفالت) میں ہیں۔ ایک وہ شخص جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہے یا تو وہ اس کو موت (شہادت) دے کر جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا۔ اور مسجد کی طرف جانے والا شخص اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہے یا تو وہ اسے موت دے کر جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اجر و ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا اور اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہونے والا شخص بھی اللہ کی کفالت میں ہے۔''

تخریج: [سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب الغزو في البحر (روایت موقوف ہے۔)]

(٦٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ فِيْ ضَمَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ رَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا))

۶۲۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں۔ اللہ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جانے والا۔ اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والا اور حج کے لیے جانے والا۔''

تخریج: [مسند حمیدی: ۱۰۹۰ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ إِخْلَاصِ النِّيَّةِ فِي الْجِهَادِ وَ مَنْ يُقَاتِلُ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ
جہاد میں اخلاصِ نیت اور اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑنے والے کی فضیلت

وَ مَنْ غَزَا فَلَمْ يَغْنَمْ أَفْضَلُ مِمَّنْ غَنِمَ
جس مجاہد کو مالِ غنیمت نہ ملے وہ اس سے افضل ہے جس کو مالِ غنیمت ملے

(٦٢٦) عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۶۲۶۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ایک آدمی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے' ایک آدمی شہرت کے لیے لڑتا ہے اور ایک ذاتی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے۔ پس ان میں کون اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب من قاتل لتكون كلمة الله هی العلیا۔ و صحیح مسلم' کتاب الإمارة۔ باب من قاتل لتكون كلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله]

(٦٢٧) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا شَيْءَ لَهُ)) فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا شَيْءَ لَهُ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

٦٢٧۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' آپ اس آدمی کے متعلق بتائیں جو ثواب اور شہرت کے لیے جہاد کرتا ہے اسے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا ''اسے کچھ نہیں ملے گا'' اس نے تین دفعہ یہ بات دہرائی آپ نے تین دفعہ اس کو یہی جواب دیا ''اسے کچھ نہیں ملے گا'' پھر آپ نے فرمایا ''بے شک اللہ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو اس کے لیے خالص ہو اور صرف اسی کی رضا کے لیے ہو۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد ، باب من غزا یلتمس الأجر والذکر۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٦٢٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَامِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَ يَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ وَ إِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ))

٦٢٨۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو لشکر جہاد کرے اور وہ مالِ غنیمت حاصل کرے تو انہوں نے اپنا دو تہائی اجر دنیا میں جلد حاصل کر لیا' اور ان کے لیے ایک تہائی آخرت کے لیے بچا' لیکن اگر انہیں مالِ غنیمت نہ ملے تو ان کے لیے مکمل اجر ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة ، باب بیان قدر ثواب من غزافغنم و من لم یغنم]

هَلِ الْجِهَادُ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

کیا جہاد سب سے افضل عمل ہے؟

(٦٢٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ

٦٢٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ سے سوال کیا گیا اللہ

ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ: فَأَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى))

کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔'' پس انہوں نے آپ کے سامنے یہ سوال دو یا تین مرتبہ دہرایا' آپ ہر دفعہ یہی جواب دیتے رہے ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔'' تیسری مرتبہ آپ نے یہ فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار' شب بیدار' اللہ کی آیات کا تلاوت کرنے والا ہو وہ روزے سے تھکتا ہو نہ نماز سے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس لوٹ آئے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة ، باب فضل الشهادة فی سبیل الله]

تشریح: اس حدیث میں مثال کا مطلب یہ ہے کہ مجاہد جب تک جہاد میں مشغول رہتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو راتوں کو نماز میں مشغول رہتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے اور ان عبادات میں کسی قسم کی تھکاوٹ اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا عمل مجاہد کے برابر اجر و ثواب کا حامل ہوسکتا ہے۔ لیکن ہر ایک اس کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا جہاد سب سے افضل عمل ہے اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہوسکتا' جیسا کہ آنے والی حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

(٦٣٠) أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُصَيْنٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ: ((لَا أَجِدُهُ)) قَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَ لَا تَفْتُرَ، وَ تَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ؟)) قَالَ: وَ مَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟

٦٣٠۔ ابو حصین ذکوان سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بیان کیا' ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کوئی عمل نہیں پاتا۔'' پھر آپ نے فرمایا ''کیا تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو کر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اور اس میں ذرا سستی نہ کرے اور روزہ رکھے کبھی روزہ نہ چھوڑے؟'' اس آدمی نے کہا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب فضل الجهاد والسیر]

(٦٣١) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ)) قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَ

٦٣١۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا'' میں نے عرض کیا' غلاموں میں سے کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ''جس کی

أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا......)) اَلْحَدِيْثَ

قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کے ہاں زیادہ نفیس ہو" آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق۔ باب أیّ الرقاب أفضل۔ و صحیح مسلم' کتاب الإیمان۔ باب بیان کون الإیمان باللّٰہ تعالٰی أفضل الأعمال]

(٦٣٢) أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَ تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهِ بِأَنْ يَّتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ))

٦٣٢۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار، شب بیدار ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لیے ضمانت دی ہے کہ یا تو اس کو موت دے کر جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اجر و ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ محفوظ لوٹائے گا۔"

وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: ((كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ))

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے: "مجاہد کی مثال روزے دار' شب بیدار' خشوع کرنے والے، رکوع و سجود کرنے والے کی ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب أفضل الناس مومن مجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله۔ و سنن النسائی۔ کتاب الجهاد۔ باب مثل المجاهد فی سبیل الله]

(٦٣٣) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ نَهَارَهُ وَالْقَائِمِ لَيْلَهُ حَتّٰى يَرْجِعَ))

٦٣٣۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال روزہ دار اور شب بیدار کی ہے یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے۔"

وَ لَفْظُ الْبَزَّارِ: ((مَثَلُ الْغَازِيْ......)).

اور مسند بزار کے یہ الفاظ ہیں "غازی کی مثال......" باقی حدیث پہلے کی طرح ہے
اور صحیح بات یہ ہے کہ صحابی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موقوف ہے۔

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۲۷۲ و مسند بزار "زوائد" ۲/ ۱۶۴۵ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْجِهَادُ أَفْضَلُ مِنَ السِّقَايَةِ وَ مِنْ عِمَارَةِ الْمَسَاجِدِ

(٦٣٤) حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِيَ الْحَاجَّ وَ قَالَ آخَرُ: مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ قَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَ قَالَ: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَ لٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوُنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (التوبة: ١٩)

جہاد، حجاج کو پانی پلانے اور مساجد آباد کرنے سے افضل ہے

۶۳۴۔نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے کہا' اگر میں اسلام لانے کے بعد حجاج کو پانی پلاؤں تو مجھے یہی عمل کافی ہے۔دوسرے نے کہا کہ اگر میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کو آباد کروں تو مجھے یہی عمل کافی ہے۔اور ایک اور آدمی نے کہا جہاد فی سبیل اللہ اس سے افضل ہے جو تم کر رہے ہو حضرت عمر ؓ نے ان کو ڈانٹا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس اپنی آوازیں مت بلند کرو۔اس دن جمعہ کا دن تھا۔لیکن جب میں نے جمعہ ادا کیا: میں اندر گیا اور جس مسئلے کے بارے میں تم نے اختلاف کیا میں نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر' آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة۔ باب فضل الشهادة فى سبيل الله تعالى]

اَلْجِهَادُ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

(٦٣٥) حَدِيثُ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ،

جہاد تمام اعمال سے افضل ہے

۶۳۵۔ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' میں نے کہا' پھر؟ آپ نے فرمایا ''والدین سے حسن سلوک کرنا'' میں نے کہا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ'' ابن مسعود کہتے ہیں آپ نے مجھے

وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

یہ باتیں بیان فرمائیں اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے مزید بیان فرماتے۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال۔ و صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلوۃ۔ باب فضل الصلاۃ لوقتھا]

فَضْلُ مَنْ آمَنَ وَجَاهَدَ أَوْ مَنْ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

مومن مجاہد یا مسلمان مہاجر و مجاہد کی فضیلت

(٦٣٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ أَنَا زَعِيمٌ- وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ- لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَ هَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَ أَنَا زَعِيمٌ لِّمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَ لَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَآءَ أَنْ يَمُوْتَ))

٦٣٦۔ عمرو بن مالک جنبی رحمہ اللہ نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''میں ہر اس شخص کا ضامن ہوں جو میرے ساتھ ایمان لائے اور میری اطاعت اور ہجرت کرے کہ اس کے جنت میں دو گھر ہوں گے ایک جنت کے باغیچے میں اور دوسرا درمیان میں۔ اور میں ہر اس شخص کا جو میرے ساتھ ایمان لائے' اطاعت کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے ضامن ہوں کہ اس کے لیے جنت میں تین گھر ہوں گے' ایک جنت کے باغیچے میں، ایک درمیان میں اور ایک جنت کے بالاخانے میں۔ پس وہ خیر و فلاح کی کوئی جگہ نہ چھوڑے اور شر و فساد سے دور بھاگے اس کے بعد اس کو جہاں بھی موت آ جائے اس کو کوئی نقصان نہیں۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد، باب مالمن أسلم وهاجر وجاهد (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٣٧) عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَ تَذَرُ دِيْنَكَ وَ دِيْنَ آبَائِكَ وَ آبَاءِ أَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَ تَدَعُ أَرْضَكَ وَ سَمَاءَكَ وَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ

٦٣٧۔ سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''شیطان انسان کے راستوں میں بیٹھتا ہے وہ اس کے اسلام کے راستہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو اسلام لائے گا اپنا اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر شیطان اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو ہجرت کرے گا اور اپنا وطن و علاقہ چھوڑ دے گا اور ہجرت کی

كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَ يُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))

مثال تو لمبائی میں گھوڑے کی مانند ہے پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے ہجرت کی راہ اختیار کرتا ہے پھر شیطان اس کے جہاد کی راہ میں بیٹھتا ہے' اور اسے کہتا ہے تو جہاد کی راہ اختیار کرے گا پس وہ تو مال اور جان کے جہاد کی راہ ہے پس تو لڑے گا اور قتل کر دیا جائے گا' تیری عورت سے نکاح کر لیا جائے گا اور مال تقسیم ہو جائے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کی راہ اختیار کرتا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو یہ کام کر گزرے گا تو اللہ نے اپنے ذمہ یہ بات لی ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شہید کر دیا گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر پانی میں ڈوب گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر (سفر کے دوران) سواری سے گر گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجہاد ، باب مالمن أسلم وھاجر وجاھد (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ يُّسْلِمُ وَ يُقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي الْحِيْنِ

اس آدمی کی فضیلت جو اسلام قبول کرتے ہی اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے شہید ہو گیا

(٦٣٨) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: ((أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ)) فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَمِلَ قَلِيْلًا وَ أُجِرَ كَثِيْرًا))

٦٣٨۔ ابو اسحاق روایت کرتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک زرہ پوش آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ نے فرمایا: "پہلے اسلام قبول کر' پھر جہاد کر۔" پس اس نے اسلام قبول کیا اور پھر اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہو گیا۔"

وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ

اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں کہ بنو نبیت قبیلے کا ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ۔ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((عَمِلَ یَسِیْرًا وَ اُجِرَ کَثِیْرًا))

کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر آگے بڑھا' اللہ کی راہ میں لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر بہت پا گیا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد' باب عمل صالح قبل القتال۔ و صحیح مسلم' کتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد]

فَضْلُ مَنْ یُسْلِمُ وَ یُقَاتِلُ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ یَمُوْتُ

اس آدمی کی فضیلت جو اسلام قبول کر کے اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کافروں سے لڑتے ہوئے شہید ہو جائے

(٦٣٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اُقَیْشٍ کَانَ لَهٗ رِبًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَکَرِهَ اَنْ یُسْلِمَ حَتّٰی یَاْخُذَهٗ فَجَاءَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: اَیْنَ بَنُوْ عَمِّیْ؟ قَالُوْا بِاُحُدٍ قَالَ: اَیْنَ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: بِاُحُدٍ قَالَ: فَاَیْنَ فُلَانٌ؟ قَالُوْا بِاُحُدٍ، قَالَ: فَاَیْنَ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: بِاُحُدٍ فَلَبِسَ لَاْمَتَهٗ وَرَکِبَ فَرَسَهٗ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا اِلَیْكَ عَنَّا یَاعَمْرُو قَالَ: اِنِّیْ قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتّٰی جُرِحَ، فَحُمِلَ اِلٰی اَهْلِهٖ جَرِیْحًا، فَجَاءَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِاُخْتِهٖ: سَلِیْهِ حَمِیَّةً لِقَوْمِكَ، اَوْ غَضَبًا لَهُمْ، اَمْ غَضَبًا لِلّٰهِ؟ فَقَالَ: بَلْ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، وَ مَا صَلّٰی لِلّٰهِ صَلَاةً۔

٦٣٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن اقیش رضی اللہ عنہ اس لیے اسلام قبول نہیں کرتا تھا تاکہ وہ پہلے لوگوں سے اپنا زمانہ جاہلیت والا سود وصول کر لے۔ پس جنگ احد کے موقع پر اس نے پوچھا کہ میرے چچا کے لڑکے کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا' احد کی جنگ میں شریک ہیں۔ اس نے کہا' فلاں کہاں ہے؟ انہوں نے کہا' غزوۂ احد میں۔ اس نے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا' وہ بھی غزوۂ احد میں۔ اس نے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ انہوں نے کہا' غزوۂ احد میں۔ پس اس نے اپنے جنگی ہتھیار پہنے اور گھوڑے پر سوار ہو کر میدانِ جنگ میں پہنچ گیا' جب مسلمانوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے کہا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! تو ہم سے دور رہ۔ اس نے کہا' میں ایمان لایا ہوں پس لڑا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس زخمی حالت میں اس کو اٹھا کر گھر لایا گیا پس سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے آ کر اس کی بہن سے کہا اس سے پوچھ اپنی قوم کی حمیت و غیرت اور حمایت میں لڑا ہے۔ یا ان سے غصہ کی وجہ سے یا اللہ کے لیے غصہ کرتے ہوئے اس کے دشمنوں سے لڑا ہے؟ تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ (میں) اللہ اور اس کے رسول کے لیے غصہ

کرتے ہوئے لڑا ہوں۔ پس وہ فوت ہو گیا اور جنت میں داخل ہوا' حالانکہ اس نے اللہ کے لیے کوئی نماز بھی ادا نہیں کی تھی۔

تخریج: [سنن أبي داؤد' كتاب الجهاد، باب فيمن يسلم ويقتل مكانه في سبيل الله (روایت حسن ہے۔)]

ذِكْرُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَرْفَعُ الْمُجَاهِدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ

اللہ تعالیٰ کے ہاں مجاہد کے سو درجات کا ذکر

(٦٤٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ صَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا)) فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ- أُرَاهُ قَالَ: ((وَ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ- وَ مِنْهُ تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ- ((وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ))

۶۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ' اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اللہ کی راہ میں لڑے یا اپنے پیدائشی علاقہ میں رہے۔'' انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا ''اللہ نے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے جنت میں سو درجے تیار فرمائے ہیں دو درجوں کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگو' کیونکہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔'' (راوی کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ آپ نے (یہ بھی) فرمایا ''اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔'' محمد بن فلیح رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ''اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب درجات المجاهدين في سبيل الله]

(٦٤١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَا أَبَا سَعِيْدٍ ! مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا، وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ- فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَفَعَلَ- ثُمَّ

۶۴۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے ابو سعید! جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا' اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے تعجب کیا' اور کہا اللہ کے رسول! یہ بات میرے لیے پھر دہرائیے آپ نے

قَالَ۔ ((وَأُخْرٰی يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ: وَمَاهِيَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ((اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

اس بات کو ان کے سامنے دوبارہ بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ایک اور نیکی ہے جس کے ذریعے اللہ بندے کے جنت میں سو درجے بلند فرماتا ہے' دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ نیکی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب بيان ما آعده الله تعالى للمجاهد فى الجنة الدرجات]

فَضْلُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَّاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

(البقرة: ٢٦١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں' اور اللہ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ کشادگی والا ہے، علم والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(التوبة: ١٢١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔''

(٦٤٢) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ))

۶۴۲۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نکیل ڈالی ہوئی ایک اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے اس کے بدلے قیامت والے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور سب کی سب نکیل والی ہوں گی۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ وَغَيْرِهٖ: ((بِنَاقَةٍ مَذْمُوْمَةٍ))

اور طیالسی وغیرہ کی روایت میں زمام کا لفظ ہے جس کے معنی خطام (نکیل) ہے۔

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب فضل الصدقة فى سبيل الله تعالى و تضعيفها]

(٦٤٣) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ))

۶۴۳۔خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی تو اس کے لیے اس کا اجر سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد، باب فضل النفقة فی سبیل اللہ (روایت حسن ہے۔)]

(٦٤٤) حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَفِيْهِ: ((فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ......)) اَلْحَدِيْثُ۔

۶۴۴۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت جس میں ہے آپ نے فرمایا ''(مال) مسلمان کا اچھا رفیق (ساتھی) ہے، بشرطیکہ اس کو یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے۔'' آخر حدیث تک۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ ......)) اَلْحَدِيْثُ

اور بخاری شریف کی ایک روایت ہے ''(مال) مسلمان کا اچھا رفیق ہے بشرطیکہ اس کو جائز طریقہ سے لے اور اللہ کی راہ میں، یتیموں اور محتاجوں پر خرچ کرے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقة علی الیتامیٰ۔ و صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب فضل النفقة فی سبیل اللہ]

اَلنَّفَقَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْهِمَا مَنْجَاةٌ مِنَ التَّهْلُكَةِ

اللہ کے راستہ میں جہاد اور خرچ کرنے میں ہلاکت سے نجات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرۃ: ۱۹۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔''

(٦٤٥) عَنْ أَسْلَمَ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ: غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نُرِيْدُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، وَالرُّوْمُ مُلْصِقُوْا ظُهُوْرِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ مَهْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَ أَظْهَرَ

۶۴۵۔ابوعمران اسلم بیان کرتے ہیں ہم مدینہ منورہ سے جہاد کے لیے نکلے، ہمارا قسطنطنیہ کا ارادہ تھا اور جماعت کے امیر عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے۔ اور رومی شہر کی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ پس (مسلمانوں میں سے) ایک آدمی نے دشمن پر حملہ کیا تو لوگ کہنے لگے رک رک۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس آدمی نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا تو ابو ایوب انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت تو ہم انصار کے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ اس طرح کہ جب اللہ نے اپنے نبی کی مدد کی اور اسلام کو

الْإِسْلَامَ، قُلْنَا: هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَ نُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ١٩٥] فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَ نُصْلِحَهَا وَ نَدَعَ الْجِهَادَ۔ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ: فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ۔

غالب کیا تو ہم نے سوچا اب ہم اپنے ان اموال و زمینوں کو درست کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو'' اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ ہم اپنے اموال اور جائیداووں کی اصلاح وفکر میں لگ جائیں اور جہاد چھوڑ دیں۔ ابوعمران کہتے ہیں ابوایوب صحابی رضی اللہ عنہ ہمیشہ جہاد میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ قسطنطیہ شہر ہی میں دفن ہوئے۔

تخريج: [سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب في قوله تعالىٰ ﴿ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة﴾ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٤٦) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَحَفَرْتُهَا؟ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَجَهَّزْتُهُ؟ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ۔

٦٤٦۔ ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو وہ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اور میں اللہ کی قسم صرف صحابہ کرام کو دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو رومہ کنوئیں کی کھدائی کرے گا تو اس کے لیے جنت ہے۔'' تو اس کنوئیں کی کھدائی میں نے کرائی تھی۔ کیا تم جانتے نہیں کہ آپ نے فرمایا تھا ''جس نے تنگی (غزوۂ تبوک) والے لشکر کو تیار کیا۔ تو اس کے لیے جنت ہے۔'' تو اس لشکر کو میں نے تیار کیا تھا۔ ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہاں موجود سب لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔

تخريج: [صحيح البخاري، كتاب الوصايا، باب إذا وقف أرضا أو بئرا أو اشترى لنفسه مثل دلاء المسلمين۔]

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

اس شخص کی فضیلت جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا یا اس کے اہل وعیال کی بہتر انداز میں کفالت کی اور خیال رکھا

(٦٤٧) حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ

٦٤٧۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو تیار کیا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا۔ اور جو جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتا ہے تو گویا یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''جس نے اس کے پیچھے اس کے اہل وعیال کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔''

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الجهاد ، باب فضل من جهز غازيا أوخلفه بخير۔ و صحيح مسلم' كتاب الإمارة۔ باب فضل إعانة الغازی فی سبيل الله بمركوب وغيره و خلافته فی أهله بخير]

(٦٤٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِيْ لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا))

۶۴۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک جہاد میں جائے (دوسرا پیچھے اس کے گھر کا خیال رکھے) جبکہ ثواب ان دونوں کو ملے گا۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ))

اور ایک روایت میں ہے پھر آپ نے فرمایا: ''جہاد سے پیچھے رہنے والے کے لیے جو تم میں سے جہاد میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا تو اس کے لیے' جہاد میں جانے والے سے آدھا اجر ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب فضل إعانة الغازی فی سبيل الله بمركوب وغيره وخلافته فی أهله بخير]

فَضْلُ إِعَانَةِ الْغَازِيْ بِمَرْكُوْبٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی سواری سے اعانت کرنے کی فضیلت

(٦٤٩) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: إِنِّيْ أُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ: ((مَا عِنْدِيْ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهُ فَقَالَ

۶۴۹۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا میری سواری ہلاک ہوگئی ہے آپ مجھے سواری دیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔'' تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول!

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهٖ))

میں اس کو ایسا آدمی بتاتا ہوں جو اس کو سواری دے دے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی بھلائی پر رہنمائی کی' تو اس کے لیے اس (بھلائی) کے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله بمركوب وغيره و خلافته فى أهله بخير]

(٦٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ الْغَزْوَ وَ لَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ- ((ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ)) فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ أَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ- قَالَ: يَافُلَانَةُ أَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَ لَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَاتَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ-

۶۵۰۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان نے کہا اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس جہاد کا سامان نہیں آپ نے فرمایا۔''تو فلاں شخص کے پاس جا' اس نے جہاد کی تیاری کی تھی لیکن وہ بیمار ہو گیا'' چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں' اور فرماتے ہیں تم نے جہاد کے لیے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دے دیں۔ اس شخص نے (اپنی بیوی سے) کہا اے فلانی! وہ سامان' جو میں نے جہاد کے لیے تیار کیا تھا اس کو دے دو' اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ روکنا اللہ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ يَعْلٰى: ((لَا تُخْفِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تُخْفِيْ مِنْهُ شَيْئًا......)) اَلْحَدِيْثَ

اور مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں ہے''اس سے کوئی چیز نہ چھپانا اللہ کی قسم! اس سے کوئی چیز نہ چھپانا......'' آخر حدیث تک

تخرج: (صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله بمركوب وغيره و خلافته فى أهله بخير۔ ومسند أبى يعلىٰ ۔ ٣٢٩٤)

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهٗ فِيْ أَهْلِهٖ أَوْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمَا

اس شخص کی فضیلت جو مجاہد کو تیار کرے یا اس کے گھر کے اخراجات برداشت کرے یا ان دونوں کاموں میں خرچ کرے

(٦٥١) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهٗ

۶۵۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان

مِثْلُ أَجْرِهِ وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَوْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))

(خوردونوش اور اسلحہ) دے کر تیار کیا اس کو بھی جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور جو کسی مجاہد کا اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشین بنا، یا اس کے اہل وعیال پر خرچ کیا' اس کے لیے بھی جہاد کرنے والے کے برابر اجر وثواب ہے۔''

تخریج: [طبرانی: معجم البحرین زوائد المعجمین الصغیر الأوسط: ۵/ ۲۶۶۰ (اس کی سند حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

اس شخص کی فضیلت جو مجاہد کا اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشین بنا

(٦٥٢) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي))

۶۵۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ میں اپنی بیویوں کے علاوہ صرف ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جایا کرتے تھے آپ سے سبب پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس پر رحم کرتا ہوں' کیونکہ اس کا بھائی میرے ساتھ (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہوا۔''

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ' إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا ......)) اَلْحَدِيثَ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ''آپ عورتوں میں سے اپنی بیویوں کے علاوہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جایا کرتے تھے'' (اس کی دلجوئی کے لیے کیونکہ وہ شہید کی بہن تھی)...... آخر حدیث تک

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب فضل من جهز غازیا أو خلفه بخیر و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل أم سلیم أم انس بن مالك و بلال]

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ

مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح حرام ہیں

(٦٥٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ۔ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۶۵۳۔ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجاہدین کی عورتیں' جہاد سے پیچھے رہنے والوں پر، ان کی ماؤں کی طرح حرام ہیں اور پیچھے رہنے والوں میں سے جو کسی مجاہد کا اس کے گھر کے معاملات میں جانشین بنے' پھر اس کے گھر میں خیانت کرے تو اس (مجاہد) کو قیامت کے دن اجازت ہوگی کہ اس کے اعمال میں سے جتنے

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَاشَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ؟)) چاہے لے لے۔ پس تمہارا کیا گمان ہے؟''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة ، باب حرمة نساء المجاهدین و اثم من خانهم فیهن]

تشریح: مجاہدین کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مقام ہے اور وہ تمام مسلمانوں کے محسن ہیں اس لیے پیچھے رہنے والوں کو مجاہدین کے گھروں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ خورد ونوش اور دوسری ضروریات و مسائل میں، خاص طور پر مجاہدین کی بیویوں کی عزتوں کی پاسداری کریں اور ہر طرح ان کی حفاظت کریں وہ ان پر ان کی ماؤں کی طرح دو چیزوں میں محترم و معزز ہیں ایک یہ کہ ان کا ماؤں کی طرح ادب واحترام کرے اور ان کو بُری نظر سے نہ دیکھے اور ان سے غلط گفتگو نہ کرے اور نہ علیحدگی میں ان کے پاس جائے۔ دوسرا ان سے اپنی ماں کی طرح نیکی اور حسنِ سلوک کرے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اور اگر کسی نے مجاہد کی عزت میں کسی قسم کی خیانت کی تو قیامت کے دن اس مجاہد کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کی جتنی نیکیاں چاہے لے لے۔ اب تمہارا کیا خیال ہے کہ جہاں ایک ایک نیکی کی ضرورت ہوگی وہ مجاہد اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑے گا۔ (العیاذ باللہ)۔

مَعُوْنَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا اپنی راہ میں لڑنے والے کی مدد کرنا

(٦٥٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمْ: الْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

۶۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے مکاتب غلام جو کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔''

فَضْلُ الْإِسْتِنْصَارِ بِدُعَآءِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں کمزوروں اور نیک لوگوں کی دعا کے ذریعے مدد طلب کرنے کی فضیلت

(٦٥٥) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأٰى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ))

۶۵۵۔ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''انہی کمزوروں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے۔''

وَلَفْظُ النَّسَائِيِّ ((إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ)) وَلَفْظُ أَبِيْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ ((يُنْصَرُ الْمُسْلِمُوْنَ بِدُعَاءِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ))

اور نسائی شریف کی روایت ہے ''اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے کمزوروں کی دعاؤں' ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے مدد کرتا ہے''

اور الحلیۃ لابی نعیم میں ہے ''مسلمانوں کی کمزوروں کی دعاؤں کی وجہ سے' مدد کی جاتی ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب۔ و سنن النسائی۔ کتاب الجهاد۔ باب الاستنصار بالضعیف۔ والحلیة لأبی نعیم ۵/ ۲۶]

(٦٥٦) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((ابْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَاءِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ))

۶۵۶۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تم مجھے کمزوروں میں تلاش کرو' تمہارے ان کمزوروں کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے اور انہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' کتاب الجهاد، باب ماجاء في الاستفتاح لصعاليك المسلمين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْإِسْتِنْصَارُ بِعَمَلِ الصَّالِحِيْنَ

نیک لوگوں کے عمل کی وجہ سے نصرت طلب کرنا

(٦٥٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِيْ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُقَالُ نَعَمْ۔ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ))۔

۶۵۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت اللہ کی راہ میں جنگ کرے گی۔ کہا جائے گا' کیا تم میں کوئی صحابی ہے؟ کہا جائے گا ہاں پس اس جماعت کو فتح ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا پس کہا جائے گا کیا تم میں کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا' ہاں پس اس جماعت کو فتح ہو گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا' کہا جائے گا تم میں کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا' ہاں پس اس جماعت کو فتح ہوگی۔''

تخریج: [صحیح بخاری' کتاب الجهاد ، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب]

تشریح: صحابی سے مراد وہ شخص ہے جو اسلام کی حالت میں اللہ کے رسول ﷺ سے ملا ہو اور حالتِ اسلام میں ہی وفات پائی ہو، تابعی سے مراد وہ شخص ہے جس نے بحالتِ اسلام کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور اس کا متبع بالاحسان ہو

اور اسلام پر ہی وفات پائے، تبع تابعی وہ شخص ہے جس نے بحالتِ اسلام کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی وفات پائی ہو۔

فَضْلُ الْغُبَارِ وَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اور غبار آلود قدموں والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (التوبة: ١٢٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ اس سبب سے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو تکان پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا۔ یقیناً اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“

(٦٥٨) أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا اغْبَرَّتَا قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ))

٦٥٨۔ ابو عبس عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندے کے قدم اللہ کی راہ (جہاد) میں غبار آلود ہوتے ہیں، اسے جہنم کی آگ نہیں چھوتی۔“

وَفِي رِوَايَةٍ ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ))

اور ایک روایت میں ہے ”جس آدمی کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے، اللہ نے اس کو جہنم پر حرام کر دیا۔“

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب من اغبرت قد ماه في سبيل الله۔ و كتاب الجمعة، باب المشي إلى الجمعة]

(٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا الْمُصَبِّحِ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ: بَيْنَا نَسِيْرُ فِي دَرْبِ قَلَمْيَةٍ إِذْ نَادَى الْأَمِيْرُ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيَّ رَجُلٌ يَقُوْدُ فَرَسَهُ فِي عِرَاضِ الْجَبَلِ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ أَلَا تَرْكَبُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ))

٦٥٩۔ ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ ابو مصبح اوزاعی نے انہیں بیان کیا ہم جہاد کے سفر میں چل رہے تھے کہ امیر مالک بن عبداللہ خثعمی کو اس آدمی نے جو ان کا گھوڑا پہاڑ میں لے کر چل رہا تھا کہا: ابو عبداللہ آپ گھوڑے پر سوار کیوں نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں دن کی ایک گھڑی بھی غبار آلود ہوئے وہ جہنم کی آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۲۵۔ ۲۲۶ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ))

۶۶۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔"

وَزَادَ النَّسَائِيُّ ((فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا))

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے "مسلمان کے نتھنوں میں داخل ہونے والا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔"

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب فضائل الجهاد ، باب ماجاء فی فضل الغبار فی سبیل الله۔ وسنن النسائی۔ کتاب الجهاد۔ باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمه]

(٦٦١) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ مُكَاتَبًا لَهَا دَخَلَ عَلَيْهَا بِبَقِيَّةِ مُكَاتَبَتِهِ فَقَالَتْ لَهُ: أَنْتَ غَيْرُ دَاخِلٍ عَلَيَّ غَيْرَ مَرَّتِكَ هٰذِهِ، فَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ۔ ((مَاخَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ رَهَجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ))

۶۶۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے مکاتب غلام نے آ کر بقیہ کتابت ادا کی تو انہوں نے اس کو کہا اب تو میرے پاس نہ آنا۔ اب تو اللہ کی راہ میں جہاد میں مشغول ہو جا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "کسی مسلمان کے دل میں اللہ کی راہ میں غبار پہنچتا ہے تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔"

تخریج: [مسند أحمد ۶/ ۸۵۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: مکاتب غلام سے مراد وہ غلام ہے جو اپنے مالک سے کتابت (معاہدہ) کر لے اور دونوں (مالک و غلام) کا ایک متعین رقم پر اتفاق ہو جائے کہ اگر غلام یہ رقم ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہے۔ جب تک معاہدے میں سے کچھ بھی باقی ہو تو وہ غلام ہے اور اس پر غلام کے احکام ہیں جس میں اس سے پردہ نہ کرنا بھی شامل ہے اور جب وہ مکمل کتابت ادا کر دے تو اب اس سے پردہ فرض ہے کیونکہ اب وہ غلام نہیں رہا' بلکہ ایک آزاد فرد ہے۔ اس لیے کتابت پوری ادا ہونے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام کو اپنے پاس آنے سے روک دیا تھا اور جہاد کی فضیلت بتا کر اس کو جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔

فَضْلُ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا

اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے اور اسی حالت میں فوت ہو جانے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ٢٠٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔''

(٦٦٢) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهٖ وَ اِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَ أَمِنَ الْفَتَّانَ))

٦٦٢۔ سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''سرحد پر ایک رات اور دن کو پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور اس کے قیام سے بہتر ہے، اور اگر اس کو اسی حال میں موت آ جائے تو اس کا وہ نیک عمل جاری رہے گا جو وہ کرتا تھا۔ اور اس پر اس کا رزق جاری رہے گا اور وہ آزمائش میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ وَالْبَغْوِيِّ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ...... اَلْحَدِيْثَ وَكَذَا الطَّحَاوِيُّ

اور ترمذی و بغوی اور طحاوی کی روایت میں ہے ''سرحد پر ایک رات اور ایک دن پہرہ دینا۔'' آگے حدیث مذکور کی طرح ہے۔

تخريج: [صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرباط في سبيل الله۔ و جامع الترمذي۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ما جاء في فضل المرابط۔ و شرح السنة للبغوي۔ ١/ ٣٥٢]

(٦٦٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا وَ مَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا))

٦٦٣۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں ایک دن سرحدی محاذ پر پہرہ دینا، دنیا اور جو کچھ اس پر ہے، سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کے کوڑے جتنی جگہ، دنیا اور جو کچھ اس پر ہے، سے بہتر ہے۔ اور شام یا صبح کے وقت اللہ کے راستے میں چلنا، دنیا اور جو کچھ اس پر ہے، سے بہتر ہے۔''

تخريج: [صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب فضل رباط يوم في سبيل الله]

(٦٦٤) عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ

٦٦٤۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلٍ يَنْقَطِعُ عَنْ صَاحِبِهِ إِذَا مَاتَ إِلَّا الْمُرَابِطُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ وَ يُجْرٰى عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلٰى يَوْمِ الْحِسَابِ))

نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے لیے اس کا عمل بڑھایا جاتا ہے اور حساب کے دن تک اس پر رزق جاری کر دیا جاتا ہے۔''

تخریج: [مصنف ابن أبی عاصم: ۲۹۶ (روایت حسن ہے۔)]

(٦٦٥) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطُ فَإِنَّهُ يَنْمُوْلَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يُؤْمَنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ))

۶۶۵۔فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے عمل کو قیامت کے دن تک اس کے لیے بڑھایا جاتا ہے' اور قبر کی آزمائش سے بھی اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الجهاد ، باب فی فضل الرباط۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(٦٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أُجْرِيَ عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَ أَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ، وَبَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ))

۶۶۶۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جائے' اس پر اس کا وہ نیک عمل جاری رہتا ہے جو وہ کیا کرتا تھا' اور اس پر اس کا (جنت کا) رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه' أبواب الجهاد، باب فضل الرباط فی سبیل اللّٰه (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْحَرْسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

(٦٦٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُمَيْرٍ الرُّعَيْنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا عَلِيِّ التُّجِيْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((حُرِّمَتْ عَيْنٌ عَلَى النَّارِ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

۶۶۷۔عبدالرحمٰن بن شریح روایت کرتے ہیں میں نے محمد بن شمیر رعینی سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابوعلی تجیبی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ کی راہ میں بیدار رہنے والی آنکھ کو جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجہاد' باب ثواب عین سہرت فی سبیل اللہ عزوجل (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٦٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

۶۶۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک اللہ کے ڈر سے رونے والی۔ اور دوسری اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والی۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب فضائل الجہاد ، باب ماجاء فی فضل الحرس]

(٦٦٩) حَدَّثَنِي السَّلُوْلِيُّ أَبُوْ كَبْشَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةُ عِنْدَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَ كَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَ نَعَمِهِمْ وَ شَائِهِمِ اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَارْكَبْ)) فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ)) فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟)) ... رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ:

۶۶۹۔ ابو کبشہ سلولی نے بیان کیا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہم سفر تھے۔ پس کافی سفر طے کرنے کے بعد شام کی نماز کے وقت میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھا ایک شاہسوار نے آ کر آپ کو اطلاع دی اللہ کے رسول! میں آپ کے آگے فلاں فلاں پہاڑ کا چکر لگا کر آیا ہوں' میں نے دیکھا کہ بنو ہوازن قبیلہ اپنی عورتوں' بچوں اور تمام اونٹوں اور بکریوں کو لے کر حنین کی وادی میں جمع ہو چکے ہیں پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''یہ کل مسلمانوں کی غنیمت ہوگی۔ ان شاء اللہ'' پھر فرمایا: ''اس رات پہرہ کون دے گا؟'' انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں، آپ نے فرمایا ''تو سوار ہو جا'' پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا ''سامنے والی گھاٹی کی چوٹی پر چلا جا' آج رات تیری طرف سے ہمارے پاس دشمن نہ آئے'' پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے آ کر جائے نماز پر دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر فرمایا ''کیا تم نے اپنے شاہسوار کو محسوس کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا جناب ہم نے محسوس نہیں کیا۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی' رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کر دی۔ اور آپ گھاٹی کی طرف متوجہ تھے یہاں تک کہ نماز ختم ہوگئی۔

فَارِسُكُمْ؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَتَلَفَّتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَارِسُكُمْ)) فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ "كِلَيْهِمَا" فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا))

آپ نے نماز کے سلام کے بعد فرمایا "خوش ہو جاؤ تمہارا شاہسوار (بھائی) آ گیا ہے" پس ہم گھاٹی میں درختوں کے درمیان سے دیکھنے لگے تو اچانک وہ (شاہسوار) آ گیا۔ حتیٰ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر کہنے لگا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی چوٹی پر جہاں کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا' پہنچ گیا پس صبح کے وقت میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر ان کا اچھی طرح جائزہ لیا' مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا "کیا تو رات کو (گھاٹی کی چوٹی سے) نیچے اترا ہے؟" اس نے کہا' نہیں۔ میں صرف نماز ادا کرنے یا قضائے حاجت کے لیے اترا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "تو نے اپنے لیے (جنت) واجب کر لی۔ اگر تو آج کے بعد اور کوئی عمل نہ بھی کرے تو تجھ پر مؤاخذہ نہیں۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الجهاد، باب فی فضل الحرس فی سبیل الله (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٧٠) أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ۔

٦٧٠۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ بیدار رہے پس جب مدینہ پہنچے تو فرمایا "کاش کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی آج رات پہرہ دے" ہم نے اچانک ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا "یہ کون ہے؟" تو اس نے جواب دیا میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ میں آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں پس نبی ﷺ سو گئے۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ۔

اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے آپ نے ان (سعد بن ابی

اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ۔

وقاص رضی اللہ عنہ) کے لیے دعا کی پھر سو گئے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجهاد ، باب الحراسة فی الغزو فی سبیل الله۔ و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب فی فضل سعد بن أبی وقاص]

(٦٧١) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تَعِسَ عَبْدُالدِّیْنَارِ وَ عَبْدُالدِّرْهَمِ وَ عَبْدُالْخَمِیْصَةِ: اِنْ أُعْطِیَ رَضِیَ وَ اِنْ لَمْ یُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَ اِذَا شِیْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعَنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، اِذَا كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ، وَ اِنْ كَانَ فِی السَّاقَةِ كَانَ فِی السَّاقَةِ اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ وَ اِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ))

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: لَمْ یَرْفَعْهُ اِسْرَائِیْلُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ عَنْ أَبِیْ حُصَیْنٍ وَ قَالَ تَعْسًا فَكَأَنَّهٗ یَقُوْلُ: فَأَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ۔ "طُوْبٰی" فُعْلٰی مِنْ كُلِّ شَیْءٍ طَیِّبٍ، وَ هِیَ یَاءٌ حُوِّلَتْ اِلَی الْوَاوِ وَهُوَ مِنْ یَطِیْبُ۔

٦٧١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "دینار و درہم اور شال (چادر) کا بندہ ہلاک ہو کہ اسے یہ چیزیں دی جائیں تو خوش اور اگر نہ دی جائیں تو ناراض ہوتا ہے۔ ایسا بندہ ہلاک ہو اور تباہ ہو۔ اگر اسے کانٹا چبھے تو کوئی نہ نکالے خوشخبری ہو اس آدمی کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے۔ سر پراگندہ اور قدم غبار آلود ہیں۔ اگر وہ پاسبان ہے تو پاسبانی کرے اور اگر لشکر کے پچھلے حصہ پر مامور ہے تو پچھلے حصہ میں رہے۔ اگر اجازت طلب کرے تو اس کو اجازت نہیں ملتی اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی"

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ اس روایت کو اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابو حصین رحمہ اللہ سے مرفوع بیان نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ حدیث میں وارد لفظ تَعْسًا سے مراد ہلاکت ہے۔ کہ گویا آپ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے اور حدیث میں وارد لفظ "طوبی" فعلی کا وزن ہے اور اس سے مراد ہر اچھی چیز ہے یہ "یَطِیْبُ" سے ہے اور اصل میں یا تھی جو واؤ سے تبدیل ہو گئی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب الحراسة فی الغزو فی سبیل الله]

تشریح: اس حدیث میں دنیادار کی مذمت کی گئی ہے جس کا مقصد صرف دنیا اور دنیا کا مال و اسباب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی اس کو کوئی فکر نہیں حتیٰ کہ جہاد جیسا مقدس عمل بھی وہ دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر کرتا ہے اور وہ اس میں بھی انتہائی لالچی ہوتا ہے کہ اگر اسے کچھ ملے تو نہایت خوش ورنہ ناراض۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا کے بندے کے لیے ہلاکت و تباہی اور مصائب و تکالیف میں الجھے رہنے کی بددعائیں کیں۔ اس کے مقابلہ میں آپ نے اس آدمی کی تعریف کی اور اس کو خوشخبریاں دیں جو ہر وقت جذبۂ جہاد سے سرشار اور اس کے

لیے مستعد و تیار رہتا ہے اور اس راہ میں ہر قسم کی ذمہ داری ادا کرنے میں امیر کی مکمل اطاعت کرتا ہے اور کسی عمل و ذمہ داری اور جگہ و مقام میں عار و شرم محسوس نہیں کرتا اور اس کو اپنی جان، اپنے آرام اور اپنے حقوق و منافع کا کوئی خیال و فکر نہیں ہوتا۔ بس اس کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے کوئی اس کی بات سنے یا نہ سنے اس کو کوئی چیز ملے نہ ملے اس کو ان باتوں کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

فَضْلُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑا تیار رکھنے کی فضیلت

قَالَ تَعَالٰى ﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الأنفال: ٦٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو۔''

(٦٧٢) أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ، فَإِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَ بَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

٦٧٢۔ طلحہ بن ابوسعید بیان کرتے ہیں میں نے سعید مقبری سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ پر ایمان رکھتے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا پالا' تو یقیناً اس کا کھانا پینا، اس کی لید، اور اس کا پیشاب قیامت والے دن اس کے پلڑے میں ہوگا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجھاد ، باب من احتبس فرسا فی سبیل اللہ]

(٦٧٣) عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَرَسٌ يَرْبِطُهُ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَثَمَنُهٗ أَجْرٌ وَرُكُوْبُهٗ أَجْرٌ وَعَارِيَتُهٗ أَجْرٌ وَ عُلْفُهٗ أَجْرٌ۔ وَفَرَسٌ يُغَالِقُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَيُرَاهِنُ فَثَمَنُهٗ وِزْرٌ وَ عُلْفُهٗ وِزْرٌ وَفَرَسٌ لِلْبَطْنَةِ فَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ سِدَادًا مِّنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى))

٦٧٣۔ ابوعمرو شیبانی ایک انصاری صحابی کی سند سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ''گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ گھوڑا جو آدمی اللہ کی راہ (جہاد) میں تیار رکھتا ہے' پس اس کی قیمت' اس کی سواری' اس کا عاریۃً دینا اور اس کا چارہ وغیرہ سب اجر و ثواب کا باعث ہے۔ دوسرا وہ گھوڑا جس پر آدمی (سوار ہو کر) ظلم و ستم کرتا ہے' اور بازی لگاتا ہے پس ایسے گھوڑے کی قیمت اور چارہ بوجھ (گناہ) ہے۔ تیسرا وہ گھوڑا جو آدمی اپنی ستر پوشی (ضروریات) کے لیے رکھتا ہے شاید وہ اس کے فقر و غربت کے ختم ہونے کا سبب بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۶۹ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْخَيْلُ وَفِي رِوَايَةٍ: اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ۔ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَ لَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٌ لَهُ، فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ۔ وَ رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَ تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَ رَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ﴾ (الزلزلة ۷، ۸)

۶۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”گھوڑے“ اور ایک روایت میں ہے: ”گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے لیے ہیں کسی کے لیے تو ثواب ہیں کسی کے لیے آڑ اور کسی کے لیے عذاب۔ جس کے لیے ثواب ہیں، وہ شخص ہے جس نے اس کو اللہ کی راہ میں باندھ رکھا ہے، اس کی رسی چراگاہ یا باغیچہ میں لمبی کی ہے، وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں چرے گا، اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر اس کی رسی ٹوٹ گئی اور ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چڑھا تو اس کی لید اور اس کے قدم سب اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اگر وہ نہر پر جا کر خود پانی پی لے خواہ مالک کی نیت پلانے کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی پس ایسے شخص کے لیے گھوڑا باعث اجر ہے۔ اور ایک وہ آدمی جس نے گھوڑے کو لوگوں سے بے نیازی برتنے اور سوال کرنے سے بچنے کے لیے باندھ رکھا اور وہ اس کی دیکھ بھال کرنے اور اس پر بوجھ لادنے کے بارے میں، اس کے متعلق اللہ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ گھوڑا اس کے لیے آڑ ہے۔ اور ایک وہ آدمی جس نے گھوڑے کو فخر، ریاکاری اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لیے باندھ رکھا ہے تو یہ اس کے لیے بوجھ اور گناہ ہے۔“ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ”گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا ہاں اکیلی جامع ایک یہ آیت ہے۔ ”جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب الخیل لثلاثة و کتاب المساقاة۔ باب شرب الناس و سقی الدواب من الأنهار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب إثم مانع الزکاة]

مَاجَآءَ فِي الْخَيْلِ وَالْإِنْفَاقِ عَلَيْهَا وَغَيْرِهِ

گھوڑے اور اس پر خرچ وغیرہ کرنے کا بیان

الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَالْبَرَكَةُ وَ فَضْلُ الْجِهَادِ عَلَيْهَا ((الْخَيْلِ))

گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے اور ان پر (سوار ہو کر) جہاد کرنے کی فضیلت

(٦٧٥) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ))

٦٧٥۔ عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و بھلائی باندھ دی گئی ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و بھلائی باندھ دی گئی ہے ثواب اور مال غنیمت۔“

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب الخيل في نواصيها الخير......]

(٦٧٦) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

٦٧٦۔ عروہ بارقی مرفوعاً بیان کرتے ہیں ”آپ نے فرمایا: ”اونٹ اپنے مالکوں کے لیے باعث عزت بکریاں باعث برکت ہیں اور خیر و بھلائی قیامت تک کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔“

تخريج: [سنن ابن ماجه: أبواب التجارات۔ باب اتخاذ الماشية۔ ٢٣٠٥ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٧٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ))

٦٧٧۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔“

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب الخيل معقود في نواصيها الخيل إلى يوم القيامة]

(٦٧٨) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ))

٦٧٨۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی کے ساتھ گھوڑے کی پیشانی کو بل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و فلاح باندھ دی گئی ہے۔ اجر و ثواب اور مال غنیمت۔“

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الجهاد، باب الخیل فی نواصیها الخیر إلی یوم القیامة]

مِنْ فَضْلِ الْغَزْوِ عَلَى الْفَرَسِ وَ أَنَّ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ

گھوڑے پر جہاد کرنے کی فضیلت اور یہ کہ گھوڑے کے لیے دو حصے ہیں

(٦٧٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَ لِصَاحِبِهِ سَهْمًا۔

٦٧٩۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

وَقَالَ مَالِكٌ: يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا﴾ (النحل : ٨)

اور امام مالک بیان کرتے ہیں کہ گھوڑے اور رومی گھوڑے کا حصہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان پر سوار ہو۔''

وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ

اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ مقرر نہیں کیا جائے گا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا۔ قَالَ يَعْنِيْ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ۔ فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ۔

اور بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن (مالِ غنیمت سے) گھڑسوار کے لیے دو حصے اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں نافع نے تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: جب آدمی کے ساتھ (جہاد میں) گھوڑا ہو تو اس کے لیے (مالِ غنیمت سے) تین حصے ہیں (دو حصے گھوڑے کے اور ایک آدمی کا) اور اگر اس کا گھوڑا نہ ہو تو اس کا ایک حصہ ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب سهام الفرس۔ و کتاب المغازی، باب غزوة خیبر]

یعنی اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کا عمومی ذکر فرمایا اور فرق نہیں کیا لہٰذا مالِ غنیمت سے حصہ ملنے میں بھی گھوڑوں میں فرق نہیں ہوگا اور حصہ صرف ایک گھوڑے کا ہوگا۔ اگر ایک آدمی کے پاس جہاد میں ایک سے زیادہ گھوڑے ہیں تو حصہ صرف ایک گھوڑے کا ہوگا۔

(٦٨٠) عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا

٦٨٠۔ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ اپنے دادا (عبداللہ بن زبیر) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے سال زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے چار حصے مقرر فرمائے' ایک زبیر کا۔ دوسرا صفیہ بنت عبدالمطلب' زبیر کی والدہ' رسول اللہ ﷺ

لِذِی الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ.

کی پھوپھی کے لیے قرابت داری کا اور دو حصے گھوڑے کے۔

تخریج: [سنن النسائی' كتاب الخيل ، باب سهمان الخيل۔ (روایت حسن ہے۔)]

حُبُّ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی محبت

(٦٨١) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ

٦٨١۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو عورتوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں تھی۔

تخریج: [سنن النسائی' كتاب الخيل ، باب حب الخيل (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْخَيْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑے پر خرچ کرنے کی فضیلت

(٦٨٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَثَلُ الْمُنْفِقِ عَلَيْهَا كَالْمُتَكَفِّفِ بِالصَّدَقَةِ))

وَزَادَ ابْنُ حِبَّانَ: فَقُلْنَا لِمَعْمَرٍ: مَا الْمُتَكَفِّفُ بِالصَّدَقَةِ؟ قَالَ: الَّذِيْ يُعْطِيْ بِكَفِّهِ.

٦٨٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے اور ان گھوڑوں پر خرچ کرنے والے کی مثال ہاتھوں سے صدقہ کرنے والے کی ہے۔''

اور ابن حبان نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ہم نے معمر سے پوچھا کہ المتکفف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا جو اپنے ہاتھ سے دے۔

تخریج: [مسند أبی يعلی ٦٠١٤۔ و صحیح ابن حبان۔ ١٦٣٦۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٨٣) عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَكَانَ جَلِيْسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ...... اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا وَ فِيْهِ. فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ

٦٨٣۔ قیس بن بشر تغلبی بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے بتایا جو ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہم نشین تھے کہ دمشق میں ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ نامی صحابی رہا کرتے تھے (حدیث طویل ہے اس میں ہے) ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ کوئی بات (حدیث) سنائیں جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان بھی نہیں۔ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ''گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسے ہے جو اپنے ہاتھوں سے مسلسل صدقہ کرتا رہے اور انہیں بند نہ

يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهُمَا......)) اَلْحَدِيْثُ

کرے......" آخر حدیث تک

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب اللباس ، باب ماجاء فی إسبال الإزار (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِمَنْ يُّطِيْقُهُ

اللہ کی راہ میں استطاعت کے ہوتے ہوئے روزہ رکھنے کی فضیلت

(٦٨٤) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهٖ۔ ((بَاعَدَ)) اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا))

۶۸۴۔ ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت کے بقدر جہنم سے دور کر دیتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ۔ و صحیح مسلم' کتاب الصیام۔ باب فضل الصیام فی سبیل الله لمن یطیقه]

(٦٨٥) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ))

۶۸۵۔ عقبہ بن عامر ﷛ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ جہنم کو سو سال مسافت کے بقدر اس سے دور کر دیتا ہے۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الصیام ، باب ذکر الاختلاف علی سفیان الثوری فیه (روایت حسن ہے۔)]

(٦٨٦) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ))

۶۸۶۔ ابوامامہ باہلی ﷛ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے بقدر خندق بنا دیتا ہے۔"

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب فضائل الجهاد ، باب ماجاء فی فضل الصوم فی سبیل الله (روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔)]

فَضْلُ الرَّمْيِ وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهِ

تیراندازی اور اس کی ترغیب کی فضیلت

(٦٨٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶۸۷۔ یزید بن ابی عبید ﷫ بیان کرتے ہیں میں نے سلمہ بن اکوع ﷛ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اسلم قبیلہ کی

قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوْا وَ أَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ)) قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ؟)) قَالُوْا: كَيْفَ نَرْمِيْ وَ أَنْتَ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ارْمُوْا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ))

ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو بطورِ مقابلہ تیراندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ''اولادِ اسماعیل! تیراندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بھی تیرانداز تھے اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔'' تو دو جماعتوں میں سے ایک نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ آپ نے فرمایا ''تمہیں کیا ہے تم تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟'' انہوں نے کہا ہم کیسے تیراندازی کریں جبکہ آپ ان کے ساتھ ہیں؟ آپ نے فرمایا ''آپ تیراندازی کریں میں سب کے ساتھ ہوں۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد ، باب التحريض على الرمي]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ (الأنفال: ٦٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو۔''

(٦٨٨) عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))

۶۸۸۔ ابو علی ثمامہ بن شفی سے روایت ہے اس نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ''تم ان کافروں کے مقابلے میں اپنی امکانی قوت تیار کرو'' سن لو! قوت سے مراد تیراندازی ہے۔ سن لو! قوت سے مراد تیراندازی ہے۔ سن لو! قوت سے مراد تیراندازی ہے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب فضل الرمي والحث عليه و ذم من علمه ثم نسيه]

(٦٨٩) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُوْنَ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ))

۶۸۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تمہارے لیے بہت سے ممالک فتح ہو جائیں گے اور اللہ تمہاری مدد فرمائے گا پس تم میں سے کوئی اپنے تیروں کے متعلق مشق و تمرین میں کوتاہی نہ کرے۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه و ذم من علمه ثم نسيه]

(٦٩٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ:

۶۹۰۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے کہ فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ان دونشانوں کے درمیان تیراندازی

تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ، وَ أَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ: لَوْ لَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُعَانِيْهِ قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصٰى))

کرتے ہوئے بڑھاپے کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ تکلیف برداشت نہ کرتا۔ حارث کہتے ہیں میں نے ابن شماسہ (راوی) سے پوچھا کہ وہ بات کون سی ہے؟ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے تیر اندازی کا فن سیکھا پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا) اس نے یقیناً نافرمانی کی۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الامارة ، باب فضل الرمی والحث علیه وذم من علمه ثم نسیه]

(٦٩١) عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ فَيَعْدِلُ رَقَبَةً))

۶۹۱۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے (جہاد میں) دشمن پر تیر چلایا پس اس کا تیر دشمن کو نشانے پر لگا' یا نہیں لگا' لیکن اس کو ایک غلام کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب الجهاد ، باب الرمی فی سبیل الله (روایت حسن ہے۔)]

(٦٩٢) عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ عَبَسَةَ: يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْلَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ))

۶۹۲۔ شرحبیل بن سمط نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں بوڑھا ہوا اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگی' اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا وہ دشمن تک پہنچایا' نہیں پہنچا اس کے لیے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ جس نے کسی مومنہ گردن کو آزاد کیا تو اس گردن کا ایک ایک عضو اس کے ایک ایک عضو کا جہنم سے فدیہ ہوگا۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجهاد، باب ثواب من رمی بسهم فی سبیل الله عز وجل (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ كُلٍّ مِنَ الرَّمْيِ وَالشَّيْبِ وَالْعِتْقِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

اللہ کی راہ (جہاد) میں تیراندازی، بڑھاپے اور غلام آزاد کرنے کی فضیلت

(٦٩٣) عَنْ أَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ حِصْنَ الطَّائِفِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ عَدْلُ مُحَرَّرٍ، وَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرِّرِهِ مِنَ النَّارِ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرِّرِهَا مِنَ النَّارِ))

۶۹۳۔ ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ طائف کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے (دشمن تک) ایک تیر پہنچایا' اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے'' پس میں نے اس دن سولہ تیر پہنچائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا تو اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہو گی۔ جو مسلمان بھی کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا تو یقیناً اللہ اس آزاد ہونے والے آدمی کی ایک ایک ہڈی کو آزاد کرنے والے کی ایک ایک ہڈی کا جہنم کی آگ سے فدیہ بنا دے گا۔'' اور جو مسلمان عورت بھی کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو یقیناً اللہ اس آزاد ہونے والی عورت کی ایک ایک ہڈی کو آزاد کرنے والی کی ایک ایک ہڈی کا جہنم کی آگ سے فدیہ بنا دے گا۔''

تخريج: [مسند أحمد: ۴/ ۱۱۳ (روایت صحیح ہے۔)]

(٦٩٤) عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ: يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((ارْمُوْا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً)) قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَارَسُوْلَ

۶۹۴۔ شرحبیل بن سمط رحمہ اللہ نے کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کو کہا آپ ہمیں احتیاط کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص اسلام میں اللہ کے راستے (جہاد) میں بوڑھا ہوا اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہو گی۔'' انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے دشمن کو تیر مارا' اللہ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔''

اللّٰہِ وَمَا الدَّرَجَةُ؟ قَالَ ((أَمَا أَنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَ لٰكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ))

ابن نحام رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ کے رسول! درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں (کے گھر) کی دہلیز نہیں، وہ تو دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔"

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجهاد ، باب ثواب من رمی بسهم فی سبیل الله عزوجل (اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ سالم بن ابی جعد (راوی) کا شرحبیل بن سمط سے سماع ثابت نہیں)]

فَضْلُ الشَّيْبِ فِي الْإِسْلَامِ ((وَقَدْ سَبَقَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

اسلام میں بڑھاپے کی فضیلت (اور اللہ کی راہ (جہاد) میں بڑھاپے کی فضیلت کا بیان گزر چکا ہے)

(٦٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ))

٦٩٥۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ قیامت کے دن یہ نور ہوں گے، جس کا حالت اسلام میں ایک بال سفید ہوا اس کے بدلے اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ ختم کر دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔"

تخریج: [ابن حبان: ١٤٧٩ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ تَمَنِّي الْمَرْأَةِ الشَّهَادَةَ وَ فَضْلُ غَزْوِ الْبَحْرِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

عورت کے شہادت کی تمنا کرنے کی فضیلت اور اللہ کی راہ میں بحری جنگ کی فضیلت

(٦٩٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَطْعَمَتْهُ وَ جَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ

٦٩٦۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تھے وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں اور وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن آپ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کا سر صاف کرنے لگیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، وہ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو کون سی چیز ہنسا رہی ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر اس حال میں پیش کیے گئے کہ وہ

أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكاً عَلَى الْأَسِرَّةِ– أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) شَكَّ إِسْحَاقُ– قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ– قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ)) فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

سمندر کے درمیان میں ایسے سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر ہوں۔" وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کرے پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی آپ پھر سو گئے' پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کو کون سی چیز ہنسا رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر ایسے پیش کیے گئے کہ وہ سمندر کے درمیان سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں" جیسے آپ نے پہلے فرمایا تھا۔ وہ کہتی ہیں میں نے کہا اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپ نے فرمایا "تو پہلوں میں سے ہے۔"
(راوی کہتا ہے کہ) انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر کیا' پس سمندری سفر کے بعد سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے گر کر فوت ہو گئیں۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء۔ و صحیح مسلم' کتاب الإمارة۔ باب فضل الغزو فی البحر]

(٦٩٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهٖ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّيْ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا. ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا. فَقَالَتِ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ

٦٩٧۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک دن نبی ﷺ میرے قریب سو گئے (یہ آپ کی خالہ تھیں) پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے' میں نے عرض کیا آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا "میری امت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کے لیے ایسے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر۔" انہوں نے کہا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں کرے تو آپ نے ان کے لیے دعا کی۔ پھر دوبارہ سو گئے' پھر آپ نے پہلے کی طرح کیا۔ انہوں نے بھی پہلے کی طرح عرض کیا آپ نے بھی اس کو اسی طرح جواب دیا پس وہ

فَقَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَارَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ))

کہنے لگی کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ نے فرمایا۔ ''تو ان پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' پس وہ اپنے خاوند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ' ان لوگوں کے ساتھ جہاد پر گئیں' جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سب سے پہلے بحری جنگ میں روانہ ہوئے تھے پس جب وہ لوگ اپنے غزوہ سے واپس آئے تو شام میں اترے تو ام حرام رضی اللہ عنہا کو سواری پیش کی گئی پس سواری سے گر کر فوت ہو گئیں۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الجهاد ، باب فضل من يصرع فی سبيل الله فمات فهو منهم]

(٦٩٨) عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ))

۶۹۸۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا ''سمندری سفر میں سر چکرانے کی وجہ سے جس کو قے آ جائے' اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور جو غرق ہو جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غُزَاةَ الْبَحْرِ فَقَالَ: ((إِنَّ لِلْمَائِدِ مِنْهُمْ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَ إِنَّ لِلْغَرِقِ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ))

اور مصنف ابن ابی عاصم کی ایک روایت میں ہے' وہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے سمندر میں جہاد کرنے والوں کا ذکر کیا' تو فرمایا: ''سمندر میں جس کا سر چکرائے اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور غرق ہونے والے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' كتاب الجهاد ، باب فضل الغزو فی البحر۔ مصنف ابن أبی عاصم' فی الجهاد ۲۸۵ (روایت حسن ہے۔)]

بِأَيِّ مَوْتَةٍ مَاتَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جس موت سے بھی مرے وہ شہید ہے

وَ فَضْلُ مَنْ يُّصْرَعُ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ

اور اللہ کی راہ میں سواری سے گر کر مرنے والے کی فضیلت

(٦٩٩) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ صُرِعَ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ

۶۹۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کی راہ میں سواری سے گر کر مر جائے تو وہ شہید

اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ))

ہے۔"

تخریج: [مصنف ابن أبی عاصم - فی الجهاد حدیث: ۲۳۷ (روایت صحیح ہے۔)]

(۷۰۰) حَدِيْثُ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَفِيْهِ: فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ))

۷۰۰۔ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کی گزشتہ روایت جس میں ہے کہ جب وہ اپنے غزوہ سے لوٹے تو انہوں نے شام میں پڑاؤ ڈالا تو انہیں سوار ہونے کے لیے سواری پیش کی گئی جس سے وہ گر کر فوت ہوگئیں۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الجهاد، باب من يصرع فی سبيل الله فمات فهو منهم]

فَضْلُ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَ فَضْلُ الْجِرَاحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر اللہ کی راہ میں لڑنے اور اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت

(۷۰۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ، وَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَ رِيْحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ كَانَ فِيْ سَبِيْلٍ))

۷۰۱۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس مسلمان نے بھی اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دوہنے کی درمیانی مدت کے بقدر اللہ کی راہ میں لڑائی کی۔ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس نے صدقِ دل سے اللہ سے اس کی راہ میں قتل ہونے کا سوال کیا' پھر وہ طبعی موت مرے یا قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا کوئی تکلیف اٹھائے' وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا خون بہت بہہ رہا ہوگا اس (خون) کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے تو پس اس پر شہداء کی مہر لگ گئی۔"

اور ایک روایت میں ہے "جس کو اللہ کی راہ میں پھوڑا نکلا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔"

تخریج: [سنن النسائی' كتاب الجهاد، باب ثواب من قاتل فی سبيل الله فواق ناقة۔ و سنن أبی داؤد۔ كتاب الجهاد۔ باب فيمن سأل الله الشهادة]

(۷۰۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۷۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ))

فرمایا ''ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ زخم بالکل اس طرح تازہ ہوگا جیسے لگنے کے وقت تھا۔ اس سے خون بہہ رہا ہوگا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ))

اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس کو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے' اور اللہ زیادہ جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کس کو زخمی کیا جاتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ رنگ تو خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الوضوء ، باب مایقع من النجاسات فی السمن والماء۔ و کتاب الجهاد۔ باب من یجرح فی سبیل الله عزوجل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله]

تَابِعُ فَضْلِ الْجِرَاحَاتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ تَمَنِّي الْقَتْلِ اَيْضًا

اللہ کی راہ میں (پہنچنے والے) زخموں اور شہادت کی خواہش کرنے والوں کی مزید فضیلت

(۷۰۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ (وَ فِيْ رِوَايَةٍ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ، وَ اِيْمَانًا بِيْ، وَ تَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَانَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ، لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ، وَ رِيْحُهٗ مِسْكٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلَى

۷۰۳۔ ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لیتا ہے جو اس کے راستے میں نکلے وہ محض میرے راستے میں جہاد کرنے' مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے گھر سے نکلا ہو تو (اللہ تعالیٰ کہتا ہے) میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر کی طرف واپس لوٹاؤں گا۔ جہاں سے نکل کر وہ گیا تھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے' اللہ کی راہ میں جو زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن مجاہد اس حالت میں آئے گا کہ گویا کہ اسے آج زخم لگا ہے۔ اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں

الْمُسْلِمِيْنَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَّ لٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَّ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ أَنِّيْ أَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلَ))

محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر مسلمانوں کے مشکل میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی ایسے لشکر سے پیچھے نہ بیٹھ رہتا' جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہوتا لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لیے سواری کا انتظام کروں۔ اور نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں' اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں' قتل کر دیا جاؤں' پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کر دیا جاؤں۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْدُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ))

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مومنوں میں سے ایسے لوگ نہ ہوتے جن کو (جہاد کے وقت) مجھ سے پیچھے رہنا اچھا نہیں لگتا اور میں ان سب لوگوں کی سواریوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کر دیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة ، باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله۔ و صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة]

فَضْلُ مَنْ أَطْرَقَ فَرَسًا

جفتی کے لیے عاریۃً گھوڑا دینے والے کی فضیلت

(٧٠٤) عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ أَتَاهُ فَقَالَ أَطْرِقْنِيْ مِنْ فَرَسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ أَطْرَقَ فَعَقَّبَ لَهُ الْفَرَسَ كَانَ

۷۰۴۔ ابو عامر ہوزنی ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: آپ جفتی کے لیے عاریۃً اپنا گھوڑا مجھے دے دیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے جفتی کے لیے عاریۃً گھوڑا دیا' اور

لَهُ أَجْرُ سَبْعِينَ فَرَسًا حُمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

اس نے گھوڑے کو جنم دیا تو اس کے لیے اللہ کی راہ میں ستر گھوڑے دینے کے برابر اجر وثواب ہے۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۲۳۱ (روایت حسن ہے۔)]

مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِطْرَاقُ فَحْلِهَا

اونٹ، گائے اور بکری کا حق یہ ہے کہ نر کو مادہ کی جفتی کے لیے عاریۃً دے دینا

(۷۰۵) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَاكَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا...... اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا وَ فِيهِ. قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاحَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ ((حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَ إِعَارَةُ فَحْلِهَا وَ مَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

وَفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَ الثَّلَاثَ أَصْنَافٍ وَ فِيهِ: وَ مَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَ إِعَارَةُ دَلْوِهَا وَ مَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

۷۰۵۔ ابو زبیر بیان کرتے ہیں اس نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا اور جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو اونٹ والا اپنے اونٹ کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن وہ اونٹ دنیا سے زیادہ موٹا تازہ ہو کر اس کو ایک ہموار زمین میں اپنی ٹانگوں اور پاؤں تلے روندے گا۔ اور جو گائے والا اپنی گائے کا حق ادا نہیں کرتا (وہ بھی اس کو روندے گی) حدیث طویل ہے۔ اور اس میں ہے ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! اونٹ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "پانی پر (اونٹنی) کا دودھ دوہنا اور اس کا ڈول اور اس کا سانڈھ اور اس میں سے دودھ والی اونٹنی عاریۃً دینا اور اللہ کی راہ (جہاد) میں ان میں سے سواری کے لیے دینا۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تین اقسام (اونٹ، گائے، بکری) کا ذکر فرمایا۔ اور اس میں ہے (آپ سے عرض کیا گیا) جناب اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "اس کا حق یہ ہے کہ نر کو مادہ کی جفتی کے لیے عاریۃً دینا' اور ڈول اور دودھ دینے والا جانور عاریۃً دینا اس کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا اور اس کی راہ (جہاد) میں ان میں سے سواری دینا۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ]

تشریح: اس حدیث میں اونٹوں، گائیوں، بکریوں والوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ جب وہ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے گھاٹ پر لے جائیں تو وہاں اپنے دودھ والے جانوروں کا دودھ ضرور دھوئیں' تا کہ وہاں موجود مساکین و

مسافروں و مستحقین کو بھی دودھ میسر آ سکے جو اس کی امید میں وہاں جمع ہوتے ہیں۔ نیز ان جانوروں والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاس موجود ڈول ضرورت کے وقت ایک دوسرے کو دیتے رہیں تا کہ ہر ضرورت منداس کے ذریعے کنوئیں سے پانی کھینچ کر اپنے جانوروں کو پلا سکے۔ نیز بوقتِ ضرورت جفتی کے لیے ایک دوسرے کو نر عاریۃً دے دینا چاہیئے۔ نیز اگر دودھ والا جانور اپنے سے زائد ہو تو وہ کسی دوسرے بھائی کو دودھ دینے کی مدت تک کے لیے دے دینا چاہیئے تا کہ وہ بھی اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات پوری کر سکے۔ نیز اپنے جانوروں میں سے اللہ کی راہ (جہاد) میں سواری دینی چاہیئے کیونکہ اس کی بڑی فضیلت ہے۔

فَضْلُ الثَّبَاتِ وَالشَّجَاعَةِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

دشمن سے مقابلہ کے وقت ثابت قدمی اور بہادری کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ (الأحزاب: ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔''

(۷۰۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ۔ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ، يَعْنِيْ أَصْحَابَهٗ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ۔ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَاسَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَ رَبِّ النَّضْرِ إِنِّيْ أَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ

۷۰۶۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگِ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ نے مشرکوں سے جو پہلی جنگ لڑی تھی میں اس میں شریک نہیں تھا، البتہ آئندہ اگر اللہ نے مشرکین سے لڑائی کا موقع عطا فرمایا تو میں جو کچھ کروں گا اللہ اسے دیکھے گا پس جب احد کا دن ہوا تو مسلمانوں نے (ابتداء میں) اپنے مورچے چھوڑ دیئے اور شکست کھا گئے۔ تو انہوں نے کہا اے اللہ! ان ساتھیوں نے جو کیا ہے میں اس سے تیری بارگاہ میں معذرت اور ان مشرکین نے جو کچھ کیا ہے اس سے اظہارِ براءت کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھے' پس ان کا سامنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو ان سے کہا سعد بن معاذ! جنت، ربِ نضر کی قسم! میں اس کی خوشبو احد پہاڑ سے بھی زیادہ قریب محسوس کر رہا ہوں (اور وہ دشمنوں کی صف میں گھس گئے حتیٰ کہ عروسِ شہادت سے ہم کنار ہو گئے) سعد رضی اللہ عنہ

بِضْعًا وَّ ثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْرَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَ وَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَ قَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: كُنَّانُرٰى- أَوْ نَظُنُّ- أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ ((مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ)) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ[الأحزاب: ۲۳] وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّيَالِسِيِّ ((فَقَالَتْ أُخْتُهُ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: وَاللّٰهِ مَاعَرَفْتُ أَخِيْ إِلَّا بِبَنَانِهِ كَانَ حَسَنَ الْبَنَانِ

نے کہا' اللہ کے رسول! انہوں نے جو کیا وہ مجھ سے نہیں ہو سکا۔ انس ﷺ نے بیان کیا ہم نے ان کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار کی چوٹیں، نیزے کے نشان یا تیروں کے زخم پائے اور ہم نے انہیں دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ اوران کا مثلہ کر دیا گیا تھا پس (ان کی اس حالت کی وجہ سے) انہیں کسی نے نہیں پہچانا، صرف ان کی بہن نے انہیں ان کی (انگلیوں) کے پوروں سے پہچانا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت ان اوران جیسے دیگر حضرات کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے۔
''مومنوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وہ عہد سچ کر دکھایا جوانہوں نے اللہ سے کیا تھا.........'' آخر آیت تک
اور طیالسی کی روایت میں ہے کہ''ان کی بہن ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم! میں اپنے بھائی کو نہ پہچان سکی مگر اس کی انگلیوں کے پوروں سے وہ بہترین انگلیوں والا تھا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب قول اللہ تعالیٰ (من المومنین رجال صدقوا)]

(۷۰۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ، يَعْنِيْ أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ، فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَ شَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ، حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ))

۷۰۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''ہمارا رب ایسے آدمی سے تعجب کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' پس اس کے ساتھی شکست کھا جاتے ہیں لیکن وہ اپنی ذمہ داری کو جانتے ہوئے (دشمن کی طرف) لوٹتا ہے اور (لڑتے ہوئے) شہید ہو جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو وہ مجھ سے میرے ثواب کی امید اور میرے عذاب سے ڈر کی وجہ سے پلٹا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الجهاد، باب فی الرجل یشری نفسه۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۷۰۸) عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتٰى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ: يَاعَمِّ مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَّا

۷۰۸۔ موسیٰ بن انس نے یمامہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انس بن مالک' ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی رانیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے' انس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا چچا جان! تم جنگ میں کیوں نہیں آتے؟ انہوں نے کہا' بھتیجے! ابھی

تَجِيْءُ؟ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِيْ وَ جَعَلَ يَتَحَنَّطُ- يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَآءَ فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ: هٰكَذَا عَنْ وُجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ- مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ-

آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن وغیرہ پہن کر) مجاہدین کی صف میں بیٹھ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس جنگ میں مسلمانوں کو ذرا شکست ہوئی۔ تو ثابت رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا' ہٹ جاؤ' ہمیں راستہ دو' ہم کافروں سے لڑیں گے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے تم نے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈال دی ہے۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الجهاد، باب التحنط عندالقتال]

(۷۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ أَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَ اِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنْتُ فِيْهِمْ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى، وَوَجَدْنَا مَا فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّ تِسْعِيْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّ رَمْيَةٍ

۷۰۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ موتہ میں زید بن حارثہ کو امیر مقرر فرمایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زید قتل ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا، اگر جعفر بھی شہید ہو گیا تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اس جنگ میں شریک تھا' ہم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو وہ مقتولین میں ملے' ہم نے ان کے جسم میں تیر اور نیزوں کے نوے سے زیادہ زخم پائے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَ هُوَ قَتِيْلٌ، فَعَدَدْتُّ بِهٖ خَمْسِيْنَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَّ ضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِيْ دُبُرِهٖ يَعْنِيْ فِيْ ظَهْرِهٖ-

اور ایک روایت میں ہے نافع نے ہمیں خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ وہ اس دن جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہوئے جبکہ وہ اس دن شہید ہو چکے تھے اور میں نے ان کے جسم میں نیزے اور تلوار کے پچاس زخم دیکھے۔ جن میں سے ایک بھی ان کی پشت پر نہیں تھا۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب المغازی، باب غزوة موتة من أرض الشام]

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

(۷۱۰) عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ

۷۱۰۔ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے دشمن کے سامنے (لڑائی کے وقت) سنا وہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ نے

أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوْسٰى! آنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ۔ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔

فرمایا۔ کہ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں'' یہ سن کر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا' ابوموسیٰ! تم نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے کہا: ہاں۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا اور کہا میں تمہیں آخری سلام کہتا ہوں' پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ دی اور اسے پھینک دیا' پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا اور اس کے ساتھ دشمن پر وار کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد]

(۷۱۱) عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهٗ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَأْتُهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيْبًا قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))

۷۱۱۔ عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام اور کاتب سالم ابونضر بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف لکھا' پس میں نے اس کو پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ان ایام میں جب آپ دشمن کے مد مقابل تھے انتظار کیا' یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا' پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! دشمن سے لڑنے کی تمنا مت کرو' اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ پس جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو' تو ثابت قدم رہو' اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔'' پھر فرمایا ''اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے' دشمن کے لشکروں کو شکست دینے والے' ان کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب كان النبی إذا لم يقاتل أول النهار أخر القتال حتى تزول الشمس]

فَضْلُ الدُّعَآءِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الصُّفُوْفِ

جہاد میں مسلمانوں اور کافروں کی صفوں کے باہم قتال کے وقت دعاء کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی اے پروردگار! ہمیں صبر دے،

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فَهَزَمُوْهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ﴾ (البقرة: ۲۵۰-۲۵۱)

ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور داؤد کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ نے داؤد (علیہ السلام) کو مملکت و حکمت اور جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ دنیا والوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوْا: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فَآتَاهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۴۷-۱۴۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وہ یہی کہتے رہے اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔''

(۷۱۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ عِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُ بَعْضًا))

۷۱۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا (فرمایا) کم ہی روکی جاتی ہیں۔ اذان کے وقت کی دعاء اور لڑائی کے وقت کی دعاء جب کہ باہم زبردست مقابلہ ہو۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء]

فَضْلُ الشَّهِيْدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة: ۱۵۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اس کا) شعور نہیں رکھتے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔ اللہ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی

خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

(آل عمران: ۱۶۹: ۱۷۰)

بابت جواب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں یوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوشیاں منا رہے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے، اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ایمان والوں کا اجر۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾

(آل عمران: ۱۹۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اس لیے وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذاء دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے' میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ أَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ﴾ (محمد: ۴-۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا انہیں راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔ اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے۔"

أَفْضَلُ دَارٍ هِيَ دَارُ الشُّهَدَآءِ

سب سے افضل گھر شہداء کا گھر ہے

(۷۱۳) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ وَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ لَمْ أَرَقَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَ أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ))

۷۱۳۔ سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا "میں نے رات کو دیکھا دو آدمی میرے پاس آئے وہ مجھے درخت پر لے کر چڑھے اور ایسے گھر میں مجھے داخل کیا جو بہت خوبصورت اور نہایت ہی شاندار تھا' اس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا' انہوں نے کہا یہ گھر شہداء کا گھر ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب درجات المجاهدین فی سبیل اللہ]

فَضْلُ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ((ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ)) مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ

جرأت وشجاعت کے ساتھ اقدام کرتے ہوئے رضاء الٰہی کے لیے اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کی فضیلت

(۷۱۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ

۷۱۴۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان میں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ ((اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ))

خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا ”بے شک اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل اعمال ہیں۔“ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ہاں اگر تو اللہ کی راہ میں اس طرح شہید ہو کہ تو ثابت قدم رہنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا نہ کہ پیٹھ دکھانے والا ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو نے کیسے کہا تھا؟“ اس نے اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا: آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔ جب کہ تو ثابت قدمی، اخلاص کے ساتھ آگے بڑھ کر لڑنے والا ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو، مگر قرض معاف نہیں ہو گا، کیونکہ جبریل نے مجھے یہ بات کہی ہے۔“

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب من قتل فى سبيل الله كفرت خطاياه إلّا الدّين]

(۷۱۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ))

۷۱۵۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں شہادت سے قرض کے علاوہ سب کچھ معاف ہو جاتا ہے۔“
اور ایک روایت میں ہے ”قرض کے علاوہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب من قتل فى سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدّين]

تَابِعُ فَضْلِ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الشَّهَادَةِ

شہادت فی سبیل اللہ کی مزید فضیلت

(۷۱۶) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۷۱۶۔ حمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”شہید

((مَامِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَ أَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا إِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرٰى))

کے سوا کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ مرنے کے بعد اللہ کی دی ہوئی خیر و بھلائی کو چھوڑ کر دنیا میں آئے' اور اس کو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب مل جائے' کیونکہ (شہید کو) شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ سے اس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ دنیا میں آ کر دوبارہ شہید ہو۔"

زَادَ مُسْلِمٌ ((لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

اور مسلم شریف میں یہ بات زائد ہے "وہ شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ سے' (دوبارہ شہید ہونے کی تمنا کرتا ہے)۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ ((فَيُقْتَلُ)) عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ))

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے "وہ شہادت کی وجہ سے اپنی عزت افزائی دیکھتے ہوئے تمنا کرتا ہے کہ وہ دس مرتبہ اللہ کی راہ میں شہید ہو۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد ، باب الحورالعین وصفتهن۔ و صحیح مسلم' کتاب الإمارة۔ باب فضل الشهادة فی سبیل الله۔ و صحیح البخاری' کتاب الجهاد' باب تمنی المجاهد أن یرجع إلی الدنیا]

(۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ نَائِحَةٍ فَقَالَ ((مَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوْا: ابْنَةُ عَمْرٍو۔ أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو۔ قَالَ: ((فَلِمَ تَبْكِيْ؟ أَوْلَا تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ))

۷۱۷۔ ابن المنکدر بیان کرتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد کے دن میرے باپ (کی لاش) کو لا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا اور انہیں ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے ان سے کپڑا ہٹانا چاہا تو میری قوم کے لوگوں نے مجھے روک دیا۔ پھر دوبارہ میرا ارادہ ہوا کہ میں ان سے کپڑا ہٹاؤں تو میری قوم نے مجھے پھر روک دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان (کی لاش) کو اٹھانے کا حکم دیا تو آپ نے بین و نوحہ کرنے والی کی آواز سنی آپ نے پوچھا "یہ کون ہے؟" انہوں نے عرض کیا' عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "کیوں روتی ہے؟ یا (فرمایا) تو نہ رو' اس پر تو فرشتوں نے اس کے اٹھانے تک اپنے پروں سے سایہ کیے رکھا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجنائز ، باب مایکره من النیاحة علی المیت]

(٧١٨) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ))

۷۱۸۔ شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے قتادہ کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: ''شہید کے سوا جنت میں جانے والا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دنیا میں لوٹنا پسند کرے گا اور یہ کہ اس کے لیے زمین کی کوئی چیز ہو۔ وہ (شہید) اپنی عزت وتکریم دیکھ کر آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب تمني المجاهد أن يرجع الى الدنيا]

(٧١٩) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ وَجَدْتَّ مَنْزِلَكَ. فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُوْلُ: سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُوْلُ: أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِيْ إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

۷۱۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہلِ جنت میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم کے بیٹے! تو نے جنت میں اپنا مقام کیسا پایا؟ وہ کہے گا میرے رب! بہترین مقام۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مانگ اور کوئی آرزو کر۔ تو وہ کہے گا میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹائیں تا کہ میں آپ کی راہ میں دس مرتبہ شہید کیا جاؤں' یہ بات وہ شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ سے کہے گا۔''

تخریج: [سنن النسائي' كتاب الجهاد، باب مايتمنى أهل الجنة (روایت صحیح ہے۔)]

(٧٢٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ ((أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ))

۷۲۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' وہ اپنے رب سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندوں میں سے جو بندہ بھی میری رضا مندی کی خاطر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے تو میں اس کا ضامن ہوں کہ اس کو اجر و ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں' اور اگر اس کو موت دے دوں تو اس کو معاف کر دوں اور رحم کروں۔''

تخریج: [سنن النسائي' كتاب الجهاد، باب ثواب السرية التي تخفق (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا لِلشَّهِيْدِ مِنْ كَرَامَةٍ

اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی فضیلت اور شہید کی عزت افزائی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان

سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾

کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔"

أَيْنَ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ((الشُّهَدَاءِ))

شہداء کی روحیں کہاں ہیں؟

(٧٢١) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ (هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ) عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۶۹) قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((أَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ إِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ؟ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ يُتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يُّسْأَلُوْا، قَالُوْا: يَارَبِّ نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى۔ فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا))

۷۲۱۔ مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی بابت دریافت کیا "جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔" تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس آیت کے متعلق (رسول اللہ ﷺ سے) سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ "ان (شہداء) کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں۔ ان کے لیے قندیلیں عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں، پھر اپنی ان قندیلوں میں ٹھہرتی ہیں پس ان کے رب نے ان کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور فرمایا: کیا تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟ انہوں نے کہا ہم اور کون سی چیز چاہیں؟ ہم جنت میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، اللہ نے ان سے یہ بات تین مرتبہ پوچھی پس جب انہوں نے دیکھا کہ سوال کیے بغیر ان کو نہیں چھوڑا جائے گا، تو انہوں نے کہا کہ اے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹائی جائیں۔ تاکہ ہم دوبارہ آپ کی راہ میں شہید کیے جائیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کو کوئی چیز نہیں چاہیے تو وہ (اپنی حالت پر) چھوڑ دیئے گئے۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب بیان أن أرواح الشهداء فی الجنة و أنهم أحیاء عند ربهم یرزقون]

(٧٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمَّا أُصِيْبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ

۷۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تمہارے بھائی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں کر دیا وہ جنت کی نہروں پر

تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَ تَأْوِيْ إِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَ جَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَ مَشْرَبِهِمْ وَ مَقِيْلِهِمْ قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ وَ لَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ...... الْآيَةِ﴾ (آل عمران: ۱۶۹)

وارد ہوتی ہیں وہاں کے پھل کھاتی ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکتی ہوئی سونے کی قندیلوں میں ٹھہرتی ہیں۔ جب انہوں (شہداء) نے اپنا کھانا پینا اور آرام کرنے کی جگہ بہترین پائی تو کہنے لگے ہمارے (دنیا میں رہنے والے) بھائیوں کو ہماری طرف سے کون پیغام پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیئے جارہے ہیں۔ تاکہ ہمارے بھائی (یہ پیغام سن کر) جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے پیچھے نہ رہیں۔ تو اللہ نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے ان کو پیغام پہنچاؤں گا۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی فضل الشهادة (روایت صحیح ہے۔)]

(۷۲۳) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۷۲۳۔ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''مومن کی روح جنت کے درختوں میں ایک پرندہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کے جسم کی طرف لوٹائے گا۔''

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنین (روایت صحیح ہے۔)]

(۷۲٤) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا جَابِرُ مَالِيْ أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ أَبِيْ (قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ) وَتَرَكَ عِيَالًا وَّ دَيْنًا قَالَ: ((أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:

۷۲۴۔ موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری بیان کرتے ہیں میں نے طلحہ بن خراش کو فرماتے ہوئے سنا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مجھے ملے تو آپ نے مجھے فرمایا: ''جابر! کیا بات ہے میں تجھے پریشان دیکھ رہا ہوں؟'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میرے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اولاد اور قرض چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں تجھے اس بات کی خوش خبری نہ دوں جس کے ساتھ اللہ نے تیرے باپ سے ملاقات کی ہے'' میں نے

((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَ أَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا)) فَقَالَ: يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِيْكَ قَالَ: يَارَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ قَالَ: وَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا﴾ (آل عمران: ١٦٩)

عرض کیا' کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول! ضرور بتائیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے ہر کسی سے پردے کے پیچھے سے کلام کیا ہے لیکن اس نے تیرے باپ کو زندہ کر کے اس سے آمنے سامنے بات کی اور فرمایا: میرے بندے جو چاہے مجھ سے طلب کر' میں تجھے دوں گا۔ تو اس (تیرے باپ) نے کہا میرے رب! مجھے زندہ کر میں تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں تو رب تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میری طرف سے پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ (دوبارہ) نہیں لوٹیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھو۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب تفسیر القرآن ، باب ومن سورۃ آل عمران (روایت حسن ہے۔)]

(٧٢٥) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِيْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ ((الْعِيْنِ)) وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ))

٧٢٥۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعام ہیں: شہید ہوتے ہی مغفرت ہو جاتی ہے' جنت میں اس کی جگہ اسے دکھا دی جاتی ہے' عذابِ قبر سے بچا لیا جاتا ہے' (محشر کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک ایک موتی 'دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے اور بہتر (٧٢) حورعین سے اس کی شادی کر دی جائے گی اور اس کے اپنے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشهيد (روایت حسن ہے۔)]

(٧٢٦) حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَ نَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ: أَبْشِرُوْا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُشَفَّعُ الشَّهِيْدُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ))

٧٢٦۔ مجھے میرے چچا نمران بن عتبہ ذماری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم (باپ شہید ہونے کی وجہ سے) یتیمی کی حالت میں ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ کہنے لگیں تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔''

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع (مؤلف نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔ اس کی اسناد ضعیف ہیں نمران پوشیدہ ہے (یعنی اس کے بارے میں علم نہیں) صرف ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے]

(۷۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَ بَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَ يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَ غَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ؟ عَلٰى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ وَ بَنِي لِحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ: فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا، ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ: بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔

۷۲۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان قبائل نے رسول اللہ ﷺ سے دشمن کے خلاف مدد طلب کی آپ نے ان ستر انصاریوں کے ساتھ ان کی مدد کی۔ جن کو ہم لوگ اپنے زمانے میں قاری اور عالم کہتے تھے۔ یہ لوگ دن کے وقت لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور رات کو قیام میں مشغول رہتے۔ انہوں (دشمنوں) نے بئر معونہ نامی جگہ پر ان سے غداری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے صبح کی نماز میں ایک ماہ تک ان عرب کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان پر قنوتِ نازلہ (بددعاء) پڑھی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے بارے میں قرآن پڑھا۔ جو بعد میں منسوخ ہو گیا کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو ہم اپنے رب کو ملے پس وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہم کو راضی کیا۔

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ وَ بَنِي لِحْيَانَ۔

قتادہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں عرب کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان پر بددعا کی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب المغازی. باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بئر معونة]

(۷۲۸) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ۔ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ۔ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ: ((يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي

۷۲۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا نے۔ جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے حارثہ کی بابت خبر نہیں دیتے؟ اور یہ بدر والے دن ایک گمنام تیر سے شہید ہو گئے تھے۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہے' تو میں اس پر خوب جی بھر کر روؤں۔ آپ نے فرمایا: ''ام حارثہ! جنت میں متعدد درجے ہیں' اور

الْجَنَّةِ وَ اِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى))

تیرے بیٹے کو فردوس اعلیٰ کا مقام ملا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب من أتاه سهم غرب فقتله]

بَابٌ أَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ

کون سا قتل افضل ہے

(٧٢٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقِيَامِ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَا لِهٖ وَ نَفْسِهٖ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَ عُقِرَ جَوَادُهٗ))

۷۲۹۔ عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا' تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "لمبا قیام" عرض کیا گیا' کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "تھوڑے مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق صدقہ کرے" عرض کیا گیا' کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دیں۔" عرض کیا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس نے مشرکین سے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔" عرض کیا گیا کون سا شہید افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس کو اس کے گھوڑے سمیت قتل کر دیا گیا۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد' کتاب الصلاة (کتاب الوتر) باب (طول القیام) (روایت حسن ہے۔)]

(٧٣٠) عَنْ جَابِرٍ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَ أُهْرِيْقَ دَمُهٗ))

۷۳۰۔ جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "افضل جہاد اس شخص کا ہے جس کو اس کے گھوڑے سمیت قتل کر دیا جائے۔"

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ: ۲۰۸۱ (روایت حسن ہے۔)]

أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ

سب سے افضل شہید

(٧٣١) عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ الشُّهَدَآءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((الَّذِيْنَ يُلْقَوْنَ فِي الصَّفِ فَلَا يُقَلِّبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلُوْا أُولٰئِكَ يَتَلَبَّطُوْنَ فِي الْغُرَفِ الْعُلْيَا مِنَ الْجَنَّةِ

۷۳۱۔ نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سنا جبکہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے سوال کیا سب سے افضل شہید کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو لوگ مقابلہ کے لیے صف آرائی کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے چہروں کو نہیں پھیرتے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جاتے ہیں یہی لوگ جنت کے بالا خانوں

يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ وَ إِذَا ضَحِكَ فِي مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ))

میں لطف اندوز ہوں گے۔ تیرا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا اور جب وہ (رب) کسی مقام پر ہنسے گا تو اس کا حساب نہیں ہوگا۔"

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ: ٦٨٥٥ (روایت حسن ہے۔)]

اَلرَّغْبَةُ فِي الشَّهَادَةِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ

اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیے شہادت کی رغبت دلانا

(٧٣٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَ مَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ۔ قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا۔)) فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَ جَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ)) قَالَ: يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ

٧٣٢۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کے احوال معلوم کرے۔ پس وہ آئے تو گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ راوی کہتا ہے مجھے معلوم نہیں کہ گھر میں بعض عورتوں کا ہونا بیان کیا یا نہیں۔ انہوں (بسیسہ رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ کو حالات بتائے تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "ہمیں دور کا سفر درپیش ہے پس جس کے پاس سواری موجود ہے۔ وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے۔" پس وہ لوگ جن کی سواریاں مدینہ منورہ کے بالائی علاقہ میں تھیں آپ ﷺ سے سواریاں لانے کی اجازت لینے لگے۔ لیکن آپ نے فرمایا "نہیں صرف وہی جس کی سواری موجود ہے۔" پس رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے یہاں تک کہ وہ بدر کے میدان میں مشرکین سے پہلے پہنچ گئے۔ اور (بعد میں) مشرکین بھی آ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھ سے پہلے کوئی شخص بھی کسی چیز کی طرف نہ جائے" پس مشرکین قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس جنت کی طرف اٹھو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کے رسول! ایسی جنت جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" انہوں نے کہا: بہت خوب، بہت خوب، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ، اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔

''تم بہت خوب بہت خوب کیوں کہہ رہے ہو؟'' انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ مجھے توقع ہے کہ میں بھی جنت والوں میں سے ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: ''تم بھی جنت والوں میں سے ہو۔'' اس کے بعد وہ اپنے توشہ دان سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے پھر بولے اگر میں اتنی دیر تک زندہ رہا کہ اپنی یہ کھجوریں کھالوں تو یہ تو لمبی زندگی ہو جائے گی' چنانچہ ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انہیں پھینک دیا' پھر مشرکین سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد]

(۷۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ؟ فَاَيْنَ اَنَا؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

۷۳۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ احد کے دن ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا' آپ مجھے بتائیں اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ''جنت میں۔'' پس اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں پھینک دیں' پھر وہ نہایت بہادری سے لڑا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب المغازي ، باب غزوة أحد]

فَضْلُ الصِّدْقِ فِيْ طَلَبِ الشَّهَادَةِ وَالْقَصْدِ لَهَا

سچے دل سے شہادت کا ارادہ اور اس کو طلب کرنے کی فضیلت

(۷۳٤) عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ، فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْيًا فَقَسَمَ وَ قَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَاقَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ

۷۳۴۔ شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا تو وہ آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی' اور پھر کہا میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے متعلق اپنے بعض ساتھیوں کو وصیت کی پس جب جہاد ہوا تو نبی ﷺ کو غنیمت کے طور پر کچھ قیدی ملے' آپ نے انہیں تقسیم کیا اور اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دیا کیونکہ وہ ان کے جانور چرا رہا تھا جب وہ آئے تو اس کے ساتھیوں نے اس کو اس کا حصہ دیا وہ کہنے لگا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا' نبی ﷺ نے مال غنیمت تقسیم

فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((قَسَمْتُهُ لَكَ)) قَالَ: مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلٰى أَنْ أُرْمٰى إِلٰى هٰهُنَا۔ وَ أَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ۔ بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ)) فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَهُوَ هُوَ)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ ((صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ)) ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ))

کیا ہے اور یہ تیرے لیے دیا ہے۔ اس نے وہ (اپنا حصہ) لیا اور نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ میں نے تیرا حصہ دیا ہے'' تو اس نے کہا میں نے اس کے لیے تو آپ کی اتباع نہیں کی' لیکن میں نے تو آپ کی اس لیے اتباع کی ہے تا کہ مجھے یہاں تیر لگے اور اس نے ایک تیر کے ساتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ پس میں مر جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تو (اپنی بات میں) سچا ہے تو اللہ تجھے سچا کر دکھائے گا۔'' پس تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کی دشمن سے لڑائی شروع ہو گئی تو اس (اعرابی) کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا' اس کو وہیں تیر لگا ہوا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا ''کیا یہ وہی ہے؟'' انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ سے سچ بولا تو اللہ نے اسے سچا کر دکھایا'' پھر نبی ﷺ نے اپنے قمیص میں اسے کفن دیا' پھر آپ نے اس کو آگے رکھ کر اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ آپ کی نماز میں سے جو دعاء ظاہر ہوئی وہ یہ تھی: ''اے اللہ! تیرا یہ بندہ' تیری راہ میں مہاجر نکلا' پس وہ شہید ہو گیا' میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب الجنائز ، باب الصلاة علی الشهداء (روایت صحیح ہے۔)]

(٧٣٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ)) وَ قَالَ: ((مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا)) قَالَ أَيُّوْبُ: أَوْ قَالَ ((مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا)) وَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

٧٣٥۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے خطبہ دیا' تو فرمایا ''(غزوۂ موتہ میں) زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھاما پس وہ شہید ہو گیا' پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا' ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا۔ اس کی شہادت کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر امارت کے جھنڈا لے لیا پس اس کے ہاتھ پر فتح ہو گئی۔'' اور فرمایا ''ہمیں خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''ہمیں یا ان کو خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔ اور (یہ خبر دیتے ہوئے) آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة]

ذِكْرُ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا مِنْ نَّفْسِهٖ

اس شخص کا ذکر جو صدقِ دل سے اللہ سے شہادت کی دعا مانگے

(٧٣٦) حَدَّثَنِيْ أَبُوْ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَ إِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ))

۷۳۶۔ ابو شریح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ سے شہادت کی دعا مانگے تو اللہ اسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله]

(٧٣٧) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ الشَّهَادَةِ))

۷۳۷۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ سے اس کی راہ میں شہادت کی دعاء مانگے تو اللہ اس کو شہادت کا اجر وثواب عطا فرما دیتا ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فیمن سئل الشهادة (روایت صحیح ہے۔)]

تَهْوِيْنُ أَوْ تَخْفِيْفُ الْقَتْلِ عَلَى الشَّهِيْدِ

شہید کو قتل سے معمولی سی تکلیف ہوتی ہے

(٧٣٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ))
وَلَفْظُ الْبَيْهَقِيِّ ((الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ))

۷۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔''
اور بیہقی شریف کے الفاظ یہ ہیں ''شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف پاتا ہے جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الجهاد، باب ماجاء فی فضل المرابط۔ البیهقی ۹/ ۱۶۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

اَلْكَافِرُ لَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَقَاتِلُهُ۔ يَعْنِي الْمُؤْمِنَ۔ فِي النَّارِ إِذَا سَدَّدَ الْقَاتِلُ ((الْمُؤْمِنُ))

کافر اور اس کا قاتل (مومن) جہنم میں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہوں گے بشرطیکہ مومن اس کے بعد بھی دین پر ثابت قدم رہے

(۷۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))

۷۳۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کافر اور اس کا قاتل جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ)) قِيلَ مَنْ هُمْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))

اور ایک روایت میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مومن جو کافر کو قتل کرے پھر وہ دین پر ثابت قدم رہے۔''

وَزَادَ النَّسَائِيُّ: ((وَقَارَبَ))

اور نسائی شریف میں زائد بات یہ ہے ''اور وہ جو قریب رہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ: ((ثُمَّ سَدَّدَ الْمُسْلِمُ أَوْ قَارَبَ))

اور مسند احمد میں ہے ''پھر وہ مسلمان دین پر ثابت قدم اور اس پر کاربند رہے۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب من قتل كافرا ثم سدد ـ مسند أحمد: ۲/ ۳۴۰ (روایت حسن ہے)]

اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ الْكَافِرُ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَ يُقْتَلُ

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے اور اس کے قاتل کا جنت میں اکٹھا ہونا کہ کافر مسلمان کو قتل کرتا ہے پھر اسلام لانے کے بعد ثابت قدمی دکھاتا ہے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔

(۷۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ

۷۴۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسے گا' جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ قتل (شہید) ہونے والا اللہ کے راستہ میں لڑتا لڑتا شہید کیا گیا تھا' پھر اللہ نے

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ))

اس قاتل کو توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ بَعْدُ: ((يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيْهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے'' انہوں نے کہا اللہ کے رسول!؟ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ شہید ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ دوسرے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اس کی اسلام کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے کرتے شہید ہو جاتا ہے۔''

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد و يقتل۔ و صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب بيان الرجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة]

(٧٤١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ: فَلَا أَدْرِيْ أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ۔

۷۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا' جبکہ آپ خیبر میں تھے اور آپ خیبر فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ میرے لیے حصہ مقرر کریں۔ تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے کہا اللہ کے رسول! آپ اس کے لیے حصہ مقرر نہ کریں۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ابن توقل کا قاتل ہے۔ تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا اس جانور پر تعجب ہے جو ابھی پہاڑ سے اترا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے جس کو اللہ نے میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں' مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو حصہ دیا یا نہیں۔

تخریج: [صحيح البخاري' كتاب الجهاد ، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعدو يقتل]

ذِكْرُ عَدَدِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کی تعداد کا ذکر

(٧٤٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِيْ إِذًا

۷۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا ''تب تو میری امت کے شہداء کم ہوں

لَقَلِيْلٌ)) قَالُوْا: فَمَنْ هُمْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ))

قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَالَ: ((وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ))

گے‘‘ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر کون شہید ہیں؟ آپ نے فرمایا: ’’جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے‘ جو اللہ کے راستے میں طبعی موت مر جائے وہ شہید ہے‘ جو طاعون کی بیماری میں مرجائے وہ شہید ہے۔ اور جو پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔‘‘

اور ابن مقسم کی روایت میں ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے باپ نے اس حدیث میں یہ بھی فرمایا: ’’جو ڈوب کر مرجائے‘ وہ شہید ہے۔‘‘

تخریج: [صحیح مسلم‘ کتاب الإمارة ، باب بیان الشهداء]

(٧٤٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَ صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

۷۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’شہید پانچ ہیں‘ طاعون کی بیماری سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، (دیوار و عمارت کے نیچے) دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔‘‘

تخریج: [صحیح البخاری‘ کتاب الجهاد، باب الشهادة سبع سوی القتل۔ و صحیح مسلم‘ کتاب الإمارة، باب بیان الشهداء]

(٧٤٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟)) قَالُوْا: الَّذِيْ يُقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِيْ إِذًا لَقَلِيْلٌ اَلْقَتِيْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ يَعْنِي النُّفَسَاءَ))

۷۴۴۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ’’تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟‘‘ صحابہ کرام نے عرض کیا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے لڑتے شہید ہو جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اس طرح تو میری امت کے شہداء کم ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا شہید ہے‘ طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے‘ اور جنم دیتے وقت فوت ہو جانے والی عورت شہید ہے۔‘‘

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۳۱۵ (روایت صحیح ہے۔)]

(٧٤٥) حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ مَرْفُوْعًا

۷۴۵۔ جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ ...... اَلْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ قِصَّةٌ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ، وَ صَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَ صَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ))

عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ان کو سخت تکلیف میں پایا۔ (حدیث طویل ہے اور اس میں ایک قصہ ہے) اور (اس حدیث میں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں قتل ہونے والی شہادت کے علاوہ بھی سات شہادتیں ہیں۔ طاعون کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، نمونیہ کی بیماری سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، جل کر مرنے والا، (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب کر مرنے والا، اور ولادت کے سبب مرنے والی عورت شہید ہیں۔''

تخريج: [سنن أبی داؤد' كتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ يُقْتَلُ دُوْنَ مَالِهِ ((وَهُوَ يُدَافِعُ فِيْ سَبِيْلِهِ))

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والا شہید ہے

(٧٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ: ((فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ ((قَاتِلْهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ ((فَأَنْتَ شَهِيْدٌ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ))

۷۴۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! یہ فرمایئے اگر کوئی آدمی (زبردستی) میرا مال لینے کی نیت سے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ''اپنا مال اسے مت دے۔'' اس نے کہا۔ اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے؟ آپ نے فرمایا۔ ''تو بھی اس سے لڑائی کر۔'' اس نے کہا۔ یہ فرمائیں اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ تو آپ نے فرمایا ''پس تو شہید ہے۔'' اس نے کہا آپ یہ بتلائیں' اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ جہنم میں جائے گا۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإيمان ، باب الدليل على من قصد أخذ مال غيره بغير حق]

(٧٤٧) عَنْ قَابُوْسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يَأْتِيْنِيْ فَيُرِيْدُ مَالِيْ قَالَ:

۷۴۷۔ قابوس بن مخارق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا آدمی میرے پاس آ کر میرا مال لینا چاہتا ہے (تو میں کیا کروں)۔ آپ نے

((ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ؟ قَالَ: ((فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: ((فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ السُّلْطَانَ)) قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي؟ قَالَ ((قَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ))

فرمایا "اس کو اللہ کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کر۔" اس نے عرض کیا' اگر وہ نہ سمجھے؟ آپ نے فرمایا: "اپنے گردو پیش کے مسلمانوں سے اس کے خلاف مدد مانگ۔" اس نے عرض کیا اگر میرے اردگرد مسلمان موجود نہ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر اس کے خلاف بادشاہ سے مدد مانگ۔" اس نے عرض کیا اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو۔ آپ نے فرمایا: "اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑائی کر۔ حتیٰ کہ تو آخرت کے شہداء میں شمار ہو یا اپنا مال بچالے۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب المحاربة، باب مايفعل من تعرض لماله۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٧٤٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

۷۴۸۔ عبداللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا جائے وہ شہید ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب المظالم، باب من قاتل دون ماله۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن من قصد أخذ مال غیره ......]

فَضْلُ ((مَنْ يُقْتَلُ)) دُونَ الْأَهْلِ وَالدِّيْنِ وَالنَّفْسِ

اپنے اہل' دین اور جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والے کی فضیلت

(٧٤٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ' وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْدُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

۷۴۹۔ سعید بن زید ﷺ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل یا خون (عزت) یا دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنة۔ باب فی قتال اللصوص (روایت صحیح ہے)]

أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید

(٧٥٠) أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ

۷۵۰۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں دجال کے متعلق تفصیلی طور پر بتایا پس آپ نے ہمیں جو بیان فرمایا

الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ: ((يَأْتِي وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ۔ فَيَقُولُ لَهُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ۔ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا قَالَ: فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ))

اس میں یہ بات بھی تھی ''دجال آئے گا' مدینہ منورہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہو گا پس وہ مدینہ منورہ کے باہر ہی ہو گا کہ اس کی طرف ایک جوان نکلے گا' جو تمام لوگوں میں سے بہترین آدمی ہو گا۔ وہ دجال سے کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی ہے۔ پس دجال کہے گا کہ مجھے بتاؤ' اگر میں اس جوان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو تم پھر بھی میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں' اس کے بعد ہم شک نہیں کریں گے آپ نے فرمایا ''دجال اس جوان کو قتل کرے گا' پھر اس کو زندہ کرے گا پس وہ جوان زندہ ہونے کے بعد کہے گا اللہ کی قسم! مجھے اب پہلے سے بھی زیادہ بصیرت ہو گئی ہے آپ نے فرمایا: ''دجال دوبارہ اس جوان کو قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس پر غالب نہیں آئے گا۔''

وَفِي رِوَايَةٍ ((فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَ بَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا۔ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ۔ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ

اور ایک روایت میں ہے: ''جب مومن اس دجال کو دیکھے گا تو کہے گا کہ اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا تھا پس دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑ لو اس کو مارو پیٹو اور زخمی کرو اور اس کو روندو اس مار کی وجہ سے اس کا پیٹ اور اس کی پشت پھیل جائے گی اس کے بعد دجال اس مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ کہے گا تو ہی مسیح کذاب ہے۔ تو دجال اس کے متعلق حکم کرے گا اس کو سر کے درمیان سے آرے کے ساتھ چیر دیا جائے' حتیٰ کہ اس کی دونوں ٹانگیں جدا کر دی جائیں گی۔'' آپ نے فرمایا ''پھر دجال اس کے دو ٹکڑوں کے درمیان سے گزرے گا پھر اس کو کہے گا کہ کھڑا ہو تو وہ (زندہ ہو کر) اس کے سامنے سیدھا کھڑا ہو جائے گا'' آپ نے فرمایا: ''پھر دجال اس کو کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ (مومن) کہے گا مجھے پہلے سے بھی زیادہ بصیرت ہو گئی ہے'' آپ نے فرمایا: ''پھر وہ مومن خطاب کرتے ہوئے کہے گا اے لوگو! یہ

اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ۔ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ۔ وَ اِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ۔)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))

دجّال میرے بعد کسی سے بھی یہ معاملہ نہیں کر سکے گا'' آپ نے فرمایا: ''دجّال اس کو ذبح کرنے کے لیے دوبارہ پکڑ لے گا پس اس کی گردن اور ہنسلی کی ہڈی کے درمیان والا حصہ تانبے کا ہو جائے گا تو دجّال اس کی طاقت نہیں رکھے گا۔ پھر دجّال اس (مومن) کو ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا' لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اس کو آگ کی طرف پھینکا ہے۔ حالانکہ وہ جنت میں ڈالا گیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (مومن جوان) رب العالمین کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوگا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الفتن ، باب فی صفة الدجال و تحریم المدینة علیه]

باب نمبر 9
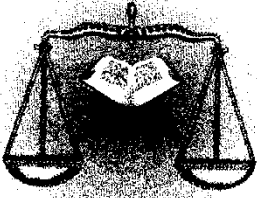
کِتَابُ الْقَضَاءِ
فیصلہ کرنے کا بیان

صفحہ نمبر 463 تا 494

فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَدْلِ أَوِ الْعَادِلِ ((وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ))

منصف حاکم کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (المائدة ۴۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقیناً اللہ عدل والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔''

(۷۵۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَاتَعْلَمَ شِمَالُهُ مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

۷۵۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنے سائے تلے جگہ دے گا' جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ عادل حکمران۔ وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق ہے یعنی ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بے قرار ہو۔ وہ دو آدمی جن کی آپس میں محبت صرف اللہ کی رضا کے لیے ہے۔ وہ آدمی جسے کوئی حسین وجمیل عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ جواب دے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے ڈر سے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔''

تخريج: [صحيح البخاري- كتاب الأذان ، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد - وصحيح مسلم' كتاب الزكوٰة ، باب فضل إخفاء الصدقة]

(۷۵۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ- الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا))

۷۵۲۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے پاس نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں جانب ہوں گے اور رحمان کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلوں، اپنے گھر والوں اور ان کاموں میں جو ان کے سپرد ہیں عدل و انصاف کرتے ہیں۔''

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب فضيلة الأمير العادل و عقوبة الجائر]

وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

(٧٥٣) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ))

۷۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے ایک صدقہ کرنا واجب ہے لوگوں کے درمیان انصاف کر دینا بھی صدقہ ہے۔''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الصلح ، باب فضل الإصلاح بين الناس والعدل بينهم- و صحيح مسلم' كتاب الزكوٰة ، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(٧٥٤) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِذَا حَكَمُوا عَدَلُوا وَإِذَا عَاهَدُوا وَفَوْا وَإِنِ اسْتُرْحِمُوا رَحِمُوا فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَايُقْبَلُ مِنْهُمْ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ))

۷۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حاکم قریش سے ہوں گے جب وہ فیصلہ کریں گے تو انصاف کریں گے اور جب وعدہ کریں گے تو پورا کریں گے اور جب رحم و شفقت طلب کیے جائیں گے تو رحم و شفقت کریں گے ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ ان کا کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔''

تخريج: [مسند أبي داؤد' طيالسي ٢١٣٣ (روایت صحیح ہے۔)]

(٧٥٥) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَتَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَكَّهُ بِرُّهُ أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهُ أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَآخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

وَ فِي رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِيِّ وَ فِيهِ: ((يَفُكُّهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقُهُ الْجَوْرُ))

۷۵۵۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو شخص دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا سرپرست ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے ہوں گے اس کی نیکی اس کو چھڑا لے گی یا اس کا گناہ (ظلم) اس کو ہلاک کر دے گا اس کا اول ملامت' درمیان ندامت اور آخر قیامت کی رسوائی ہے۔''

اور بیہقی کی روایت میں ہے ''اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔''

تخريج: [مسند أحمد: ٥/ ٢٦٧ بيهقي- ٣/ ١٢٩ (روایت حسن ہے۔)]

(٧٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۷۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ، كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

فرمایا ''امام ڈھال ہے' اس کے پیچھے (اس کی معیت میں) قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے (دشمنوں سے) بچا جاتا ہے۔ پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا حکم کرے اور انصاف کرے اس کو اس کی وجہ سے اجر و ثواب ہوگا اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی چیز کا حکم کرے گا تو اس کی وجہ سے اس پر وبال ہوگا۔''

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ عَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا، وَ إِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ مِنْهُ))

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے ''وہ اللہ کے ''تقویٰ کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اس وجہ سے اس کے لیے اجر و ثواب ہے اور اگر وہ اس کے علاوہ کہے تو اس کی وجہ سے اس پر وبال ہوگا۔''

وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ ((وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا))

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے ''اگر اس نے اس (تقویٰ) کے علاوہ کوئی حکم دیا تو وہ اس پر بوجھ ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة، باب الإمام جنة یقاتل من ورائه و یتقی به۔ و صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر۔ باب یقاتل من وراء الإمام و یتقی به۔ و سنن النسائی۔ کتاب البیعة۔ باب ذکر ما یجب للإمام وما یجب علیه]

(۷۵۷) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَاجَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِي مَالَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَ عَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ ...... اَلْحَدِيثَ وَفِيهِ ((قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ

۷۵۷۔ عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ''خبردار! میرے رب نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ آج میں اس علم سے' جو اس نے مجھے سکھایا ہے' آپ کو وہ بات بتاؤں جس کا آپ کو پتہ نہیں۔ ہر مال جو میں نے بندے کو عطیہ کر دیا ہے حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف پیدا کیا۔ شیاطین نے ان کے پاس آ کر ان کو ان کے دین سے بہکایا اور ان پر میری حلال کردہ چیزوں کو حرام کر دیا اور میں نے ان کو حکم کیا کہ وہ میرے ساتھ شرک نہ کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اور بے شک اللہ نے تمام اہلِ زمین کی طرف دیکھا' پس چند اہل کتاب کے سوا وہ ان کے عرب و عجم پر ناراض ہوا اور فرمایا میں نے آپ کو محض اس لیے مبعوث کیا کہ آپ کو آزماؤں اور آپ کے ساتھ آزماؤں (کہ کون آپ کی اطاعت کرتا ہے) (اس طویل حدیث میں

مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ......)) اَلْحَدِيْثُ

آگے یہ بات ہے)۔"اہلِ جنت کی تین اقسام ہیں۔ انصاف اور صدقہ کرنے والا اور اللہ کی توفیق سے سرفراز بادشاہ۔ رحمت و شفقت کرنے والا اور ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لیے نرم دل۔ عیال دار پاک دامن، سوال سے بچنے والا۔" آخر حدیث تک

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب صفة الجنة ، باب الصفات التى يعرف بها فى الدنيا أهل الجنة و أهل النار]

أَجْرُ الْحَاكِمِ الْعَالِمِ الْمُجْتَهِدِ إِذَا أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

اس عالم مجتہد حاکم کا اجر و ثواب جس نے درست فیصلہ کیا یا غلط فیصلہ کیا۔

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا﴾ (الأنبياء: ٧٨/٧٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور داؤد اور سلیمان کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چگ گئی تھیں اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔ ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم و علم دے رکھا تھا۔"

(٧٥٨) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ))

٧٥٨۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جب حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد سے کام لے پھر وہ درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جب وہ فیصلہ کرے اور اجتہاد میں اس سے غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔"

تخريج: [صحيح البخارى' كتاب الاعتصام، باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ۔ و صحيح مسلم' كتاب الأقضية۔ باب بيان أجرالحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ]

فَضْلُ اسْتِقَامَةِ الْأَئِمَّةِ

حکام کی استقامت کی فضیلت

(٧٥٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: ((دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ بِنْتُ الْمُهَاجِرِ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ: مَالَهَا لَا تَكَلَّمُ؟ قَالُوْا: حَجَّتْ

٧٥٩۔ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں "ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلہ کی زینب بنت مہاجر نامی عورت کے پاس آئے دیکھا کہ وہ خاموش ہے گفتگو نہیں کرتی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کو کیا ہے گفتگو نہیں کرتی؟ لوگوں نے عرض کیا' اس نے خاموش

مُصْمِتَةٌ قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ: فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ إِنَّكِ لَسُؤُوْلٌ، أَنَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ مَابَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِيْ جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ بَقَاءُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ: وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوْسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: فَهُمْ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ))

رہ کر حج کی نیت کی ہے آپ نے فرمایا اس کو کہو کہ کلام کرے یہ چپ کا حج حلال نہیں یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس اس نے گفتگو شروع کر دی۔ پس کہنے لگی کہ آپ کون ہیں؟ انہوں (ابوبکر) نے کہا: ایک مہاجر آدمی ۔ کہنے لگی کون سے مہاجرین ؟ انہوں نے جواب دیا' قریش ۔ کہنے لگی کہ آپ قریش کے کس خاندان سے ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو بہت سوال کرنے والی ہے۔ میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ ہم کب تک دین اسلام پر رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جاہلیت کے بعد عطا فرمایا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت تک تم اس دین پر صحیح طور پر قائم رہو گے جب تک تمہارے حاکم درست رہیں گے۔ اس نے کہا حاکم کون ہیں؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تیری قوم میں سردار اور بڑے نہیں ہیں جو لوگوں کو حکم کریں تو وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگی' کیوں نہیں ہیں۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا پس وہی لوگ لوگوں کے حاکم ہیں۔"

تخریج: [صحيح بخاري' كتاب مناقب الأنصار، باب أيام الجاهلية۔ (روایت صحیح ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)]

ذِكْرُ تَسْدِيْدِ مَنْ لَّمْ يَطْلُبِ الْقَضَاءَ أَوِ الْإِمَارَةَ

اس آدمی کے درست ہونے کا ذکر جو قضاء یا امارت طلب نہیں کرتا

(٧٦٠) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ))

٧٦٠۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا "عبدالرحمٰن! امارت (حکومت) کا سوال نہ کرنا۔ کیونکہ اگر وہ تجھے تیرے مطالبہ پر دی گئی تو تُو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر وہ کسی مطالبہ کے بغیر تجھے مل جائے تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔ اور جب تو کسی چیز پر قسم اٹھالے اور پھر تو سمجھے کہ اس کے علاوہ جو کام ہے وہ اس سے بہتر ہے تو تُو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر جو بہتر ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأحکام ، باب من لم یسئل الإمارة أعانه الله علیها۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الأیمان۔ باب ندب من حلف یمینا فرای غیرها خیرا......]

تشریح: اس حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ آدمی کو ہر حال میں خیر وفلاح اور بہتری والا کام کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے عمل سے ہر صورت بچنے کی کوشش کرنی چاہیے حتیٰ کہ اگر قسم بھی اٹھالے کہ میں یہ نیکی کا کام نہیں کروں گا تو اس کو قسم کا کفارہ ادا کر کے خیر ونیکی کی راہ اپنانی چاہیے۔

فَضْلُ الْوَزِيْرِ الصَّالِحِ وَالْبِطَانَةِ الْحَسَنَةِ لِلْإِمَامِ

حاکم کے نیک وزیر اور اچھے مشیر کی فضیلت

(۷٦۱) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَأَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرًا صَالِحًا إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ))

۷٦۱۔ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص کسی کام کا والی یعنی حاکم بنے اور اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو وہ اس کے لیے نیک وزیر مقرر فرما دیتا ہے اگر وہ بھول جائے تو یہ اس کو یاد کرا دیتا ہے۔ اور اگر اس کو یاد ہو تو یہ اس کی مدد کرتا ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب البیعة ، باب وزیرا لإمام (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

(۷٦۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى))

۷٦۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''اللہ نے جو بھی نبی بھیجا اور جس کو بھی خلیفہ بنایا تو اس کے دو مشیر ہوتے ہیں۔ ایک مشیر اس کو نیکی کا مشورہ دیتا ہے اور اس کو اس نیکی کی ترغیب دیتا ہے اور ایک مشیر اس کو شر کا مشورہ دیتا ہے اور اس کو شر کی ترغیب دیتا ہے۔ پس بچتا وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأحکام، باب بطانة الإمام وأهل مشورته۔ وکتاب القدر۔ باب المعصوم من عصم الله]

(۷٦۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ وَّالٍ إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُّقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ

۷٦۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر حاکم کے دو مشیر ہوتے ہیں۔ ایک مشیر اس کو اچھائی کا مشورہ دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ جبکہ ایک اس کو نقصان پہنچانے میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کرتا۔ پس جو اس کے شر سے بچ گیا۔ وہ

وُقِيَ وَ هُوَ مِنَ الَّتِي تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا))

بچ گیا اور وہ (دوسرا مشیر) وہ ہے جو ان دونوں میں سے اس پر غالب آ جاتا ہے۔"

تخريج: [سنن النسائي' كتاب البيعة ، باب بطانة الإمام]

فَضْلُ مَنْ قَضٰى بِالْحِكْمَةِ وَ رَفَقَ بِالرَّعِيَّةِ

حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کرنے اور رعایا کے ساتھ نرمی کرنے والے کی فضیلت

(٧٦٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِيْ غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: مَانَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِيْ الَّذِيْ فَعَلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَخِيْ أَنْ أُخْبِرَكَ مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ))

۷۶۴۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں میں عائشہ ﷝ کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے کہا میں مصر سے۔ انہوں نے کہا تمہارے ساتھی (سربراہ) کا تمہارے مجاہدین کے بارے میں کیسا سلوک ہے؟ اس نے جواب دیا: ہم نے اس سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی؛ اگر ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جائے تو وہ اس کو اونٹ دے دیتا ہے۔ اگر غلام مر جائے تو وہ غلام دے دیتا ہے اور اگر کسی کو خرچے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کو خرچہ دے دیتا ہے۔ تو عائشہ ﷝ نے کہا: میرے بھائی محمد بن ابوبکر کے ساتھ جو سلوک ہوا (معزول کرنا وغیرہ) وہ مجھے اس سے نہیں روکتا کہ میں آپ کو وہ حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اس گھر میں سنی۔ (آپ نے فرمایا کہ) "اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ ان کو مشقت میں ڈالے تو تُو بھی اس پر مشقت ڈال اور جو میری امت کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور پھر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تُو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔"

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب الإمارة ، باب فضل الأمير العادل و عقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهى عن إدخال المشقة عليهم]

(٧٦٥) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاحَسَدَ

۷۶۵۔ عبداللہ بن مسعود ﷛ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "صرف دو پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ

إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا))

شخص جس کو اللہ نے مال دیا' پھر اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت و دانائی سے نوازا اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العلم' باب الاغتباط فی العلم والحکمة۔ و کتاب الزکاة۔ باب إنفاق المال فی حقه۔ و صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرین۔ باب فضل من یقوم بالقرآن و یعلمه......]

فَضْلُ الْخَازِنِ الْمُسْلِمِ الْأَمِينِ

مسلمان امانت دار خزانچی کی فضیلت

(٧٦٦) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ ـ وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي۔ مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ))

٧٦٦۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "مسلمان امانت دار خزانچی جو اپنے مالک کے حکم کے مطابق خوش دلی کے ساتھ اس شخص کو کامل (پورا پورا) ادا کر دے جس کے متعلق حکم کیا گیا ہے تو وہ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکاة۔ باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غیر مفسد]

فَضْلُ النُّصْحِ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ الْمُؤْمِنِ

مومن حاکم کی خیر خواہی کرنے کی فضیلت

(٧٦٧) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا: وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ))

٧٦٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند۔ وہ تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور یہ کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور یہ کہ تم اپنے حکمرانوں سے خیر خواہی کرو۔ اور وہ تمہارے لیے سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بیان کرنے، زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' الأدب المفرد ۴۴۲ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ اعْتِزَالِ الظَّلَمَةِ وَعَدَمِ إِعَانَتِهِمْ فِي ظُلْمِهِمْ

ظالموں سے علیحدہ رہنے اور ان کے ظلم میں ان سے عدمِ تعاون کی فضیلت

(٧٦٨) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ

٧٦٨۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ ((إِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَ مَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ))

ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو آدمی تھے۔ آپ نے فرمایا: ''عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے۔ جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر اعانت کی۔ پس وہ مجھ سے ہے نہ میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد نہیں ہو گا۔ اور جو ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور وہ میرے پاس حوض پر بھی وارد ہو گا۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ أَيْضًا: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ ((اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ ......)) الْحَدِيْثُ

اور نسائی ہی کی ایک روایت میں ہے ''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو آدمی تھے تقریباً آدھے عربی اور آدھے عجمی۔ آپ نے فرمایا ''سنو کیا تم نے سنا عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے......'' آخر حدیث تک

تخریج: [سنن النسائی، کتاب البیعة ، باب ذکر الوعید لمن أعان أمیرا علی الظلم وباب من لم یعن أمیرا علی الظلم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(٧٦٩) حَدِيْثُ جَابِرٍ نَحْوَهُ

۷۶۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

تخریج: [مسند أحمد: ٣/ ٣٢١۔٣٩٩ ، مستدرك حاكم ٣/ ٤٧٩ وابن حبان: ١٥٦٩]

فَضْلُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْقَوْلِ الْحَقِّ السَّدِيْدِ

زبان کی حفاظت اور سچی وسیدھی بات کہنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب ٧٠: ٧١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی باتیں کیا کرو۔ اللہ تمہارے کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔''

(٧٧٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ

۷۷۰۔ محمد بن عمرو اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی بلال بن حارث مزنی

الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ))

رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک تم میں سے کوئی اللہ کی رضامندی کا ایک کلمہ کہتا ہے' اسے اس کی اہمیت و مقام کا گمان تک نہیں ہوتا' اللہ اس آدمی کے لیے اس ایک کلمہ کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔ اور بیشک تم میں سے ایک آدمی اللہ کی ناراضگی کا ایک کلمہ (بات) کہتا ہے اسے اس کی اہمیت و مقام کا گمان تک نہیں ہوتا' اللہ اس آدمی کے لیے اس ایک کلمہ کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب الزهد ، باب فی قلة الکلام (روایت حسن ہے۔)]

(۷۷۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَايُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَايُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ))

۷۷۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''آدمی اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ اس کی وجہ سے اس کے کئی درجے بلند فرما دیتا ہے اور آدمی اللہ کی ناراضگی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الرقاق ، باب حفظ اللسان]

تشریح: زبان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ہمیشہ انسان کو سوچ سمجھ کر بولنا چاہیئے کہ کہیں ایک کلمہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر لے۔ مثلاً شرک و بدعت اور فسق و فجور اور اہلِ اقتدار و اختیار کی غلط بات اور ناجائز تصرّف میں ان کی تائید یا کسی مسلمان پر ظلم و زیادتی یا زمین میں شر و فساد اور غیبت و چغلی اور سبّ و شتم وغیرہ کی بات کرنا انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لیے قرآن و حدیث میں زبان کی حفاظت پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ خاموشی اختیار کرو اور اگر بولو تو اچھی اور درست بات کرو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرۃ: ۸۳) ''اور لوگوں کے لیے اچھی بات کہو''۔

خَيْرُ الشُّهُوْدِ — بہترین گواہ

(۷۷۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا))

۷۷۲۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ جو اپنی گواہی طلب کرنے سے پہلے ادا کر دیتے ہیں۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الأقضیة۔ باب بیان خیر الشھود۔]

تشریح: گواہی کے سلسلہ میں انسان کو ہمیشہ حق اور سچ بات کہنی چاہیئے۔ چاہے اپنے یا اپنے قرابت داروں کے خلاف ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (النساء: ١٣٥) ''اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولا کے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ خواہ وہ خود تمہارے اپنے یا اپنے ماں باپ یا رشتہ دار عزیزوں کے خلاف ہو'' اس آیت میں سچی گواہی کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے۔ چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون سے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ ''اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ ناحق خون بہانا۔ جھوٹی گواہی دینا۔'' (صحیح البخاری' کتاب الشھادات ، باب ماقیل فی شھادة الزور)

فَضْلُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: ١١٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ......﴾ (التوبة: ٧١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سو جب وہ اس کو بھول گئے جوان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (الأعراف: ۱۶۵)

کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ......﴾ (العصر: ۱-۳)

اور اللہ نے ارشاد فرمایا: "زمانے کی قسم! بے شک انسان نقصان میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور آپس میں حق کی وصیت کی......"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَيْسُوْا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَّتْلُوْنَ آيَاتِ اللّٰهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ أُولٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۱۳-۱۱۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ سارے کے سارے یکساں نہیں بلکہ ان اہلِ کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے۔ جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: حِكَايَةً عَنْ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (لقمان: ۱۷)

اور اللہ تعالیٰ نے جناب لقمان کی وصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ (بڑی) ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ﴾ (النساء: ۱۶۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: عَنْ نُوْحٍ ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا﴾ (نوح: ۵)

اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی دعاء نقل کرتے ہوئے فرمایا "(نوح) نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات و دن تیری طرف بلایا ہے۔"

اَلْبَيْعَةُ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مَا اسْتَطَاعَ الْمَرْءُ

حسبِ استطاعت ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت

(۷۷۳) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَايَعْتُ

۷۷۳۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی

النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِيْ: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُ)) وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔
وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))
وَزَادَ الطَّيَالِسِيُّ وَغَيْرُهُ فِيْ رِوَايَةٍ ((وَ رَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّيْ لَكُمْ لَنَاصِحٌ))

ﷺ سے سمع و اطاعت پر بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی ''حسبِ استطاعت سمع و اطاعت کروں گا'' اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔
اور ایک روایت میں ہے ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔''
اور طیالسی وغیرہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے (جریر رضی اللہ عنہ نے کہا) اس مسجد کے رب کی قسم! میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأحکام' باب کیف تبایع الإمام الناس۔ و صحیح مسلم' کتاب الإیمان ، باب بیان أن الدین النصیحة و مسند طیالسی ۔ ٦٦٠]

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ وَلِكَآفَّةِ النَّاسِ
دین تمام لوگوں کی خیر خواہی کرنے کا نام ہے

(٧٧٤) عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔ يَعْنِيْ۔ ((الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ))

۷۷۴۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' ہم نے عرض کیا' کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے' اس کی کتاب کے لیے' اس کے رسول کے لیے' مسلمان حکام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة ، باب الدین النصیحة]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین اخلاص و خیر خواہی کا نام ہے اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی سے مراد اس پر ایمان لانا، اس کو ذات و صفات اور عبادت کی تمام انواع میں ایک ماننا اور اس کے اوامر کی اتباع کرنا اور اس کی منع کردہ باتوں سے اجتناب کرنا۔ اور اس کی کتاب سے خیر خواہی یہ ہے کہ اس پر ایمان لانا، اس کو صحیح تلفظ اور شوق و محبت سے تلاوت کرنا، اور اس میں غور و فکر کرنا، اس کا تدبر کرنا، اس کو جاننے اور سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس کی دعوت دینا۔ رسول اللہ ﷺ سے خیر خواہی یہ ہے کہ ان پر اور جو کچھ وہ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لانا، عقائد و عبادات اور معاملات میں ان کی مکمل اطاعت و اتباع کرنا۔ مسلمان خلفاء و حکام کی خیر خواہی کا مطلب تمام شرعی امور میں ان کی اطاعت کرنا، ان سے تعاون کرنا۔ عام مسلمانوں سے خیر خواہی کا مطلب کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے ان کے لیے پسند کرے اور ان کی دینی و دنیاوی امور میں رہنمائی کرے۔ ان پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور جائز و مباح کام میں ان سے

تعاون کرے اور مشکلات میں ان کی مدد کرے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلٰى قَوْلِ الْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ الْمَرْءُ

اس بات پر بیعت کہ آدمی جہاں بھی ہو حق بات کہے

(۷۷۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ عَلٰى أَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَانَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ))

۷۷۵۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ رحمہ اللہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی کہ ہم آسانی و تنگی میں اور خوشی و ناخوشی (ہر حال میں) بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اور اگر ہم پر دوسروں کو ترجیح دی گئی تو ہم صبر کریں گے اور ہم اہلِ امر سے نہیں الجھیں گے اور ہم ہر جگہ حق بات کہیں گے اور ہم اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔"

تخريج: [صحيح مسلم، كتاب الإمارة۔ باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية و تحريمها في المعصية۔ و صحيح البخاري، كتاب الأحكام۔ باب كيف يبايع الإمام الناس]

ذِكْرُ أَنَّ كَلِمَةَ الْعَدْلِ مِنَ الْجِهَادِ

عدل وانصاف کا کلمہ جہاد میں سے ہے

(۷۷٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

۷۷٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "ظالم حاکم کے سامنے حق و عدل کا کلمہ بڑے جہاد میں سے ہے۔"

تخريج: [جامع الترمذي، أبواب الفتن، باب ماجاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۷۷۷) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

۷۷۷۔ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے جبکہ آپ پا بہ رکاب تھے، سوال کیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا۔"

تخريج: [سنن النسائي، كتاب البيعة، باب فضل من تكلم بالحق عند إمام جائر (روایت کی سند صحیح ہے۔ صحابی سے مرسل ہے۔)]

اَلسَّلَامَةُ فِی الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ

(۷۷۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ وَ فِیْ رِوَايَةٍ: إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِیءَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِیَ وَ تَابَعَ)) قَالُوْا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا: مَاصَلَّوْا))

وَ فِیْ رِوَايَةٍ ((فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِیءَ وَ مَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ......)) اَلْحَدِيْثَ

خلاف شرع امور میں امراء کی مخالفت میں سلامتی ہے

۷۷۸۔ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عنقریب امراء (حکمران) ہوں گے۔'' اور ایک روایت میں ہے ''تم پر امراء مقرر کیے جائیں گے پس تم ان سے (کچھ باتیں) پہچانو گے اور تم (کچھ باتوں کا) انکار کرو گے پس جس نے پہچانا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ ہو گیا لیکن جو راضی ہو گیا اور اتباع کی وہ ہلاک ہو گیا۔'' انہوں نے عرض کیا' کیا ہم ایسے لوگوں سے قتال نہ کریں؟ آپ نے فرمایا ''نہیں' جب تک وہ نماز پڑھیں۔''

اور ایک روایت میں ہے ''جس نے ناپسند کیا پس وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ ہو گیا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإمارة، باب وجوب الإنکار علی الأمراء فیما یخالف الشرع و ترك قتالهم ما صلوا]

مِنَ الْجِهَادِ وَالْإِيْمَانِ الْإِنْكَارُ عَلَى الْأُمَرَاءِ وَغَيْرِهِمْ

(۷۷۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَامِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ أُمَّةٍ قَبْلِیْ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ

حکمرانوں وغیرہ کی غلط باتوں کا انکار' ایمان اور جہاد میں سے ہے

۷۷۹۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھ سے پہلے اللہ نے جو بھی نبی بھیجا اس کے اس کی امت میں سے حواری اور ساتھی ہوتے جو اس کی سنن پر عمل اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد نااہل لوگ ان کے جانشین بنے وہ ایسی باتیں کہتے جو وہ کرتے نہیں تھے۔ اور وہ کام کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو ان سے اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے' جو شخص ان سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور اس کے علاوہ رائی کے

حَبَّةُ خَرْدَلٍ))

دانے کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإیمان ، باب بیان کون النھی عن المنکر من الإیمان]

تَغْيِيرُ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ أَوْ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ

خلاف شرع بات کو بدلنا ایمان یا اہلِ ایمان کے فضائل میں سے ہے

(۷۸۰) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))

۷۸۰۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے اور یہ ابوبکر کی حدیث ہے کہ عید کے دن نماز سے قبل خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن حکم (بنوامیہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کا حاکم) نے شروع کیا تو ایک آدمی نے اس سے کہا' نماز خطبہ سے پہلے ہے؟ مروان نے کہا کہ وہ بات اب متروک ہو چکی ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے اپنی ذمہ داری ادا کردی ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "تم میں سے جو شخص کسی برائی کو (ہوتے) دیکھے' تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے' اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو زبان سے اس کی برائی واضح کرے' اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإیمان ، باب بیان کون النھی عن المنکر من الإیمان]

اَلْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

امر بالمعروف و نہی عن المنکر صدقہ ہے

(۷۸۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ

۷۸۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' اللہ کے رسول! مال دار لوگ زیادہ اجر و ثواب لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں آپ نے فرمایا "کیا اللہ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم ان کا صدقہ کرو؟ بیشک سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے؟ ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ

صَدَقَةٌ وَ كُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَ فِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ ......)) اَلْحَدِيْث

کہنا صدقہ ہے۔" لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا اپنی بیوی سے تعلق زن وشوہر قائم کرنا بھی صدقہ ہے.....'' آخر حدیث تک

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ ، باب بیان آن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(۷۸۲) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ فَرُّوْخَ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَ هَلَّلَ اللّٰهَ وَ سَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ، اَوْشَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ)) عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهُ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَ قَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ))

۷۸۲۔ عبداللہ بن فروخ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا' الحمدللہ کہا' لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا' استغفر اللہ کہا' راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کر دی' اور کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا" آپ نے یہ تین سو ساٹھ جوڑ شمار کیے تو وہ اس دن اس حالت میں چلتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کرلیا ہوتا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(۷۸۳) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ......)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْهِ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ))

وَفِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ))

۷۸۳۔ سعید بن ابو بردہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔" اور اس حدیث میں ہے "حکم کرتا ہے معروف یا خیر کا۔"

اور طیالسی کی روایت میں ہے "حکم کرتا ہے معروف کا اور روکتا ہے منکر سے۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

اَلْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ مِنَ الْفِتَنِ وَمِنْ كُلِّ شَرٍّ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فتنوں اور ہر شے سے نجات کا سبب ہے

قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ (الأنفال: ٢٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ لَّا يُقِرُّوا الْمُنْكَرَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَيَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِالْعَذَابِ ((القرطبى))

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ نے مومنوں کو حکم دیا کہ اپنے اندر خلاف شرع امور نہ رہنے دیں ورنہ اللہ کا عذاب سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔'' (قرطبی)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (الأعراف:١٦٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔''

(٧٨٤) حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا)) مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهٖ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَالَكَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ ، وَإِنْ

٧٨٤۔ شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی حدود میں سستی کرنے والے اور ان میں واقع ہونے والے'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور ان میں واقع ہونے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگوں نے کشتی میں سوار ہونے کے لیے قرعہ اندازی کی۔ پس ان میں سے بعض اس کی اوپر والی منزل اور بعض نیچے والی منزل میں بیٹھ گئے نچلی منزل والے اوپر والی منزل پر پانی لینے کے لیے آتے اور اوپر رہنے والوں کے پاس سے گزرتے جس سے وہ تکلیف محسوس کرتے۔ پس ایک آدمی نے کلہاڑا پکڑا اور کشتی کی نیچے والی منزل میں سوراخ کرنے لگا' تو وہ (اوپر والے) آ کر کہنے لگے تو کیا کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا' تم تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ میں پانی

تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ))

کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ پس اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں تو وہ اس کو بچا لیں گے اور خود بھی بچ جائیں گے۔ اور اگر اس کو چھوڑ دیں گے تو اس کو بھی ہلاک کر دیں گے اور خود بھی ہلاک ہو جائیں گے۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَ مَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا))

اور ایک روایت میں ہے "اگر وہ ان کو ان کے اس ارادے سمیت چھوڑ دیں گے تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ سب کے سب بچ جائیں گے۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الشهادات ، باب فى القرعة فى المشكلات]

(٧٨٥) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة:١٠٥) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ))

٧٨٥۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو "اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے" اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب میں لپیٹ لے۔"

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب تفسير القرآن۔ باب و من سورة المائدة۔ و سنن أبی داؤد' كتاب الملاحم، باب الأمر والنهی]

(٧٨٦) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ))

٧٨٦۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ بڑی گھبراہٹ میں ان کے پاس تشریف لائے آپ کہہ رہے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' عربوں کے لیے اس شر کی وجہ سے ہلاکت ہے جو قریب آ گئی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے۔" اور آپ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔ جب برائی عام ہو جائے گی۔"

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب آحادیث الأنبیاء۔ باب قصة یأجوج ومأجوج۔ و کتاب الفتن، باب یأجوج ومأجوج۔ و صحیح مسلم' کتاب الفتن، باب اقتراب الفتن وفتح ردم یأجوج ومأجوج]

مِنْ فَضْلِ اِنْكَارِ الْفِتَنِ اَوِ الْمُنْكَرِ

خلاف شرع امور یا فتنوں کے انکار کی فضیلت

(۷۸۷) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: اَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ:نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُوْنَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَجَارِهٖ؟ قَالُوْا: اَجَلْ قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلٰكِنْ اَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ الَّتِيْ تَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَاَسْكَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ: اَنَا قَالَ: اَنْتَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْآخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ......)) اَلْحَدِيْثَ

۷۸۷۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے فرمایا تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے؟ لوگ کہنے لگے ہم نے سنا ہے انہوں نے کہا شاید تم اس سے آدمی کا اپنے اہل اور پڑوسی کے فتنہ میں واقع ہونا مراد لے رہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کا کفارہ نماز' روزہ اور صدقہ ہے۔ لیکن تم میں سے کس نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ وہ ان فتنوں کا ذکر رہے تھے جو سمندر کی لہروں کی طرح آئیں گے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا باپ بہت اچھا تھا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''فتنے دلوں پر ایسے آئیں گے کہ مسلسل ایک کے بعد ایک جیسے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی کے پتے ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں پھر جس دل میں وہ فتنہ رچ بس جائے گا تو اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو دل اس کو نہ مانے گا اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید نکتے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا جب تک کہ آسمان و زمین قائم رہیں۔ دوسرا کالا مٹیالا یا اوندھے کوزے کی طرح جو کسی اچھی بات کو اچھا سمجھے گا نہ بری بات کو برا' مگر وہی جو اس کے دل میں بیٹھ جائے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإیمان۔ باب بیان أن الإسلام بدأ غریبا وسیعود غریبًا ......]

فَضْلُ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ لِمَنْ أَقَامَهَا وَأُقِيمَتْ عَلَيْهِ

حد قائم کرنے والے اور جس پر قائم کی گئی اس کی فضیلت

(۷۸۸) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ((إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِّأَهْلِهَا مِنْ مَّطَرِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً))

۷۸۸۔ ابوزرعہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمین پر ایک حد قائم کرنا' اہل زمین کے لیے چالیس راتوں کی بارش سے افضل ہے۔"

تخریج: [سنن النسائی' کتاب قطع السارق۔ باب الترغیب فی إقامة الحد۔ (روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔)]

(۷۸۹) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَ مَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا، وَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِيْعًا))

۷۸۹۔ زکریا رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عامر رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا "اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور ان میں واقع ہونے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ کشتی میں سوار ہوئے انہوں نے کشتی میں سوار ہونے کے لیے قرعہ اندازی کی۔ پس ان میں بعض اوپر والی منزل اور بعض نیچے والی منزل میں بیٹھ گئے۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اوپر آتے پس نچلی منزل والوں نے سوچا کہ ہم نیچے والی منزل میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں۔ پس اگر وہ کو ان کے ارادے سمیت چھوڑ دیں گے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ اور سارے مسافر بچ جائیں گے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الشرکة، باب هل یقرع فی القسمة والاستهام فیه؟]

(۷۹۰) أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:

۷۹۰۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت نے چوری کر لی تو اس کی قوم نے گھبرا کر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ رسول اللہ ﷺ سے ہماری سفارش کریں۔ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس (عورت) کے بارے میں بات کی تو

((أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؟)) قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو مجھ سے اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں بات کرتا ہے؟“ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ میرے لیے بخشش کی دعاء مانگیں پچھلے پہر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی تعریف کی پھر اس کے بعد فرمایا ”تم میں سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی معزز آدمی چوری کرلیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔“ پس اس کی توبہ اچھی تھی اس کے بعد اس عورت نے شادی کر لی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ میرے پاس آیا کرتی تھی میں اس کا معاملہ (مسئلہ وغیرہ) رسول اللہ ﷺ سے ذکر کر دیتی تھی۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب المغازی، باب مقام النبی ﷺ بمکة زمن الفتح۔ وصحیح مسلم' کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ والنهی عن الشفاعة فی الحدود]

(۷۹۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ: ((هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: ((أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟)) قَالَ: لَا ، وَلَوْ لَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ

۷۹۱۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس سے ایک یہودی اس حال میں گزارا گیا کہ اس کا چہرہ سیاہ کیا ہوا تھا اور اس کو مارا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ان (یہود) کو بلایا' ان سے پوچھا ”کیا تمہاری کتاب میں زانی کی حد اسی طرح ہے؟“ انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے یہود کے ایک عالم کو بلا کر کہا کہ ”میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی۔ کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی حد اس طرح پاتے ہو؟“ اس نے کہا نہیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ کی قسم نہ دی ہوتی

وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيْفَ تَرَكْنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوْهُ)) فَأَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ ...... اَلْحَدِيْثَ

تو میں آپ کو یہ بات نہ بتاتا کہ ہماری کتاب میں بھی رجم ہے۔ لیکن ہوا یہ کہ ہمارے سرداروں اور بڑے لوگوں میں بدکاری عام ہوگئی۔ جب ہم کسی سردار کو بدکاری پر پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور جب کسی کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ پھر ہم نے کہا کہ آؤ ایک چیز پر ہم اتفاق کر لیں جو امیر و غریب دونوں پر نافذ ہو سکے۔ پس ہم نے رجم کی جگہ منہ سیاہ کرنا اور مار پیٹ مقرر کر لی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا ''اے اللہ! میں پہلا آدمی ہوں جس نے تیرے اس (رجم والے) حکم کو زندہ کیا جب کہ انہوں (یہود) نے اس کو ختم کر دیا تھا۔'' پھر آپ نے اس آدمی کو رجم کرنے کا حکم دیا' تو اس کو رجم کر دیا گیا...... آخر حدیث تک

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الحدود، باب رجم الیهود وأهل الذمة فی الزنیٰ]

اَلْحُدُوْدُ كَفَّارَةٌ لِّأَهْلِهَا وَ طُهُوْرٌ

جن پر حد قائم ہو جائے وہ ان کے لیے کفارہ وطہارت ہے

(۷۹۲) أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ عَائِذُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ﷛ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَ هُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ ((بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَ فٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ))

وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((وَطُهُوْرٌ)) وَ مَنْ أَصَابَ

۷۹۲۔ ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت ﷛ ''جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور بیعت عقبہ کی رات وہ بھی ایک نقیب تھے' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ صحابہ کرام ﷡ کی ایک جماعت آپ کے اردگرد تھی ''تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ گے نہ چوری کرو گے اور نہ ہی زنا کرو گے۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے کوئی بہتان نہیں گھڑو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پھر جو کوئی تم میں یہ اقرار پورا کرے گا' اس کا ثواب اللہ پر ہے' اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے اور اس کو دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔''

اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ''وہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور

مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ)) فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ (دنیا میں) اس کو چھپائے رکھے تو وہ اللہ کے حوالے ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے عذاب کرے'' پھر ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کر لی۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((وَ مَنْ أَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيْمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَ مَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ۔ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''اور جو کوئی تم میں حد کو پہنچے اور وہ اس پر قائم کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جس کی اللہ پردہ پوشی کرے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو معاف کر دے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان ، باب علامة الإیمان حب الأنصار۔ و صحیح مسلم' کتاب الحدود۔ باب الحدود کفارات لأهلها]

(۷۹۳) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ))

۷۹۳۔ علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو شخص کسی حد کا ارتکاب کرے پھر اس کی سزا جلد دنیا میں اس کو مل جائے تو اللہ اس سے بہت زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ وہ اس بندے کو دوبارہ آخرت میں اس گناہ پر سزا دے۔ اور جس شخص نے کسی حد کا ارتکاب کیا پس اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ اس سے زیادہ عزت والا ہے کہ وہ اس بندے کو معاف کرنے کے بعد سزا دے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' کتاب الإیمان ، باب ماجاء لایزنی الزانی وهومومن۔ إسناده ضعیف۔ أبو اسحاق عنعن۔ وعند المؤلف حسن]

(۷۹٤) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ))

۷۹۴۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جس آدمی نے گناہ کا ارتکاب کیا اور اس پر گناہ کی حد قائم کر دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ (روایت حسن ہے۔)]

وَمِنْ فَضْلِ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ

حد قائم کرنے کی فضیلت

قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الْفَتَاوٰى

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فتاوٰی میں فرماتے ہیں حدود کا قائم کرنا بھی

إِنَّ إِقَامَةَ الْحَدِّ مِنَ الْعِبَادَاتِ كَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُعْرَفَ أَنَّ إِقَامَةَ الْحُدُوْدِ رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ بِعِبَادِهِ فَيَكُوْنُ الْوَالِي شَدِيْدًا فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ لَا تَأْخُذُهُ رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ فَيُعَطِّلَهُ وَيَكُوْنُ قَصْدُهُ رَحْمَةُ الْخَلْقِ بِكَفِّ النَّاسِ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ لَا لِشِفَاءِ غَيْظِهِ، وَإِرَادَةُ الْعُلُوِّ عَلَى الْخَلْقِ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ إِذَا أَدَّبَ وَلَدَهُ فَإِنَّهُ لَوْ كَفَّ عَنْ تَأْدِيْبِ وَلَدِهِ. كَمَا تُشِيْرُ بِهِ الْأُمُّ رِقَّةً وَرَأْفَةً لَفَسَدَ الْوَلَدُ، وَإِنَّمَا يُؤَدِّبُهُ رَحْمَةً بِهِ، وَإِصْلَاحًا لِحَالِهِ مَعَ أَنَّهُ يَوَدُّ وَيُؤْثِرُ أَنْ لَا يُحْوِجَهُ إِلَى تَأْدِيْبٍ، وَبِمَنْزِلَةِ الطَّبِيْبِ الَّذِيْ يَسْقِي الْمَرِيْضَ الدَّوَاءَ الْكَرِيْهَ وَ بِمَنْزِلَةِ قَطْعِ الْعُضْوِ الْمُتَآكِلِ، وَالْحَجْمِ، وَقَطْعِ الْعُرُوْقِ بِالْفَصَادِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ بَلْ بِمَنْزِلَةِ شُرْبِ الْإِنْسَانِ الدَّوَاءَ الْكَرِيْهَ وَمَا يُدْخِلُهُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْمَشَقَّةِ لِيَنَالَ بِهِ الرَّاحَةَ.

جہاد فی سبیل اللہ کی طرح عبادات میں سے ہے۔ پس ضروری طور پر جاننا چاہیئے کہ حدود کا قیام بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ پس حاکم شفقت ورافت کی وجہ سے حد معطل نہ کر دے اور حد نافذ کرنے سے حاکم کا مقصد ذاتی غصہ و انتقام دور کرنا اور لوگوں پر اپنی برتری قائم کرنا نہ ہو۔ بلکہ اس کا مقصد وارادہ مخلوق سے محبت و ہمدردی ہو کہ لوگ منکرات وخلافِ شرع باتوں سے رک جائیں۔ حاکم والد کی طرح ہو جیسے وہ اپنے بچے کو تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں تنبیہ کرتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بچے کی والدہ کے کہنے پر بچے کو تنبیہ نہیں کرے گا تو وہ بگڑ جائے گا۔ اس لیے والد کی اپنی اولاد کو تنبیہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور ان کی اصلاح کی غرض سے ہوتی ہے اگر چہ والد کی خواہش وترجیح یہی ہوتی ہے کہ بچے کو تنبیہ وڈانٹ ڈپٹ کی نوبت نہ آئے اور ایک ڈاکٹر کی طرح کہ وہ مریض کو کڑوی دوائی پلاتا ہے اور معطل و بے کار عضو کاٹنے کی طرح اور فاسد خون نکالنے اور بعض رگوں کے کاٹنے کی طرح اور انسان کو کڑوی دوائی پلانے اور اس وجہ سے اس کی جان کو مصیبت ومشقت میں ڈالنے کی طرح یہ سب کچھ انسان کے سکون وراحت کے لیے ہوتا ہے۔

فَهٰكَذَا شُرِعَتِ الْحُدُوْدُ، وَهٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُوْنَ نِيَّةُ الْوَالِي فِي إِقَامَتِهَا فَإِنَّهُ مَتٰى كَانَ قَصْدُهُ صَلَاحَ الرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ بِجَلْبِ الْمَنْفَعَةِ لَهُمْ وَدَفْعِ الْمَضَرَّةِ عَنْهُمْ، وَابْتَغَى بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَاعَةَ أَمْرِهِ أَلَانَ اللّٰهُ لَهُ الْقُلُوْبَ وَتَيَسَّرَتْ لَهُ أَسْبَابُ الْخَيْرِ، وَكَفَاهُ الْعُقُوْبَةُ الْبَشَرِيَّةُ، وَقَدْ يَرْضَى الْمَحْدُوْدُ

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حدود بھی اسی لیے مشروع کی گئی ہیں حالانکہ ان کے قائم کرنے میں بظاہر تکلیف و پریشانی ہے لیکن انجام و عواقب کے لحاظ سے انسان اور انسانی معاشرہ کے لیے باعثِ راحت وسکون ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حدود قائم و نافذ کرنے میں حاکم اور والی کا مقصد بھی اگر رعایا کی اصلاح اور ان کو منکرات و خلافِ شرع باتوں سے روکنا ہو گا تو اس کا لوگوں کو فائدہ ہو گا اور ان کا فساد ونقصان ختم ہو گا اور اس سے حاکم کو اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل ہو گی اور اس کی اطاعت و اتباع

إِذَا أَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ ...... فَبِإِقَامَةِ الْحُدُوْدِ يَقْطَعُ دَابِرُ الْإِجْرَامِ أَوْ يُقَلِّلُهُ جِدًّا وَيَعِيْشُ النَّاسُ فِيْ عِفَّةٍ وَطُهْرٍ وَأَمَانٍ۔

کے لیے لوگوں کے دل نرم ہوں گے اور اس کے لیے خیر و فلاح کے اسباب مہیا ہوں گے اور وہ لوگوں کے شر و فساد سے محفوظ رہے گا اور ان حالات میں جس پر حد قائم کی جا رہی ہوگی وہ بھی راضی و مطمئن ہوگا پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے قیام و نفاذ سے جرائم کی جڑ کٹ جاتی ہے یا بہت کم مقدار میں رہ جاتی ہے۔ اور لوگ عفت و پاکیزگی اور امان و سکون میں زندگی گزارتے ہیں۔

وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ عُثَيْمِيْنَ حَفِظَهُ اللّٰهُ: تَأَمَّلُوْا أَحْكَامَهُ وَ حُدُوْدَهُ بِعِلْمٍ وَإِيْمَانٍ تَجِدُوْهَا تَابِعَةً لِلْحِكْمَةِ وَالْمَصْلَحَةِ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ فَإِنَّ الَّذِيْ وَضَعَ تِلْكَ الْحُدُوْدَ هُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَأَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ عَلٰى أَنَّ مَصَالِحَ الْعِبَادِ لَاتَقُوْمُ إِلَّا بِهَا فَشَرَعَهَا وَعَلِمَ أَنَّ بِهَا دِرْءًا لِلْمَفَاسِدِ فَأَمَرَ بِهَا وَحَتَمَهَا فَالْحُدُوْدُ تَمْنَعُ مِنَ الْجَرَائِمِ وَتُكَفِّرُ مَا اقْتَرَفَهُ الْمُجْرِمُ مِنَ الْمَآثِمِ انْظُرُوْا إِلَى الْبِلَادِ الَّتِيْ تُقَامُ فِيْهَا الْحُدُوْدُ كَيْفَ يَسْتَتِبُّ فِيْهَا الْأَمْنُ وَالْإِطْمِئْنَانُ وَ أَمَّا الْبِلَادُ الَّتِيْ لَا تُقَامُ فِيْهَا الْحُدُوْدُ فَتَكْثُرُ فِيْهَا الْجَرَائِمُ وَالْإِعْتِدَاءُ وَالطُّغْيَانُ فَمِنَ الْأَحْكَامِ الَّتِيْ شَرَعَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ((قَتْلُ الْقَاتِلِ الْمُتَعَمِّدِ إِذَا تَمَّتْ شُرُوْطُ الْقِصَاصِ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ﴾ (البقرۃ ۱۷۹) لِأَنَّ الْقَاتِلَ إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ فَلَنْ يَقْدَمَ عَلَى الْقَتْلِ وَبِذٰلِكَ تَكُوْنُ الْحَيَاةُ وَكَذٰلِكَ السَّارِقُ إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ تُقْطَعُ يَدُهُ الْيُمْنٰى إِذَا سَرَقَ فَإِنَّهُ

شیخ صالح بن عثیمین ﷫ فرماتے ہیں علم و ایمان سے اللہ تعالیٰ کے احکام میں غور و فکر کرو تو تم ان کو ہر زمانہ و جگہ میں حکمت و مصلحت کے مطابق پاؤ گے کیونکہ ان کو مقرر کرنے والا اللہ سب سے زیادہ مہربان اور سب سے بڑا حاکم ہے۔ اس کو معلوم تھا کہ بندوں کی ضروریات و مصالح ان احکام و حدود کے بغیر پوری نہیں ہو سکیں گی اس لیے اس نے ان احکام کو مشروع کیا اور وہ جانتا تھا کہ ان احکام و حدود کے بغیر فساد دفع نہیں کیا جا سکتا اس لیے اس نے ان کا حکم دیا اور ان کو ضروری قرار دیا۔ پس حدود جرائم سے روکتی ہیں اور مجرم کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ دیکھیے جن ممالک میں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم ہیں وہاں امن و سکون اور اطمینان موجود ہے اور جن ممالک میں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہیں ان میں جرائم بہت زیادہ ہیں اور ظلم و زیادتی کا دور دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ احکام میں سے عمداً قتل کرنے والے کو بدلہ میں قتل کرنا ہے جب بدلہ کی تمام شرائط پوری ہو جائیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ”اور تمہارے لیے بدلہ لینے میں زندگی ہے۔“

اس لیے کہ جب قاتل کو معلوم ہوگا کہ وہ بدلہ میں قتل کیا جائے گا تو وہ قتل نہیں کرے گا۔ تو اس طرح دو جانوں کی زندگی بچ جائے گی۔ اسی طرح جب چور کو پتہ ہوگا کہ چوری کرنے کی پاداش میں اس کا دایاں ہاتھ کٹ جائے گا تو ناممکن ہے کہ وہ چوری کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود میں پنہاں حکمتوں کو دیکھے وہ اس نتیجہ پر

لَايُمْكِنُ أَنْ يَسْرِقَ ...... وَ مَنْ نَظَرَ إِلٰى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْحُدُوْدِ وَجَدَهُ الْحُكْمَ الْمُتَضَمِّنَ لِلْحِكْمَةِ الَّتِي تَبْهَرُ الْعُقُوْلَ وَأَنَّهُ لَا حُكْمَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَأَصْلَحَ لِلْأُمَّةِ وَأَنَّ مَاسِوَاهُ فَهُوَ جَهْلٌ وَطُغْيَانٌ لَا تَقُوْمُ بِهِ الْمَصَالِحُ وَلَا تَنْدَرِئُ بِهِ الْمَفَاسِدُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ [المائدة: ٥٠]

پہنچے گا کہ یہ حکمتیں عقول کو دھنگ و حیران کر دینے والی ہیں اور امت کے لیے اس سے اچھی اور اصلاح کن حدود ہو ہی نہیں سکتیں اور جو ان کے علاوہ ہے وہ سب جہالت و طغیانی ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ امت کی مصالح قائم نہیں ہو سکتیں اور امت سے فساد دور نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟۔''

تخريج: [فتاویٰ ابن تیمیة: ۲۸/ ۳۲۹-۳۳۰]

فَضْلُ إِمَاطَةِ ((عَزْلِ)) الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْخَيْرِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے اور اس کے علاوہ دیگر اعمال خیر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ﴾ (آل عمران: ۱۱۵)

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ (المزمل: ۲۰)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ (الزلزلة: ۷-۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ جو بھی بھلائیاں کریں گے ان کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔''

(۷۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ

۷۹۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں اور حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے ''ان میں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ راستہ سے تکلیف دینے والی چیز (پتھر، کانٹا،

شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ)) ہڈی، نجاست وغیرہ) کا ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب أمور الإیمان۔ و صحیح مسلم' کتاب الإیمان۔ باب بیان عدد شعب الإیمان و أفضلها و أدناها]

(٧٩٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ))

٧٩٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس اثناء میں کہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا اس نے راستے میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی تو اس نے اسے پیچھے کر دیا۔ اللہ نے اس کے اس عمل کی قدر فرماتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔"

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے "اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں سے دور کر دوں گا تو وہ انہیں تکلیف نہیں پہنچائے گی پس جنت میں داخل کر دیا گیا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب فضل التهجیر الی الظهر۔ و صحیح مسلم' کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة الأذی عن الطریق]

(٧٩٧) حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ: ((اعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَسٰى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِيْ شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا ۔ (أَبُوْ بَكْرٍ نَسِيَهُ) وَأَمِرَّ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ))

٧٩٧۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا اللہ کے نبی ﷺ! آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جس سے میں فائدہ اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا: "مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کر۔"

اور ایک روایت میں ہے میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میں نہیں جانتا شاید آپ دنیا سے چلے جائیں اور میں آپ کے بعد باقی رہوں۔ پس آپ مجھے ایسی چیز دیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فلاں کام کر' فلاں کام کر' (ابوبکر راوی بھول گئے) اور راستہ سے تکلیف دور کر۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب البر والصلة، باب فضل إزالة الأذی عن الطریق]

(٧٩٨) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ

٧٩٨۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا "مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔ پس میں نے اس کے اچھے اعمال میں' راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی پایا۔ اور اس کے برے اعمال میں' وہ تھوک پائی جو

مَسَاوِئِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ))

مسجد میں تھی اور اس پر مٹی نہیں ڈالی گئی تھی۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساجد ، باب النھی عن البصاق فی المسجد فی الصلاۃ وغیرھا]

(۷۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَ يُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ' وَ يُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ))

۷۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر سورج طلوع ہونے والے دن لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ اس کا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کرنا صدقہ ہے' ہر وہ قدم جو وہ نماز کی طرف اٹھاتا ہے' صدقہ ہے۔ اس کا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الجهاد۔ باب من أخذ بالركاب ونحوه۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(۸۰۰) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَ حَمِدَاللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَاللّٰهَ، وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً، أَوْعَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ، أَوْنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ والثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَإِنَّهُ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَ قَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُوْ تَوْبَةَ وَ رُبَّمَا قَالَ: ((يُمْسِيْ))

۸۰۰۔ عبداللہ بن فروخ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اولادِ آدم میں سے ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں پس جو شخص اللہ کی بڑائی بیان کرے' اس کی حمد بیان کرے' لا الہ الا اللہ پڑھے' تسبیح بیان کرے' استغفار کرے' لوگوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی دور کرے' اچھائی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔ آپ نے تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کی، تو وہ شخص اس دن اس حال میں چلے گا کہ وہ جہنم کی آگ سے دور کر دیا گیا ہوگا"

ابو توبہ (راوی) کہتے ہیں کہ بعض اوقات راوی نے "یمشی" لفظ کی جگہ "یمسی" کہا یعنی وہ اس دن شام کرے گا کہ وہ جہنم سے آزاد ہوگا۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(۸۰۱) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((فِي الْإِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ)) قَالُوْا: وَ مَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ))

۸۰۱۔ عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا ''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ضروری ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرے'' انہوں نے کہا اللہ کے نبی! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا ''مسجد میں تھوک ہو تو اسے (دفن) صاف کر دے اور راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کر دے پس اگر تو (ان میں سے) نہ پائے تو چاشت کی دو رکعت تجھے کفایت کر جائیں گی۔''

تخریج: [سنن أبی داوٗد، کتاب الأدب، باب فی إماطة الأذی (روایت صحیح ہے۔)]

(۸۰۲) عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ))

۸۰۲۔ ابو کبشہ سلولی رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے اعلیٰ دودھ والی بکری کا دودھ پینے کے لیے دے دینا ہے۔ جو عامل بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید پر اور اللہ کی طرف سے کیے ہوئے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور جنت میں داخل فرماتا ہے۔''

قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَادُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ۔ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً۔

حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے دودھ والی بکری کے علاوہ (یہ خصلتیں) شمار کیں۔ سلام کا جواب، چھینک کا جواب، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، وغیرہ۔ ہم پندرہ خصلتوں سے زیادہ شمار نہ کر سکے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الهبة، باب فضل المنیحة]

(۸۰۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ

۸۰۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے، تیرا اچھائی کا حکم کرنا اور تیرا برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھٹکے ہوئے شخص کو تیرا راستہ بتانا صدقہ ہے۔ کسی کمزور نظر والے کو تیرا

الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ، وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ))

راستہ دکھلانا صدقہ ہے۔ اور راستہ سے تیرا پتھر، کانٹا، اور ہڈی ہٹانا صدقہ ہے۔ اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا صدقہ ہے۔"

تخریج: [جامع الترمذی' کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ قَتْلِ الْوَزَغِ ((الْبُرَيْصَةِ))

گرگٹ (چھپکلی) کو قتل کرنے کی فضیلت

(٨٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَ مَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ))

۸۰۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص پہلی ضرب (چوٹ) میں چھپکلی مار دے اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں' اور جو اس کو دوسری ضرب میں مارے اس کے لیے پہلے آدمی سے کم' اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ اور اگر تیسری ضرب میں مارے تو اس کے لیے دوسرے آدمی سے کم، اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ))

اور ایک روایت میں ہے "جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی مارے اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب السلام ، باب استحباب قتل الوزغ]

(٨٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

۸۰۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "پہلی ضرب سے مارنے میں ستر نیکیاں ہیں۔"

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب السلام۔ باب استحباب قتل الوزغ]

فَضْلُ قَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ مِنَ الْحَيَّاتِ

دھاری دار اور دم کٹے سانپ کو مارنے کی فضیلت

(٨٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا

۸۰۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا "سانپوں کو قتل کرو۔ اور دھاری دار اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ دونوں (سخت زہریلے ہونے کی

ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ))

وجہ سے) نظر ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔"

وَفِي رِوَايَةٍ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا، فَنَادَانِي أَبُوْلُبَابَةَ: لَاتَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَ هِيَ الْعَوَامِرُ۔

اور ایک روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں سانپ کو قتل کرنے کے لیے بھگا رہا تھا تو مجھے ابولبابہ نے آواز دی کہ اس کو قتل نہ کرنا۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا آپ نے بعد میں گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا تھا۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْهُ))

اور ایک روایت میں ہے "چھوٹے سانپوں کو قتل نہ کرو۔ مگر ہر دم کٹے دھاری دار سانپ کو ضرور قتل کرو کیونکہ وہ بچے (حمل) کو گرا دیتے ہیں اور نظر کو ختم کر دیتے ہیں۔"

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب قول اللہ (وبث فیھا من کل دابۃ) و صحیح مسلم، کتاب السلام۔ باب قتل الحیات وغیرھا]

باب نمبر 10

کتاب البیوع

خرید و فروخت کا بیان

صفحہ نمبر 496 تا 523

فَضْلُ الْكَسْبِ بِالْبَيْعِ وَغَيْرِهِ ((مِنْ حَلَالٍ))

خرید وفروخت وغیرہ کے ذریعے حلال کمائی کی فضیلت

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة: ١٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

(٨٠٧) عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ))

٨٠٧۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''کسی آدمی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاکیزہ کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔''

وَلَفْظُ ابْنِ مَاجَةَ: ((مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَادِمِهِ فَهُوَ صَدَقَةٌ))

اور ابن ماجہ کے لفظ ہیں: ''کسی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی سے اچھی کوئی کمائی نہیں' اور آدمی جو اپنی جان' اپنے اہل' اپنی اولاد اور خادم پر خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعمله بیده۔ وسنن ابن ماجه۔ أبواب التجارات۔ باب الحث علی المکاسب]

(٨٠٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ))

٨٠٨۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک آدمی کا بہترین کھانا وہ ہے جو اس کی اپنی کمائی میں سے ہو اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب البیوع، باب الحث علی الکسب (روایت حسن ہے۔)]

(٨٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ))

٨٠٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور اپنی پشت پر خشک لکڑیاں لائے تو اس کے لیے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی سے آ کر سوال کرے وہ اس کو دے یا نہ دے۔''

وَزَادَ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ: ((فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا

اور مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ''اوپر والا ہاتھ

أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى......)) اَلْحَدِيْثَ

نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے......" آخر حدیث تک

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکاۃ۔ باب الاستعفاف عن المسئلة۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ۔ باب کراهة المسئلة للناس]

(۸۱۰) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ))

۸۱۰۔ زبیر بن عوام ﷺ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "البتہ تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے' پھر اسے فروخت کرے اور اللہ اس کے ذریعہ اس کے چہرے کو ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' چاہے تو وہ اسے دیں یا انکار کر دیں۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسئلة]

فَضْلُ صِدْقِ الْبَائِعَيْنِ وَكَذَا تِبْيَانُهُمَا وَ نُصْحُهُمَا

خرید وفروخت کرنے والوں کے صدق و بیان اور (ایک دوسرے کی) خیر خواہی کرنے کی فضیلت

(۸۱۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلٰى حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ: حَتّٰى يَتَفَرَّقَا۔ فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا))

۸۱۱۔ عبداللہ بن حارث ﷫ حکیم بن حزام ﷺ کی طرف مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دونوں سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں پس اگر وہ سچ بولیں اور چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کر دیں تو ان کے اس سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب البیوع، باب إذابین البیعان ولم یکتما ونصحا۔ و صحیح مسلم' کتاب البیوع، باب الصدق فی البیع و البیان]

(۸۱۲) عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ إِلَى الْمُصَلّٰى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ)) فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ

۸۱۲۔ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف گئے پس آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت میں مصروف دیکھا تو فرمایا: "تاجروں کے گروہ!" پس انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی

اللّٰهِ وَرَفَعُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَ بَرَّ وَ صَدَقَ))

بات کی طرف توجہ کی اور انہوں نے اپنی گردنیں اور نظریں آپ کی طرف بلند کیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک تاجر قیامت کے دن گناہ گار اٹھائے جائیں گے سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرا اور نیکی و سچائی کی راہ اختیار کی۔''

تخریج: [جامع الترمذی' کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار و تسمیة النبی ﷺ إیاھم (اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے)]

(۸۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ يَدِ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ))

۸۱۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''بہترین کمائی کام کرنے والے کے ہاتھ کی کمائی ہے' جب وہ مخلص ہو۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۳۳۴ (روایت حسن ہے۔)]

(۸۱٤) عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ))

۸۱۴۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دین تو سرا سر خیرخواہی کا نام ہے'' ہم نے عرض کیا' کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا ''اللہ کے لیے' اس کی کتاب کے لیے' اس کے رسول کے لیے' مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الإیمان، باب بیان أن الدین النصیحة]

(۸۱٥) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ((بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

۸۱۵۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے قائم کرنے' زکوۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر بیعت کی۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الایمان، باب بیان أن الدین النصیحة]

(۸۱٦) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

۸۱۶۔ انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب من الإیمان أن یحب لأخیه ما یحب لنفسه۔ و صحیح مسلم' کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من خصال الإیمان أن یحب لأخیه مایحب لنفسه من الخیر]

فَضْلُ الْإِقَالَةِ فِي الْبَيْعِ

مسلمان بھائی کی خواہش پر سودا منسوخ کرنے کی فضیلت

(٨١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ))

وَلَفْظُ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ: ((مَنْ أَقَالَ نَادِمًا......)) اَلْحَدِيْثُ

٨١٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو کسی مسلمان بھائی کے سودے منسوخ کرنے پر موافقت کر لے، اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

اور ابن ماجہ وغیرہ کے الفاظ ہیں ''جس نے کسی نادم سے سودا منسوخ کرنے پر موافقت کی۔'' (باقی گزشتہ حدیث کی طرح ہے)

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب البیوع والإجارات، باب فی فضل الإقالة (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالتَّقَاضِيْ

خرید وفروخت اور قرض کے تقاضا میں آسانی کے ساتھ معاملہ کرنے والے کی فضیلت

(٨١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرٰى، وَإِذَا اقْتَضٰى))

٨١٨۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت کرنے اور قرض وصول کرنے کے مطالبہ کے وقت آسانی ونرمی سے کام لیتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السهولة و السماحة فی الشراء والبیع]

(٨١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَخَلَ رَجُلٌ نِ الْجَنَّةَ بِسَمَاحَتِهِ قَاضِيًا وَّمُتَقَاضِيًا))

٨١٩۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی قرض کا لین دین کرنے میں نرمی برتنے کی وجہ سے جنتی بن گیا۔''

تخریج: [مسند أحمد: ٢/ ٢١٠۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٨٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ))

٨٢٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ خرید وفروخت اور قرض ادا کرنے میں آسانی کو پسند کرتا ہے۔''

تخریج: [المستدرك للحاکم: ٢/ ٥٦۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ كَيْلِ الطَّعَامِ فِي الْمُبَايَعَاتِ

خرید وفروخت میں غلہ جات ماپنے کی فضیلت

(٨٢١) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كِيلُوا طَعَامَكُمْ، يُبَارَكْ لَكُمْ))

۸۲۱۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "اپنے غلہ جات ماپا کرو، تمہارے لیے برکت دی جائے گی۔"

تخریج: [صحيح البخارى۔ كتاب البيوع، باب مايستحب من الكيل]

(٨٢٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ))

۸۲۲۔ عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اپنے غلہ جات ماپا کرو۔ تمہارے لیے برکت دی جائے گی۔"

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب ماجاء فى كيل الطعام من البركة (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ التَّبْكِيرِ فِي الْأَشْغَالِ أَوِ الْأَعْمَالِ

صبح کے وقت کام کاج کرنے کی فضیلت

(٨٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُوْرِهَا))

۸۲۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے اللہ! میری امت کی صبحوں میں برکت فرما۔"

تخریج: [الطبرانى الأوسط: ۱۹۵۲ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ حَفِظَ مَالَ غَيْرِهِ وَ تَاجَرَ لَهُ فِيهِ وَ أَعْطَاهُ لَهُ

اس شخص کی فضیلت جس نے دوسرے کے مال کی حفاظت کی اور اس کے لیے تجارت کرکے اس کا مال اس کو دے دیا

(٨٢٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي قِصَّةِ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ انْحَطَّتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ فِي الْغَارِ وَ قَدْ سَبَقَ فِي النِّكَاحِ فَضْلُ حِفْظِ الْفَرْجِ وَ فِي الْإِخْلَاصِ بِطُوْلِهِ وَفِي الْحَدِيْثِ قَالَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ:

۸۲۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس میں تین غار والوں کا قصہ ہے اور یہ حدیث نکاح کے باب اور اخلاص، شرمگاہ کی حفاظت کی فضیلت کے باب میں پوری مذکور ہو چکی ہے اور اس میں ہے کہ ان میں سے ایک آدمی نے کہا "اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں (یعنی یقیناً

((اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَ تَرَكَهُ، وَإِنِّيْ عَمَدْتُّ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَراً وَأَنَّهُ أَتَانِيْ يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِيْ إِنَّمَا لِيْ عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ)) ...... اَلْحَدِيْثُ

جانتے ہیں) کہ میرے ایک مزدور نے میرے پاس چند کلو چاولوں کے عوض مزدوری کی۔ پس وہ مزدوری چھوڑ کر چلا گیا (یعنی ناراض ہوگیا) میں نے اس کے چاولوں کو کاشت کیا پھر وہ اتنے بڑھے کہ میں نے ان چاولوں سے گائے خریدی وہ (مزدور ایک دن) میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری طلب کی۔ میں نے کہا کہ آپ وہ گائے لے جائیں اس نے کہا کہ میرے تو آپ کے پاس چند کلو چاول ہیں میں نے کہا کہ آپ وہ گائے لے جائیں یہ انہی چند کلو چاولوں میں سے ہے پس وہ اسے لے گیا۔ پس (اے اللہ) اگر آپ جانتے ہیں (یقیناً جانتے ہیں) میں نے یہ تیرے ڈر سے کیا تو یہ مصیبت ہم سے دور کر دے پتھر (جو غار کے دھانے پر تھا) ان سے سرک گیا۔" (غار کا تھوڑا سا منہ کھل گیا۔)...... آخر حدیث تک۔

تخريج: [صحيح البخاری' كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، و صحيح مسلم' كتاب الرقاق، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة و التوسل بصالح الأعمال]

فَضْلُ الْقَرْضِ الْحَسَنِ

قرض حسنہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (البقرة ٢٤٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پس اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔ اللہ ہی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور تم سب اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

(٨٢٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ

٨٢٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دے گا جس نے کسی تنگ دست اور بدحال شخص پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے

أَخِيهِ ......)) اَلْحَدِيثُ

(مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن]

فِيْ فَضْلِ الْقَرْضِ

قرض کی فضیلت کے بارے میں

(٨٢٦) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَ فِيهِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ ...... اَلْحَدِيثُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً))

٨٢٦۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل قصہ روایت کرتے ہیں اس میں ہے۔ ''جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے وہ ایک مرتبہ صدقہ کرنے کی مانند ہے۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب الصدقات، باب القرض (روایت ضعیف ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اور علامہ زبیر علی زئی اور الدکتور بشار اعواد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔)]

(٨٢٧) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ))

٨٢٧۔ طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے کسی کو دودھ دینے والا جانور یا چاندی عطیہ میں دی یا کسی کو راستہ بتایا تو اس کو گردن (غلام) آزاد کرنے کی مثل ثواب ہوگا۔''

تخریج: [جامع الترمذی' ابواب البر و الصلة، باب ماجاء فی المنحة (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْمَنِيحَةِ

دودھ والے جانور کا عطیہ دینے کی فضیلت

(٨٢٨) حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَفِيهِ الْحَثُّ عَلَى الْعِتْقِ وَفَكِّ الرَّقَبَةِ وَالْمِنْحَةِ الْوَكُوفِ وَالْفَيْءِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ

٨٢٨۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں غلام آزاد کرنے' غلام آزاد کرانے میں تعاون کرنے' دودھ دینے والا جانور بطور عطیہ دینے اور رشتہ دار (خواہ ظالم ہو) اس سے حسن سلوک کرنے کی ترغیب ہے۔

(٨٢٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ))

٨٢٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عمدہ جانور عاریۃً دینا بہترین عطیہ ہے بکثرت دودھ دینے والا اور عمدہ بکری جو صبح و شام بکثرت دودھ دے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ ((نِعْمَ الصَّدَقَةُ ......))

وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: ((أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيْمٌ))

اور ایک روایت میں ''بہترین صدقہ'' کے الفاظ ہیں۔
اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں ''آدمی اہل بیت کو ایسی اونٹنی کا عطیہ کیوں نہیں دیتا جو صبح وشام دودھ کا بڑا برتن بھر دے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الهبة، باب فضل المنيحة۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکاة۔ باب فضل المنيحة]

تشریح: حدیث میں وارد لفظ ''منیحة'' سے دودھ دینے والے جانور کا عطیہ مراد ہے کہ دودھ دینے کی مدت میں پاس رکھے بعد میں اس کے مالک کو لوٹا دیا جائے۔ اور اس عطیہ کو صدقہ مجازاً کہا گیا ہے کیوں کہ صدقہ تو رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔ یہ عطیہ' ہبہ اور تحفہ کی مانند ہے۔

(۸۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ، صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا))

۸۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کئی باتوں سے روکا تو کئی خصلتوں کا ذکر کیا فرمایا ''جس شخص نے کسی دودھ والے جانور کا صبح وشام کا دودھ عطیہ دیا تو اس کا صبح کو دینا اور شام کو دینا صدقہ ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزکاة۔ باب فضل المنيحة]

(۸۳۱) عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً۔ أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ۔ مَامِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ))

۸۳۱۔ ابو کبشہ سلولی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس عمدہ عادتیں ہیں' ان میں سب سے اعلیٰ عادت دودھ والی بکری کا عاریۃً دینا ہے' جو عمل کرنے والا بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیے گئے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اللہ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائے گا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الهبة، باب فضل المنيحة]

(۸۳۲) عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلٰى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ: ((لِمَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوْا: اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ: ((أَمَا

۸۳۲۔ طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں مجھے سب سے زیادہ جاننے والے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایسی زمین کی طرف گئے جس میں کھیتی لہرا رہی تھی۔ آپ نے پوچھا ''یہ کس کی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا۔ فلاں نے یہ کرایہ پر لی

إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا))

ہے۔ آپ نے فرمایا ''اگر وہ (مالکِ زمین) یہ زمین اس کو عطیہ کے طور پر دے دیتا تو یہ بات اس کے لیے مقررہ اجرت پر دینے سے بہتر تھی۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الهبة، باب فضل المنیحة]

تشریح: اس حدیث میں فالتو زمین اپنے بھائی کو زراعت کے لیے عطیہ کے طور پر دینے کی ترغیب ہے ورنہ زمین کرایہ (ٹھیکہ) پر دینا منع نہیں۔

مَعُونَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُكَاتِبِ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ

مکاتب (غلام) جو کتابت ادا کرنے کی نیت کرے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے

(٨٣٣) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمْ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ الْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ))

۸۳۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی ہیں' اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ ان کی مدد کرے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ مکاتب جو کتابت ادا کرنا چاہتا ہے۔ نکاح کرنے والا جو پاکدامن رہنے کا ارادہ کرتا ہے۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی المجاهد والناکح والمکاتب (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: حدیث میں وارد لفظ ''حق علی الله'' ''اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے اپنے ذمہ یہ بات لے لی ہے ورنہ تمام مخلوق میں سے کسی کا بھی اس پر حق نہیں بنتا۔ جیسے فرمایا: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الروم: ٤٧) ''ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔'' اور حدیث کا بھی یہی مفہوم ہے نیز حدیث میں وارد مکاتب سے وہ غلام مراد ہے جو اپنے مالک سے مقررہ رقم پر کتابت (معاہدہ) کر لیتا ہے کہ اگر میں تجھے اتنی رقم ادا کر دوں تو میں آزاد ہو جاؤں گا مالک اگر اس کو قابلِ اعتماد سمجھے تو اس سے ضرور یہ معاہدہ کرے اب اگر یہ مکاتب غلام اپنی کتابت (معاہدہ شدہ رقم) صدقِ دل سے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اپنے ذمہ یہ بات لی ہے کہ میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ

قرض سے پناہ مانگنے کی فضیلت

(٨٣٤) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ:

۸۳۴۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعاء مانگا کرتے تھے ''اے اللہ! میں

((اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ))

تجھ سے قبر کے عذاب سے' مسیح دجال کے فتنے سے' اور زندگی اور موت کے فتنے سے' گناہ اور قرض سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو وہ گفتگو میں جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام۔ و صحیح مسلم' کتاب المساجد۔ باب ما یستعاذمنه فی الصلاة]

فَضْلُ وَفَاءِ أَوْ سَدَادِ الدَّيْنِ وَالْحِرْصِ عَلٰى ذٰلِكَ

قرض ادا کرنے کی حرص کی فضیلت

(۸۳۵) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَايَسُرُّنِيْ أَنْ لَاتَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَ عِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ))

۸۳۵۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میری تین راتیں اس حال میں نہ گزریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو سوائے اس چیز کے جو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے سنبھال رکھی ہے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ما یسرنی أن عندی مثل أحد هذا ذهبا۔ و صحیح مسلم' کتاب الزکوٰة، باب تغلیظ عقوبة من لایؤدی الزکوٰة]

اَلْمُقْتَرِضُ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَ فَضْلُ حِرْصِهِ عَلٰى ذٰلِكَ

مقروض کے قرض ادا کرنے اور اس کی ادائیگی کی حرص کی فضیلت

(۸۳٦) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَ مَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ))

۸۳٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''جو شخص لوگوں سے قرض ادا کرنے کی نیت و ارادہ سے قرض لیتا ہے تو اللہ اس کا قرض ادا کر دیتا ہے اور جو (مال) تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ اس کو تلف کر دیتا ہے۔''

تخريج: [صحيح البخاري' كتاب الاستقراض و أداء الديون، باب من أخذ أموال الناس يريد أداءها أو إتلافها]

(٨٣٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُّسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ: ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ: فَائْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ، قَالَ: كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ: صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِيْ أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيْهَا أَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَحِيْفَةً مِنْهُ إِلٰى صَاحِبِهٖ، ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتٰى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا، فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا، فَرَضِيَ بِذٰلِكَ وَإِنِّيْ جَهَدْتُّ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِيْ لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّيْ أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهٖ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهٖ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ

٨٣٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے ہزار دینار (اشرفیاں) قرض مانگا' اس نے کہا اچھا گواہ لاؤ تا کہ میں ان کو گواہ بنا کر ان کے سامنے دوں' اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے۔ تب اس نے کہا اچھا۔ ضامن دے۔ اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ اس نے کہا تو سچ کہتا ہے۔ اور وقت معین تک ہزار دینار اس کو دے دیئے۔ پھر جس نے قرض لیا تھا۔ اس نے سمندر کا سفر کیا' اور اپنا کام پورا کر کے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار ہو کر اپنے وعدے پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کر دے) لیکن کوئی جہاز نہ ملا آخر اس نے ایک لکڑی کو پھاڑ کر اس میں ہزار دینار اور ایک خط رکھ کر اس کو بند کر دیا اور سمندر پر آ کر کہنے لگا' یااللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار دینار قرض لیے تھے اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا کہ اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ وہ اس پر راضی ہو گیا تھا اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض (وعدے پر) ادا کر دوں لیکن میں کیا کروں جہاز ہی نہیں ملا۔ اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی' وہ ڈوب گئی اور وہ واپس چلا آیا' جبکہ اس وقت بھی وہ اس کے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈ رہا تھا۔ پس وہ شخص جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے سمندر پر گیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے اتنے میں اس کو ایک لکڑی دکھلائی دی' اس نے جلانے کے لیے اٹھالی۔ جب اس کو پھاڑا تو اس میں دینار اور خط

الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ الْخَشَبَةَ، فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا))

موجود تھا۔ پھر وہ شخص جس نے قرض لیا تھا دوبارہ ہزار دینار اس کے پاس لایا اور عذر کرنے لگا' اللہ کی قسم! میں جہاز ڈھونڈتا رہا کہ آ کر تمہارا قرض ادا کروں' مگر جس جہاز میں' میں آیا ہوں' اس سے پہلے کوئی جہاز مجھے نہیں ملا۔ تب قرض خواہ نے کہا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں بات یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہ ملا (تو میں نے ایک لکڑی میں دینار رکھ کر اس کو ڈال دیا تھا) قرض خواہ کہنے لگا اللہ نے وہ دینار مجھے پہنچا دیئے ہیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجے تھے۔ پس تو اپنے دینار لے کر اطمینان کے ساتھ واپس چلا جا''۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الکفالة، باب الکفالة فی القرض والدیون بالأبدان و غیرها]

(۸۳۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِي قَضَائِهِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ))

۸۳۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے میری امت میں سے قرض کا بوجھ اٹھایا' پھر اس نے ادا کرنے کی پوری کوشش کی' لیکن وہ قرض ادا کرنے سے قبل مر گیا' تو میں اس شخص کا ولی (وارث) ہوں۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۶/ ۱۵۴ (روایت صحیح ہے۔)]

حَدِيثٌ فِي فَضْلِ كَلِمَاتٍ يَقُولُهُنَّ الْمَدْيُونُ

ان کلمات کی فضیلت میں حدیث جو مقروض کو کہنے چاہئیں

(۸۳۹) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟ قَالَ ((قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ))

۸۳۹۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے ان کے پاس آ کر کہا میں اپنی کتابت کی رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھلائے تھے؟ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تیری طرف سے اسے بھی ادا کر دے گا' یہ پڑھا کر۔ ''اے اللہ! اپنے حلال رزق کے ذریعے سے اپنے حرام سے میری کفایت فرما' اور تو اپنے فضل سے مجھے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے۔''

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الدعوات، أحادیث شتی من أبواب الدعوات باب ۱۱۰ حدیث ۳۵۶۳ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ كَانَ حُسْنَ الْقَضَاءِ

قرض اچھے انداز سے ادا کرنے والے کی فضیلت

(۸٤۰) عَنْ أَبِیْ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَّقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ فِيْهَا إِلَّا خِيَارًا رُبَاعِيًا فَقَالَ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً))

۸۴۰۔ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے چھوٹی عمر کا ایک اونٹ بطور قرض لیا' پس آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آ گئے تو آپ نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کو ایک چھوٹی عمر کا اونٹ دے دو۔ ابورافع رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر بتایا چھوٹی عمر کا کوئی بھی اونٹ نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو سارے کے سارے عمدہ قسم کے بڑے (چوتھے سال والے) اونٹ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو وہی دے دو' کیونکہ لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو ان میں سے اچھے انداز سے قرض ادا کرنے والا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' كتاب المساقاة۔ باب من استسلف شيئا فقضى خيرا منه ......]

تشریح: بغیر شرط ومطالبہ اور معاہدہ کے اپنے طور پر خوش ہو کر قرض سے زیادہ واپس کرنا جائز ہے۔

(۸٤۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا فَأَعْطُوْهُ إِيَّاهُ)) قَالُوْا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ ((اشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

۸۴۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض (اونٹ) کا تقاضا کرتے ہوئے سختی کی تو آپ کے صحابہ کرام نے (سمجھانے کے لیے) اس کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا ''اس کو چھوڑ دو کیونکہ حق لینے والے کو بات کرنے کا حق ہے اس کو اونٹ خرید کر دے دو'' انہوں نے کہا اس کے اونٹ سے افضل اونٹ ہی دستیاب ہے آپ نے فرمایا: ''اسے خریدو اور اس کو وہی دے دو۔ کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھے انداز سے قرض ادا کرنے والا ہے۔''

وَفِیْ رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ۔ فَقَالُوْا لَهُ فَقَالَ ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ))

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک اونٹ بطورِ قرض لیا پس جب وہ تقاضا کرنے کے لیے آیا (تو اس نے سختی کی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو روکا تو آپ نے فرمایا ''حق والے کو بات

وَقَالَ: ((أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

کرنے کا حق ہے'' پھر آپ نے اس کو اس کے اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا اور فرمایا: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھے انداز سے (قرض) ادا کرنے والا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ: فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ)) فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ))

اور ایک روایت میں ہے کہ ''صحابہ کرام نے اس آدمی کو اونٹ دینے کے لیے اس عمر کے اونٹ کی عمر کا اونٹ تلاش کیا' لیکن سب اونٹ اس کے اونٹ سے بڑے تھے۔ آپ نے فرمایا ''اس کو دے دو۔'' پس اس نے کہا آپ نے مجھے پورا دے دیا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ پورا سلوک کرے۔

وَفِي الرِّوَايَةِ الَّتِي قَبْلَهَا: أَوْ فَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللّٰهُ۔

اس سے پہلے والی حدیث میں ہے۔ آپ نے مجھے پورا دیا اللہ آپ کو پورا دے۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الاستقراض، باب استقراض الإبل۔ و صحیح مسلم' کتاب المساقاۃ۔ باب من استسلف شیئا فقضیٰ خیرا منہ ......]

(۸٤۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ هَانِيءٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ: بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَجَلْ لَا أَقْضِيكُهَا إِلَّا بُخْتِيَّةً فَقَضَانِيْ فَأَحْسَنَ قَضَائِيْ)) وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((أَعْطُوهُ سِنًّا)) فَأَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا۔ فَقَالَ: هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ سِنِّيْ فَقَالَ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ قَضَاءً))

۸۴۲۔ معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن ھانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا میں نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک چھوٹی عمر کا اونٹ بیچا۔ پس جب میں نے آکر آپ سے تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں پس تجھے بہترین اونٹنی دوں گا آپ نے مجھے میرا قرض اچھے انداز سے ادا کیا۔''
ایک اعرابی نے آکر اپنے دیئے ہوئے اونٹ جیسے اونٹ کا تقاضا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ''اس کو اونٹ دو'' تو انہوں نے اس کو ایک اونٹ دے دیا تو اس اعرابی نے کہا یہ تو میرے اونٹ سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھے انداز سے قرض ادا کرنے والا ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی' کتاب البیوع، باب استسلاف الحیوان واستقراضہ (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ حُسْنِ الْمُطَالَبَةِ بِالدَّيْنِ مَعَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ

امیر وغریب سے' اچھے انداز سے قرض مانگنے کی فضیلت

(۸۴۳) حَدِيْثُ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوْا وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ: فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ))

۸۴۳۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتوں نے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح قبض کی' تو انہوں نے پوچھا کیا تونے کبھی کوئی نیک عمل بھی کیا ہے؟ تب اس نے جواب دیا میں اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ (قرض وصول کرنے میں) مال دار کو مہلت دو اور اسے معاف کرو۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ۔))

اور ایک روایت میں ہے ''میں مال دار کو آسانی دیتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ ((أُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ أَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ))

اور ایک روایت میں ہے ''میں مال دار کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب البیوع، باب من أنظر مؤسرا۔ و صحیح مسلم' کتاب المساقاۃ۔ باب فضل إنظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر]

فَضْلُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ تَجَاوَزَ عَنْهُ

تنگ دست کو مہلت یا معاف کر دینے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ وَ أَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۲۸۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیئے اور صدقہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔''

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارہ میں صبر کا حکم دے رہے ہیں جو تنگ دستی کی وجہ سے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر اس کو قرض معاف کرنے کی تلقین کر رہے ہیں اور اس پر بھلائی اور بہت زیادہ اجر وثواب دینے کا وعدہ کر رہے ہیں پس فرمایا ''اگر تم صدقہ کر دو وہ تو تمہارے لیے بہتر ہے'' یعنی اگر اصل مال بھی بالکل چھوڑ دو اور مقروض کو معاف کر دو۔ (تو یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے) ابن کثیر اور مفسر امام طبری اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ ہدایت سودی قرض معاف کرنے کے بارے میں اتری ہے لیکن سارے قرضوں کا یہی حکم ہے کیوں کہ تنگی ومجبوری والا معنی سب میں موجود ہے۔ پس جب مقروض تنگ دست غریب ہو جائے تو اس کو مہلت دینی ضروری ہے اور

اس کو مارنا اور قید کرنا جائز نہیں۔ (فتح الباری: ۴/۳۶۲)

(۸۴۴) عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((کَانَ تَاجِرٌ یُدَایِنُ النَّاسَ، فَاِذَا رَأٰی مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْیَانِهٖ: تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ))

وَ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ نَحْوَهٗ۔

وَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ: ((اِنَّ رَجُلًا لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ وَکَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ لِرَسُوْلِهٖ خُذْ مَا تَیَسَّرَ وَاتْرُكْ مَاعَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: هَلْ عَمِلْتَ خَیْرًا قَطُّ قَالَ: لَا اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ لِیْ غُلَامٌ وَ کُنْتُ اُدَایِنُ النَّاسَ فَاِذَا بَعَثْتُهٗ لِیَتَقَاضٰی قُلْتُ لَهٗ: خُذْ مَاتَیَسَّرَ وَ اتْرُكْ مَاعَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ))

۸۴۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک تاجر' لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر جب دیکھتا کہ کوئی محتاج ہے تو اپنے غلاموں سے کہتا اس کو معاف کر دو' شاید اللہ ہم کو بھی معاف کردے۔ آخر (جب وہ مرگیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔''

اور مسلم شریف اور نسائی شریف میں بھی اسی طرح ہے۔

اور نسائی شریف کی ایک روایت میں ہے: ''ایک آدمی نے کبھی بھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا اور وہ تاجر تھا۔ پس وہ اپنے ملازم سے کہتا کہ مقروض سے وہی لے لو جو وہ آسانی سے ادا کرسکتا ہے' اور جو ادا نہ کر سکے اس کو چھوڑ دو شاید کہ اللہ ہمیں معاف کر دے۔ پس جب وہ فوت ہوگیا تو اللہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے کبھی نیکی کا کام بھی کیا تھا؟ اس نے کہا' نہیں۔ سوائے اس کے کہ میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کو قرض دیتا تھا پس جب میں اپنے غلام کو قرض لینے کے لیے بھیجتا تو میں اس کو کہتا تھا جو کوئی آسانی سے ادا کرے' اس سے وہی لے لو اور جو ادا نہ کر سکے اس کو چھوڑ دو اور معاف کرو۔ شاید کہ اللہ ہمیں معاف کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کیا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب البیوع، باب من أنظر معسرا۔ و سنن النسائی۔ کتاب البیوع۔ باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة]

(۸۴۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِیْمًا لَهٗ فَتَوَارٰی عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ مُعْسِرٌ فَقَالَ آللّٰهِ؟ قَالَ: آللّٰهِ قَالَ: فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ))

۸۴۵۔ عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقروض کو طلب کیا تو وہ ان سے چھپ گیا۔ پھر وہ ملا تو اس نے کہا میں تنگ دست ہوں' تو انہوں نے کہا کیا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے؟ اس نے کہا' میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ اس کو قیامت کی پریشانیوں سے نجات دے تو اس کو

چاہیئے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے دے یا اس کو قرض معاف ہی کر دے۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساقاۃ، باب فضل إنظار المعسر]

(٨٤٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ وَ كَانَ يَأْتِيهِ يَتَقَاضَاهُ فَيَخْتَبِيءُ مِنْهُ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَرَجَ صَبِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ: نَعَمْ هُوَ فِي الْبَيْتِ يَأْكُلُ خَزِيرَةً فَنَادَاهُ يَا فُلَانُ اخْرُجْ فَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ هٰهُنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَايُغَيِّبُكَ عَنِّيْ؟ قَالَ: إِنِّيْ مُعْسِرٌ وَ لَيْسَ عِنْدِيْ قَالَ: آللّٰهِ إِنَّكَ مُعْسِرٌ قَالَ: نَعَمْ فَبَكٰى أَبُوْ قَتَادَةَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيْمِهِ أَوْ مَحَاعَنْهُ كَانَ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۸۴۶۔ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے قرض لینا تھا' جب وہ اس سے قرض طلب کرنے کے لیے آتے تو وہ ان سے چھپ جاتا۔ ایک دن آئے تو اس (مقروض) کا بچہ باہر آیا' انہوں نے اس سے اس کے باپ کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا' ہاں وہ (میرا باپ) گھر میں موجود ہے اور خزیر (چربی اور آٹے کا سوپ) کھا رہا ہے۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا کہ اے فلاں! باہر آ۔ مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ تو یہاں موجود ہے۔ پس وہ ان کے پاس باہر آیا۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی چیز تجھے مجھ سے چھپاتی ہے؟ اس نے کہا میں تنگ دست ہوں میرے پاس مال نہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ تو تنگ دست ہے؟ تو اس نے کہا۔ ہاں۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رونے لگے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کو قرض معاف ہی کر دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔''

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۳۰۸ (روایت حسن ہے۔)]

بَابُ حَدِيْثِ جَابِرِ الطَّوِيْلِ وَ قِصَّةِ أَبِي الْيَسَرِ

جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور ابوالیسَر کا قصہ

(٨٤٧) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوْا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا أَبَا الْيَسَرِ،

۸۴۷۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ انصار کے اس قبیلے میں علم طلب کرنے کے لیے نکلے اس سے پہلے کہ وہ ہلاک کر دیئے جائیں تو سب سے پہلے ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے

صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَّهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَ عَلٰى أَبِى الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَ مَعَافِرِيٌّ وَ عَلٰى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ: يَاعَمِّ إِنِّيْ أَرٰى فِيْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ: أَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ: ثَمَّ هُوَ؟ قَالُوْا: لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ أَبُوْكَ؟ قَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيْكَةَ أُمِّيْ فَقُلْتُ: اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ: مَاحَمَلَكَ عَلٰى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّيْ؟ قَالَ: أَنَا وَاللّٰهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ! أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ، وَاللّٰهِ! مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ فَأَتٰى بِصَحِيْفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِيْ وَإِلَّا أَنْتَ فِيْ حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ ((وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ) وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا (وَأَشَارَ إِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ) رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ))

ہوئی ان کے ساتھ ان کا غلام تھا اور اس کے پاس کاغذ کا ایک ٹکڑا تھا اور ابوالیسر رضی اللہ عنہ پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی ایک چادر تھی۔ میرے باپ نے ان سے کہا کہ چچا! آپ کے چہرے پر غصہ و پریشانی کے آثار ہیں تو انہوں نے کہا ہاں' بنو حرام قبیلہ کے فلاں بن فلاں کے ذمہ میرا قرض تھا تو میں اس کے گھر آیا' سلام کیا پھر پوچھا کہ کیا فلاں موجود ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔نہیں' تو اس کا بڑا سا لڑکا باہر آیا' میں نے اس سے پوچھا آپ کے والد کہاں ہیں؟ اس نے کہا وہ آپ کی آواز سن کر میری ماں کے کمرے والے پلنگ پر چلا گیا ہے۔تو میں نے کہا' باہر نکل مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تو کہاں ہے۔پس وہ باہر آیا میں نے کہا کہ آپ مجھ سے چھپتے کیوں ہیں؟ تو اس نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا اللہ کی قسم! میں اس بات سے ڈر گیا کہ بات چیت میں مجھے آپ سے جھوٹ بولنا پڑے گا۔اور آپ سے کیے گئے وعدہ کی خلاف ورزی ہو جائے گی۔ اور آپ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی تھے اور میں اللہ کی قسم! تنگ دست ہوں' میں نے کہا کیا اللہ کی قسم! اٹھا کر کہتا ہے اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے کہا کہ تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے کہا تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے اس نے کہا اللہ کی قسم! پس انہوں نے کھاتا منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔کہا: اگر تو قرض دے سکے تو دے دینا' ورنہ تجھے معاف ہے۔کیوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا 'اور اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا' اور میرے ان کانوں نے سنا 'اور دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا' میرے اس دل نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو یاد کیا کہ آپ فرما رہے تھے''جس شخص نے تنگ دست وغریب کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کیا تو اللہ اس کو اپنے سائے میں جگہ دے گا۔''

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب الزھد۔ باب حدیث جابر الطویل وقصة أبی الیسر]

(٨٤٨) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ((أُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهٖ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ (قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا) قَالَ يَارَبِّ آتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَ كَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((قُلْتُ فَهُوَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ مَرْفُوْعٌ عَنْهُمَا وَأَيْضًا فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ مَرْفُوْعًا ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَاكُنْتَ تَعْمَلُ؟ قَالَ (فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ) فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْفِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهٗ))

٨٤٨۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندہ لایا گیا جس کو اللہ نے مال دیا ہوا تھا۔ اللہ نے اس سے پوچھا' تو نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے گا' اور وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے میرے رب! آپ نے مجھے اپنا مال دیا پس میں لوگوں کو سودا بیچتا تھا اور میری عادت معاف اور درگزر کرنے کی تھی۔ میں مال دار کو آسانی دیتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا' تو اللہ نے فرمایا اس (معاف کرنے) کا میں تجھ سے زیادہ حق دار ہوں' میرے بندے سے درگزر کرو۔''

عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا'

میں کہتا ہوں (صاحب کتاب) کہ یہ روایت ان دونوں سے مرفوع ہے۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

ویسے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بھی ثابت ہے (جس کے یہ الفاظ ہیں) ایک آدمی فوت ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ اس سے پوچھا گیا' تو دنیا میں کیا عمل کرتا تھا؟ (راوی کہتا ہے کہ یا تو اس کو یاد آیا یا اس کو یاد کرایا گیا) تو اس نے کہا میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور اس کا قرض معاف کر دیتا تھا۔ پس اس کو (اس وجہ سے) معاف کر دیا گیا۔''

فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَأَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

تخریج: [صحیح مسلم' کتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر]

تشریح: مرفوع حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ سے بیان ہو اور موقوف سے مراد صحابی کا اپنا قول۔

(٨٤٩) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهٗ

٨٤٩۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی موجود نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ مال دار تھا'

كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَ كَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ))

لوگوں سے کاروبار کرتا تھا۔ اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ تنگ دست کو معاف کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کا اس سے زیادہ حق دار ہوں' اس کو معاف کر دو۔"

تخريج: [صحيح مسلم' كتاب المساقاة- باب فضل إنظار المعسر]

(٨٥٠) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ)) قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ)) قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَقُوْلُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ قَالَ لَهُ: ((بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ))

۸۵۰۔ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو آدمی کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اس کو اس قرض کی مانند صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔" بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس قرض کے دگنا صدقہ کرنے کی مانند ثواب ملتا ہے۔" تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں نے آپ سے سنا کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس قرض کی مانند صدقہ کا ثواب ملتا ہے پھر میں نے آپ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس قرض سے دگنا صدقہ کرنے کی مانند ثواب ملتا ہے۔ تو آپ نے اس (بریدہ) سے فرمایا "ہر روز قرض کی مانند صدقہ کا ثواب قرض واپس کرنے کی مقررہ مدت سے پہلے ہے اور قرض واپس کرنے کی مقررہ مدت آنے کے بعد جس نے اس (تنگ دست مقروض) کو مہلت دی تو اس کو ہر روز قرض سے دگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔"

تخريج: [مسند أحمد: ٥/ ٣٦٠ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ اتِّخَاذِ الْغَنَمِ مِنَ الْمَاشِيَةِ وَغَيْرِهَا

چوپایوں میں سے بکری وغیرہ پالنے کی فضیلت

(٨٥١) عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((اتَّخِذِيْ غَنَمًا فَإِنَّ

۸۵۱۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: "بکری پال کیونکہ اس میں برکت ہے۔"

فِيهَا بَرَكَةً))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْخَطِيْبِ يَا أُمَّ هَانِي ءٍ اتَّخِذِيْ غَنَمًا فَإِنَّهَا تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ بِخَيْرٍ))

اور خطیب بغداوی کی روایت میں ہے ”اے ام ہانی! بکری پال‘ وہ صبح وشام خیر (دودھ) لاتی ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب اتخاذ الماشية]

(٨٥٢) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ ((الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

۸۵۲۔عروہ بارقی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اونٹ گھر والوں کے لیے باعثِ عزت اور بکریاں باعثِ برکت ہیں اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے۔“

فِي الزَّوَائِدِ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بَعْضُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِهٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّمَا انْفَرَدَ ابْنُ مَاجَةَ بِذِكْرِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فَلِذٰلِكَ ذَكَرْتُهُ۔

یہ روایت مجمع الزوائد میں صحیح سند کے ساتھ بخاری ومسلم کی شرطوں کے مطابق موجود ہے۔ بلکہ اس سند سے اس حدیث کا بعض حصہ بخاری ومسلم میں بھی ہے۔ میں نے ابن ماجہ والی روایت اس لیے ذکر کی ہے کہ اونٹ وبکری کا ذکر صرف اسی میں ہے۔

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب اتخاذ الماشية (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ اتِّخَاذِ الدِّيْكِ — مرغ پالنے کی فضیلت

(٨٥٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ))

۸۵۳۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرغ کو گالی مت دو کیونکہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔“

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في الديك والبهائم (روایت صحیح ہے۔)]

(٨٥٤) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: ((كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ)) قَالَ قُلْتُ أَيَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّيْ؟ فَقَالَتْ ((كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى))

۸۵۴۔مسروق روایت کرتے ہیں‘ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا ”آپ عمل میں دوام (ہمیشگی) کو پسند فرماتے تھے“ میں نے کہا وہ نماز (تہجد) کب پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ”جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھتے اور نماز پڑھتے“۔

تخریج: [صحیح مسلم‘ کتاب صلاة المسافرین۔ باب صلاة اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل]

(٨٥٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

۸۵۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا))

"جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب استحباب الدعاء عند صياح الديك]

فَضْلُ رَعْيِ الْغَنَمِ

بکریاں چرانے کی فضیلت

(٨٥٦) أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ)) قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ: سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْأَمَةُ: الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرٰى: الشُّؤْمٰى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ: الْأَشْأَمُ۔

٨٥٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "فخر اور بڑائی کرنا اونٹ والوں، زمینداروں میں ہے اور عاجزی وطمانیت بکری والوں میں ہوتی ہے اور ایمان اور حکمت تو یمنی ہے۔"
اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں یمن کا نام یمن اس لیے رکھا گیا کہ وہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور شام کو شام اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ کے بائیں طرف ہے اور المشأمة سے مراد المیسرة اور الید الیسری یعنی کہ الشومیٰ یعنی بائیں جانب۔ اور الجانب الأیسر الجانب الاشأم یعنی بائیں جانب۔

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب المناقب۔ باب المناقب]

(٨٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ)) فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ))

٨٥٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا "اللہ نے جو نبی بھی بھیجا' اس نے بکریاں چرائیں۔" آپ کے صحابہ نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں۔ میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کے بدلے چرایا کرتا تھا۔"

تخریج: [صحيح البخاری' كتاب الإجارة، باب من رعى الغنم على قراريط]

(٨٥٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ

٨٥٨۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال وہ

خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ))

بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کے اوپر اور بارش کی جگہوں (جنگلوں) میں جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے شہر سے فرار ہوگا۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب الإیمان، باب من الدین الفرار من الفتن۔ و کتاب بدء الخلق۔ باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال]

(۸۵۹) حَدِيْثُ الْغَنَمُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ أَوِ الشَّاةُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ))

۸۵۹۔ "بکری جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔"

تخریج: [البیهقی: ۲/ ۴۴۹۔ (یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔)]

فَضْلُ الْمَمْلُوْكِ إِذَا أَطَاعَ اللّٰهَ وَأَدّٰى حَقَّ سَيِّدِهٖ

اللہ کی اطاعت اور اپنے سردار کا حق ادا کرنے والے غلام کی فضیلت

(۸۶۰) حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى مَرْفُوْعًا ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ أَجْرَانِ))

۸۶۰۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا "تین آدمیوں کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اہل کتاب کا وہ آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد ﷺ پر ایمان لایا۔ غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے مالکوں کا بھی۔ اور وہ آدمی جس کی ایک لونڈی ہو پس اس نے اس کو ادب سکھایا اور اس کی بہترین تربیت کی' اسے علم سکھایا اور اسے بہترین تعلیم سے آراستہ کیا' پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لی۔"

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العلم، باب تعلیم الرجل أمته وأهله۔ و صحیح مسلم' کتاب الإیمان، باب وجوب الإیمان برسالة نبینا محمد ﷺ إلی جمیع الناس]

(۸۶۱) عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ)) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّيْ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوْتَ وَ أَنَا مَمْلُوْكٌ))

۸۶۱۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نیک غلام کے لیے دگنا اجر وثواب ہے۔" اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ' حج اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں غلام مروں (یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جیسے آگے وضاحت

موجود ہے)۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ مُسْلِمٍ ((وَالَّذِیْ نَفْسُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ لَوْ لَا الْجِهَادُ ......)) اَلْحَدِیْثُ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا'' (آگے گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔)

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سیده۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الأیمان۔ باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسیده]

تشریح: حدیث کا شروع ''نیک غلام کے لیے دگنا اجر ہے۔'' مرفوع ہے۔ اسکے بعد حدیث موقوف ہے کیوں کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

(٨٦٢) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ یُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَیَنْصَحُ لِسَیِّدِهٖ))

٨٦٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا ''اچھی چیز ان (غلاموں) میں سے کسی کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کرے اور اپنے سردار کی خیر خواہی کرے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سیده]

(٨٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ سَیِّدَهٗ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ کَانَ لَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ))

٨٦٣۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک آدمی جب اپنے سردار کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے تو اس کو دگنا اجر وثواب ملے گا۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سیده۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الأیمان۔ باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسیده]

(٨٦٤) عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لِلْمَمْلُوْكِ الَّذِیْ یُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَیُؤَدِّیْ إِلٰی سَیِّدِهِ الَّذِیْ لَهٗ عَلَیْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِیْحَةِ وَالطَّاعَةِ أَجْرَانِ))

٨٦٤۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ''وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھے انداز سے کرتا ہے اور اپنے سردار کا پورا پورا حق ادا کرتا ہے اور اس کی اطاعت و خیر خواہی کرتا ہے' تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔''

وَزَادَ أَبُوْ یَعْلٰی ((أَجْرُ مَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَأَجْرُ مَا أَدّٰی إِلٰی مَلِیْکِهِ الَّذِیْ عَلَیْهِ مِنَ الْحَقِّ))

اور ابویعلیٰ نے زائد الفاظ نقل کیے ہیں ''ایک اجر اپنے رب کی اچھے انداز سے عبادت کرنے کی وجہ سے اور ایک اجر اپنے سردار کا حق ادا کرنے کی وجہ سے۔''

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق، باب کراہیة التطاول علی الرقیق۔ و مسند أبی یعلی۔۸۳۰۸]

فَضْلُ الْعِتْقِ وَالْإِعَانَةِ عَلَيْهِ

قَالَ تَعَالٰى: ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (البلد: ۱۳ تا ۱۷)

آزاد کرنے اور آزادی دلانے میں اعانت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔ یا بھوک والے دن کھانا کھلانا' کسی رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار مسکین کو پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے۔''

(۸٦٥) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ))

قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رحمه الله إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ۔ فَأَعْتَقَهُ۔

۸٦۵۔ علی بن حسین رحمہ اللہ کے شاگرد سعید بن مرجانہ بیان کرتے ہیں مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا' اللہ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دے گا۔''

سعید بن مرجانہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں علی بن حسین رحمہ اللہ کے پاس گیا (اور حدیث بیان کی) تو انہوں نے وہ اپنا غلام آزاد کر دیا جو ان کو حضرت عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ نے دس ہزار درہم یا ہزار دینار کا دیا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سننے کے بعد میں نے یہ حدیث علی بن حسین رحمہ اللہ کو سنائی۔ تو انہوں نے اپنا وہ غلام آزاد کر دیا جو انہوں نے ابن جعفر رحمہ اللہ سے دس ہزار درہم یا ہزار دینار میں خریدا تھا۔

وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ))

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے' ''جس شخص نے کوئی مومن گردن (جان) آزاد کی۔ اللہ اس غلام کے ایک ایک عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم

لَفْظُ مُسْلِمٍ

سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ اس کی شرم گاہ کے بدلے آزاد ہو جائے گی (یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں)۔

تخریج: [صحیح البخاری' کتاب العتق، باب فی العتق وفضله۔ و صحیح مسلم' کتاب العتق۔ باب فضل العتق۔ و صحیح البخاری۔ کتاب کفارات الأیمان۔ باب قول اللّٰه تعالٰی ((أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ)) وأیّ الرقاب أزکی؟]

(٨٦٦) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَ أَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا))

٨٦٥۔ ابوامامہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو یہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا اور جس مسلمان آدمی نے دو مسلمان عورتیں آزاد کیں تو یہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوں گی۔ ان کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو وہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوگی اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کو کفایت کرے گا۔''

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَ فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عِتْقَ الذُّكُوْرِ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْإِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ))

امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کا آزاد کرنا عورتوں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو یہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوگا' اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا۔''

تخریج: [جامع الترمذی' أبواب النذور والأیمان، باب ماجاء فی فضل من أعتق (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(٨٦٧) حَدِيْثُ أَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ (عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ) مَرْفُوْعًا وَ فِيْهِ ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ، وَأَيُّمَا

٨٦٧۔ ابونجیح سلمی عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس میں ہے ''جس مسلمان نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ہڈی کے لیے اس (آزاد کیے ہوئے) کی ہڈی کو بچاؤ کا ذریعہ بنا کر جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور جس عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

امْرَأَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرِّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اس کی ہر ہڈی کے لیے اس (آزاد کی ہوئی) کی ہر ہڈی کو قیامت کے دن بچاؤ کا ذریعہ بنا کر جہنم سے آزاد کر دے گا۔"

تخریج: [سنن أبي داؤد، كتاب العتق، باب أي الرقاب أفضل (روایت صحیح ہے)]

(٨٦٨) حَدِيْثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ((عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوَ لَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ ((لَا أَنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا وَ فَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِيْ عِتْقِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ))

۸۶۸۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تو آپ نے فرمایا "اگرچہ تو نے کلام مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا اہم کیا ہے۔ جان آزاد کرا اور گردن چھڑا۔" تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا وہ دونوں ایک نہیں؟ آپ نے فرمایا "نہیں۔ جان آزاد کا مطلب ہے کہ تو اکیلا اس کو آزاد کرے اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں تعاون کرے اور بکثرت دودھ دینے والے جانور کو عاریۃً دے اور ظالم رشتہ دار سے اچھا سلوک کر۔ پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا اور اچھائی کا حکم کر اور برائی سے روک۔ پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان پر قابو رکھ کہ وہ خیر کے سوا کچھ نہ کہے۔"

تخریج: [مسند أحمد: ۴/ ۲۹۹۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ عِتْقِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهٖ

اولاد کا والد کو آزاد کرنے کی فضیلت

(٨٦٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَالِدَهٗ) إِلَّا أَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ))

۸۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اولاد اپنے والد کا صرف اسی صورت میں بدلہ دے سکتی ہے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو وہ خرید کر اسے آزاد کر دے۔"

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب العتق۔ باب فضل عتق الوالد۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْعِتْقِ لِمَنْ لَطَمَ غُلَامَهُ ((عَبْدَهُ))

اپنے غلام کو تھپڑ مارنے والے کے آزاد کرنے کی فضیلت

(٨٧٠) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ! اَللّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْلَمَسَّتْكَ النَّارُ))

٨٧٠۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے پیچھے سے آواز سنی ''ابومسعود! جان لے کہ اللہ تجھ پر تیرے اس غلام پر قدرت رکھنے سے زیادہ قادر ہے'' میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس میں نے کہا اللہ کے رسول! وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ نے فرمایا ''اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے آگ ضرور لگتی۔''

تخریج: [صحيح مسلم' كتاب الأيمان- باب صحبة المماليك و كفاره من لطم عبده]

مَا هِيَ أَفْضَلُ الرِّقَابِ لِلْعِتْقِ؟

سب سے افضل کون سی گردن آزاد کرنا ہے؟

(٨٧١) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ)) قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟قَالَ: ((تُعِيْنُ صَانِعًا أَوْتَصْنَعُ لِأَخْرَقَ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ ((أَغْلَاهَا ثَمَنًا)) بَدَلَ ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا))

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((أَكْثَرُهَا ثَمَنًا))

٨٧١۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جناب کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا'' میں نے کہا کونسی گردن آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ''جو اپنے مالک کی نظروں میں سب سے زیادہ عمدہ اور اونچی قیمت والی ہو'' میں نے عرض کیا کہ اگر میں یہ نہ کر سکوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''کسی کاریگر کی مدد کر دو یا بے ہنر کا کام کر دو۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو۔ یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔''

اور مسند احمد کی روایت میں ''زیادہ قیمتی'' کے بجائے یہ لفظ ہیں ''سب سے غالی ''مہنگی'' قیمت والی ہو۔''

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''جو زیادہ قیمت والی ہو۔''

تخریج: [صحيح البخارى' كتاب العتق، باب أى الرقاب أفضل- و صحيح مسلم' كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله أفضل الأعمال- و مسند أحمد ٢/ ٣٨٨]

كِتَابُ النِّكَاح

نکاح کا بیان

فَضْلُ النِّكَاحِ

نکاح کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ (النساء: ٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو۔''

(٨٧٢) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَاكُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

٨٧٢۔ علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا، اے ابوعبدالرحمان! (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پس وہ دونوں علیحدگی میں چلے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم آپ کی کسی کنواری لڑکی سے شادی نہ کرادیں تاکہ وہ آپ کو ماضی کے ایام یاد کرادے؟ پس جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں اس کی ضرورت نہیں تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا تو کہا: علقمہ! پس میں ان کے پاس گیا تو وہ کہہ رہے تھے اگر آپ یہ کہتے ہیں (کہ میں نکاح کروں) تو نبی ﷺ نے بھی فرمایا: ''اے نوجوانوں کے گروہ! جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے اور جو (نکاح کی) طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس کی قوت شہوت کو کم کردیتا ہے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ...... الْحَدِيْثَ۔

اور ایک روایت میں ہے: ''جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ باعث شرم و حیا اور باعث عفت و عصمت ہے ......'' آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحيح البخاري۔ كتاب النكاح۔ باب قول النبي من استطاع الباءة فليتزوج]

(٨٧٣) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ هُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فِتْيَةٍ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا

٨٧٣۔ علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تم میں سے جو نکاح کی طاقت و قدرت رکھتا ہو تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ باعث شرم و حیاء اور باعث عفت و عصمت ہے۔ اور جو

فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔))

(نکاح کی طاقت) نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی قوت شہوت کو کم کرے گا۔"

تخريج : [سنن النسائي۔ كتاب الصيام۔ ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة۔ (روایت صحیح ہے)]

(٨٧٤) أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))

۸۷۴۔ حمید بن ابی حمید الطّویل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے: "تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر آئے، اور نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا، جب ان کو بتلایا گیا۔ تو گویا انہوں نے اس کو کم خیال کیا۔ کہنے لگے۔ ہم کو نبی ﷺ سے کیا نسبت؟ اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں (ہم لوگ گناہ گار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنی چاہیئے) ان میں سے ایک کہنے لگا، میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ اور دوسرا کہنے لگا میں تو ہمیشہ روزہ دار رہوں گا، کبھی افطار نہیں کروں گا، تیسرا کہنے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: "تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں، اور تم سب سے بڑھ کر پرہیزگار ہوں، مگر میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں لہٰذا جس کسی نے بھی میری سنت سے منہ پھیرا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب النكاح۔ باب الترغيب في النكاح]

فَضْلُ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ الْوَلُوْدِ

دین دار اور زیادہ اولاد دینے والی عورت سے نکاح کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ (الفرقان: ۷۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اور یہ دعا کرتے ہیں، کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔"

(٨٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ))

۸۷۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عورت سے چار وجوہ کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال اس کے حسب ونسب' اس کے حسن و جمال اور اس کا دین' پس تم دین دار عورت کو حاصل کرو' تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب النكاح۔ باب الأكفاء في الدين]

(٨٧٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

۸۷۶۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا فائدے کی چیز ہے' اور دنیا کا بہترین فائدہ نیک عورت ہے۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب الرضاع۔ باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة]

(٨٧٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ))

۸۷۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا' کون سی عورت بہتر ہے؟ فرمایا: ''جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے' جب اس کو حکم کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے نفس اور مال میں ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو اس (کے خاوند) کو ناپسند ہو۔''

وَلَفْظُ الطَّيَالِسِيِّ: ((خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِي إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا سَرَّتْكَ، وَإِذَا أَمَرْتَهَا أَطَاعَتْكَ وَإِذَا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظَتْكَ فِي نَفْسِهَا وَمَالِكَ))

اور طیالسی کی روایت میں ہے: ''بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کو دیکھے تو وہ تجھے خوش کر دے' جب تو اس کو حکم کرے تو وہ تیری اطاعت کرے اور جب تو اس سے غائب ہو تو وہ اپنے نفس اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔''

تخریج : [سنن النسائي۔ كتاب النكاح۔ باب كراهية تزويج الزناة و مسند طيالسي۔ ۲۳۲۵ یہ روایت حسن لغیرہ ہے]

(٨٧٨) حَدَّثَنِي سَلْمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبٌ لِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَبًّا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)) قَالَ فَحَدَّثَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْلُكَ تَبًّا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۸۷۸۔ سلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی ہذیل رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھی نے بیان کیا' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے اور چاندی کے لیے ہلاکت و تباہی ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں' میرے ساتھی نے مجھے یہ بھی بیان کیا کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا' تو انہوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے فرمان: ''سونے چاندی کے لیے

مَاذَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِسَانًا ذَاكِرًا، وَ قَلْبًا شَاكِرًا، وَزَوْجَةً تُعِيْنُ عَلَى الْآخِرَةِ))

ہلاکت وتباہی ہو'' کا کیا مطلب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذکر کرنے والی زبان' شکر کرنے والا دل اور ایسی بیوی جو آخرت کی زندگی سنوارنے میں مدد ومعاون ہو (اس کے علاوہ سب ہلاکت و تباہی کا سامان ہے۔)''

تخريج : [مسند أحمد۔٥/ ٣٦٦ (روایت صحیح ہے۔)]

(٨٧٩) عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ، الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ وَأَرْبَعٌ مِنَ الشِّقَاءِ: الْجَارُ السُّوْءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوْءُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوْءُ، وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ))

٨٧٩۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں سعادت وخوش نصیبی میں سے ہیں۔
(١)۔ نیک عورت (٢)۔ وسیع رہائش (٣)۔ اچھا پڑوسی (٤)۔ بہترین سواری۔
چار چیزیں بدبختی و بدنصیبی میں سے ہیں۔ (١)۔ برا پڑوسی (٢)۔ بری عورت (٣)۔ بری سواری (٤)۔ تنگ رہائش

تخريج : [صحيح ابن حبان ۔ ١٢٣٢ (روایت صحیح ہے۔)]

(٨٨٠) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ : إِنِّيْ أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّ جَمَالٍ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ:((لَا)) ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ))

٨٨٠۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے حسب ونسب اور حسن و جمال والی عورت میسر آ رہی ہے' جو اولاد نہیں جنتی (شاید اس کو حیض نہ آتا ہو یا پہلے خاوند کے پاس اولاد نہ جننے کی وجہ سے اس نے کہا ہو) کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' وہ دوبارہ آیا۔ آپ نے اس کو منع کیا پھر تیسری دفعہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''خاوندوں سے زیادہ محبت کرنے والیوں اور زیادہ اولاد جننے والیوں سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔''

تخريج : [سنن أبي داؤد 'أول كتاب النكاح۔ باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء۔ (روایت حسن ہے)]

مَعُوْنَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ النَّاكِحَ يُرِيْدُ الْعِفَافَ

پاک دامنی اختیار کرنے کے ارادے سے نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

(٨٨١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٨٨١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَافَ))

''اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل و کرم سے) تین آدمیوں کی مدد کرنا اپنے ذمے لے لیا ہے۔ (۱)۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲)۔ مکاتب غلام جو اپنی مکاتبت کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہے۔ (۳)۔ اور پاک دامنی اختیار کرنے کے ارادہ سے نکاح کرنے والا۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء فی المجاهد والناكح والمكاتب و عون الله أياهم۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ خَوْفًا مِّنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت

قَالَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ (النساء:۳۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور تمہیں عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَامَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾ (المؤمنون:۱۔۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامت زدہ لوگوں میں سے نہیں ہیں اس کے سوا جو اور ڈھونڈیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں ...... یہی ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ﴾...... إِلٰى قَوْلِهِ ﴿أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ﴾ (المعارج:۲۹۔۳۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و اقرار کا پاس رکھتے ہیں اور جو

اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں' اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور:٣٠-٣١) وَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَضْلُ غَضِّ الْبَصَرِ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں' اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے' وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ سب سے خبردار ہے۔ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی اوڑھے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔"
(اس آیت میں نگاہیں نیچی رکھنے کی فضیلت ہے۔)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب:٣٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں' ان (سب) کے لیے اللہ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾۔ (النازعات:٤٠-٤١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمٰن:٤٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا' دو جنتیں ہیں۔''

(٨٨٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) وَلَفْظُ التِّرْمَذِيِّ: ((مَنْ يَّتَكَفَّلْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلْ لَهُ الْجَنَّةَ))

٨٨٢۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اپنی زبان و شرم گاہ کی ضمانت دے (کہ ان کو ناجائز استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (یعنی وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا)'' اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔ ''جو مجھے زبان اور شرم گاہ کی کفالت (ضمانت) دے میں اس کے لیے جنت کی کفالت (ضمانت) دیتا ہوں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حفظ اللسان۔ وجامع الترمذی' أبواب الزھد۔ باب ما جاء فی حفظ اللسان۔ حدیث ٢٤٠٨]

(٨٨٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَّقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

٨٨٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جس شخص کو اس کی زبان اور اس کی شرم گاہ کے شر سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

تخریج : [جامع الترمذی ۔کتاب الزھد۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ رقم الحدیث ٢٤٠٩]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کے تذکرہ میں فرمایا: ''اس عورت نے جس کے گھر میں وہ (یوسف) تھے ان (یوسف) کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی لو آ جاؤ۔ یوسف نے کہا' اللہ تعالیٰ کی پناہ' وہ میرا رب ہے مجھے اس نے اچھی طرح رکھا ہے' یقیناً بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔ اس عورت نے یوسف کی طرف کا قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا' دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر

عَنْ نَّفْسِي وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَ اِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ وَ اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (یوسف:۲۳-۳۱)

دونوں کومل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے پس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔ یوسف نے کہا' یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کُرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور اگر اس کا کُرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے۔ خاوند نے جو دیکھا کہ یوسف کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے' بے شک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔ یوسف اب اس بات کو آتی جاتی کرو' اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر' بے شک تو گناہ گاروں میں سے ہے۔ اور شہر کی عورتوں میں (چرچا) ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کے لیے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے' اس کے دل میں یوسف کی محبت بیٹھ گئی ہے ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔ اس نے جب ان کی اس پُر فریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا' ان کے لیے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف ان کے سامنے چلے آؤ' ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور زبان سے نکل گیا کہ حاشاللہ۔ یہ انسان تو ہرگز نہیں' یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔ اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا' یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں' میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا' اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہو گا۔ یوسف نے دعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں' اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے۔

(٨٨٤) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ ......)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْهِ ((وَ رَجُلٌ طَلَبَتْهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ:دَعَتْهُ۔ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ......))اَلْحَدِيْثُ

۸۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات آدمی ہیں جن کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عدل وانصاف کرنے والا بادشاہ۔'' اسی حدیث میں ہے کہ (ان سات آدمیوں میں سے) ''ایک وہ آدمی ہوگا جس کو خاندانی وجاہت اور حسن و جمال والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ جواب میں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔'' (لہٰذا میں گناہ کا ارتکاب نہیں کرسکتا)

تخريج : [صحيح البخارى-كتاب الأذان- باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد]

(٨٨٥) حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِي الثَّلَاثَةِ أَصْحَابِ الْغَارِ ((خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَّمْشُوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوْا فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ ......)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْهِ: ((وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَأَشَدِّ مَايُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَاتَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ......)) اَلْحَدِيْثُ

۸۸۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ان تین آدمیوں کے بارے میں ہے جو غار میں پھنس گئے تھے (کہ آپ نے فرمایا): ''تین آدمی (سفر میں) چل رہے تھے کہ راستہ میں بارش ہوگئی پس وہ ایک پہاڑ میں داخل ہوگئے ان پر ایک پتھر گرنے کی وجہ سے غار بند ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں' کہ ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ تم اپنے سب سے افضل عمل کے توسّل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' پس ان میں سے ایک نے کہا'' اور اسی حدیث میں ہے کہ'' دوسرے نے (دعا کرتے ہوئے) کہا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹیوں میں سے ایک عورت سے شدید محبت کرتا تھا جیسا کہ مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے۔ پس اس (عورت) نے کہا' کہ تو اس کے قریب نہیں آسکتا حتیٰ کہ سو دینار اس کو دے پس میں نے کوشش کر کے (سو دینار) جمع کر لیے پس جب میں (اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا' تو اس نے کہا' اللہ سے ڈر' اور اس مہر کو ناحق مت توڑ۔ (اس کی بات نے مجھ پر خوف طاری کر دیا) پس میں کھڑا ہوگیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ یااللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو یہ نازل شدہ مصیبت ہم سے دور کر۔ راوی نے کہا کہ وہ مصیبت ان سے دوتہائی

دور ہو گئی۔......'' آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب اذا اشتری شیأ لغیرہ بغیر إذنہ فرضی]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا میں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ دینا جائز ہے' البتہ کسی کی ذات کا وسیلہ ایک بدعی اور غیر ثابت عمل ہے جس سے بچنا چاہیے' کیونکہ ایک تو اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں دوسرا یہ عقل کے بھی خلاف ہے

(۸۸۶) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا' وَصَامَتْ شَهْرَهَا' وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا' دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ))

۸۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان المبارک کے روزے رکھے' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت بجا لائے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

تخریج : [صحیح ابن حبان۔۱۲۹۶ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

اس شخص کی فضیلت جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے

(۸۸۷) حَدَّثَنِی أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَیُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِیْدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا' وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِیْبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَ أَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِیِّهِ وَ آمَنَ یَعْنِیْ بِیْ فَلَهُ أَجْرَانِ وَ أَیُّمَا مَمْلُوْكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِیْهِ وَ حَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ))

قَالَ الشَّعْبِیُّ: خُذْهَا بِغَیْرِ شَیْءٍ' قَدْ كَانَ الرَّجُلُ یَرْحَلُ فِیْمَا دُوْنَهَا إِلَى الْمَدِیْنَةِ۔

۸۸۷۔ ابو بردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اسے خوب اچھی طرح تعلیم دے اور اسے اچھی طرح ادب سکھائے اور اس کے بعد اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور جو شخص بھی اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور وہ مجھ پر بھی ایمان لائے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام اپنے مالک کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔''

شعبی رحمہ اللہ نے (یہ حدیث سنانے کے بعد اپنے شاگرد سے) کہا کہ بغیر کسی محنت کے اس حدیث کو سیکھ لو اس سے پہلے طالب علموں کو اس حدیث سے کم کے لیے بھی مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا))

ابو بردہ اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''(جو آدمی اپنی لونڈی کی اچھی تربیت کرے پھر) اس کو

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ أَیْضًا: ((ثَلَاثَةٌ یُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ: الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَیُعَلِّمُهَا فَیُحْسِنُ تَعْلِیْمَهَا وَیُؤَدِّبُهَا فَیُحْسِنُ تَأْدِیْبَهَا فَیَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ......)) اَلْحَدِیْثَ

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ أَوَّلِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِیِّ قَالَ: رَأَیْتُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِیَّ فَقَالَ: یَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ یَقُوْلُوْنَ فِی الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ؟ فَقَالَ الشَّعْبِیُّ حَدَّثَنِیْ أَبُوْبُرْدَةَ ابْنُ أَبِیْ مُوْسٰی عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ یُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ......))اَلْحَدِیْثَ

آزاد کردے (اور شادی کر لے) پھر اس کو حق مہر دے۔"

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: "تین آدمی ایسے ہیں جن کو دوہرا ثواب دیا جائے گا' ایک وہ آدمی جس کی لونڈی ہو اور وہ اسے خوب اچھی طرح تعلیم دے اور اسے اچھی طرح ادب سکھائے۔ پھر اس سے شادی کر لے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے......" آخر حدیث تک۔

اور مسلم شریف کی حدیث کے شروع میں زائد الفاظ یہ ہیں صالح بن صالح ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہلِ خراسان کے ایک آدمی کو دیکھا اس نے امام شعبی سے سوال کیا پس اس نے کہا کہ اے ابو عمرو! بے شک ہمارے اہلِ خراسان میں سے پہلے لوگ (بزرگ) اس آدمی کے بارے میں کہتے ہیں کہ جو اپنی لونڈی کو آزاد کر دے پھر اس سے شادی کر لے تو وہ اپنی سواری (اونٹنی وغیرہ) پر سوار ہونے والے کی طرح ہے۔ تو امام شعبی نے کہا کہ مجھے ابو بردہ نے بیان کیا اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمی ایسے ہیں جن کو دوہرا اجر (ثواب) دیا جائے گا......" آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح' باب اتخاذ السراری' ومن أعتق جاریة ثم تزوجها۔ صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب وجوب الإیمان برسالة نبینا محمد إلی جمیع الناس......]

فَضْلُ التَّسْمِیَةِ وَمَا یُقَالُ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت بسم اللہ اور دعا پڑھنے کی فضیلت

(۸۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ یَقُوْلُ حِیْنَ یَأْتِیْ أَهْلَهُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَیْنَهُمَا فِیْ ذٰلِكَ أَوْقُضِیَ وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّهُ شَیْطَانٌ أَبَدًا))

۸۸۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس ہم بستری کے لیے آئے تو بسم اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے پھر ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہو گا شیطان اسے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ......)) اَلْحَدِيْثُ

اور مسلم کی روایت میں ہے "اگر کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس ہم بستری کے لیے آئے اور بسم اللہ کہے......" آخر حدیث تک

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب النكاح- باب مايقول الرجل إذا أتى أهله وصحيح مسلم- كتاب النكاح- باب مايستحب أن يقوله عند الجماع]

فَضْلُ الْجِمَاعِ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ

اچھی نیت سے جماع کرنے کی فضیلت

(٨٨٩) حَدِيْثُ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ ...... اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْ آخِرِهِ ((وَ فِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَيَأْتِيْ أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ:((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا))۔

٨٨٩۔ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے عرض کیا' اللہ کے رسول ! مال دار لوگ زیادہ اجر لے گئے' وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں' اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اس حدیث کے آخر میں ہے۔ "اور تمہاری شرم گاہ (کی حفاظت) میں بھی صدقہ ہے۔" انہوں نے سوال کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک شخص (شرم گاہ کے ذریعے سے) اپنی جنسی شہوت پوری کرے' کیا اس پر بھی اس کے لیے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ بتاؤ اگر وہ اپنی شہوت حرام جگہ سے پوری کرے تو اسے گناہ ہو گا؟ (ضرور ہو گا) پس اسی طرح وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔"

تخريج : [(صحيح مسلم- كتاب الزكاة- باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں نیک عمل کا مفہوم بڑا وسیع ہے حتیٰ کہ جائز طریقہ سے فطری عادات کی تکمیل پر بھی اجر ملتا ہے' بشرطیکہ اچھے ارادے سے کیا جائے۔

(٨٩٠) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَ هِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ:((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَّتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ))

٨٩٠۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا (نظر پڑ گئی) تو آپ اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے وہ چمڑا درست کرنے میں مشغول تھیں' پس آپ ﷺ نے اپنی ضرورت پوری کی۔ پھر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لا کر فرمایا: "بے شک عورت شیطان کی صورت میں آتی جاتی ہے (یعنی فتنہ کا باعث ہے) پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو وہ اپنی بیوی کے پاس آ جائے اس سے اس کے دل کے خیالات اور وساوس جاتے رہیں گے۔"

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب النكاح۔ باب ندب من رأى امرأة فوقعت فى نفسه]

(۸۹۱) عَنْ أَزْهَرِ بْنِ سَعِيْدِ الْحَرَازِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِيْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ كَانَ شَيْءٌ ؟ قَالَ ((أَجَلْ مَرَّتْ بِيْ فُلَانَةٌ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ شَهْوَةُ النِّسَاءِ فَأَتَيْتُ بَعْضَ أَزْوَاجِيْ فَأَصَبْتُهَا فَكَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا فَإِنَّهُ مِنْ أَمَاثِلِ أَعْمَالِكُمْ إِتْيَانَ الْحَلَالِ))

۸۹۱۔ ازہر بن سعید حراری روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کو سنا' وہ بیان کرتے ہیں۔ رسول ﷺ اپنے ساتھیوں میں تشریف فرما تھے کہ اچانک گھر تشریف لے گئے' جب واپس آئے تو غسل کر کے آئے' ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی بات ہو گئی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں فلاں عورت کے گزرنے کی وجہ سے میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہو گئی تو میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے اپنی ضرورت پوری کی' تم بھی اسی طرح کیا کرو' بے شک حلال کام کرنا تمہارے افضل اعمال میں سے ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۴/ ۲۳۱) (روایت صحیح لغیرہ ہے دیکھئے۔ مسند احمد: ۲۹/ ۵۵۸)]

فَضْلُ مَنْ زَوَّجَ أَوْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اس شخص کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کے لیے شادی کرائے یا شادی کرے

(۸۹۲) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصَةَ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ. وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ)) فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ :((تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِيْ اِعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِيْنِيْ)) قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ وَ أَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۸۹۲۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوعمرو بن حفصہ رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق بتہ دے دی اور وہ موجود نہیں تھے۔ پس ان کے وکیل نے ان کے لیے جَو بھیجے جن کو اس نے (جَو ہونے یا قلیل ہونے کی بناء پر) قبول نہیں کیا تو اس نے کہا' اللہ کی قسم! تیرا ہم پر کوئی حق نہیں' پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا خرچ اس کے ذمہ نہیں۔'' آپ ﷺ نے اس کو اُمِ شریک کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا' پھر فرمایا' ''اس عورت کے پاس تو لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے' تو ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس عدت گزار' وہ نابینا آدمی ہے' تو اپنے کپڑے (سامان) وغیرہ وہاں رکھ سکتی ہے۔ پس جب تو حلال ہو جائے (عدت ختم ہو جائے) تو مجھے اطلاع دینا۔'' وہ کہتی ہیں کہ جب میں (عدت سے) حلال ہوئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور

((أَمَّا أَبُوْجَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ)) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ ((انْكِحِي أُسَامَةَ)) فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ۔

ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے اتارتا ہی نہیں (بہت مارنے والا ہے) اور معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی فقیر ہے' اس کے پاس مال نہیں' تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرلے۔'' میں نے اس کو ناپسند کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: ''تو اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلے۔'' پس میں نے اس سے نکاح کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں بہت خیر و برکت دی اور میں قابل رشک بن گئی۔

تخریج : [صحیح مسلم- کتاب النکاح- باب المطلقة البائن لانفقة لها]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلاق بتہ والی کے لیے شوہر کے ذمہ کسی قسم کا کوئی خرچ نہیں' اس کی دل جوئی کے لیے کچھ نہ کچھ دے دے تو یہ اس کا حسن سلوک ہے' اگر حاملہ ہے تو پھر اس کا خرچ اس کے بچے کی وجہ سے اس کے شوہر کے ذمہ ہے۔ البتہ عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی۔ ''جب تک بدزبانی یا فحاشی کا ارتکاب نہ کرے تو اس کو وہاں سے نہیں نکالا جاسکتا۔'' (الطلاق : ۱)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی سے رشتہ وغیرہ (لین دین) کے متعلق مشورہ کرے اور اس کی حقیقت بتادی جائے تو یہ جائز ہے' یہ غیبت وغیرہ میں شمار نہیں ہوگی۔ اس حدیث کی باب سے مناسبت یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جب اللہ کی رضاء کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و برکت کردی کہ لوگ رشک کرنے لگے۔

فَضْلُ الْعَدْلِ مَعَ الزَّوْجَاتِ لِمَنْ لَّهُ أَكْثَرَ مِنْ زَوْجَةٍ

ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں' بیویوں کے درمیان عدل کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُوْلُوْا﴾(النساء:۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو' دو دو' تین تین' چار چار سے' لیکن اگر تمہیں برابری نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی' یہ زیادہ قریب ہے (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک جانے سے بچ جاؤ۔''

(۸۹۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْبَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَ فِي

۸۹۳۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' ابن نمیر اور ابوبکر رحمہما اللہ یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں' اور زہیر کی حدیث میں

حَدِيْثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا))

ہے' انہوں نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر رحمان عزوجل کی دائیں جانب ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں' یعنی وہ لوگ جو اپنے حکم' اپنے گھر والوں اور ان کاموں میں' جو ان کے سپرد ہیں' انصاف کا اہتمام کرتے ہیں۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب فضيلة الأمير العادل و عقوبة الجائر]

فَضْلُ الشَّفَاعَةِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں سفارش کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء:٨٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے گا' اسے بھی اس کا حصہ ملے گا۔''

(٨٩٤) حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: ((اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَيَقْضِيْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلْيَقْضِ۔ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ مَاشَاءَ))

٨٩٤۔ ابو بردہ اپنے باپ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی ضرورت طلب کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: ''سفارش کرو اجر پاؤ گے۔'' اور ایک روایت میں ہے تاکہ تم اجر پاؤ اور وہ فیصلہ کرے گا۔ اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہے فیصلہ کرے۔'' (یعنی تم میرے سامنے سائل کی سفارش کر دیا کرو تاکہ تم اجر و ثواب کے مستحق ہو جاؤ)۔

تخريج : [صحيح البخاری' كتاب الزكاة۔ باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها]

فَضْلُ يُسْرِ الصِّدَاقِ

آسان حق مہر کی فضیلت

(٨٩٥) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهٗ))

٨٩٥۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین نکاح وہ ہے (جو اخراجات کے لحاظ سے) سب سے زیادہ آسان ہو۔''

تخريج : [صحيح ابن حبان۔ ١٢٥٧' (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالْعِشْرَةِ مَعَ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے انداز سے رہنے سہنے کی فضیلت

(٨٩٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٨٩٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا))

''تمام مومنوں میں سے کامل مومن وہ ہے جو ان میں سے سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حقوق ادا کرنے میں بہتر ہو۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الرضاع۔ باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها۔ روایت صحیح لغیرہ ہے]

(۸۹۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَإِذَامَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ))

۸۹۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو' اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔'' (یعنی مرنے کے بعد اس کی کوتاہیوں کا تذکرہ نہ کرو۔)

وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ حِبَّانَ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي ......)) اَلْحَدِيثُ)

اور ابن حبان کی روایت میں ہے۔ ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔......'' آخر حدیث تک

تخریج : [مسند دارمی' ۲/ ۱۵۹' ابن حبان ۱۲۶۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۸۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ))

۸۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت قبول کرو' اس لیے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے' اور پسلی کا زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا ہوتا ہے' لہٰذا اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے' اور اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے حق میں ہمیشہ وصیت قبول کرو۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الطَّرِيقِ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَ فِيهَا عِوَجٌ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ''بے شک عورت پسلی کی مانند ہے جب تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دے گا تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَ كَسْرُهَا طَلَاقُهَا))

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔ ''اور اگر تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا' اور اس کا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))

اور ایک روایت میں ہے۔ ''عورتوں کے بارے میں ہمیشہ بھلائی کی

وصیت قبول کرو۔“

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب خلق آدم و ذريته۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الرضاع۔ باب الوصية بالنساء]

فَضْلُ الْإِخْلَاصِ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الزَّوْجَةِ

بیوی پر اخلاص سے خرچ کرنے کی فضیلت

(۸۹۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَلَهُ صَدَقَةٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ))

۸۹۹۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی بیوی پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جب مسلمان خرچ کرتا ہے۔“

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب الإيمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة و كتاب النفقات۔ باب فضل النفقة على الأهل]

(۹۰۰) حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ))

۹۰۰۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کو ان کے باپ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تو اللہ کی رضا کی خاطر جو بھی خرچ کرے گا تجھے اس کا اجر و ثواب ملے گا حتیٰ کہ تو اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتا ہے۔“ (اس کا ثواب بھی ملے گا)

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب الإيمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة]

فَضْلُ طَاعَةِ الزَّوْجَةِ زَوْجَهَا وَأَدَاءِ حَقِّهِ مِنْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ

بیوی کی اپنے خاوند کی اطاعت کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کی فضیلت بشرطیکہ اس میں معصیت نہ ہو

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء:۳۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بحفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں۔“

(۹۰۱) عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْأَةُ لَاتُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ عَلَيْهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا ((حَتّٰى))

۹۰۱۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اللہ کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے، حتیٰ کہ اگر وہ اس کو طلب کرے اور وہ اونٹ پر سوار ہو تو وہ

لَوْ سَأَلَهَا وَ هِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ نَفْسَهَا))

اس حالت میں بھی اپنے آپ کو اس سے دور نہ رکھے۔"

تخریج : [طبرانی الکبیر ۵/ ۵۰۸۴۔ روایت صحیح لغیرہ ہے]

(۹۰۲) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَنَتْ فَرْجَهَا، وَ أَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ))

۹۰۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں "جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

تخریج : [صحیح ابن حبان۔۱۲۹۶، (روایت حسن ہے)]

(۹۰۳) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا ((خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِيْ إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا سَرَّتْكَ، وَإِذَا أَمَرْتَهَا أَطَاعَتْكَ ......))الحديث

۹۰۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، سب سے بہترین عورت وہ ہے، جب تو (خاوند) اسے دیکھے تو وہ تجھے خوش کر دے اور جب تو اسے حکم کرے تو وہ تیری اطاعت کرے۔"

تخریج : [سنن النسائی۔ ج ۶۔ ص ۶۸، روایت "حسن لغیرہ" ہے]

(۹۰٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا))

وَزَادَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ:((لِمَا عَظَّمَ اللّٰهُ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْهَا))

۹۰۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔"

ابن حبان اور بیہقی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ "اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے حق کو بیوی پر فائق رکھا ہے۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الرضاع۔ باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ، ابن حبان ۱۲۹۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ رِعَايَةِ حَقِّ الزَّوْجِ وَأَبْنَائِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَازِمًا

خاوند کے حقوق کی حفاظت اور اس کے بعد اس کی اولاد کی نگہداشت کی فضیلت اگرچہ یہ لازم نہیں

(۹۰۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ

۹۰۵۔ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں، وہ بچوں پر ان کی صغرسنی میں سب عورتوں سے

صِغَرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ))

زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے مال واسباب کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔"

تخریج : [صحيح البخاري' كتاب النكاح- باب إلى من ينكح وأي النساء خير]

(٩٠٦) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَوْمَأَ يَزِيْدُ بِالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ: ((امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا أَوْ مَاتُوْا))

۹۰۶۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور سیاہ چہرے والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔" یزید راوی نے درمیان والی اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ (سفعاء الخدین سے مراد) "حسن و جمال اور منصب والی وہ عورت جو بیوہ ہونے کے بعد شادی نہ کرائے (حالانکہ ایسی عورت کی شادی آسانی سے ہوسکتی ہے) اور اپنی یتیم اولاد کی حفاظت وتربیت اور بیوگی وترک زینت کی بناء پر اس کا چہرہ سیاہ اور مرجھایا ہوا ہو۔"

تخریج : [سنن أبي داؤد- كتاب الأدب- باب في فضل من عال يتامى- یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کے دو اسباب ہیں۔ نہاس بن قہم ضعیف ہے اور شداد نے عوف رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا]

فَضْلُ مَنْ تَزَوَّجَ ثَيِّبًا لِضَرُوْرَةٍ وَرِعَايَةِ الْمَرْأَةِ وَلَدَ زَوْجِهَا وَأَخَوَاتِهٖ

حالات وضرورت کے تحت بیوہ سے شادی کرنے والے خاوند اور اس کی اولاد اور اس کی بہنوں کا خیال رکھنے والی عورت کی فضیلت

(٩٠٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: هَلَكَ أَبِيْ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ- أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ- فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟)) فَقُلْتُ نَعَمْ' فَقَالَ: ((بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: ((فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَ تُضَاحِكُكَ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ: إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ' وَ إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ '

۹۰۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرا باپ فوت ہوا تو اس کی سات یا نو بیٹیاں تھیں۔ پس میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی' تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سوال کیا "جابر! کیا تو نے شادی کر لی ہے؟" میں نے عرض کیا' جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "کنواری سے یا بیوہ سے؟" میں نے عرض کیا' بلکہ بیوہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا' تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی۔" جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا' عبداللہ رضی اللہ عنہ (میرے والد) بیٹیاں چھوڑ کر فوت ہوئے' میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ انھی

فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْخَيْرًا)).

جیسی (ان کی ہم عمر) لے آؤں۔ پس میں نے اس لیے بیوہ سے شادی کی کہ وہ (تجربہ کار ہونے کی وجہ سے) ان کا خیال رکھے گی اور ان کی اصلاح و تربیت کرے گی، رسول اللہ ﷺ نے (مجھے دعاء دیتے ہوئے) فرمایا: ''اللہ آپ کو خیر و برکت دے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعُ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ: ((أَصَبْتَ))

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی نو بیٹیاں تھیں۔ پس میں نے اپنی ان نو بہنوں کی وجہ سے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کے پاس انہی جیسی ناسمجھ لڑکی بیاہ لاؤں، اس کی بجائے میں نے ایسی (تجربہ کار) عورت سے شادی مناسب سمجھی جو ان کی کنگھی کرے اور ان کی اصلاح و تربیت کا خیال رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے درست کیا۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب النفقات۔ باب عون المرأة زوجها في ولده۔ وكتاب المغازي۔ باب ﴿إذا همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما﴾]

فَضْلُ اتِّقَاءِ أَوْتَجَنُّبِ مَوَاطِنِ الشُّبُهَاتِ

شبہات کے مواقع سے بچنے یا دور رہنے کی فضیلت

(٩٠٨) أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ

٩٠٨۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے مسجد میں آئیں جب وہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سے ملاقات کی اور کچھ دیر آپ ﷺ سے گفتگو کر کے واپس روانہ ہوئی تو نبی ﷺ بھی ان کو گھر پہنچانے کی غرض سے ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس مسجد کے دروازے پر پہنچے تو دو انصاری ادھر سے گزرے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو! یہ عورت جو میرے ساتھ ہے یہ (میری بیوی) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہے (تم کچھ اور گمان نہ کرنا)۔'' انہوں

حُيَيٍّ)) فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَ كَبُرَ عَلَيْهِمَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا))

نے کہا' سبحان الله 'اللہ کے رسول! (بھلا آپ کے متعلق ایسا سوچا بھی جا سکتا ہے) آپ کا یہ فرمان ان پر شاق گزرا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں گردش کرتا ہے' میں ڈرا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں بدگمانی نہ ڈالے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((سُوْءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا))

ایک روایت میں ہے۔ ''تمہارے دل میں برائی یا کوئی (غلط) چیز نہ ڈالے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ وَغَيْرِهٖ۔ ((شَرًّا......)) بَدَلَ ((سُوْءًا))

اور مسلم شریف کی روایت میں "سُوءً ا" کی بجائے "شَرًّا" کے الفاظ ہیں۔

تخريج : [صحيح البخاري، كتاب الاعتكاف۔ باب هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد، وصحيح مسلم، كتاب السلام۔ باب بيان أنه يستحب لمن رؤى خاليا بامرأة]

فَضْلُ الْغَيْرَةِ فِي الرِّيْبَةِ

شک وشبہ کے مقام پر غیرت کی فضیلت

(٩٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا))

٩٠٩۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول الله ﷺ نے فرمایا: ''مومن غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب غيرة الله تعالىٰ و تحريم الفواحش]

(٩١٠) عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِيْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ))

٩١٠۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا' اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھ لوں' تو اسے سیدھی تلوار ماروں گا' نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت سے تعجب کر رہے ہو؟ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الحدود۔ باب من رأى مع امرأته رجلا فقتله]

(٩١١) حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَ أَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ الرِّيْبَةِ))

٩١١۔ جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور ایک غیرت اللہ کو پسند نہیں' اور ایک تکبر اللہ کو پسند ہے۔ (میدانِ جہاد میں دشمن کے سامنے) اور ایک تکبر اللہ کو ناپسند ہے (اپنے آپ کو برتر اور دوسرے کو رنگ و نسل اور مال کی وجہ سے حقیر جانے) پس شک وشبہ کے مقام و موقع پر غیرت کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک وشبہ کے

مقام کے علاوہ غیرت کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد، کتاب الجهاد۔ باب فی الخیلاء فی الحرب (روایت حسن ہے۔)]

فَضَائِلُ الْحِجَابِ

پردے کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

(الأحزاب:۵۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی، پھر ستائی نہ جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَرَخَّصَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لِلنِّسَاءِ الْعَجَائِزِ اللَّائِي لَمْ يَبْقَ فِيْهِنَّ مَوْضِعُ فِتْنَةٍ فِي وَضْعِ الْجَلَابِيْبِ، وَ كَشْفِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ﴾ أَيْ إِثْمٌ ﴿أَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ، بِزِيْنَةٍ﴾ ثُمَّ عَقَبَهُ بِبَيَانِ الْمُسْتَحَبِّ وَالْأَكْمَلِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَأَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ﴾ بِاسْتِبْقَاءِ الْجَلَابِيْبِ ﴿خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ فَوَصَفَ الْحِجَابَ بِأَنَّهُ عِفَّةٌ وَ خَيْرٌ فِي حَقِّ الْعَجَائِزِ فَكَيْفَ بِالشَّابَّاتِ؟

اللہ تعالیٰ نے ان بوڑھی عورتوں کو پردے اور ہاتھوں اور چہرے کو ننگا کرنے کے بارے میں رخصت دے دی جن میں فتنہ و فساد کا کوئی اندیشہ نہیں۔ فرمایا: "بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو، وہ اگر اپنے کپڑے (پردے کی بڑی چادر وغیرہ) اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کامل اور بہت اچھی بات بیان فرمائی: "اگر وہ بھی بڑی چادریں استعمال کر کے احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت افضل ہے۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔"

پس اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کے حق میں بھی پردے کو پاک دامنی اور بہتری قرار دیا تو نوجوان عورتوں کے لیے کس قدر ضروری ہوگا؟

(۹۱۲) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ وَقَدْ جَعَلَتِ الْجِلْبَابَ هٰكَذَا وَتَنَقَّبَتْ بِهِ فَنَقُوْلُ رَحِمَكِ اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ،

۹۱۲۔ عاصم الاحول بیان کرتے ہیں، ہم حفصہ بنت سیرین کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ چادر سے پردہ اور نقاب کرتی تھیں پس ہم کہتے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ "بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے (پردہ کرنے کے لیے بڑی چادر وغیرہ) اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں۔"

بِزِيْنَةٍ﴾ هُوَالْجِلْبَابُ قَالَ: فَنَقُوْلُ لَنَا: أَيُّ شَيْءٍ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ فَنَقُوْلُ ﴿وَأَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ فَتَقُوْلُ هُوَإِثْبَاتُ الْجِلْبَابِ۔

اَلْأَثَرُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ۔

تو اس میں بڑی چادر (پردہ کے لیے) نہ کرنے کی رخصت ہے' تو وہ ہمیں کہتیں کہ اس کے بعد کیا (آیت) ہے۔ ہم کہتے کہ: ''اگر وہ بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہتر ہے۔'' تو وہ کہتیں کہ اس سے پردہ کے لیے بڑی چادر کا اوڑھنا ثابت ہو رہا ہے یہ عاصم بن سلیمان الأحول کا اثر ہے۔

تخريج : [السنن الكبرى للبيهقى ٧/ ٩٣]

اَلْحِجَابُ طَهَارَةٌ

پردہ طہارت و پاکیزگی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾ (الأحزاب:٥٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو' تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے۔''

٩١٣۔ وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا' وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا))

٩١٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صف (نماز میں) پہلی ہے۔ اور بدترین صف پچھلی ہے۔ اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین صف پہلی ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب تسوية الصفوف و إقامتها و فضل الأول فالأول]

باب نمبر 12
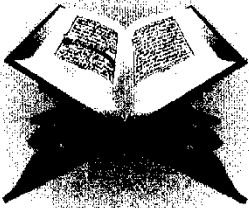
كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

صفحہ نمبر 549 تا 590

فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَسَمَاعِهِ أَوْغَيْرِ ذٰلِكَ

قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سننے وغیرہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿اَلَّذِیْنَ آتَیْنَاهُمُ الْكِتَابَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ أُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾ (البقرۃ:۱۲۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے جنہیں کتاب دی ہے' وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں' وہ اس (کتاب) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ (الإسراء:۴۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''جب تو قرآن پڑھتا ہے' ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان' جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے' ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الإسراء:۸۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں' مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿إِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا هُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِیُوَفِّیَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ إِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ وَالَّذِیْٓ أَوْحَیْنَآ إِلَیْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌ بَصِیْرٌ۔ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ جَنَّاتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ الَّذِیْٓ أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں' اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں' اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں' وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے' بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔ اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے۔ وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے' سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔ اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے' جس

وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ﴾ (فاطر:۲۹۔۳۵)

نے ہم سے غم دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر:۲۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں' آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں' یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جسے چاہے یہ دکھا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَانُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ﴾ (الأعراف: ۱۷۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم اصلاح کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کریں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ كُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾(يونس:۵۷)
وَانْظُرِ الْآيَةَ الَّتِيْ بَعْدَهَا (۵۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔'' (اور بعد والی آیت بھی ملاحظہ فرمائیں)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿الٓرٰ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (إبراهيم:۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''الٓر! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔''

وَالْآيَاتُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ۔

اس باب میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

فَضْلُ قَارِئِ الْقُرْآنِ الْعَامِلِ بِهٖ

قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ﴾(الأعراف: ۱۷۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں' اور نماز کی پابندی کرتے ہیں' ہم اصلاح کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کریں گے۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الأنعام: ۵۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے' پس اس کی اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔''

(۹۱۴) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّ رِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ۔ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيْثٌ وَرِيْحُهَا مُرٌّ))۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ)) بَدَلَ ((الْمُنَافِقِ))

۹۱۴۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مومن قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرتا ہے' وہ ترنجبین (نارنگی) جیسا ہے' اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہے۔ اور وہ مومن' جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا لیکن اس پر عمل کرتا ہے' کھجور کی طرح ہے' اس کا ذائقہ میٹھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں' اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن (تمہ) کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خبیث ہے اور اس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔''

اور ایک روایت میں ''منافق کی جگہ فاجر کا ذکر ہے' جو قرآن پڑھتا ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري' كتاب فضائل القرآن۔ باب فضل القرآن على سائر الكلام]

(۹۱۵) عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا بِنَحْوِهٖ وَزَادَ: ((وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ......)) (اَلْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ) مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى۔

۹۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ نے بھی یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔ اس میں زائد بات یہ ہے ''اور اچھے ہم نشین کی مثال کستوری کی خوشبو بیچنے والے کی طرح ہے...... آخر حدیث تک

لیکن یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ بلکہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ والی مذکورہ روایت ہی صحیح ہے۔

تخریج : [سنن أبي داؤد، كتاب الأدب۔ باب من يؤمر أن يجالس]

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَ تَعْلِيْمِهٖ

قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

(۹۱۶) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ كُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ))۔

۹۱۶۔عثمان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔''

قَالَ : وَأَقْرَأَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فِيْ إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ، قَالَ : ((وَ ذَاكَ الَّذِيْ أَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا))

وَمِنْ طَرِيْقِ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ بِلَفْظِ :((إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ))۔

سعد بن عبیدہ کہتے ہیں' ابوعبدالرحمٰن سلمی نے خلافت عثمان کے زمانہ سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانہ تک لوگوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ ابوعبدالرحمٰن کہا کرتے تھے کہ اس حدیث شریف کی وجہ سے میں اس جگہ بیٹھا ہوں (قرآن شریف پڑھانے کے لیے)۔ اور سفیان نے علقمہ بن مرثد کے واسطے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''تم میں سے سب سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔''

تخریج : [صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن۔ باب خیر کم من تعلم القرآن و علمه۔]

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ بَعْدَ تَعَلُّمِ الْإِيْمَانِ

ایمان سیکھنے کے بعد قرآن سیکھنے کی فضیلت

(۹۱۷) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ:((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيْمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيْمَانًا))

۹۱۷۔ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ''ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم سمجھدار نوجوان تھے' ہم نے قرآن سیکھنے سے پہلے ایمان سیکھا پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھتے چلے گئے۔''

تخریج : [سنن ابن ماجه' حدیث ۶۱۔ مقدّمه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَ تَعَلُّمِهَا

نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی قرأت سیکھنے کی فضیلت

(۹۱۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ أَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ ((فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ))

۹۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر میں آئے تو تین بڑی موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟'' ہم نے عرض کیا' جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''پس تم میں سے جو تین آیتیں نماز میں پڑھے وہ اس کے لیے تین بڑی موٹی حاملہ اونٹنیوں (عربوں کے سب سے قیمتی مال) سے بہتر ہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرین۔ باب فضل قراءة القرآن فی الصلاة و تعلمه]

(۹۱۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ

۹۱۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ)) فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ:((أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَّأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ))

پاس تشریف لائے اور ہم صفہ (مسجد نبوی کے قریب مسافر صحابہ کے ٹھہرنے اور تعلیم حاصل کرنے کی جگہ) میں موجود تھے' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت بطحان (مدینہ منورہ کے قریب جگہ) یا عقیق (مدینہ منورہ کے قریب وادی) کی طرف جائے اور بغیر گناہ اور بغیر قطع رحمی کے دو بڑی بڑی کوہان والیاں اونٹنیاں لے آئے۔'' ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول! ہم یہ بات پسند کرتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں جاتا کہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں پڑھے یا سیکھ لے تو وہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں' اور تین آیتیں اس کے لیے تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں' اور چار آیتیں اس کے لیے چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں' اسی طرح جتنی آیتیں سیکھے گا وہ اس کے لیے اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی''

تخريج : [صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين- باب فضل قراءة القرآن فى الصلاة و تعلمه]

فَضْلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَ كَذٰلِكَ الشَّاقِ عَلَيْهِ

مہارت اور مشقت کے ساتھ قرآن پڑھنے کی فضیلت

(٩٢٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَ هُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))
وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ:((مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ هُوَ حَافِظٌ لَّهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُهُ وَ هُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَ هُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ))

٩٢٠۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھنے میں ماہر (قیامت کے دن) معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص قرآن کریم اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے' اس کے لیے دگنا اجر ہے۔''
اور بخاری شریف کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:
''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور قرآن مجید اس کو خوب یاد ہے وہ (قیامت کے دن) معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے' اس کو یاد کرتا ہے اور وہ پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر و ثواب ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب صلاة المسافرين- باب فضل الماهر بالقرآن والذى يتتعتع فيه-

صحيح البخاري' كتاب التفسير- باب "يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا"]

فَضْلُ الْاِعْتِصَامِ وَالتَّمَسُّكِ بِالْقُرْآنِ وَالْعَمَلِ بِهِ

قرآن کریم کے ساتھ تمسک اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت

(٩٢١) حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالُوْا:نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرْفُهٗ بِيَدِاللّٰهِ، وَطَرْفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ، فَاِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تُهْلِكُوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا))

۹۲۱۔ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: "خوش ہو جاؤ خوش ہو جاؤ۔ کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟" انہوں نے کہا' جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے' اس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس تم اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ پس تم (اس کو پکڑنے کی وجہ سے) ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور اس کے بعد تم کبھی بھی ہلاک نہیں ہو گے۔"

تخریج : [المنتخب لعبدبن حميد۔ ۴۸۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ دِرَاسَتِهٖ

قرآن مجید کی تلاوت پر جمع ہونے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کی فضیلت

(٩٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً......)) اَلْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ : ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ))

۹۲۲۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "جو کسی مومن کی تکلیف دور کرتا ہے...... حدیث، اور اس میں ہے: "جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کا مذاکرہ کرتے (یا درس دیتے) ہیں تو ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت نازل ہوتی ہے' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے کر دے' اس کا نسب (خاندان) اس کو آگے نہیں کر سکتا۔ (یعنی اللہ کے ہاں مقام عمل کی وجہ سے ہے حسب ونسب کی وجہ سے نہیں۔)

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب الذكر- باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر]

ذِكْرُ أَنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ

اس بات کا بیان کہ حاملین قرآن' اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں۔

(۹۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ))

۹۲۳۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے اللہ کے اہل (اللہ والے) ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا' جناب وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حاملین قرآن' اللہ والے اور اس کے خواص ہیں۔''

تخریج : [سنن ابن ماجه' كتاب السنة' باب فضل العلماء والحث على طلب العلم (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَمَنْزِلَةِ الْقَارِیءِ لَهٗ

قراءت قرآن اور اس کے قاری کی فضیلت

(۹۲٤) عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَّ مِيْمٌ حَرْفٌ))

۹۲۴۔ایوب بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ (اللہ کے ہاں) دس گنا ہے میں یہ نہیں کہتا۔((الم)) ایک حرف ہے' بلکہ الف ایک حرف ہے' اور لام ایک حرف ہے' اور میم ایک حرف ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی من قرء حرفا من القرآن' (روایت حسن ہے۔)]

(۹۲٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُبِهَا))

۹۲۵۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ (قرآن) پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا' اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ' جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا' پس تیرا مقام آخری آیت پر ہے جس کو تو پڑھے گا۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب إن الذی لیس فی جوفه من القران کالبیت الخرب۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

(٩٢٦) تَنْبِيهٌ: يُوجَدُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ مَرْفُوعًا:((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَلِّهْ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقِ وَتُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) ((وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ وَضَحْتُهُ فِي تَحْقِيقِ لِلْفَضَائِلِ ٥٣٣ ((المقدسی))

۹۲۶۔تنبیہ: ترمذی میں روایت موجود ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قرآن مجید قیامت کے دن آئے گا‘ پس کہے گا‘ اے رب! اس (صاحبِ قرآن) کو زیور پہنا پس اس (صاحبِ قرآن) کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر (قرآن) کہے گا۔ اے رب! اس کو زیادہ دے۔ پس اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر (قرآن) کہے گا‘ اے رب! اس سے راضی ہو جا‘ تو اس (صاحبِ قرآن) کو کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور تجھے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی۔‘‘

صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ جیسا کہ میں نے کتاب الفضائل للمقدسی کی تحقیق ص۵۳۳ میں وضاحت کی ہے۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب إن الذی لیس فی جوفه من القرآن كالبيت الخرب]

رَفْعُ مَنْزِلَةِ حَامِلِ الْقُرْآنِ

(٩٢٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَ كَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنَ أَبْزَى قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَالَ:((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ))

عالمِ قرآن کے بلند مرتبہ کا بیان

۹۲۷۔ عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث رحمہ اللہ (جن کو عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ کو مقام عسفان پر ملے تو انہوں نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے وادی والوں (اہلِ مکہ) پر کس کو حاکم (اپنا جانشین) مقرر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابنِ ابزیٰ کو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا‘ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا‘ تو نے اہلِ مکہ پر ایک غلام کو مقرر کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا قاری اور اس کے فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر ایسا ہے تو پھر حدیث سنو) بے شک تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو سرفراز فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے

دوسروں کو ذلیل کرے گا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه]

اِغْتِبَاطُ حَامِلِ الْقُرْآنِ

عالم قرآن قابلِ رشک ہے

(۹۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَّهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوْتِيْتُ مِثْلَمَا أُوْتِيَ فُلَانٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ : لَيْتَنِي أُوْتِيْتُ مِثْلَمَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ))

۹۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے' ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا' پس وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے' پس اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے' کاش کہ میں بھی اس فلاں کی مانند (قرآن کی تعلیم) دیا جاتا پس میں اس کی طرح قرآن پر عمل کرتا اور دوسرا وہ آدمی (قابل رشک ہے) جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا' پس وہ اس (مال) کو حق کی راہ میں خرچ کرتا ہے پس (اس کو دیکھ کر) آدمی کہتا ہے' کاش کہ میں بھی اس کی مانند (مال) دیا جاتا' تو میں بھی اس کی مانند عمل کرتا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب اغتباط صاحب القرآن]

(۹۲۹) وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ الْقُرْآنَ۔ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ))

۹۲۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمی قابلِ رشک ہیں' ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے کتاب عطا کی' ایک روایت میں ہے کہ قرآن عطا کیا' (یعنی اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے) اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا' وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اسے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) صدقہ کرتا ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب اغتباط صاحب القرآن]

فَضْلُ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ وَمُلَازَمَةِ تِلَاوَتِهِ

قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور ہمیشگی کے ساتھ اس کی تلاوت کرنے کی فضیلت

(۹۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ

۹۳۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حافظِ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے'

الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ))
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَزَادَ:((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ))

اگر وہ اس اونٹ کا خیال کرتا ہے تو وہ (اپنے کھونٹے سے) بندھا رہتا ہے اور اگر اسے کھول دے گا تو چلا جائے گا۔"
اور مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "جب حافظ قرآن اہتمام کے ساتھ دن رات قرآن پڑھے گا تو اسے یاد رکھے گا اور جب اس کا اہتمام نہیں کرے گا تو اسے بھلا بیٹھے گا۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب استذكار القرآن و تعاهده۔ وصحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين۔ باب الأمر بتعهد القرآن]

(٩٣١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِئْسَ مَالِأَحَدِهِمْ أَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ))

۹۳۱۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: "یوں کہنا برا ہے۔ کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا' (یوں کہے) بلکہ بھلا دی گئی (اللہ نے بھلا دی)' اور قرآن شریف پڑھتے رہو' کیونکہ قرآن شریف آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب استذكار القرآن و تعاهده]

(٩٣٢) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا))

۹۳۲۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اس قرآن کی حفاظت (دیکھ بھال) کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' یہ قرآن سینوں سے نکل جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسی میں بندھا ہو اور اسے کھول کر بھاگ نکلنے والا ہو۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب استذكار القرآن و تعاهده۔ و صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين۔ باب الأمر بتعهد القرآن]

فَضْلُ تَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے کی فضیلت

(٩٣٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَذِنَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ ، مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ))
وَفِيْ رِوَايَةٍ:((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ

۹۳۳۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کسی چیز کے لیے اس طرح کان نہیں لگاتا جس طرح وہ اس نبی کے لیے کان لگاتا ہے جو اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے۔"
اور ایک روایت میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ کسی چیز کے لیے اس طرح کان نہیں لگاتا جس طرح وہ خوش آواز نبی کے لیے کان لگاتا ہے جو

بِهِ)) قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ اونچی آواز سے پڑھتا ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن]

(۹۳٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))

۹۳۴۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو" (یعنی خوش آوازی کے ساتھ خوبصورت انداز میں پڑھو)۔

وَزَادَ الدَّارِمِيُّ ((فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا))

اور دارمی کی روایت میں ہے: "بے شک خوبصورت آواز قرآن کے حسن وخوبصورتی کو دوبالا کر دیتی ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن' باب حسن الصوت بالقراء ۃ۔ وسنن دارمی۔ ۲/ ۴۷۴]

(۹۳٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ مُوْسٰى ((لَوْ رَأَيْتَنِيْ وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِكَ الْبَارِحَةَ! لَقَدْ أُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ))

۹۳۵۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم مجھے دیکھ لیتے جب کہ میں گزشتہ رات تمہاری قراءت سن رہا تھا (تو یقیناً تم خوش ہوتے) البتہ تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے سُروں میں سے ایک سُر (خوش آوازی) دی گئی ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب حسن الصوت بالقراء ۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن]

مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ قِرَاءَ ةً

قراءت کے لحاظ سے سب سے افضل شخص

(۹۳٦) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ إِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ))

۹۳۶۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمام لوگوں میں سے خوبصورت قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔"

تخریج : [سنن ابن ماجه۔ کتاب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب فی حسن الصوت بالقرآن۔ اسنادہ، ضعیف۔ ابن مجمع ضعیف کما تقدم ۱۰۶۹ وکذا تلمیذہ ابن نجیح وفیه علة آخرٰی وله شاهد مرسل ضعیف عند ابن المبارك فی الزهد۔ ۱۱۴۱]

فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

(۹۳۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ))

۹۳۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ام القرآن (سورہ فاتحہ) ہی سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں) اور قرآن عظیم ہے (جو مجھے دیا گیا ہے)"

تخریج : [صحیح البخاری' کتاب التفسیر۔ باب ماجاء فی فاتحة الکتاب]

تشریح : یہ حدیث قرآنی آیت:((وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ))(الحجر : ۸۷)

''یقیناً ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور قرآن بھی دے رکھا ہے۔'' کی تفسیر ہے یہ سات آیتیں (سورۂ فاتحہ) جتنی نماز میں تلاوت کی جاتی ہیں اتنی کوئی اور سورت نماز میں تلاوت نہیں کی جاتی' اسی لیے اس کا نام سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں) ہے جیسا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :''جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔''(صحیح البخاری' کتاب الأذان۔ باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے' ناقص ہے' ناقص ہے۔ نماز نامکمل ہے۔''(سنن أبی داؤد' کتاب الصلوٰۃ۔ باب من ترک القراءة فی صلاته بفاتحة الکتاب) یہ سورت قرآن کی بنیاد' اصل اور اس کی تعلیمات کا خلاصہ ہے اس لیے اس کو قرآن عظیم (بڑا قرآن) قرار دیا گیا ہے۔

(۹۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا أُبَيُّ)) وَهُوَ يُصَلِّي، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلَّى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: ((أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ ﴿أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الأنفال : ۲۴) قَالَ: بَلٰى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: ((أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

۹۳۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کو بلایا' ''اے ابی!'' اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ ابی نے دیکھا لیکن جواب نہیں دیا۔ ابی رضی اللہ عنہ نماز مختصر ادا کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سلام عرض کیا' آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: ''ابی! جب میں نے آپ کو بلایا تو تو نے جواب کیوں نہیں دیا؟'' ابی نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! میں نماز (کی حالت) میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا تو مجھ پر نازل ہونے والی وحی میں یہ آیت نہیں پاتا''(اے ایمان والو) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے کہنے کو بجا لاؤ جبکہ وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔''

ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیوں نہیں (یعنی پاتا ہوں) اور میں آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا تو پسند کرتا ہے کہ میں تجھے ایک ایسی سورت سکھاؤں کہ اس جیسی سورت تورات' انجیل' زبور اور قرآن میں نہیں اتاری گئی؟'' ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' جی ہاں اللہ کے رسول ﷺ (ضرور سکھایئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''آپ نماز میں کیسے پڑھتے ہیں؟'' ابی کہتے ہیں کہ انہوں نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ: فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهٗ.))

سورۂ ام القرآن (فاتحہ) پڑھی، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس سورت (فاتحہ) جیسی کوئی سورت توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن میں نہیں اتاری گئی، یہی سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی آیتیں) اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔''

تخريج : [جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب]

(٩٣٩) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: مَرَّبِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّيْ فَدَعَانِيْ فَلَمْ آتِهٖ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: ((مَامَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ)) فَقُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾؟)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُهٗ فَقَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهٗ))

۹۳۹۔ ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا، پس آپ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں نماز پڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کو کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟'' میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔''

پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ سکھلاؤں؟'' پھر جب نبی ﷺ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا، تو آپ نے فرمایا۔ ''الحمدللّٰہ رب العلمین۔ (سورۂ فاتحہ) یہی سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی آیتیں) اور قرآنِ عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔''

تخريج : [صحيح البخاری۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب فاتحة الكتاب وأول كتاب التفسير]

(٩٤٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ)) فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: اقْرَأْبِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۹۴۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز پڑھی، اس میں ام القرآن (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے (تین بار فرمایا) نامکمل ہے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (یعنی اس وقت کیسے پڑھیں) تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ اپنے دل میں پڑھیں، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ (وَقَالَ مَرَّةً:فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِيْ) فَإِذَا قَالَ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ))

میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز دو حصوں میں تقسیم کر دی اور میرے بندے کو وہی کچھ ملے گا جو وہ مانگے گا' پس جب بندہ کہتا ہے' الحمدللّٰه رب العالمين۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف بیان کی' اور جب بندہ کہتا ہے' الرحمٰن الرحيم۔ (بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین (بدلے کے دن کا مالک ہے)۔ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک دفعہ یہ فرمایا۔ کہ بندے نے (معاملہ) میرے سپرد کر دیا۔ پس جب (بندہ) کہتا ہے کہ إياک نعبدو إياک نستعين (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو وہ سوال کرے' پس جب بندہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (ہمیں سیدھی اور سچی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی) اللہ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو وہ سوال کرے۔"

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب الصلاة- باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة]

(٩٤١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا' حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ' فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ' فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ ' لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ

۹۴۱۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت ایک سفر پر روانہ ہوئی یہاں تک کہ وہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے کے مہمان بنے۔ پس انہوں نے ان سے مہمانی (ضیافت) کا تقاضا کیا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلہ کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے اس کا کافی علاج معالجہ کیا لیکن اس تکلیف سے افاقہ نہیں

بَعْضُهُمْ : لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوْا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَ سَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْقِيْ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى: لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا لَهُ، فَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ))

ہوا' تو ان میں سے بعض نے ان کو مشورہ دیا کہ ان مسافروں سے بھی پوچھ لو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس چیز (ڈسنے) کا علاج ہو۔ پس وہ ان صحابہ کے پاس آ کر کہنے لگے اے جماعت! ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے' ہم نے بہت علاج معالجہ کیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا' تو کیا تم میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا' ہاں اللہ کی قسم! میں دم کروں گا لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے ضیافت طلب کی لیکن آپ نے ہماری مہمانی نہیں کی۔ تو میں اس شرط پر دم کروں گا کہ آپ ہمارے لیے اس کی اجرت مقرر کریں' تو انہوں نے صحابہ کرام سے بکریوں کا ایک گلہ دینے پر مصالحت کی۔ پس اس نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ اس طرح تندرست ہو گیا گویا کہ رسی سے بندھا ہوا کھول دیا گیا ہے۔ پس وہ تندرست ہو کر چلنے لگا اور اس کو کوئی بیماری نہ رہی تو انہوں نے مصالحت کے مطابق پوری اجرت دے دی۔ صحابہ کرام میں سے بعض نے کہا کہ بکریاں آپس میں تقسیم کر لو' لیکن دم کرنے والے نے کہا' ایسا نہ کرو حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کر لیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ ہم کو اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور قصہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے؟'' پھر فرمایا۔ ''تم نے ٹھیک کیا ہے' بکریاں تقسیم کر و اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ (یہ ان کی دل جوئی کے لیے فرمایا) پس رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإجارۃ۔ باب مایعطی فی الرقیة علی أحیاء العرب بفاتحة الکتاب]

(٩٤٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِمْ لَدِيْغٌ۔ أَوْ سَلِيْمٌ۔ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَّاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا

٩٤٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں صحابہ کرام کی ایک جماعت کا ایک تالاب پر گزر ہوا ان میں سے ایک آدمی زہریلی چیز سے ڈسا ہوا تھا یا سانپ کا ڈسا ہوا تھا۔ تو ان تالاب والوں میں سے ایک آدمی نے ان سے آ کر کہا! کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ

لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ، فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَٰلِكَ وَ قَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا؟ حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ))

تالاب کے پاس آبادی میں ایک زہریلی چیز یا سانپ کا ڈسا ہوا آدمی ہے؟ تو صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے جا کر بکریاں لینے کی شرط پر سورۂ فاتحہ کا دم کیا۔ پس اس آدمی کو شفا ہو گئی۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کے پاس بکریاں لے آیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا' اور کہا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ تم اللہ کی کتاب پر اجرت لینے کے حق دار ہو۔''

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الطب۔باب الشروط فی الرقية بفاتحة الكتاب]

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ هِيَ أَفْضَلُ الْقُرْآنِ

سورۂ فاتحہ سب سے افضل قرآن ہے۔

(٩٤٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ فَنَزَلَ وَ نَزَلَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ قَالَ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ)) قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۹۴۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ ایک سفر میں تھے' پس آپ ایک جگہ ٹھہرے تو ایک آدمی بھی آپ کے پہلو میں ٹھہرا۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ ''کیا میں تجھے افضل قرآن کی خبر دوں؟'' وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس پر سورۂ فاتحہ تلاوت فرمائی۔

تخریج : [المستدرك للحاكم۔۱/ ۵۶۰ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ التَّأْمِينِ بَعْدَ قَوْلِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

غیر المغضوب علیهم و لا الضالین کے بعد آمین کہنے کی فضیلت۔

(٩٤٤) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: آمِينَ۔

۹۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' پس جس کی آمین' فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی' اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

ابن شہاب زہری کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔''

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الأذان۔ باب جهر الإمام بالتأمين]

فَضْلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی فضیلت

(٩٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))

۹۴۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين باب استحباب صلاة النافلة......]

(٩٤٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ سِنَامًا وَإِنَّ سِنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ

قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ: اَللُّبَابُ: الْخَالِصُ۔

((حَسَنٌ)) مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۹۴۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے' اور قرآن کی کوہان' سورۂ بقرہ ہے' اور بے شک ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور بے شک قرآن کا خلاصہ المفصل (مفصل سے مراد سورہ ق یا سورہ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک) ہے۔

ابو محمد کہتے ہیں کہ۔((لباب))۔ کا معنیٰ خالص ہے۔

یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

تخريج : [مسند دارمی۔ ۲/ ۴۴۷ (روایت حسن ہے۔)]

نُزُوْلُ السَّكِيْنَةِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ لِمِثْلِ الْبَقَرَةِ وَغَيْرِهَا

سورۂ بقرہ وغیرہ کی تلاوت کی وجہ سے سکینت کا نزول

(٩٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدَةٍ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرٰى فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِيْ

۹۴۷۔ یزید بن ہاد بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبداللہ بن خباب نے بیان کیا اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بدکنے لگا انہوں نے پھر تلاوت کی تو وہ دوبارہ بدکا انہوں نے پھر تلاوت کی تو وہ پھر بھی بدکا۔ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) یحییٰ کو روند نہ ڈالے۔ میں اس کے پاس گیا تو ناگہاں کوئی چیز چھتری یا بادل کی مانند میرے سر کے اوپر فضاء میں چڑھ رہی ہے۔ (میں اس کو دیکھتا رہا) یہاں تک کہ وہ غائب ہوگئی۔ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! گزشتہ رات میں اپنے باڑے میں

مَرْبَدِیْ إِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَأ ابْنَ حُضَيْرٍ!)) قَالَ: فَقَرَأْتُ۔ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَأ ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ: ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اقرا ابْنَ حُضَيْرٍ!)) قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَ كَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا خَشِيْتُ أَنْ تَطَأَهُ۔ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَاأَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَاتَسْتَتِرُ مِنْهُمْ))

وَ فِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ)) وَ فِيْ أَوَّلِ الرِّوَايَةِ ((بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ۔۔۔))

آدھی رات کے وقت قرآن پڑھ رہا تھا کہ میرا گھوڑا بدکنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر پڑھ'' اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے قرآن پڑھا وہ (گھوڑا) پھر بھی بدکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر پڑھ'' اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے پڑھا وہ پھر بھی بدکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر پڑھ'' اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پس میں اس ڈر کی وجہ سے لوٹ آیا کہ کہیں گھوڑا (میرے لڑکے) یحیٰی کو روند نہ ڈالے، کیونکہ وہ اس کے قریب تھا۔ پس میں نے چھتری کی مانند دیکھا، اس میں چراغوں کی مانند فضا میں چڑھ رہے تھے، (میں اس کو دیکھتا رہا) یہاں تک کہ وہ غائب ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فرشتے تھے، جو تیری تلاوت سن رہے تھے، اگر تو پڑھتا رہتا تو وہ صبح تک تیری تلاوت سنتے رہتے، لوگ ان کو دیکھ لیتے وہ ان سے روپوش نہ ہوتے۔''

بخاری شریف کی معلق روایت میں ہے۔

''یہ فرشتے تیری آواز کی وجہ سے قریب ہوئے تھے اگر تو پڑھتا رہتا تو فرشتے صبح تک تیری تلاوت سنتے رہتے، لوگ ان کو دیکھ لیتے وہ ان سے نہ چھپتے۔''

اور روایت کے شروع میں ہے ''وہ (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ) رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين۔ باب نزول السكينة لقراءة القرآن۔ صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن]

وَمِنْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی مزید فضیلت

(٩٤٨) حَدَّثَنِیْ أَبُوْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ

۹۴۸۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن چیزیں یعنی سورہ بقرہ و آل عمران کی تلاوت کیا کرو، اس لیے کہ وہ دونوں قیامت کے دن دو بادلوں یا دو پرندوں یا دو صف بنائی ہوئی جماعتوں

الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ۔

کی طرح آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے (ان کی بخشش کے لیے) جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ اس کا حاصل کرنا برکت' اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ اور جادوگر اس (کو حاصل کرنے یا اس کا مقابلہ کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے۔" معاویہ راوی کہتے ہیں کہ (حدیث میں مذکور) (البطلة) سے مراد جادوگر ہیں۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ]

(٩٤٩) عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عَبَّاسٌ وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ وَ قَالَ: ((الْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ)) وَ قَالَ نَادِيَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ))

۹۴۹۔ کثیر بن عباس رحمہ اللہ کہتے ہیں عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے ساتھ تھے' آپ نے ان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "اب لڑائی زوروں پر آ گئی۔" اور فرمایا: "سورۂ بقرہ والوں کو بلاؤ۔"

تخریج : [مسند أحمد ۱/ ۲۰۷۔ (روایت صحیح ہے)]

مِنْ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَ خَوَاتِيمِ الْبَقَرَةِ

سورۂ فاتحہ و آخر سورۂ بقرہ کی فضیلت

(٩٥٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ۔ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَ قَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ۔

۹۵۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنی' تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو جبریل علیہ السلام نے کہا' یہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھلا ہے اس سے قبل کبھی نہیں کھلا' اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا' تو جبریل علیہ السلام نے کہا' یہ فرشتہ آج ہی نازل ہوا ہے' اس سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا' اس نے سلام کے بعد کہا' آپ کو ان دو روشنیوں کی خوشخبری ہو' جو آپ ہی کو دی گئی ہیں' آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا آخر' ان میں سے آپ جو حرف بھی پڑھیں گے آپ عطا کیے جائیں گے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ......]

اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلَاثِ سُوَرٍ مِنْهَا الْبَقَرَةُ

اللہ کا اسم اعظم سورۂ بقرہ سمیت تین سورتوں میں ہے

(۹۵۱) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ إِذَا دُعِیَ بِهٖ أَجَابَ فِیْ سُوَرٍ ثَلَاثٍ اَلْبَقَرَةُ، وَآلُ عِمْرَانَ، وَ طٰهٰ)) وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ أَبُوْ حَفْصٍ: فَنَظَرْتُ فِیْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الثَّلَاثِ فَرَأَيْتُ فِيْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِی الْقُرْآنِ مِثْلُهَا آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ فِیْ آلِ عِمْرَانَ: الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ فِیْ طٰهٰ: وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ۔

۹۵۱۔ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ''اللہ کا وہ اسم اعظم (سب سے بڑا نام) جس کے ساتھ جب دعاء کی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرتا ہے۔ وہ تین سورتوں۔ بقرہ' آل عمران اور طہ میں ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ ابوحفص راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان تین سورتوں میں غور وفکر کیا تو میں نے ان میں ایک ایسی چیز دیکھی۔ جو باقی قرآن میں نہیں۔ سورۂ بقرہ میں آیت الکرسی۔((اللّٰه لا إله إلا هوالحی القيوم)) اور آل عمران میں ((الم الله لا إله إلا هوالحی القيوم))

اور سورہ طہ میں ((وعنت الوجوه للحیی القيوم))

تخریج : [مشکل الآثار للإمام الطحاوی۔ا/ ٦٣ روایت حسن ہے]

آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَعْظَمُ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ

آیۃ الکرسی اللہ کی کتاب میں سب سے افضل آیت ہے

(۹۵۲) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِیْ أَیُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قَالَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ : ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ ! أَتَدْرِیْ أَیُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قَالَ قُلْتُ : اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ: فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَ قَالَ : ((وَاللّٰهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ)) وَزَادَ أَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ

۹۵۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوالمنذر! (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟'' وہ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ابوالمنذر! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟'' وہ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا: ((اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَيُّوْمُ)) تو آپ نے (پیار سے) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا: ''اے ابوالمنذر! اللہ آپ کو علم مبارک کرے۔''

اور مسند احمد وغیرہ میں زائد بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اس

سَاقِ الْعَرْشِ))

ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں یہ عرش کے پائے کے پاس بادشاہ (اللہ) کی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل سورۃ الکھف و آیۃ الکرسی۔ ومسند أحمد۔ ۵/ ۱۴۱]

فَضْلُ قِرَاءَ ةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

(٩٥٣) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَمْ يَحِلَّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ))

۹۵۳۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو جنت اور اس کے درمیان صرف موت ہی حائل ہے۔ (یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا)"

تخریج : [عمل الیوم واللیلۃ لا بن السنی رقم ۱۲۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ قِرَاءَ ةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

(٩٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَ عَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَ عِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ))

۹۵۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر (رمضان کے فطرانے) کی حفاظت پر مقرر فرمایا' پس ایک شخص میرے پاس آ کر اس میں سے چلو بھر بھر کر (کھجوریں) لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں، صاحب اولاد اور سخت ضرورت مند ہوں' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رحم کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا' جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے پوچھا "ابوہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اپنی سخت محتاجی اور بال بچوں کا ذکر کیا، میں نے رحم کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "خبردار! اس نے آپ سے جھوٹ بولا ہے' وہ پھر آئے گا۔" رسول اللہ ﷺ کے

فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ
الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ،
وَ عَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ
سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ
ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟))
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَكَا حَاجَةً
شَدِيدَةً وَّ عِيَالًا ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ
قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ))
فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ،
فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ
ﷺ وَ هٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ، إِنَّكَ تَزْعَمُ
لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ
كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُنَّ؟
قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ
الْكُرْسِيِّ ﴿اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾
حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ
اللّٰهِ حَافِظٌ ، وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى
تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ
الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ
يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ
سَبِيلَهُ قَالَ : ((مَا هِيَ؟)) قُلْتُ : قَالَ لِي إِذَا
أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ
أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ ﴿اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

فرمانے سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا' میں اس کی تاک میں
تھا' ایسا ہی ہوا' وہ آ کر اناج سے لپیں بھرنے لگا' میں نے اسے پکڑ کر
کہا کہ اب تو ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا کہنے
لگا' محتاج ہوں' عیال دار ہوں' اب نہیں آؤں گا میں نے پھر ترس
کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا صبح رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے
فرمایا۔ ''ابو ہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کیا' اللہ کے
رسول! اس نے سخت محتاجی اور عیال دار ہونے کا ذکر کیا' میں نے رحم
کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''خبردار ہو جا وہ جھوٹا ہے'
پھر آئے گا۔'' میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا' وہ آیا اور اناج کے
لپ بھرنے لگا' میں نے اسے پکڑا اور کہا' میں تجھے ضرور رسول اللہ
ﷺ کے پاس لے جاؤں گا' اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے
کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور آ جاتا ہے۔ کہنے لگا' مجھے چھوڑ دے میں
تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ تجھے فائدہ دے گا میں نے
کہا کہ وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے کہا' جب تو سونے کے لیے
اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی ((اللہ لا إله إلا هو الحی
القیوم)) سے لے کر آخر آیت تک پڑھ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک
شیطان تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ
دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا' ''گزشتہ رات تیرے
قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟'' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس نے کہا'
میں تجھ کو چند کلمات سکھا دیتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا' میں
نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا۔ ''اس نے کیا کلمات
سکھائے؟'' میں نے کہا' اس نے یہ بتایا کہ تو سوتے وقت آیۃ الکرسی
شروع ((اللہ لا إله إلا هو الحی القیوم)) سے لے کر آخر تک
پڑھ' اور کہنے لگا' ایسا کرنے سے اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تجھ پر
مقرر رہے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہ

الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ وَ قَالَ لِیْ : لَنْ یَّزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبَكَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَ كَانُوْا أَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوْبٌ۔ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْثَلَاثِ لَیَالٍ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((ذَاكَ شَیْطَانٌ))

کرام اچھی بات کے بڑے طالب تھے' (اچھی بات بتانے ہی کی وجہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا) پس نبی ﷺ نے فرمایا: "اس نے سچ کہا' حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے' ابوہریرہ! تو جانتا ہے تین دن تیری ملاقات کس سے ہوتی رہی ہے؟" میں نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا: "وہ شیطان تھا۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الوکالۃ۔ باب إذا وکل رجلا]

تشریح : ان مذکورہ احادیث سے آیۃ الکرسی کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے اور یہ قرآن کی سب سے افضل آیت ہے' اور فرض نمازوں کے بعد اس کا پڑھنا موجب دخول جنت ہے اور رات کو سوتے وقت پڑھنا شیطان وغیرہ سے حفاظت کا سبب ہے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے چور کے متعلق اللہ کے حکم اور اس کے معلوم کرانے کی وجہ سے پوچھتے رہے' کیونکہ آپ اللہ کے رسول تھے اور آپ کا بذریعہ وحی اللہ سے تعلق قائم رہتا تھا۔ آیۃ الکرسی کے افضل ہونے کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس میں اللہ کا ذکر صراحۃً و اشارۃً سولہ مرتبہ موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

فَضْلُ خَوَاتِیْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ((یَعْنِی الْآیَتَیْنِ الْأَخِیْرَتَیْنِ))

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

(۹۵۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا أُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتُهِیَ بِهٖ إِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَ هِیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یَعْرُجُ بِهٖ مِنَ الْأَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْهَا' وَإِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یَهْبِطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَیُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ: ﴿إِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی﴾ (النجم:١٦) قَالَ : فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِیَ خَوَاتِیْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَ غُفِرَ لِمَنْ لَمْ یُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهٖ

۹۵۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا' اور وہ چھٹے آسمان میں ہے' زمین سے چڑھنے والی چیزیں وہاں تک ہی جاتی ہیں۔ پس وہاں سے وصول کی جاتی ہیں اور اوپر سے نازل ہونے والی چیزیں وہاں تک ہی آتی ہیں' وہاں سے وصول کر لی جاتی ہیں۔ (عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی) "جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی' وہ چیز جو چھا رہی تھی۔"
(راوی نے) کہا کہ سونے کا پروانہ (یعنی سدرہ المنتہیٰ کو سونے کے پروانوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔) عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ پانچ نمازیں عطا کی

شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

گئیں۔ سورہ بقرہ کا خاتمہ۔ (یعنی آخری دو آیتیں عطا کی گئیں) اور آپ کی امت میں سے ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے گئے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب فی ذكر سدرة المنتهٰی]

(٩٥٦) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ تُرَابُهَا طَهُورًا وَ أُعْطِيتُ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ مِنْ بَيْتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ))

وَ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: ((وَأُعْطِيتُ هٰذِهِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي))

۹۵۶۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیں لوگوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔

ا۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح بنائی گئیں۔

۲۔ ہمارے لیے زمین مسجد اور اس کی مٹی طہارت (تیمم) کا ذریعہ بنا دی گئی۔

۳۔ اور مجھے سورۂ بقرہ کا خاتمہ دیا گیا ہے جو عرش کے نیچے گھر کے خزانے میں سے ہے۔"

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ "مجھے عرش کے نیچے خزانے سے سورۂ بقرہ کی یہ آیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔"

تخريج: [مسند أبی داؤد طيالسی۔۴۱۸۔ صحيح مسلم۔ أول كتاب المساجد و مواضع الصلاة۔ مسند أحمد: ۵/ ۳۸۳ (روایت صحیح ہے)]

خُرُوجُ الشَّيْطَانِ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهَا خَوَاتِيمُ الْبَقَرَةِ

شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جاتی ہیں

(٩٥٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أُنْزِلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ))

۹۵۷۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی' اس سے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں نازل کی گئی ہیں' جس گھر میں تین راتیں یہ آیات پڑھی جائیں' شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔"

تخريج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی آخر سورة البقرة۔ روایت حسن ہے]

وَمِنْ فَضْلِ آخِرِ الْبَقَرَةِ أَوْ خَوَاتِيمِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کے خاتمے یا سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

(۹۵۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ))

۹۵۸۔ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا۔''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورۃ البقرۃ۔ وصحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل سورۃ الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ]

(۹۵۹) وَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا وَ فِي الْحَدِيثِ: ((هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَ قَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ))

۹۵۹۔ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں جس میں ہے۔(سیدنا جبریل علیہ السلام نے فرمایا)''یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اترا پس اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو' جو آپ کو عطا کیے گئے۔ آپ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دیئے گئے (ایک) سورہ فاتحہ اور (دوسرا) سورہ بقرہ کی آخری آیات۔آپ ان میں سے جس حرف کی بھی تلاوت کریں گے (مضمون کی مناسبت سے) وہ چیز آپ کو عطا کر دی جائے گی۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ]

تشریح : مذکورہ بالا روایات میں سورۂ بقرہ کے خاتمہ یعنی آخری دو آیتوں (امن الرسول سے آخر سورت تک) کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ آپ کو خصوصی طور پر عطا کی گئیں آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں' کہ جو انہیں اخلاص و توجہ اور رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ ہدایت وسعادت عطا فرمائے گا جو ان آیات میں بیان کی گئی ہے۔اور جس گھر میں تین راتیں یہ دونوں آیتیں تلاوت کی جائیں اس گھر سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔اور رات کو پڑھنے والے کو یہ دونوں آیتیں کفایت کر جاتی ہیں یعنی وہ شیاطین کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا یا یہ دونوں آیتیں پڑھنے والے کے لیے تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی یعنی رات کو ان دو آیتوں کی تلاوت کرنے والے کو تہجد کی نماز کا ثواب ملے گا۔

فَضْلُ الْبَقَرَةِ وَ آلِ عِمْرَانَ ((وَالْعَمَلِ بِهِمَا))

سورۂ بقرہ و آل عمران (اور ان دونوں پر عمل کرنے) کی فضیلت

(۹۶۰) حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ ((مَرْفُوعًا)):

۹۶۰۔ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ

((اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ))

نے فرمایا۔ ''قرآن پڑھا کرو اس لیے کہ قیامت والے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا سورۂ بقرہ و آل عمران دو روشن چیزوں کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ وہ دونوں قیامت کے دن دو بادلوں یا دو پر پھیلائے ہوئے پرندوں کی دو جماعتوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا (دفاع) کریں گی۔ (یعنی مغفرت و بخشش کی سفارش کریں گی)۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حصول باعثِ برکت اور اس کا ترک کرنا باعثِ حسرت ہے۔ اور جادوگر اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ (یعنی یہ ان پر بھاری ہے)۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراء ۃ القرآن]

(٩٦١) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ)) وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ: ((كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا))

٩٦١۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ میں نے نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو اللہ کی جناب میں اس طرح پیش کیا جائے گا کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی'' اور رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (سورۂ بقرہ و آل عمران) کے لیے تین مثالیں بیان کیں۔ جنہیں میں نے آپ سے سننے کے بعد بھلایا نہیں (بلکہ یاد رکھا) آپ نے فرمایا: ''گویا کہ وہ دونوں دو بادل ہیں یا وہ دونوں سیاہ چھتریاں ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا گویا کہ وہ دونوں پر پھیلائے ہوئے پرندوں کی دو جماعتیں ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا (دفاع) کریں گی (یعنی سفارش کریں گی)۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراءۃ القرآن]

(٩٦٢) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ كَانَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ جَدَّ فِينَا يَعْنِي عَظُمَ فَكَانَ النَّبِيُّ

٩٦٢۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کا کاتب تھا، اور سورۂ بقرہ و آل عمران پڑھ چکا تھا اور وہ سورۂ بقرہ و آل عمران پڑھنے کی بناء پر (مقام و مرتبہ کے لحاظ سے) ہم سے بڑا تھا نبی ﷺ اس کو ((غفوراً رحیماً)) املاء کراتے تو وہ ((علیماً حکیماً))

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُمْلِي عَلَيْهِ غَفُورًا رَّحِيمًا فَيَكْتُبُ عَلِيمًا حَكِيمًا فَيَقُولُ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اكْتُبْ كَذَا وَ كَذَا اكْتُبْ كَيْفَ شِئْتَ)) وَ يُمْلِي عَلَيْهِ عَلِيمًا حَكِيمًا فَيَقُولُ اكْتُبُ سَمِيعًا بَصِيرًا فَيَقُولُ اكْتُبْ كَيْفَ شِئْتَ فَارْتَدَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَحِقَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ أَنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ)) وَ قَالَ أَنَسٌ: فَحَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ مَنْبُوْذًا فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: مَاشَأْنُ هٰذَا الرَّجُلِ؟ قَالُوْا: قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ عَنْ أَنَسٍ: وَكَانَ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ كَانَ مَنْ قَرَأَهُمَا فَقَدْ قَرَأَ قُرْآنًا كَثِيرًا قَالَ فَتَنَصَّرَ الرَّجُلُ وَ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ أَكْتُبُ مَاشِئْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فَمَاتَ فَدُفِنَ فَلَفَظَتْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ دُفِنَ فَلَفَظَتْهُ قَالَ أَنَسٌ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ مَنْبُوْذًا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ۔

لکھتا۔ نبی ﷺ اس کو کہتے کہ ''اس طرح اس طرح لکھو جیسے میں چاہتا ہوں'' اور اس کو ((علیماً حکیماً)) املاء کراتے۔ تو وہ کہتا کہ میں ((سمیعاً بصیراً)) لکھوں گا۔ اور کہتا کہ میں اپنی مرضی کے مطابق لکھوں گا۔ پس یہ آدمی اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا اور (ان سے) کہنے لگا کہ میں تم سے زیادہ محمد ﷺ کو جانتا ہوں میں جیسے چاہتا تھا لکھتا تھا پس یہ آدمی فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک زمین اس کو قبول نہیں کرے گی۔'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ وہ اس علاقہ میں آیا تھا جہاں وہ مرا تھا وہ (دفن ہونے کی بجائے) زمین کے اوپر پڑا تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ اس آدمی کا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفن کیا اس کو زمین نے قبول ہی نہیں کیا (ہر بار باہر پھینک دیتی تھی) انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے بقرہ و آل عمران پڑھی ہوئی تھی اور جوان سورتوں کو پڑھ لیتا (ایسے سمجھا جاتا کہ) اس نے بہت قرآن پڑھ لیا۔ (انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ نصرانی ہو گیا تھا اور وہ کہتا کہ (وحی ناقابلِ اعتبار ہے کیونکہ) میں جیسے چاہتا تھا محمد ﷺ سے (وحی) لکھتا تھا' پس وہ آدمی مر گیا جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اس کو باہر پھینک دیا پھر دفن کیا گیا تو پھر زمین نے اس کو پھینک دیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے اس کو زمین کے اوپر پڑا ہوا دیکھا تھا۔''

تخریج: [مسند أحمد۔ ۳/ ۱۲۰۔۱۲۱ و مسند طیالسی۔ ۲۰۲۰ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ الْمَائِدَةِ

سورۂ مائدہ کی فضیلت

(٩٦٣) حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَأُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ

۹۶۳۔ یہود کے ایک آدمی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا' امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے' جس کو تم پڑھتے ہو' اگر ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے عمر رضی اللہ عنہ

الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا۔ قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدة: ٣٠) قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ : وَ هُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔

نے کہا' کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا' (یہ آیت)۔ ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس آیت کے نازل ہونے کے دن کو جانتے ہیں' اور اس جگہ کو جانتے ہیں جہاں یہ آیت نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ جمعہ کے دن مقامِ عرفہ میں موجود تھے۔

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الإيمان۔ باب زيادة الإيمان و نقصانه۔ و صحيح مسلم۔ كتاب التفسير۔ باب في تفسير آيات متفرقة]

مِنْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ وَ سُوْرَةِ إِبْرَاهِيْمَ

سورۂ مائدہ اور سورۂ ابراہیم کی فضیلت

(٩٦٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهُ مِنِّيْ﴾ (ابراهيم: ٣٦) وَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة:١١٨) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ)) وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَايُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ))

۹۶۴۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تلاوت کی۔ ''اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے۔''
اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ''اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست' حکمت والا ہے۔''
پس آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ ''اے اللہ! میری امت (کو بخش دے)' میری امت (کو بخش دے)'' اور رونے لگے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جبریل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ' حالانکہ تیرا رب زیادہ جانتا ہے' ان سے پوچھو کہ آپ کو کون سی چیز رلا رہی ہے؟'' پس جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آ کر آپ سے سوال کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو جو کہنا تھا وہ کہا' حالانکہ وہ زیادہ جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے جبریل! محمد (ﷺ) کو جا کر کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کریں گے' پریشان نہیں کریں گے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب دعاء النبی ﷺ لأمته و بكائه شفقة عليهم]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کتنے بردبار اور باحوصلہ ہوتے ہیں کہ ان کی امتیں ان کو پریشان کرتی ہیں اور گمراہی کی راہ اختیار کرتی ہیں لیکن ان کا کمال حوصلہ اور تحمل ہے کہ وہ ان کی مغفرت وبخشش کے بارے میں فکرمند اور کوشاں ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے ظاہر اور واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی دعائیں پڑھ کر اپنی امت کی بخشش کے لیے رو رو کر دعائیں کرنے لگے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر تسلی دی کہ آپ گھبرائیے نہیں۔ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی وخوش کریں گے۔ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (وخوش) ہو جائے گا۔'' (الضحیٰ :۵) کے موافق ومطابق ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات اپنی امت کے بارے میں اللہ کی جناب میں یہ عرض کرتے رہے۔ ''اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست' حکمت والا ہے۔'' (المائدۃ:۱۱۸)

فَضْلُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَ تَنَزُّلِ السَّكِيْنَةِ لِقِرَاءَ تِهَا

سورۂ کہف کی فضیلت اور اس کی قراءت کے وقت تسکین نازل ہونے کی فضیلت

(٩٦٥) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَ تَدْنُوْ وَ جَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ))۔

٩٦٥۔ براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ) سورہ کہف پڑھ رہے تھے' ان کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا' اس وقت اوپر سے ایک بادل آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا۔ ان کا گھوڑا بدکنے لگا پس جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ (بادل کا ٹکڑا) سکینت تھی جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اتری تھی۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ عَلَى الْقُرْآنِ))۔

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔ ''یہ سکینت قرآن کے ساتھ یا قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔''

تخریج : [صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل الکهف۔ وجامع الترمذی' أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی (فضل) سورة الکهف۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

(٩٦٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَنْ

٩٦٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے جمعہ کی رات سورۂ

قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔

کہف پڑھی اس کے لیے اس سے لے کر بیت اللہ شریف تک روشنی ہو جاتی ہے۔

تخریج : [مسند دارمی۔ ۲/ ۴۵۴۔ (روایت صحیح ہے۔ اور یہ روایت موقوف ہے یعنی صحابی کا قول ہے۔ اور یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔)]

تشریح : گزشتہ زمانہ کے کہف سے مراد غار ہے چونکہ اس سورت میں ان چند موحد وشرک سے بیزار جوانوں کا تذکرہ ہے جنہوں نے عقیدہ وایمان اور توحید پر استقامت دکھائی اور وہ حکومت وعوام کے پریشان کرنے پر تمام آسائشیں وشہری سہولیات کو خیر باد کہہ کر پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے' اس وجہ سے اس سورت کا نام سورہ کہف ہے۔ مندرجہ بالا احادیث سے سورۂ کہف کی فضیلت ظاہر وعیاں ہے خاص طور پر اس سورت کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنے والا اور اس کے مطابق اعتقاد رکھنے والا دجال جیسے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

أَوَائِلُ الْكَهْفِ عِصْمَةٌ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

سورۂ کہف کی ابتدائی آیات دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کا سبب ہیں

(٩٦٧) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ))

۹۶۷۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ شیطان کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل سورۃ الکھف و آیۃ الکرسی]

(٩٦٨) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((إِنْ يَخْرُجْ وَ أَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ)) قُلْنَا: وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا' يَوْمٌ كَسَنَةٍ' وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ' وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ))

۹۶۸۔ نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اگر وہ میری موجودگی میں آیا' تو میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں آیا تو ہر آدمی اپنی طرف سے خود بات کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مددگار ہے پس تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ کیونکہ وہ' اس دجال کے فتنے سے تمہاری حفاظت ہیں۔'' ہم نے عرض کیا' جناب وہ زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس دن۔ ایک دن سال برابر' دوسرا دن ایک ماہ کے برابر' تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔'' پھر ہم نے عرض کیا' اللہ کے

فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ؟ قَالَ: ((لَا أُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ))

رسول! جو دن سال کے برابر ہوگا' کیا اس میں نمازیں ایک رات اور ایک دن کی (پانچ نمازیں) کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا ''نہیں' پس تم اس کا اندازہ لگاؤ (یعنی عام دنوں میں جس وقفے کے ساتھ نمازوں کے اوقات تھے اسی وقفے سے نمازیں پڑھنا) پھر عیسیٰ علیہ السلام جامع دمشق کے مشرقی سفید مینارے پر نازل ہوں گے' پس آپ اس (دجال) کو بابِ لُدّ نامی جگہ (آج کل اسرائیل کا ایک ائیر پورٹ) پر پائیں گے' اور آپ اس کو قتل کر دیں گے۔''

تخريج : [سنن أبی داؤد۔ أول كتاب الملاحم۔باب خروج الدجال۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

سورہ فتح کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا﴾ (الفتح:۱۔۳) إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَاللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

(الفتح: ۱ تا ۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اے نبی) بے شک ہم نے آپ کو ایک واضح فتح دی ہے' تا کہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے' سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کر دے۔ اور تجھے سیدھی راہ پر چلائے۔ اور آپ کو ایک زبردست مدد دے۔'' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک۔ ''تا کہ مومن مردوں اور عورتوں کو ان جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

(٩٦٩) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ، نَزَرْتَ رَسُوْلَ

۹۶۹۔ زید رضی اللہ عنہ اپنے باپ اسلم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر جا رہے تھے' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا' لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا تیسری مرتبہ پھر پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے آپ کو) کہا' عمر کی ماں گم پائے۔ تو نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ عاجزی سے سوال کیا اور

اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾

آپ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اونٹنی کو دوڑا کر لوگوں سے آگے ہو گیا (آپ کے برابر چلنا چھوڑ دیا) میں ڈرا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا' جو مجھے پکار رہا تھا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں کچھ وحی نازل ہو گی۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے (سلام کے جواب کے بعد) فرمایا: ''آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے۔ جو مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی ساری دنیا سے)'' پھر آپ نے سورۂ فتح۔'' (انا فتحنالک فتحامبینا)۔ کی تلاوت فرمائی۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورۃ الفتح]

تشریح : اس حدیث سے سورۂ فتح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ یہ سورت صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی' جس کے بعد اسلامی فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔ یوں یہ سورت تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

(٩٧٠) عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ إِلَى قَوْلِهِ: فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (الفتح : الآیات ١-٥) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا))

٩٧٠۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ جب حدیبیہ سے واپسی پر آیت۔ ''کہ بے شک (اے نبی) ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی ہے تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔'' اللہ کے اس قول تک۔ ''اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' تو صحابہ کرام پریشان تھے (عمرہ نہ کرنے اور صلح کی شرائط کی وجہ سے) اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی جو رسول اللہ ﷺ عمرہ میں اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے ذبح کر دی۔ تو فرمایا: ''مجھ پر ایک آیت اتری ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجهاد۔ باب صلح الحدیبیة]

فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُلْكِ ((تبَارَكَ))

سورۂ ملک (تبارك الذی) کی فضیلت

(۹۷۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سُوْرَةٌ مِّنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى غُفِرَ لَهُ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

وَلَفْظُ التِّرْمَذِيِّ: ((إِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَ هِيَ سُوْرَةُ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

۹۷۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''قرآن میں ایک تیس آیتوں والی سورت ہے' وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی' یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ یہ سورت ((تبارك الذی بیده الملك)) ہے۔''

اور ترمذی شریف کے الفاظ ہیں: ''قرآن میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں' جو (اپنے پڑھنے والے) آدمی کے لیے سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور وہ سورت (تبارك الذی بیده الملك) ہے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب شهر رمضان۔ باب فی عدد الآی۔ و جامع الترمذی۔ أبواب فضائل القرآن۔باب ماجاء فی (فضل) سورة الملك۔ (روایت حسن لغیرہ ہے]

تشریح : اس حدیث سے سورۂ ملک کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ رات کو سوتے وقت اس کی تلاوت عذابِ قبر سے نجات کا باعث ہے قبر آخرت کے مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے اگر اس میں نجات ہوگئی تو دوسرے مراحل میں بھی نجات ہو جائے گی (انشاءاللہ)۔

اس لیے رات کو سوتے وقت دوسرے معمولات (باوضوء سونا۔ تسبیح فاطمہ پڑھنا۔ معوذتین تین تین بار پڑھ کر جسم پر ہاتھ پھیرنا۔ سورۂ سجدہ و سورۂ کافرون پڑھنا۔ سوتے وقت مسنون دعائیں پڑھنا۔ دائیں کروٹ قبلہ رخ لیٹنا)، کے ساتھ ساتھ سورۂ ملک بھی پابندی سے پڑھنی چاہیے۔

مِنْ فَضْلِ سُوْرَةِ الزَّلْزَلَةِ

سورۂ زلزال کی فضیلت

(۹۷۲) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ)) اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا وَ فِيْ آخِرِهِ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: ((مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ:)) ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ

۹۷۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں' ایک وہ جو آدمی کے لیے اجر کا باعث ہے اور ایک وہ جو آدمی کے لیے (غربت سے) پردہ ہے اور ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ (گناہ کا سبب) ہے۔'' حدیث طویل ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے' اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں سوال کیا گیا (کہ ان کا کیا حکم ہے) تو آپ نے فرمایا: ''مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا اور کچھ

﴿يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزلة: ٧۔٨)

نازل نہیں کیا گیا۔'' ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا (قیامت والے دن) وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب اثم مانع الزکوۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب اثم مانع الزکوٰۃ]

فَضْلُ سُوْرَةِ الْبَيِّنَةِ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

سورۂ بیّنہ (لم یکن الذین کفروا) کی فضیلت

(٩٧٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَبَكٰى۔

٩٧٣۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے سورت (لم یکن الذین کفروا من أهل الکتاب)۔ پڑھ کر سناؤں۔'' ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' تو وہ (ابی رضی اللہ عنہ بے ساختہ) رو پڑے۔

تخریج : [صحیح البخاری کتاب المناقب۔ باب مناقب أبی بن کعب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب استحباب قراء ۃ القرآن علی أهل الفضل]

فَضْلُ قِرَاءَةِ : (قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت سورۂ قل یا أیها الکافرون پڑھنے کی فضیلت۔

(٩٧٤) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: ((اِقْرَأْ ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔))

٩٧٤۔ فروہ اپنے باپ نوفل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''سورۂ کافرون پڑھو' پھر اس کی تلاوت کر کے سو جاؤ' اس لیے کہ یہ شرک سے براءت ہے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول عندالنوم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ))

سورۂ اخلاص' (قل هو الله احد) کی فضیلت

(٩٧٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

٩٧٥۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک صحابی (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ رات سورہ (قل هو الله

يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)).

احد) بار بار پڑھ رہے ہیں صبح ہوئی تو وہ (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا گویا کہ انہوں نے اسے قلیل سمجھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ (سورت) قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب فضائل القرآن- باب فضل قل هوالله أحد]

(٩٧٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَخِيْ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ ۔۔۔ نَحْوَهُ))

٩٧٦۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک صحابی سحری کے وقت سے (قل هو الله احد) پڑھتے رہے اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھا پھر جب صبح ہوئی تو دوسرے صحابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) پچھلی حدیث کی طرح بیان کیا۔''

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب فضائل القرآن- باب فضل قل هوالله أحد]

(٩٧٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْشُدُوْا فَإِنِّيْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّيْ أُرَى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ. فَذَاكَ الَّذِيْ أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّيْ قُلْتُ لَكُمْ: سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

٩٧٧۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''جمع ہو جاؤ' اس لیے کہ میں تمہیں قرآن کا تیسرا حصہ سناؤں گا۔'' پس جو جمع ہو سکتے تھے' جمع ہو گئے' پھر اللہ کے نبی ﷺ تشریف لائے تو سورۂ اخلاص سنائی پھر (گھر) تشریف لے گئے۔ تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے' لگتا ہے کہ آپ کو اس بارے میں آسمان سے کوئی وحی آ گئی ہے' اس لیے آپ گھر تشریف لے گئے ہیں پھر اللہ کے نبی ﷺ (گھر سے) نکلے تو فرمایا: ''بے شک میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا (میں اپنا وعدہ پورا کر چکا) بے شک وہ (سورۂ اخلاص) قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب صلاة المسافرين- باب فضل قراءة قل هوالله أحد]

(٩٧٨) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ

٩٧٨۔ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی ایک کے لیے ممکن نہیں کہ وہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھا کرے؟'' انہوں نے عرض کیا' جناب قرآن کا تیسرا حصہ کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قل هو الله

ثُلُثَ الْقُرْآنِ))۔

احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ ((إِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ))

اور ایک روایت میں ہے: "اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کیے ہیں، پس۔قل ھواللہ احد۔کوقرآن کے (تین) حصوں میں سے ایک حصہ بنایا۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضائل قراءۃ قل ھو اللہ أحد]

تشریح : اللہ تعالیٰ کے رسول نے سورۂ اخلاص کوقرآن مجید کے تین حصوں میں سے ایک حصہ قرار دیا ہے۔اس بارے میں یہ مشہور ہے کہ قرآن مجید تین چیزوں پر مشتمل ہے۔۱۔قصص ۔۲۔احکام ۔۳۔اللہ تعالیٰ کی صفات۔قل ھو اللہ احد، صفات کے ساتھ مختص ہے۔اور یہ ایک تہائی حصہ ہے۔شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد فرمایا: تیسری چیز علم توحید ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی معرفت حاصل کرنا بندوں پر واجب ہے۔اور یہ چیز تینوں سے اشرف ہے۔ ((شرح الواسطیہ ص للشیخ هراس۔٢٦))

(٩٧٩) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَ كَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟)) فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ))

۹۷۹۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو نماز کی قراءت قل ھو اللہ احد پرختم کرتے تھے(یعنی ہر رکعت کی قراءت کے آخر میں قل ھو اللہ احد ضرور پڑھتے تھے) جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "اس سے پوچھو کہ وہ یہ عمل کیوں کرتا تھا؟" چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا، اس لیے کہ یہ رحمان کی صفت ہے اور میں اس کی تلاوت پسند کرتا ہوں۔پس نبی ﷺ نے فرمایا: "انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب ماجاء فی دعاء نبی اللہ ﷺ إلی توحید اللہ تبارك و تعالٰی و صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ أحد]

(٩٨٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ بِهَا، افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى

۹۸۰۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی اپنے ساتھیوں کو مسجد قباء میں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز کی ہر رکعت کی قراءت (فاتحہ کے بعد) کی ابتداء سورۂ ((قل ھو اللہ أحد)) سے کرتے، بعد میں دوسری کوئی سورت ملاتے، وہ ایسا ہر رکعت میں کرتے تھے۔ان کے ساتھیوں نے ان سے (اس سلسلہ

مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوْا: إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ، ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى ، فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى، قَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَ كَرِهُوْا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ))۔

میں) بات کی کہ آپ یہ (قل هو الله أحد) سورت پڑھتے ہیں پھر آپ اس پر کفایت نہیں کرتے حتیٰ کہ آپ کسی دوسری سورت کی تلاوت ضرور کرتے ہیں۔ پس یا تو آپ یہی سورت (قل هو الله أحد) پڑھا کریں یا اس سورت کی تلاوت چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کریں انہوں نے کہا کہ میں تو سورۂ (قل هو الله أحد) کی تلاوت نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو اس سورت (قل هو الله أحد) کے ساتھ امامت کراؤں تو میں کراتا ہوں اور اگر آپ ناپسند کرتے ہیں تو میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ ان کو اپنے سے افضل سمجھتے تھے' اور ناپسند کرتے تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور امامت کرائے۔ پس جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کی بات نہیں مانی اور کس وجہ سے آپ یہ سورت (قل هو الله أحد) ہر رکعت میں پڑھتے ہیں؟'' تو اس نے کہا' اللہ کے رسول! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اس (سورت) کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی سورة الإخلاص و سورة إذا زلزلت۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : ان احادیث میں سورۂ اخلاص (قل هو الله احد) کی فضیلت وشان بیان کی گئی ہے کہ یہ سورت قرآن کے ایک تہائی یعنی دس پارے کے برابر ہے کیونکہ قرآن میں تین چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ا۔ قصص اور واقعات۔ ۲۔ احکام۔ ۳۔ اللہ کی توحید وصفات۔ اور سورۂ اخلاص میں صرف اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کا بیان ہے اس لیے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ اور اس سورت کی محبت (یعنی اس کی تلاوت اور معنیٰ ومفہوم کی معرفت اور اس کے مطابق عقیدہ وعمل) جنت میں دخول کا سبب وذریعہ ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کو معوذتین کے ساتھ صبح وشام اور نمازوں کے بعد اور سوتے وقت پڑھنا مشروع قرار دیا تا کہ امت کا ہر وقت اس سورت سے تعلق ورابطہ مضبوط اور قوی رہے۔ و بالله التوفیق۔

فَضْلُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت

(۹۸۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ

۹۸۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: الْمُعَوِّذَتَيْنِ))

فرمایا: ''کیا آپ کو ان آیات کا پتہ نہیں جو رات کو نازل ہوئی ہیں اور (مرتبہ و شان میں) ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں؟ قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ (مرتبہ و شان میں) ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں المعوذتین۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراءۃ المعوذتین]

(٩٨٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ قُلْ)) فَقُلْتُ: مَاذَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ: ((يَاعُقْبَةُ قُلْ)) قُلْتُ: مَاذَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ۔ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ قُلْ)) قُلْتُ: مَاذَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ فَقَرَأْتُهَا حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) قُلْتُ: مَاذَا أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَقَرَأْتُهَا حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا))

٩٨٢۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''عقبہ! کہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کہوں؟ پس آپ (کچھ دیر) مجھ سے خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا: ''عقبہ! کہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ پس آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! آپ ﷺ پھر مجھ سے بات کریں۔ پس آپ نے فرمایا: ''اے عقبہ! کہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''کہہ (قل أعوذ برب الفلق) پس میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کہو'' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ فرمایا: ''کہہ (قل أعوذ برب الناس) میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: ''کسی مانگنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ نہیں مانگا اور کسی پناہ پکڑنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ پناہ نہیں لی۔'' (یعنی ان جیسی پناہ مانگنے کی اور سورتیں نہیں ہیں۔)

تخریج : [سنن النسائی۔ کتاب الاستعاذۃ۔ باب ماجاء فی سورتی المعوذتین۔ (روایت حسن ہے۔)]

(٩٨٣) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ: أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ: ((لَنْ تَقْرَأَ

٩٨٣۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سواری پر تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا، تو عرض کیا: آپ مجھے سورۂ ھود پڑھائیں، آپ مجھے سورۂ یوسف پڑھائیں تو آپ نے فرمایا: ''آپ کوئی چیز نہیں پڑھیں گے جو اللہ

شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

کے ہاں سورۂ قل أعوذ برب الفلق سے بڑی ہو۔" (یعنی استعاذہ (پناہ پکڑنے) کے لحاظ سے اس سے بڑی اور افضل کوئی سورت نہیں)۔

تخریج : [سنن النسائي۔ كتاب الاستعاذة۔ باب ماجاء في سورتي المعوذتين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت

(٩٨٤) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِهٖ فَقَالَ ((اقْرَأْبِهِمَا فِيْ صَلَاتِكَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ))

وَ قَالَ أَيْضًا: عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ رَجُلٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَالنَّاسُ يَعْتَقِبُوْنَ وَ فِي الظَّهْرِ قِلَّةٌ فَحَانَتْ نَزْلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَزْلَتِيْ فَلَحِقَنِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَضَرَبَ مَنْكِبِيْ فَقَالَ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ فَقُلْتُ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَرَأْتُهَا مَعَهٗ۔ ثُمَّ قَالَ : ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَرَأْتُهَا مَعَهٗ فَقَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتَ فَاقْرَأْبِهِمَا))

٩٨٤۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی (جو صحابی تھے) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "آپ نماز میں معوذتین پڑھا کریں۔"

ابوالعلاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی (صحابی) نے بیان کیا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور سواریوں کی قلت کی وجہ سے لوگ باری باری ان پر سوار ہوتے پس میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوار ہونے کی باری آ گئی تو آپ مجھے پیچھے سے ملے تو آپ نے میرے کندھے پر مار کر فرمایا: "قل اعوذ برب الفلق" میں نے کہا " قل اعوذ برب الفلق" پس رسول ﷺ نے یہ ساری سورت پڑھی میں نے بھی آپ کے ساتھ یہ سورت پڑھی پھر فرمایا: "قل اعوذ برب الناس" پس رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھی میں نے بھی آپ کے ساتھ یہ سورت پڑھی اس کے بعد آپ نے (مجھے) فرمایا: "نماز میں ان دو سورتوں (معوذتین) کو پڑھا کرو۔"

تخریج : [مسند احمد۔٥/ ٧٨، ٧٩۔ روایت صحیح ہے]

تشریح : معوذتین سے مراد قرآن مجید کی آخری دو سورتیں (قل أعوذ برب الفلق) اور (قل أعوذ برب الناس) ہیں ان کی بڑی فضیلت وشان ہے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہے پناہ مانگنے اور پناہ پکڑنے کے لحاظ سے ان کے علاوہ اور سورتیں نہیں اسی لیے آپ نے صبح وشام اور ہر نماز کے بعد اور رات سوتے وقت ان سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی ہے ان سورتوں میں جادو ٹونہ کا توڑ ہے نماز میں بھی ان کے پڑھنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔

فَضْلُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

معوذتین اور قل هو الله أحد کی فضیلت

(٩٨٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتُمْ؟)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ: ((قُلْ)):فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ:((قُلْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: ((قُلْ:﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي وَ حِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

٩٨٥۔ معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے باپ (عبداللہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم ایک سخت تاریک اور برسات کی رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں پس ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟'' میں نے (جواب میں) کچھ نہ کہا آپ نے فرمایا: ''کہہ'' میں نے کچھ نہ کہا' پھر فرمایا: ''کہہ'' میں نے کچھ نہ کہا' پھر فرمایا: ''کہہ'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''کہہ قل هو الله أحد اور معوذتین۔ صبح شام تین مرتبہ' یہ سورتیں تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی (یعنی تیری حفاظت کریں گی۔)''

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول إذا أصبح (روایت حسن ہے شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے دیکھئے صحیح سنن الترمذی۔ رقم الحدیث:٣٥٧٥]

فَضْلُ الْمُعَوِّذَاتِ ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ))

معوذات (قل هو الله احد اور معوذتین) کی فضیلت

(٩٨٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ يَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

٩٨٦۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات (کی سورتیں) پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتے اور پھونک مارتے' پس جب (مرض الموت) میں آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر برکت کی امید سے آپ کا ہاتھ آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

(٩٨٧) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا:﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾) وَ ﴿قُلْ

٩٨٧۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب ہر رات بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ''قل هو الله أحد'' ''قل اعوذ برب الفلق'' ''قل اعوذ برب الناس'' (تینوں سورتیں مکمل پڑھ کر ان پر پھونکتے) اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں

أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

(٩٨٨) حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ((أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ))

٩٨٨۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔''

تخریج : [سنن أبي وداؤد۔ کتاب الوتر۔ باب في الاستغفار۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری تین سورتیں ''سورہ اخلاص۔ سورہ فلق اور سورہ الناس'' ہیں۔ پناہ پکڑنے اور دم کرنے میں یہ سورتیں اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں' ان سورتوں سے اپنے آپ کو صبح وشام اور رات سوتے وقت دم کرتے رہنا چاہیئے خاص طور پر جادوٹونہ اور نظر بد کے مریض کو ان سورتوں کے ساتھ اہتمام سے دم کرنا چاہیئے بفضل اللہ شفا ہو گی۔ بشرطیکہ اعتقاد درست اور قرآن وحدیث کے علاوہ دم اور چھومنتر سے پرہیز ہو۔

فَضْلُ ذِكْرِ آيَاتِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ((التَّرْغِيْبُ وَالتَّرْهِيْبُ))

جنت وجہنم کے ذکر پر مشتمل آیات ذکر کرنے کی فضیلت یعنی ترغیب وترہیب

(٩٨٩) أَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهِكٍ: قَالَ: إِنِّيْ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذَا جَاءَ هَا عِرَاقِيٌّ، فَقَالَ: أَيُّ الْكَفْنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ: وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ ، قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَرِيْنِيْ مُصْحَفَكِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّيْ أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ سُوْرَةٍ قَرَأْتَ قَبْلُ؟ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَانَزَلَ مِنْهُ سُوْرَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ

٩٨٩۔ یوسف بن ماہک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا کہ ایک عراقی نے آکران سے سوال کیا' کون سا کفن بہتر ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: افسوس اس سے کیا مطلب۔ (کفن جیسا بھی ہو) تجھے کیا نقصان ہوگا۔ پھر اس نے کہا: ام المومنین! اپنا مصحف دکھا دیجئے' انہوں نے فرمایا: کیوں؟ اس نے کہا' تا کہ میں بھی اس ترتیب کے مطابق قرآن مجید کی تالیف کروں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر اس میں کون سی قباحت ہے جو بھی سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے۔ سب سے پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری جس میں جنت ودوزخ کا ذکر ہے، جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا (اعتقاد

الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوْا: لَانَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوْا: لَانَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا. لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ﴾ (القمر: ۴۶) وَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ: فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ، فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ.

پختہ ہو گئے) اس کے بعد حلال وحرام کے احکام اترے اگر کہیں شروع ہی میں یہ حکم نازل ہو جاتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے' ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر شروع ہی میں یہ حکم نازل ہو جاتا کہ زنا نہ کرو' تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا نہیں چھوڑیں گے' یقیناً محمد ﷺ پر مکہ میں، جب کہ میں اس وقت چھوٹی بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی۔ ''بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔'' لیکن سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں (مدینہ میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی جناب یوسف بن ماہک نے بیان کیا کہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عراقی کے لیے اپنا مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل لکھوادی (کہ اس سورت میں اتنی آیات ہیں اور اس میں اتنی ہیں۔)

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب تأليف القرآن]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید کے نزول میں کمال حکمت سے کام لیا کہ اس نے سب سے پہلے اپنی توحید کی طرف دعوت دینے والی اور مومن اطاعت گزاروں کو جنت کی خوشخبری دینے والی اور کافر نافرمان لوگوں کو جہنم سے ڈرانے والی آیات نازل کیں۔ جب طبائع وقلوب نے ان کو قبول کر لیا اور اطمینان حاصل کر لیا تو اس کے بعد احکام اترے اور حلال وحرام بیان کیا گیا۔ اسی لیے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر پہلے شراب وزنا وغیرہ سے روکنے والی آیات اترتیں تو لوگ تسلیم نہ کرتے' کیونکہ طبیعتیں فطری طور پر ایک مانوس چیز کو چھوڑنے پر جلد تیار نہیں ہوتیں۔ اس لیے پہلے ترغیب (جنت کا شوق دلانا) وترہیب (جہنم سے ڈرانا) کے ذریعے اصلاح وتربیت کی گئی۔ اس کے بعد احکام (اوامر ونواہی اور حلال وحرام) نازل ہوتے گئے اور تربیت یافتہ سعادت مند طبیعتیں ان کو تسلیم کرتی گئیں۔ مفصل سے مراد قرآن کے آخری سوا چار پارے ہیں۔ اگر ذہن میں یہ سوال آئے کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت (اقرأ باسم ربك) میں تو جنت وجہنم کا ذکر نہیں، تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کا مطلب ہے کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں جنت وجہنم کا ذکر ہے یا مراد سورۂ مدثر ہے کیونکہ سورۂ ''اقرأ باسم ربك'' کی پہلی پانچ آیات نازل ہونے کے بعد جب وحی کا نزول ایک مدت تک کے لیے موقوف ہو گیا تو سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت مدثر کے آخر میں جنت وجہنم کا ذکر موجود ہے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

عِلم کا بیان
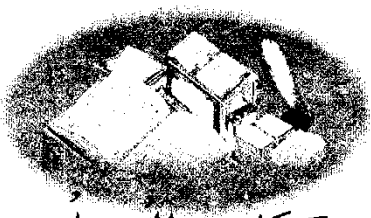
فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

علم اور علماء کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَآئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ...﴾ (الآية (آل عمران:۱۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ فرشتے اور اہلِ علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں......'' آخر آیت تک

بَدَأَ بِنَفْسِهِ الشَّرِيْفَةِ، وَثَنّٰى بِالْمَلَآئِكَةِ وَثَلَّثَ بِأُولِي الْعِلْمِ وَ نَاهِيْكَ بِذٰلِكَ فَضْلًا وَ شَرَفًا (اَلْحَافِظُ الدِّمْيَاطِيُّ)۔

حافظ دمیاطی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات شریف کا ذکر کیا پھر ملائکہ کا ذکر کیا تیسرے نمبر پر اہلِ علم کا ذکر کیا اور اہلِ علم کے شرف اور فضل کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر اپنی ذات شریف اور فرشتوں کے پاک گروہ کے ساتھ کیا۔

وَقَالَ الْقُرْطَبِيُّ: فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى فَضْلِ الْعِلْمِ وَ شَرْفِ الْعُلَمَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَشْرَفَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لَقَرَنَهُمُ اللّٰهُ بِاسْمِهٖ وَ اسْمِ مَلَآئِكَتِهٖ كَمَا قَرَنَ اسْمَ الْعُلَمَاءِ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس آیتِ کریمہ میں علم کے شرف اور علماء کے فضل کی دلیل ہے کیونکہ اگر علماء سے کوئی افضل واشرف ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے اور فرشتوں کے نام کے ساتھ ذکر کرتا، جیسا کہ علماء کا تذکرہ اپنے ساتھ کیا ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰی لِنَبِيِّهٖ: ﴿وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (طه:۱۱۴)

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ''اور یہ دعا کر اے پروردگار! میرا علم بڑھا۔''

فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ أَشْرَفَ مِنَ الْعِلْمِ لَأَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَسْأَلَهُ الْمَزِيْدَ مِنْهُ كَمَا أَمَرَ أَنْ يَسْتَزِيْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ ((اَلْقُرْطَبِيُّ))

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز علم سے اشرف ومعزز ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو اس کے مزید حاصل کرنے کا حکم دیتے جیسا کہ اس کو مزید علم حاصل کرنے کا حکم دیا۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ﴾ (العنكبوت: ۴۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہلِ علم کے سینوں میں محفوظ ہیں۔''

وَ قَالَ تَعَالٰى ﴿وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُوْنَ﴾ (الحشر ۲۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرما رہے ہیں، انہیں صرف علم والے ہی جانتے ہیں۔''

وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ﴾ (فاطر:۲۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾(الزمر:۹)

''بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں' یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿أَفَمَنْ يَّعْلَمُ أَنَّمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾(الرعد:۱۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا وہ ایک شخص جو علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے' اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾

(المجادلة:۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔''

تشریح : مندرجہ بالا آیات میں علم اور ان علماء کی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے جو کتاب وسنت کے عاملین ہیں کیونکہ قرآن میں بے عمل علماء کی مثال وتشبیہ کتے اور گدھے سے دی گئی ہے۔ العیاذ باللہ۔

فَضْلُ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ أَوِ الرِّحْلَةِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ

حصول علم کے لیے نکلنے یا سفر کرنے والے کی فضیلت

(۹۹۰) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْهِ:((وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ۔۔۔))اَلْحَدِيْثُ۔

۹۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن کی دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی' اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا۔''
اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے' اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے......'' آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر]

(۹۹۱) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ غَدَوْتُ عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَازِرُّ؟ قَالَ: اِبْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ: أَفَلَا

۹۹۱۔ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس گیا' انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے؟ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ نے جواب دیا علم کی طلب وتلاش میں۔ تو انہوں

أُبَشِّرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ وَ رَفَعَ الْحَدِيْثَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ)). ((صَحِيْحٌ)) مَوْقُوفًا عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ

نے کہا' کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دوں؟ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ حماد بن سلمہ نے کہا ان میں سے کسی نے نہیں کہا اور آگے مرفوع روایت بیان کی۔ ''بے شک فرشتے' طالب علم کے طلبِ علم کی وجہ سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔''
صحیح یہ ہے کہ یہ روایت صفوان بن عسال کی موقوف روایت ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔

تخريج : [مسند أبي داؤد طيالسي-١١٦٥- جامع الترمذي- أبواب الدعوات- باب ماجاء في فضل التوبة والاستغفار...... (روایت صحیح ہے۔)]

(٩٩٢) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاجِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ))

٩٩٢۔ کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا' ابودرداء! میں آپ کے پاس' رسول اللہ ﷺ کے شہر سے ایک حدیث سننے کے لیے آیا ہوں' جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ آپ اسے اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں' میں کسی اور کام وضرورت کے لیے نہیں آیا: ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضاء کے لیے اس کے نیچے پر بچھاتے ہیں' اور بے شک زمین وآسمان کی تمام مخلوق اور پانی میں مچھلیاں عالم کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر ایسے فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء نے درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑی بلکہ ان کی وراثت صرف علم تھا۔ پس جس نے علم حاصل کیا' اس نے ایک وافر حصہ حاصل کرلیا۔''

تخريج : [سنن أبي داؤد- أول كتاب العلم- باب في فضل العلم- (شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے سنن الترمذی ٢٦٨٢)]

تشریح: اس باب میں مذکورہ احادیث علم طلب کرنے اوراس کی راہ میں سفر اختیار کرنے کی فضیلت وشان پر دلالت کرتی ہیں کہ اس سے جنت کے راستے آسان ہوتے ہیں اور علماء اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی دعاؤں کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

فَضْلُ التَّفَقُّهِ فِي الدِّيْنِ

دین میں تفقہ (سمجھ حاصل کرنے) کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْٓا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (التوبة:۱۲۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں) سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں، ڈرائیں تا کہ وہ ڈر جائیں۔“

(۹۹۳) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ))

۹۹۳۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ وہ خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا ان کو قیامت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

تخریج: [صحيح البخاري- كتاب العلم- باب من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين]

(۹۹٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ)) قَالُوْا: يَانَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((أَفَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنَنِيْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((فَخِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا))

۹۹۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا، سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ معزز ہے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہمارے سوال کا یہ مقصد نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ (یعقوب) بن نبی اللہ (اسحاق) بن خلیل اللہ (ابراہیم) تھے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم خاندان عرب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں اسلام میں وہ بہتر ہیں جو علم دین حاصل کریں۔“

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

اور ایک روایت میں ہے: ”پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھی عادات و اخلاق کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے جب کہ وہ دین کی سمجھ بھی حاصل کریں۔“

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب قول الله۔ واتخذ الله إبراهيم خليلا]

تشریح : فقہ سے مراد دین میں فہم و بصیرت حاصل کرنا ہے مندرجہ بالا حدیثوں میں اس کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے کہ دین میں سوجھ بوجھ اللہ کی رضامندی کی دلیل ہے اور علم کے ذریعہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ عزت و سرداری عطا فرما دیتا ہے۔

اَلْإِغْتِبَاطُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم و حکمت میں رشک کرنا

(۹۹۵) حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ ((لَاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا))

۹۹۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا کی ہو اور وہ اس کے ذریعے لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور اس (حکمت) کی تعلیم دیتا ہو۔“

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب العلم۔ باب الاغتباط في العلم والحكمة]

تشریح : اس حدیث میں علم و سخاوت کو قابل رشک کہا گیا ہے لہٰذا طلب و جستجو اور جد و جہد صرف اور صرف علم و سخاوت کے لیے ہونی چاہیئے۔ وباللہ التوفیق۔

فَضْلُ مَنْ تَرَكَ الْجِدَالَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا

صاحبِ حق ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کرنے والے کی فضیلت

(۹۹۶) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))

۹۹۶۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اس شخص کے لیے جنت کے درمیان گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کر دے اور میں اس شخص کو بھی جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ چھوڑ دے اگرچہ وہ جھوٹ بطورِ مزاح ہی تھا اور اس شخص کو جنت کے بالاخانے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس نے اپنے اخلاق سنوار لیے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی حسن الخلق۔ روایت حسن ہے]

تشریح : اس حدیث میں جنگ و جدل سے اجتناب و پرہیز کی تلقین کی گئی ہے کہ چاہے انسان حق پر ہی ہو اور یہ حق بغیر جدال کے ناممکن ہو تو اس کو ترک کرنے کی وجہ سے انسان کو جنت کے درمیان میں مکان ملے گا۔

فَضْلُ مَنْ عَلِمَ وَ عَلَّمَ النَّاسَ

علم سیکھنے اور سکھانے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾(فصلت: آیة۳۳)

یَعْنِي وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِنَ الدَّاعِيْ إِلَى اللّٰهِ وَيَكْفِيْهِ شَرَفًا أَنَّهُ مِنْ أَتْبَاعِ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَدْعُوْنَ إِلَى اللّٰهِ فَهُوَ مِثْلُهُمْ فِيْهَا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔ اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے سے اچھی بات کسی کی نہیں ہوسکتی اور داعی و مبلغ کے شرف و فضل کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ انبیاء و رسل والا کام کرتا ہے۔ پس وہ اس میدان میں ان کی طرح ہے۔

(۹۹۷) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَ عَلَّمَ، وَ مَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ))۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوْهُ الْمَاءُ، وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْأَرْضِ۔

۹۹۷۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے' اس کی مثال زبردست بارش جیسی ہے' جو زمین پر خوب برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے' وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں نہ پانی روکتے ہیں نہ سبزہ اگاتے ہیں' تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور وہ چیز اس کو نفع دے جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔''

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اسحاق کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ قاع اس خطۂ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھہرے نہیں) اور صفصف ہموار زمین کو کہتے ہیں۔

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب العلم- باب فضل من علم و علم]

(۹۹۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ)) فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطٰى، فَغَدَوْا وَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٌّ؟)) فَقِيْلَ: يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ. فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ. فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ))

۹۹۸۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں (اسلامی) جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ذریعے سے اللہ فتح عطا فرمائے گا۔'' اب سب اس انتظار میں تھے کہ دیکھیے جھنڈا کسے ملتا ہے' جب صبح ہوئی تو سب اسی امید میں رہے کہ اسے مل جائے گا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی کہاں ہیں؟'' عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں کو تکلیف ہے آخر آپ کے حکم سے انہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا وہ فوراً ہی اچھے ہو گئے جیسے پہلے ان کو کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ پس انہوں نے کہا: ہم ان (یہودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں' لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھہرو پہلے ان کے میدان میں اتر کر انہیں اسلام کی دعوت دے لو اور ان کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں ان کی خبر کر دو (پھر وہ نہ مانیں تو لڑنا) اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب الجهاد- باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام والنبوة]

(۹۹۹) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَ حَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ))

۹۹۹۔ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی مخلوق حتیٰ کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی (پانی میں) لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر (اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔''

تخريج : [جامع الترمذي' أبواب العلم- باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة]

(۱۰۰۰) حَدِيْثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ))

۱۰۰۰۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کے طلبِ علم کی وجہ سے خوش ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب العلم۔ باب فی فضل العلم۔ (روایت حسن ہے)]

تشریح : مندرجہ بالا احادیث میں علم سیکھنے اور سکھانے کا مقام اور فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس سے جنت کے راستے آسان ہو جاتے ہیں اور انسان زمین و آسمان کی ساری مخلوق کی دعاؤں کا مستحق ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں علم حاصل کرنے والے کے لیے دعائے استغفار کرتی ہیں اللہ ہمیں بھی انہی میں سے کرے۔ آمین۔

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْفَرَائِضِ وَغَيْرِهَا

علمِ فرائض (میراث) وغیرہ سیکھنے کی فضیلت

(۱۰۰۱) عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَ كَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى أَهْلِ الْوَادِيْ؟ فَقَالَ: ابْنَ أَبْزٰى قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزٰى؟ قَالَ: مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ))

۱۰۰۱۔ عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ (جن کو عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر کیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ کو عسفان نامی جگہ پر ملے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے وادی والوں (مکہ مکرمہ) پر کس کو (اپنا قائم مقام) مقرر کیا ہے؟ انہوں نے کہا' ابن ابزٰی کو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن ابزٰی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' آپ نے ایک غلام کو ان پر (اپنا) جانشین بنایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اللہ کی کتاب کا قاری و عالم ہے اور علم فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بے شک اللہ اس کتاب کی وجہ سے بعض قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی کے ذریعے بعض قوموں کو پستی کا شکار کر دیتا ہے۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل من يقوم بالقرآن و يعلمه]

(۱۰۰۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِاللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ

۱۰۰۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں اور اللہ کے معاملے (دینی امور) میں میری امت میں سے سب سے سخت عمر ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کے

ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))

قاری و عالم ابی بن کعب اور ان (میری امت) میں سے سب سے زیادہ علمِ فرائض (علمِ میراث) کے عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حلال و حرام کے سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں خبر دار ہر امت کا ایک امین (امانت دار) ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔"

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب المناقب۔ باب مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت...... (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى

ہدایت کی طرف دعوت دینے والے کی فضیلت

(١٠٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا))

۱۰۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو ہدایت کی دعوت دیتا ہے اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جو گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة]

(١٠٠٤) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَأٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَأُوْا عَنْهُ حَتّٰى رُؤِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ

۱۰۰۴۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے پس جب آپ نے ان کی خستہ حالت اور ضرورت مندی دیکھی تو آپ نے صدقہ کی ترغیب دی۔ لوگوں نے (صدقہ کرنے میں) دیر کی حتیٰ کہ اس کا اثر آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھا گیا۔ جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک انصاری آدمی چاندی کی ایک تھیلی لے کر آیا، پھر دوسرا آیا، پھر انہوں نے لگاتار صدقہ و خیرات کیا حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کے لیے اس کا اپنا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے، اس کے بغیر کہ

سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))۔

ان کے اجر میں کمی کی جائے۔اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس پر اس کے اپنے گناہ کا بوجھ اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے' اس کے بغیر کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الحث علی الصدقة]

تشریح: بعض لوگ حدیث ''من سن فی الإسلام سنة حسنة'' (جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا) کی بناء پر کہتے ہیں کہ بدعت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) بدعت حسنہ (اچھی بدعت) (۲) بدعت سیئہ (بری بدعت)۔اسلام میں بدعت کی دوسری قسم مذموم ہے پہلی قسم تو محبوب ومطلوب ہے۔ان لوگوں کا یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ ہر قسم کی بدعت مذموم اور سیئہ (بری) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر خطبۂ درس اور وعظ ونصیحت میں فرمایا کرتے تھے: ''بدترین کام دین میں نیا کام کرنا ہے' اور ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (داخلے کا سبب) ہے۔'' بدعت سازی دراصل شریعت سازی ہے اور دین میں اضافہ ہے جس کا حق واختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ اس کے نمائندہ ہیں' جو اللہ کی بات اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔لہٰذا شریعت وہدایت صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اتاری اور رسول اللہ نے سمجھائی۔بدعت کا موجب یہ باور کراتا ہے کہ معاذ اللہ' اللہ ورسول بھول گئے' یہ ثواب ونیکی کا کام انہوں نے نہیں بتایا۔یہ میرے امام ومرشد یا میں نے بتایا ہے' اسی لیے قرآن وحدیث میں اس پر سخت وعید وتہدید ہے'

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الحجرات:۱)

''ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

اور فرمایا: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس دین میں نئی بات داخل کی وہ مردود ہے۔'' بروایت عائشہ۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود۔)

جابر ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام باتوں میں سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے' اور بہترین طریقوں میں سے بہترین طریقہ' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور تمام کاموں میں سے بدترین کام دین میں نئی باتیں داخل کرنا ہیں' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (صحیح مسلم۔ کتاب الجمعة۔ باب تخفیف الصلاة والخطبة)

"اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔" (سنن النسائی۔ کتاب صلاۃ العیدین۔ باب کیف الخطبة)

یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کا انکار کیا تھا اوران کو ہلاکت کی راہ پر قرار دیا تھا جو لوگ دائرہ بنا کر اجتماعی طور پر ایک آدمی کی ہدایات کے مطابق ذکر کر رہے تھے۔ (مسند دارمی۔ باب فی کراھیة أخذ الرأی۔ حدیث نمبر ۲۱۰)

اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے دین میں کوئی نیا کام ثواب سمجھ کر کیا تو اس کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ نے خیانت کی۔ (العیاذ باللہ) یہ بات نیکی کی تھی لیکن آپ ہم سے چھپا گئے۔

لہٰذا دین و ہدایت کی راہ متعین کرنا اور ثواب و نیکی اور گناہ و نافرمانی کو طے کرنا یہ خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے مخلوق میں سے کسی کا نہیں۔ جبکہ رسول۔ اللہ کی طرف سے اس کی بات پہنچانے والا ہوتا ہے اس کی اپنی بات نہیں ہوتی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: ۸۰)

"جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

لہٰذا اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز اسلام میں مشروع اور جائز ہے اس پر عمل کرنے اور اس کو فروغ دینے کے لیے جو شخص کوئی نیا طریقہ اختیار کرے گا جس کی دوسرے لوگ پیروی کریں گے تو اسے اپنے اس نیک عمل کے ثواب کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا ثواب بھی ملے گا جو اس کی ترغیب پر اس طریقہ کو اختیار کر کے وہ عمل صالح کریں گے' جیسے صدقہ و خیرات کتاب و سنت میں مشروع ہے' ضرورت کے وقت اس کی ترغیب دینا اور پہل کرتے ہوئے صدقہ کرنے کی ابتداء کرنا۔ جیسے جہاد قرآن و حدیث میں مشروع ہے اس کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے لیے لوگوں کو منظم و مرتب کرنا وغیرہ۔

لیکن جس چیز کا شریعت میں سرے سے ثبوت ہی نہ ہو اس کا کوئی بھی انداز و طریقہ اختیار کیا جائے وہ سیئہ (برا) ہے' وہ حسنہ (اچھا) نہیں ہو سکتا۔

فَضْلُ مَنْ تَرَكَ عِلْمًا نَافِعًا مِنْ بَعْدِهٖ

اپنے بعد علم نافع چھوڑنے والے شخص کی فضیلت

(۱۰۰۵) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ))

۱۰۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الوصیة۔ باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ اور اس پر اجر و ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے لیکن تین عمل ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو پہنچتا رہتا ہے۔

۱۔صدقہ جاریہ۔ جیسے مسجد و مدرسہ۔ کنواں۔ ہسپتال' سرائے وغیرہ۔ جب تک لوگوں کو ان سے فائدہ پہنچتا رہے گا مرنے والے کو اپنے اس عمل کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

۲۔علم۔ جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ دوسروں کو علم سکھانا یا تصنیفات و تالیفات کے ذریعے سے علم پھیلانا۔ جب تک اس کے شاگردوں کا پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ چلتا رہے گا اور اس کی کتابیں محفوظ و موجود رہیں گی اور لوگوں کو ان سے فائدہ پہنچتا رہے گا تو ان کا اجر و ثواب بھی برابر استاذ و مصنف کو ملتا رہے گا۔

۳۔کتاب و سنت کے مطابق اولاد کی اچھی تربیت ضروری ہے تاکہ مرنے کے بعد بھی انسان کو اس کی اولاد کی دعائے خیر کا فائدہ پہنچتا رہے۔

فَضْلُ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ أَوْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ

اس شخص کی فضیلت جو خیر و بھلائی کا آغاز کرے یا اس سے خیر کی امید ہو۔

(١٠٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰى أُنَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

۱۰۰۶۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس' کھڑے ہو کر فرمایا: ''کیا میں تمہیں' تم میں سے اچھے اور برے کی خبر نہ دوں؟'' راوی بیان کرتے ہیں' کہ وہ (صحابہ کرام) خاموش رہے۔ پس آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی تو ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیوں نہیں آپ ہمیں ہم میں سے سب سے اچھے اور برے کی ضرور خبر دیں (کہ اچھا کون ہے اور برا کون)۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جا سکے اور اس کی شرارتوں سے محفوظ رہا جا سکے' اور تم میں سے بدتر وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ رہا جا سکے۔''

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الفتن۔ باب حدیث۔ خیر کم من یرجی خیرہ و یؤمن شرہ۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے اچھا اور بہترین انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو خیر و نفع پہنچے اور لوگ اس کی شر و برائی سے محفوظ رہیں اور سب سے برا اور بدترین انسان وہ ہے جس سے نفع و بھلائی کی امید نہ ہو اور لوگ اس کی شر و

برائی سے غیر محفوظ ہوں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ دینی و دنیاوی منافع و فوائد پہنچائے اور اپنی زبان و ہاتھوں کے شر سے لوگوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ اس طرح وہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ اپنی حسنات و نیکیوں کو بھی بچالے گا۔

فَضْلُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

لونڈی اور بیوی کی تعلیم و تربیت کی فضیلت

(١٠٠٧) حَدِيثُ أَبِي مُوسٰى مَرْفُوعًا: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَ عَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)) ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

١٠٠٧۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں جن کو دگنا اجر و ثواب ملتا ہے' ایک اہلِ کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ پر ایمان لائے اور دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور تیسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو' وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو عمدہ تعلیم دے' پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے بھی دگنا اجر و ثواب ہے۔''
پھر عامر (شعبی) نے (اپنے شاگرد صالح بن حیان سے) کہا ہم نے یہ حدیث تمہیں بغیر اجرت کے سنا دی ہے (ورنہ) اس سے کم حدیث کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب العلم۔ باب تعليم الرجل أمته وأهله]

تشریح : اس حدیث میں بھی علم اور تعلیم و تربیت کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جب کوئی انسان کسی کو اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ تعلیم و تربیت دے' خاص طور پر معاشرہ کے کمزور افراد (لونڈی وغیرہ) کو تو وہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ لہٰذا انسان کو حصولِ علم کے بعد لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہنا چاہیئے تاکہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا مستحق بن جائے۔

فَضْلُ الْعُلَمَاءِ وَحَالُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِهِمْ

علماء کی فضیلت اور ان کے بغیر لوگوں کی حالت

(١٠٠٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ

١٠٠٨۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے' لیکن وہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا' حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو

بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

سردار بنالیں گے' ان سے سوالات کیے جائیں گے' اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ.

فربری (حدیث کے راوی) نے کہا ہم سے عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتیبہ نے۔ کہا ہم سے جریر نے۔ انہوں نے ہشام سے اس حدیث کی مانند روایت کیا۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب کیف یقبض العلم]

تشریح : اس حدیث سے علماء کا مقام وفضیلت واضح ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے دنیا میں علم و تعلم ہے' اور ان کی وجہ سے لوگوں کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ان کے بغیر لوگ جہالت میں اور جاہل سرداروں کے شکنجے اور ان کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں اور وہ پیش آمدہ مسائل میں لوگوں کی رہنمائی اپنے خیالات اور جہالت پر مبنی اقوال وفتاویٰ سے کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی گمراہی سے معاشرہ کے افراد گمراہ ہوتے ہیں لہٰذا علماء کے بغیر معاشرہ و ماحول گمراہی کی راہ پر گامزن ہونے کی وجہ سے دنیا و آخرت میں اللہ کے غیظ وغضب کا مستحق بن جاتا ہے۔

اَلْعِلْمُ عِصْمَةٌ مِنَ الْوُقُوْعِ فِي الْفِتَنِ

علم فتنوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے

(۱۰۰۹) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُّ أَلْحَقُ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً))۔

۱۰۰۹۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ جمل کے موقع پر اللہ نے ایک جملہ کے ذریعے مجھے فائدہ پہنچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا' میں ارادہ کر چکا تھا کہ اصحابِ جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں' انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارثِ تخت و تاج بنایا ہے تو آپ نے فرمایا: "وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔"

وَ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: ((عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ: ((مَنِ اسْتَخْلَفُوْا؟)) قَالُوْا: بِنْتَهُ قَالَ: ((لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ......)) اَلْحَدِيْثَ۔

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک چیز کے ذریعے بچایا جو میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا تھا' جب کسریٰ ہلاک ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا "انہوں نے کسریٰ کے بعد کس کو حکمران بنایا ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ اس کی لڑکی کو۔ تو اس وقت آپ نے یہ بات فرمائی: "وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی.... "آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المغازی۔ باب کتاب النبی إلی کسریٰ و قیصر۔ وسنن النسائی۔ کتاب آداب القضاۃ۔ باب النھی عن استعمال النساء فی الحکم۔ (یہ روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے دعوتِ اسلام کے لیے دنیا کے سربراہانِ مملکت کو خطوط لکھے تھے ان میں سے ایک خط حاکمِ ایران کسریٰ کو بھی لکھا تھا اس نے نہایت گستاخی کا مظاہرہ کیا کہ آپ کا خط مبارک پھاڑ ڈالا' آپ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس کے لیے بددعاء کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ چنانچہ کسریٰ اپنے لڑکے کے ہاتھوں قتل ہوا اور لڑکا غلطی سے زہر کھا کر مر گیا' تو کسریٰ کی پوتی پوران نامی خاتون ان کی حکمران بنی تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس پر عورت حاکم ہو۔''

(۱۰۱۰) عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ۔ قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ))

۱۰۱۰۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس شخص (علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کو چلا' راستے میں مجھے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے' پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا۔ میں اس شخص (علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کو جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا' اپنے گھر کو لوٹ جاؤ' پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر لڑائی کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! قاتل تو خیر (ضرور جہنمی ہونا چاہیے)' مقتول کیوں؟ فرمایا ''اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب المعاصی من أمر الجاھلیة]

فَضْلُ مُلَازَمَةِ حَلْقِ الْعِلْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں قائم علمی حلقوں میں شمولیت اختیار کرنے کی فضیلت

(۱۰۱۱) عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ۔ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَ أَمَّا

۱۰۱۱۔ ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہلِ مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا لوٹ گیا

الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا۔ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ))

پس جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے تو (صحابہ سے) فرمایا: ''کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ رہا ان میں سے ایک تو اس نے اللہ سے پناہ (جگہ) چاہی' اللہ نے اسے پناہ (جگہ) دے دی۔ اور دوسرے کو (مجلس سے چلے جانے سے) شرم آئی تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے (اعراض کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر) منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ نے (بھی) اس سے (ناراض ہوتے ہوئے) منہ موڑ لیا۔''

تخریج : [صحيح البخاري- كتاب العلم- باب من قعد حيث ينتهي به المجلس]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم وتربیت کے لیے مساجد میں علمی مجالس وحلقوں کا قیام واہتمام ہونا چاہیے اور لوگوں کو ان میں التزام واہتمام سے شامل ہونا چاہیے کیونکہ علمی مجالس میں شمولیت اجر وثواب' خیر و برکت اور مغفرت وبخشش کا سبب وذریعہ ہے۔ اور ان سے اعراض ودوری اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے دوری اور حرمان وخسران کا سبب ہے۔ ان کے آداب میں ہے کہ ان میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے' لوگوں کے لیے پریشانی کا سبب نہیں بننا چاہیے۔

فَضْلُ نَشْرِ الْعِلْمِ وَذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ بَلَّغَ عَنْهُ حَدِيْثًا

علم پھیلانے کی فضیلت اور حدیثِ رسول کے مبلغ کے لیے نبی ﷺ کی دعاء کا ذکر

(١٠١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ))۔

١٠١٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ (دین کی باتیں مجھ سے) سن رہے ہیں اور آپ کے شاگرد (تابعی) آپ سے سنیں گے اور ان کے شاگرد (تبع تابعی) ان سے سنیں گے۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد- كتاب العلم- باب فضل نشر العلم- (اپنے طرق کے لحاظ سے صحیح ہے۔)]

(١٠١٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ))

١٠١٣۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے' جو ہم سے کوئی بات سنے' پھر اس کو یاد رکھے' یہاں تک کہ اس کو دوسروں تک پہنچادے' اس لیے کہ بہت سے لوگ دینی فہم کی بات آگے ایسے لوگوں کو پہنچاتے ہیں جو ان سے دینی فہم وبصیرت میں زیادہ ہوتے

ہیں۔ کیونکہ بہت سارے دینی بات کے حامل لوگ اس میں کما حقہ فہم وبصیرت نہیں رکھتے۔"

تخریج : [سنن أبي داؤد- كتاب العلم- باب فضل نشر العلم]

تشریح : اس باب کی حدیثوں میں علم کی نشر واشاعت کی ترغیب اور اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو کتاب و سنت کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی نشر واشاعت کرنی چاہیے' اور جہاں تک ہو سکے اس کو آگے پھیلانا چاہیے کیونکہ ایک تو نسل درنسل یہ سلسلہ چلنے سے اس کے لیے اجر وثواب کا ایک لامتناہی سلسلہ قائم ہو جائے گا اور جتنے لوگ نسل درنسل قرآن و حدیث پر عمل کریں گے یہ بھی ان کے اجر وثواب میں برابر کا شریک ہوگا۔ دوسرا اس لیے بھی یہ تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے کیونکہ تمام لوگ بصیرت اور فہم وفراست میں یکساں نہیں ہوتے۔ ہوسکتا ہے کہ انسان جن کو قرآن وحدیث پڑھائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھیں اور اس کو زیادہ اچھی طرح سمجھیں اور اس طرح یہ دینی سرمایہ اس سے اچھے لوگوں میں منتقل ہو جائے۔

فَضْلُ الْعَمَلِ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا

کتاب وسنت پر عمل کرنے اوران سے تمسک اختیار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾(آل عمران:٣١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو' خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔"

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الأحزاب:٢١)

اللہ نے فرمایا: "یقیناً تمہارے لیے رسول (کی زندگی) میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے' ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ کا ذکر کرتا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:٨٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس شخص نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا﴾(النساء:٥٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ' اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے' یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس

دُعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (النور:۵۱۔۵۲)

لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں تو وہی نجات پانے والے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (الأعراف:۱۵۷۔۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "پس جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں...... اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ......اور اس کی اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّرَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل :۸۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى﴾ (طٰه:۱۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے، وہ نہ تو بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔"

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ وَلٰكِنْ نَكْتَفِيْ بِذٰلِكَ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

اس بارے میں قرآنی آیات بہت ہیں، ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور ہر حال میں اللہ ہی مددگار ہے۔

وَانْظُرِ الْفَتَاوٰى لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ۱۹/۸۲۔۸۴ فَقَدْ ذَكَرَ عِدَّةَ آيَاتٍ فِيْ فَضْلِ اتِّبَاعِ الرَّسُوْلِ ﷺ۔

اس سلسلہ میں فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۹ ص ۸۲ تا ۸۴ کا مطالعہ کریں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی فضیلت میں متعدد آیات ذکر کی ہیں۔

فَضْلُ اتِّبَاعِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا

کتاب وسنت کی اتباع کرنے اور ان سے تمسک اختیار کرنے کی فضیلت

(۱۰۱۴) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا وَفِيْهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ

۱۰۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: "لوگو! میں تم میں ایسی چیز

اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ))

چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔"

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۱/ ۹۳۔ (یہ روایت حسن ہے۔)]

(۱۰۱۵) حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَ حُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ۔۔اَلْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا۔۔ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ((وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِي۔۔)) اَلْحَدِيْثَ

۱۰۱۵۔ یزید بن حیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے حدیث بیان کی اس میں یہ بات بھی تھی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے...... پھر آپ نے فرمایا: "اما بعد، لوگو! سنو میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کی طرف سے بلاوا آ جائے، تو میں اس کا جواب دوں (یعنی مجھے موت آ جائے اور میں اس کے پاس چلا جاؤں)۔ اور میں (عظمت یا عمل کی بناء پر) تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک تو اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔" آپ نے اللہ کی کتاب پر (عمل کرنے کی) ترغیب دی۔ پھر فرمایا: "اور میرے اہلِ بیت کا خیال رکھنا میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، (یعنی اس سے ڈراتا ہوں)، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔"

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث شریف میں اللہ کی کتاب سے تمسک کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے اور حدیث میں مذکور اہل بیت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے وہ اہل بیت ہیں جو دین پر قائم ہوں اور آپ کی حدیث وسنت سے تمسک اختیار کریں۔ خاص طور پر کتاب وسنت سے تمسک کرنے والے وہ نیک علماء جنہوں نے امت کی کتاب وسنت کی روشنی میں رہنمائی کی اور ان کو صراط مستقیم پر گامزن کیا کیونکہ دین و شریعت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام و فرامین کا نام ہے۔ اہلِ بیت کے اقوال و افعال صرف اسی صورت میں حجت و دلیل ہیں جب یہ کتاب وسنت کے مطابق و موافق ہوں، ورنہ محض ان کے اقوال و افعال دلیل نہیں۔ جیسا کہ بعض غالی حضرات کا عقیدہ و نظریہ ہے۔

اسی لیے دوسری حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ دلیل صرف اور صرف کتاب وسنت ہیں۔ جیسا کہ مؤطا امام مالک

میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے، جب تک ان دو چیزوں کو پکڑے رکھو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے نبی کی سنت۔'' (مؤطا إمام مالك۔ كتاب القدر۔ باب النهي عن القول بالقدر۔ (حاکم اور ابن حزم نے اسے صحیح کہا ہے))

مِنْ فَضْلِ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ ((كِتَابُ اللّٰهِ))

اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسک اختیار کرنے کی فضیلت

(١٠١٦) عَنْ أَبِيْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْشِرُوْا أَبْشِرُوْا، أَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِكُوْا بَعْدَهُ أَبَدًا))۔

١٠١٦۔ ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا۔ ''خوش ہو جاؤ۔ خوش ہو جاؤ۔ کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' انہوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا، جی ہاں۔ (ہم گواہی دیتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جس کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں اور دوسری تمہارے ہاتھوں میں ہے، پس اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ اس لیے کہ تم اس کے (مضبوطی سے پکڑنے کے) بعد کبھی گمراہ اور ہلاک نہیں ہو گے۔''

تخریج : [المنتخب للإمام عبدبن حميد حديث۔ ٤٨٢۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْعَمَلِ عَلَى السُّنَّةِ

سنت پر عمل کرنے کی فضیلت

(١٠١٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَ مَنْ كَانَ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ))

١٠١٧۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر کام کے لیے شدت ہے اور ہر شدت کے لیے رکنا ہے۔ پس جس کا رکنا میری سنت کی وجہ سے ہوا (یعنی ہر چیز پر سنت کو ترجیح دی) تو اس نے فلاح پائی، اور جس نے میری سنت کے علاوہ اور راہ اختیار کی تو وہ ہلاک ہوا۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ٢/ ٢١٠۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام دستوروں، رسم ورواج اور اقوال وارشادات کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی سنت کی راہ اختیار کرنا کامیابی وکامرانی کی راہ ہے۔ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دیگر دستوروں اور نظاموں کو اپنانا اور اختیار کرنا ہلاکت وگمراہی کی راہ ہے۔

مِنْ فَضْلِ الْإِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَاتِّبَاعِ نَهْجِ السَّلَفِ الصَّالِحِ

(١٠١٨) حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَ هُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ فَسَلَّمْنَا، وَ قُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَ مُقْتَبِسِيْنَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ بَعْدُ: فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ إِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا۔))

سنتِ رسول کو مضبوطی سے پکڑنے اور سلف صالحین کا منہج اختیار کرنے کی فضیلت

۱۰۱۸۔عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں' ہم عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ وہی ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔''ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا۔'' پس ہم نے ان کو سلام کیا اور کہا: ہم آپ کی ملاقات وعیادت اور (آپ سے) علم سیکھنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں' تو عرباض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی' نماز کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایسا مؤثر وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل (اللہ کے ڈر سے) کانپنے لگے۔ تو ایک کہنے والے نے کہا' اللہ کے رسول! گویا کہ یہ وعظ ایک الوداع کرنے والے کا وعظ ہے۔ پس آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کی) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو' پس جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا' پس تم میری اور خلفاء راشدین ہدایت یافتہ کی سنت کو تھامے رکھنا سنت کو مضبوطی سے پکڑو اور سنت پر سختی کے ساتھ کوشاں رہو اور خود کو نئے کاموں سے بچاؤ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ (ایک آدمی نے کہا) آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تم کو ایک ایسی روشن چیز پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں' میرے بعد اس سے اعراض' ہلاک ہونے والا ہی کرے گا۔ پس

اَلْحَدِيْثَ۔ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا......" آگے حدیث سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ أول كتاب السنة۔ باب فی لزوم السنة۔ وسنن ابن ماجه۔ كتاب السنة۔ باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اہمیت اور اس کا مقام واضح ہوتا ہے کہ آپ نے الوداعی نصیحت اس کو مضبوطی سے پکڑنے اور اس سے چمٹے رہنے کے متعلق فرمائی' اور سنت کے مقابلہ میں بدعات و نئے امور سے اجتناب کی تلقین فرمائی' اور ان کو گمراہی کی راہ اور جہنم کا سبب وذریعہ قرار دیا۔ یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت وخلفائے راشدین کی سنت ایک چیز ہے جیسا کہ ((تَمَسَّكُوْ ابِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا۔)) کی ضمیر سے واضح ہے کہ ضمیر مفرد لاکر سنت کے ایک ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔ اگر رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کی دوسنتیں علیحدہ علیحدہ مراد ہوتیں تو۔ (تَمَسَّكُوْ بِهِمَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهِمَا۔) کے الفاظ ہوتے' اور ضمیر تثنیہ سے ان دونوں کی طرف اشارہ ہوتا' کہ ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔

(۱۰۱۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ، وَ يَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ))۔

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ۔

۱۰۱۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے' پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے' پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ گواہی دینے سے پہلے قسم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور قسم سے پہلے گواہی ان کی زبان پر آجایا کرے گی۔"

ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو گواہی اور عہد (کے الفاظ زبان پر لانے) کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تھے۔

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب فضائل أصحاب النبی و من صحب النبی]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے تین زمانوں (صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین) کے خیر و رشد پر ہونے کا بیان فرمایا ہے ان تین زمانوں کے لوگ صرف اور صرف کتاب وسنت پر عمل کرتے تھے ان میں یہ۔ حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی۔ وہابی۔ چشتی۔ صابری۔ بریلوی۔ دیوبندی وغیرہ نسبتیں نہیں تھیں۔ سب لوگ قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے اور انہی کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اعلام الموقعین" اور علامہ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" کی ساتویں بحث میں اس کی صراحت کی ہے۔ پھر فرمایا کہ ان تین زمانوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کو اپنے دماغ اور اپنی زبان پر کنٹرول نہیں ہوگا جھوٹی گواہی دینے

اور جھوٹی قسم کھانے میں وہ ایسے بے باک ہوں گے کہ فی الفور ہی یہ چیزیں ان کی زبانوں پر آ جایا کریں گی موجودہ دور میں مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

(۱۰۲۰) عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِيْنَ: ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الْجَمَاعَةُ))۔

۱۰۲۰۔ ابو عامر ہوزنی کہتے ہیں، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ خبردار! رسول اللہ ﷺ ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”خبردار۔ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے، اور یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں بہتر (۷۲) جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہوگا اور وہ جماعت ہے (کتاب وسنت پر عمل کرنے والی)۔“

تخریج : [سنن أبي داود۔ كتاب السنة، باب شرح السنة۔ (یہ روایت شواہد کی بناء پر صحیح ہے)]

فَضْلُ طَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ

نبی ﷺ کی اطاعت اور آپ کی سنت کی اتباع کی فضیلت۔

(۱۰۲۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ يَّأْبٰى؟: قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى))۔

۱۰۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کر دیا۔“

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة۔ باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ]

(۱۰۲۲) أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِيْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَ مَنْ عَصٰى

۱۰۲۲۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کیے ہوئے) امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور

أَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ))

جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأحکام۔ باب قول اللہ تعالی۔ أطیعوااللہ وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم]

(۱۰۲۳) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((إِنَّمَا مَثَلِيْ وَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَ إِنِّيْ أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَاجِئْتُ بِهٖ، وَ مَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَ كَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ))۔

۱۰۲۳۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری اور جس دعوت کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے،اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے،اور میں واضح طور پر تمہیں ڈرانے والا ہوں، پس بچاؤ کی کوئی صورت کرو،پس اس قوم کے ایک گروہ نے بات مان لی اور رات کے شروع میں ہی بھاگ نکلے اور حفاظت کی جگہ چلے گئے تو وہ نجات پا گئے، لیکن ان کی ایک جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ پر ہی موجود رہے پھر صبح صبح ہی دشمن کے لشکر نے انہیں آ لیا۔ تو انہیں ہلاک کیا اور ان کو برباد کیا پس یہ مثال ہے اس کی جو میری اطاعت کریں اور میری لائی ہوئی دعوت کی پیروی کریں اور اس کی مثال جو میری نافرمانی کریں اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلائیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة۔ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ]

وَمِنْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ((الْإِجْتِمَاعُ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ))

کتاب وسنت پر جمع ہو جانے والی جماعت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:﴿وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ﴾ (ھود:۱۱۸،۱۱۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے مگر سوائے ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى﴿فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهٖ، وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (البقرۃ:۲۱۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس لیے اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی مشیت سے رہبری کی، اور اللہ جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور یہ کہ یہ (دین) میرا راستہ ہے جو مستقیم

فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (الأنعام:۱۵۳)

ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ (راہیں) تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔"

(١٠٢٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا فَقَالَ: ((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ ((هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ (الأنعام:۱۵۳)

۱۰۲۴۔ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں سمجھانے کے لیے ایک سیدھا) خط کھینچا اور فرمایا: "یہ اللہ کا راستہ ہے" پھر آپ نے اس کے دائیں اور بائیں (جانب) کچھ خط کھینچے تو فرمایا: "یہ (شیطان کے) راستے ہیں اور ہر راہ (کے کنارے) پر شیطان ہے جو (لوگوں کو) ان کی جانب بلاتا ہے۔ پھر آپ نے تلاوت کی "اور میری یہ راہ سیدھی راہ ہے پس تم اس کی اتباع کرو۔"

تخریج : [مسند طیالسی۔ ۲۴۴۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(١٠٢٥) حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَرْفُوْعًا: وَ فِيْهِ ((ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

۱۰۲۵۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین خصائل و عادات ایسی ہیں کہ کسی مسلمان کا دل کبھی بھی ان سے بغض و نفرت نہیں کرتا (بلکہ ان سے محبت کرتا ہے) (۱) اللہ کے لیے عمل میں اخلاص (۲) (شرعی) حکام کی خیر خواہی (۳) جماعت کو لازم پکڑنا۔ کیونکہ جماعت ہی تمام مسلمانوں کو ایک دعوت پر جمع رکھتی ہے۔۔۔۔۔" آخر حدیث تک

تخریج : [مسند أحمد۔ ۵/ ۱۸۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کو لازم پکڑنے کی فضیلت

(١٠٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامِيْ فِيْكُمْ فَقَالَ: ((أَكْرِمُوْا أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ وَ يَشْهَدَ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ فَمَنْ أَرَادَ بُحْبُوْحَةَ

۱۰۲۶۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جابیہ نامی مقام پر خطبہ دیا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ہمیں خطبہ دیا جیسے میں تمہیں خطبہ دے رہا ہوں اس میں آپ نے فرمایا: "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کرنا' پھر ان کے بعد آنے والوں (تابعین) کی' پھر ان کے بعد آنے والوں (تبع تابعین) کی پھر جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ آدمی مطالبہ و ضرورت کے بغیر قسم اٹھائے گا اور گواہی دے گا۔ پس جو شخص جنت کے درمیان میں

الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَ هُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَنْ سَرَّةُ حَسَنَتُهُ وَ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

جگہ چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے۔ کیونکہ اکیلا تو شیطان کا ساتھی ہے' اور شیطان دو سے بہت دور ہوتا ہے اور مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا ہو تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ اور جس کو نیکی کا کام اچھا لگے اور برائی سے نفرت ہو تو وہ مومن ہے۔"

تخریج : [مسند طیالسی ۳۱۔ و سنن ابن ماجه۔ أبواب الشهادات۔ باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۰۲۷) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَ يَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ))

۱۰۲۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے' اور تین چیزیں ناپسند کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی تمہارے لیے پسندیدہ چیزیں یہ ہیں۔ (۱) اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ (۲) اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو ۳۔ اور تم تفرق و اختلاف نہ کرو۔ اور اللہ کی تمہارے لیے ناپسند چیزیں یہ ہیں (۱) قیل وقال۔ (کہا گیا اور اس نے کہا یعنی بغیر تحقیق کے سنی سنائی اور بے سروپا باتیں کرنا) (۲) کثرتِ سوال (۳) مال کا ضیاع۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الأقضية۔ باب النهی عن كثرة المسائل من غير حاجة]

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں جماعت کی فضیلت

(۱۰۲۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ' وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ))

۱۰۲۸۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک سوار (اکیلا سفر کرنے والا) شیطان ہے' دو سوار (دو سفر کرنے والے) دو شیطان ہیں جبکہ تین مسافر قافلہ (یعنی جماعت) ہیں۔"

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الجهاد۔ باب في الرجل يسافر وحده۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: مذکورہ احادیثِ مبارکہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے اور صرف ان سے تمسک (چمٹے رہنے) کی تلقین کی گئی ہے اور حاملینِ کتاب وسنت اور قرآن وحدیث پر قائم رہنے والی جماعت سے التزام رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے اور ان سے دور رہنے کو شیطان و ہلاکت کی راہ بتائی گئی ہے۔ لہٰذا جماعت حقہ صرف وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ و نقشِ قدم پر ہو' وہ قلیل ہوں یا زیادہ۔ کیونکہ معیار' قلت و کثرت نہیں' بلکہ معیار صرف اور صرف حق ہے۔ جیسے ابراہیم

علیہ السلام اکیلے تھے' باپ مخالف' برادری اور تمام علاقہ مخالف' لیکن چونکہ وہ حق پر تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اکیلے ابراہیم علیہ السلام کو امت قرار دیا۔فرمایا۔

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً﴾ (النحل:۱۲۰) ''بیشک ابراہیم پیشوا تھے۔''

اور قرآن میں مختلف مقامات پر قلت کی تعریف اور کثرت کی مذمت کی گئی ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ اکثریت ہمیشہ ہدایت اور حق وسچ کی راہ سے بےعلم اور جاہل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یادرکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سے آدمی علم نہیں رکھتے۔(یونس:۵۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے' لیکن اکثر لوگ بےعلم ہوتے ہیں۔''(یوسف:۲۱)

اس مفہوم کی دیگر آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(الأنعام: ۳۷'۱۱۲) (الأعراف: ۱۸۷) (یوسف: ۴۰'۶۸) (النحل: ۳۸'۷۵) (الأنبیاء: ۲۴) (النمل:۶۱) (القصص:۲۳'۵۷) (الروم:۶'۳۰) (لقمان:۲۵) (سبا:۱۸'۳۶) (الزمر:۴۹) (المومن: ۵۷)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔'' دیکھئے۔(البقرۃ: ۲۴۳)' (یونس:۶۰)' (یوسف:۳۸)' (النمل:۷۳) (المؤمن:۶۱)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اکثر لوگ بےایمان ہیں۔''(ھود:۱۷)'(یوسف:۱۰۳)' (الرعد:۱)' (الشعراء: ۱۰۳' ۱۲۱'۱۳۹'۱۵۸'۱۷۴'۱۹۰)' (المومن: ۵۹)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اکثر لوگ کافر ہیں۔''(الفرقان: ۵۰)' (بنی اسرائیل:۸۹)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اکثر لوگ مشرک ہیں۔''(یوسف: ۱۰۶)' (الروم: ۴۲)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اکثر لوگ بےوقوف ہیں۔''(المائدۃ:۱۰۳)' (العنکبوت: ۶۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اکثر لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔''(المومنون: ۷۰)' (الزخرف: ۷۸)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اکثر لوگ تو فاسق ہیں۔''(التوبۃ: ۸)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا :''ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔''(الروم: ۸)

اور قرآن مجید میں یہ حقیقت بھی واضح کر دی گئی ہے کہ گمراہ اکثریت کے مقابلہ میں اہلِ حق وصداقت ہمیشہ اقلیت میں ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:''تم لوگ بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔''(دیکھئے)۔(الأعراف: ۳)' (النمل: ۶۲)' (المؤمن: ۵۸)' (الحاقة: ۴۲)

جیسا کہ فرمایا:''میرے شکر گزار بندے کم ہیں۔''(سبا: ۱۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان میں سے زیادہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔دیکھئے۔(البقرۃ: ۱۰۰) (الحاقة:۴۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی

ہیں۔''(البقرۃ : ۲۴۹)

لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ حق و باطل کا معیار دلائل و براہین ہیں' لوگوں کی اکثریت نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ جس عقیدہ ونظریہ اور عمل کو اکثریت اختیار کرے' وہ حق ہے اور اس کو اختیار نہ کرنے والی اقلیت باطل پر ہو۔ آج بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں اہل کفر وشرک زیادہ ہیں۔ کیونکہ عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے' اگر ان کے ساتھ یہودی' مجوسی' ملحد' کمیونسٹ' بے دین وغیرہ شامل کر لیے جائیں تو ان کی تعداد دعویٰ ایمان رکھنے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں شرک و بدعت والے زیادہ ہیں۔ اہل توحید وسنت کم ہیں پھر ان میں اہلِ فسق وفجور اور اہل فساد زیادہ ہیں اور اہلِ خیر وصلاح اور اہلِ اصلاح کم ہیں یعنی نماز پڑھنے والے' حلال کھانے والے' وعدہ شکنی اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والے' ظلم وزیادتی سے بچنے والے کم ہیں اور بے نماز' جھوٹ بولنے اور وعدہ شکنی کرنے والے' حرام کھانے اور ظلم وزیادتی کرنے والے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے کم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے باغی اور طاغوت کی راہ اختیار کرنے والے زیادہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی شکل وصورت اختیار کرنے والے کم ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی شکل وصورت کی بجائے اللہ تعالیٰ کے باغیوں اور دشمنوں کی شکل وصورت کو پسند کرنے والے زیادہ ہیں۔ الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے' اچھائی کے علمبردار اقلیت میں ہوں گے اور اس کے مقابلہ میں شر کے علمبردار اکثریت میں ہوں گے لہٰذا اس قرآنی حقیقت کی رو سے یہ عین ممکن ہے کہ اہلِ حق تعداد کے لحاظ سے اقلیت میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ میں بلند۔ اور اہلِ باطل اکثریت میں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسند۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا' باقی سب جہنمی۔ اور اس جنتی فرقے کی نشانی آپ نے یہ بیان فرمائی: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي)) ''وہ میرے اور صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔'' (سنن أبي داود۔ كتاب السنة۔ باب شرح السنة۔ حديث ۴۵۹۶)

قرآن کے بیان کردہ اس اصول سے جمہوریت کی نفی ہو جاتی ہے اس لیے کہ جمہوریت سے مراد اکثریت کی رائے اور ان کی خواہشات ہیں اور اکثریت گمراہوں کی ہے' تو ان کے پیچھے چلنے والے گمراہ ہی ہوں گے' ہدایت یافتہ تو نہ ہوں گے۔ لیکن افسوس! اس واضح قرآنی اصول کے باوجود کئی مسلمان ملکوں نے اس جمہوریت کو سینے سے لگایا ہوا ہے' پھر اس پر مستزاد یہ کہ اس کو جائز باور کرانے کے لیے اپنے مزعومہ دلائل پیش کرتے ہیں' جو سراسر بے دلیل و بے سند ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا ‏ ‏ ‏ کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔

العیاذ باللہ۔

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

ذکر ودُعا کا بیان

فَضْلُ ذِكْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرۃ:۱۵۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران:۱۹۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو اللہ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجابة]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تین حالتیں بیان کی ہیں۔ عام طور پر انسان ان میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ اس کے بندے ہر وقت اور ہر حالت وکیفیت میں اس کی یاد میں مشغول ومصروف رہتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔'' **(جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ۔ باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة۔ رقم الحدیث : ۳۳۸۴)**

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:۲۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے، ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب:۳۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب) کے لیے اللہ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ (الأحزاب:۴۱۔۴۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومنو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو، وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے۔ اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة:۱۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا لو۔''

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

ذکر کی فضیلت کا بیان

قَالَ تَعَالٰى ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة:١٥٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔''

(١٠٢٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))۔

١٠٢٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں، پس جب وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے، تو میں اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے، تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید والرد علی الجهمیة۔ باب مایذکر فی الذات والنعوت و اسامی الله]

(١٠٣٠) حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))۔

١٠٣٠۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل ذکر اللّٰه]

ذِكْرُ اللّٰهِ حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ هُوَ الْحِصْنُ الْحَصِيْنُ

اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا ذریعہ اور بہت ہی مضبوط قلعہ ہے

(١٠٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا، فَإِمَّا أَنْ

١٠٣١۔ زید بن سلام بیان کرتے ہیں کہ ابوسلام رحمہ اللہ نے ان کو بیان کیا کہ حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی ان باتوں پر عمل کریں۔ یا تو آپ ان کو حکم کریں یا میں (اللہ) ان کو حکم کرتا ہوں۔

تَامُرَهُمْ وَ إِمَّا أَنَا آمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى أَخْشٰى إِنْ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخْسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَ قَعَدُوا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَ آمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ: أَوَّلُهُنَّ: أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ: هٰذِهِ دَارِيْ وَ هٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَأَيُّكُمْ يَرْضٰى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذٰلِكَ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ مَّعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلٰى عُنُقِهِ وَ قَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ ، فَقَالَ أَنَا أَفْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَفَدٰى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ

یحییٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ اگر تو نے براہ راست بیان کیا تو خطرہ ہے کہ میں دھنسا دیا جاؤں یا عذاب دیا جاؤں۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا مسجد بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بھی بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ میں ان پر خود بھی عمل کروں اور تمہیں بھی حکم کروں کہ تم بھی ان پر عمل کرو۔ ان میں پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرو۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا تو اس سے کہا' کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کاروبار ہے پس آپ کام کریں اور اس کام کی آمدن مجھے دیں پس وہ کام کرتا ہے لیکن آمدن اپنے مالک کی بجائے کسی دوسرے کو دیتا ہے' تو تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ (تو اللہ ایسے بندے کو کیسے پسند کرے)

(۲) اور بے شک اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اپنے بندے کے چہرے کے سامنے رکھتا ہے۔ جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔

(۳) اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' پس بے شک روزہ رکھنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے لوگوں کی ایک جماعت میں کسی کے پاس کستوری کی تھیلی ہو' اور پوری جماعت اس خوشبو سے معطر اور خوش کن ہو۔ بے شک روزے دار (کے منہ) کی خوشبو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ ہے۔

(۴) اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں بے شک صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی کو دشمن نے قید کر لیا ہو۔ اور وہ اسے جکڑ کر قتل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ آپ میرا سارا مال لے لیں لیکن مجھے قتل نہ کریں' اس طرح وہ اپنے آپ کو ان سے بچا لیتا ہے۔

نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَّرْجِعَ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَاللّٰهِ))

(۵)اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کیا کرو۔ کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے' جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہو' اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچا لے اسی طرح آدمی اپنے آپ کو (اپنے دشمن) شیطان سے صرف اللہ کے ذکر کے ذریعہ ہی بچا سکتا ہے۔''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ سمع واطاعت' جہاد' ہجرت اور جماعت کا لزوم۔ پس جس نے جماعت کو بالشت بھر چھوڑا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی (وہ اسلام سے نکل گیا)' یہاں تک کہ وہ واپس جماعت کی طرف لوٹ آئے اور جس نے جاہلیت کا دعویٰ اور پکار کی (جاہلیت والے نام پسند کیے) وہ جہنم کی جماعت میں سے ہے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اگرچہ نماز ادا کرے اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پس تم انہی ناموں کے ساتھ پکارو جو اللہ نے تمہارے نام رکھے ہیں مسلمین' مؤمنین اور عباد اللہ۔''

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الأمثال عن رسول اللہ۔ باب ماجاء (فی) مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۰۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ))

۱۰۳۲۔ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اسلام کے احکام تو میرے لیے بہت ہیں' آپ مجھے ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے'' (یعنی تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے)

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل الذکر۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

فَضْلُ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا

تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے والے کی فضیلت

(۱۰۳۳) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا

۱۰۳۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات طرح کے آدمی ہوں گے' جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے

ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ......)) اَلْحَدِيْثَ وَ فِيْ آخِرِهِ:((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

سایہ میں جگہ دے گا' جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا' انصاف کرنے والا حکمران......'' اس حدیث کے آخر میں ہے: ''وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا' اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو رواں ہو گئے۔''

تخریج : [صحيح البخارى- كتاب الأذان- باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة- و صحيح مسلم- كتاب الزكوٰة- باب فضل إخفاء الصدقة]

حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ فِيْ فَضْلِ الذِّكْرِ

ذکر کی فضیلت میں ایک ضعیف حدیث

(١٠٣٤) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟)) قَالُوْا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((ذِكْرُ اللّٰهِ))

۱۰۳۴۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے مالک کے ہاں سب اعمال سے بہتر اور پسندیدہ ہے اور تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا' اور تمہارے لیے اللہ کی راہ میں سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ''اللہ کا ذکر کرنا۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ: ((ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى)) وَزَادَ: فَقَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا'' اور اس میں زائد بات یہ ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔

تخریج : [سنن ابن ماجه- كتاب الأدب- باب فضل الذكر- وجامع الترمذى- كتاب الدعوات- باب خير الأعمال- حدیث معلول ہے۔ دیکھیے' العلل لابن أبى حاتم' ۲/ ۱۸۱]

مَعِيَّةُ اللّٰهِ لِلذَّاكِرِ بِالْحِفْظِ وَالْكَلَاءَةِ زَمَانَ ذِكْرِهِ

ذکر کرنے والا جب تک ذکر کرتا رہے' حفاظت و نگرانی کے لحاظ سے اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے

(١٠٣٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ كَرِيْمَةَ ابْنَةِ الْخَشْخَاشِ الْمُزَنِيَّةِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ نَحْنُ فِيْ

۱۰۳۵۔ اسماعیل بن عبیداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' کریمہ بنت خشخاش مزنیہ نے بیان کیا کہ ہم کو ام درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا' آپ

بَيْتِ هٰذِهٖ يَعْنِيْ أُمَّ الدَّرْدَاءِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْثِرُ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهٗ قَالَ ((أَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَاذَكَرَنِيْ وَ تَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ))

نے اپنے رب سے بیان کیا' کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں' جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کرتے رہیں۔''

تخريج : [مسند أحمد۔۲/ ۵۴۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالتَّفَكُّرِ فِيْ أُمُوْرِ الْآخِرَةِ

ہمیشہ ذکر کرنے اور آخرت کے امور میں غور وفکر کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آل عمران:۱۹۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو اللہ کا ذکر کھڑے' بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔ اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا' تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

(١٠٣٦) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ: وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَ أَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا ذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۰۳۶۔ رسول اللہ ﷺ کے کاتب حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے پوچھا' حنظلہ کیسے ہو؟ میں نے کہا کہ حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا' کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں' آپ ہمارے سامنے جنت اور جہنم کا تذکرہ ایسے کرتے ہیں' گویا کہ ہم (جنت وجہنم کو) اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں' لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے نکل آتے ہیں' تو بیوی بچوں اور دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی باتوں سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں۔ تو میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے کہا' اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہوگیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیسے؟'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے پاس

نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَاتَكُونُونَ عِنْدِي، وَ فِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ فِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ہوتے ہیں' اور آپ ہمارے سامنے جنت و جہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی حالت و کیفیت میں رہو' جیسے تم میرے پاس ہوتے ہو' اور ہر وقت اللہ کی یاد میں رہو' تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔'' تین مرتبہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی (یعنی ہر وقت انسان کی ایک ہی کیفیت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے کیفیت بدلتی رہتی ہے)

وَ فِي رِوَايَةٍ: فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَا عَبْتُ الْمَرْأَةَ۔

ایک روایت میں ہے کہ میں (آپ کی مجلس سے نکل کر) بچوں سے ہنستا ہوں اور بیوی سے کھیلتا ہوں۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فضل دوام الذکر]

فَضْلُ ذِكْرِ اللّٰهِ كَثِيرًا

اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: ۳۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں' اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

(۱۰۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ)) قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ))

۱۰۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے میں چل رہے تھے' جب آپ جمدان نامی پہاڑ پر چڑھے تو فرمایا: ''اس جمدان کی سیر کرو' مفردون سبقت لے گئے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب الحث علی ذکر اللہ]

مِنْ فَضَائِلِ الذِّكْرِ أَيْضًا

(١٠٣٨) حَدِيْثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَّأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))۔

اللہ کے ذکر کی مزید فضیلت

۱۰۳۸۔انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی اس ادا پر خوش ہوتا ہے کہ وہ کھانا کھائے یا پانی پیئے تو اس پر اللہ کی حمد (تعریف) کرے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب حمد الله بعد الأکل و الشرب]

فَضْلُ الذِّكْرِ وَ مُجَالَسَةِ الذَّاكِرِيْنَ

(١٠٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلٰى حَاجَتِكُمْ، قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّوَجَلَّ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالَ: تَقُوْلُ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَارَأَوْكَ۔ قَالَ: فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِيْ: قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَ أَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ يَقُوْلُ: فَمَا يَسْأَلُوْنِيْ؟! قَالَ: يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُوْلُ: وَ هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَارَأَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا

اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے اور ذکر کرنے کی فضیلت

۱۰۳۹۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ فرشتے ہیں' جو راستوں میں گھومتے ہوئے اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پاتے ہیں' جو اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے کہتے ہیں' کہ ادھر آ ؤ' یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ پس وہ ان کو آسمانِ دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (جب وہ مجلس کے اختتام پر اللہ کے پاس جاتے ہیں تو) ان کا رب ان سے پوچھتا ہے' حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں' وہ تیری تسبیح وتکبیر اور تیری تحمید وتمجید کر رہے تھے۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے' کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ (فرشتے) کہتے ہیں' اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) عرض کرتے ہیں' اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو وہ آپ کی اس سے بھی زیادہ عبادت کریں گے اور اس سے بھی زیادہ تیری بزرگی اور پاکیزگی بیان کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے' کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں' وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے' کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ (فرشتے) عرض

حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَ أَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ: وَ هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّمِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّلَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ))

کرتے ہیں' کہ نہیں' اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت دیکھ لیں' تو ان کا کیا حال ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (فرشتے) کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کے لیے ان کی حرص وطلب اور زیادہ شدید ہو جائے' اور اس میں ان کی رغبت اور زیادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ (فرشتے) عرض کرتے ہیں' وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ پوچھتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) عرض کرتے ہیں' نہیں' اللہ کی قسم! انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) عرض کرتے ہیں' اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے کہیں زیادہ دور بھاگیں' اور اس سے بہت زیادہ ڈریں۔ آپ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: پس میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ آپ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے' ان میں موجود فلاں آدمی ان میں سے نہیں تھا۔ وہ تو اپنے کام کے لیے آیا تھا۔ (پھر وہ مجلسِ ذکر میں بیٹھ گیا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ اللہ کو یاد کرنے والے ایسے ہم مجلس ہیں' کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل مجالس الذکر]

مَاجَاءَ فِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ وَالْإِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

ذکر کی مجالس اور تلاوتِ قرآن کے اجتماع کا بیان

(۱۰۴۰) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ

۱۰۴۰۔ شعبہ رحمہ اللہ' ابو اسحاق رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں اور وہ ابو اسحاق رحمہ اللہ ابو مسلم اغر رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے متعلق گواہی دیتا

الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

ہوں (کہ میں نے ان سے سنا) اور وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہیں (کہ انہوں نے آپ سے سنا) کہ آپ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت (یعنی اللہ کی خاص مدد) ان پر نازل ہوتی ہے' اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر]

(١٠٤١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ. قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ؟)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهُ عَلَى مَاهَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟)) قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ))

١٠٤١۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ' مسجد میں بیٹھے کچھ لوگوں کے ایک حلقہ پر آئے' اور ان سے پوچھا آپ یہاں کیسے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا' ہاں صرف اسی مقصد کے لیے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم سے اس لیے قسم نہیں اٹھوائی کہ میں تمہیں جھوٹ بولنے والا سمجھ رہا ہوں' (یاد رکھو) کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ جیسا قرب حاصل ہوا اور پھر وہ مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا ہو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے پر تشریف لائے' تو ان سے پوچھا ''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟'' انہوں نے کہا' ہم بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر اور اس بات پر اس کی تعریف کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور اس کے ذریعہ سے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟'' انہوں نے کہا' اللہ کی قسم! اسی وجہ سے ہم بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''خبردار! میں نے تم سے قسم اس لیے نہیں اٹھوائی کہ میں تمہیں جھوٹ سے متہم سمجھتا ہوں' لیکن بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے' اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔''

تخریج : [مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر]

فَضْلُ الْجُلُوْسِ فِی الْمُصَلّٰی بَعْدَ صَلَاۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک جائے نماز پر بیٹھنے کی فضیلت

(۱۰۴۲) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَايَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِیْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَ يَتَبَسَّمُ۔

وَ فِیْ رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔

۱۰۴۲۔سماک بن حرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بہت زیادہ۔آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھے رہتے' سورج نکلنے کے بعد اٹھ کر جاتے (آپ کے بیٹھنے کے دوران) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باتیں کرتے رہتے حتیٰ کہ قبل از اسلام کی باتیں اور واقعات بھی ذکر کرتے تو ہنستے اور آپ ﷺ (سن کر) مسکراتے۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اچھی طرح سورج نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح و فضل المساجد]

(۱۰۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّی الْغَدَاةَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ))((قَالَ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ))

۱۰۴۳۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی' پھر بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہا' پھر دو رکعت ادا کی تو اس کو ایک حج وعمرہ کا اجر و ثواب ملے گا۔" راوی بیان کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مکمل' مکمل' مکمل"

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الجمعۃ۔ باب ماذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاۃ الصبح حتی تطلع الشمس۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔صحیح سنن الترمذی۔ ۵۸۶]

فَضْلُ أَذْكَارِ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِمَا

صبح وشام کے اذکار کی فضیلت

فَضْلُ ذِكْرِ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

بعد از نمازِ فجر طلوعِ آفتاب تک اور بعد از نماز عصر غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر کی فضیلت۔

(١٠٤٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً))

۱۰۴۴۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے، تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہیں تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے چار (غلام) آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب العلم۔ باب فی القصص۔ مؤلف نے اسے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ جبکہ آسنادہ ضعیف قتادہ عنعن]

فَضْلُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا فِي الْمَسَاءِ وَ فِيْ غَيْرِهٖ

شام وغیرہ کے وقت ''رضیت باللہ ربا۔'' پڑھنے کی فضیلت۔

(١٠٤٥) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهٗ))

۱۰۴۵۔ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شام کے وقت کہا: میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو راضی کرے۔''

تخریج : [الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح و إذا آمسی۔ (روایت حسن ہے۔)]

((مِنْ فَضْلِ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ......)) مُطْلَقًا۔

مطلق طور پر ''رضیت باللہ ربا'' پڑھنے کی فضیلت

(١٠٤٦) حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))۔

۱۰۴۶۔ ابو ہانی خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعلی جنبی اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کہا کہ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارۃ۔ باب ما أعدہ اللہ للمجاھد فی الجنۃ من الدرجات]

(١٠٤٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ۔ فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: ((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))۔

۱۰۴۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کیا اور عرض کیا اللہ کے رسول! یہ بات میرے سامنے پھر دہرایئے۔ آپ نے اسے دوبارہ ان کے سامنے بیان فرمایا پھر فرمایا: ''ایک اور نیکی ہے جس کے ذریعے سے بندے کے جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے، جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اللہ کے رسول! وہ نیکی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

تخریج : [مسلم۔ کتاب الإمارۃ۔ باب ما أعدہ اللہ للمجاھد فی الجنۃ من الدرجات]

(١٠٤٨) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا))

۱۰۴۸۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔''

تخریج : [مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن من رضی باللہ ربا و بالإسلام دینا و بمحمد ﷺ رسولا۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الإیمان۔ باب (حدیث ذاق طعم الإیمان......]

تَنْبِيهٌ: وَقَدْ مَرَّفَضْلُ قَوْلِهَا عِنْدَ سَمَاعِ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

تنبیہ:۔اس دعاء کی یہ فضیلت پہلے اذان کے باب میں بیان ہو چکی ہے کہ جو شخص اس دعاء کو مؤذن سے ((أشهد أن لا اله الا اللّٰه)) سنتے وقت پڑھے گا' اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

فَضْلُ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ ((فِي الْمَسَاءِ))

شام کے وقت دعاء۔ "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ" پڑھنے کی فضیلت

(١٠٤٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ۔ قَالَ:((أَمَالَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ))۔

۱۰۴۹۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا' اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی۔ آپ نے فرمایا: "اگر تو شام کے وقت یہ پڑھ لیتا۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔تو (بچھو) تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔"

تخريج : [مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء' باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء]

فَضْلُ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ لِمَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا

کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر۔ "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ" پڑھنے والے کی فضیلت۔

(١٠٥٠) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ أَنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ ابْنَةَ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ))

۱۰۵۰۔ حارث بن یعقوب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ یعقوب بن عبداللہ رحمہ اللہ نے بسر بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو آدمی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے پھر یہ کہے۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء]

حَدِيثَانِ فِي أَذْكَارِ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

صبح وشام کے اذکار میں دو حدیثیں

(١٠٥١) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتُمْ؟)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ: ((قُلْ)): فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَقُوْلُ: قَالَ ((قُلْ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي وَ حِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

١٠٥١۔عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سخت تاریک اور بارش والی رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تا کہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے آپ کو پالیا' تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟'' میں نے (جواب میں) کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا۔ ''کہہ۔'' میں نے کچھ نہ کہا آپ نے پھر فرمایا: ''کہہ۔'' میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا: ''کہہ۔'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''صبح وشام تین مرتبہ قل هو الله أحد اور معوذتین کہہ۔ یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی۔

تخريج : [سنن أبى داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب مايقول إذا أصبح۔ (شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے صحيح سنن أبى داؤد ٥٠٨٢]

(١٠٥٢) حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَرْفُوْعًا: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَ مَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ))

١٠٥٢۔عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ہر روز صبح وشام تین مرتبہ یہ دعاء پڑھ لے اس کو زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔
اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

تخريج : [جامع الترمذى۔ أبواب الدعوات۔ باب ماجاء فى الدعاء إذا أصبح وإذا أمسىٰ و سنن أبى داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحيح سنن ابى داؤد ٥٠٨٨]

دُعَاءٌ يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

یہ دعاء صبح وشام اور سوتے وقت پڑھنی چاہیئے

(۱۰۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهِ)) قَالَ:((قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ))

۱۰۵۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! مجھے ایسے کلمات فرمایئے جنہیں میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا۔"یہ پڑھا کرو۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے اور ہر چیز کے پروردگار اور مالک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کی دعوتِ شرک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" آپ نے فرمایا:"تم یہ کلمات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔"

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب ما يقول اذا اصبح۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ ذِكْرِ سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ صَبَاحًا وَمَسَاءً مَعَ الْيَقِيْنِ بِهِ

یقین کے ساتھ صبح وشام سیّد الاستغفار پڑھنے کی فضیلت

(۱۰۵٤) حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) قَالَ: ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنَ

۱۰۵۴۔شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ؟"سیّد الاستغفار (تمام استغفار سے بڑھ کر) یہ ہے کہو: 'اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے' تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں' میں نے جو کچھ کیا' اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "حالتِ یقین میں جو شخص صبح کے وقت پڑھ لے اور شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات فوت ہو جائے تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔"

أَهْلِ الْجَنَّةِ))

تخریج : [صحيح البخاري- كتاب الدعوات- باب أفضل الاستغفار]

لَمْ يَكُنْ يَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ صَبَاحًا وَمَسَاءً

رسول اللہ ﷺ صبح وشام یہ دعائیں ضرور پڑھتے تھے۔

(١٠٥٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ أَهْلِيْ وَمَا لِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ)) وَقَالَ عُثْمَانُ: ((عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ))

۱۰۵۵۔ جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح وشام مندرجہ ذیل دعائیں ضرور پڑھتے تھے۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے۔'' اور عثمان (راوی) نے کہا: ''میرے عیبوں پر اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ۔ میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد- كتاب الأدب- باب ما يقول إذا أصبح- (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً

صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت

(١٠٥٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَيْهِ))

۱۰۵۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' پڑھ لے تو قیامت کے دن، اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔''

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب الذكر والدعاء- باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

فَضْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ کی فضیلت

(١٠٥٧) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ))

۱۰۵۷۔ جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''جو آدمی ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

تخريج : [جامع الترمذي۔ كتاب الدعوات۔ باب فضل سبحان الله۔ (روایت حسن ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کی مزید فضیلت

(١٠٥٨) حَدِيْثُ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوْعًا: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَآنِ((أَوْتَمْلَأُ)) مَابَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْمُوْبِقُهَا))

۱۰۵۸۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے' اور الحمدللّٰہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ترازو کو بھر دیتے ہیں' یا فرمایا: آسمانوں اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیتے ہیں۔ اور نماز (دنیا میں حق کی رہنمائی اور آخرت میں پل صراط سے گزرتے وقت) نور ہے اور صدقہ برہان (دلیل) ہے (کہ ادا کرنے والا مؤمن ہے)۔ اور صبر روشنی ہے اور قرآن (عمل کرنے کی صورت میں) تیرے لیے دلیل ہے یا (عمل نہ کرنے کی صورت میں) تیرے خلاف دلیل ہے ہر ایک صبح صبح اپنے کام پر نکلنے والا اور وہ اپنے نفس کا سودا کرنے والا ہے۔ پس اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الطهارة۔ باب فضل الوضوء]

(١٠٥٩) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ۔ فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))
وَ فِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ

۱۰۵۹۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتلاؤں جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ مجھے اللہ کا سب سے محبوب کلام بتائیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام ((سبحان اللّٰہ و بحمدہ)) ہے۔''

الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ))

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا کلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ''جو اللہ نے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لیے چنا ہے۔ (سبحان اللّٰه و بحمده)۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل سبحان الله وبحمده]

فَضْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کی فضیلت

(۱۰۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

وَ فِي رِوَايَةٍ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ))

۱۰۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ''دو کلمے ہیں، جو زبان پر تو ہلکے ہیں، لیکن میزان میں بھاری اور رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔ اور وہ (کلمے) ((سبحان الله العظيم، سبحان الله وبحمده)) ہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے ''((سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم۔)) اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، اللہ پاک ہے عظمتوں والا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل سبحان اللّٰه و بحمده]

فَضْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کی فضیلت

(۱۰۶۱) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ))

۱۰۶۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صبح وشام سو سو مرتبہ ((سبحان اللّٰه وبحمده)) پڑھ لے قیامت کے دن اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح (سو سو مرتبہ سبحان اللّٰه وبحمده) پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء]

(۱۰۶۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ

۱۰۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دن میں سو مرتبہ ((سبحان اللّٰه وبحمده)) پڑھا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے

مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح]

فَضْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ((التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ))

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" یعنی تسبیح وتحمید وتہلیل اور تکبیر کی فضیلت

(١٠٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ))

١٠٦٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے سبحان اللّٰہ (اللہ پاک ہے) والحمدللّٰہ۔ (اور تمام تعریفیں ایک اللہ کے لیے ہیں) ولا الٰہ الا اللّٰہ۔ (اور اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) واللّٰہ اکبر (اور اللہ سب سے بڑا ہے) کہنا' ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"

تخریج : [مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل و التسبيح والدعاء]

(١٠٦٤) حَدِيْثُ أَبِي سَلْمٰى رَاعِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بَخٍ بَخٍ۔ وَأَشَارَبِيَدِهِ لِخَمْسٍ۔ مَاأَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُ))

١٠٦٤۔ ابوسلمیٰ رسول اللہ ﷺ کے چرواہے بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "واہ۔ واہ۔ (کیا خوب) یہ پانچ چیزیں (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے)' کس قدر ترازو میں بھاری ہیں' سُبْحَانَ اللّٰهِ. وَالْحَمْدُلِلّٰهِ. وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔
اور کسی مسلمان آدمی کا فوت شدہ نیک لڑکا' جس پر وہ صبر کرے۔"

تخریج : [صحیح ابن حبان۔ ٢٣٦٨۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٠٦٥) عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُوْلُهُ قَالَ : ((قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ

١٠٦٥۔ مصعب بن سعد اپنے باپ' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' مجھے ایسی بات سکھلائیں جو میں کہتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: "یہ کہا کر۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ

كَبِيرًا وَالْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ)) قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَالِي؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي))

اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' اس کی کبریائی ہے۔ سب سے زیادہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اللہ کے لیے پاکیزگی ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جو غالب حکمتوں والا ہے۔" اس نے کہا' یہ سب باتیں تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہا کر۔ اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت سے نواز اور مجھے رزق دے۔"

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب الذكر والدعاء- باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

مِنْ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ أَيْضًا

تسبیح وتحمید وتہلیل اور تکبیر کی مزید فضیلت

(١٠٦٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَاتُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَايَكُونُ، فَيَقُولُ: لَا))

١٠٦٦۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کو چار کلمے نہایت محبوب ہیں۔ سبحان اللّٰه۔ والحمدللّٰه۔ ولا اله الا اللّٰه۔ واللّٰه أكبر۔ ان کلمات میں سے جس کو بھی تو پہلے پڑھ لے تجھے کوئی نقصان نہیں' (فرمایا): "اپنے غلام کا نام یسار (آسانی) اور رباح (نفع) اور نجیح (کامیاب) نہ رکھ کیونکہ جب تو اس کے متعلق کسی سے پوچھے گا کہ کیا وہ (یسار' رباح یا نجیح) یہاں ہے؟ اور وہ نہ ہوا تو تجھے جواب ملے گا کہ نہیں۔"

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب الآداب- باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة و بنافع ونحوه]

(١٠٦٧) حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ ((أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي۔ وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَاتَصَدَّقُونَ

١٠٦٧۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بعض صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' اللہ کے رسول! مال دار لوگ ہی زیادہ اجر لے گئے' وہ ہماری طرح نماز پڑھ لیتے ہیں' اور ہماری طرح روزے بھی رکھ لیتے ہیں' اور ہم سے زیادہ یہ کام کرتے ہیں کہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ اور یوں ہم سے اجر وثواب میں بڑھ جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "کیا اللہ نے آپ کے لیے

بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٍ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَ فِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ((أَرَأَيْتُمْ لَوْوَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ))

ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم ان کا صدقہ کرو؟ بے شک ہر سبحان اللّٰہ کہنا صدقہ ہے' ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے' ہر الحمدللّٰہ کہنا صدقہ ہے' ہر لا الہ الا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' برائی سے روکنا صدقہ ہے' اور تمہارا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے۔'' انہوں نے سوال کیا' ہم میں سے کوئی اپنی جنسی خواہش پوری کرے کیا اس میں بھی اس کے لیے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ بتاؤ اگر وہ اپنی شہوت حرام جگہ (بدکاری) سے پوری کرے تو اسے گناہ ہوگا؟ (یقیناً ہوگا) پس اسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔''

تخریج : [مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف]

(۱۰۶۸) حَدِيثُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ، وَحَمِدَ اللهَ، وَهَلَّلَ اللهَ، وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، وَأَنْهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَرُبَّمَا قَالَ: ((يُمْسِي))

۱۰۶۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو آدم میں سے ہر انسان کی پیدائش تین سو ساٹھ جوڑوں پر ہوئی ہے۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا' الحمدللّٰہ کہا' لا الہ الا اللّٰہ کہا سبحان اللّٰہ کہا' استغفر اللّٰہ کہا' راستے سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کر دی یا کسی نیکی کا حکم دیا' اور برائی سے روکا' تین سو ساٹھ کی تعداد میں وہ مذکورہ کام کرے تو وہ اس دن اس حال میں زمین پر چلتا ہے (اور ایک روایت میں شام کرتا ہے) کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا ہوتا ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف]

(۱۰۶۹) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَمَنْ

۱۰۶۹۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے تمام کلام میں سے چار (کلمات) کو چن لیا ہے۔ سبحان اللّٰہ۔ والحمدللّٰہ۔ ولا الہ الا اللّٰہ۔ واللّٰہ اکبر۔ پس جو سبحان اللہ کہتا ہے' اللہ اس کی بیس

قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِشْرِيْنَ حَسَنَةً أَوْحَطَّ عَنْهُ عِشْرِيْنَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً))

نیکیاں لکھ لیتا ہے یا اس کے بیس گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو اللّٰہ اکبر کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور جو لا الٰہ الا اللّٰہ کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے' اور جو اپنی طرف سے الحمد للّٰہ رب العلمین کہتا ہے' اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۳۰۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۰۷۰) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ مِنْهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔((الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا لِيْ؟ قَالَ ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ)) فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَيَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ))

۱۰۷۰۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ میں قرآن سے کچھ یاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا' آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو مجھے اس (قرآن) کی جگہ کفایت کر جائے آپ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔'' اس آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو اس طرح کہہ۔ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما' مجھے رزق دے' مجھے عافیت (تندرستی) دے اور مجھے ہدایت دے۔'' پس جب وہ آدمی کھڑا ہوا تو اس نے اس طرح اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دعاء کی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے تو اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب مایجزئ الأمی والأعجمی من القراء ۃ۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۰۷۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ، التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ((أَوْلَا يَزَالَ لَهُ)) مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟))

۱۰۷۱۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے جلال میں سے جو تم ذکر کرتے ہو' تسبیح و تہلیل وتحمید۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے اردگرد گھومتے ہیں' شہد کی مکھی کی طرح ان کی گنگناہٹ ہوتی ہے۔ اپنے پڑھنے والے کو یاد کرتی ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی پسند نہیں کرتا کہ اس کے لیے کوئی ہو' جو ہمیشہ اسے یاد رکھے؟''

تخریج : [سنن ابن ماجه- أبواب الأدب- باب فضل التسبيح- (روایت صحیح ہے-)]

(١٠٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خُذُوْا جُنَّتَكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ؟ قَالَ ((لَا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ- قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهَا يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَ مُقَدِّمَاتٍ وَ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ))

۱۰۷۲۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دشمن کے وار سے بچنے کے لیے) اپنی ڈھال پکڑ لو۔'' ہم نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ فرمایا: ''نہیں' جہنم سے بچنے کے لیے تمہاری ڈھال۔ تم کہو سبحان اللّٰہ۔ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر۔ پس بے شک یہ کلمات قیامت کے دن (جہنم سے) نجات دلانے والے اور آگے بھیجے ہوئے آئیں گے اور یہی باقیات صالحات ہیں (جن کا ذکر سورۂ کہف کی آیت ۴۶ میں ہے)۔

تخریج : [للحاكم : ۱/ ۵۴۰) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحيح الجامع الصغير- ۳۲۱۴]

فَضْلُ الذِّكْرِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ

تمام اوقات میں ذکر کرنے کی فضیلت

((فَضْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ((كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ))فَضْلُ التَّهْلِيْلِ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ فِيْ الْيَوْمِ((دَاخِلَةٌ فِيْ الصَّبَاحِ))

کلمہ توحید ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی فضیلت

ہر روز صبح سو مرتبہ تہلیل ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنے کی فضیلت

(١٠٧٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ))۔

۱۰۷۳۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ کلمات' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے' اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔' پڑھا' اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی' اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی' اور اس دن وہ شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا' سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کرے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التھلیل]

فَضْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الْيَوْمِ ((دَاخِلَةٌ فِي أَذْكَارِ الصَّبَاحِ))

ہر روز دس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کی فضیلت' اور یہ صبح کے اذکار میں شامل ہے۔

(١٠٧٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ۔
وَقَالَ سُلَيْمَانُ : حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ : مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ مِنَ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ))

۱۰۷۴۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں' جس نے دس مرتبہ یہ کلمات لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علٰی کل شیء قدیر کہے تو اس کا یہ عمل اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے۔
سلیمان کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عامر نے حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں ہمیں عمر نے' وہ کہتے ہیں' ہمیں عبداللہ بن ابی السفر نے شعبی سے حدیث بیان کی' انہوں نے ربیع بن خثیم سے اس طرح حدیث بیان کی۔ راوی کہتا ہے' میں نے ربیع سے کہا' آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا' عمرو بن میمون سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عمرو بن میمون سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلی سے۔ وہ (راوی) کہتا ہے: میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے کس سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے۔ اور وہ یہ حدیث رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء]

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَعَ التَّوْحِيْدِ عِصْمَةٌ لِلْمَالِ وَالدَّمِ

توحید کو تسلیم کرتے ہوئے ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔

(١٠٧٥) عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَ دَمُهُ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ))

۱۰۷۵۔ ابو مالک اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کو ایک مانا۔ اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون محفوظ (حرام) ہو گیا' اور اس (کے باطن) کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الأمر بقتال الناس حتی یقولوا لا آله آلا اللّٰه]

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّهَا عِصْمَةٌ لِلْمَالِ وَالدَّمِ

صحیح معنی میں ''لا اله الا اللّٰه'' کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۱۰۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَكَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ))۔

فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۱۰۷۶۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور کچھ نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں کیسے جنگ کر سکتے ہیں۔ ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں' اور جو شخص اس کی شہادت دے دے' تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا' سوائے اس کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔''

اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا (یعنی نماز تو پڑھے مگر زکوۃ کا انکار کر دے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے زکوۃ میں (بکری کے) چار ماہ کے بچے کو دینے سے بھی انکار کیا' جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے' تو میں ان سے لڑوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا تھا' اور میں بھی اسی نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے۔

تخریج : [البخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب وجوب الزکوٰۃ]

(۱۰۷۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا

۱۰۷۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))

معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے (رہا ان کے دل کا معاملہ تو) ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔"

تخریج : [صحيح البخاري۔كتاب الإيمان۔ باب۔ فإن تابوا وأقاموا الصلاة واتوا الزكوٰة فخلوا سبيلهم]

أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا

نبی ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے، جو اخلاص کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرتا ہے

(١٠٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ))

١٠٧٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے حاصل ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا، کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی، (سنو!) قیامت کے دن سب سے زیادہ میری شفاعت سے فیض یاب وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے۔ لا الہ الا اللہ کہے گا۔"

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب العلم۔ باب الحرص على الحديث]

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ((الْمُوَحِّدُ)) مَعَ ذَرَّةٍ مِنَ الْخَيْرِ

ہر موحّد۔ لا الہ الا اللہ کہنے والا ہر شخص ذرہ برابر خیر و بھلائی کی موجودگی میں جہنم سے نکل آئے گا۔

(١٠٧٩) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ فِي

١٠٧٩۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے "لا الہ الا اللہ" کہہ لیا اور اس کے دل میں جو (شعیر) برابر بھی بھلائی ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا، اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس

قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ))۔

کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہے۔"

قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:((مِنْ إِيْمَانٍ)) مَكَانَ:((خَيْرٍ))

امام ابوعبداللہ بخاری (صاحبِ کتاب) فرماتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الإيمان۔ باب زيادة الإيمان ونقصانه]

أَفْضَلُ شُعَبِ الْإِيْمَانِ قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

ایمان کے شعبوں میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے

(١٠٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ، أَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ))۔

۱۰۸۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کی ستر یا ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں، ان میں سب سے افضل "لا الہ الا اللہ" کہنا ہے، اور سب سے کم، راستہ سے تکلیف دہ چیز (پتھر، کانٹا وغیرہ) کا ہٹانا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

تخريج : [البخاري۔ كتاب الإيمان۔ باب أمور الإيمان۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب شعب الإيمان]

فَضْلُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے کی فضیلت۔

(١٠٨١) عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ، وَالْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ))

۱۰۸۱۔ عبادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام تک پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں، اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ وہ جس طرح کے اعمال کرتا ہو۔"

قَالَ الْوَلِيدُ: وَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ:((مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَاءَ))

ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے بیان کیا ان سے عمیر نے۔ اور جنادہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا۔ "ایسا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے (داخل ہوگا)

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب قوله عزوجل۔ یا أهل الکتاب لاتغلوا فی دینکم]

فَضْلُ شَهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

"لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه" کی گواہی دینے کی فضیلت

(١٠٨٢) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ۔ وَ مُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ۔ قَالَ: ((يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ ((يَا مُعَاذُ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ (ثَلَاثًا) قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا ؟ قَالَ: ((إِذًا يَتَّكِلُوْا)) وَأَخْبَرَبِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا۔

١٠٨٢۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے' آپ نے فرمایا: "معاذ بن جبل!" میں نے عرض کیا حاضر ہوں' اللہ کے رسول!۔ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: "معاذ!" میں نے عرض کیا' حاضر ہوں اللہ کے رسول! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: "جو شخص دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ اس کو (جہنم کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔" میں نے کہا اللہ کے رسول! کیا میں اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کردوں۔ تاکہ وہ خوش ہوجائیں؟ آپ نے فرمایا: "(اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے)" معاذ رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت' اس خیال سے یہ حدیث بیان فرمادی کہ کہیں (حدیث رسول چھپانے کی وجہ سے) گناہ گار نہ ہو۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من خص قوما دون قوم۔ رقم الحدیث ١٢٨]

(١٠٨٣) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْشَرُ عَلَيْهِ

١٠٨٣۔ ابوعبدالرحمان المعافری حبلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک آدمی کو سب کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے اس کے اعمال پر مشتمل ننانوے دفتر کھولے گا' ہر ایک دفتر حدِ نگاہ تک ہوگا۔

تِسْعَةٌ وَّ تِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَارَبِّ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَارَبِّ، فَيَقُوْلُ: بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَاتُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ))

وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: ((فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ))

پھر اللہ فرمائے گا کہ (اے میرے بندے) کیا تو ان سب سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے، کیا میرے لکھنے والے محافظوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ (کہ کوئی بات ایسے ہی لکھ دی ہو) تو وہ کہے گا، نہیں، اے میرے رب! پس اللہ فرمائے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ تو بندہ کہے گا، نہیں، اے میرے رب! پس اللہ فرمائے گا، کیوں نہیں، تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ تجھ پر آج کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس کاغذ کا ایک ٹکڑا لایا جائے گا۔ جس میں أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ لکھا ہوا ہوگا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ (اے میرے بندے) اپنے (اعمال کے) وزن کو حاضر ہو۔ بندہ کہے گا، اے میرے رب! ان دفاتر کے سامنے اس کاغذ کے پرزے کی کیا حقیقت ہے؟ اللہ فرمائے گا، تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (لہٰذا تو اپنے اعمال کے وزن کے وقت ضر [illegible] جود ہو چاہے تیری نیکی تھوڑی ہی کیوں نہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس ترازو کے ایک پلڑے میں اس کے (گناہوں کے) دفاتر رکھے جائیں گے اور (ترازو کے) دوسرے پلڑے میں کاغذ کا ٹکڑا رکھا جائے گا۔ پس اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکتی۔''

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ''دفاتر اوپر اٹھ جائیں گے اور (اللہ کے نام والا کاغذ کا) ٹکڑا وزنی ہو جائے گا۔''

تخريج : [جامع الترمذي- كتاب الإيمان- باب(ماجاء) فيمن يموت و هو يشهد أن لا اله الا الله- و سنن ابن ماجه- أبواب الزهد- باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة- (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ يُّسَبِّحُ اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ

سو دفعہ سبحان اللہ پڑھنے والے کی فضیلت۔

(١٠٨٤) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟

١٠٨٤۔ مصعب بن سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟'' تو آپ کے ہم نشینوں میں سے ایک سائل نے سوال کیا کہ ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا

قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ))

وَ فِي رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ: ((تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَ تُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ))۔

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ سو دفعہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔''

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ ''اس کی ہزار نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب فی غراس الجنة۔ سبحان الله۔ الحمدلله۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الذِّكْرِ الْمُضَاعِفِ ((التَّسْبِيحُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ))

کئی گنا ذکر کرنے (یعنی صبح کی نماز کے بعد تسبیح کرنے) کی فضیلت

(۱۰۸۵) عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَ هِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَ هِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))۔

۱۰۸۵۔ امّ المومنین جویریہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح سویرے ہی صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے، جب کہ وہ اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں پھر آپ چاشت کے وقت کے بعد تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسی حالت میں ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں۔ تو نبی کریم نے فرمایا: ''میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے، اگر ان کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جو تم شروع دن سے کہہ رہی ہو تو وہ ان پر وزن میں بھاری ہوں گے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ہم اللہ کی پاکیزگی اور حمد بیان کرتے ہیں، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کے نفس کی رضامندی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

وَفِي رِوَايَةِ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

اور مسعر، محمد بن عبدالرحمٰن سے بیان کرتے ہیں (کہ آپ نے فرمایا) ''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے نفس کی رضامندی کے مطابق، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے مطابق، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب التسبیح أول النهار وعندالنوم]

مِنْ فَضْلِ الذِّكْرِ الْمُضَاعِفِ مُطْلَقًا

مطلق طور پر کئی گنا ذکر کرنے کی فضیلت۔

(١٠٨٦) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِهِ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ: ((مَاتَقُوْلُ يَا أَبَا أُمَامَةَ؟)) قَالَ: أَذْكُرُ رَبِّي قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَكْثَرَ۔ أَوْأَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ ؟ أَنْ تَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَتَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ))

۱۰۸۶۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ ہونٹ ہلا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ''ابوامامہ! آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا' میں اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسا ذکر نہ بتاؤں' جو تیرے رات دن اور دن رات کے ذکر سے زیادہ یا افضل ہو؟ (اور وہ یہ ہے کہ) تو کہہ۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں' اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کے بھراؤ (بھرنے کی جگہ یعنی جتنی جگہ پر اس کی مخلوق سما جائے) کے مطابق۔ اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کے (عدد کے) مطابق' اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کے بھراؤ کے مطابق' اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی کتاب کے شمار کے عدد کے مطابق' اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ہر چیز کی تعداد کے مطابق' اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ہر چیز کے بھراؤ (یعنی بھرنے کی جگہ) کے مطابق۔ اور اسی طرح تو الحمدللہ کہہ۔'' (یعنی جیسے سبحان اللہ کے بعد الفاظ ہیں اسی ترتیب سے الحمدللہ کے بعد بھی کہہ)

تخریج : [صحیح ابن حبان (موارد)۲۳۳۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(١٠٨٧) عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۸۷۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ أَرْبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا)) ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِي نَفْسِيْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ: قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ أَوْقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

ساتھ ایک سفر میں تھے' جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے اوپر رحم کرو' تم کسی بہرے یا غائب (الہ) کو نہیں پکار رہے' تم تو اس کو پکار رہے ہو جو بہت زیادہ سننے والا' بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔'' پھر اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت اپنے دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہہ رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! کہو۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے'' یا آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔)''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الدعوات۔ باب الدعاء إذا علا عقبة]

(۱۰۸۸) عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

۱۰۸۸۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں آپ کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی خبر نہ دوں؟'' انہوں نے پوچھا۔ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۵/ ۲۲۸۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ كَلِمَةٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ

کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

(۱۰۸۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ تَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ))

۱۰۸۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں آپ کو نہ سکھاؤں یا فرمایا: کیا میں آپ کو ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے' جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ تو کہہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' (جب بندہ یہ کہتا ہے تو) اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری فرمانبرداری اختیار کی اور میری اطاعت کی۔''

تخریج : [المستدرك للحاكم۔۱/ ۲۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ سُوَرٍ وَآيَاتٍ تُقْرَأُ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے پہلے پڑھی جانے والی سورتوں اور آیات کی فضیلت

فَضْلُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ النَّوْمِ

''سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت''

(۱۰۹۰) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ مُوَكَّلًا بِزَكَاةِ رَمَضَانَ وَ فِيهِ: قَوْلُ الشَّيْطَانِ لَهُ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: ((إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ ......)) اَلْحَدِيثُ۔

۱۰۹۰۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب وہ صدقۃ الفطر کے مال کی حفاظت پر مامور تھے شیطان نے ان سے کہا' آپ مجھے چھوڑ دیں۔ میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ساتھ اللہ آپ کو نفع دے گا۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے کہا: وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے کہا جب بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی۔ ''الله لا اله الا هو الحيى القيوم'' پوری پڑھ لیا کرو۔(اس کے پڑھنے سے) اللہ کی طرف سے تمہارے لیے ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الوكالة۔ باب إذا وكل رجلا]

فَضْلُ قِرَاءَةِ خَوَاتِيمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عِنْدَالنَّوْمِ

سوتے وقت سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھنے کی فضیلت

(۱۰۹۱) حَدِيثُ أَبِي مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ))

۱۰۹۱۔ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورة البقرة]

فَضْلُ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ ((الْكَافِرُوْنَ)) عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت سورۂ ''الکافرون'' پڑھنے کی فضیلت

(۱۰۹۲) حَدِيثُ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِنَوْفَلٍ: ((اِقْرَأْ قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ))

۱۰۹۲۔فروہ بن نوفل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''سوتے وقت ''قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ'' پڑھا کرو اس لیے کہ وہ شرک سے بری کرنے والی ہے۔''

تخريج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب مايقول عندالنوم]

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ ((عِنْدَ النَّوْمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سوتے وقت تین بار معوذات (قرآن کی آخری تین سورتیں) پڑھنے کی فضیلت

(١٠٩٣) حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۰۹۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے، تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر "قل هو الله أحد" "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے، پہلے سر، چہرے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر ہاتھ پھیرتے۔ یہ عمل تین دفعہ کرتے۔

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

فَضْلُ أَذْكَارٍ تُقْرَأُ عِنْدَ النَّوْمِ وَ قَبْلَهُ

سونے سے قبل اور سونے کے قریب پڑھے جانے والے اذکار کی فضیلت

فَضْلُ النَّوْمِ عَلٰى طَهَارَةٍ مَعَ الذِّكْرِ عِنْدَهُ ((وَآخِرُ أَذْكَارِ النَّوْمِ))

باوضو سونے اور سونے سے قبل کے اذکار میں سے آخری ذکر کی فضیلت۔

(١٠٩٤) حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ

۱۰۹۴۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "جب تو سونے لگے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر، پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھ: 'اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت اور ثواب کی) امید میں۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہ کوئی نجات کی جگہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے۔' اس کے بعد اگر تم مر گئے، تو تم فطرت (دینِ اسلام) پر مرو گے۔ پس ان کلمات کو (سوتے وقت) سب سے آخر

فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَمَا تَقُوْلُ)) فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُ هُنَّ: وَ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ قَالَ: ((لَا' وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ))۔

میں پڑھو۔ پس میں (براء بن عازب) نے عرض کیا: میں اس دعاء میں (وبرسولک الذی ارسلت) پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں ''ونبیک الذی ارسلت'' کہو۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ :((فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ' وَأَصَبْتَ أَجْرًا)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا))

اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ''اگر تو اس رات مرگیا تو فطرت (دین اسلام) پر مرے گا۔ اور تجھے اجر وثواب ملے گا۔''
اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ''اگر تو نے صبح کی (یعنی صبح تک زندہ رہا) تو تو بھلائی کا مستحق ہو گیا۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ:
((وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا))

اور مسلم شریف ہی کی ایک روایت میں ہے۔ ''اگر اس آدمی نے صبح کی تو اس نے بھلائی پالی۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب إذا بات طاهراً۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب الدعاء عندالنوم]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذکار مسنونہ وادعیہ ماثورہ کی پابندی کرنی چاہیے۔ کیونکہ اجر وثواب انہی کے پڑھنے میں ہے۔ اپنی طرف سے کمی بیشی کرنے یا کسی کی اطاعت وتقلید کی بناء پر ان میں کمی یا اضافہ کرنے میں اجر وثواب سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ خسران وہلاکت کا اندیشہ ہے۔

فَضْلُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ عِنْدَالنَّوْمِ

سوتے وقت تسبیح (سبحان اللہ)' تحمید (الحمد للہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کی فضیلت

(١٠٩٥) أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَاتَلْقَى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَبْيٍ' فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ' فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَ قَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ ((عَلٰى مَكَانِكُمَا)) حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا

١٠٩٥۔ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے بہت تکلیف ہوتی۔ انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں' اس لیے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس) چلی آئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (رات کو) تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب ہم نے آپ کو دیکھا) تو ہم کھڑے ہونے لگے۔ آپ

سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ))

نے فرمایا: ''اپنی جگہوں پر لیٹے رہو۔'' (آپ میرے اتنے قریب بیٹھ گئے کہ) میں نے آپ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم لوگوں نے (لونڈی یا غلام) مانگا ہے' میں تمھیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (تو سونے سے پہلے) اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ' الحمد للہ ۳۳ مرتبہ' سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو' یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم دونوں نے مانگا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ ((فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ احْمَدَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ، وَ كَبِّرَا أَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

اور ایک روایت میں ہے۔ ''پس تم دونوں ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ' اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو' یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ۔ قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

اور ایک روایت میں ہے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' (رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد) میں نے ان کا پڑھنا ترک نہیں کیا۔ کہا گیا کہ صفین کی رات (جب معاویہ اور علی رضی اللہ عنہما کی فوجوں کے درمیان عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے سلسلہ میں جنگ ہوئی تھی) بھی آپ نے ان کا پڑھنا ترک نہیں کیا؟ انہوں نے کہا' ہاں صفین کی رات بھی۔

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب فرض الخمس- باب الدليل على أن الخمس لنوائب رسول الله ﷺ و كتاب النفقات- باب عمل المرأة في بيت زوجها- و كتاب النفقات- باب خادم المرأة- و صحيح مسلم- كتاب الذكر والدعاء- باب التسبيح أول النهار و عندالنوم]

تَعْوِيذُ الصِّبْيَانِ قَبْلَ النَّوْمِ وَغَيْرِهِ

بچوں کے لیے نیند وغیرہ سے قبل اللہ سے پناہ مانگنا

(١٠٩٦) حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ))

۱۰۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے' اور فرمایا کرتے تھے: ''تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعے سے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔' میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر شیطان سے' ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب یزفون۔ النسلان فی المشی]

دُعَاءُ الْفَزَعِ عِنْدَالنَّوْمِ وَالْأَرَقِ

سوتے وقت اور بیداری میں گھبراہٹ کی دعاء۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿وَقُلْ رَّبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ أَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾(المؤمنون: ۹۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور دعا کریں' میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔''

(۱۰۹۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ:((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ))

۱۰۹۷۔عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے وقت ان کو یہ کلمات سکھاتے تھے۔ ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعے سے اس کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الطب۔ باب کیف الرقی۔ اسناده ضعیف ابن اسحاق عنعن وحسنه المؤلف]

فَضْلُ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ أَوِ الذِّكْرِ عِنْدَالْإِنْتِبَاهِ مِنَ النَّوْمِ۔

رات کو آنکھ کھلتے وقت یا نیند سے بیدار ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنے والے کی فضیلت

(۱۰۹۸) حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔ أَوْ دَعَا۔ أُسْتُجِيْبَ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ))

۱۰۹۸۔عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے۔' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' ملک (بادشاہی) اسی کے لیے ہے' اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' اللہ کی ذات پاک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔' پھر یہ پڑھے۔' اے اللہ! میری مغفرت فرما' یا (یہ کہہ کر کوئی) دعا کرے' تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہوتی ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب التهجد۔ باب فضل من تعارمن الليل فصلى]

فَضْلُ الذِّكْرِ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَذَا الصَّلَاةُ

آخر رات میں ذکر کرنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت

(١٠٩٩) عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ))

۱۰۹۹۔ضمرہ بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”اللہ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تو اس وقت اللہ کا ذکر کرنے کی استطاعت رکھے تو ضرور کر۔“

تخریج : [جامع الترمذي۔ كتاب الدعوات۔ باب في دعاء الضيف۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْإِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کی فضیلت

(١١٠٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا: اسْتَيْقَظَ۔ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ۔ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ))

۱۱۰۰۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے۔ اس لیے کہ شیطان اس کی ناک کے نتھنے پر رات بسر کرتا ہے۔“

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب بدء الخلق۔ باب صفة إبليس وجنوده]

فَضْلُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْبَيْتِ

گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت

(١١٠١) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) قَالَ: ((يُقَالُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ وَ

۱۱۰۱۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: 'اللہ کے نام کے ساتھ (یعنی اس کی مدد کے ساتھ) گھر سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔“ رسول

كُفِيتَ وَوُقِيتَ، فَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَوُقِيَ))

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت اس کو کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (ہر شر سے) بچالیا گیا۔ تو شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرا شیطان اس شیطان سے کہتا ہے کہ تو اس شخص پر کیسے غلبہ پا سکتا ہے وہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (ہر قسم کے شر سے) بچالیا گیا ہے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول اذا خرج من بیته۔ اسناده ضعیف۔ ابن جریج عنعن ووقع فی موارد الظمأن (۲۳۷۵) وهم فی تصریح السماع]

فَضْلُ ذِكْرِ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِ الرَّجُلِ الْبَيْتَ وَ عِنْدَ طَعَامِهِ

گھر میں داخل ہونے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت

(۱۱۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَ لَا عَشَاءَ۔ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ۔ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ))

۱۱۰۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: (اس جگہ) تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا۔ اور جب آدمی داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا، تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں (اس جگہ) رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا ہے۔ اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے، کہ تمہیں رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں مل گئے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ))

اور ایک روایت میں ہے: ''اگر کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا......''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الأشربة۔ باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما]

فَضْلُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت

(۱۱۰۳) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۰۳۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ''میں اللہ عظیم

أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) قَالَ أَقَطُّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ: قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ۔

برتر اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہی کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اس (عقبہ) نے کہا: کیا بس اتنا ہی میں (حَیْوہ) نے کہا: ہاں۔ اس (عقبہ) نے کہا: جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے: (یہ شخص) سارے دن کے لیے مجھ سے محفوظ و مامون ہو گیا۔

تخريج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب مايقول الرجل عند دخوله المسجد۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ التَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْوَسْوَسَةِ

نماز میں وسوسہ کے وقت شیطان سے پناہ پکڑنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ إِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (الأعراف:٢٠٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

(١١٠٤) عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ صَلَاتِي وَ قِرَاءَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي))

۱۱۰۴۔ ابوالعلاء بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تو عرض کیا' اللہ کے رسول! بیشک شیطان میرے اور میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان حائل ہو کر مجھ پر قراءت خلط ملط کر دیتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''وہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے' پس جب تو اس کو محسوس کرے تو اس سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ پکڑ' اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک۔'' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب السلام۔ باب التعوذ من شيطان الوسوسة فى الصلاة]

تَنْبِيْهٌ: أَمَّا فَضْلُ الْأَذْكَارِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ فَقَدْ ذَكَرْتُهَا هُنَاكَ۔

تنبیہ: فرض نمازوں کے بعد اذکار پڑھنے کی فضیلت کو میں نے اس کے باب میں بیان کر دیا ہے۔

فَضْلُ مَا يَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ حَصَلَتْ لَهُ وَسْوَسَةٌ أَوْسُئِلَ عَمَّنْ خَلَقَ اللّٰهَ

وسوسہ یا اس سوال کے وقت کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت

(١١٠٥) حَدِيْثُ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ

۱۱۰۵۔ حارث اشعری سے مروی حدیث قدسی میں ہے' ''میں تمہیں

((حَدِيْثٌ قُدْسِيٌّ)) وَ فِيْهِ: ((وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ أَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ، كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَايُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ

حکم کرتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کرو کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہیں اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمن سے بچالے۔اسی طرح آدمی (اپنے دشمن) شیطان سے اپنے آپ کو صرف اللہ کے ذکر کے ذریعے ہی بچا سکتا ہے۔"

(مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔دیکھئے حدیث نمبر۱۰۳۱)

تخریج : [(جامع الترمذی۔ أبواب الأمثال عن رسول اللّٰه ﷺ۔ باب ماجاء (فی) مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ۔ روایت صحیح ہے۔)]

(۱۱۰۶) أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ))

۱۱۰۶۔عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب (شیطان) کسی آدمی کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اسے اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دینا چاہیے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب ذکر إبلیس و جنودہ]

فَضْلُ بِسْمِ اللّٰهِ عِنْدَ رُكُوْبِ الدَّابَّةِ

سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

(۱۱۰۷) أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((عَلٰى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوْهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ لَا تَقْصُرُوْا عَنْ حَاجَاتِكُمْ))

۱۱۰۷۔محمد بن حمزہ رحمہ اللہ اپنے باپ (حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ "ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہے پس جب تم ان پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو۔ پھر تمہاری (تمام) ضرورتیں پوری ہوں گی۔"

تخریج : [مسند أحمد۔ ۳/ ۴۹۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ بِسْمِ اللّٰهِ إِذَا تَعَثَّرَتِ الدَّابَّةُ أَوْ سَقَطَتْ

سواری کے بدکتے یا گرتے وقت' بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

(۱۱۰۸) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهُ فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: ((لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ، وَيَقُوْلُ: بِقُوَّتِي، وَلٰكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ))

۱۱۰۸۔ابوملیح ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا' سواری بدکی تو میں نے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے آپ نے فرمایا: ''یہ نہ کہہ کہ شیطان ہلاک ہو جائے کیونکہ جب تو یہ بات کہے گا تو شیطان (اپنے میں) بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ (بڑا ہونے میں) مکان کی طرح ہو جائے گا اور کہے گا کہ میری بڑی طاقت وقوت ہے۔ لیکن آپ کہیں' کہ اللہ کے نام کے ساتھ پس بے شک جب آپ یہ کہیں گے تو وہ ذلیل وحقیر ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ مکھی کی مانند ہو جائے گا۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب لایقال خبثت نفسی۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلدُّعَاءُ

''دعاء''

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ عِنْدَ رُكُوْبِ الدَّابَّةِ

سواری پر سوار ہوتے وقت بخشش کی دعا مانگنے کی فضیلت

(۱۱۰۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّهُ كَانَ رِدْفًا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ اَلْآيَةَ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ ثُمَّ مَالَ إِلٰى أَحَدِ شِقَّيْهِ فَضَحِكَ فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: إِنِّيْ كُنْتُ

۱۱۰۹۔علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھے' تو جب انہوں نے اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھا' تو کہا۔'اللہ کے نام کے ساتھ'۔ جب سواری پر بیٹھ گئے تو تین دفعہ کہا' ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔'' اور تین دفعہ کہا' ''اور اللہ سب سے بڑا ہے۔'' (پھر کہا) ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا' حالانکہ ہم میں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔'' پھر کہا' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو پاک ہے' بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' پس تو میرے گناہ معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا' پھر اپنے دو پہلوؤں میں سے ایک کی طرف قدرے جھک کر ہنس دیئے۔ میں نے عرض کیا' امیرالمؤمنین! آپ

رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ فَسَأَلْتُهُ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَعْجَبُ إِلَى الْعَبْدِ إِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ: عَبْدِي عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ))

کس وجہ سے ہنسے؟ انہوں نے کہا' میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا' پس رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا' تو میں نے آپ سے سوال کیا' جیسے آپ نے مجھ سے سوال کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ بندے کی طرف تعجب کرتا ہے' جب وہ کہتا ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے بغیر کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہو گیا کہ اس کا رب موجود ہے جو معاف کرتا اور سزا دیتا ہے۔''

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۲/ ۹۸۔۹۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

(نماز میں) تشہد کے بعد اور سلام سے قبل دعاءِ مغفرت کی فضیلت

(۱۱۱۰) حَدِيْثُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْبِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: ((قُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

۱۱۱۰۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' آپ مجھے ایسی دعاء سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کہہ اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ کے بغیر کوئی گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں۔ پس آپ مجھے اپنی طرف سے معاف کر دیں اور مجھ پر رحم کریں' بے شک آپ ہی بخشنے والے مہربان ہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعاء قبل السلام]

فَضْلُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ

ہر مجلس میں ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

(۱۱۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً))

۱۱۱۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ کسی مجلس سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے وہ کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں' اور یہ مجلس ان کے لیے باعثِ افسوس ہو گی۔''

تخریج : [أبی داؤد کتاب الأدب۔ باب کراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله]

(۱۱۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ))۔

۱۱۱۲۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جولوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن (ثواب میں کمی کی وجہ سے) باعث حسرت وافسوس ہوگی چاہے وہ جنتی ہی کیوں نہ ہوں۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۴۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۱۱۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ إِلَّا رَأَوْهُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۱۱۱۳۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جولوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے، وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعثِ حسرت وافسوس ہوگی۔''

تخریج : [مسند أحمد ۲/ ۲۲۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْإِجْتِمَاعِ فِي الْمَجْلِسِ وَالْإِنْضِمَامِ وَخَاصَّةً عِنْدَالسَّفَرِ

مجلس میں جمع ہونے اور مل کر بیٹھنے کی فضیلت، خاص طور پر سفر میں

(۱۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ)) فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ: لَوْبُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ))

۱۱۱۴۔ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے۔اور عمرو (راوی) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو لوگ پہاڑ کی گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تمہاراان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جانا، شیطان کی طرف سے ہے۔'' اس کے بعد صحابہ کرام جب کسی بھی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے (الگ الگ نہ ہوتے) حتیٰ کہ کہا جاتا کہ اگر ان پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الجهاد۔ باب مايؤمر من انضمام العسكر وسعته۔ روایت صحیح ہے]

فَضْلُ مَنْ يَّقُوْلُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْمَجْلِسِ

(۱۱۱۵) عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ))۔ فَقَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ))

مجلس سے اٹھتے وقت درج ذیل کلمات پڑھنے والے کی فضیلت

۱۱۱۵۔ نافع بن جبیر بن مطعم، اپنے باپ (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمات کہے۔ اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، اے اللہ! آپ پاک ہیں، اور آپ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پس جو شخص ان کلمات کو ذکر کی مجلس میں کہے گا تو یہ کلمات اس مجلس کے لیے (اختتام پر) مہر کی مانند ہوں گے، اور جو شخص ان کلمات کو لغو وغیرہ کی مجلس میں کہے گا تو یہ کلمات اس کے لیے (مجلس کے تمام گناہوں سے) کفارہ ہو جائیں گے۔''

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۱/ ۵۳۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ (البقرة:۱۸۶)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (الأعراف:۵۵)

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (النمل:۶۲)

دعاء کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں، تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں، اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بھی، اس لیے کہ وہ حد سے نکل جانے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے۔''

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا ہی عبادت ہے

(١١١٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمْ: ﴿ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (غافر:٦٠)

۱۱۱۶۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے' تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو' میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔"

تخريج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء]

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ الدُّعَاءُ مَالَمْ يَعْجَلْ أَوْ......

جب تک بندہ جلدی نہ کرے اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

(١١١٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ ' يَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ))

۱۱۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کی دعا اس وقت قبول کر لی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے' (اور جلدی یہ ہے کہ) کہے' میں نے تو اپنے رب سے دعا کی لیکن قبول ہی نہیں کی گئی۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمَذِيِّ:((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ' مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ:((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ' وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَيُسْتَجَبْ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ' وَيَدَعُ الدُّعَاءَ))

اور مسلم شریف اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے" جب تک بندہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے' اس کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔" عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "بندہ کہتا ہے' کہ میں نے دعا کی' پھر دعا کی' لیکن مجھے تو دعا قبول ہوتی نظر نہیں آئی۔ پس وہ اس وقت تھک ہار کر بیٹھ جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔"

تخريج : [صحيح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب يستجاب للعبد مالم يعجل۔ و صحيح مسلم۔ کتاب الذکر والد عاء۔ باب بيان أنه يستجاب للداعی مالم يعجل۔ وجامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ما جاء فيمن يستعجل فی دعائه]

(١١١٨) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((لَايَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ ؟ قَالَ : يَقُوْلُ: ((دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ))

۱۱۱۸۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی ہمیشہ بھلائی میں رہتا ہے' جب تک جلد بازی نہ کرے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آدمی کیسے جلد بازی کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا" کہتا ہے' میں نے اپنے رب سے دعا کی' لیکن میری دعا قبول نہیں کی گئی۔"

تخريج : [مسند أحمد ٣/ ١٩٣۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْعَزْمِ فِي الدُّعَاءِ وَ عَدَمِ تَعْلِيقِهِ

پختہ یقین کے ساتھ دعا مانگنے اور اس کو معلق نہ کرنے کی فضیلت

(١١١٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

وَ فِي رِوَايَةٍ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْهُ ((لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَاشَاءَ۔۔۔۔))

وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْهُ ((وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ))

١١١٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔“

اور عطاء بن میناء کے طریق سے مسلم شریف میں ہے (بندے کو چاہیے کہ) یقین کے ساتھ دعا کرے بے شک اللہ تو وہی کرے گا جو چاہے گا۔“

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جس میں علاء بن عبدالرحمٰن اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا): ”لیکن آدمی کو یقین اور پوری توجہ کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ پس اللہ تعالیٰ ہر چیز دے سکتا ہے اس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔“

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الدعوات۔ باب ليعزم المسألة فإنه لا مكره له۔ وصحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت]

(١١٢٠) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

١١٢٠۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے قطعی طور پر یقین کے ساتھ مانگے' اور اس طرح نہ کہے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما' اس لیے کہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔“

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الدعوات۔ باب ليعزم المسالة فانه لا مكره له]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ

عافیت (صحت وتندرستی) کی دعاء مانگنے کی فضیلت

(١١٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَمِّهٖ ((أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ))

١١٢١۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: ”عافیت کی دعا کثرت سے مانگو۔“

تخريج : [المستدرك للحاكم۔ ١/ ٥٢٩۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١١٢٢) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ (سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ) عَنْ أَبِيهِ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَ عَافِنِي وَارْزُقْنِي))

۱۱۲۲۔ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے' پھر اس کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم فرماتے: ''اے اللہ! مجھے معاف کر دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت دے' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

مِنْ فَضْلِ التَّوَسُّلِ بِالدُّعَاءِ أَوْبِالْعَمَلِ الصَّالِحِ

دعا یا نیک عمل کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی فضیلت

(١١٢٣) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ حَدِيثُ : الثَّلَاثَةِ أَصْحَابِ الْغَارِ۔ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْإِخْلَاصِ وَغَيْرِهِ۔

۱۱۲۳۔امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ وہ حدیث جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ان تین آدمیوں کا واقعہ ہے' جو غار میں پھنس گئے تھے۔اور یہ روایت اخلاص کے باب میں گزر چکی ہے۔

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب حديث الغار]

(١١٢٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ لَهُمْ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ

۱۱۲۴۔سفیان' عمرو سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے کہا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی' تو ان سے پوچھا جائے گا' کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے' ہاں تب ان کو فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت میں بیٹھنے والے (تابعی) بھی موجود ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے' ہاں موجود ہیں۔ تو فتح ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت کہا جائے گا کہ یہاں کوئی ایسے آدمی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی کی صحبت میں رہے ہوں؟ وہ کہیں گے۔ ہاں ہیں تو ان کو فتح ہو جائے گی''۔

فَيُفْتَحُ لَهُمْ))۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب فضائل أصحاب النبی ومن صحب النبی أو رآه من المسلمین فهو من أصحابه]

(۱۱۲۵) حَدِيْثُ سَعْدٍ مَرْفُوْعًا:((هَلْ تُنْصَرُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔))

۱۱۲۵۔ سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ انہی کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے جاتے ہو۔''

وَلَفْظُ النَّسَائِيِّ: ((إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَ صَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ۔))

اور نسائی شریف کے لفظ یہ ہیں: ''اللہ اس امت کی مدد ان میں سے کمزور لوگوں کی دعاؤں' ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کے ذریعے سے کرتا ہے۔''

وَلَفْظُ أَبِيْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ: ((يُنْصَرُ الْمُسْلِمُوْنَ بِدُعَاءِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ))

اور الحلیہ لابی نعیم کے یہ الفاظ ہیں: ''مسلمان' کمزوروں کی دعاؤں کی وجہ سے مدد کیے جاتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجهاد والسیر۔ باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب۔ و سنن النسائی۔ کتاب الجهاد۔ باب الاستنصار بالضعیف۔ الحلیة لأبی نعیم ۵/ ۲۶]

(۱۱۲۶) وَكَذٰلِكَ حَدِيْثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا: ((أَبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَاءِ كُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ))

۱۱۲۶۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کرو' تمہیں تو تمہارے کمزوروں کی (دعاؤں کی) وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الجهاد۔ باب ماجاء فی الاستفتاح بصعالیك المسلمین]

مِنْ فَضْلِ التَّوَسُّلِ أَوِالدُّعَاءِ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

نیک اعمال کے ساتھ وسیلہ پکڑنے یا دعا مانگنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ:﴿رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دعا کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا: ''اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا آواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ' پس ہم ایمان لائے۔ یاالٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما' اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے' اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے' جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُم مِّنْ ذَكَرٍ أَوْأُنْثَى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔۔۔۔﴾ (آل عمران:۱۹۳-۱۹۵)

کی زبانی وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا' یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو' خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہرگز ضائع نہیں کروں گا' تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔''

اَلتَّوَسُّلُ بِطَلَبِ الْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ

معافی اور بخشش مانگنے کے ساتھ وسیلہ پکڑنا

وَقَالَ تَعَالٰى عَنْ زَكَرِيَّا:﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَّلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا يَازَكَرِيَّآ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾(مریم ۴-۷)

اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''انہوں نے عرض کی' اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔ مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے' میری بیوی بھی بانجھ ہے' پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما' جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی جانشین۔ اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے۔ اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے' ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ مُوسٰى:﴿فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ فَجَآءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ: إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَمَاسَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ: لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ﴾ (القصص:۲۴-۲۵)

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اور کہنے لگے' اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے' میں اس کا محتاج ہوں۔ اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم وحیاء سے چلتی ہوئی آئی' کہنے لگی' کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں' تاکہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں' جب وہ ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا' تو وہ کہنے لگے' اب نہ ڈر' تو نے ظالم قوم سے نجات پالی۔''

اَلدُّعَاءُ يَرُدُّالْقَضَاءَ

دعا قضاء وقدر کو ٹال دیتی ہے

(۱۱۲۷) عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :((ادْعُوا فَإِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ))

۱۱۲۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دعا کرتے رہو' اس لیے کہ دعاء قضا کو ٹال دیتی ہے۔''

تخریج : [الطبرانی فی الدعاء-۲۹- (روایت حسن ہے-)]

فَضْلُ مَعِيَّةِ اللّٰهِ لِلدَّاعِيْ لَهٗ مَعَ الْيَقِيْنِ

اللہ کو یقین کے ساتھ پکارنے والے کے ساتھ اللہ کی معیت کی فضیلت

(۱۱۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا دَعَانِيْ))

۱۱۲۸۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ فرماتا ہے: (حدیث قدسی ہے) میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے پکارے۔''

تخریج : [مسند أحمد ۳/ ۲۱۰- (روایت صحیح ہے-)]

أَوْفَقُ الدُّعَاءِ

سب سے موافق دعاء

(۱۱۲۹) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَوْفَقَ الدُّعَاءِ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ))

۱۱۲۹۔یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں' میں نے عمرو بن عاصم بن سفیان بن عبداللہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے موافق (نفع بخش) دعا یہ ہے کہ آدمی کہے۔اے اللہ! تو میرا رب ہے' اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں' پس تو مجھے معاف کر دے۔بے شک تو ہی میرا رب ہے۔یقیناً تیرے بغیر کوئی اور گناہ معاف نہیں کرسکتا۔''

تخریج : [مسند أحمد- ۲/ ۵۱۵- (روایت صحیح ہے-)]

إِجَابَةُ الدُّعَاءِ مِنْ غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ

گناہ اور قطع رحمی کی دعا کے علاوہ ہر دعا کا قبول ہونا

(۱۱۳۰) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهٗ دَعْوَتُهٗ، وَإِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصَرِّفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا)) قَالُوْا: إِذًا نُكْثِرُ

۱۱۳۰۔ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی ہر دعا پر' اللہ اس کو تین باتوں میں سے ایک بات سے ضرور نوازتا ہے' بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو۔ ❶ دعا کا فوری قبول ہونا۔ ❷ دعا کا آخرت کے لیے ذخیرہ ہو جانا ❸ دعا کی وجہ سے اس کی کسی مصیبت کا دور ہونا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا' تب تو ہم پھر بہت دعائیں کریں گے۔آپ نے فرمایا: ''اللہ سب سے

قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْثَرُ))

زیادہ (عطا کرنے والا) ہے۔"

تخریج : [مسند أحمد۔ ۳/ ۱۸۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

(۱۱۳۱) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا))

وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ ((أَنْ يَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ))

۱۱۳۱۔سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک تمہارا رب حیا دار کریم (مہربان) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ وہ اس کے ہاتھوں کو (اپنی رحمت سے) خالی لوٹائے۔"

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے "کہ اس کے ہاتھوں کو (اپنی رحمت سے) ناکام لوٹائے۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ وجامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب "ان الله حیی کریم......" روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِاسْمِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ

اللہ کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ:((لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالْإِسْمِ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ)) الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ))

۱۱۳۲۔عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا 'اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ (معبود) ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا بے نیاز ہے۔ جس کی اولاد ہے نہ والدین۔ اور اس کی کوئی برابری کرنے والا نہیں' تو آپ نے (یہ کلمات سن کر) فرمایا: "تو نے اللہ سے ایسے نام سے مانگا ہے۔" اور ایک روایت میں ہے۔ "کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے بڑے نام سے مانگا ہے کہ جب اس سے اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ دیتا ہے، اور جب اس کے ساتھ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۱۳۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّيْ ثُمَّ دَعَا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَاذَا

۱۱۳۳۔انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے اس طرح دعا کی 'اے اللہ! میں آپ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ بے شک ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے ہے کوئی سچا معبود نہیں سوائے

الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَاحَيُّ يَا قَيُّومُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:((لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى))

آپ کے۔ احسان کرنے والے زمین و آسمان کو نئے سرے سے (بغیر سابق مثال کے) پیدا کرنے والے! اے جلال (بزرگی) اور اکرام (عزت) والے! اے زندہ اور اے قائم رہنے والے!' تو نبی کریم ﷺ نے (اس کے یہ کلمات سن کر) فرمایا: ''یقیناً اس نے اللہ سے ایسے بڑے نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے ساتھ جب بھی دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ دَعْوَةِ ذِي النُّوْنِ (يُوْنُسَ عليه السلام)

مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿وَذَاالنُّوْنِ إِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الأنبياء:۸۷۔۸۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو یاد کرو' جب کہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اس پر تنگی نہیں ڈالیں گے بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو پاک ہے' بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔''

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى:﴿فَلَوْلَآ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهِ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾ (الصافات:۱۴۳۔۱۴۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے' تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ ہی میں رہتے۔''

(١١٣٤) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بَاطِنِ الْحُوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ))

۱۱۳۴۔ سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی کہ 'الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں ہو گیا'۔ پس بے شک جو مسلمان آدمی کسی بھی چیز میں اس دعا کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب (فی دعوة ذی النون...... (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى

اللہ تعالیٰ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾(الأعراف:۱۸۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں' پس اس کو انہی ناموں سے پکارو۔''

(۱۱۳۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ حَفِظَهَا)) بَدَلَ ((أَحْصَاهَا)) وَزَادَ مُسْلِمٌ ((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ))

۱۱۳۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''اللہ کے ننانوے نام ہیں' ایک کم سو جو شخص ان کو محفوظ رکھے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

ایک روایت میں ہے ''ان کو یاد رکھے گا'' (وہ جنت میں داخل ہوگا)۔''

اور مسلم شریف میں مزید یہ بات ہے۔ ''بے شک اللہ طاق (اکیلا) ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب الشروط- باب مايجوز من الأشراط- و صحيح مسلم- كتاب الذكر و الدعاء ...... باب في أسماء الله تعالىٰ و فضل من أحصاها]

تَابِعُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى

اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی مزید فضیلت کا بیان

(۱۱۳۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ وَ حُزْنٌ:اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ، إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرْحًا)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هٰؤُلَاءِ

۱۱۳۶۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی بھی غم و پریشانی کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے' اللہ اس کا غم دور فرما دیتا ہے۔ 'اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے (مجھ پر صرف آپ کا کنٹرول ہے)' مجھ میں صرف آپ کا حکم نافذ ہے' میرے بارے میں آپ کا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں' ہر اس نام کے واسطے سے' جس کے ساتھ آپ نے اپنے نفس کا نام رکھا' یا اپنی کتاب میں اتارا' یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا' یا اپنے پاس اپنے پوشیدہ علم میں اس کو چن لیا' (میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ) قرآن کو میرے دل کی رونق' میرے سینے کا نور' میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میری پریشانی زائل کرنے کا سبب بنا دے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا' اللہ کے

الْكَلِمَاتِ قَالَ ((أَجَلْ يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ))

رسول! ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ کلمات (دعاء) سیکھیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں جو بھی ان کلمات کو سنے یا سیکھے تو وہ ان کو یاد کرلے۔''

تخريج : [مسند أحمد :١/ ٣٩١۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِتَثْبِيْتِ الْقَلْبِ عَلَى الدِّيْنِ

دل کے دین پر ثابت رہنے کی دعا کی فضیلت

(١١٣٧) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِيْنِي بِأَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: فَقَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّكَ تُكْثِرُ أَنْ تَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَ:((إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَي الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ مَاشَاءَ أَقَامَ وَ مَا شَاءَ زَاغَ))

۱۱۳۷۔ شہر بن حوشب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے ایسی دعاء بتائیں جو نبی ﷺ کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی' اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ' (سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ یہ دعا بہت مانگتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک آدم کے بیٹے کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے' جس کو چاہے اس کا دل سیدھا رکھے اور جس کو چاہے اس کا ٹیڑھا ہو جائے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ:((بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

اور مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ ''(آدمی کا دل) اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔''

تخريج : [مسند طيالسى۔١٦٠٨۔ وجامع الترمذى۔ كتاب الدعوات۔ باب' دعاء: يا مقلب القلوب...... ومسند أحمد ۔٦/ ٣٠٢۔٣١٥۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْهَمِّ أَوِ الْكَرْبِ أَوِ الشِّدَّةِ

غم و پریشانی اور سختی کے وقت دعا کی فضیلت

(١١٣٨) حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ: أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ

۱۱۳۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی بھی غم و پریشانی کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے' اللہ اس کا غم دور فرما دیتا ہے۔'' ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں' میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے (مجھ پر صرف آپ کا کنٹرول ہے)' مجھ میں

بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَ نُوْرَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَ ذَهَابَ هَمِّي: إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا۔۔۔))

صرف آپ کا حکم نافذ ہے' میرے بارے میں آپ کا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں' ہر اس نام کے واسطے سے' جس کے ساتھ آپ نے اپنے نفس کا نام رکھا' یا اپنی کتاب میں اتارا' یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا' یا اپنے پاس اپنے پوشیدہ علم میں اس کو چن لیا' (میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ) قرآن کو میرے دل کی رونق' میرے سینے کا نور' میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میری پریشانی زائل کرنے کا سبب بنا دے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱/ ۴۵۲۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

دُعَاءُ الْكَرْبِ

پریشانی کی دعا

(۱۱۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))۔

وَ قَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ۔

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ۔۔۔ اَلْحَدِيْثُ))۔

۱۱۳۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت اور پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ عظمتوں والا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ آسمانوں' زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔''

اور وہب (راوی) نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ بے شک نبی ﷺ کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو (یہ) دعا کہتے......

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء عندالکرب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب دعاء الکرب]

فَضْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ

کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر درج ذیل دعا پڑھنے والے کی فضیلت

(۱۱۴۰) حَدِيْثُ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ

۱۱۴۰۔ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر یہ کہے: 'میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں' تو اسے اپنی اس جگہ

يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ))

سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب الذكر والدعاء- باب فى التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره]

فَضْلُ كَلِمَاتٍ تُقَالُ لِمَنْ رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کی فضیلت

(١١٤١) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((إِذَا رَاٰى أَحَدُكُمْ أَحَدًا فِيْ بَلَاءٍ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ كَانَ شُكْرَ تِلْكَ النِّعْمَةِ))

۱۱۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کہے 'تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ایسی بیماری سے بچایا' جس میں تجھے مبتلا کیا' اور مجھے بہت ساری مخلوق پر فضیلت بخشی' پس بے شک جب وہ یہ کلمات کہے گا تو یہ کلمات اس کی طرف سے (اس عافیت والی) نعمت کا شکریہ ہوں گے۔"

تخریج : [مسند البزار- زوائد- ۳۱۱۸- (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ وَضْعِ يَدِ مَنْ آلَمَهُ شَيْءٌ مِنْ جَسَدِهٖ مَعَ كَلِمَاتٍ تُقَالُ

جسمانی تکلیف کی صورت میں تکلیف والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر درج ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت۔

(١١٤٢) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ))

۱۱۴۲۔ عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس درد کے متعلق بتایا جو وہ اسلام قبول کرنے کے وقت سے اپنے جسم میں محسوس کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: "اپنا ہاتھ جسم کی اس جگہ پر رکھو' جو درد کرتا ہے۔ اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو" میں اللہ کی پناہ اور اس کی قدرت میں آتا ہوں' اس برائی سے' جو میں پاتا اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔"

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب السلام- باب استحباب رقية المريض]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِنِعَمٍ أَوْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا......))

نعمتوں یا دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنے (یعنی دعاء اللهم اتنا فی الدنیا۔۔۔۔ پڑھنے) کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا آتِنَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے

فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ﴾

(البقرۃ:۲۰۱۔۲۰۲)

ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔''

(۱۱۴۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ :((رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

(البقرۃ:۲۰۱)

۱۱۴۳۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ تھی ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

وَ فِی رِوَایَةِ مُسْلِمٍ: سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا: أَیُّ دَعْوَةٍ كَانَ یَدْعُو بِهَا النَّبِیُّ ﷺ أَكْثَرُ؟ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ یَّدْعُوْبِهَا یَقُوْلُ:((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔

قَالَ: وَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَابِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ یَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَابِهَا فِیْهِ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ سب سے زیادہ کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی سب سے زیادہ دعا یہ ہوتی تھی۔ ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دعا مانگتے تو اس دعا کے ساتھ مانگتے، اگر اور دعا بھی مانگتے تو اس کے ساتھ یہ دعا ضرور مانگتے۔''

تخریج : [البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب قول النبی ﷺ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء باللهم اتنا فی الدنیا حسنة-----]

(۱۱۴۴) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَیْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِیَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِهِ فِی الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَاتُطِیْقُهُ۔ أَوْ لَا تَسْتَطِیْعُهُ۔ أَفَلَا قُلْتَ:

۱۱۴۴۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان شخص کی عیادت کی جو چوزے کی طرح کمزور ہو چکا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تو کوئی دعا مانگا کرتا تھا یا اللہ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟'' اس آدمی نے کہا، جی ہاں میں یہ دعا مانگا کرتا تھا، اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ تو مجھے دنیا میں ہی دے دے، تو رسول اللہ ﷺ نے (بطور تعجب) فرمایا: ''سبحان اللہ! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، تو نے یہ دعا کیوں نہیں کی اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی (بھلائی عطا فرما)، اور

اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ۔

ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' پس آپ نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کو شفا عطا فرمادی۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب کراهة الدعاء بتعجيل العقوبة فى الدنيا]

فَضْلُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

جامع دعاؤں کی فضیلت

(١١٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ۔

۱۱۴۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند کرتے تھے اور ان کے علاوہ باقی ترک کر دیتے تھے۔

وَ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: يُعْجِبُهُ الْجَوَامِعُ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔ قَالَ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ۔

اور مسند احمد میں ہے آپ کو جامع دعائیں پسند تھیں اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب نیک لوگوں کا تذکرہ ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کیا کرتی تھیں۔ (غالباً اس لیے کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں جامع دعاؤں کا انتخاب فرماتے تھے۔)

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ و مسند احمد۔۶/ ۱۴۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١١٤٦) حَدِيْثُ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيِّ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ))

۱۱۴۶۔ طارق اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے' پھر اس کو حکم دیتے کہ مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ دعا مانگو۔ 'اے اللہ! مجھے معاف فرما' مجھ پر رحم کر' مجھے ہدایت دے' مجھے عافیت (تندرستی) دے اور مجھے رزق دے۔'

وَ فِي رِوَايَةٍ (زَادَ) وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ۔

اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے کہ آپ سوائے انگوٹھے کے اپنی باقی انگلیوں کو جمع کر کے فرماتے کہ یہ کلمات تیرے لیے دنیا و آخرت کو جمع کر دیں گے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

كَلِمَاتٌ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَجْتَهِدَ فِي الدُّعَاءِ

خوب دعا مانگنے والے کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے

(١١٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۴۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

قَالَ: ((أَتُحِبُّوْنَ أَنْ تَجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ وَ ذِكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ))

فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم خوب دعاء مانگو تو اس طرح کہو 'اے اللہ! ہماری مدد فرما کہ ہم آپ کی یاد' آپ کا شکر اور آپ کی خوب عبادت کرتے رہیں۔''

تخریج : [مسند احمد ۲/ ۲۹۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو

قَالَ تَعَالٰى: ﴿أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ﴾ (النمل:۶۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے۔''

(۱۱۴۸) عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ))

۱۱۴۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابو معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ (رکاوٹ) نہیں۔'' (یعنی فوراً قبول ہوتی ہے)

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب المظالم۔ باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم]

(۱۱۴۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُوْرُهُ عَلٰى نَفْسِهِ))

۱۱۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ پس اس کی نافرمانی اس کی ذات پر ہے۔ (یعنی دعا قبول ہونے میں رکاوٹ نہیں)

تخریج : [مسند طیالسی۔ ۲۳۳۰۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيْهَا الدُّعَاءُ

رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے

(۱۱۵۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ))

۱۱۵۰۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک رات میں ایک گھڑی ہے' کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے دنیا و آخرت کے معاملہ میں کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ وہی چیز اسے عطا فرما دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔''

تخریج : [مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیہ الدعاء]

فَضْلُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

سجدوں میں دعا مانگنے کی فضیلت

(۱۱۵۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))

۱۱۵۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے پس تم (سجدہ میں) بہت زیادہ دعا کیا کرو۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب مایقال فی الرکوع و السجود]

(۱۱۵۲) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا وَ فِيْهِ: ((إِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْتُرٰى لَهٗ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْ آخِرِهٖ: ((وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ))

۱۱۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف سچے خواب ہی رہ گئے ہیں جن کو مومن دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔'' اس حدیث کے آخر میں ہے۔ ''جہاں تک سجدوں کا تعلق ہے' تو اس وقت خوب دعا کرو۔ کیونکہ سجدہ میں دعا کی قبولیت کا قوی امکان ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ' باب النھی عن قراء ۃ القرآن فی الرکوع والسجود]

فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ سَمَاعِ صَوْتِ الدِّيْكِ

مرغ کی آواز سن کر دعا کرنے کی فضیلت

(۱۱۵۳) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

۱۱۵۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ کا فضل مانگو' (یعنی یوں کہو اے اللہ میں آپ کا فضل چاہتا ہوں) اس لیے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب الدعاء عندصیاح الدیک]

اَلْأَوْقَاتُ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ ((اَلْأَوْقَاتُ الْفَاضِلَةُ))

قبولیت کی دعا کے اوقات ''یعنی افضل اوقات کا بیان''

فَضْلُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

''اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی فضیلت''

(۱۱۵۴) حَدِيْثُ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((لَا يُرَدُّ

۱۱۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الدُّعَاءُ بَیْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)) "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة]

فَضْلُ آخِرِ سَاعَةٍ بَعْدَ عَصْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن عصر کے بعد کی آخری گھڑی کی فضیلت

(١١٥٥) حَدِيْثُ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا:((يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشَرَةَ۔ يُرِيْدُ سَاعَةً۔ لَا يُوْجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، فَالْتَمِسُوْهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

١١٥٥۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمعہ کے دن کی بارہ گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان جو کچھ اللہ سے مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے پس تم اس کو عصر کے بعد کی آخری گھڑی میں تلاش کرو۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الإجابة أية ساعة هی فی یوم الجمعة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ حُضُوْرِ النِّدَاءِ وَالْجِهَادِ

اذان اور جہاد کے وقت دعاء کرنے کی فضیلت

(١١٥٦) حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَرْفُوْعًا: ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ عِنْدَالْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

١١٥٦۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو (وقتوں) میں دعا رد نہیں ہوتی، یا بہت کم رد ہوتی ہے۔ اذان کے وقت دعا اور لڑائی کے وقت دعا جب (مسلمان اور کافر) باہمی طور پر گتھم گتھا ہوں۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الجهاد۔ باب الدعاء عنداللقاء۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ فِي الثُّلُثِ الْأَخِيْرِ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الْفَجْرِ

رات کی آخری تہائی سے لے کر فجر تک دعا کی فضیلت

(١١٥٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِيْ

١١٥٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب رات کی آخری تہائی باقی ہوتی ہے، آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہو کر (جیسے اس کی شان کو لائق ہے، نزول کی کیفیت معلوم نہیں) فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے پس میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے

فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُلِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ؟))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ۔۔۔))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ))

پس میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے پس میں اس کو معاف کروں؟"

ایک اور روایت میں ہے۔"کون ہے جو مجھے پکارے پس میں اس کی دعا قبول کروں۔کون ہے جو مجھ سے سوال کرے پس میں اس کو عطا کروں۔"

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التهجد۔ باب الدعاء والصلاة من آخر اللیل۔ و کتاب الدعوات۔ باب الدعاء نصف اللیل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرین۔ باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل]

فَضْلُ دُعَاءِ مَنْ أَكَلَ مِنْ كَسْبٍ حَلَالٍ

حلال کمائی کھانے والے کی دعا کی فضیلت

(١١٥٨) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: ﴿يَآ أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾(المؤمنون:٥١) وَ قَالَ:﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (البقرة:١٧٢) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟))

۱۱۵۸۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! بے شک اللہ طیب (پاک) ہے، اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے۔اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا۔پس فرمایا۔"اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ کر رہے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں دے رکھی ہیں، انہیں کھاؤ۔" پھر آپ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو دور دراز کا سفر کرتا ہے (سفر کی وجہ سے) پراگندہ بالوں والا غبار آلود (چہرے والا) آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے۔ اے رب! اے رب! (میری مدد فرما میری فریاد سن) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے اور اس کا پہننا حرام ہے، اور وہ حرام کی غذا دیا گیا۔پس اس وجہ سے اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکوة۔ باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها]

فَضْلُ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَالدُّعَاءِ فِيهَا

نصف شعبان کی رات اور اس میں دعا کی فضیلت

(۱۱۵۹) لَمْ يَصِحَّ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَدِيْثٌ۔

۱۱۵۹۔نصف شعبان کی رات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔

فَضْلُ الْإِلْحَاحِ فِي الدُّعَاءِ

الحاح وزاری سے دعا کرنے کی فضیلت

(۱۱۶۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ۔ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ۔ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ: أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ۔۔)) اَلْحَدِيْثُ وَفِيْهِ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: ((قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ))

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا۔ ثُمَّ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

۱۱۶۰۔عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنوزریق کے ایک یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ مسلسل دعا کرتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''عائشہ! تمہیں معلوم ہے، کہ میں اللہ سے جو بات پوچھ رہا تھا، اس نے، اس کا مجھے جواب دے دیا۔ میرے پاس دو فرشتے (جبریل و میکائیل علیہما السلام) آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔'' حدیث طویل ہے اور اس میں ہے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں نکالا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے عافیت دے دی اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں۔ پس آپ ﷺ نے اس (جادو کے سامان کنگھی، بال وغیرہ) کے متعلق حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔'' اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ آپ مسلسل دعا کرتے رہے، پھر فرمایا: ''عائشہ!......'' آگے حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الطب۔ باب السحر۔ و صحيح مسلم۔ كتاب السلام۔ باب السحر]

فَضْلُ مَنْ سَأَلَ ((اللّٰهَ تَعَالٰى)) الْجَنَّةَ أَوِ اسْتَعَاذَ بِهِ مِنَ النَّارِ

اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے یا جہنم سے اس کی پناہ مانگنے والے کی فضیلت

(۱۱۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ

۱۱۶۱۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ))

فرمایا: ''جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے' اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور جو اس سے تین دفعہ جہنم کی آگ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے' اے اللہ! اس کو آگ سے بچالے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة الجنة۔ باب ماجاء فی صفة أنهار الجنة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۱۶۲) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاعَلْقَمَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ قُبَابٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ يَعْلَى إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مَنْ قَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ سَبْعًا قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ سَبْعًا قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۱۶۲۔ یعلیٰ بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعلقمہ رحمہ اللہ سے سنا' شعبہ کہتے ہیں کہ یونس بن قباب نے مجھے بیان کیا۔ انہوں نے ابوعلقمہ سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ یعلیٰ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک سند نہیں پہنچاتے (یعنی' وہ یہ نہیں بیان کرتے کہ ابوعلقمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا بلکہ یہ یونس بن قباب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوعلقمہ سے اور اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا) کہ جو سات مرتبہ یہ کہے کہ میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں' تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما' اور جو اللہ سے سات مرتبہ جہنم کی پناہ مانگے' تو جہنم کہتی ہے' اے اللہ! اس کو آگ سے بچا۔''

تخریج : [مسند طیالسی: ۲۵۷۹۔ (یہ روایت موقوف ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ لِمَنْ أَرَادَ الْهِدَايَةَ وَالرِّزْقَ وَغَيْرَهُمَا

ہدایت اور رزق وغیرہ کے طالب کے لیے دعا کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعة:۱۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پھر جب نماز ہو چکے' تو زمین میں پھیل جاؤ' اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔''

(۱۱۶۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِيْ! إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا

۱۱۶۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے

عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ۔ يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ))

میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دے دوں پس مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو' سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں' پس تم مجھ ہی سے کھانا طلب کرو' میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں' پس تم مجھ ہی سے لباس طلب کرو' میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو' اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے معافی مانگو' میں تمہیں معاف کر دوں گا' اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو' اور تم میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو (یعنی تم مجھے نقصان یا نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے) اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر' تمہارے انسان اور جن' سب اس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں' تم میں سے' سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہو تو یہ بات میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی' اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر' تمہارے انسان اور جنات اس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر (گناہ گار) ہے تو یہ چیز میری سلطنت میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے' انسان اور جن' سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں' تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہو گی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یقیناً یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے شمار کر رہا ہوں' پھر میں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے وہ اللہ کی تعریف کرے' اور جو اس کے علاوہ پائے' پس وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔''

قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا

سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوادریس خولانی جب بھی یہ

حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ۔

حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحریم الظلم]

فَضْلُ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

مسلمانوں کے لیے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت

(١١٦٤) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

۱۱۶۴۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے، تو فرشتہ اس کے لیے کہتا ہے کہ تجھے بھی وہی کچھ ملے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلین بظهر الغیب]

(١١٦٥) عَنْ صَفْوَانَ (وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ) وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ۔ وَوَجَدْتُّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: أَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۱۶۵۔ صفوان بن عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ (درداء کے خاوند) بیان کرتے ہیں کہ میں (ملک) شام میں پہنچنے کے بعد ابو درداء رضی اللہ عنہ کے گھر آیا تو وہ گھر میں موجود نہیں تھے۔ میں نے گھر میں (ان کی بیوی) ام درداء رضی اللہ عنہا کو پایا۔ پس اس نے مجھ سے پوچھا، کیا تو اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو اس نے کہا، ہمارے لیے بھلائی کی دعا کرنا۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مسلمان آدمی کی، اپنے بھائی کے لیے، اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کیا ہوا فرشتہ کہتا ہے آمین۔ اور تجھے بھی ایسا ہی ملے۔''
صفوان کہتے ہیں کہ میں بازار کی طرف نکلا تو میری ملاقات ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ انہوں نے مجھے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ایسے ہی بیان کیا۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلین بظهر الغیب]

تَابِعُ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا کا مزید ذکر

(١١٦٦) حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ:

۱۱۶۶۔ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے آقا نے مجھے بیان کیا

حَدَّثَنِیْ سَیِّدِیْ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:((مَنْ دَعَا لِأَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ: آمِیْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کیا ہوا فرشتہ کہتا ہے: آمین اور اللہ تجھے بھی اسی طرح دے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب]

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ أَوِ الْقَبْرِ

جہنم یا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کی فضیلت

(١١٦٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِیْبَةَ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ : اَللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِیْ بِزَوْجِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بِأَبِیْ أَبِیْ سُفْیَانَ وَبِأَخِیْ مُعَاوِیَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَ أَیَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ یُعَجِّلَ شَیْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ أَوْ یُؤَخِّرَ شَیْئًا عَنْ حِلِّهٖ۔ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ یُعِیْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ كَانَ خَیْرًا وَأَفْضَلَ))

١١٦٧۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی۔ اے اللہ مجھے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ، میرے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فائدہ دے۔ (یعنی ان کو زندہ سلامت رکھ) راوی کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اللہ سے مقرر شدہ زندگیوں، معدود (گنے ہوئے) دنوں اور تقسیم شدہ روزیوں (رزق) کے متعلق سوال کیا ہے جن میں سے کوئی چیز کبھی بھی اپنے وقت سے پہلے یا پیچھے نہیں ہوسکتی (اس کی بجائے) اگر تو اللہ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تجھے جہنم کی آگ یا قبر کے عذاب سے بچائے، تو یہ دعا تیرے لیے بہتر اور افضل تھی۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب القدر۔ باب بیان أن الآجال والأرزاق وغیرها لاتزید ولا تنقص---]
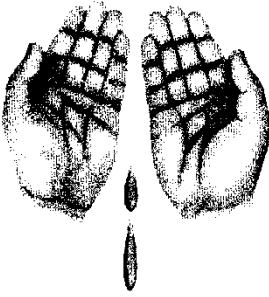
كِتَابُ التَّوبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

توبہ و استغفار کا بیان

صفحہ نمبر 691 تا 710

فَضْلُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

توبہ واستغفار کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾

(آل عمران: ۱۳۵-۱۳۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے' ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾

(النساء: ۶۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا' تیرے پاس آ جاتے اور اللہ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے' تو یقیناً یہ لوگ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الأنفال: ۳۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے' اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾

(هود: ۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ' پھر اسی کی طرف متوجہ ہو' وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا' اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِكُمْ﴾ (هود: ۵۲)

اور اللہ تعالیٰ نے ہود علیہ السلام سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میری قوم! تم اپنے رب سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو' اور اس کی جناب میں توبہ کرو' تا کہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الذاريات:١٧۔١٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔“

وَقَالَ تَعَالٰى عَنْ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ (نوح:١٠۔١٢)

اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ”اور میں نے کہا، اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔“

وَقَالَ تَعَالٰى: عَلٰى لِسَانِ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النمل:٤٦)

اور اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کی زبان سے فرمایا: ”آپ نے فرمایا: اے میری قوم! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (التحريم:٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور:٣١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومنو! تم سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو، تاکہ تم نجات پاؤ۔“

وَمِنْ فَضْلِ التَّوْبَةِ أَيْضًا

توبہ کی مزید فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرة:٢٢٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (النساء:١٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں، پھر جلد اس سے باز آجائیں، اور توبہ کریں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ﴾ (المائدة:٣٩)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ (رحمت کے ساتھ) اس کی طرف رجوع فرماتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوْٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الأعراف:١٥٣)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کیے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا رحمت کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ﴾ (هود:٣)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور یہ کہ تم لوگ اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ ہو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾ (طه:٨٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الفرقان:٧٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الشورى:٢٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ (مريم:٦٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔ اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔''

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے

وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

(غافر:۷۔۹)

ہیں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے' پس تو انہیں بخش دے' جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں۔ اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے اے ہمارے رب! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا' جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے' اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے (بھی) ان (سب) کو جو نیک عمل کرتے ہیں یقیناً تو تو غالب و باحکمت ہے۔ انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ' حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا' اس پر تو نے رحمت کر دی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔"

فَضْلُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ
توبہ واستغفار کی فضیلت

((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ))
سید الاستغفار

(۱۱۶۸) حَدِيْثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ مَرْفُوْعًا: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَّقُوْلَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ اغْفِرْلِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) قَالَ: ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

۱۱۶۸۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سید الاستغفار یہ ہے کہ آدمی اس طرح کہے۔" "اے اللہ! آپ میرے رب ہیں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ نے مجھے پیدا کیا' اور میں آپ کا بندہ ہوں' اور میں آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں' اپنی طاقت کے مطابق۔ آپ کی پناہ چاہتا ہوں' ان برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے۔ مجھے آپ کے اس احسان کا اقرار ہے جو آپ نے مجھ پر کیا' اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ پس آپ مجھے معاف فرما دیں کیونکہ آپ کے بغیر کوئی گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص یہ دعا صبح کو صدقِ دل سے پڑھے پھر اسی دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ شخص جنتی ہوگا' اور جو شخص یہ دعا رات کو صدقِ دل سے پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے تو وہ شخص جنتی ہوگا۔"

تخريج : [صحيح البخاری۔ كتاب الدعوات۔ باب أفضل الاستغفار]

مِنْ فَضْلِ الْاِسْتِغْفَارِ

(۱۱۶۹) حَدِيْثُ أَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ قُدْسِيٌّ:

((يَا عِبَادِيْ! إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

استغفار کی مزید فضیلت

۱۱۶۹۔ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دے دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جن کو میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ ہی سے کھانا طلب کرو۔ میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے ان کے جن کو میں لباس پہناؤں، پس تم مجھ ہی سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے معافی مانگو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحریم الظلم]

فَضْلُ مَنْ تَوَضَّأَ وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

(۱۱۷۰) عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ ((الْفَزَارِيِّ)) قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَاشَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ وَإِذَا حَدَّثَنِيْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ قَالَ: وَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَ صَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ! أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا

باوضو ہو کر دو رکعت نماز ادا کرنے، پھر اللہ سے مغفرت طلب کرنے والے کی فضیلت

۱۱۷۰۔ اسماء بن الحکم فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے جو چاہتا نفع دیتا۔ اور جب آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی حدیث بیان کرتا، تو میں اس سے (اس حدیث کی صحت پر) قسم اٹھواتا۔ پس جب وہ میرے لیے قسم اٹھاتا، تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی بھی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ سے بخشش مانگے، تو

فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُاللّٰهَ إِلَّا غَفَرَلَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ......﴾)) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے۔" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرتے ہیں"......آخر آیت تک۔

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار۔ یہ روایت موقوف ہے۔(لیکن اس کے شواہد ہیں۔)]

فَضْلُ الْإِسْتِغْفَارِ لِمَنْ أَسْلَمَ وَغَيْرِهٖ

اسلام قبول کرنے والے کے لیے استغفار کی فضیلت

(١١٧١) حَدَّثَنَا أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُوْلُ:((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔))

۱۱۷۱۔ ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ "اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما......"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔۔۔))

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اس کو یہ کلمات سکھاتے اور پھر ان کو پڑھنے کا حکم دیتے۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ:((فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "یہ کلمات تیرے لیے دنیا و آخرت کو جمع کر دیں گے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِمَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ وَالثَّبَاتِ وَالنَّصْرِ عَلَى الْأَعْدَاءِ

گناہوں کی بخشش، دین میں ثابت قدمی اور دشمنوں پر فتح و نصرت کی دعا کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فَآتَاهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۷۔۱۴۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ یہی کہتے رہے، اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے، اسے بھی معاف فرما، ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی۔ اور اللہ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔"

فَضْلُ الْاِسْتِغْفَارِ وَ قُبُوْلِ اللّٰهِ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتْ

استغفار اور اس بات کی فضیلت کہ اللہ بندے کی گناہوں سے توبہ قبول کرتا ہے' خواہ وہ گناہ بار بار سرزد ہوں۔

(۱۱۷۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: عَبْدِيْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَاشِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ))

قَالَ عَبْدُالْأَعْلٰى: لَا أَدْرِيْ أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ((اعْمَلْ مَاشِئْتَ))

وَ فِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَاشَاءَ))

۱۱۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں کہ ''کوئی بندہ گناہ کر کے پھر کہے' اے اللہ! میرا گناہ بخش دے' تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا' اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے' جو گناہ بخشتا ہے' اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے' اور کہتا ہے' اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا' اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی بناء پر مواخذہ بھی کرتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے' اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرا گناہ معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے گناہ کیا' اور اسے علم ہے کہ اس کا رب ہے' جو گناہ معاف بھی کرتا' اور اس کی وجہ سے گرفت بھی کرتا ہے۔ (اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے) تو جو چاہے کر' میں نے تجھے معاف کر دیا۔'' عبدالاعلیٰ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں' تیسری یا چوتھی مرتبہ کہا کہ ''تو جو چاہے کر''۔

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تین دفعہ فرماتا ہے ''میں نے اپنے بندے کو بخش دیا' پس وہ جو چاہے کرے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة۔ و صحيح البخاري۔ كتاب التوحيد۔ باب قول الله يريدون أن يبدلوا كلام الله]

تشریح : پس وہ جو چاہے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک بندہ اس طرح کرتا رہے گا کہ گناہ کر کے توبہ کرتا رہے تو میں اسے بخشتا رہوں گا اس لیے کہ سچی توبہ گزشتہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اور سچی توبہ سے مراد وہ توبہ ہے جس میں مندرجہ ذیل خالص تین شرائط موجود ہوں۔

(۱) گناہ چھوڑ دینا۔ (۲) گناہ پر ندامت و پشیمانی (۳) آئندہ نہ کرنے کا پختہ عہد۔

اللہ نہ کرے' پھر گناہ ہو گیا' پھر خالص توبہ کرے' پھر گناہ ہو گیا' پھر خالص توبہ کرے۔ یعنی جب بھی توبہ کرے اپنی طرف سے خالص اور پختہ کرے۔ مگر تقاضۂ بشریت ٹوٹ جائے تو پھر توبہ کرے حتیٰ کہ شیطان اکتا کر پیچھا چھوڑ دے گا۔

(١١٧٣) عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ۔ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

۱۱۷۳۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے (جیسے اس کی شان کو لائق ہے' ہم اس کی حقیقت و کیفیت نہیں جانتے) تاکہ دن کو برائی کرنے والا (رات کو) توبہ کر لے' اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا (دن کو) توبہ کر لے۔ (یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ (جو قربِ قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب غيرة الله تعالىٰ و تحريم الفواحش]

فَضْلُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالْإِسْتِكْثَارِ مِنْهُ
استغفار اور اس کی کثرت کی فضیلت

(١١٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ :((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ))

۱۱۷۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے۔
''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلوٰة۔ باب الاستغفار۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب مايقول إذا قام من مجلسه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١١٧٥) عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي وَإِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

۱۱۷۵۔ اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دل پر بھی (بعض دفعہ) پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه]

(١١٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا))

۱۱۷۶۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''اس آدمی کو (جنت کی) خوشخبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں بہت زیادہ استغفار پائے۔''

تخریج : [سنن ابن ماجه۔ أبواب الأدب۔ باب الاستغفار۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۱۷۷) أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً))

۱۱۷۷۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلة]

فَضْلُ التَّوْحِيْدِ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ

توحید کے ساتھ استغفار کی فضیلت

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَادَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ۔ يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً))

۱۱۷۸۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو' تو جس حالت میں بھی ہوگا' میں تجھے معاف کرتا رہوں گا' اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے' پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو' تو میں بھی اتنی بخشش کے ساتھ تجھے ملوں گا جس سے زمین بھر جائے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب (الحدیث القدسی) (یا ابن آدم إنك مادعوتنی ...... روایت صحیح لغیرہ ہے]

اَلتَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ سَبَبٌ لِسُقُوْطِ الذُّنُوْبِ

توبہ واستغفار گناہوں کے خاتمے کا سبب ہیں

(۱۱۷۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ

۱۱۷۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو' تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے

يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُلَهُمْ))

اور پھر اللہ سے استغفار کریں گے۔ تو وہ ان کو معاف فرمائے گا۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبۃ]

(۱۱۸۰) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ يَغْفِرُلَهُمْ))

۱۱۸۰۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے تم سے ایک حدیث چھپائی' جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی: "اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے (پھر توبہ واستغفار کریں گے) اللہ ان کو معاف فرما دے گا۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب رالتوبۃ۔ باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبۃ]

تشریح : ابوایوب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے عام بیان نہیں کی کہ لوگ اس حدیث کا مطلب صحیح انداز سے نہیں سمجھ سکیں گے اور پھر بدعملی اور بے راہ روی کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ایسا کرنا جائز ہے کہ عام لوگوں میں ایسی آیات واحادیث بیان نہ کی جائیں جو ان کی فہم اور ذہنی سطح سے بلند ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اپنی کم علمی اور کم عقلی کی بناء پر ان کا انکار کر دیں جس سے ان کو دنیا و آخرت کا خسارہ ہو جائے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت یہ حدیث اس لیے بیان کر دی کہ کہیں کتمانِ علم (علم چھپانے) کے گناہ میں ملوث نہ ہو جائیں۔

فَضْلُ النَّدَمِ عَلَى الذَّنْبِ وَالتَّوْبَةِ مِنْهُ

گناہ پر ندامت اور اس سے توبہ کرنے کی فضیلت

(۱۱۸۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَ تَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَ هُوَالرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (المطففين:۱۴)

۱۱۸۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بے شک جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے' پس اگر وہ گناہ چھوڑ دے' استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر (پہلے گناہ کی معافی مانگنے کی بجائے) دوبارہ گناہ کرے' تو اس کے دل کی سیاہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے دل پر غالب آ جاتی ہے (یعنی اس کا دل مکمل سیاہ ہو جاتا ہے) اور یہ وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) ذکر کیا ہے۔ "یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے۔"

وَ فِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ: ((فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهُ ذَاكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ

اور مسند احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: "پس اگر وہ (گناہ سے) توبہ کر لے' گناہ چھوڑ دے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا چلا جائے تو سیاہی بھی

اللّٰهُ ...)) لَفظُ أَحْمَدَ.

زیادہ ہوتی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کے سارے دل پر چھا جاتی ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی- أبواب تفسير القرآن-باب و من سورة ويل للمطففين- ومسند أحمد- ۲/ ۲۹۷ (یہ مسند احمد کے الفاظ ہیں۔روایت حسن ہے۔)]

(۱۱۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ)) قَالَ: نَعَمْ وَ قَالَ مَرَّةً: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ))

۱۱۸۲۔عبداللہ بن معقل بن مقرن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔تو انہوں (میرے باپ) نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ندامت (گناہ پر شرمندگی) توبہ ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ہاں۔اور ایک مرتبہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''ندامت توبہ ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۱/ ۳۷۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَرَحُ اللّٰهِ بِالتَّوْبَةِ وَ حُبُّهُ لِصَاحِبِهَا

توبہ کی وجہ سے اللہ کا خوش ہونا اور توبہ کرنے والے سے محبت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرة:۲۲۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

(۱۱۸۳) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ: قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ' وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا۔ قَالَ أَبُوْ شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَ بِهِ مَهْلَكَةٌ وَ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ' فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً'

۱۱۸۳۔حارث بن سوید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ایک نبی ﷺ سے اور ایک اپنی طرف سے (موقوف)۔فرمایا: مومن (اللہ کے ڈر کی وجہ سے) گناہ کو ایسے سمجھتا ہے' جیسے کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے' ڈرتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس کے اوپر ہی نہ گر جائے۔اور بے شک فاجر (اللہ سے نہ ڈرنے کی وجہ سے) گناہ کو ایسے جانتا ہے' جیسے مکھی اس کی ناک کے اوپر سے گزری ہو۔پس وہ اشارے سے اس کو اڑا دیتا ہے۔ ابوشہاب (راوی) نے ناک کے اوپر ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی وہ گناہ کی پرواہ نہیں کرتا اس کو معمولی جانتا ہے)۔پھر اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی آپ

فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ، قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ))

نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندے کی توبہ سے' اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی خطرناک ہلاکت والی جگہ پر پڑاؤ کیا ہو اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو۔ پس وہ تھوڑی دیر سویا جب بیدار ہوا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی (وہ اس کی تلاش میں بڑا پریشان ہوا) حتیٰ کہ گرمی کی شدت اور پیاس نے اس کو نڈھال کر دیا یا (اس کی ایسی حالت ہوئی) جو اللہ نے چاہا۔ پس اس نے کہا' میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں۔ پس وہ اپنی جگہ پر آ کر سو گیا۔ پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری (سامان سمیت) اس کے پاس تھی۔''

وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ: حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ۔۔۔)) اَلْحَدِيثَ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں' ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے' جو ایک بیابان ہلاکت والی زمین میں ہو' اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو' جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو......'' آگے حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے''

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب التوبة' باب التوبة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب فى الحض على التوبة والفرح بها]

(١١٨٤) حَدِيثُ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ۔ وَ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ

١١٨٤۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو کسی جنگل بیابان میں اپنی سواری پر سوار ہو' جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہو' کہ اچانک وہ سواری اس سے چھوٹ جائے۔ (بہت تلاش کے بعد) وہ اس سے مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے آ کر لیٹ جائے' جب کہ وہ سواری سے مایوس ہو چکا ہو کہ اتنے میں اچانک وہ سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو' وہ اس کی مہار پکڑ کر خوشی کی شدت میں کہہ دے: اے اللہ!

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ))

تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب۔ فرطِ خوشی میں وہ غلطی کر جائے۔"

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب التوبة- باب في الحض على التوبة والفرح بها]

(١١٨٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَ عَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَ شَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟)) قُلْنَا: شَدِيدًا- يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ وَاللّٰهِ! لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ))

۱۱۸۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس آدمی کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو۔ (کہ وہ کتنی ہوگی) جس سے اس کی وہ سواری چھوٹ گئی ہو' جس کی مہار کھینچے وہ ایک جنگل بیابان میں جا رہا تھا' اور اس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی تھا کہ وہ سواری اس سے چھوٹ گئی۔ اب اس کے پاس کھانے پینے کا اور سامان موجود نہیں۔ پس وہ اپنی سواری کو تلاش کرتا ہے' حتیٰ کہ تھک ہار جاتا ہے۔ پھر اس کی سواری کی مہار ایک درخت کے پاس سے گزرتی ہوئی اس سے اٹک جاتی ہے۔ پس وہ اپنی سواری کو درخت کے ساتھ اٹکا ہوا پا لیتا ہے؟" صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس آدمی کی خوشی تو بہت زیادہ ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس آدمی کے' اپنی سواری کے ساتھ خوش ہونے سے' کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔"

تخريج : [(صحيح مسلم- كتاب التوبة- باب في الحض على التوبة والفرح بها]

يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ

اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے' جب تک اس پر حالتِ نزع طاری نہ ہو۔

(١١٨٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ))

۱۱۸۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "اللہ بندے کی توبہ' اس وقت تک قبول فرماتا رہتا ہے' جب تک حالتِ نزع طاری نہ ہو۔"

تخريج : [الترمذي- أبواب الدعوات- باب التوبة مقبولة قبل الغرغرة۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

حَدِيثُ الْغَامِدِيَّةِ وَ فَضْلُ التَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ

غامدیہ (قبیلۂ غامد کی عورت) کے متعلق حدیث اور سچی توبہ کی فضیلت

(١١٨٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً

۱۱۸۷۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک

مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ بِهَا)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَبِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا؟ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ:((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَّ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى؟))

عورت، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ زنا کی بناء پر حاملہ تھی۔ اس نے آ کر عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھ سے حد والے گناہ کا ارتکاب ہو گیا ہے، لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم فرما دیجئے۔ پس نبی ﷺ نے اس کے ولی (وارث، رشتہ دار) کو بلایا، اور فرمایا: ''اس کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھو، اور جب یہ بچے کو جنم دے لے تو اس کے بعد اس کو میرے پاس لے کر آنا۔'' چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا، اس کے کپڑے، اس پر مضبوطی سے باندھ دیئے گئے، پھر آپ کے حکم پر اس کو رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بدکاری کرنے والی عورت پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ''عمر! تمہیں معلوم نہیں، اس عورت نے ایسی (خالص) توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہلِ مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔ کیا اس سے بھی کوئی افضل بات ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان تک قربان کر دی؟''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الحدود۔ باب من اعترف علی نفسه بالزنی]

فَضْلُ التَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ وَإِنْ كَثُرَتِ الذُّنُوْبُ

سچی توبہ کی فضیلت خواہ گناہوں کی کثرت ہو۔

(١١٨٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا فَقَتَلَهُ. فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَ كَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ

۱۱۸۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے ننانوے (۹۹) قتل کیے۔ پس اس نے آ کر ایک راہب سے پوچھا کہ (میری) توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اور اس کے بعد وہ (لوگوں سے اپنی توبہ کے متعلق) پوچھتا رہا کہ اس کو ایک آدمی نے کہا کہ تو فلاں فلاں بستی میں جا۔ پس اس کو (دورانِ سفر) موت آ گئی۔ پس وہ (موت کے دوران) اپنے سینے کے سہارے اس بستی کی طرف سرک گیا۔ (اس

مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ))

کی روح کو لینے کے لیے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں ہی آ گئے پس ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ تو اللہ نے اس زمین کو (جس کی طرف جا رہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا' اور اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا' کہ تو دور ہو جا۔ اور (فرشتوں سے) فرمایا: کہ ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو' جب انہوں نے ناپا تو نیک لوگوں کی زمین کی طرف اسے ایک بالشت زیادہ قریب پایا' تو اسے بخش دیا گیا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِاللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ۔۔۔۔)) اَلْحَدِيثُ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ "پھر اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق لوگوں سے پوچھا' تو اسے ایک عالم کا پتہ بتلایا گیا اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سو قتل کیے ہیں' کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالم نے کہا' ہاں۔ کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ جا فلاں جگہ چلا جا۔ وہاں اللہ کی عبادت کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں' تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا' یہ برائی کی زمین ہے۔ چنانچہ اس نے نیک لوگوں کی اس بستی کی طرف سفر شروع کر دیا' ابھی اس نے آدھا راستہ طے کیا تھا کہ اس کی موت آ گئی....." آخر حدیث تک

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا))

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے "پس وہ آدمی پیائش میں نیکو کاروں کی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب نکلا' چنانچہ اسے اس بستی کے نیک لوگوں میں سے کر دیا گیا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ زَادَ فِيهَا: ((فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي))

اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے "اللہ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور نیک لوگوں کی زمین (جس کی طرف جا رہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب حديث الغار۔ و صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب قبول توبة القاتل]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت زیادہ گناہ گار کی توبہ بھی اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتا ہے بشرطیکہ وہ توبہ صادق ہو۔

اور سچی توبہ کی تین شرائط ہیں۔ ا۔ ترکِ گناہ۔ ۲۔ گناہ پر ندامت۔ ۳۔ آئندہ نہ کرنے کا پختہ عہد۔
اگر ان شرائط کے ساتھ توبہ ہو تو اللہ تعالیٰ ہمالیہ پہاڑ جتنے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ اللہ نہ کرے اگر توبہ ٹوٹ جائے تو پھر دوبارہ اسی طرح کرے۔ اگر پھر ٹوٹ جائے تو سہ بارہ ایسا کرے۔ یہاں تک کہ شیطان اکتا کر اس کا پیچھا چھوڑ دے۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اصلاح اور ترک گناہ کے لیے برے ماحول اور خراب سوسائٹی کو چھوڑنا اور گمراہی اور شیطانی راہ پر لگانے والے دوست احباب سے کنارہ کش ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ اس سو آدمی کے قاتل کو مشورہ دیا گیا اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے' پس آدمی کو دوست بناتے وقت سوچنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے (اچھے کو یا برے کو) (جامع الترمذی۔ أبواب الزهد' باب حديث "الرجل على دين خليله")

(۱۱۸۹) حَدِيْثُ أَنَسٍ: ((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ))

۱۱۸۹۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کی تمام اولاد گناہ گار ہے اور بہترین گناہ گار توبہ کرنے والے ہیں۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب فی استعظام المومن ذنوبه...... (یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں علی بن مسعدہ ضعیف ہے' دیکھیے' میزان الاعتدال للذهبی)]

فَضْلُ رَدِّ الْمُظَالِمِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُقُوْقِ

اہل حقوق کے چھینے ہوئے حقوق واپس کرنے اور ان سے لی ہوئی چیزیں حلال کرانے کی فضیلت

(۱۱۹۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَادِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيْهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيْهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ))

۱۱۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی پر بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہو تو اس کو چاہیے کہ اس کا ازالہ کر کے اس حق سے عہدہ برآ ہو جائے' پہلے اس کے کہ ایسا وقت آ جائے جب درہم و دینار کام نہیں آئیں گے (بلکہ) اس کے بھائی کے (حق کے) لیے اس کی نیکیاں لی جائیں گی' پس اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے (حقدار) بھائی کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الرقاق۔ باب القصاص يوم القيامة]

(۱۱۹۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَاالْمُفْلِسُ؟)) قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَادِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ

۱۱۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا' ہم میں مفلس وہ آدمی ہے جس کے پاس (نقد) درہم ہوں نہ سامان۔ آپ

فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَّ صِيَامٍ وَّزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ))

نے فرمایا: ''(نہیں بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ آدمی ہے' جو قیامت والے دن نماز۔ روزے۔ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔(لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں پہلے اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق باقی ہوں' تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے' پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحریم الظلم]

فَضْلُ اِتْبَاعِ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

برائی کے بعد فوراً نیکی کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ (هود:١١٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں' یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔''

(١١٩٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: فَنَزَلَتْ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ (هود:١١٤) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هٰذِهِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي))

١١٩٢۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر اس کا تذکرہ کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوگئی۔ ''دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھو اور رات کی کئی ساعتوں میں یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں' یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔'' پس اس آدمی نے کہا اللہ کے رسول! کیا یہ آیت صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ أَنْ

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا' اللہ کے رسول! میں مدینہ کے دور کے کنارے (یعنی بیرونی آبادی) میں ایک عورت سے ملا ہوں اور سوائے جماع کے میں نے

أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَاشِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ۔ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّالنَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً))

اس سے سب کچھ کیا ہے۔ پس میں حاضر ہوں آپ جو چاہیں میرے بارے میں فیصلہ کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا' اللہ نے آپ کی پردہ پوشی کی تھی' کاش کہ آپ بھی اپنی پردہ پوشی کرتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی روانہ کیا کہ اس کو بلالاؤ (جب وہ آ گیا تو) آپ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی۔
''دن کے دونوں سروں اور رات کی کئی ساعتوں میں نماز قائم رکھو یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں' یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔'' تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا' اللہ کے نبی! (کیا) یہ اس کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب قوله تعالى: إن الحسنات يذهبن السيّئات]

(١١٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ امْرَأَةً فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَذِنَ لَهُ، فَانْطَلَقَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، فَإِذَا هُوَ بِالْمَرْأَةِ عَلٰى غَدِيرِ مَاءٍ تَغْتَسِلُ فَلَمَّا جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ، ذَهَبَ يُحَرِّكُ ذَكَرَهُ فَإِذَا هُوَ بِهِ هُدْبَةٌ فَقَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾
(هود۔ ۱۱۴)

۱۱۹۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی' ایک عورت سے محبت کرتا تھا۔ پس اس آدمی نے کسی کام کے سلسلہ میں نبی ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ وہ برسات کے دن گیا' تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ عورت پانی کے ایک تالاب پر غسل کر رہی ہے۔ پس جب وہ اس کے پاس ایسے بیٹھا جیسے آدمی عورت کے پاس (فعل کرنے کے لیے) بیٹھتا ہے تو مردانہ کمزوری کی وجہ سے اس عورت سے برا فعل کرنے پر قادر نہ ہوا۔ پس وہاں سے کھڑا ہو گیا اور نبی ﷺ کے پاس آ کر اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''چار رکعت نماز ادا کرو' پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔
''دن کے دونوں سروں اور رات کی کئی ساعتوں میں نماز قائم کرو۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

تخريج : [مسند البزار۔ ۳/ ۵۲۔۵۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشريح : صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہماری طرح انسان تھے' ان سے بھی بتقاضۂ بشریت گناہ سرزد ہو جاتے تھے لیکن ان میں اور

دوسرے لوگوں میں ایک بہت بڑا اور بنیادی فرق یہ ہے کہ عام لوگوں سے غلطیاں اور گناہ ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کو اپنی غلطی و گناہ معاف کرانے اور اس کے کفارہ (ازالہ) کی بہت کم فکر ہوتی ہے' یا دیر سے ہوتی ہے۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے قلب و ذہن کی صفائی اور باطنی طہارت اور اخلاص کی وجہ سے گناہوں سے کوسوں دور رہتے تھے اور اگر کسی وقت بشری تقاضے کے مطابق ان سے کوئی غلط فعل سرزد ہو جاتا تھا تو ان کو بے چینی لگ جاتی تھی اور انتہائی مغموم ہو جاتے تھے اور جب تک توبہ واستغفار کر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ نہ کرا لیتے اور اس کا کفارہ ادا نہ کر لیتے ان کو آرام وسکون حاصل نہیں ہوتا تھا۔

اس اور گزشتہ احادیث کا بھی یہی مفہوم ہے کہ اگر گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو' توبہ واستغفار کرو' نماز ادا کرو۔ اور اس گناہ کے بعد توبہ اور تواتر سے نیکیاں کرو۔ تاکہ ان لگاتار نیکیوں کی وجہ سے گناہ مٹ اور دب جائے اور انسان اس گناہ کی آلائش اور اس کے دنیا و آخرت میں نمودار ہونے والے برے اثرات ونتائج سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(۱۱۹٤) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔))

۱۱۹۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تو جہاں کہیں بھی ہو' ایک اللہ سے ڈر' اور برائی کے بعد نیکی کر۔ نیکی برائی کو مٹا دے گی' اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔''

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی معاشرة الناس]

تشریح: ''نیکی برائی کو مٹا دے گی'' سے مراد یہ ہے کہ اگر برائی کے بعد نیکی کی جائے تو وہ اس کے لیے کفارہ (ازالہ) بن جاتی ہے۔ اس سے مراد چھوٹی برائیاں اور صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ خالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوں گے۔ اسی طرح حقوق العباد بھی اصحاب الحقوق سے معاف اور حلال کرائے بغیر معاف نہیں ہوں گے۔
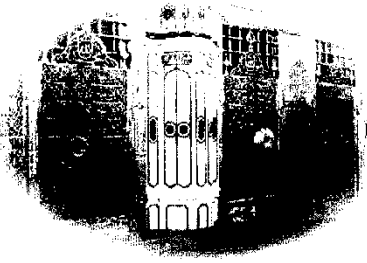
كِتَابُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ
صلوٰۃ وسلام کا بیان

كِتَابُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا بیان

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الأحزاب:٥٦)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔''

(١١٩٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا))

۱۱۹۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ]

(١١٩٦) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوْعًا: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ـــ)) اَلْحَدِيْثُ۔

۱۱۹۶۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ (مؤذن) کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو''...... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب القول مثل قول المؤذن]

تشریح: صلوٰۃ سے مراد درودِ ابراہیمی ہے، جو نماز میں پڑھا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں خود اس کی تفسیر و تعیین فرمائی ہے۔

''کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، لیکن آپ پر ''صلوٰۃ'' کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو۔ ''اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور آپ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل کی ہیں، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) پر برکتیں نازل فرما اور آپ کی اولاد پر بھی جیسی برکتیں تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر نازل کی ہیں، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔''

(صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب قولہ تعالی۔ إن اللّٰہ وملائکتہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الصلاۃ علی النبی بعد التشہد)

درود پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت و رفع درجات کی دعا ہے تمام امت کو آپ کے لیے یہ دعا ضرور کرنی چاہیے' کیونکہ آپ تمام امت کے محسن ہیں کہ بے پناہ مصائب و تکالیف برداشت کر کے اپنی امت کے لیے اللہ کے دین پر چلنے کا ایک بہترین راستہ وطریقہ متعین فرما گئے۔ اس لیے درود پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ جیسا کہ اس حدیث اور دوسری احادیث سے ظاہر ہے کہ اس کے ذریعے سے رسول اللہ (ﷺ) کے ہدایت و رہنمائی والے احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ....

نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَ حُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))

۱۱۹۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیتا ہے۔''

تخریج: [سنن النسائی۔ کتاب السھو۔ باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر سلام پڑھنے کی فضیلت

(۱۱۹۸) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خِفْتُ أَوْ خَشِيْتُ أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفَّاهُ أَوْ قَبَضَهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ أَلَا أُبَشِّرُكَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔))

۱۱۹۸۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ (باہر کی طرف) نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا' حتیٰ کہ آپ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہو گئے' تو وہاں نہایت ہی طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ میں ڈر گیا کہ کہیں اللہ نے آپ کو فوت تو نہیں کر دیا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس آ کر آپ کو دیکھنے لگا تو آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: ''عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟'' میں نے آپ کو اپنی اس تشویش سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک جبریل علیہ السلام نے آ کر مجھے کہا' کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دے دوں' بے شک اللہ آپ کے لیے فرماتا ہے: جس نے آپ پر درود پڑھا' میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا۔ اور جس نے آپ پر سلام پڑھا میں اس پر اپنی سلامتی بھیجوں گا۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۱/ ۱۹۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے بھی گزشتہ احادیث کی طرح درود وسلام کی فضیلت واہمیت واضح ہوتی ہے اور سلام سے مراد نماز کے اندر تشہد میں پڑھا جانے والا سلام ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا تذکرہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود وسلام کا حکم دیا ہے سلام کا تو ہمیں پتہ ہے' جو ہم تشہد میں پڑھتے ہیں آپ ہمیں صلوٰۃ (درود) بتا دیں تو آپ نے فرمایا کہو جیسے تم نماز میں کہتے ہو (یعنی وہی نماز میں پڑھا جانے والا درود مجھ پر پڑھو)۔(صحیح البخاری کتاب التفسیر۔ باب قوله تعالیٰ إن الله و ملائكته)

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَكْمَلُ كَيْفِيَّةٍ لَهَا

نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت اور اس کی مکمل کیفیت

(۱۱۹۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ۔ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

۱۱۹۹۔عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو فرماتے ہوئے سنا' وہ بیان کرتے ہیں' کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے؟ تو میں نے کہا' کیوں نہیں' آپ مجھے وہ تحفہ ضرور دیں۔تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے گھر والوں پر صلوٰۃ (درود) کی کیا کیفیت ہے' اس لیے کہ اللہ نے ہمیں سلام تو سکھا دیا ہے کہ ہم (آپ پر) سلام کیسے پڑھیں (تشہد میں پڑھا جانے والا سلام مراد ہے) تو آپ نے فرمایا: ''تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک

''اے اللہ! کرم فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر۔ جس طرح آپ نے رحم وکرم فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک آپ لائق تعریف اور بزرگی والے ہیں۔اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک آپ لائق تعریف اور بزرگی والے ہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب ﴿يزنون﴾ (الصفات ۹۴) النسلان فی

المشی۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الصلوۃ علی النبی بعد التشهد]

(١٢٠٠) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

۱۲۰۰۔حکم بیان کرتے ہیں' میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے بیان کیا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا: ''کیا میں آپ کو ایک تحفہ نہ دوں؟ کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا' اللہ کے رسول! ہم نے سلام تو معلوم کرلیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام پڑھیں۔تو ہم آپ پر صلوٰۃ (درود) کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) اے اللہ! کرم فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر' جس طرح آپ نے رحم و کرم فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک آپ تعریف کے لائق اور بزرگی والے ہیں اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر۔ جس طرح آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک آپ تعریف کے لائق اور بزرگی والے ہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الصلاۃ علی النبی ﷺ]

تشریح : اس حدیث میں جس سلام کے پڑھنے کا ذکر ہے' اس سے مراد نماز کے تشہد میں پڑھا جانے والا سلام ہے۔ ((السلام علیك أیها النبی و رحمة الله و بركاته))۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سلام رسول اللہ ﷺ کے حکم اور تعلیم ہی سے پڑھا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم فرمایا۔ کہ تم نبی کریم ﷺ پر درود اور سلام پڑھو۔(الأحزاب:۵۶)

تو انہوں نے سوچا سلام تو ہم پڑھ لیتے ہیں' لیکن درود کون سا پڑھیں' تو آپ نے اس حدیث میں اس کا بیان فرما دیا۔اس طرح قرآن کے حکم پر نماز ہی میں مکمل عمل ہو جاتا ہے۔اور ہر مسلمان مرد و عورت رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھ لیتا ہے۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔اس لیے پڑھتے ہیں کہ اس میں صلوٰۃ (درود) و سلام دونوں ہیں جبکہ درودِ ابراہیمی میں سلام نہیں۔ان کی بات اس لیے غلط ہے کہ

۱۔الفاظ خود ساختہ ہیں۔

۲۔طریقہ اور وقت بھی خود ایجاد کیا' اذان سے قبل' کہیں جماعت سے قبل' وہ بھی جب لاؤڈ سپیکر دستیاب ہو۔ورنہ لاؤڈ سپیکر کی عدم دستیابی کی صورت میں اس کا التزام نہیں کیا جاتا۔

۳۔ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ الفاظ بھی نا کافی ہیں اور ان کو آپ کا طریقہ بھی پسند نہیں' جبکہ ثواب اور خیر و برکت

رسول اللہ ﷺ کی اتباع واطاعت میں ہے نہ کہ اپنی طرف سے بدعات ایجاد کرنے میں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی توفیق دے اور بدعت سازی سے بچائے۔ آمین۔

اس میں ثواب کی بجائے گناہ اور سابقہ نیک اعمال ونیکیوں کی تباہی ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ ہر خطبہ وتقریر میں فرمایا کرتے تھے کہ بہترین طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور بدترین کام دین میں نئے کام وامور داخل کرنا ہے اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (صحيح مسلم۔ كتاب الجمعة۔ باب تحفيف الصلاة والخطبة)

فَضْلُ كَثْرَةِ الدُّعَاءِ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

(١٢٠١) عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ)) قَالَ أُبَيٌّ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ: ((مَاشِئْتَ)) قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: ((مَاشِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: ((مَاشِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)) قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((مَاشِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)) قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا، قَالَ: ((إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ))

نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھ کر دعا کرنے کی فضیلت۔

۱۲۰۱۔ طفیل بن ابی بن کعب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور فرماتے ''لوگو! اللہ کو یاد کرو' اللہ کو یاد کرو۔ لرزہ طاری کر دینے والی اور اس کے پیچھے آنے والی آ پہنچی۔ موت بھی اپنی ہولنا کیوں سمیت آ گئی۔ موت بھی اپنی ہولنا کیوں سمیت آ گئی۔'' ابی ﷺ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں' تو میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو۔'' میں نے کہا' وقت کا چوتھا حصہ؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو' اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے کہا پھر آدھا؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو' پس تم اگر زیادہ کرو گے' تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے کہا' پس دو تہائی؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے کہا میں اپنا سارا وقت آپ پر درود کے لیے وقف کرتا ہوں آپ نے فرمایا: ''پھر تو (یہ عمل) تمہارے غموں (کے دور کرنے) کے لیے کافی ہوگا' اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔''

تخريج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب فی الترغيب فی ذكر الله و ذكر الموت آخر الليل

و فضل إكثار الصلاة على النبيع ﷺ اسناده ضعيف۔ سفيان الثوری عنعن و حسنه المؤلف]

فَضْلُ كَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

نبی ﷺ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی فضیلت۔

(۱۲۰۲) حَدِيْثُ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ: فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَ فِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)) قَالَ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))

۱۲۰۲۔ اوس بن اوس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے۔ اسی روز آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی میں ان کی روح قبض کی گئی (وفات ہوئی) اسی میں نفخہ اولیٰ ہے اور اسی میں نفخہ ثانیہ ہے۔ پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ انہوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ پر ہمارا درود پڑھنا کیسے پیش کیا جائے گا' حالانکہ آپ کا جسم (قبر میں) بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام زمین پر حرام کر دیئے ہیں۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْدَ غَيْرِهِ: ((أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ))

ابو داؤد کے علاوہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں' ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا ہے۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الطهارة۔ باب في الغسل يوم الجمعة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ

نبی ﷺ پر کسی بھی جگہ درود پڑھنے کی فضیلت۔

(۱۲۰۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ))

۱۲۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ' اور میری قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو۔ اس لیے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو' تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔''

تخریج : [ابو داؤد۔ كتاب المناسك۔ باب زيارة القبور۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری قبر کو عید مت بناؤ'' اس کا مطلب یہ ہے کہ میری قبر پر عید کی طرح اجتماع نہ کرو اور کثرت سے بار بار مت آؤ جیسے آج کل اہل بدعت کا شیوہ ہے کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر ماہانہ و سالانہ عرسوں و میلوں'

ٹھیلوں کا انتظام واہتمام کرتے ہیں اور ان میں انتہائی قبیح منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے۔ مثلاً شرک۔ بزرگوں کو پکارنا' ان سے حاجات طلب کرنا۔ ان کے لیے نذرونیاز دینا۔ ان کے لیے قیام وسجود کرنا وغیرہ اور حیاسوز' شرمناک اور لچر قسم کے لباس والی بے پردہ عورتوں کے جمگھٹے مخلوط محافل۔ ساز وآواز والی مجالس' ڈھول ڈھمکوں والے گروہ اور دھمال کے نام پر رقص وسرور کی محفلیں۔ فحش گانوں پر ناچنے والی حیاباختہ عورتوں اور خسروں کا اجتماع' سرکس وتھیٹر۔ مختلف جانوروں کتوں ومرغوں اور کتوں اور ریچھوں کی لڑائیاں۔ اور لوگوں کا مال لوٹنے والے جیب کتروں اور رہزنوں کی جماعتیں' اور اغوا کرنے والے اور عزتیں لوٹنے والے اوباش اور آوارہ گروہ اور پارٹیاں وغیرہ۔ اس طرح بزرگوں کی محبت اور عرسوں اور میلوں کے نام پر ان کی قبریں اور مزارات جرائم پیشہ افراد اور مفرور واشتہاری ڈاکوؤں وقاتلوں کی آماجگاہیں اور پناہ گاہیں بن چکی ہیں' جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی قبر پر اجتماع اور جمگھٹا پسند نہیں فرمایا تو کسی اور کی قبر پر عرس کے نام پر ماہانہ یا سالانہ اجتماع کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔ خاص طور پر جب یہ اجتماعات مذکورہ فواحش ومنکرات کا سبب بنیں۔ ایک حدیث میں آپ نے اس کو یہود ونصاریٰ کا عمل وطریقہ بتایا اور اس کے مرتکبین پر لعنت فرمائی۔

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدًا۔))

''اللہ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' (العیاذ باللہ)

(صحيح البخاري- كتاب الجنائز- باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور- و صحيح مسلم- كتاب المساجد- باب النهى عن بناء المسجد على القبور ......)

كَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا دخول جنت کا سبب ہے۔

(١٢٠٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِىءَ بِهٖ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ))

۱۲۰۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر درود پڑھنا چھوڑ دیا' وہ اس کی وجہ سے جنت کے راستے سے خطا ہوگیا (یعنی محروم ہوگیا)۔''

تخريج : [سنن بيهقي ٩/ ٢٨٦- (روایت حسن ہے۔)]

(١٢٠٥) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَلَهٗ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهٗ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ

۱۲۰۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے' اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان (کا مہینہ) آکر چلا جائے لیکن وہ بخشش ومغفرت کا مستحق نہ بن سکے' اور اس آدمی کی

الْجَنَّةَ)) ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کر سکیں۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب قول رسول الله ﷺ رغم آنف رجل...... (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ كُلِّ مَجْلِسٍ

نبی ﷺ پر ہر مجلس میں درود پڑھنے کی فضیلت۔

(١٢٠٦) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَاقَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ))

١٢٠٦۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "جو قوم جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھتی، تو قیامت کے دن چاہے وہ لوگ جنت میں داخل بھی ہو جائیں لیکن یہ مجلس ان کے لیے اجر وثواب سے محرومی کی بناء پر باعث حسرت وافسوس ہوگی۔"

تخریج : [مسند أحمد۔٢/ ٤٦٣۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھنے کی فضیلت۔

(١٢٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ))

١٢٠٧۔عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے ہیں، جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"

تخریج : [سنن النسائی۔ کتاب السھو۔ باب التسلیم علی النبی ﷺ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٠٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ))

١٢٠٨۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو جواب دیتا ہوں۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب المناسك۔ باب زیارۃ القبور۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ برزخ کے اندر زندہ ہیں لیکن اس زندگی کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کی حقیقت وکیفیت ہم نہیں سمجھ سکتے۔ سمع وبصر کی طرح ہماری عقل وسوچ بھی محدود ہے۔ لہٰذا یہ برزخی زندگی ایمان بالغیب کی قسم میں سے ہے یعنی بغیر دیکھے اور بغیر کیفیت جانے ایمان لانا۔ اس لیے یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ زندگی دنیا کی طرح یا اس سے قوی ہے غلط اور کتاب وسنت کے سراسر خلاف ہے۔ اگر دنیا کی طرح ہی زندہ ہوتے تو روح لوٹانے کی نوبت نہ آتی اور

آپ ہر سلام کہنے والے کا جواب دے دیتے۔ لہٰذا آپ کی برزخ والی زندگی اور کروڑوں مسلمانوں کے سلام کا جواب دینے کے لیے آپ کی روح کا بار بار لوٹنا ایسا معاملہ ہے جس پر ایمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کی کیفیت و نوعیت معلوم نہیں۔ واللہ اعلم۔

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ كُلَّمَا ذُكِرَ

جب بھی نبی ﷺ کا ذکر ہو آپ پر درود پڑھنے کی فضیلت

(۱۲۰۹) عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ))

۱۲۰۹۔ حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔“

تخریج : [جامع الترمذي- أبواب الدعوات- باب قول رسول الله رغم أنف رجل...... (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ تَمْجِيْدِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ قَبْلَ الدُّعَاءِ ((فِي الصَّلَاةِ))

نماز میں دعا سے پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرنے اور نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

(۱۲۱۰) عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ)) ثُمَّ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَ حَمِدَهُ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ))

۱۲۱۰۔ ابو ھانی روایت کرتے ہیں کہ ابو علی جنبی رحمہ اللہ نے ان کو بیان کیا کہ اس نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا، جبکہ اس نے اللہ کی حمد بیان کی نہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز پڑھنے والے! تو نے جلد بازی کی ہے“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو سکھایا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا جو نماز پڑھ رہا تھا پس اس نے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی تعریف بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اب) تو دعا کر، تجھے جواب دیا جائے گا اور سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔“

تخریج : [سنن النسائي- كتاب السهو- باب التمجيد والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة- و سنن أبي داؤد- كتاب الصلاة- باب الدعاء (روایت حسن ہے۔)]
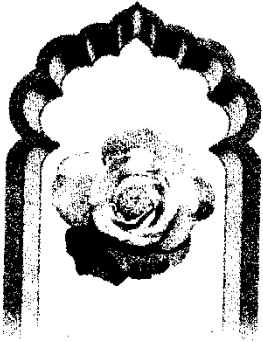
كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی وصِلہ رحمی کا بیان

فَضْلُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین سے حسن سلوک کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا﴾ (الإسراء:٢٣-٢٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا' اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں' تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا' نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا' بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر' جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔‘‘

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (لقمان:١٤-١٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور دو سال میں جا کر کہیں اس کا دودھ چھوٹتا ہے' یاد رکھ کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر' (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے' جس کا تجھے علم نہ ہو' تو ان کا کہنا نہ ماننا' ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔‘‘

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَّحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں

أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِيٓ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ (الأحقاف:۱۵۔۱۶)

تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا' اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے' اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے۔"

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ سَبَبٌ فِي كَشْفِ الْكُرَبِ وَإِجَابَةِ الدُّعَاءِ

والدین سے حسن سلوک مصیبت و پریشانی کے دور ہونے اور دعا کے قبول ہونے کا سبب ہے

(۱۲۱۱) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ (الثَّلَاثَةُ أَصْحَابِ الْغَارِ الَّذِينَ انْطَبَقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَفِيهِ) ((فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَاهٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ)) اَلْحَدِيثُ وَفِيهِ ((فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ' وَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي' فَأَبْطَأْتُ عَنْهُمَا لَيْلَةً' فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا' وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ' وَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا ' فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا

۱۲۱۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی وہ حدیث جس میں ان تین غار والوں کا قصہ ہے جن پر پتھر گرنے کی وجہ سے غار بند ہو گئی تھی۔ اس حدیث میں ہے "پس وہ (تینوں) آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے اللہ کی قسم! ہمیں اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی' بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کیا تھا" اور اس حدیث میں ہے کہ "پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ جب میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے تو میں روزانہ رات کے وقت' اپنی بکریوں کا دودھ ان کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر سے آیا' وہ سو چکے تھے' ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے' لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا مجھے انہیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا۔ پس میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا' یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا إِلَى السَّمَاءِ ......)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْ آخِرِهِ ((فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا))

پس اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اس وقت وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا اور اب آسمان نظر آنے لگا......" (آخر حدیث تک) اور اس حدیث کے آخر میں ہے: "اللہ نے ان تینوں کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔"

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب حديث الغار]

فَضْلُ حُسْنِ صُحْبَةِ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْأَقْرَبُ

والدین اور پھر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ معاشرت کی فضیلت۔

(۱۲۱۲) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ))

۱۲۱۲۔ بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: "اپنی ماں سے' پھر اپنی ماں سے' پھر اپنی ماں سے' پھر اپنے باپ سے' پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو' پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو۔"

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب في برالوالدين۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ وَأَفْضَلِهَا

والدین سے حسنِ سلوک اللہ کو تمام اعمال سے زیادہ محبوب اور افضل ہے

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ : أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ ((الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ۔

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ ((فَمَا تَرَكْتُ أَنْ أَسْتَزِيْدَهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ))

۱۲۱۳۔ ابو ولید ہشام بن عبدالملک (شعبہ سے اور وہ ولید بن عیزار سے اور وہ ابو عمرو شیبانی سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اصل کتاب میں سند پوری نقل نہیں ہوئی) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا' اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: "نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا" انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔" انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں آپ سے اور سوالات کرتا تو آپ مجھے اور

زیادہ بھی بتلاتے۔
اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: میں نے بطور ادب اور آپ کے اکرام کے خیال سے آپ سے زیادہ سوالات نہ کیے۔

تخريج : [صحيح البخارى- كتاب مواقيت الصلاة- باب فضل الصلاة لوقتها- و صحيح مسلم' كتاب الإيمان- باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الإيمان]

(١٢١٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ))

۱۲۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ تمام اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ ایمان لانا۔'' اس نے کہا پھر اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' اس نے کہا' اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''حج مبرور۔''

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب الإيمان- باب بيان كون الإيمان بالله تعالىٰ أفضل الأعمال]

تشریح: حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو کتاب وسنت کے مطابق ادا کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی بے حیائی' نافرمانی اور جھگڑا نہ ہو۔ حدیث کے مطابق اس کا بدلہ جنت ہے۔ (صحيح مسلم- كتاب الحج- باب فضل الحج و العمرة)

فَضْلُ بِرِّ الْأُمِّ

ماں سے حسنِ سلوک کی فضیلت

(١٢١٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِمْتُ فَرَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِىءٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالُوْا: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَذَاكَ الْبِرُّ كَذَاكَ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ))

۱۲۱۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے دوران میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا تو میں نے ایک قاری کی آواز سنی' وہ پڑھ رہا تھا۔ تو میں نے کہا ''یہ کون ہے؟'' تو انہوں (فرشتوں) نے کہا۔ یہ حارثہ بن نعمان ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو فرمایا: ''اس طرح ہے حسنِ سلوک کا اجر وثواب۔ اس طرح ہے حسنِ سلوک کا اجر وثواب۔ اور وہ اپنی ماں کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔''

تخريج : [مسند أحمد- ٦/ ١٥١-١٥٢- (روایت صحیح ہے۔)]

تَقْدِيْمُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَغَيْرِهَا

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک نفلی نماز وغیرہ پر مقدم ہے

(١٢١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا. فَقَالَتْ : هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَ كَسَرُوْا صَوْمَعَتَهُ ، وَأَنْزَلُوْهُ وَ سَبُّوْهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى، ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ : مَنْ أَبُوْكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: الرَّاعِي قَالُوْا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ))

اسرائیل میں ایک جریج نامی آدمی تھا' جو نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئیں اور اسے بلایا۔ اس نے جواب نہیں دیا' سوچتا رہا کہ جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ پھر وہ دوبارہ آئیں اور بد دعا کر گئیں کہ اے اللہ! اسے موت نہ آئے' جب تک کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں رہتا تھا ایک عورت نے کہا کہ میں جریج کو فتنے میں ڈالے بغیر نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ اس کے پاس آئی اور گفتگو کرنی چاہی' لیکن اس نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا آخر لڑکا پیدا ہوا' اور اس عورت نے الزام لگایا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ دیا' اسے باہر نکالا اور گالیاں دیں۔ لیکن جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آیا' اس سے پوچھا' بچے تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا۔ اس نے کہا ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بناتے ہیں۔ جریج نے کہا' نہیں۔ مٹی سے۔''

زَادَ فِي رِوَايَةِ أَبِي سَلَمَةَ ((فَرَدُّوْهَا فَرَجَعَ فِي صَوْمَعَتِهِ وَضَحِكَ فَقَالُوْا لَهُ: بِاللّٰهِ مِمَّ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ: مَا ضَحِكْتُ إِلَّا مِنْ دَعْوَةٍ دَعَتْهَا عَلَيَّ أُمِّي))

ابوسلمہ کی روایت میں زائد بات یہ ہے۔ ''انہوں نے اس کا عبادت خانہ بنا دیا' پس وہ اپنے عبادت خانے میں چلا گیا اور ہنسا۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ اللہ کی قسم! بتا تو ہنسا کیوں ہے؟ اس نے کہا' میں اپنی ماں کی بد دعا سے ہنسا ہوں (کہ ایسا ہی ہوا جیسے میری ماں نے بد دعا دی تھی)

تخریج : [صحيح البخاري- كتاب المظالم- باب اذا هدم حائطا فليبن مثله]

فَضْلُ عِتْقِ الْوَالِدِ ((أَوْجَزَاءِ الْوَالِدَيْنِ))

والد کو آزاد کرانے (یا والدین کا بدلہ دینے) کی فضیلت

(۱۲۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ))

۱۲۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اولاد اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی مگر یہ کہ اپنے باپ کو غلام پائے اور وہ اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب العتق۔ باب فضل عتق الوالد]

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ سَبَبٌ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ

والدین سے حسن سلوک دخول جنت کا سبب ہے

(١٢١٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ)) قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

وَ فِي رِوَايَةٍ ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ))

۱۲۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی، جس نے بڑھاپے میں اپنے ماں باپ کو پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ''جس نے اپنے والدین کو پایا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب رغم أنف من أدرك والديه أو أحدهما]

(١٢١٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَلَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ))

۱۲۱۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اور اس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان (کا مہینہ) آ کر چلا جائے، لیکن وہ (گناہوں سے بچ کر اور نیکیاں اختیار کر کے) بخشش و مغفرت کا مستحق نہ بن سکے۔ اور اس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس والدین بڑھاپے کو پہنچیں، پس وہ اس کو جنت میں داخل نہ کریں۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب قول رسول اللہ ﷺ رغم أنف رجل---- (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ حُسْنِ صُحْبَةِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأُمُّ أَحَقُّ

والدین کے ساتھ حسن معاشرت کی فضیلت اور ماں کا زیادہ حق ہے

(١٢٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟

۱۲۲۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا، اللہ کے رسول! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے؟ فرمایا: ''تمہاری ماں۔'' اس نے

قَالَ: ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ((ثُمَّ أَبُوكَ))

پوچھا' اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا: ''تمہاری ماں۔'' اس نے پھر پوچھا' اس کے بعد کون؟ فرمایا: ''تمہاری ماں۔'' اس نے پوچھا' اس کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تمہارا باپ ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ

ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ ابوزرعہ رحمہ اللہ نے ہم کو اسی طرح بیان کیا۔

وَ فِي لَفْظِ مُسْلِمٍ ((ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ))

اور مسلم شریف کے لفظ ہیں۔ ''اور پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو' پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟۔۔۔)) اَلْحَدِيثُ۔

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے۔ ''تمام لوگوں میں سے میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟''...... آخر حدیث تک

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب من أحق الناس بحسن الصحبة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب بر الوالدين وأيهما أحق به]

(١٢٢١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أُجَاهِدُ؟ قَالَ: ((لَكَ أَبَوَانِ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ))

۱۲۲۱۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا' کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارے ماں باپ موجود ہیں؟'' اس نے کہا' جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر انہی میں جہاد کرو۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ (مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟)) قَالَ: نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ ((فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))

اور مسلم شریف کی ایک روایت دوسری سند سے ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا' میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں' اور اللہ سے اجر کا طالب ہوں۔ آپ نے پوچھا: ''تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟'' اس نے جواب دیا' جی ہاں' بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تو (واقعی) اللہ سے اجر کا طالب ہے؟'' اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا' اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب لايجاهد إلا بإذن الوالدين۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب بر الوالدين وأيهما أحق به]

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ

والدین، پھر درجہ بدرجہ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک

(١٢٢٢) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ (ثَلَاثًا) إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ))

۱۲۲۲۔مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے (تین مرتبہ فرمایا) بے شک اللہ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے بے شک اللہ تمہیں رشتہ داروں کے ساتھ ان کی قرابت کے درجات کے لحاظ سے حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے۔“

تخریج : [سنن ابن ماجه۔ أبواب الأدب۔ باب برالوالدين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے

(١٢٢٣) عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِيَ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، قَالَ أَبُوالدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) فَإِنْ شِئْتَ فَاضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّ أُمِّي، وَرُبَّمَا قَالَ: أَبِي۔

۱۲۲۳۔ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا کہ میری بیوی ہے۔اور میری ماں اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے۔“ (آگے ابودرداء رضی اللہ عنہ کا کلام ہے) پس اگر تو چاہے تو اس دروازے کو گرا دے یا اس کی حفاظت کر۔اور ابن ابی عمر راوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کبھی سفیان راوی نے (یہ لفظ) کہا میری ماں اور کبھی (یہ لفظ کہا) میرا باپ۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البروالصلة۔ باب (ماجاء من) الفضل فی رضا الوالدین۔ (روایت صحیح ہے۔)]

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ سَبَبٌ لِلشِّفَاءِ مِنَ الْأَمْرَاضِ وَإِجَابَةِ الدُّعَاءِ

والدین سے حسنِ سلوک بیماریوں سے شفا اور دعا کی قبولیت کا سبب ہے

(١٢٢٤) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ، سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ

۱۲۲۴۔اُسیر بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی اہلِ یمن میں سے غازیانِ اسلام آتے تو ان سے پوچھتے، کیا تمہارے ساتھ اویس بن عامر رحمہ اللہ ہیں؟ حتیٰ کہ بالآخر (ایک وفد میں) اویس رحمہ اللہ آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم اویس بن

عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ : قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُوْنُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ

عامر ہو؟ انہوں نے کہا' ہاں۔ آپ نے پوچھا مراد کے (گھرانے) اور قرن (قبیلے) سے تمہارا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا' ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے جسم پر برص کے داغ تھے' اب وہ صحیح ہو گئے ہیں سوائے ایک درہم جتنی جگہ کے؟ انہوں نے کہا' ہاں۔ آپ نے پوچھا تمہاری والدہ (زندہ) ہیں؟ انہوں نے کہا' ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن (قبیلے) کا اویس بن عامر اہلِ یمن کے ان غازیوں کے ساتھ آئے گا (جو جہاد میں لشکرِ اسلام کی مدد کرتے ہیں) اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے' جو درہم جتنی جگہ کے سوا صحیح ہو گئے ہوں گے' وہ اپنی والدہ کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ پر کوئی قسم کھالے تو یقیناً اللہ اس کی قسم کو پورا فرما دے۔ پس اگر تم (اے عمر) ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرا سکو تو ضرور کرانا۔'' پس تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو۔ چنانچہ انہوں نے ان کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا' اب کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا ''کوفہ'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں کوفے کے حاکم کو تمہارے لیے لکھ کر نہ دے دوں؟ (کہ وہ آپ کا خیال رکھے) اویس نے کہا' میں غریب' مسکین قسم کے لوگوں میں شمار ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ جب آئندہ سال آیا تو یمن کے معزز لوگوں میں سے ایک شخص حج پر آیا اور اس کی ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے اس سے اویس قرنی رحمہ اللہ کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کی زندگی بہت ہی سادہ ہے اور دنیا کا بہت کم سامان رکھتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن (قبیلے) کا اویس بن عامر یمن کے رہنے والوں میں سے (مجاہدین کی مدد کرنے والے فوجی گروہ کے ساتھ) آئے گا۔ اس کے جسم پر

فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ: وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ؟

برص کے داغ ہوں گے جو ایک درہم جتنی جگہ کے علاوہ درست ہو چکے ہوں گے۔ اس کی والدہ زندہ ہوگی جس کے ساتھ وہ بہت اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم ضرور پوری فرماتا ہے پس اگر تم ان سے بخشش کی دعا کرسکو تو ضرور کرانا۔“ پس یہ یمنی شخص حج سے فراغت کے بعد اویس رحمہ اللہ کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ اویس رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ تم ایک نیک سفر سے ابھی ابھی آئے ہو تم میرے لیے مغفرت کی دعا کرو نیز انہوں نے کہا کیا تم عمر رضی اللہ عنہ کو ملے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ اویس نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بخشش کی دعا کی تب لوگوں نے ان کے مقام کو سمجھا۔ اور اویس رحمہ اللہ اپنے سامنے کی طرف چل پڑے۔ اسیر بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (اویس رحمہ اللہ) کو ایک چادر پہنائی پس جب بھی کوئی انسان ان کو دیکھتا تو (تعجب سے) کہتا کہ اویس کے لیے یہ چادر کہاں سے آئی؟

تخریج : [صحیح مسلم- کتاب فضائل الصحابة- باب من فضائل أويس القرني]

تشریح : یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے کہ آپ نے اویس رحمہ اللہ کے نام ونسب اور ان کی جو صفات و خصوصیات بیان فرمائیں وہ اسی طرح ان میں موجود تھیں جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔ اور اس حدیث سے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت اور اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اویس رحمہ اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعریف کی اس میں نمایاں بات ان کا اپنی ماں کے ساتھ انتہائی حسنِ سلوک کرنا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کمزور اور بوڑھی ماں کی خدمت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ اور اس حدیث سے اویس رحمہ اللہ کی فضیلت و مقام بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ خیر التابعین ہیں۔ اور اللہ کے ہاں ان کا مقام حدیث کی رو سے بہت اہم ہے۔ باقی سعید بن المسیب علومِ شرعیہ (تفسیرِ حدیث) میں تمام تابعین پر فضیلت و برتری رکھتے ہیں جس سے اللہ کے ہاں ان کا اویس رحمہ اللہ سے بہتر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بعض جہال اور غالی قسم کے لوگوں کی پھیلائی ہوئی باتیں غلط اور افسانے ہیں کہ اویس رحمہ اللہ نے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سارے دانت توڑ دیئے تھے اور وہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ

والدین سے حسنِ سلوک عمر میں اضافے کا سبب ہے

(١٢٢٥) عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۱۲۲۵۔ سلیمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ))

"دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب القدر۔ باب ماجاء لایرد القدر إلا الدعاء۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دعا بھی تقدیر میں شامل ہے یعنی اگر یہ آدمی دعا نہ کرتا تو اس کو یہ تکلیف پہنچنی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم (تقدیر سے مراد اللہ کا علم) میں یہ بات تھی کہ یہ دعا کرے گا۔ لہٰذا اس کی تقدیر میں اس کو یہ نقصان پہنچنا نہیں لکھا تو دعا بھی تقدیر کا حصہ ہے۔ ورنہ یہ نہیں کہ دعا کرنے سے اب تقدیر میں ردوبدل ہوتا ہے۔ کیونکہ تقدیر کا مطلب ہے اللہ کا علم یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کے واقع ہونے سے پہلے ہر بات کا علم ہے۔ اور اللہ کا علم کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا نفع ونقصان کے امور کے وقوع کے اسباب بھی پہلے سے طے شدہ ہیں۔ یہ دعا کرے گا' اس پر مصیبت نہیں آئے گی' فلاں دعا نہیں کرے گا' اس پر مصیبت آئے گی۔ صدقہ وخیرات سے مصائب ومشکلات کے دور ہونے کا بھی یہی مطلب ہے' وہ بھی پہلے سے مقدّر اور طے شدہ ہیں۔ حسنِ سلوک سے عمر بڑھنے کا بھی یہی مفہوم ہے کہ اس کی عمر زیادہ مقرر کی گئی' کیونکہ اس نے اللہ کے علم کے مطابق والدین سے حسنِ سلوک کرنا تھا۔ فلاں کی عمر والدین سے حسنِ سلوک نہ کرنے کی وجہ سے کم رکھی گئی لہٰذا وقوع پذیر ہونے والے تمام امور اپنے اسباب وذرائع سمیت پہلے سے اللہ کے علم میں مقدر اور مقرر ہیں۔ ان میں نئے سرے سے ردوبدل نہیں ہوتا۔

فَضْلُ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَ نَحْوِهِمَا

باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں سے حسنِ سلوک کی فضیلت۔

(١٢٢٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَ عِمَامَةٌ يَشُدُّبِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّبِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ: قَالَ: بَلٰى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَ قَالَ: ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَاللّٰهُ لَكَ ! أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّبِهَا رَأْسَكَ

۱۲۲۶۔ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا' جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو کر راحت حاصل کرتے' اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے۔ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے' آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا' آپ نے اسے پہچانتے ہوئے اس سے پوچھا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا' کیوں نہیں (یعنی اسی کا بیٹا ہوں)۔ آپ نے وہ گدھا اسے دے دیا' اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ بھی دے دیا۔ اور کہا اس کو اپنے سر پر باندھ لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں میں سے بعض نے ان سے کہا' اللہ تعالیٰ آپ کو معاف

ا فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ)) وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ۔

فرمائے۔ آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ (دورانِ سفر) آرام حاصل کرتے تھے۔ اور وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنا سر باندھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کے دوستوں سے تعلق برقرار رکھے' اور ان سے حسنِ سلوک کرے۔'' (اور تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ) اس کا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم و نحوهما]

تَابِعُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ

باپ کے دوستوں سے اچھے تعلقات کی مزید فضیلت

(۱۲۲۷) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَانِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي لِمَ أَتَيْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانَ أَبِيهِ بَعْدَهُ)) وَإِنَّهُ كَانَ بَيْنَ أَبِي عُمَرَ، وَبَيْنَ أَبِيكَ إِخَاءٌ وَوُدٌّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصِلَ ذٰلِكَ۔

۱۲۲۷۔ ابو بردہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھے ملنے کے لیے' میرے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے' آپ کو معلوم ہے' میں آپ کے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا' نہیں۔ انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص چاہتا ہے کہ قبر میں اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور تعلق رکھے' تو اس کو چاہئے کہ باپ کے فوت ہونے کے بعد باپ کے بھائیوں اور دوستوں سے اچھا سلوک و تعلق رکھے۔'' اور میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ اور تیرے باپ کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی۔ پس میں نے پسند کیا کہ میں اس کو قائم رکھوں۔

تخریج : [مسند أبي يعلى۔۵۶۶۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرنا اور اچھے تعلقات برقرار رکھنا ضروری ہیں کیونکہ یہ ایک بہت بڑی نیکی اور صلہ رحمی کا حصہ ہے۔ ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے دوستوں کو فراموش کر دینا اور ان سے قطع تعلق کرنا شریعت کے لحاظ سے ناپسندیدہ عمل ہے۔

فَضْلُ بِرِّ الْخَالَةِ وَالْخَالِ وَغَيْرِهِمَا (مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ)

خالہ اور ماموں وغیرہ سے صلہ رحمی کی فضیلت

(۱۲۲۸) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ

۱۲۲۸۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ... اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا وَ فِيْهِ قِصَّةُ تَنَازُعِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرٍ وَزَيْدٍ فِيْ حِضَانَةِ ابْنَةِ حَمْزَةَ وَ فِيْ آخِرِهٖ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ...)) اَلْحَدِيْثُ

رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا' لیکن مکہ والوں نے آپ کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا۔ آخر اس پر صلح ہوئی کہ (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔ حدیث طویل ہے اور اس میں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش کے متعلق علی' جعفر اور زید رضی اللہ عنہم کے جھگڑے کا قصہ ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ''خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الصلح۔ باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان......]

(١٢٢٩) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: ((هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟)) قَالُوْا: لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ))

١٢٢٩۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ انصار کو خاص طور پر بلایا پھر ان سے پوچھا: ''کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلہ سے نہ ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: صرف ہمارا ایک بھانجا ایسا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوتا ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب المناقب۔ باب ابن اخت القوم منهم و مولى القوم منهم]

فَضْلُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قُطِعَتْ

صلہ رحمی کی فضیلت اگرچہ اسے توڑا جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے' وہ اسے جوڑتے ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں۔ اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں' اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ' دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے۔ ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے' کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو' صبر کے بدلے' کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔''

الدَّارِ﴾ (الرعد:۲۱-۲۴)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الروم:۳۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس قرابت دار کو' مسکین کو' مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے' یہ ان کے لیے بہتر ہے' جو اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں' ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''

(۱۲۳۰) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ۔۔۔))ح۔
عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ' فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهٗ مَالَهٗ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:اَرَبٌ مَالَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا' وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ, وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ, وَ تَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا)) قَالَ كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔
وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَلَمَّا اَدْبَرَ, قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِنْ تَمَسَّكَ بِمَا اُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۱۲۳۰۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا' آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے' اور دوسری سند سے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اس پر لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے' اسے کیا ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں ہو کیا گیا ہے (جس چیز کی اس کو ضرورت ہے اس کے متعلق پوچھتا ہے۔ اس کے بعد) نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر اس (اونٹنی کی نکیل) کو چھوڑ دے۔'' راوی نے کہا شاید اس وقت رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے۔
اور مسلم شریف کی روایت میں ہے جب وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے حکم کردہ باتوں کو مضبوطی سے پکڑا تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔''

تخريج : [صحيح البخاری كتاب الأدب۔ باب فضل صلة الرحم۔ وصحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب بيان الإيمان الذی يدخل به الجنة]

فَضْلُ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کی فضیلت

(۱۲۳۱) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: اِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

۱۲۳۱۔ ابن شہاب (زہری) بیان کرتے ہیں کہ محمد بن جبیر بن مطعم رحمہ اللہ نے کہا کہ ان کو (ان کے والد) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعُ رَحِمٍ۔

اور امام مسلم اور ترمذی نے زائد بات یہ بیان کی کہ سفیان نے یہ الفاظ (قاطع رحم) ادا کیے جبکہ دوسروں نے لفظ قاطع روایت کیا ہے۔

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الأدب۔ باب إثم القاطع۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها۔ وجامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ باب ما جاء في صلة الرحم]

مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللّٰهُ

جو اپنی رشتہ داری ملائے گا' اللہ اسے ملائے گا۔

(١٢٣٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ: أَنَا الرَّحْمٰنُ، وَ هِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ))

١٢٣٢۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (حدیث قدسی ہے) میں رحمان ہوں اور یہ (رحم) رشتہ داری ہے' اس کا نام میں نے اپنے نام سے نکالا ہے' جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا' اور جو اس کو کاٹے (توڑے) گا میں اس کو توڑوں گا۔“

وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مِنْ طَرِيْقِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مَرْفُوْعًا بِمَعْنَاهُ۔

اور ابوداؤد شریف میں ایک روایت مندرجہ ذیل سند کے ساتھ ہے معمر زہری سے بیان کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ رداد لیثی رحمہ اللہ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے مرفوعاً (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) بیان کیا اس حدیث کے معنیٰ کے مطابق۔

تخریج : [سنن أبی داود۔ كتاب الزكاة۔ باب في صلة الرحم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ))

١٢٣٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”رحم رحمان سے مشتق ہے۔ پس اللہ نے فرمایا: جو تجھے جوڑے گا' میں بھی اسے جوڑوں گا۔ اور جو تجھ سے جدا ہوگا میں بھی اس سے جدا ہوں گا۔“

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الأدب۔ باب من وصل و صله الله]

(١٢٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ

١٢٣٤۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی کریم

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ))

ﷺ نے فرمایا: رحم (رحمان سے) مشتق ہے۔ پس جو تجھے ملائے اور جوڑے گا، میں اسے جوڑوں گا اور جو اس سے جدا ہوگا، میں اس سے جدا ہوں گا۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من وصل و صله اللّٰه]

(١٢٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَارَبِّ قَالَ: فَهُوَ لَكِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ﴾ (محمد: ٢٢۔٢٣)

١٢٣٥۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے مخلوق پیدا کی، جب اس سے فارغ ہوا، تو رحم نے عرض کیا، یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ نے فرمایا: ہاں، کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اسے جوڑوں گا جو تجھے جوڑے گا، اور اس سے جدا ہو جاؤں گا جو تجھ سے جدا ہوگا؟ رحم نے کہا، کیوں نہیں، اے رب۔ اللہ نے فرمایا: پس یہ تجھ کو دیا"۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا: "اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:" کچھ عجب نہیں کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم ملک میں فساد کرو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من وصل وصله اللّٰه]

فَضْلُ الْوَاصِلِ الَّذِيْ يَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ مِنَ الرَّحِمِ

اس شخص کی فضیلت جو قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرتا ہے

(١٢٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَ فِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا))

١٢٣٦۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے "سفیان نے کہا کہ اس حدیث کو اعمش نے نبی ﷺ تک مرفوع بیان نہیں کیا اور حسن اور فطر رحمہما اللہ نے نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا، آپ نے فرمایا: "صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ میں صلہ رحمی کرتا ہے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے تو وہ تب بھی صلہ رحمی کرے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب لیس الواصل بالمکافئ]

(١٢٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ

١٢٣٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا، اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں، اور وہ

وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ : ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ))

مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں' میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے تو گویا ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے' اور ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا' جب تک تیرا رویہ یہی رہے گا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البروالصلة۔ باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها]

صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَالْعُمُرِ

صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے

(١٢٣٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))
وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ۔۔))

١٢٣٨۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو' تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔''
اور ایک روایت میں ہے کہ ''جو چاہتا ہے کہ اس کی روزی فراخ ہو۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب من أحب البسط فی الرزق]

(١٢٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

١٢٣٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من بسط له فی الرزق لصلة الرحم]

(١٢٤٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَ يَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ))

١٢٤٠۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جسے نرمی اور لطافت مل گئی تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔ اور صلہ رحمی اور اچھا اخلاق اور اچھا پڑوس (پڑوسی کے ساتھ اچھا رہن سہن اور برتاؤ) گھروں کو آباد کرتے اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔''

تخریج : [مسند أحمد ٦/ ١٥٩۔ (روایت صحیح ہے دیکھئے مسند أحمد ٤٢/ ١٥٣)]

مِنْ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کی مزید فضیلت

(١٢٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: ((الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

۱۲۴۱۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔تم اہل زمین پر رحم کرو' تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمانوں میں ہے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(١٢٤٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

۱۲۴۲۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إکرام الضیف و خدمته آیاہ بنفسه]

فَضْلُ مَعْرِفَةِ النَّسَبِ

نسب معلوم کرنے کی فضیلت

(١٢٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: فَمَتَّ لَهُ بِرَحِمٍ بَعِيْدَةٍ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اعْرِفُوْا أَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَا قُرْبَ بِالرَّحِمِ إِذَا قُطِعَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً وَلَا بُعْدَ بِهَا إِذَا وُصِلَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً))

۱۲۴۳۔اسحاق بن سعید بیان کرتے ہیں' میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔پس انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ راوی کہتا ہے کہ اس آدمی نے ان کو ان سے اپنی دور کی رشتہ داری بتائی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے نرمی میں بات کرتے ہوئے بتایا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے نسبوں کو پہچانو' ان کے ذریعے سے تم اپنی صلہ رحمی قائم کر سکو گے' اس لیے کہ رشتہ داری کے ساتھ قرابت نہیں ہو سکتی اگر اس کو قطع کر دیا جائے' خواہ کتنی ہی قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو اور رشتہ داری خواہ کتنی ہی دور کی کیوں نہ ہو' اگر صلہ رحمی کی جائے تو دوری نہیں ہو سکتی۔''

تخریج : [مسند طیالسی۔ ۲۷۵۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ))

۱۲۴۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تم اپنے نسبوں کو سیکھو' جن کے ذریعے سے تم اپنی رشتہ داریوں میں صلہ رحمی کرتے ہو'اس لیے کہ صلہ رحمی اہل میں محبت' مال میں زیادتی اور (دنیا سے) جانے کے بعد تادیر تذکرہ کا ذریعہ ہے۔''

تخريج : [الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی تعلیم النسب۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ كَفَالَةِ الْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ وَغَيْرِهِمَا

مسکین ویتیم وغیرہ کی کفالت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ۔۔۔﴾ (البقرۃ:۱۷۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلکہ اچھا وہ شخص ہے جو اللہ پر' قیامت کے دن پر' فرشتوں پر' کتابوں پر' اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو' جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں' یتیموں اور مسکینوں کو دے۔''

وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرۃ:۲۱۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے جو مال تم خرچ کرو' وہ ماں باپ کے لیے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے' اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا۔ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ (الإنسان:۸۔۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین' یتیم اور قیدیوں کو۔ ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الروم:۳۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس قرابت دار کو' مسکین کو' مسافر کو اس کا حق دیجیے' یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یا بھوک والے دن کھانا کھلانا' کسی رشتہ دار

مَسْغَبَةٍ۔ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ۔ أُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ﴾(البلد:۱۴۔۱۸)

یتیم کو یا خاکسار مسکین کو' پھر ان میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے)۔"

مِنْ فَضْلِ السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ' مسکین اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے کی فضیلت

(١٢٤٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' أَوِالْقَائِمِ اللَّيْلِ' الصَّائِمِ النَّهَارِ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ مَالِكٍ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ: ((كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَ كَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ))۔

۱۲۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: "بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا' اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔ یا رات بھر عبادت کرنے والے اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔"
اور ایک روایت میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں: میں گمان کرتا ہوں کہ اس نے کہا کہ قعنبی (راوی) نے شک کیا (کہ شاید یہ الفاظ ہیں) "کسی وقفے کے بغیر قیام کرنے والے اور مسلسل روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔"

تخريج : [صحيح البخارى۔ كتاب النفقات۔ باب فضل النفقة على الأهل]

(١٢٤٦) عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ الدَّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَ هُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۱۲۴۶۔ ثور بن یزید دیلی بیان کرتے ہیں' میں نے ابوالغیث سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یتیم کی کفالت (پرورش) کرنے والا' وہ یتیم اس کا قریبی ہو یا غیر' میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے۔"
اور حدیث کے راوی مالک بن انس رحمہ اللہ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الزهد۔ باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم]

(١٢٤٧) عَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ

۱۲۴۷۔ سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا' جنت میں اس طرح ہوں گے۔" اور آپ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا اور

بَیْنَهُمَا شَیْئًا۔

ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الطلاق۔ باب اللعان وقول الله تعالیٰ(والذين يرمون أزواجهم)]

فَضْلُ تَرْبِيَّةِ الْبَنَاتِ أَوِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِنَّ

بیٹیوں یا بہنوں کی تربیت اوران کے ساتھ احسان کی فضیلت

(۱۲۴۸) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِیْ بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ : ((مَنْ بُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ)) اَلْحَدِيْثُ

۱۲۴۸۔عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ عروہ بن زبیر نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بیان کیا: ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ میرے پاس آئی اور سوال کرنے لگی، پس میرے پاس دینے کے لیے صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ کھجور اسے دے دی اور اس نے وہ کھجور اپنی دو لڑکیوں میں تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا:''جس شخص کی ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش کی گئی اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔''

اور ایک روایت میں ہے:''جس شخص کی ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش کی گئی......'' آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولدو تقبيله و معانقته و صحیح البخاری۔ کتاب الزکوٰة باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة]

طَرِيْقُ مُسْلِمٍ الْمُرْسَلُ عَلَى الرَّاجِحِ((مِنْ طَرِيْقِ عِرَاكٍ عَنْ عَائِشَةَ))

مسلم شریف کی حدیث (عراک راوی کا عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرنا) راجح طور پر مرسل ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچتی بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا بیان ہے)

(۱۲۴۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا

۱۲۴۹۔عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس آئی۔ میں نے اسے کھانے کے لیے تین کھجوریں دیں۔ پس اس نے دو کھجوریں تو اپنی دو بیٹیوں کو دے دیں۔ اور ایک کھجور اس نے کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف

فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِيْ شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ))

بڑھائی تو وہ بھی اس سے اس کی بیٹیوں نے کھانے کے لیے مانگ لی۔ چنانچہ اس نے وہ کھجور' جو وہ خود کھانا چاہتی تھی' اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی۔ مجھے اس کی یہ بات بہت اچھی لگی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب فرما دی ہے۔'' یا فرمایا: ''اس کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔''

تخریج : [مسلم۔ کتاب البروالصلة۔ باب فضل الإحسان إلى البنات]

(١٢٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَ هُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ))

١٢٥٠۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی' یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں۔ وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔''

وَلَفْظُ أَحْمَدَ وَابْنِ حِبَّانَ: ((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ حَتّٰى يَمُتْنَ))

اور مسند احمد اور صحیح ابن حبان کے یہ الفاظ ہیں۔ ''جس نے دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین بہنوں کی ان کے مرنے تک پرورش و تربیت کی۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((حَتّٰى يَبْلُغْنَ۔۔)) اَلْحَدِيْثُ بِنَحْوِهٖ۔

اور ایک روایت میں ہے: ''ان کے بالغ ہونے تک کی.....'' آگے حدیث پہلی کی طرح ہے۔

تخریج: [صحیح مسلم کتاب البروالصلة۔ باب فضل الإحسان الى البنات و مسند أحمد ٣/ ١٤٧۔١٤٨۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٥١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهٖ كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ))

١٢٥١۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوئیں اور اس نے (ان کی تربیت و حقوق دینے میں) صبر کیا اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کو لباس پہنایا' تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔''

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاري۔ حدیث ٧٦۔]

فَضْلُ صِلَةِ الْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ

پڑوسی سے اچھے تعلقات قائم رکھنے اور اس کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾(النساء:۳۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرو' اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' ماں باپ کے ساتھ' رشتہ داروں سے' یتیموں سے' مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اچھا سلوک کرو۔''

(۱۲۵۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

۱۲۵۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں' آپ نے فرمایا ''جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں بار بار مجھے اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال آیا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کردیں۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب الوصاءة بالجار]

(۱۲۵۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

۱۲۵۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے بار بار وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال آیا کہ شاید اس کو وراثت میں شریک نہ کردیں۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب الوصاءة بالجار]

خَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

اللہ کے ہاں تمام پڑوسیوں میں سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا ہو۔

(۱۲۵٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَ خَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ))

۱۲۵۴۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں تمام ساتھیوں میں سے سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو۔ اور اللہ کے ہاں تمام پڑوسیوں میں سے سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔''

تخريج : [جامع الترمذي۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء في حق الجوار۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مِنْ كَمَالِ الْإِيْمَانِ تَأْمِيْنُ الْجَارِ مِنَ الشُّرُوْرِ وَغَيْرِهِ

پڑوسی کو اپنی شرارتوں وغیرہ سے محفوظ رکھنا کمال ایمان ہے

(١٢٥٥) عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ)) قِيْلَ : وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

وَزَادَ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ فِيْ رِوَايَتِهِمَا: رُوْمَا بَوَائِقُهُمَا؟ قَالَ: ((شَرُّهُ))

۱۲۵۵۔ ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ ایمان دار نہیں' اللہ کی قسم! وہ ایمان دار نہیں۔'' عرض کیا گیا' کون اللہ کے رسول!؟ فرمایا: ''وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''

مسند احمد اور ابوداوٗد میں زائد بات یہ ہے کہ پوچھا گیا کہ ان کے بوائق کیا ہیں؟ فرمایا: ''اس کی شر۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب اثم من لايؤمن جاره بوائقه۔ ومسند أحمد ۴/ ۳۱]

(١٢٥٦) عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ' وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)) قِيْلَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ' وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ' فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ:((وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ' وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ))

۱۲۵۶۔ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ فرما رہے تھے ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے پڑوسی کا اکرام (عزت) کرے' اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے مطابق خوب عزت کرے۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! دستور کے مطابق خوب کب تک ہے؟ فرمایا ''ایک دن اور ایک رات' اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کرے یا خاموش رہے۔''

اور ایک روایت میں ہے ''اور مہمانی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے تنگ کردے۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلايؤذجاره]

(١٢٥٧) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

۱۲۵۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری و مسلم میں ہے اور مسلم شریف میں روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے رسول اللہ ﷺ نے

بِلَفْظٍ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهٗ۔ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ......)) اَلْحَدِيْثَ

فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے' اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کی عزت کرے...... آخر حدیث تک۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهٖ))

اور ایک روایت میں ہے: ''اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب من كان يؤمن بالله...... و صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب بيان تحريم إيذاء الجار]

(۱۲۵۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ))

۱۲۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب بيان تحريم إيذاء الجار]

(۱۲۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ (أَوْقَالَ لِجَارِهٖ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

۱۲۵۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی یا فرمایا اپنے پڑوسی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے' جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ (أَوْقَالَ: لِأَخِيْهِ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا) ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک اپنے پڑوسی یا فرمایا اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب الدليل على أن من خصال الإيمان]

فَضْلُ الْحَيَاءِ

حیاء کی فضیلت

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَلَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ

حیاء ایمان میں سے ہے اور حیاء سے بھلائی ہی آتی ہے

(۱۲۶۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً' وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ))

۱۲۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں' اور حیاء (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ "ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ' راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر۔ کانٹا وغیرہ) کا ہٹانا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب امور الایمان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب شعب الإیمان]

(١٢٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى رَجُلٍ وَ هُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُوْلُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي۔ حَتّٰى كَأَنَّهُ يَقُوْلُ: قَدْ أَضَرَّبِكَ۔ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ))

١٢٦١۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے' جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا' کہ تم بہت شرماتے ہو گویا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس (شرمانے) کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتے ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو' اس لیے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔ وَ هُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ۔۔۔ اَلْحَدِيْثَ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے' جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا...... آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحیاء]

(١٢٦٢) عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ)) فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ تُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيْفَتِكَ))

١٢٦٢۔ ابو السوار عدوی کہتے ہیں میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حیاء ہمیشہ بھلائی پیدا کرتا ہے۔" اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت (دانائی) کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیاء سے وقار حاصل ہوتا ہے' حیاء سے سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا' میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھے اپنی کتاب کی باتیں سناتا ہے۔

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيْقِ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عِمْرَانَ: ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ))

اور مسلم شریف کی روایت جو ابو قتادہ' عمران رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حیاء سب کی سب بھلائی ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحیاء۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها وأدناها]

(۱۲۶۳) حَدِیْثُ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))

۱۲۶۳۔ انس رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''حیاء جس چیز میں بھی ہو اس کو مزین کر دیتا ہے' اور بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔''

تخریج : [الأدب المفرد للبخاری۔ رقم الحدیث ۶۰۱ (روایت صحیح ہے۔ دیکھیے صحیح سنن الترمذی للألبانی ۱۹۷۴]

(۱۲۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ' وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ' وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ))

۱۲۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیاء ایمان میں سے ہے (اس کا حصہ ہے)' اور ایمان جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے' اور فحش گوئی' جفا (سختی) میں سے ہے' اور جفا جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی الحیاء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۶۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْحَيَاءُ وَالْإِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ))

۱۲۶۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور ایمان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیئے گئے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔''

تخریج : [المستدرك للحاكم۔۱/ ۲۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۶۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ' وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ))

۱۲۶۶۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''حیاء اور جھجک ایمان کے دو شعبے ہیں' جبکہ فحش گوئی اور چرب زبانی نفاق کے دو شعبے ہیں۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی العیی۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْحَيَاءُ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَهُوَ يُحِبُّهُ

حیاء اللہ کی صفات میں سے ہے' اور وہ اسے محبوب ہے

(۱۲۶۷) عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ))

۱۲۶۷۔ یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کھلے میدان میں چادر کے بغیر غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر تشریف لائے۔ اللہ کی حمد و ثنا بیان کی' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ بہت حیاء والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ وہ حیاء اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کرے۔''

تخریج : [سنن أبی داود۔ اول کتاب الحمام۔ باب النهی عن التعری۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٢٦٨) حَدِیْثُ أَبِی وَاقِدٍ مَرْفُوْعًا: فِی الثَّلَاثَةِ نَفَرِ الَّذِیْنَ دَخَلُوا الْمَسْجِدَ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأٰى فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِیْهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَ أَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ......)) اَلْحَدِیْثُ۔

١٢٦٨۔ ابوواقد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ان تین آدمیوں کے متعلق بیان کرتے ہیں جو مسجد میں آئے تھے۔ پس ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہلِ مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا' اور تیسرا لوٹ گیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: ''کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی تو اللہ نے اسے پناہ دے دی' اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی...... آخر حدیث تک۔

تخریج : [البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من قعد حیث ینتهی به المجلس]

اَلْحَيَاءُ خُلُقُ نَبِيِّنَا وَالْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ

حیاء ہمارے نبی اور آپ سے پہلے انبیاء کی عادت مبارک ہے۔

(١٢٦٩) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِی خِدْرِهَا' فَإِذَا رَأٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِی وَجْهِهِ))

١٢٦٩۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے' جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم اسے آپ کے چہرے کے اثرات سے پہچان لیتے تھے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من لم یواجه الناس بالعتاب]

(١٢٧٠) حَدَّثَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ)) وَ فِیْ رِوَايَةٍ:((فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ))

١٢٧٠۔ ابومسعود عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے پہلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو پایا اس میں یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ ہو تو پھر جو چاہے کر۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب حدیث الغار]

فَضْلُ حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُثْنِيًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم:٤)

''بیشک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں۔''

(١٢٧١) عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: أَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ: فِي صَدْرِكَ۔ وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

١٢٧١۔ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ایک سال رہا' میں نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مستقل رہائش اس لیے نہیں رکھی کیونکہ میں آپ سے دینی امور کے متعلق سوالات کو پسند کرتا تھا کیونکہ جب ہم میں سے کوئی ہجرت کر کے مستقل مدینہ میں رہائش رکھ لیتا' تو وہ رسول اللہ ﷺ سے دینی امور میں سوال نہیں کرتا تھا۔ پس میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے' اور تو ناپسند جانے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب تفسير البر والاثم]

(١٢٧٢) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَامُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا))

١٢٧٢۔ مسروق بیان کرتے ہیں' ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' وہ ہم سے باتیں کر رہے تھے اسی دوران انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بدگو تھے نہ بدزبان۔ بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ''کہ تم میں سے اچھے وہ ہیں' جن کے اخلاق اچھے ہوں۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب حسن الخلق۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الفضائل۔ باب كثرة حيائه ﷺ]

(١٢٧٣) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ حَقًّا))

١٢٧٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں میں سے سب سے زیادہ مکمل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سے سب سے اچھے وہ لوگ ہیں' جو تم میں سے اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔''

تخریج : [جامع الترمذي۔ أبواب الرضاع۔ باب ماجاء في حق المرأة على زوجها۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۲۷۴) عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ))

۱۲۷۴۔عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور (رات کو) قیام کرنے والے کا درجہ وثواب پا لیتا ہے۔''

تخريج : [سنن أبي داوٗد- كتاب الأدب- باب في حسن الخلق- (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۲۷۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيُبَلِّغُ الْعَبْدَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ))

۱۲۷۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ بندے کو حسنِ اخلاق کی وجہ سے روزے (رکھنے والے) اور نماز (پڑھنے والے) کے اجر وثواب کو پہنچا دیتا ہے۔''

تخريج : [المستدرك للحاكم-١/ ٦٠- (روایت حسن ہے۔)]

(۱۲۷۶) حَدِيْثُ أَبِيْ أُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: ((أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَ بِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))

۱۲۷۶۔ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں، جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے بھی جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا، اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق سنوار لیے۔''

تخريج : [سنن أبي داوٗد- كتاب الأدب- باب في حسن الخلق- (روایت اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔)]

(۱۲۷۷) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَجَاءَتِ الْأَعْرَابُ نَاسٌ كَثِيْرٌ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، فَسَكَتَ النَّاسُ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ غَيْرُهُمْ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا وَ كَذَا؟ فِيْ أَشْيَاءَ مِنْ أُمُوْرِ النَّاسِ لَا بَأْسَ بِهَا- فَقَالَ: ((يَا عِبَادَاللّٰهِ! وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا امْرَءًا اِقْتَرَضَ امْرَءًا ظُلْمًا فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَ هَلَكَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَا عِبَادَاللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ

۱۲۷۷۔اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ بہت سارے اعرابی آئے تو دوسرے لوگ خاموش ہو گئے ان (اعراب) کے علاوہ کوئی گفتگو نہیں کرتا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم پر فلاں فلاں کام میں کوئی حرج ہے؟ لوگوں کے ایسے امور کے متعلق دریافت کیا جن (کے کرنے) میں کوئی حرج نہیں۔ پس آپ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اللہ نے حرج (گناہ) اٹھا لیا ہے مگر ظلم کے طور پر کسی آدمی کی غیبت کرنے والا، پس یہ وہ شخص ہے جو گناہ گار ہوا اور ہلاک ہوا۔'' انہوں نے پوچھا اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کرا لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اللہ کے بندو! علاج کرایا کرو۔ اس لیے کہ اللہ نے ایک

عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَّاحِدٍ)) قَالُوْا: وَمَا هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ((الْهَرَمُ))قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاخَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِغَيْرِهٖ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ إِذَا جَاءَهٗ نَاسٌ ـــ اَلْحَدِيْث۔

بیماری کے علاوہ تمام بیماریوں کے لیے شفاء رکھی ہے۔" انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک بیماری کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا "بڑھاپا۔" انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! کون سی بہتر چیز انسان کو دی گئی؟ آپ نے فرمایا: "اچھا اخلاق۔"

اور اس کے علاوہ روایت کے یہ الفاظ ہیں: "ہم نبی ﷺ کے پاس ایسے بیٹھے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ جب آپ کے پاس لوگ آتے تو ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کرتا تھا۔

تخريج : [الأدب المفرد للإمام البخاری۔۲۹۱۔ و سنن ابن ماجه۔ أبواب الطب۔ باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء]

(١٢٧٨) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ))

۱۲۷۸۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ "(قیامت والے دن مومن کے) ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔"

تخريج : [سنن أبی داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب فی حسن الخلق۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٧٩) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَ أَنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ))

۱۲۷۹۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مومن کے میزان (ترازو) میں اچھے اخلاق سے وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اور بے شک اللہ فحش گو بدکلام کو ناپسند کرتا ہے۔"

تخريج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی حسن الخلق۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٨٠) حَدِيْثُ جَابِرٍ وَ حَدِيْثُ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَ أَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ فِي الْآخِرَةِ مَجَالِسَ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَ أَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ فِي الْآخِرَةِ أَسْوَؤُكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ))

۱۲۸۰۔ جابر اور ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں مجلس کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہیں جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں اور تم سب میں سے مجھے مبغوض (ناپسند) اور آخرت میں مجلس کے لحاظ سے سب سے زیادہ مجھ سے دور وہ لوگ ہیں جو تم میں سے زیادہ برے اخلاق والے ہیں جو بہت باتونی تکبر سے باچھیں کھول کھول کر گفتگو کرنے والے اور

تصنّع سے باتیں کرنے والے ہیں۔"

تخریج : [الصحیحة للشیخ الألبانی-۷۵۱، ۷۹۱۔ (روایت حسن لغیرہ ہے)]

(۱۲۸۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ ((فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا)) قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا))

۱۲۸۱۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کیا میں تمہیں اس آدمی کی خبر نہ دوں جو قیامت کے دن تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب ہوگا، اور مجلس کے لحاظ سے تم سب میں سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔" لوگوں نے خاموشی اختیار کی تو آپ نے یہ بات دو یا تین دفعہ دہرائی۔ لوگوں نے عرض کیا، ہاں اللہ کے رسول ﷺ! (آپ ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: "جو تم میں سے سب سے اچھے اخلاق والا ہوگا۔"

تخریج : [مسند أحمد-۲/ ۱۸۵۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۸۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: ((تَقْوَى اللهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ۔۔)) الْحَدِيثُ۔

۱۲۸۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے متعلق سوال کیا گیا جس کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: "اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق...... آخر حدیث تک

تخریج : [جامع الترمذی- أبواب البر والصلة- باب ماجاء فی حسن الخلق۔ (روایت حسن ہے۔ دیکھیے صحیح سنن الترمذی للألبانی - ۲۰۰۴)]

حُسْنُ الْخُلُقِ وَصِفَةُ الْأَكْيَاسِ

اچھے اخلاق اور ذہین لوگوں کی پہچان

(۱۲۸۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَجَاءَهُ فَتًى مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ: سَأُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ حُذَيْفَةُ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَ رَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ، وَأَنَا، فَجَاءَ فَتًى مِنَ

۱۲۸۳۔ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں، ہم منیٰ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ اہلِ بصرہ میں سے ایک نوجوان نے آ کر کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں آپ کو اس کے متعلق بتاتا ہوں، ہم دس آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں موجود تھے۔ میں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، ابن مسعود، حذیفہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم اور ایک اور آدمی جس کا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نام لیا۔ پس ایک انصاری جوان نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، پھر بیٹھ کر کہنے لگا اللہ کے رسول ﷺ! تمام مومنوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ

الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) قَالَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، أَوْ أَحْسَنُهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمْ أَوْ قَالَ: يَنْزِلَ بِهِ أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ.)) اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا۔

نے فرمایا: ''جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔'' اس نے کہا کہ (جناب) تمام مومنوں میں سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو ان میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو یا موت کے آنے سے پہلے ان میں سب سے زیادہ اس کی تیاری کرنے والا ہو' یہی لوگ عقل مند ہیں......'' حدیث طویل ہے۔

تخریج : [کشف الاستار للبزار۔ ۲ / ۱۶۷۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الرِّفْقِ

نرمی کی فضیلت

(١٢٨٤) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ: وَ عَلَيْكُمْ))

۱۲۸۴۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا۔ السام علیکم۔ ''تمہیں موت آئے۔'' عائشہ ؓ کہتی ہیں' میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا۔ وعلیکم السام واللعنة۔ ''تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔'' عائشہ ؓ کہتی ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! ٹھہرو' اللہ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ وعلیکم (اور تمہیں بھی)۔''

وَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ طَرِيْقِ عَمْرَةَ يَعْنِيْ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ))

اور مسلم شریف میں ہے' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ ؓ سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بے شک اللہ نرمی کرتا ہے' نرمی پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الرفق فی الأمر کله۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البروالصلة۔ باب فضل الرفق]

(١٢٨٥) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))

۱۲۸۵۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''بے شک جس چیز میں نرمی ہو وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا فَكَانَتْ فِيْهِ صَعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اڑیل قسم کے اونٹ پر سوار ہوئیں تو (اس کے نہ چلنے کی وجہ سے) وہ اس کو مارنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: ''نرمی اختیار کر۔'' پھر اس کے بعد راوی نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البروالصلة۔ باب فضل الرفق]

(١٢٨٦) عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ))

۱۲۸۶۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا' وہ بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗدَ ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ))

اور ابو داؤد شریف کی روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) ''جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا' وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البروالصلة۔ باب فضل الرفق۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرفق]

دَعْوَةُ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ رَفَقَ بِأُمَّتِهِ

نبی کریم ﷺ کی اس شخص کے لیے دعا جو آپ کی امت کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔

(١٢٨٧) حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ۔ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ))

۱۲۸۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے' پھر وہ ان کو مشقت میں ڈالے' تو بھی اس پر مشقت ڈال۔ اور جو میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے' پھر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضیلة الأمیر العادل و عقوبة الجائر]

مِنْ فَضْلِ الرِّفْقِ

نرمی کرنے کی مزید فضیلت

(۱۲۸۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ))

۱۲۸۸۔عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی گھر والوں سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے' تو ان میں نرمی پیدا کر دیتا ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۶/ ۷۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الرِّفْقِ وَالتَّخْفِيْفِ عَلَى الْخَدَمِ

خادموں پر تخفیف اور نرمی کرنے کی فضیلت

(۱۲۸۹) أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرٌ فِیْ مَوَازِيْنِكَ))

۱۲۸۹۔عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تو اپنے خادم کے کام میں جو بھی تخفیف کرے گا' تو تیرے ترازو میں اس کا اجر وثواب ہوگا۔

تخریج : [المنتخب لعبد بن حمید۔۱/ ۲۵۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خدّام وغیرہ سے اخلاق اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے خادمِ خاص انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی سفر وحضر میں دس سال خدمت کی' آپ نے مجھے کبھی' ایسے کام کے لیے جس کو میں نے کیا ہو' نہیں کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا ہے اور آپ نے کبھی بھی مجھے ایسے کام کے لیے' جس کو میں نے نہ کیا ہو نہیں کہا' کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الوصایا۔ باب استخدام الیتیم فی السفر والحضر إذا کان صلاحا له۔۔۔)

خدّام کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے اور نرمی وحسنِ سلوک کرنے کی وجہ سے انسان زبان کے بہت سارے گناہوں مثلاً گالی' نفرت وحقارت کی باتوں اور برے القاب وغیرہ سے بچ جاتا ہے۔اور خدّام کی دل جوئی کی وجہ سے دنیا میں ان کا محبوب بن جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کی دعاؤں کا مستحق بن جاتا ہے اور آخرت میں اجر وثواب کا حق دار ہو جاتا ہے۔ یہ نرمی وغیرہ ان امور میں ہے جن کا تعلق انسان کی ذات سے ہے ورنہ شرعی امور میں کسی قسم کی رعایت و مداہنت جائز نہیں۔ کیونکہ یہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں سے ہے جس کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

فَضْلُ الْحِلْمِ وَالصَّفْحِ وَ كَظْمِ الْغَيْظِ

بردباری، درگزر کرنے اور غصہ پینے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔۔۔﴾ (آل عمران:١٥٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں، اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے......''

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ۔ ﴿أُولٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾ (آل عمران:١٣٤۔١٣٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اللہ ان نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے...... اللہ کے اس فرمان تک ...... انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدة:١٣)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس تو انہیں معاف کرتا جا اور درگزر کرتا رہ، بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد:٢٢،٢٣،٢٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں، اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں، ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے، کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ (الشورى:٣٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَ إِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(التغابن:١٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (فصلت: ٣٤-٣٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''برائی کو بھلائی سے دفع کرو' پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے' ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست اور یہ بات انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَلْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾(النور:٢٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلکہ معاف کر دو اور درگزر کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف فرما دے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفٰى وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ﴾ (الشورىٰ:٤٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے' اور جو معاف کر دے' اور اصلاح کر لے' اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔''

مِنْ فَضْلِ الْحِلْمِ وَالْأَنَاةِ

حلم اور ترک عجلت کی فضیلت

(١٢٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَ قَالَ: ((أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ))

وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ:((إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ:الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ))

١٢٩٠۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث شعبہ رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں ان برتنوں سے روکتا ہوں جن میں نبیذ (کھجور' انگور وغیرہ کا شیرہ) بنایا جاتا ہے یعنی الدباء (بڑا خشک کدو کھوکھلا) اور النقیر (کھجور کا تنا کھوکھلا) الحنتم (سبز مٹکا) اور المزفت (تارکول لگا ہوا برتن)۔

اور ابن معاذ نے اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہوئے زائد یہ بات بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: ''تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔ حلم اور ترک عجلت۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ أوائل كتاب الإيمان۔ باب الأمر بالإيمان بالله تعالىٰ و رسوله]

(١٢٩١) عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ رُفْقَةٍ مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ لِيَزُوْرَهٗ

١٢٩١۔ اَشج العصری سے روایت ہے کہ وہ عبدالقیس قبیلہ کے ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت و ملاقات کے لیے آئے' تو

فَأَقْبَلُوا، فَلَمَّا قَدِمُوا، رَفَعَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَنَاخُوا رِكَابَهُمْ...... اَلْحَدِيثُ وَ فِيهِ قَوْلُ النَّبِيِّ لِلْأَشَجِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ)) قَالَ:مَاهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: ((الْأَنَاةُ وَالْحِلْمُ)) قَالَ: شَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ أَوْ شَيْءٌ أَتَخَلَّقُهُ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ جُبِلْتَ عَلَيْهِ)) قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ...... اَلْحَدِيثُ۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا' پس انہوں نے اپنی سواریاں بٹھائیں...... حدیث طویل ہے اور اس میں اشج کے لیے رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیرے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہیں۔'' اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! وہ دو عادتیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ترک عجلت اور بردباری۔'' اس نے کہا' یہ چیز تو میری فطرت میں ہے یا (اس نے کہا) کہ یہ چیز تو میری عادت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ یہ تو تیری فطرت ہے۔'' اس نے کہا' الحمد للہ...... آخر حدیث تک۔

تخریج : [مسند أبی یعلی حدیث نمبر ۶۸۴۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ الْأَنَاةِ وَالتُّؤَدَةِ وَغَيْرِهِمَا

ترک عجلت اور تاخیر وغیرہ کی فضیلت

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْمُهَيْمِنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ))

۱۲۹۲۔ عبدالمہیمن بن سہل بن سعد الساعدی اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ترک عجلت اللہ کی طرف سے ہے اور عجلت شیطان کی طرف سے ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی التأنی والعجلة۔ اسناده ضعیف۔ عبد المهیمن ضعیف۔ (تق)]

(۱۲۹۳) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

۱۲۹۳۔ عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طبیعت' ترک عجلت اور میانہ روی' نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی التأنی والعجلة۔ (روایت حسن لغیرہ ہے)]

فَضْلُ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا لِلّٰهِ

اللہ کے لیے غصہ پینے والے کی فضیلت

(۱۲۹٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَاتَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَةً أَفْضَلَ

۱۲۹۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر غصے کا گھونٹ پی جاتا ہے تو

عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى))

اللہ عزوجل کے ہاں اس سے بہتر کوئی گھونٹ نہیں جو وہ پیتا ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۲/ ۱۲۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّبْرِ

صبر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾

(الرعد:۲۲۔۲۳۔۲۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں' اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں' اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے' اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں' ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ' دادا اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے' ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے' کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے' کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دارِ آخرت کا۔''

(۱۲۹۵) حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا:وَ فِيْهِ ((وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))

۱۲۹۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' اور اس حدیث میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے آپ پر جبر (زبردستی) کر کے صبر کرتا ہے تو اللہ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی۔ (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الاستعفاف عن المسئلة]

فَضْلُ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے والے کی فضیلت

قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ، وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ (الشوریٰ:۳۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔''

وَقَوْلُهُ: ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں' اللہ ان نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

(آل عمران:۱۳۴)

(١٢٩٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۱۲۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "پہلوان وہ نہیں جو کشتی لڑنے میں غالب آ جائے' بلکہ اصل پہلوان وہ ہے' جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب الحذر من الغضب]

(١٢٩٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهُ' قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ: ((فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: ((لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۱۲۹۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے میں "رقوب" کس کو شمار کرتے ہو؟" عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' ہم نے کہا' جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ آپ نے فرمایا: "وہ رقوب نہیں' (شرعی طور پر) رقوب وہ ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اس کی اولاد میں سے کوئی فوت نہ ہوا ہو)۔" (پھر) آپ نے فرمایا: "تم اپنے میں بہادر کس کو شمار کرتے ہو؟" عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' ہم نے کہا جس کو مردوں میں سے کوئی بھی پچھاڑ (گرا) نہ سکے۔ آپ نے فرمایا: "وہ نہیں۔ لیکن (بہادر) وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھ سکے۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب فضل من يملك نفسه عندالغضب]

(١٢٩٨) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) قَالَ قَالَ الرَّجُلُ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ۔

۱۲۹۸۔ حمید بن عبدالرحمٰن نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: "غصہ نہ کیا کرو" راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بات میں غور و فکر کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ غصہ تمام برائیوں کا مجموعہ اور منبع ہے۔

تخريج : [مسند أحمد۔ ۵/ ۳۷۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٢٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِيْ قَالَ: ((لَاتَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: ((لَا

۱۲۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا' آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: "غصہ نہ کیا کرو۔" اس نے اپنی یہ بات کئی مرتبہ دہرائی۔ آپ نے (ہر

تَغْضَبْ))۔

مرتبہ یہی) فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ: عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّيْ أَعِيَهُ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَغْضَبْ))

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ (اس نے کہا کہ) آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو زیادہ نہ ہو تا کہ میں اسے (آسانی سے) یاد کرلوں تو آپ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو۔'' اس نے یہ بات کئی بار دہرائی آپ نے ہر مرتبہ فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو۔''

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الأدب۔ باب الحذر من الغضب۔ و جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی كثرة الغضب۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٣٠٠) عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ))

١٣٠٠۔ ابوصالح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے ایک ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آپ مجھے زیادہ مسائل نہ بتائیں آپ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو۔''

تخریج : [مسند أبی يعلى۔ ٣/ ١٥٩٣۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ کی اس وصیت میں دنیا وآخرت کی خیر وفلاح جمع ہے کیونکہ غصہ سے انسان قطع رحمی، بائیکاٹ، نرمی وحسنِ سلوک ترک کرنے اور کبھی غصہ کی حالت میں ایک مسلمان کو زبان اور ہاتھ سے تکلیف دینے وغیرہ جیسے گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے جس سے انسان دنیاوی بے چینی اور بے اطمینانی اور مصائب ومشکلات کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ دین ناقص اور کم ہونے کی وجہ سے آخرت میں خسارہ عظیم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ غصہ دفع کرنے اور ختم کرنے کا بہترین علاج اللہ تعالیٰ کی توحید، کہ اس کے بغیر کوئی فاعل وقادر نہیں، اور اپنی عاجزی وبے بسی کا تصور، اور غصہ دلانے والے شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑنا یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ہے۔

باب نمبر 18

كِتَابُ الْآدَابِ
آداب کا بیان

صفحہ نمبر 763 تا 861

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) عِنْدَالْغَضَبِ

غصہ کے وقت ''اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم'' پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الأعراف:٢٠٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے' بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (فصلت:٣٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

(١٣٠١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَ انْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُ)) فَقَالُوْا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) فَقَالَ: وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ؟ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: أَمَجْنُوْنًا تَرَانِيْ؟

١٣٠١۔ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ایک آدمی کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا' اگر یہ شخص پڑھ لے ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان سے'' تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔'' لوگوں نے اس سے کہا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں: ''تمہیں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔'' اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں؟

اور ایک روایت میں ہے کیا میں تجھے دیوانہ نظر آتا ہوں؟

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب بدء الخلق۔ باب صفة إبليس و جنوده۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب فضل من يملك نفسه عندالغضب]

فَضْلُ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

معاف کرنے اور عاجزی کی فضیلت

(١٣٠٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ))

١٣٠٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقے نے کبھی مال کم نہیں کیا' اور عفو و درگزر کی وجہ سے اللہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب استحباب العفو والتواضع]

(۱۳۰۳) عَنْ عَيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيْ أَحَدٌ إِلٰى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ))

۱۳۰۳۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو' یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم وسرکشی نہ کرے نہ کوئی کسی دوسرے پر فخر کرے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی التواضع]

وَمِنْ فَضْلِ مَنْ صَفَحَ أَوْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ أَوْجَنٰى عَلَيْهِ

ظلم یا زیادتی کرنے والے سے درگزر کرنے والے یا اس کو معاف کر دینے والے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾ (المائدۃ:۴۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم نے ان (یہودیوں) کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان' اور آنکھ کے بدلے آنکھ' اور ناک کے بدلے ناک' اور کان کے بدلے کان' اور دانت کے بدلے دانت' اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔ پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ﴾ (النحل:۱۲۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔''

(۱۳۰۴) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ: إِنِّيْ لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَتَلَ أَخِيْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَتَلْتَهٗ؟)) فَقَالَ: إِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ۔ قَالَ: نَعَمْ قَتَلْتُهٗ۔ فَقَالَ: ((كَيْفَ قَتَلْتَهٗ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ هُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ۔ فَسَبَّنِيْ فَأَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهٗ بِالْفَأْسِ

۱۳۰۴۔ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' علقمہ بن وائل نے ان کو اپنے باپ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا' تو اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے؟'' مقتول کے وارث نے کہا اگر اس نے قتل کا اعتراف نہ کیا تو میں اس کے خلاف گواہ پیش کروں گا اس نے کہا' ہاں' میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ پس آپ نے فرمایا: ''تو نے اسے کیسے قتل کیا؟'' اس نے کہا میں اور وہ' دونوں درختوں کے پتے جھاڑ رہے تھے' پس اس

عَلٰی قَرْنِهٖ فَقَتَلْتُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ ؟)) قَالَ: مَا لِيْ مَالٌ إِلَّا كِسَائِيْ وَ فَأْسِيْ۔ قَالَ: ((فَتَرٰی قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ؟)) قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلٰی قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ۔ فَرَمٰی إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهٖ۔ وَقَالَ:((دُوْنَكَ صَاحِبَكَ)) فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((إِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ)) فَرَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّهٗ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ قُلْتَ:((إِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ)) وَأَخَذْتُهٗ بِأَمْرِكَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا تُرِيْدُ أَنْ يَبُوْءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ؟)) قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَعَلَّهٗ قَالَ۔ بَلٰی۔ قَالَ ((فَإِنَّ ذَاكَ كَذٰلِكَ)) قَالَ فَرَمٰی بِنِسْعَتِهٖ وَ خَلّٰی سَبِيْلَهٗ۔

نے مجھے گالی دی مجھے غصہ آ گیا' تو میں نے اس کے سر پر کلہاڑا مار کر اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جسے تو اسے اپنی طرف سے دیت کے طور پر دے؟'' اس نے کہا میرے پاس' میری چادر اور میرے کلہاڑے کے سوا اور کوئی مال نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیری قوم تیری طرف سے دیت دے دے گی؟'' اس نے کہا' میں اپنی قوم میں کم تر سمجھا جاتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے اس کی رسی مقتول کے وارث کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ''تو اپنا آدمی لے لے۔'' تو وہ آدمی اسے لے کر چل پڑا۔ پس جب وہ جانے کے لیے مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اسے قتل کرے گا تو وہ بھی اسی جیسا ہوگا۔'' پس وہ (مقتول کا وارث) واپس آیا اور عرض کی' اللہ کے رسول ﷺ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے اس کو قتل کیا تو وہ بھی اسی جیسا ہوگا۔ میں نے تو آپ کے حکم سے اسے پکڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ (قاتل) تیرا اور تیرے مقتول ساتھی کا گناہ جمع کر لے؟'' اس نے کہا' اللہ کے نبی! کیوں نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس یہ معاملہ بھی اسی طرح ہے۔'' تو اس (مقتول کے وارث) نے اس (قاتل) کی رسی چھوڑتے ہوئے اسے آزاد کر دیا۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ: قَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهٗ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبٰی۔

اور ایک دوسری سند سے روایت میں ہے کہ اسماعیل بن سالم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حبیب بن ابی ثابت کے سامنے ذکر کی تو اس نے کہا کہ ابن اشوع نے مجھے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس سے (ترغیب کے طور پر) معافی کا سوال کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب القسامة والمحاربين- باب صحة الإقرار بالقتل و تمكين ولي القتيل من القصاص]

(١٣٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ وَ هُوَ عَلٰی

١٣٠٥۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منبر پر ارشاد فرمایا۔ ''رحم کر ' تم پر رحم کیا جائے گا۔

الْمِنْبَرِ: ((ارْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَوَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ))

معاف کرو' اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔ بات سن کر عمل نہ کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے اور جان بوجھ کر گناہ کر کے اس پر اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔''

تخريج : [مسند أحمد۔۲/ ۱۶۵۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ التَّوَاضُعِ

عاجزی وانکساری کی فضیلت

(١٣٠٦) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ)) وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَشَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَإِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ))

۱۳۰۶۔ بنو مجاشع قبیلہ میں سے عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''بے شک اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے۔'' اور راوی نے آگے حدیث اسی طرح بیان کی جیسے ہشام رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کی۔ اور اس میں زائد بات یہ ہے۔ ''اللہ نے مجھے اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو' یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر کرے نہ کوئی کسی پر ظلم وسرکشی کرے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الجنة ونعيمها۔ باب الصفات التى يعرف بها فى الدنيا أهل الجنة و أهل النار]

(١٣٠٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا وَلَا يَبْغِيْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ))

۱۳۰۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو' یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم وسرکشی نہ کرے۔''

تخريج : [سنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔ باب البغى۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِإِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

مومن بھائیوں کے لیے عاجزی کرنے والوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ (المائدة:٥٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا' جو اللہ کی محبوب ہو گی' اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہو گی۔ وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر' اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر۔''

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح : ۲۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں' اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں' کافروں پر سخت ہیں' آپس میں رحم دل ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (القصص :۸۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''آخرت کا یہ بہتر گھر ہم انہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں' جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر کرتے ہیں نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

(۱۳۰۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ:((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مَنْ تَوَاضَعَ لِيْ هٰكَذَا رَفَعْتُهُ هٰكَذَا)) وَ جَعَلَ يَزِيْدُ (ابْنُ هَارُوْنَ) بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدْنَاهَا إِلَى الْأَرْضِ رَفَعْتُهُ هٰكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ۔

۱۳۰۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (حدیث قدسی ہے) جس نے میرے لیے اس طرح تواضع اختیار کی میں اس کو اس طرح بلند کروں گا۔'' اور یزید بن ہارون راوی نے (یہ حدیث سمجھانے کے لیے) اپنی (ایک) ہتھیلی کا اندرونی حصہ زمین کے قریب کر دیا (کہ اس طرح عاجزی ہو) اور دوسری ہتھیلی کا اندرونی حصہ اوپر آسمان کی طرف اٹھایا (کہ اس طرح اللہ تعالیٰ عاجزی کرنے والے کو بلند فرماتا ہے)۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۱/ ۴۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۰۹) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَ هُوَ بَرِيْءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكِبْرُ وَالدَّيْنُ وَالْغُلُوْلُ))

۱۳۰۹۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ تین چیزوں' تکبر' قرض اور خیانت سے بری تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

تخریج : [مسند أحمد ۵/ ۲۷۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

کمزور اور گمنام لوگوں کی فضیلت

(۱۳۱۰) حَدِيْثُ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ مَرْفُوْعًا وَ فِيْهِ:((وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُوْسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ))

۱۳۱۰۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں اور اس میں ہے: ''اہلِ جنت تین قسم کے لوگ ہیں۔ (۱) حکمران انصاف کرنے والا اور اعمالِ خیر کی توفیق سے نوازا ہوا۔ (۲) وہ آدمی جو ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے مہربان اور نرم دل ہو۔ (۳) سوال سے بچنے والا' وہ شخص جو عیال دار ہونے کے باوجود کسی سے

سوال نہ کرے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعیمها۔ باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا أهل الجنة وأهل النار]

(۱۳۱۱) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ))

۱۳۱۱۔حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں جنت والوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر کمزور اور عاجزی کرنے والا اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر سخت طبیعت اکڑ کر چلنے والا اور متکبر۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الکبر]

(۱۳۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ: هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهٖ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ (وَرُبَّمَا قَالَ: أُصِيْبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ) وَ قَالَ لِهٰذِهٖ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا))

۱۳۱۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا۔جہنم نے کہا میرے اندر سرکش اور متکبر انسان ہوں گے اور جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ ہوں گے۔اللہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔اور بعض دفعہ راوی نے کہا کہ میں تیرے ذریعے مصیبت دوں گا جس کو چاہوں گا۔اور جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھرنا ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعیمها۔ باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء]

(۱۳۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ))

۱۳۱۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے پراگندہ بالوں والے غبار آلود اشخاص جن کو دروازوں ہی سے دھکیل دیا جاتا ہے اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الضعفاء والخاملین]

تشریح : اس حدیث شریف میں کمزور گمنام قسم کے لوگوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔جن کو معاشرے میں تو کوئی امتیازی مقام حاصل نہیں ہوتا لیکن ایمان وتقویٰ کی وجہ سے وہ ایسے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے قسم

کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔

فَضْلُ حُبِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَالْمَسَاكِينَ وَ مَجَالِسِهِمْ

کمزور لوگوں اور مساکین سے محبت اور ان کے ساتھ مجالست (بیٹھنے) کی فضیلت

(١٣١٤) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّ بِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَابَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ)). فَأَتَاهُمْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أُخَيَّ۔

۱۳۱۴۔معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان، سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس چند افراد کی موجودگی میں آئے تو انہوں نے (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) کہا، اللہ کی قسم! اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) سے اپنا حق وصول نہیں کیا، راوی کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) فرمایا: تم یہ بات قریش کے بزرگ اور ان کے سردار کے متعلق کہہ رہے ہو؟ (یعنی تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے) اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ نے فرمایا: "ابوبکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے اگر واقعی تو نے ان کو ناراض کر دیا تو تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔" پس ابوبکر ان کے پاس آئے اور ان سے کہا، بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا؟ انہوں نے کہا نہیں، پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔

وَ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: ((فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَيْ إِخْوَتَنَا لَعَلَّكُمْ غَضِبْتُمْ فَقَالُوْا لَا يَا أَبَا بَكْرٍ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ))

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس واپس آ کر کہا، کہ اے ہمارے بھائیو! شاید کہ تم ناراض ہو گئے ہو، انہوں نے کہا، نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف کرے۔

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل سلمان و بلال و صهيب رضی اللہ عنہم۔ و مسند أحمد۔٥/ ٦٤ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الرَّحْمَةِ بِخَلْقِ اللّٰهِ وَسِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم کرنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:٢٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (البلد:۱۷،۱۸)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا' جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے)۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبۃ:۱۲۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الأنعام:۵۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح رکھے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (یونس:۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ (الزمر:۵۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿فَإِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ﴾ (الأنعام:۱۴۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''پھر اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیجئے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے نہ ٹلے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿قَالَ عَذَابِيْٓ أُصِيْبُ بِهِ مَنْ أَشَآءُ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اللہ نے فرمایا' میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں' اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔''

(الأعراف:۱۵۶)

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ

اور اس موضوع پر بہت آیات ہیں۔

مِنْ فَضْلِ سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی فضیلت

(١٣١٥) أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَّ تِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ))

۱۳۱۵۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔ ان میں سے ننانوے اپنے پاس محفوظ رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا' اسی ایک حصے کی وجہ سے اللہ کی تمام مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے' یہاں تک کہ گھوڑا بھی اپنا کھر اپنے بچے سے ہٹا لیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔"

وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ))

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: "یہاں تک کہ ایک جانور بھی اپنا کھر اپنے بچے سے ہٹا لیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔"

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب الأدب۔ باب جعل الله الرحمة فى مائة جزء۔ و صحيح مسلم۔ كتاب التوبة۔ باب فى سعة رحمة الله تعالىٰ و أنها تغلب غضبه]

(١٣١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَ بِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّ تِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۱۳۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: "اللہ کے پاس سو رحمتیں ہیں' اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں' انسانوں' چوپایوں اور کیڑوں مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ پس اسی ایک حصہ کی رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی کرتے اور رحم سے پیش آتے ہیں۔ اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر رحم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) پیچھے رکھ چھوڑی ہیں جن کے ساتھ وہ قیامت والے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے سو رحمتیں پیدا کیں۔ پس (ان میں سے)

خَلْقِهٖ وَخَبَأَ عِنْدَهٗ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً))

ایک اپنی مخلوق کے درمیان رکھی' اور ایک کم سو اپنے پاس (اپنے بندوں پر رحم کرنے کے لیے) چھپا رکھی ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ و أنها تغلب غضبه]

(۱۳۱۷) عَنْ أَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِی الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰی وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّیْرُ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ))

۱۳۱۷۔ ابو عثمان رحمہ اللہ سلمان رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ نے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا' سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت (اگر اس کا جسمانی وجود ہوتو اتنی ہے کہ) آسمان اور زمین کے درمیان خلا کو بھر دے۔ پھر ان میں سے ایک رحمت اس نے زمین میں رکھ دی۔ پس اسی رحمت کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ اپنی رحمت کو اس رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائے گا۔ (اور پھر اس کے ساتھ اپنے بندوں پر رحم کرے گا)۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ و أنها تغلب غضبه]

(۱۳۱۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ یَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّ تِسْعِیْنَ رَحْمَةً۔ وَأَرْسَلَ فِیْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ یَیْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْمُسْلِمُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ یَأْمَنْ مِنَ النَّارِ))

۱۳۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "بے شک اللہ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے بنائے' اور ان میں سے ننانوے اپنے پاس رکھے اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو' اور اگر مسلمان کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔"

وَ فِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ: ((لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَاعِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَاطَمِعَ بِجَنَّتِهٖ أَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ أَحَدٌ))

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: "اگر مومن جان لے جو اللہ کے پاس سزا ہے' تو اس کی جنت کے بارے میں کوئی بھی امید نہ رکھے' اور اگر کافر جان لے جو اللہ کے پاس رحمت ہے تو اس کی جنت سے کوئی بھی مایوس نہ ہو۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب الرجاء مع الخوف۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ و أنها تغلب غضبه]

(۱۳۱۹) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ))

۱۳۱۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی اس خاص کتاب میں، جو اس کے پاس عرش پر ہے، لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب آ گئی۔

وَ فِیْ رِوَايَةٍ:((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:إِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ))

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے فرمایا: ''بے شک میری رحمت میرے غصے پر سبقت لے گئی ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ و أنها تغلب غضبه]

(۱۳۲۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْیٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْیِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِیْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِی السَّبْیِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ؟)) قُلْنَا: لَا وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا))

۱۳۲۰۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے اسے فوراً اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں جب تک اس کو قدرت ہو گی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے، جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته]

(۱۳۲۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يُّنَجِّیَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ)) قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا))

۱۳۲۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ''اور میں بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم کو چاہیے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو، ہر صبح اور رات کے پچھلے حصہ میں کچھ عبادت کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو تم منزلِ مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ ((إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَنِي)) بَدَلَ ((يَتَغَمَّدَنِيْ))

اور ایک روایت میں ''مجھے ڈھانپ لے'' کی بجائے یہ الفاظ ہیں۔ ''سوائے اس کے کہ اللہ مجھے (اپنی رحمت کے ساتھ) پالے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الرقاق۔ باب القصد والمداومة على العمل]

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (البقرة:۱۴۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں' بے شک اللہ بندوں کے ساتھ شفیق ورحیم ہے۔''

(۱۳۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾۔ (البقرة : ۱۴۳)

۱۳۲۲۔ ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے کعبہ کی طرف رُخ کیا (یعنی قبلہ تبدیل ہوا) تو انہوں نے کہا' اللہ کے رسول! ان لوگوں کا کیا بنے گا جو فوت ہو گئے' اور انہوں نے بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اللہ تمہارے اعمال ضائع نہ کرے گا۔ اللہ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب السنة۔ باب الدليل على زيادة الإيمان۔ (اپنے طرق سے صحیح ہے۔)]

(۱۳۲۳) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ' لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

۱۳۲۳۔ ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے: ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے' اور اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر۔ بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے' کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الدعوات۔ باب ليعزم المسئلة فانه لامكره له]

فَضْلُ الرَّحْمَةِ وَالشَّفْقَةِ عَلَى خَلْقِ اللّٰهِ

اللہ کی مخلوق پر رحمت وشفقت کرنے کی فضیلت

(۱۳۲۴) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ' اِرْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

۱۳۲۴۔ عبداللہ بن عمرو ؓ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو' آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾(الإسراء:۱۱۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو، تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔''

۱۳۲۵۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ))

۱۳۲۵۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول اللہ۔ قل ادعوا اللہ أوادعوا الرحمن]

(۱۳۲۶) حَدِيْثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ هُ رَسُوْلُ إِحْدٰى بَنَاتِهٖ تَدْعُوْهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ۔۔ اَلْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ))

۱۳۲۶۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) کے بھیجے ہوئے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے نزع کی حالت میں ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کو بلا رہی ہیں۔ حدیث طویل ہے اور اس میں ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ اور اللہ بھی اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ قل ادعوااللہ أو ادعواالرحمن]

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهَا الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ))

۱۳۲۷۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں، اور میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته]

(۱۳۲۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ

۱۳۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی

أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ))

خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا، آپ لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں، ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((أَوَ أَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ))، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ''اگر اللہ تعالیٰ نے تم سے رحمت چھین لی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔'' اور ابن نمیر راوی نے (یہ لفظ) بیان کیا کہ تیرے دل سے رحمت (چھین لی گئی ہے)

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الفضائل۔ باب رحمة الصبيان والعيال و تواضعه و فضل ذلك]

(۱۳۲۹) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا أَوْ قَالَ: اِنِّيْ لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا قَالَ: ((وَالشَّاةَ اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ))

۱۳۲۹۔ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو اس پر رحم بھی کرتا ہوں یا یوں کہا کہ میں بکری پر رحم کرتا ہوں کہ اس کو ذبح کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو بکری پر رحم کرے گا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۳/ ۴۳۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ إِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ

ذبح اور (شرعی جواز کے وقت) قتل اچھے انداز سے کرنے اور چھری تیز کرنے کی فضیلت

۱۳۳۰۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ۔ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ))

۱۳۳۰۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے ہر کام کو اچھے طریقے سے کرنا ضروری قرار دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ مِنْ طَرِيْقِ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِلَفْظٍ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

اور طیالسی کی روایت میں شعبہ عن خالد الحذاء کے طریق میں یہ لفظ ہیں کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر کام کو اچھے طریقے سے کرنا پسند کرتے

يُحِبُّ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

ہیں پس جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو......" آخر حدیث تک

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلطِّبْرَانِيِّ بِلَفْظِ الطَّيَالِسِيِّ وَزَادَ: ((مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ))

اور طبرانی کی روایت میں طیالسی کے الفاظ کے علاوہ زائد بات یہ ہے "احسان کرنے والا (اللہ تعالیٰ) احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصید۔ باب الأمر بإحسان الذبح والقتل و تحدید الشفرة و مسند طیالسی۔١٢١٥۔ الطبرانی فی الکبیر ٧/ ٢٧٤۔ ٢٧٦۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٣٣١) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا يَغْفِرُاللّٰهُ لَكُمْ وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ))

١٣٣١۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے گا بات سن کر عمل نہ کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے اور جان بوجھ کر گناہ کر کے اس پر اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔"

تخریج : [الأدب المفرد للبخاری۔ حدیث ٣٨٠]

(١٣٣٢) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوْا وَإِذَا عَاهَدُوْا أَوْفَوْا وَإِنِ اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوْا فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ))

١٣٣٢۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حاکم (خلیفہ) قریشی ہوں گے جب حکومت کریں گے تو عدل وانصاف کریں گے۔ اور جب وعدہ کریں گے تو پورا کریں گے۔ اور جب رحم طلب کیے جائیں گے، تو رحم کریں گے۔ پس جو ایسا نہیں کرے گا تو اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ ان کے کسی فرض ونفل کو قبول نہیں کرے گا۔"

تخریج : [مسند طیالسی ٢١٣٣۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٣٣٣) حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مَرْفُوْعًا: ((مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرٌ فِيْ مَوَازِيْنِكَ))

١٣٣٣۔ عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو تو اپنے خادم سے کام میں تخفیف کرے گا وہ تیرے لیے تیرے ترازو میں اجر وثواب ہوگا۔"

تخریج : [المنتخب لعبد بن حمید۔١/ ٢٥٨۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٣٣٤) حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ فَإِذَا جَلَسَ

١٣٣٤۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ واپس آنے تک (اللہ کی) رحمت میں ہوتا ہے۔ پس جب وہ (مریض کے

اغْتَمَسَ فِيهَا))

پاس) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس (رحمت) میں ڈوب جاتا ہے۔"

تخریج : [مسند أحمد۔ ۳/ ۳۰۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۳۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ الْأَلْهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ))

۱۳۳۵۔ محمد بن زیاد الہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کرے گا' ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جبکہ میرے رب کی تین مٹھیوں میں جو لوگ آئیں گے۔ انہیں بھی جنت میں داخل کرے گا۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب و بعض من يشفع له۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۳۶) قَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَذَابَهَا بَيْنَهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلٰى كُلِّ امْرِيءٍ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْأَدْيَانِ فَقَالَ: هٰذَا يَكُوْنُ فِدَاءَكَ مِنَ النَّارِ))

۱۳۳۶۔ ابو بردہ کہتے ہیں' مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک یہ امت رحم کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب ان کے درمیان بنا دیا ہے (آپس میں پیش آنے والی تکالیف اور مصائب)۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر فرد کو' دوسرے اہل ادیان (یہودی' عیسائی وغیرہ) میں سے ایک ایک آدمی دے دیا جائے گا تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: یہ تیرا جہنم کی آگ سے فدیہ ہے۔"

تخریج : [مسند أحمد۔ ۴/ ۴۰۸]

(۱۳۳۷) حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فِي الشَّفَاعَةِ مُطَوَّلًا وَ فِيْهِ:((حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي اسْتِيْفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ

۱۳۳۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شفاعت کے بارے میں بیان کردہ طویل حدیث' جس میں ہے' جب مومنوں کو جہنم سے چھٹکارا ہوگا' تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی اپنے حق کے لیے اتنا جھگڑنے والا نہیں ہے جتنے وہ اللہ سے قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے لیے جھگڑنے والے ہوں گے جو جہنم میں ہوں گے۔ وہ کہیں گے ہمارے رب! یہ لوگ (جو اب جہنم میں ہیں) ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے'

فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهَا. فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ۔۔۔)) اَلْحَدِيْث۔

وَ فِيْهِ :((فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَ شَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهَرٍ فِيْ أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ۔۔۔))اَلْحَدِيْث۔

نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے' پس ان کو کہا جائے گا کہ اچھا جاؤ اور جہنم سے ان لوگوں کو نکالو جن کو تم پہچانتے ہو ان کی صورتیں جہنم پر حرام ہو جائیں گی (یعنی جہنم کی آگ ان کی صورت کو نہ بدل سکے گی تا کہ مومن ان کو پہچان لیں) پس مومن بہت سے آدمیوں کو جہنم سے نکال لیں گے۔ ان میں سے بعض کی پنڈلیوں تک آگ پہنچی ہو گی' بعض کی گھٹنوں تک۔ پھر وہ کہیں گے' ہمارے رب! اب تو جہنم میں ان آدمیوں میں سے کوئی نہیں بچا' جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا (یعنی روزہ' نماز اور حج کرنے والوں میں سے اب کوئی نہیں رہا)۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔ پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھلائی پاؤ اس کو بھی نکال لاؤ''...... آخر حدیث تک۔ اور اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتے اور نبی اور مومن سب سفارش کر چکے' اب اس ذات کے سوا تو کوئی باقی نہیں رہا جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والی ہے۔ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) ایک مٹھی آدمیوں کی جہنم سے نکالے گا اور اس میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی بھی کوئی بھلائی (نیکی) نہیں کی ہو گی' وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس نہر میں ڈال دے گا جو جنت کے دروازوں پر ہو گی''۔۔۔ آخر حدیث تک

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب معرفة طريق الرؤية]

فَضْلُ سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی فضیلت

(۱۳۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَ نُؤْمِنُ بِكَ قَالَ: ((وَ تَفْعَلُوْنَ)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((فَدَعَا فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ: إِنْ شِئْتَ أُصْبِحُ لَهُمُ

۱۳۳۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' قریش نے نبی کریم ﷺ سے کہا' آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دے' تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم ایسا کرو گے۔'' قریش نے کہا' ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' آپ نے دعا کی تو جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آ کر کہا: آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے۔ کہ

الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ: ((بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ))

اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے صفا پہاڑ سونے کا بنا دیتا ہوں' لیکن جو اس کے بعد ان میں سے کفر کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا' جو میں تمام جہان والوں میں سے کسی کو بھی نہیں دوں گا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''بلکہ (میں ان کے لیے) توبہ و رحمت کا دروازہ پسند کرتا ہوں۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ا/ ۲۴۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الرَّحْمَةِ وَالشَّفْقَةِ وَالْقِيَامِ عَلَى الْأَوْلَادِ

اولاد کی دیکھ بھال اور ان پر رحمت وشفقت کرنے کی فضیلت

(۱۳۳۹) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ))

۱۳۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی نیک عورت ہوتی ہے' جو اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب میں اس کی بہت عمدہ نگہبان ونگران ثابت ہوتی ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الی من ینکح وأیّ النساء خیر......]

(۱۳۴۰) حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ مَرْفُوْعًا: ((تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَوَادِّهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى))

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ......)) اَلْحَدِيْثُ۔

۱۳۴۰۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم ومحبت اور محبت وشفقت کے ساتھ پیش آنے میں ایک جسم جیسا پاؤ گے' کہ جب اس کا کوئی عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے' تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ''مومنوں کی مثال آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور رحمت وشفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند ہے......'' باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخریج : [البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الناس والبهائم۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تراحم المؤمنین و تعاطفهم]

(۱۳۴۱) حَدِیْثُ أَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِیْ دُعَاءً أَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ:((قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا، وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ))

۱۳۴۱۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں' جو میں اپنی نماز میں مانگتا رہوں' آپ نے فرمایا:''یہ پڑھا کرو۔اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے' اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔پس تو مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے' اور مجھ پر رحم فرما' بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء فی الصلاۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء۔ باب الدعاء قبل السلام]

(۱۳۴۲) حَدِیْثُ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا:((لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَ غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَ ذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ))

۱۳۴۲۔ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر]

فَضْلُ رَحْمَةِ الْبَهَائِمِ

جانوروں پر رحم کرنے کی فضیلت

(۱۳۴۳) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا کَلْبٌ یَلْهَثُ یَأْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ کَانَ بَلَغَ بِیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ ثُمَّ أَمْسَکَهٗ بِفِیْهِ فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: ((فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ))

۱۳۴۳۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی' اس نے ایک کنواں پایا تو اس میں اتر کر اس نے پانی پیا' پھر باہر نکل آیا۔ وہیں ایک کتا تھا جو پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ پس اس آدمی نے (دل میں) کہا' اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس نے ستایا ہے' جس طرح میں اس کی شدت کی وجہ سے بے حال ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اسے اپنے منہ سے پکڑے باہر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ پس اللہ نے اس کے اس عمل اور جذبے کی قدر کی اور اسے معاف فرما دیا۔'' (یہ سن کر) صحابہ کرام نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمارے لیے چوپایوں (پر ترس کھانے) میں بھی اجر ہے؟ آپ

نے فرمایا: ''ہاں ہر تر جگر والے (جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال) میں اجر ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الشرب۔ باب فضل سقی الماء و کتاب المظالم۔ باب الآبار علی الطریق۔ و صحیح مسلم' کتاب السلام۔ باب فضل ساقی البھائم المحترمة وإطعامھا]

(١٣٤٤) حَدِيْثُ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ))

۱۳۴۴۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے اور اس سے انسان اور جانور کھاتے ہیں تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الناس و البھائم]

فَضْلُ رَحْمَةِ الصَّغِيْرِ وَإِكْرَامِ الْكَبِيْرِ

چھوٹے پر رحم کرنے اور بڑے کی عزت و تکریم کرنے کی فضیلت

(١٣٤٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا))

۱۳۴۵۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے' اور وہ (شعیب) اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کا ہم (مسلمانوں) سے کوئی تعلق نہیں' جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا' اور ہمارے بڑے کے شرف و فضل کو نہیں پہچانتا۔''

اور ایک روایت میں ہے۔ ''ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة۔ وجامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی رحمة الصبیان۔ (روایت صحیح ہے)]

(١٣٤٦) عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ' فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۳۴۶۔ انصار کے آزاد کردہ غلام بشیر بن یسار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے ان کو بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ وہیں قتل کر دیے گئے۔ پھر عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مقتول ساتھی (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے مقدمہ میں گفتگو کی پہلے عبدالرحمٰن نے

فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ۔ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) قَالَ يَحْيٰى: لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ۔ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ ' فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَسْتَحِقُّوْنَ قَتِيْلَكُمْ۔ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ۔ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ: ((فَتُبْرِؤُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ أَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' قَوْمٌ كُفَّارٌ: فَوَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ)۔

بات کرنا چاہی جو سب سے چھوٹے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کی بڑائی کرو'' یحییٰ رحمہ اللہ نے اس کا مقصد یہ بیان کیا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے'' انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا' (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم اٹھوا کر تم سے چھٹکارا پالیں گے۔'' انہوں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ! یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا بھروسہ) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے وارثوں کو اپنی طرف سے دیت ادا کر دی۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اس مقتول کی دیت ادا کر دی۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مقتول کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إکرام الکبیر و یبدأ الأکبر بالکلام والسؤال و کتاب الدیات۔ باب القسامة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب القسامة۔ الباب الأول]

فَضْلُ الصَّمْتِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ

بھلائی کی بات کے علاوہ خاموش رہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کی فضیلت

(۱۳۴۷) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

۱۳۴۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے...... '' آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب حفظ اللسان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب اللقطة۔ باب الضیافة و نحوه]

(۱۳۴۸) وَحَدِيْثُ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ

۱۳۴۸۔ ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے

مَرْفُوْعًا:((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ))

فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔''

تخریج : [البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلایؤذجارہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب تحریم إیذاء الجار]

(١٣٤٩) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ))

۱۳۴۹۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا' اللہ کے رسول! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان محفوظ رہیں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب أی الإسلام أفضل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔باب بیان تفاضل الإسلام]

(١٣٥٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ))

۱۳۵۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے چھوڑ دے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ]

(١٣٥١) حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ))

۱۳۵۱۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرم گاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

وَلَفْظُ التِّرْمَذِيِّ:((مَنْ يَتَكَفَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلْ لَهُ الْجَنَّةَ))

اور ترمذی شریف کے لفظ ہیں: ''جو مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حفظ اللسان۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الزھد

۔باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ (یہ روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۵۲) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ شَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۱۳۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جس شخص کو اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (شرم گاہ) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ قَوْلِ الْخَيْرِ وَالسُّكُوْتِ عَنِ الشَّرِّ

اچھی بات کہنے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرنے کی فضیلت

(۱۳۵۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُعَاذٌ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ يَوْمَنَا قَبْلَ يَوْمِكَ رَأَيْتُ إِنْ كَانَ شَيْءٌ وَ لَا نَرٰى شَيْئًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَيُّ الْأَعْمَالِ نَعْمَلُهَا بَعْدَكَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نِعْمَ الشَّيْءُ الْجِهَادُ وَالَّذِيْ بِالنَّاسِ أَمْلَكُ مِنْ ذٰلِكَ فَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ)) قَالَ نِعْمَ الشَّيْءُ الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ فَذَكَرَ مُعَاذٌ كُلَّ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ ابْنُ آدَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ عَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ)) قَالَ فَمَاذَا بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ عَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى فِيْهِ قَالَ

۱۳۵۳۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنی سواری پر نکلے' آپ کے صحابہ کرام آپ کے ساتھ تھے۔ پس معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کے رسول! میرے والد آپ پر قربان ہوں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارا دن (موت) آپ کے دن سے پہلے کرے' میں سوچتا ہوں کہ اگر کوئی بات ہو جائے (یعنی آپ کی موت) اور ہم ان شاء اللہ (آپ کی موت) نہیں دیکھیں گے۔ (لیکن اگر آپ کی موت ہم سے پہلے ہو جائے تو) ہم آپ کے بعد کون سے اعمال کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ (کیونکہ) جہاد بہت اچھی چیز ہے اور وہ چیز جس کی لوگ اس سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں' پس روزہ اور صدقہ ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزہ اور صدقہ اچھی چیزیں ہیں۔'' معاذ رضی اللہ عنہ نے ہر اس نیکی کا ذکر کیا جو ابن آدم کرتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے اس سے بہتر چیز بھی ہے۔'' معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں لوگوں کے لیے اس سے بہتر چیز کون سی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منہ مبارک کی

((الصَّمْتَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.)) قَالَ: وَهَلْ نُؤَاخَذُ بِمَا تَكَلَّمَتْ بِهِ أَلْسِنَتُنَا فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخِذَ مُعَاذٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ إِلَّا مَانَطَقَتْ بِهِ أَلْسِنَتُهُمْ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَسْكُتْ عَنْ شَرٍّ قُوْلُوْا خَيْرًا تَغْنَمُوْا وَاسْكُتُوْا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوْا))

طرف اشارہ کیا کہ ''بھلائی کی بات کرنے کے علاوہ خاموشی اختیار کرنا'' معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا ہم اپنی زبانوں سے جو کلام کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کی ران پر (تنبیہ کے لیے) مار کر فرمایا: ''معاذ! تیری ماں تجھ کو گم پائے (عرب یہ کلمہ بولتے ہیں' لیکن اس کا معنی مقصود نہیں ہوتا) یا اس کو ایسی بات فرمائی جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔ (پھر فرمایا کہ) لوگ جہنم میں اوندھے منہ اپنی زبانوں کی وجہ سے گرائے جائیں گے۔ پس جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو اچھی بات کرنی چاہیے یا بری بات کرنے سے خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ اچھی بات کہو گے غنیمت حاصل کرو گے' بری بات کہنے سے رک جاؤ سلامتی میں رہو گے۔''

تخریج : [المستدرك للحاكم۔۴/ ۲۸۶۔۲۸۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلصُّمْتُ سَبَبٌ لِلسَّلَامَةِ وَالنَّجَاةِ

خاموشی' سلامتی ونجات کا سبب ہے

(۱۳۵٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ صَمَتَ نَجَا))

۱۳۵۴۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب من كان يؤمن بالله فليكرم ضيفه۔ (اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

(۱۳۵۵) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ' قَالَ:((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَاتَخَافُ عَلَيَّ' فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ' ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا))

وَ فِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ وَغَيْرِهٖ: قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلٰى لِسَانِ نَفْسِهٖ

۱۳۵۵۔سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسی بات بتلایئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس بات کا اقرار کرو کہ میرا رب اللہ ہے' پھر اس پر جم جاؤ۔'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ خطرے والی چیز' جس کا آپ کو مجھ سے ڈر ہو' کیا ہے؟ تو آپ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا: ''یہ''

اور ابوداؤد طیالسی کی ایک روایت ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزھد۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ مسند طیالسی۔۱۲۳۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۵٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ ارْتَقَى الصَّفَا فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: يَالِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ وَاسْكُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِيْ لِسَانِهٖ))

۱۳۵٦۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صفا پہاڑی پر چڑھے تو اپنی زبان کو پکڑا پھر فرمایا: اے زبان! تو اچھی بات کر، فائدے میں رہے گی، اور بری بات کرنے سے خاموش رہ، شرمندگی سے محفوظ رہے گی۔ پھر فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابن آدم کی اکثر غلطیاں اس کی زبان میں ہیں۔''

تخریج : [الکبیر للإمام الطبرانی۔۱۰/ ۱۴۴٦۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۵۷) حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى مَرْفُوْعًا: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْلَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ ((فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوْفِ)) قَالَ: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ))

۱۳۵۷۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اگر کوئی چیز کسی کو صدقہ کے لیے میسر نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ نہ کر سکے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے'' انہوں نے عرض کیا، اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا فرمایا اچھائی کا حکم کرے'' عرض کیا گیا، اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ نے فرمایا: ''پھر برائی سے رکا رہے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب کل معروف صدقة۔ و کتاب الزکوٰة۔ باب علی کل مسلم صدقة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوة۔ باب بیان أن اسم الصدقة......]

(۱۳۵۸) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ))

۱۳۵۸۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں ان اعمال میں سے بعض نہ کر سکوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''تو لوگوں سے اپنی برائی کو روک لے۔ اس لیے کہ وہ تیری طرف سے تیرے نفس پر صدقہ ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العتق۔ باب أی الرقاب آفضل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الإيمان۔ باب بيان كون الإيمان بالله أفضل الأعمال]

(١٣٥٩) حَدِيْثُ الْبَرَاءِ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ...... اَلْحَدِيْثُ ...... فَإِنْ لَّمْ تَطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ))

۱۳۵۹۔ براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ (حدیث طویل ہے اور اس میں ہے کہ) آپ نے فرمایا: ''اگر تو ان سب اعمال کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے صرف خیر و بھلائی کی بات کر۔''

تخریج: [مسند أحمد۔ ۴/ ۲۹۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلٰى نَفْسِهٖ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ

اللہ سے حیا کرتے ہوئے مومن کی اپنی ستر پوشی کرنے کی فضیلت

(١٣٦٠) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَ قَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَ كَذَا، وَ قَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ))

۱۳۶۰۔ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے ان کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرتا ہے اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں، فلاں برا کام کیا تھا، رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ اپنے بارے میں خود ہی اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔''

تخریج: [صحيح البخاری۔ كتاب الأدب۔ باب ستر المؤمن على نفسه۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الزهد۔ باب النهي عن هتك الإنسان ستر نفسه]

(١٣٦١) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى ؟ قَالَ: ((يَدْنُوْ أَحَدُكُمْ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ وَ

۱۳۶۱۔ صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص (جو گناہ گار ہوگا) اپنے رب سے نزدیک ہو جائے گا، حتیٰ کہ وہ اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور فرمائے گا،

يَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟فَيَقُولُ نَعَمْ: فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ))

تو نے یہ کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا' ہاں۔ تو اللہ فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کیے تھے؟ وہ کہے گا' ہاں۔ تو (اللہ تعالیٰ) اس سے (سارے گناہوں کا) اقرار کرالے گا پھر فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے تو آج میں تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ:((إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ۔۔۔)) اَلْحَدِيثُ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ مومن کو قریب کرے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر فرمائے گا......'' بقیہ حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخريج : [صحيح البخاری۔ كتاب الأدب۔ باب ستر المؤمن على نفسه۔ و كتاب المظالم۔ باب قول الله تعالىٰ ألالعنة الله على الظالمين]

فَضْلُ مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُؤْمِنٍ فِي الدُّنْيَا وَ كَذَا مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

دنیا میں کسی مومن کی ستر پوشی کرنے والے' اور جس کی اللہ ستر پوشی کرے' اس کی فضیلت

(١٣٦٢) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَ فِيهِ :((وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۱۳۶۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

تخريج : [صحيح البخاری۔ كتاب المظالم۔ باب لایظلم المسلم المسلم ولایسلمه۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب تحريم الظلم]

(١٣٦٣) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا:((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ' وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔۔۔)) اَلْحَدِيثُ۔

۱۳۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی' اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ اور جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا......'' آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الدعوات۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر]

(١٣٦٤) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا

۱۳۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَسْتُرُاللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اللہ جس شخص کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

وَ فِي رِوَايَةٍ:((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اور ایک روایت میں ہے: ”جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب البروالصلة- باب بشارة من ستر الله تعالىٰ عيبه فى الدنيا بأن يستر عليه فى الآخرة]

(١٣٦٥) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِمْ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ۔ وَ سِهَامُ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: اَلصَّوْمُ، وَالصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ۔ لَا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عَبْدًا فَيُوَلِّيَهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَمْ أَخَفْ أَنْ آثَمَ : لَا يَسْتُرُاللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهِ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ))

۱۳۶۵۔عائشہ ؓ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ”تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اللہ اس شخص کو جس کا اسلام میں کچھ حصہ ہے اس کی طرح نہیں کرے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ روزہ نماز اور صدقہ۔ اللہ جس شخص کو (دنیا میں) دوست رکھتا ہے۔ قیامت کے دن ایسے نہیں ہوگا کہ وہ اسے کسی اور کے سپرد کر دے اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہوگا۔ اور چوتھی بات اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں تو میں گناہ گار ہونے سے نہیں ڈرتا۔ اور اللہ جس شخص کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

تخريج : [مسند أبي يعلى- حديث ۴۵۶۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ

بھائی کی عزت کا دفاع کرنے والے کی فضیلت

(١٣٦٦) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۱۳۶۶۔ابودرداء ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ قیامت والے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔“

تخريج : [جامع الترمذي- أبواب البر والصلة- باب ماجاء فى الذب على عرض المسلم۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ سَلَامَةِ الصَّدْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا﴾(الحشر:۹)

(حسد وبغض سے) سینہ محفوظ رکھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی اور وہ اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے۔''

(۱۳٦٧) أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوْئِهِ قَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِيْ يَدِهِ الشِّمَالِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ النَّبِيُّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ ... اَلْحَدِيْثُ

۱۳٦٧۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا'' تو ایک انصاری آیا اس کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور اس کی جوتی اس کے بائیں ہاتھ میں تھی پس جب دوسرا دن ہوا تو پھر آپ نے ایسے ہی فرمایا تو پہلے کی طرح وہی آدمی آیا تیسرے دن بھی ایسے ہی ہوا...... آخر حدیث تک

وَفِيْهِ قِصَّةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَعَ هٰذَا الرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّيْ لَا حَيْتُ أَبِيْ فَأَقْسَمْتُ أَنْ لَّا أَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤْوِيَنِيْ إِلَيْكَ حَتّٰی تَمْضِيَ فَعَلْتُ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ يَأْتِ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيَالِيَ الثَّلَاثِ فَلَمْ يَرَهُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَّ وَ تَقَلَّبَ عَلٰی فِرَاشِ ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ كَبَّرَ حَتّٰی يَقُوْمَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ غَيْرَ أَنِّيْ لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا ... اَلْحَدِيْثُ

وَلَمَّا سَأَلَهُ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

اس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس آدمی کے ساتھ ایک واقعہ مذکور ہے پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، میں نے اپنے باپ کو دیکھا اور ان سے کہا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ میں تین دن آپ کے پاس نہیں آؤں گا (لہٰذا آپ مجھے تین دن باہر رہنے کی اجازت دیں) اور اس آدمی سے کہا کہ آپ مجھے اپنے پاس ٹھہرنے دیں (تاکہ میں آپ کے معمولات دیکھ سکوں) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ وہ اس آدمی کے پاس یہ تین راتیں رہے (جن کی اپنے والد سے اجازت لی تھی) پس وہ آدمی رات کو کچھ بھی قیام نہیں کرتا تھا مگر جب بیدار ہوتا یا بستر پر کروٹ بدلتا تو اللہ کا ذکر کرتا اور اللہ اکبر کہتا یہاں تک کہ وہ صبح کی نماز کے لیے اٹھتا البتہ میں نے اس سے خیر و بھلائی کی بات ہی سنی (کوئی بے ہودہ بات نہیں سنی) اور جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے نبی کریم ﷺ کی اس بات کے متعلق سوال کیا

الْجَنَّةِ......))

فَقَالَ: مَاهُوَ إِلَّا مَارَأَيْتَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غِشًّا وَلَا أَحْسُدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: هٰذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ وَلَا نُطِيقُ۔

کہ ''تمہارے پاس ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا'' تو اس نے جواب دیا کہ مجھے تو اپنے آپ میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی البتہ اتنی بات ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کینہ نہیں اور میں کسی آدمی سے اس کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمت واحسان پر حسد نہیں کرتا۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہی وہ خصوصی بات ہے جو آپ میں موجود ہے لیکن ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

تخريج : [مسند أحمد ۳/ ۱۶۶۔ (روایت صحیح ہے دیکھئے مسند احمد : ۲۰/ ۱۲۵)]

فَضْلُ سَلَامَةِ الصَّدْرِ وَتَرْكِ الْحَسَدِ

سینہ محفوظ رکھنے اور ترک حسد کی فضیلت

(۱۳۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُونُوا عِبَادَاللّٰهِ إِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَ عِرْضُهُ))

۱۳۶۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایک دوسرے پر حسد کرو نہ خرید وفروخت میں قیمت بڑھا کر ایک دوسرے کو دھوکا دو نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے اعراض اور بے رخی کرو اور نہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا کرے' اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے سہارا چھوڑے اور نہ اسے حقیر جانے' تقویٰ یہاں ہے'' اور آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا (کہ تقویٰ یہاں ہے) ''ایک شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے' ہر مسلمان کا خون' اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَ أَشَارَبِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ۔

اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے'' اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب تحريم ظلم المسلم وخذله......]

(۱۳۶۹) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ

۱۳۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے

الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا))

ہیں' پس ہر اس آدمی کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (کسی مسلمان) بھائی کے درمیان رنجش ہو۔ پس کہا جاتا ہے' ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں' ان دونوں کو مہلت دے دو تا کہ وہ صلح کر لیں' ان دونوں کو صلح کرنے تک مہلت دو۔''

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب ماینھی عن الفحشاء و التھاجر]

(۱۳۷۰) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ)) قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ))

۱۳۷۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا' تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر صاف دل' سچی زبان والا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا' سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں ''مخموم القلب'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرنے والا' صاف ستھرا دل' جس میں کوئی گناہ ہو نہ زیادتی' اور نہ اس میں خیانت وحسد ہو۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه۔ أبواب الزھد۔ باب الورع و التقوىٰ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۷۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَفِيهِ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ......))

۱۳۷۱۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور اس میں ہے) ''اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں وہ حکمران جو انصاف کرنے والا اور اعمالِ خیر کی توفیق دیا گیا ہو' وہ آدمی جو ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے مہربان اور نرم دل ہو اور سوال سے بچنے والا وہ شخص جو عیال دار ہونے کے باوجود کسی سے سوال نہ کرے۔''

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و صفة نعیمھا و آھلھا۔ باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا أھل الجنة و أھل النار]

فَضْلُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''ان کے اکثر مصلحتی مشورے بے خیر ہیں' ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں

إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء:١١٤)

میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (الأنفال:١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو' اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الحجرات:١٠)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں' پس اپنے بھائیوں کے مابین صلح کرا دیا کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء:١٢٨)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"یہ کہ وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہت بہتر چیز ہے۔"

مِنْ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ وَدَرَجَةِ الْإِصْلَاحِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور عدل و انصاف قائم کرنے کی فضیلت اور اسلام میں صلح کا مقام

(١٣٧٢) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ))

۱۳۷۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے' ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے' اس کا دو آدمیوں کے درمیان (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔"

وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ)) قَالَ ((تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ))..... اَلْحَدِيثُ۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے:"لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے' ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔" فرمایا: "تیرا دو آدمیوں کے درمیان (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔"

تخریج : [صحيح البخاري- كتاب الصلح- باب فضل الإصلاح بين الناس والعدل بينهم- و صحيح مسلم- كتاب الزكوة- باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

(١٣٧٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِدَرَجَةٍ أَفْضَلَ مِنَ

۱۳۷۳۔ابو درداء رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا:"کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں' جو نماز' روزہ اور

الصَّلاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوْا: بَلٰی قَالَ:((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ))

صدقہ سے افضل ہے؟'' صحابہ کرام نے کہا' کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''آپس میں اصلاح کرنا اور آپس میں بگاڑ و اختلاف تو مونڈنے والا ہے۔'' (یعنی دین کو ختم کرنے والا ہے۔)

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری ۳۹۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَصَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَ خُلُقٍ حَسَنٍ))

۱۳۷۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''آدم کے بیٹے کا کوئی عمل' نماز' لوگوں میں صلح کرانے اور اچھے اخلاق سے افضل نہیں۔''

تخریج : [تاریخ الکبیر للإمام البخاری۔ ۱/ ۱/ ۶۳۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

وَ فِي الْبَابِ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :﴿فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الحجرات:۹)

اور اس باب میں اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو' بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

(۱۳۷۵) وَحَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا : ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ۔ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ اَلَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوْا))

۱۳۷۵۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے پاس' نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں طرف ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے حکم' اپنے گھر والوں' اور ان کاموں میں جو ان کے سپرد ہیں انصاف کا اہتمام کرتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارۃ۔ باب فضل الإمام العادل و عقوبة الجائر]

لَيْسَ مَنْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ كَاذِبًا

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا

(۱۳۷۶) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا))

۱۳۷۶۔ابن شہاب بیان کرتے ہیں' حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خبر دی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے۔ پس وہ بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کرتا ہے۔''

وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ:((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''دو آدمیوں کے درمیان صلح کے

يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا))

لیے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں' جبکہ وہ بھلائی کی بات کرتا ہے اور بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے۔''

وَزَادَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبُ، وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا))

اور ابن شہاب رحمہ اللہ نے زائد بات یہ بیان کی کہ (ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا)' میں نے آپ ﷺ کو ان باتوں میں سے جسے لوگ جھوٹ کہتے ہیں'' تین کے سوا کسی بات میں جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا' لڑائی کے بارے میں' لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں' اور آدمی کی اپنی بیوی سے اور عورت کی اپنے خاوند سے گفتگو کرنے میں۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر و الصلة۔ باب تحریم الکذب و بیان المباح منه]

(١٣٧٧) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ))

١٣٧٧۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن نبی کریم ﷺ حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائے۔ پس آپ منبر پر چڑھے تو فرمایا: ''یہ میرا بیٹا سردار ہے اور یقیناً اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما]

تشریح : اس حدیث شریف میں آپ ﷺ کی بیان کردہ پیشین گوئی ٤١ھ میں پوری ہوئی' جب حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام سے کوفہ میں دعوت دے کر چند شرائط پر ان سے صلح کی' اور نماز جمعہ کے بعد خود اور اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہ اور دوسرے ساتھیوں سمیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کو متفقہ طور پر امیر المومنین و امام المسلمین تسلیم کیا۔ جس کی تفصیلات کتب تاریخ میں موجود ہیں۔

فَضْلُ الصِّدْقِ

سچائی کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(المائدة:١١٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا' ان کو باغ ملیں گے' جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں' یہ بڑی کامیابی ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصَّادِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ﴾ (الأحزاب:٢٤)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔''

أَيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِالْجِهَادِ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصَّادِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا تاکہ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔

وَالْآيَةُ الَّتِيْ قَبْلَهَا ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ (الأحزاب : ٢٣)

اور جو آیت اس سے قبل احزاب میں ہے۔ ''مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ سے کیا تھا اسے سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔''

فَضْلُ الصِّدْقِ وَمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا

سچائی اپنانے اور جھوٹ ترک کرنے والے کی فضیلت خواہ وہ جھوٹ مزاح کے طور پر ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ﴾ (الأحزاب: ٣٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الزمر: ٣٣-٣٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور جو سچے دین کو لائے، اور جس نے اس کی تصدیق کی، یہی لوگ پارسا ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں، نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے تاکہ اللہ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کیے ہیں ان کا انہیں اچھا بدلہ عطا فرمائے۔''

(١٣٧٨) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ))

١٣٧٨۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اخلاق کو سنوارا۔''

تخریج : [سنن أبي داوٗد۔ كتاب الأدب۔ باب حسن الخلق۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث میں حسنِ اخلاق اور اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کی گئی ہے خاص طور پر جھگڑے وغیرہ سے گریز کرنا چاہیے' خواہ اس کے لیے اپنے حق سے دستبردار ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ ایسے آدمی کے جنتی ہونے کی رسول اللہ ﷺ نے ضمانت دی ہے۔ اسی طرح مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے گریز کرنے والا بھی جنت میں اہم مقام کا مستحق ہے لیکن حسنِ اخلاق سے پیش آنے والا اور معاملات اچھے انداز سے کرنے والا ان دونوں سے افضل ہے کیونکہ اس کا مقام جنت میں سب سے بلند ہوگا۔

(١٣٧٩) حَدِيْثٌ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا۔۔۔ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا))

وَحَدِيْثٌ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَ بَرَّ وَ صَدَقَ))

١٣٧٩۔ (ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ''دونوں سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں' پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کر دیں۔ تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔''

اور ایک حدیث میں ہے: ''بے شک تاجر لوگ قیامت کے دن گناہ گار اٹھیں گے' سوائے اس کے جس نے اللہ کا تقویٰ' نیکی اور سچائی اختیار کی۔''

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب البيوع۔ باب إذابيّن البيعان ولم يكتما و نصحا۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البيوع۔ باب الصدق فی البيع والبيان۔ وجامع الترمذی۔ أبواب البيوع۔ باب ما جاء فی التجار وتسمية النبی ﷺ آیاهم]

فَضْلُ الصِّدْقِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَتَعْلِيْقِ النَّجَاةِ وَالسَّعَادَةِ بِهِ

قول و فعل میں سچائی کی فضیلت اور نجات و سعادت سچائی پر موقوف ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ (التوبة: ١١٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

(١٣٨٠) حَدِيْثُ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ الَّذِیْ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَ نَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ۔ اَلْقِصَّةَ۔۔۔ وَفِيْهَا

١٣٨٠۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں (ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہما) کی توبہ والی حدیث' کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے جس میں رسول اللہ ﷺ اہلِ روم اور شام کے عرب عیسائیوں سے لڑائی کے لیے گئے تھے۔ قصہ طویل ہے اور اس میں کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب مجھے

يَقُوْلُ كَعْبٌ : فَلَمَّا بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَ أَقُوْلُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَ أَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِيْ رَأْيٍ مِنْ أَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ لِيْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنِّيْ لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا۔ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَذُكِرَ مَجِيْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسُؤَالُهُ إِيَّاهُ۔ فَقَالَ لِيْ: ((مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيْتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ۔)) وَذَكَرَ قِصَّتَهُ وَتَوْبَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ قَالَ: وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَبْلَاهُ

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میرا ذہن ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا جس سے میں کل رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکوں؟ اپنے گھر کے ہر عقل مند آدمی سے اس کے متعلق میں نے مشورہ کیا لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آ چکے ہیں تو غلط خیالات میرے ذہن سے نکل گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا (اس کے بعد کعب رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے آنے اور آپ کا ان سے سوال کرنے کا ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کہ ''تم غزوہ میں شریک کیوں نہیں ہوئے' کیا تم نے اپنی سواری نہیں خریدی تھی؟'' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کے سوا کسی دنیادار شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا تو کوئی نہ کوئی عذر گھڑ کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا' مجھے خوبصورتی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ معلوم ہے۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اگر میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آپ کو مجھ پر ناراضگی تو ہو گی لیکن اللہ سے مجھے اپنے اچھے انجام (یعنی معافی) کی پوری امید ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہیں تھا اللہ کی قسم! میں اس سے پہلے کبھی بھی اتنا خوش حال اور طاقت ور نہیں تھا پھر بھی آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے سچی بات بتادی اچھا اب جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے'' اور (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے) اپنا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا ان کی توبہ قبول کرنے کا ذکر کیا اور بیان کیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی

اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِيَ اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبًا مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

خوشی میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی بھر سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہیں لاؤں گا۔ پس اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات اس کی مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا، پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے (ہمارے بارے میں) اپنے رسول ﷺ پر آیت نازل کی تھی۔

﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ﴾ (التوبة:۱۱۷-۱۱۸)

''یقیناً اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی، جنھوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا، اس کے بعد کہ ان میں ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی، بلاشبہ اللہ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔ اور تین شخصوں کے حال پر بھی اللہ نے توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے۔''

حَتّٰى بَلَغَ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبة:۱۱۹)

اللہ کے اس فرمان تک ''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ، فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اللہ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد میری نظر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی جتنی شدید کسی دوسرے کے لیے نہیں فرمائی ہوگی۔ فرمایا کہ ''ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے

رِجْسٌ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ۔ إِلٰى قَوْلِهِ۔۔۔ الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ﴾ (التوبة ٩٥-٩٦)

تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو پس تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کاموں کے بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے۔ یہ اس لیے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ پس اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تو ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المغازی۔ باب حدیث کعب بن مالك۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب توبة کعب بن مالك رضی اللہ عنہ]

(١٣٨١) حَدِيْثُ الْغَارِ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا:((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا۔

١٣٨١۔ غار والی حدیث' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا' ''پچھلے زمانے میں (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں راستے میں جا رہے تھے کہ اچانک بارش نے انہیں آ لیا' پس ان تینوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لے لی۔ (جب وہ اندر چلے گئے) تو غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب تینوں آپس میں یوں کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! ہمیں اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ کی رضا مندی کے لیے کیا تھا چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی (آخر حدیث تک) حدیث طویل ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب حدیث الغار]

مِنْ فَضْلِ الصِّدْقِ وَتَحَرِّيْهِ

صدق اور اس کے اہتمام کی فضیلت

(١٣٨٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ

١٣٨٢۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''سچ کو لازم پکڑو' اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا اہتمام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ اس لیے کہ جھوٹ نافرمانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور بے شک نافرمانی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش

الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)) میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب البروالصلة- باب قبح الكذب وحسن الصدق و فضله- و صحيح البخاری- كتاب الأدب- باب قول الله تعالىٰ يا أيها الذين امنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين و ما ينهى عن الكذب]

تشریح : اس حدیث میں سچائی تلاش کرنے اور اس کا ارادہ کرنے اور اس کا اہتمام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ سچائی نیکی کو مستلزم ہے اور حدیث میں جھوٹ سے اور اس کے چھوڑنے میں سستی و لاپروائی اختیار کرنے سے اجتناب کی تلقین اور تنبیہ کی گئی ہے اور جھوٹ، فجور (گناہ) کو مستلزم ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ﴾ یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔'' (الانفطار: ۱۳-۱۴)

(۱۳۸۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ)) قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ))

۱۳۸۳۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر صاف دل، سچی زبان والا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں ''مخموم القلب'' سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرنے والا صاف ستھرا دل، جس میں کوئی گناہ ہو نہ زیادتی اور اس میں خیانت ہو نہ حسد۔''

تخریج : [سنن ابن ماجه- أبواب الزهد- باب الورع والتقوىٰ- (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصِّدْقِ فِيْ طَلَبِ الشَّهَادَةِ وَالْقَصْدِ لَهَا

صدقِ دل سے شہادت طلب کرنے اور اس کا ارادہ کرنے کی فضیلت۔

(١٣٨٤) عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطٰى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَ كَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا:

۱۳۸۴۔ شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آ کر ایمان لایا، اور آپ کی اتباع کی۔ پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ پس نبی ﷺ نے اس کے متعلق اپنے صحابہ کو وصیت فرمائی کہ اس کا خیال رکھیں، پس جب جہاد ہوا تو اللہ نے (فتح عطا فرمائی اور) اپنے نبی ﷺ کو مالِ غنیمت عطا فرمایا، تو آپ نے اپنے صحابہ میں مالِ غنیمت تقسیم فرمایا اور اس اعرابی کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دیا جو ان کے جانور چرا رہا تھا۔ جب وہ

قَالُوْا: قَسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((قَسَمْتُهُ لَكَ)) قَالَ: مَاعَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلٰى أَنْ أُرْمٰى إِلٰى هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ)) فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَهُوَ هُوَ)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ ((صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ)) ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ))

واپس آیا تو اس کے ساتھیوں نے اس کا حصہ اسے دیا۔ اس نے کہا' یہ کیا ہے؟ اس کے ساتھیوں نے کہا' یہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا حصہ دیا ہے پس وہ یہ حصہ لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ تیرا حصہ دیا ہے۔'' اس اعرابی نے کہا: میں نے اس دنیا کے مال کے لیے آپ کی پیروی نہیں کی' لیکن میں نے تو آپ کی پیروی اس لیے کی ہے حلق کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ اللہ کی راہ میں اس حلق پر تیر کھاؤں' پس شہادت پا کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اللہ سے سچا ہے' تو وہ تجھے سچا کرے گا۔'' پس وہ تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ پھر دشمن سے لڑنے کے لیے نکلے۔ پس وہ (اعرابی) اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا کہ اس کو تیر وہیں لگا' جہاں اس نے اشارہ کیا تھا (یعنی حلق پر)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ وہی اعرابی ہے؟'' انہوں نے کہا' ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ سے سچا وعدہ کیا' پس اللہ نے اس کو سچا کر دیا۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنے جبے میں کفن دیا۔ پھر اس کو آگے رکھ کر اس پر نماز جنازہ پڑھی پس جو نماز میں آپ کی دعاؤں میں سے ظاہر ہوا (یعنی سنا گیا) وہ یہ دعا تھی: ''اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیری راہ میں ہجرت کرنے والا نکلا' پس تیری راہ میں شہید ہو گیا میں اس پر گواہ ہوں۔''

تخریج : [سنن نسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب الصلاة علی الشهداء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٣٨٥) وَحَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ الشَّهَادَةِ))

۱۳۸۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ سے اس کی راہ میں قتل ہونے (یعنی شہادت) کی دعا مانگتا ہے' اللہ اس کو شہادت کا اجر و ثواب عنایت فرما دیتا ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء فیمن سأل الشهادة۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

اَلصِّدْقُ طُمَأْنِيْنَةٌ

سچائی باعث اطمینان ہے

(١٣٨٦) عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ:((دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ))، وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۱۳۸۶۔ ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں، میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا یاد کیا ہے؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ یاد کیے ہیں: ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس کے متعلق تجھے شک و شبہ نہ ہو اسے اختیار کرو اس لیے کہ سچ اطمینان کا باعث اور جھوٹ شک اور بے چینی کا باعث ہے۔'' اور حدیث میں ایک قصہ ہے۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب حديث أعقلها و توكل...... (روایت صحیح ہے۔)]

صِدْقُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ لِمَنْ صَدَقَ الْحَدِيْثَ

سچی گفتگو کرنے والے کا خواب عام طور پر سچا ہوتا ہے۔

(١٣٨٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ رُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأٰى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ))...اَلْحَدِيْثَ۔

۱۳۸۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہو جائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، اور تم میں سے خواب کے لحاظ سے سب سے سچا وہ ہوگا جو تم میں سے گفتگو میں سب سے سچا ہوگا، اور مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) سچے خواب اللہ کی طرف سے خوشخبری ہیں (۲) شیطان کی طرف سے پریشان کن خواب (۳) تحدیثِ نفس (یعنی آدمی جو دن میں سوچتا یا گفتگو کرتا ہے خواب میں بھی وہی دیکھے) اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسند خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور نماز کا اہتمام کرے نیز لوگوں سے اس (خواب) کا تذکرہ نہ کرے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب التعبير۔باب القيد فی المنام۔ و صحيح مسلم۔ أول كتاب الرؤيا]

تشریح : اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگر انسان سچ بولتا رہے اور اس کا التزام کرتا رہے تو اس سے اس کا دل منور رہوگا اور اس کے ادراکات قوی ہوں گے۔ اور حالتِ بیداری میں اس کیفیت کی بناء پر اس کے خواب بھی سچے ہوں گے۔

اس کے برعکس حالتِ بیداری میں کثرت سے جھوٹ بولنے والا' سچے خوابوں سے محروم رہتا ہے' اور اس کے اکثر خواب جھوٹے ہوتے ہیں۔

فَضْلُ الْوَفَاءِ وَالصِّدْقِ فِي الْعَهْدِ وَالْوَعْدِ

سچا وعدہ کرنے اور اس کو پورا کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُثْنِيًا عَلٰى إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا﴾ (مريم:٥٤)

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اس کتاب میں اسماعیل کا واقعہ بیان کر' وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ﴾ (التوبة:١١١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (البقرة:١٧٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور جو عہد کر کے اسے پورا کرنے والے ہیں' تنگ دستی' دکھ درد اور لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں' یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔''

(١٣٨٨) حَدِيثُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ... وَفِيهِ:((إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا۔ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ الْمُحْتَلِمُ۔ فَقَالَ: ((إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي' وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا)) ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ۔ قَالَ: ((حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي' وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا' وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا

١٣٨٨۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ حدیث جس میں ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں' ابوجہل کی ایک بیٹی (جمیلہ نامی) کو پیغام نکاح بھیجا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ میں سنا کہ آپ نے اپنے اس منبر پر صحابہ کرام کو خطاب فرمایا' میں اس وقت بالغ تھا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا: ''فاطمہ (رضی اللہ عنہا) مجھ سے ہے' اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ (اس رشتہ کی وجہ سے) کسی گناہ میں نہ پڑ جائے کہ اپنے دین میں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو''۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے خاندان بنوعبدشمس کے اپنے ایک داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اور دامادی سے متعلق آپ نے ان کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا: ''انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی' جو وعدہ کیا اسے پورا کیا'

تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ((ﷺ)) وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا))

میں کسی حلال (یعنی نکاح ثانی) کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام کو حلال بنا تا ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہوگی۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّيْ وَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَ هَا، وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ)) فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ۔۔۔ اَلْحَدِيْثَ۔

اور ایک روایت میں ہے (آپ نے فرمایا)۔ "حمد وثناء کے بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کرایا' پس اس نے مجھ سے بات کہی تو سچ کہی (یعنی وعدہ پورا کیا) اور بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ اور اس کی پریشانی مجھے پسند نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ کے رسول (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔" (آپ کا یہ ارشاد سن کر) علی رضی اللہ عنہ نے (ابوجہل کی لڑکی سے) نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب فرض الخمس۔ باب ماذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم و عصاه ...... و كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ باب ذكر آصهار النبي ﷺ و منهم أبو العاص بن الربيع]

فَضْلُ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

امانت ادا کرنے اور وعدہ وفا کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾

(المؤمنون:۱۔۱۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی' جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں" اللہ کے اس فرمان تک "جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں' جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں' یہی وارث ہیں' جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

(۱۳۸۹) حَدِيْثُ أَبِيْ سُفْيَانَ مُعَلَّقًا سُؤَالُ هِرَقْلَ لِأَبِيْ سُفْيَانَ وَفِيْهِ: قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ

۱۳۸۹۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے معلق بیان کیا۔ اس میں روم کے بادشاہ ہرقل کے ان سوالات کا تذکرہ ہے جو اس نے (رسول اللہ ﷺ کے بارے میں) ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کیے تھے۔ اور اس میں ہے کہ ہرقل نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا' کہ وہ (محمد ﷺ) تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے

وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ۔۔۔۔۔اَلْحَدِیْثُ مُطَوَّلًا۔

جواب دیا: وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں، اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ وہ ہمیں ان (بتوں) کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے۔ نماز، صدقہ، پاکدامنی، وفائے عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں''......حدیث طویل ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجهاد والسیر۔ باب دعاء النبی ﷺ إلی الإسلام]

(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِیُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((لَا إِیْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَلَهُ))

۱۳۹۰۔ مغیرہ بن شعبہ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں، جس کی امانت نہیں۔ اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۳/ ۲۵۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۹۱) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ أَنْ یُسْلِفَهُ أَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ: ائْتِنِیْ بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا قَالَ: فَأْتِنِیْ بِالْكَفِیْلِ، قَالَ: كَفٰی بِاللّٰهِ كَفِیْلًا قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَیْهِ إِلٰی أَجَلٍ مُسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَهُ، ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا یَرْكَبُهَا یَقْدَمُ عَلَیْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِیْ أَجَّلَهُ فَلَمْ یَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِیْهَا أَلْفَ دِیْنَارٍ وَصَحِیْفَةً مِنْهُ إِلٰی صَاحِبِهِ، ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتٰی بِهَا إِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّیْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَأَلَنِیْ كَفِیْلًا فَقُلْتُ كَفٰی بِاللّٰهِ كَفِیْلًا، فَرَضِیَ

۱۳۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے آدمی سے ایک ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا کہ پہلے میرے پاس ایسے گواہ لاؤ جن کی گواہی پر مجھے اعتبار ہو قرض مانگنے والا بولا کہ گواہ تو بس اللہ ہی کافی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لا، قرض لینے والا بولا کہ ضامن بھی اللہ ہی کافی ہے۔ اس نے کہا تو نے سچی بات کہی چنانچہ اس نے ایک مقرر مدت کے لیے اس کو قرض دے دیا۔ یہ صاحب قرض لے کر بحری سفر پر روانہ ہوئے، اور پھر اپنی ضرورت پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ) کی تلاش کی، تا کہ اس سے دریا پار کر کے اس مقرر مدت تک قرض دینے والے کے پاس پہنچ سکے، جو اس سے مقرر ہوئی تھی (اور اس کا قرض ادا کر دے) لیکن کوئی سواری نہیں ملی۔ آخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا پھر ایک ہزار دینار اور ایک (اس مضمون کا) خط کہ اس کی طرف سے قرض دینے والے کی طرف (یہ دینار بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ بند کر دیا اور اسے دریا پر لے

بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ وَإِنِّيْ جَهَدْتُّ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِيْ لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّيْ أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتٰى بِالْأَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ أَتَيْتُ فِيْهِ. قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّيْ لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ الدِّيْنَارِ رَاشِدًا))

آیا۔ پھر کہا' اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہہ دیا تھا کہ میرا ضامن اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بھی تجھ پر راضی ہوا' اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا جواب بھی میں نے یہی دیا کہ اللہ پاک گواہ کافی ہیں' تو وہ اس پر راضی ہو گیا۔ (اور تو جانتا ہے کہ) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری ملے جس کے ذریعے سے میں اس کا قرض اس تک مدت مقررہ میں پہنچا سکوں' لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی' اس لیے اب میں اس کو تیرے حوالے کرتا ہوں (کہ تو اس تک پہنچا دے)۔ چنانچہ اس نے وہ لکڑی' جس میں رقم تھی' دریا میں بہادی' اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب (قرض دار) واپس ہو چکے تھے اگرچہ فکر اب بھی یہی تھی کہ کسی طرح کوئی جہاز ملے جس کے ذریعے وہ اپنے شہر میں جا سکے دوسری طرف قرض خواہ اسی تلاش میں (بندرگاہ) آیا کہ ممکن ہے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو لیکن وہاں اسے ایک لکڑی ملی وہی جس میں مال تھا۔ اس نے وہ لکڑی اپنے گھر کے ایندھن کے لیے لے لی لیکن جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی نکلا (کچھ دنوں کے بعد جب وہ صاحب اپنے شہر آئے) تو قرض خواہ کے گھر آیا اور (یہ خیال کر کے کہ شاید وہ لکڑی نہ مل سکی ہو دوبارہ) ایک ہزار دینار اس کی خدمت میں پیش کر دیا' اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں تو اسی کوشش میں رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں' لیکن اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لیے سوار ہوا مجھے اپنی کوششوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا یہ تو بتاؤ کہ کوئی چیز کبھی تم نے میرے نام بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا' میں آپ کو بتا تو رہا ہوں کہ مجھے اس سے پہلے کوئی جہاز نہیں ملا' جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا' جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ

صاحب اپنا ہزار دینار لے کر خوش خوش واپس لوٹ گئے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الکفالة۔ باب الکفالة فی القرض والدیون والأبدان وغیرھا]

(۱۳۹۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا أَرْعٰى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ بِمَكَّةَ فَأَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ تَسْقِيْنَا؟)) قُلْتُ إِنِّيْ مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ بِسَاقِيْكُمَا قَالَا: ((فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذْعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ بَعْدُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا فَاعْتَقَلَهَا أَبُوْبَكْرٍ وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الضَّرْعَ فَدَعَا فَحَفَلَ الضَّرْعُ وَأَتَاهُ أَبُوْبَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ فَحَلَبَ ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ سَقَيَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ اقْلِصْ فَقَلَصَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ الطَّيِّبِ يَعْنِي الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :((إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ فَأَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً مَايُنَازِعُنِيْ فِيْهَا أَحَدٌ))

۱۳۹۲۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک نوجوان لڑکا تھا اور مکہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا' میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے' جبکہ وہ دونوں مشرکین سے بھاگ کر ہجرت کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لڑکے! کیا تیرے پاس دودھ ہے جو تو ہمیں پلائے؟" میں نے کہا' میں تو امین ہوں (یعنی بکریاں میرے پاس امانت ہیں) میں تمہیں دودھ نہیں پلا سکتا۔ ان دونوں نے کہا "کیا تمہارے پاس کوئی ایسی نوجوان بکری ہے جس کو ابھی تک نر (بکرا) نہ ملا ہو؟" میں نے کہا ہاں' اور میں ان دونوں کے پاس ایسی بکری لے آیا۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگا کر دعا کی تو اس کے تھنوں میں دودھ بھر گیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس ایک برتن نما پتھر لائے' پس آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوہا۔ پھر آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا۔ پھر انہوں نے مجھے پلایا' پھر آپ نے تھنوں سے فرمایا کہ اپنا دودھ سکیڑ لو' پس اس نے اپنا دودھ سکیڑ لیا' پھر اس کے بعد (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ مجھے یہ اچھا قول یعنی قرآن مجید سکھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو سیکھنے والا لڑکا ہے۔ پس میں نے آپ سے براہ راست ستر (۷۰) سورتیں سیکھیں۔ ان میں (یعنی ان سورتوں کے سیکھنے میں) میرا کوئی مقابل نہیں۔"

تخریج : [مسند طیالسی۔ ۳۵۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۹۳) حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: أَصْحَابُ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ لَمَّا تَوَسَّلُوْا بِأَعْمَالِهِمُ الصَّالِحَةِ' وَفِيْهِ:((فَقَالَ وَاحِدٌ

۱۳۹۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث' جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں' جس میں تین غار والے آدمیوں کا قصہ ہے' جب انہوں نے (اللہ سے دعا مانگتے وقت) اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا تھا۔

مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّيْ عَمَدْتُّ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِيْ يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِيْ: إِنَّمَا لِيْ عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ: اعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ...)) اَلْحَدِيْثُ

اور اس حدیث میں ہے کہ ''ان میں سے ایک نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ! تجھ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا' جس نے ایک فرق (تقریباً ساڑھے سات کلو) چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا' لیکن وہ شخص (ناراض ہوکر) چلا گیا اور اپنے چاول چھوڑ گیا۔ پھر میں نے ایک فرق چاول لے کر اس کی کاشت کی اس سے اتنا کچھ ہوگیا کہ میں نے اس پیداوار میں سے گائے' بیل خرید لیے (کافی عرصہ کے بعد) وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا کہ یہ گائے' بیل کھڑے ہیں ان کو لے جا۔ اس نے کہا' میرے تو صرف ایک فرق (تقریباً ساڑھے سات کلو) چاول تمہارے پاس ہیں میں نے اس سے کہا یہ سب گائے بیل لے جا' کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی آمدنی ہے آخر وہ گائے بیل لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ ایمانداری میں نے تیرے ڈر سے کی تھی تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ اسی وقت وہ پتھر ان (غار والوں) سے کچھ ہٹ گیا.....'' آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب حدیث الغار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الرقاق۔ باب قصة أصحاب الغار الثلاثة......]

اَلْأَمَانَةُ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

امانت' جنت میں جانے کا سبب ہے

(۱۳۹۴) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ أَعْرَابِيًّا فَأَكْرَمَهُ، فَقَالَ لَهُ: ((ائْتِنَا)) فَأَتَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلْ حَاجَتَكَ)) فَقَالَ: نَاقَةٌ نَرْكَبُهَا، وَأَعْنُزًا يَحْلِبُهَا أَهْلِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَزْتُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ)) قَالَ: ((إِنَّ مُوْسٰى لَمَّا سَارَ بِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مِنْ مِصْرَ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟

۱۳۹۴۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس آئے' اس نے آپ کی عزت (مہمانی وغیرہ) کی آپ نے اسے فرمایا: ''ہمارے پاس آنا'' پس وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی کوئی ضرورت طلب کر۔'' اس نے کہا' آپ ایک اونٹنی دے دیں کہ ہم اس پر سواری کریں اور کچھ دودھ دینے والی بکریاں دے دیں تاکہ میرے گھر والے ان کا دودھ دوہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس سے بھی عاجز آگئے کہ تم بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح ہوتے'' (جس نے جنت مانگی تھی تم دنیا مانگتے ہو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلے تو

فَقَالَ عُلَمَاؤُهُمْ: إِنَّ يُوْسُفَ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ أَنْ لَّانَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ: فَمَنْ يَّعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهٖ؟ قَالَ: عَجُوْزٌ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَبَعَثَ إِلَيْهَا فَأَتَتْهُ، فَقَالَ: دُلِّيْنِيْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ قَالَتْ :حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ حُكْمِيْ قَالَ: مَا حُكْمُكِ؟ قَالَتْ: أَكُوْنُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُّعْطِيَهَا ذٰلِكَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ أَعْطِهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ إِلٰى بُحَيْرَةٍ: مَوْضِعُ مُسْتَنْقَعِ مَاءٍ، فَقَالَتْ: أَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ فَأَنْضَبُوْا قَالَتْ: اِحْتَفِرُوْا وَاسْتَخْرِجُوْا عِظَامَ يُوْسُفَ، فَلَمَّا أَقَلُّوْهَا إِلَى الْأَرْضِ إِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ))

راستہ بھول گئے' تو کہنے لگے۔ کیا ماجرا ہے؟ تو بنی اسرائیل کے علماء نے کہا کہ یوسف علیہ السلام نے وفات کے وقت ہم (بنی اسرائیل) سے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پختہ عہد لیا تھا کہ ہم جب بھی مصر سے جائیں تو یوسف علیہ السلام کی لاش اپنے ساتھ لے کر جائیں (کیونکہ انبیاء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں) تو موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: یوسف علیہ السلام کی قبر کی جگہ کون جانتا ہے؟ تو کسی نے بتایا کہ بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بلایا' وہ آ گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس (بڑھیا) سے کہا' مجھے یوسفعلیہ السلام کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا کہ میں قبر تب بتاؤں گی کہ آپ میرا ایک فیصلہ (مطالبہ) مانیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا کیا فیصلہ (مطالبہ) ہے؟ (وہ (بڑھیا) کہنے لگی' میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ناپسند جانا کہ اس کو یہ وعدہ دیں' تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اس کو اس کا فیصلہ (مطالبہ) دے دیں' تو وہ (بڑھیا) ان کو ایک بحیرہ (پانی کی جگہ) پر لے گئی۔ پس اس نے کہا کہ اس پانی کو خشک کرو۔ پس انہوں نے پانی کو خشک کیا۔ اس (بڑھیا) نے کہا کہ (اب) زمین کھود کر یوسف علیہ السلام کی لاش نکال لو۔ پس جب وہ یوسف علیہ السلام کی لاش لے کر سرزمینِ مصر کی طرف چلے تو ان کے لیے راستہ دن کی روشنی کی مانند تھا۔''

تخریج : [مسند أبی یعلی۔ ومستدرك للحاكم۔ ۲/ ۴۰۴]

فَضْلُ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرة: ۲۱۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ کو اس کا علم ہے۔''

وَ قَالَ تَعَالٰى ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ (المزمل : ۲۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الحج:٧٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اور نیک کام کرتے رہو' تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

فَضْلُ مَنْ يَنْصُرُ أَخَاهُ وَيَدْفَعُ عَنْهُ الْأَذٰى

اس شخص کی فضیلت جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور اس سے تکلیف دور کرتا ہے

(١٣٩٥) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَايَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

١٣٩٥۔ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سالم رحمہ اللہ نے ان کو خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا' اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف کو دور کرے گا' اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔"

تخريج : [صحيح البخارى۔ كتاب المظالم۔ باب لايظلم المسلم المسلم ولا يسلمه۔ و صحيح مسلم۔ كتاب البروالصلة۔ باب تحريم الظلم]

فَضْلُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

مومنوں کے ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون کی فضیلت

(١٣٩٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ۔ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا

١٣٩٦۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی بڑی تکلیف دور فرمائے گا' جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی' اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے' جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ جو آدمی ایسے راستے پر چلتا ہے' جس میں وہ علم تلاش کرتا ہے' اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور جو لوگ

اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ آيَاتِهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ......))اَلْحَدِيْثُ۔

اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کتاب کو آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں......"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر]

(۱۳۹۷) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَازَادَ لَهُ)) قَالَ : فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَاذَكَرَ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ۔

۱۳۹۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا' اور دائیں بائیں دیکھنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس شخص کے پاس فالتو سواری ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں' اور جس کے پاس زائد زادِراہ ہو تو وہ اسے دے جس کے پاس زادِراہ نہیں۔"

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس طرح مالوں کی مختلف اقسام کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی شخص کا ضرورت سے زائد چیز پر کوئی حق نہیں۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب اللقطة۔ باب استحباب المواساة بفضول المال]

(۱۳۹۸) حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ:((تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَ تَوَادِّهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى))

۱۳۹۸۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و مہربانی کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و مودّت کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی کرنے میں ایک جسم جیسا پاؤ گے' جب اس کا کوئی حصہ بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم ہی تکلیف میں ہوتا ہے' ایسی تکلیف جس کی وجہ سے نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الناس والبهائم]

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُوْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بِهِ قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ

۱۳۹۹۔ ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہم دیہات کے رہنے والے ہیں' پس آپ ہمیں ایسی چیز سکھائیں جس کے ساتھ اللہ ہمیں فائدہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا:"نیکی کے کسی بھی کام کو ہرگز حقیر مت جاننا خواہ تو اپنے ڈول کا پانی کسی پانی طلب کرنے والے

تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِيْ، وَلَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَإِيَّاكَ وَتَسْبِيْلَ الْإِزَارِ))

کے برتن میں ڈال دے اور خواہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی کے ساتھ بات کرے۔ اور اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکانا۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((وَإِسْبَالَ فَإِنَّهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ وَالْخُيَلَاءُ لَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِنِ امْرُؤٌ سَبَّكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تَسُبَّهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَإِنَّ أَجْرَهُ لَكَ وَوَبَالُهُ عَلٰى مَنْ قَالَهُ))

اور ایک روایت میں ہے: "کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر کی علامت ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اگر کوئی شخص تجھے ایسی گالی دے جو وہ تجھ میں جانتا ہے تو تو اس کو ایسی گالی نہ دے جو تو اس میں جانتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا ثواب تجھے ملے گا، اور اس کا وبال اسی پر ہوگا جس نے یہ بات کی ہے۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ مُطَوَّلًا وَ فِيْهِ: ((لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا وَلَا تَزْهَدَنَّ فِي الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِيْ۔۔)) اَلْحَدِيْثُ

اور مسند احمد میں ایک طویل روایت ہے، اس میں ہے: "تو کسی کو گالی نہ دے، اور نیکی کو حقیر مت جان، اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے پیش آئے، اور اگرچہ تو اپنے ڈول کا پانی کسی پانی طلب کرنے والے کے برتن میں ڈال دے۔" (یعنی یہ بھی نیکی کے کام ہیں) ...... آخر حدیث تک۔

تخریج : [مسند أحمد ۵/ ۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۴۰۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ أَخِيْكَ))

۱۴۰۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نیکی صدقہ ہے، اور تیرا اپنے بھائی کو کشادہ روئی سے ملنا اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی طلاقة الوجه و حسن البشر۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۴۰۱) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

۱۴۰۱۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "مومن، مومن کے حق میں عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔" پھر آپ نے (مزید وضاحت کے لیے) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب فضل تعاون المؤمنین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

البر والصلة۔ باب تراحم المؤمنين و تعاطفهم]

فَضْلُ الشَّفَاعَةِ فِي الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِ الْحُدُوْدِ

حدود کے علاوہ بھلائی کے کاموں میں سفارش کرنے کی فضیلت

(١٤٠٢) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ۔ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ۔ قَالَ : ((اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَاشَاءَ))

۱۴۰۲۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی سوال کرنے والا یا ضرورت مند نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ (شرکاء مجلس سے) فرماتے: ''سفارش کرو پس تم اجر دیئے جاؤ گے۔ اور اللہ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب قول الله تعالىٰ۔ من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها]

فَضْلُ إِعَانَةِ ذَاالْحَاجَةِ

ضرورت مند کی اعانت کرنے کی فضیلت

(١٤٠٣) حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى مَرْفُوْعًا: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْهِ ((فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ))

۱۴۰۳۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے صدقہ کرنا ضروری ہے......'' آخر حدیث تک۔ اور اس میں ہے وہ ''کسی مصیبت زدہ ضرورت مند کی مدد کر دے۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔ باب كل معروف صدقة۔ و كتاب الزكوٰة۔ باب على كل مسلم صدقة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الزكوٰة۔ باب بيان أن اسم الصدقة......]

فَضْلُ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ وَمَنْ دَلَّ الطَّرِيْقَ

سفر میں اپنے بھائی کا سامان اٹھانے اور کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانے کی فضیلت

(١٤٠٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ: يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَ دَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ))

۱۴۰۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا واجب ہے۔ آدمی کا کسی کو اپنی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کرنا صدقہ ہے نماز کی طرف اٹھنے والے ہر قدم میں صدقہ ہے، اور راستہ بتلانا بھی صدقہ ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجهاد والسیر۔ باب فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر]

فَضْلُ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ

بھلائی کی راہنمائی کرنے والے کی فضیلت

(١٤٠٥) عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّیْ أُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ: ((مَا عِنْدِیْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰی مَنْ یَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

۱۴۰۵۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی' میری سواری کا جانور ہلاک ہو گیا ہے' پس آپ مجھے سواری کا جانور دیں۔ آپ نے فرمایا: "میرے پاس نہیں ہے۔" تو ایک آدمی نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو اس کو سواری فراہم کر دے گا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے بھلائی کی راہنمائی کی تو اس کو اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضل إعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب و غیره و خلافته فی أهله بخیر]

(١٤٠٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَی النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ یَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَهُ مَا یَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلٰی آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ كَفَاعِلِهِ))

۱۴۰۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر سواری کے جانور کا مطالبہ کیا لیکن آپ کے پاس اس کے لیے سواری کا جانور نہیں تھا۔ پس آپ نے ایک دوسرے آدمی کا بتایا کہ اس کے پاس جا۔ پس اس آدمی نے اس کو سواری کا جانور دے دیا تو اس نے آ کر نبی ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک خیر کی راہنمائی کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے نیکی کرنے والا۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب العلم۔ باب ماجاء أن الدال علی الخیر كفاعله۔ (روایت حسن ہے۔)]

أَیُّ الشُّهُوْدِ خَیْرٌ

کون سا گواہ بہتر ہے

(١٤٠٧) عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ ! الَّذِیْ یَأْتِیْ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ یُسْأَلَهَا))

۱۴۰۷۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں بہترین گواہ کی خبر نہ دوں' جو طلب کرنے سے پہلے خود گواہی دے۔"

وَفِیْ رِوَایَةِ أَبِیْ دَاوٗدَ: ((اَلَّذِیْ یَأْتِیْ بِشَهَادَتِهِ أَوْ یُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ یُسْأَلَهَا))

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے۔ "جو طلب کرنے سے پہلے گواہی دیتا ہے یا اس کی خبر دیتا ہے۔" عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ (راوی) کو

شَكَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ۔

قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: اَلَّذِيْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ، قَالَ الْهَمْدَانِيُّ: وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ، قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: أَوْيَأْتِيْ بِهَا الْإِمَامَ۔

شک ہوا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ (حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو گواہی کے متعلق بتاتا ہے (کہ میں اس کا گواہ ہوں) لیکن وہ جس کے لیے گواہی دے رہا ہے وہ اس کو نہیں جانتا کہ اس کا کوئی گواہ موجود ہے۔ امام ہمدانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ بادشاہ کو بتاتا ہے کہ وہ اس معاملے کا گواہ ہے۔ امام ابن سرح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ حاکم کو بتاتا ہے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الأقضیة۔ باب بیان خیر الشهود۔ و سنن أبی داؤد۔ أول کتاب القضاء۔ باب فی الشهادات۔ (روایت صحیح ہے)]

تشریح : اسلام میں سچی گواہی کی بڑی اہمیت ہے جو کسی معاملے کا گواہ ہے اس کو وہ گواہی ذمہ داری سے ادا کرنی چاہیے۔ اور وہ یہ ذمہ داری خود بخود ادا کرے اس سے پہلے کہ کوئی اس سے اس کا مطالبہ کرے خاص طور پر جب صاحب معاملہ کو علم ہی نہ ہو کہ میرے اس معاملے یا قضیے کا کوئی گواہ بھی ہے اس کو جا کر خبر دینی چاہیے کہ بھائی میں تمہارے اس معاملے یا واقعہ کا گواہ ہوں آپ جہاں کہیں میں آپ کے لیے گواہی دینے کے لیے تیار ہوں۔

شُكْرُ الْمَعْرُوْفِ وَ مُكَافَأَةُ فَاعِلِهٖ وَالدُّعَاءُ لَهٗ

احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا اور اس کے احسان کا بدلہ دینا۔

(١٤٠٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَايَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ))

۱۴۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی الشکر لمن أحسن إلیك۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٤٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْيَجْزِهٖ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَايَجْزِيْهِ فَلْيُثْنِ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ إِذَا أَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهٗ وَإِنْ كَتَمَهٗ فَقَدْ كَفَرَهٗ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ فَكَأَنَّمَا لَبِسَ ثَوْبَيْ زُوْرٍ))

۱۴۰۹۔ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی احسان کیا جائے اس کو اس کا صلہ ادا کرنا چاہیے، پس اگر وہ اس کا صلہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی تعریف کرے کیونکہ جب وہ اس کی تعریف کرے گا تو اس نے اس کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ اور اگر اس کا احسان چھپائے تو اس نے اس نعمت کی ناشکری کی اور جو کوئی

کسی ایسی چیز کا اظہار کرے جو اسے نہیں دی گئی تو گویا وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ (یعنی کپڑا تو ایک پہنا ہوا ہے لیکن اظہار یہ کرے کہ اس نے دو پہنے ہوئے ہیں۔)

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری حدیث نمبر۲۱۵]

(۱۴۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَاتُكَافِئُوْنَهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ))

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((حَتّٰى يَعْلَمَ أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ))

۱۴۱۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو، اور جو اللہ کا نام لے کر مانگے تو اس کو دو، اور جو تمہیں دعوت کے لیے بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو، اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم اس کے احسان کا بدلہ دو، اور اگر تم بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتے تو اس کے لیے دعا کرو، (دعا اتنی کثرت سے کرو) حتیٰ کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے۔ ''حتیٰ کہ وہ (احسان کرنے والا) جان لے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ أو اخر کتاب الزکاۃ۔ باب عطیة من سأل باللہ عزوجل۔ و سنن النسائی۔ کتاب الزکاۃ۔ باب من سال باللہ عزوجل۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۴۱۱) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ))

۱۴۱۱۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی اچھا برتاؤ کیا گیا اور اس نے اچھا برتاؤ کرنے والے کے لیے کہا جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا۔ (اللہ تجھے اس کا بہترین بدلہ دے) تو یقیناً اس نے اچھا برتاؤ کرنے والے کی خوب تعریف کی۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی المتشبع بما لم یعطه۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۴۱۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ: ((لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ))

۱۴۱۲۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجرین صحابہ کرام نے عرض کی اللہ کے رسول! (ہمارے بھائی) انصار سارا اجر و ثواب لے گئے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں جب تک تم اللہ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی (ان کے احسان و نیکی پر) تعریف کرتے رہو گے۔'' (تو تمہیں بھی ثواب ملے گا)

وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ مِنْ طَرِيْقِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَإِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوْا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ))

اور ترمذی شریف کی روایت میں انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے (اپنے انصار بھائیوں جیسی) کوئی قوم نہیں دیکھی جن کے پاس ہم آئے ہیں کہ وہ اپنے کثیر مال سے خرچ کرنے والے اور قلیل مال کے باوجود ہمدردی کرنے والے ہیں' باغات وکھیتی باڑی میں محنت اور کام کاج خود کرتے ہیں' اور اپنی پیداوار میں ہمیں برابر کا شریک اور حصہ دار سمجھتے ہیں۔ ہمیں تو خطرہ ہے کہ ہر قسم کا اجر وثواب وہی لے جائیں گے۔ (ہم تو شاید محروم ہی رہیں) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (ایسا نہیں ہوگا) جب تک تم ان کے لیے اللہ سے دعا کرتے رہو گے اور (ان کے احسان پر) ان کی تعریف کرتے رہو گے۔''

تخريج : [سنن أبی داود۔ كتاب الأدب۔ باب فی شكر المعروف۔ وجامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب ثناء المهاجرين على صنع الأنصار معهم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ التَّقْوٰى وَالتَّوَكُّلِ

تقویٰ اور توکل کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ﴾ (يونس:٦٣'٦٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات:١٣)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ (النحل:١٢٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقین مانو کہ اللہ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿بَلٰى مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران:٧٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''ہاں (مواخذہ ہوگا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور پرہیزگاری کرے تو اللہ بھی ایسے پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبة:٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ﴾(الأنفال:٢٩)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا، وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق:٢،٣)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾(الطلاق:٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾(البقرة:٢٨٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (البقرة : ١٨٩)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (المائدة:٢٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تقویٰ والوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿إِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾(يوسف:٩٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾(البقرة:١٩٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ کا ڈر ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب:٧٠-٧١)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ تاکہ اللہ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔''

فَبِا التَّقْوٰى وَالْقَوْلِ السَّدِيْدِ وَطَاعَةِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَكُلُّ هٰذَا مِنَ التَّقْوٰى يَحْصُلُ

پس تقویٰ اور سیدھی بات کرنا اور اللہ و رسول کی اطاعت یہ سب تقویٰ و پرہیزگاری ہے، جس کے ذریعے سے اعمال کی درستگی، گناہوں کی

صَلَاحَ الْأَعْمَالِ وَغُفْرَانَ الذُّنُوبِ وَالْفَوْزَ الْعَظِيمَ۔

معافی اور عظیم کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾(القصص:٨٣)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے اور نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیز گاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (الزخرف:٣٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیز گاروں کے لیے (ہی) ہے۔''

فَالْحُصُولُ عَلَى حُسْنِ الْعَاقِبَةِ بِسَبَبِ التَّقْوٰى وَ عَدَمِ التَّعَالِيْ وَالتَّكَبُّرِ عَلَى النَّاسِ وَالْآيَاتُ كَثِيْرَةٌ فِي الْبَابِ وَ خَاصَّةً الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّعِيمِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

آخرت کی کامیابی اور اچھا انجام تقویٰ و پرہیز گاری' لوگوں پر تکبر و گھمنڈ نہ کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔

تقویٰ و پرہیز گاری اور ایک اللہ پر توکل و بھروسہ کرنے کی آیات بہت ہیں خاص طور پر یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی نعمتوں کا وعدہ صرف متقین و پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے۔

اَلتَّقْوٰى شَرْطٌ لِنَيْلِ الْوِلَايَةِ

تقویٰ اللہ تعالیٰ کی دوستی کے حصول کے لیے شرط ہے

قَالَ تَعَالَى ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ كَانُوا يَتَّقُونَ﴾(یونس:٦٢'٦٣)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں وہ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں۔''

(١٤١٣) اَلْحَدِيثُ الْقُدْسِيُّ۔ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا:((إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ۔ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِن

١٤١٣۔ حدیث قدسی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس شخص نے میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی کی' میری طرف سے اس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ میں نے بندے پر جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے (یعنی فرائض کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے) اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں' اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن

اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ۔۔۔))۔ اَلْحَدِيْثُ

جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے (یعنی خلاف شرع بات نہیں سنتا) اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں اسے وہ ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور اس سے پناہ دیتا ہوں۔"...... آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب التواضع]

فَضْلُ مُجَاهَدَةِ النَّفْسِ وَالثُّبَاتِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَإِنْ كَرِهَتْهَا النُّفُوْسُ

مجاہدۂ نفس اور نیکیوں پر استقامت کی فضیلت اگرچہ یہ بات طبیعتوں پر ناگوار ہی کیوں نہ ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (العنکبوت:٦٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے یقیناً اللہ نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔"

(١٤١٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ))

وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ))

۱۴۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہنم کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔"

اور مسلم شریف کی روایت میں (حجبت) کی جگہ (حفت) کا لفظ ہے، دونوں کے معنیٰ ایک ہی ہیں "جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو نفسانی شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حجبت النار بالشهوات۔ وصحیح مسلم۔ أوائل کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها]

(١٤١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ

۱۴۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جا جنت دیکھ۔ جبریل علیہ السلام نے جا کر جنت دیکھی تو آ کر عرض کی اے

إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ)) قَالَ: ((فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا))

رب تیری عزت کی قسم! اس جنت کا جو بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ نے جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا' پھر فرمایا: جبریل جاؤ جنت دیکھو۔ پس جبریل علیہ السلام نے جا کر جنت دیکھی پھر واپس آ کر عرض کی اے رب تیری عزت کی قسم! میں تو ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آگ (جہنم) کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ آگ کو دیکھو تو جبریل علیہ السلام نے جا کر آگ دیکھی پھر آ کر عرض کی اے رب! تیری عزت کی قسم! اس آگ کا جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ نے آگ کو شہوات و خواہشات سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا: جبریل جا کر آگ کو دیکھو جبریل علیہ السلام نے جا کر آگ کو دیکھا پھر آ کر عرض کی اے رب تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بھی اس میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا'' (بلکہ سب اس میں داخل ہو جائیں گے)

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنة۔ باب فی خلق الجنة۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی نعمتوں کے حصول کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کرنا ضروری ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے لازمی ہیں' اور اس میں مشکلات اور مشقتیں ہیں جن کو عام طور پر نفوس و طبیعتیں برداشت نہیں کرتیں۔ اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی خواہشات و شہوات کو چھوڑ دیا جائے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ باتوں سے اجتناب کیا جائے اور نفسانی خواہشات و لذات اور دنیاوی کرّ و فر اور سج دھج اور غرور و تکبر کی راہ اختیار نہ کی جائے لیکن یہ سب کچھ چھوڑنا اور اس کو خیر باد کہنا اکثر انسانی طبائع و نفوس کو گوارا نہیں تو ان کو اپنانے اور اختیار کرنے کا نتیجہ جہنم میں گرنا اور ہلاک ہونا ہے۔

(١٤١٦) حَدِيْثُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَرْفُوْعًا: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)) وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ))

۱۴۱۶۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر مرنے والے کا عمل اس کے مرنے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس لیے کہ اس کے عمل کو قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے بھی محفوظ رہتا ہے'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء فی فضل من مات مرابطا۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ هَجَرَ الْمَعَاصِيْ

گناہ چھوڑنے والے کی فضیلت

(١٤١٧) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ))

۱۴۱۷۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں' اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب الإيمان۔ باب المسلم من سلم المسلمون۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الإيمان۔ باب بيان تفاضل الإسلام]

فَضْلُ الْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الطَّاعَةِ حَتَّى الْمَوْتَ

مرتے دم تک اطاعت اختیار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَادِحًا أَهْلَ الْاِسْتِقَامَةِ:﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَآئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ﴾

(فصلت: ٣٠۔٣١)

اللہ تعالیٰ نے اہلِ استقامت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے' پھر اسی پر قائم رہے۔ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(الأحقاف: ١٣۔١٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے' پھر اس پر جمے رہے تو ان پر کوئی خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں گے یہ تو اہلِ جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے' ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

(١٤١٨) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ ((غَيْرَكَ)) قَالَ : ((قُلْ آمَنْتُ

۱۴۱۸۔سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام میں ایسی بات فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہ کروں۔ اور ابو اسامہ راوی رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے۔ آپ کے علاوہ (کسی سے نہ پوچھنا پڑے) آپ

بِاللّٰهِ فَاسْتَقِمْ)) نے فرمایا: ''تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا۔ پھر اس پر قائم ہو جا۔''

وَفِیْ رِوَایَةِ أَحْمَدَ ((ثُمَّ اسْتَقِمْ)) اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ''پھر قائم ہو جا''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب جامع أوصاف الإسلام۔ و مسند أحمد۔ ۳/ ۴۱۳]

تشریح : یہ حدیث آپ کے ''جوامع الکلم'' میں سے ہے کیونکہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ بات تھوڑی کیا کرتے تھے لیکن اس میں معانی بہت زیادہ ہوا کرتے تھے یہاں بھی آپ نے سائل کے اس سوال (کہ آپ ایسی بات بتائیں کہ آپ کے بعد کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی اس میں اسلام کے سب امور آ جائیں) کے جواب میں فرمایا کہ تو اس بات کا اقرار و تصدیق کر کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ اب اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کا حکم مانا جائے اور اس نے اپنے نبی و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اس کی لائی ہوئی مکمل شریعت کو تسلیم کرنے اور اس پر وفات تک استقامت دکھانے اور اس پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے۔

فَضْلُ مَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ

شبہات سے بچنے والے کی فضیلت

(۱۴۱۹) عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا یَعْلَمُهَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ أَنْ یُوَاقِعَهٗ أَلَا وَإِنَّ لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی أَلَا إِنَّ حِمَی اللّٰهِ فِیْ أَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ أَلَا وَإِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ أَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ

۱۴۱۹۔ عامر بیان کرتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔ اور جو کوئی ان مشکوک چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ قریب ہے کہ وہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا تو سارا بدن درست ہو گا اور جب وہ ٹکڑا بگڑا تو سارا بدن بگڑ جائے گا سن لو! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔''

وَفِیْ رِوَایَةٍ ((اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ

اور ایک روایت میں ہے: ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔ پس جو شخص ان

عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ))

چیزوں کو چھوڑ دے جن کے گناہ ہونے یا نہ ہونے میں شبہ ہے' وہ ان چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے۔ لیکن جو شخص مشتبہ چیزوں پر عمل کرنے کی جرأت کرے گا تو قریب ہے کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح طور پر گناہ ہیں (لوگو یاد رکھو) گناہ اللہ کی چراگاہ ہے جو کوئی چراگاہ کے اردگرد چرائے گا قریب ہے کہ وہ کبھی اس (چراگاہ) میں گھس جائے۔"

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الإيمان۔ باب فضل من استبرأ لدينه۔ و كتاب البيوع۔ باب الحلال بين والحرام بين و بينهما مشتبهات]

(١٤٢٠) وَفِي الْبَابِ الْحَدِيْثُ الْمَشْهُوْرُ ((مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ خَيْرًا مِنْهُ)) وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ قَالَ فِي الدُّرَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ: ((إِنَّكَ لَاتَدَعُ شَيْئًا اِتِّقَاءً لِلّٰهِ إِلَّا أَعْطَاكَ خَيْرًا مِنْهُ))

۱۴۲۰۔ اس باب میں ایک مشہور حدیث ہے کہ "جو شخص اللہ کے لیے کوئی چیز (جس کو اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول ﷺ نے حرام کر دیا ہو ورنہ حلال اشیاء کا کلی طور پر ترک کرنا جائز نہیں) ترک کر دے اللہ اس کو اس سے بہتر عوض عطا فرماتا ہے۔" اور عجلونی نے (اپنی کتاب) درر میں فرمایا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ایک صحابی سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا: "تو اگر اللہ سے ڈرتے ہوئے کوئی چیز چھوڑ دے گا تو اللہ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔"

تخریج : [كشف الخفا للعجلونی۔۲۴۲۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ صَلَاحِ الْأَبِ لِأَبْنَائِهِ

والد کی اپنی اولاد کی اصلاح کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ﴾ (الكهف : ٨٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں' جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے' ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں۔"

فَضْلُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ

عمل صالح کی فضیلت

(١٤٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ

۱۴۲۱۔ عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں' انہوں نے

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَ عَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں۔پس دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتی ہے۔اس کے گھر والے اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے جاتے ہیں۔پس اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتا ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب سکرات الموت۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق فی أوله]

اَلْعَرَقُ فِي النَّاسِ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ

(قیامت کے دن) لوگوں کا پسینہ ان کے (برے) اعمال کے مطابق ہوگا

(١٤٢٢) حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ: فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ؟ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ۔ قَالَ: ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا)) قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلٰى فِيهِ۔

۱۴۲۲۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت والے دن سورج مخلوق کے اتنا قریب ہوگا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔'' سلیم بن عامر (راوی) فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے نبی کریم ﷺ کی مراد کیا تھی؟ کیا زمین کی مسافت یا (سرمہ دانی کی) وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے (عربی میں اسے بھی میل کہتے ہیں)۔''پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔پس بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا' اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا' اور بعض کا پسینہ ان کی کمر تک ہوگا۔اور بعض ایسے ہوں گے کہ انہیں پسینے نے لگام ڈالی ہوگی۔'' رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی اس کے منہ اور کانوں تک پسینہ ہوگا)۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و صفة نعیمها۔ باب صفة یوم القیامة]

اَلْمُتَخَفِّفُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ هُمُ الْفَائِزُوْنَ

کم گناہوں والے ہی کامیاب ہوں گے۔

(١٤٢٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا يَنْجُوْ فِيهَا كُلُّ مُخِفٍّ))

۱۴۲۳۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سامنے ایک مشکل گھاٹی ہے جس کو (گناہوں وغیرہ کے بوجھ میں سے) کم بوجھ والا ہی عبور کر سکے گا۔''

تخریج : [مسند للبزار۔۳۶۹۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَتْقَاكُمْ

تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

(١٤٢٤) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: ((أَكْرَمُهُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَتْقَاهُمْ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ۔ قَالَ: ((فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ، ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِي؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا))

۱۴۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا' تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا' ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ؟''پھر سب سے زیادہ عزت والے' یوسف علیہ السلام' نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں''۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' ہم اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا' جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جاہلیت میں جو لوگ معزز سمجھے جاتے تھے اسلام لانے کے بعد بھی وہی معزز ہیں بشرطیکہ انہیں دین کی سمجھ بھی حاصل ہو۔''

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب التفسير۔ باب قوله۔ ''لقد كان فى يوسف واخوته اٰيت للسائلين]

(١٤٢٥) حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ))

۱۴۲۵۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو پرہیز گار مخلوق سے بے نیاز اور گم نام ہو۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ أوائل كتاب الزهد والرقائق]

مِنْ فَضْلِ التَّقْوٰى وَالتَّوَكُّلِ

(۱٤٢٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَكِبَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا غُلَامُ إِنِّيْ مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَلْتَسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوْكَ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ))

تقویٰ اور توکّل کی مزید فضیلت

۱۴۲۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اے لڑکے! میں تجھے چند اہم باتیں بتلاتا ہوں (انہیں یاد رکھ) تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر' اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ' تو اس کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو صرف ایک اللہ سے سوال کر۔ جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر۔ اور یہ بات جان لے کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے قلم اٹھا لیے گئے (یعنی لکھ کر فارغ ہو گئے) اور صحیفے (نوشتہائے تقدیر) خشک ہو گئے۔“

تخریج : [مسند أحمد ۱/ ۲۹۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ التَّوَكُّلِ وَ كَذٰلِكَ ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ))

توکّل اور ”حسبنا اللّٰه و نعم الوکیل“ کہنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ﴾ (الطلاق:٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا' اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔“

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِيْمٍ﴾ (آل عمران:١٧٣، ١٧٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لیے ہیں' تم ان سے خوف کھاؤ' تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا۔ اور وہ کہنے لگے' ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے' انہیں کوئی برائی نہ پہنچی' انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی' اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔“

(١٤٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا: ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَّقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾

(آل عمران:١٧٣-١٧٤)

وَ فِي الرِّوَايَةِ الَّتِي بَعْدَهَا: ((كَانَ آخِرُ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ))

۱۴۲۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ابراہیم علیہ السلام نے۔ "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کار ساز ہے) اس وقت کہا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور محمد ﷺ نے بھی یہ کلمہ اس وقت کہا' جب کافروں نے کہا' "بے شک لوگ تمہارے مقابلے کے لیے جمع ہو گئے ہیں ان سے ڈرو پس اس بات نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور انہوں نے کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل "ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔"

اور اس سے بعد والی روایت میں ہے کہ "جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو ان کی آخری بات یہ تھی "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے)"۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب (الذین قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم]

فَضْلُ التَّوَكُّلِ مَعَ أَخْذِ الْأَسْبَابِ

اسباب اختیار کرنے کے ساتھ توکل کی فضیلت

(١٤٢٨) أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ هُبَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ يَقُولُ: أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَ تَرُوحُ بِطَانًا))

۱۴۲۸۔ بکر بن عمرو بیان کرتے ہیں' انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ کو فرماتے ہوئے سنا' انہوں نے ابو تمیم جیشانی کو فرماتے ہوئے سنا: کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر تم اللہ پر صحیح معنی میں توکل کرو تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔"

تخریج : [مسند أحمد۔۱/ ۳۰۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب فی التوکل علی اللّٰه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٤٢٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

۱۴۲۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا (اور آپ سے دین سیکھتا) دوسرا کاروبار کرتا اور کماتا' کاروباری بھائی نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ سے شکایت کی نبی کریم ﷺ نے

((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ))

فرمایا: ''(تمہیں کیا معلوم) شاید تمہیں اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔''

تخريج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب فی التوكل على الله۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ يَبْعُدُ الشَّيْطَانَ عَنِ الْمُؤْمِنِ

اللہ پر توکل کرنا' شیطان کو مومن سے دور کر دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (سورة النحل:٩٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا کوئی زور نہیں چلتا۔''

(١٤٣٠) حَدِيْثُ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا:((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ : يُقَالُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، فَتَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ فَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَوُقِيَ))

۱۴۳۰۔ انس رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث جس میں آپ نے فرمایا: ''جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ الفاظ کہے' اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا' نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی توفیق وقوت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔' اس وقت فرشتے اس سے کہتے ہیں۔ تو نے ہدایت پائی' تو بچا لیا گیا اور کفایت کیا گیا (یعنی تجھ کو یہ دعا کافی ہے) تو شیاطین اس سے جدا ہو جاتے ہیں' اور دوسرا شیطان ان سے کہتا ہے کہ اب تو اس آدمی کے ساتھ کیا کر سکتا ہے جس کو ہدایت مل گئی اور کفایت کیا گیا اور اسے بچا لیا گیا۔''

تخريج : [سنن أبی داؤد۔ كتاب الأدب۔باب ما يقول إذا خرج من بيته۔ اسناده' ضعيف' ابن جريج عنعن ووقع فی موارد الظمآن (٢٣٧٥)]

فَضْلُ مَنْ فَوَّضَ أَمْرَهُ إِلَى اللّٰهِ

اس شخص کی فضیلت جو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:﴿وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْ إِلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ﴾(غافر:٤٤۔٤٥)۔

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں' یقیناً اللہ بندوں کا نگران ہے۔ پس اللہ نے اسے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا' جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں' اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔''

اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(١٤٣١) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ: يَاجِبْرِيْلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِيْ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ۔ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ))

اللہ پر بھروسہ کرنے والے ان لوگوں میں سے ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے

۱۴۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر امتیں پیش کی گئیں (یعنی دکھلائی گئیں) پس ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک جماعت تھی' اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک گروہ تھا' اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ دس آدمی تھے اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ پانچ آدمی تھے' اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا۔ پس میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت تھی' تو میں نے کہا' جبریل! یہ لوگ میری امت ہیں؟ انہوں نے کہا' نہیں' لیکن آپ کنارے کی طرف دیکھیں' پس میں نے دیکھا تو وہ ایک بہت بڑی جماعت تھی۔ تو اس نے کہا' یہ لوگ آپ کی امت ہیں' اور یہ ستر ہزار لوگ جو ان کے آگے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر کوئی حساب اور کوئی عذاب نہیں۔ میں نے کہا' کیوں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے اور وہ کسی سے جھاڑ' پھونک نہیں کراتے تھے اور نہ ہی بدشگونی لیتے تھے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔'' (یہ سن کر) عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اور کہا' اللہ کے رسول! آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے''۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا' اور اس نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے' آپ نے فرمایا: ''عکاشہ اس میں تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب]

(١٤٣٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۴۳۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: ((يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ))

''میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب و کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ مجھے ان میں سے کرے آپ نے دعا فرمائی' ''اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا' اللہ کے رسول! میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''عکاشہ اس میں تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب ولاعذاب]

فَضْلُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ

اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان رکھنے کی فضیلت۔

(١٤٣٣) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))

۱۴۳۳۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ' نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی حقیقت ہے' اور کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ جان لے کہ بے شک جو اس کو (کوئی حقیقت) پہنچنے والی ہے وہ اسے پہنچ کر رہے گی اور جو اس کو نہیں پہنچی وہ اس کو پہنچنے والی نہیں۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۶/ ۴۴۱۔۴۴۲۔۴۴۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٤٣٤) حَدَّثَنَا شَبِيبٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجِدُ عَبْدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))

۱۴۳۴۔ شبیب بیان کرتے ہیں' میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا' انہوں نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی ایمان کی مٹھاس نہیں پا سکتا یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو اس کو پہنچی ہے' وہ خطا نہیں ہو سکتی تھی اور جو اسے نہیں پہنچی وہ اسے مل نہیں سکتی تھی۔''

تخریج : [مسند ابن أبی عاصم۔۲۴۷۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : ان احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ تقدیر کے ساتھ ایمان رکھنا ضروری ہے' کیونکہ جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا لہٰذا انسان کے ذہن میں یہی بات ہونی چاہیے کہ جو چیز اس کو پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے وہ اس کو پہنچ کر رہے گی۔ اور جو اس سے گزر چکی ہے' وہ اس کو پہنچنے والی نہیں تھی۔

اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو اسی چیز پر دلالت کرتی ہیں مثلاً ایک حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس چیز میں آزمائش کرتا ہے جو اس نے اپنے بندے کو دے رکھی ہوتی ہے۔ اگر وہ آدمی اس چیز کے ساتھ راضی ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں لکھ دی ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اس میں وسعت ڈال دیتا ہے اور جو اس سے راضی نہیں ہوتا اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی۔ (الجامع الصحیح للألبانی۔١٦٥٨)

مِنْ فَضْلِ الْإِحْسَانِ

احسان کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾(النساء:١٢٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنا چہرہ اللہ کے لیے مطیع کر لے۔ اور ہو بھی نیکوکار اور ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾(النحل:٩)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ عدل' بھلائی اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں' ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے' وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾(الزمر:٣٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے' جو یہ چاہیں' نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾(الرحمٰن:٦٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَّعُيُونٍ۔ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾

(المرسلات: ٤١۔٤٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''بے شک پرہیز گار لوگ سایوں میں ہیں اور بہتے چشموں میں اور ان میووں میں جن کی خواہش کریں (اے جنتیو!) اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو۔ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔''

وَقَالَ:﴿لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾(الزمر:٥٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔''

وَقَالَ تَعَالَى:﴿بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة:١١٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے۔ بے شک اس کا رب اسے پورا بدلہ دے گا' اس پر کوئی خوف ہوگا نہ غم۔“

وَقَالَ تَعَالَى:﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾(البقرة:١٩٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور احسان کرو' بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى:﴿إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾(الأعراف:٥٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى عَنْ يُوسُفَ عليه السلام: ﴿وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (يوسف:٢٢)

اور اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ”اور جب وہ (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے' ہم نے انہیں قوتِ فیصلہ اور علم دیا' ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى:﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ (لقمان:٢٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور (جو شخص) اپنے چہرے کو اللہ کی طرف متوجہ کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار اس نے یقیناً مضبوط کڑا تھام لیا۔“

(١٤٣٥) حَدِيثُ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا وَفِيهِ قِصَّةٌ:((مَنْ بُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

١٤٣٥۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی مرفوع روایت میں ایک قصہ مذکور ہے' جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی بھی ان لڑکیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا' تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“

تخریج : [صحيح البخاري۔كتاب الأدب۔ باب رحمة الو لد و تقبيله و معانقته]

تشریح :اس حدیث میں بچیوں کی پرورش اور ان سے محبت وشفقت سے پیش آنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان کی پرورش اور ان سے حسنِ سلوک کرنا جہنم سے آزاد ہونے کا سبب ہے۔ اور جس قصہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ مانگنے کے لیے آئی' میرے پاس اسے دینے کے لیے ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی۔ اور اس نے وہ کھجور اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دی' پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا' تو آپ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی کہ جو شخص بھی ان لڑکیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“ (صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔باب رحمة الو لد و تقبيله و معانقته)

اَلْإِحْسَانُ كُتِبَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا گیا ہے۔

(١٤٣٦) حَدِيْثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ : ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ))

۱۴۳۶۔شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے۔پس جب تم (قصاص کے طور پر) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب کوئی جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ ـــ)) اَلْحَدِيْثُ

اور ابوداؤد طیالسی کی روایت میں ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر احسان کرنے کو پسند کرتا ہے پس جب تم (جانور) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو......'' آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الصيد-باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة- ومسند طيالسي-١١١٩]

فَضْلُ الْيَمِيْنِ بِ وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

((ومقلّب القلوب)) کہہ کر قسم اٹھانے کی فضیلت۔

(١٤٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَثِيْرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: ((لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ))
وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كَانَتْ يَمِيْنُ النَّبِيِّ: ((لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ))
وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ ـــ)) اَلْحَدِيْثُ۔

۱۴۳۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر (اس طرح) قسم اٹھایا کرتے تھے ''دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔''
اور ایک روایت میں ہے۔نبی کریم ﷺ کی قسم (اس طرح) تھی ''دلوں کو پھیرنے والے کی قسم''۔
اور ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ اکثر جو قسم اٹھایا کرتے تھے۔ ......آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب القدر- باب يحول بين المرء و قلبه- وكتاب الأيمان والنذور باب كيف كانت يمين النبي ﷺ- وكتاب التوحيد- باب مقلب القلوب]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ))

((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ)) کہہ کر دعا کرنے کی فضیلت۔

(١٤٣٨) حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ

۱۴۳۸۔بسر بن عبداللہ حضرمی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ

يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ: يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ إِنْ شَاءَ أَنْ يُقِيْمَهُ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُزِيْغَهُ أَزَاغَهُ)) وَ كَانَ يَقُوْلُ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ وَالْمِيْزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ يُخْفِضُهُ وَ يَرْفَعُهُ))

کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ''ہر آدمی کا دل رب العالمین کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں میں ہے۔ اگر وہ اس کو سیدھا رکھنا چاہے تو سیدھا رکھتا ہے اور اگر وہ اس کو ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے۔ ''اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ' اور میزان (ترازو) رحمٰن کے ہاتھ میں ہے' اس کو نیچا کرتا ہے اور بلند کرتا ہے۔''

تخريج : [مسند أحمد۔ ۴/ ۱۸۲' (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْإِسْتِثْنَاءِ يَعْنِيْ قَوْلَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عِنْدَ الْقَسَمِ أَوِ الْيَمِيْنِ

قسم کے وقت انشاء اللہ کہنے کی فضیلت۔

(١٤٣٩) عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَ طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَنَسِيَ، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ۔ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِيْ حَاجَتِهِ۔ وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوِ اسْتَثْنٰى))

۱۴۳۹۔ طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی نوے (۹۰) بیویوں کے پاس جاؤں گا' اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی' جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی (سفیان راوی نے کہا) یعنی فرشتے نے ان سے کہا کہ جناب ان شاء اللہ تو کہو' لیکن وہ بھول گئے' اور پھر تمام بیویوں کے پاس گئے۔ لیکن ان میں سے صرف ایک بیوی کے ہاں ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے تھے۔ اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم بیکار نہ جاتی' اور وہ اپنی ضرورت کو پا لیتے۔ اور ایک مرتبہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ ''اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ((تِسْعِيْنَ هُوَ أَصَحُّ))

اور ایک روایت میں ہے ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے' تو وہ سب (بچے) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔'' شعیب رحمہ اللہ اور ابن ابی الزناد رحمہ اللہ نے کہا کہ (نوے) کا لفظ ہی صحیح ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب کفارات الأیمان۔باب الاستثناء فی الأیمان وصحیح البخاری۔کتاب أحادیث الأنبیاء۔باب قول اللہ۔ووھبنا لداود سلیمن نعم العبد.......]

حَدِیْثٌ مَعْلُوْلٌ فِي الْبَابِ

اس باب میں ایک ضعیف حدیث۔

(١٤٤٠) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ))۔ ((مَعْلُوْلٌ وَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ الرَّاجِحُ وَقْفُهٗ))

۱۴۴۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہا وہ کبھی حانث (یعنی قسم توڑنے والا) نہیں ہوگا۔''
راجح بات یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً صحیح ہے

تخریج : [جامع الترمذی' أبواب النذور والأیمان۔باب (ماجاء) فی الاستثناء فی الیمین]

اَلْحِنْثُ أَوِ الْوُقُوْعُ فِي الْیَمِیْنِ مَعَ الْکَفَّارَةِ وَ عَمَلُ الْبِرِّ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ تَکُوْنَ الْیَمِیْنُ سَبَبًا فِي مَنْعِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَالْإِصْلَاحِ

قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر کے نیکی والا کام کر لینا' اس سے بہتر ہے کہ قسم' نیکی وتقوی اور اصلاح کے کام کرنے میں رکاوٹ کا سبب بنے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَیْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ﴾(البقرة:٢٢٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''اور اللہ کو اپنی قسموں کا (اس طرح) نشانہ نہ بناؤ کہ بھلائی اور پرہیز گاری اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کو چھوڑ بیٹھو۔''

(١٤٤١) حَدِیْثُ أَبِی مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ مَرْفُوْعًا مُطَوَّلًا بِقِصَّةٍ وَ فِیْهِ: ((وَإِنِّی وَاللّٰهِ۔ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ لَا أَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَأَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا إِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِی وَأَتَیْتُ الَّذِی هُوَ خَیْرٌ أَوْأَتَیْتُ الَّذِی هُوَ خَیْرٌ وَ کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِی))
وَ فِی رِوَایَةٍ:((إِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِی وَأَتَیْتُ الَّذِی هُوَ خَیْرٌ))

۱۴۴۱۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مرفوع اور طویل حدیث جس میں ایک واقعہ کا ذکر ہے اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں کوئی قسم کھالوں اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور جو بہتر ہوگا اسے اختیار کر لوں گا۔'' یا (آپ نے فرمایا) ''جو بہتر ہوگا اسے اختیار کر لوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔''
اور ایک روایت میں ہے۔''مگر میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأیمان والنذور۔ باب قول اللہ تعالی لایؤا خذکم اللہ باللغو

في أيمانكم......]

(١٤٤٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَفْعَلْ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ))

۱۴۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کام پر قسم کھائے' پھر وہ اس سے کوئی بہتر کام دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے اور وہ کام کرے (جو بہتر ہے)''
اور ایک روایت میں ہے: ''پس وہ' وہ کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

تخریج : [صحيح مسلم- كتاب الأيمان- باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيرا منها ......]

فَضْلُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ وَالصَّالِحِيْنَ ((فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائیوں اور نیک لوگوں کی ملاقات کی فضیلت۔

(١٤٤٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا۔ فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ۔ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّيْ أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ قَالَ: فَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ' بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ))

۱۴۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ پس جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے ایک بھائی کو ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا' کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ لینے جا رہے ہو؟ تو آدمی نے جواب دیا۔ نہیں۔ بس میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا پس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری طرف بھیجا گیا ہوں' کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ایسے ہی محبت کرتا ہے' جیسے تم اس (اللہ) کی خاطر' اس (بندے) سے محبت کرتے ہو۔''

تخریج : [صحيح مسلم-كتاب البر والصلة-باب فضل الحب في الله تعالىٰ]

(١٤٤٤) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا))

۱۴۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کرتا ہے تو ایک پکارنے والا بلند آواز سے اسے کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوش گوار ہو

اور تجھے جنت میں ٹھکانہ نصیب ہو۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔باب ماجاء فی زیارة الإخوان۔ اسناده ضعیف۔ ابو سنان هو عیسی بن سنان ضعیف (تق)]

(١٤٤٥) عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْعَبْدِيِّ أَوِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيْهِ عِشْرُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِذَا فِيْهِمْ شَابٌّ حَدِيْثُ السِّنِّ حَسَنُ الْوَجْهِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَغَرُّ الثَّنَايَا، فَإِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ قَوْلًا اِنْتَهَوْا إِلٰى قَوْلِهِ، فَإِذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّيْ إِلٰى سَارِيَةٍ قَالَ فَحَذَفَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ احْتَبٰى فَسَكَتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ۔ قَالَ: آللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ آللّٰهِ۔ قَالَ: ((فَإِنَّ مِنَ الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ فِيْمَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَالَ فِيْ ظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ثُمَّ لَيْسَ فِيْ بَقِيَّتِهِ شَكٌّ يَعْنِيْ فِيْ بَقِيَّةِ الْحَدِيْثِ، يُوْضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيٌّ مِنْ نُوْرٍ يُغْبِطُهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَالَ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((حَقَّتْ مُحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَ حَقَّتْ مُحَبَّتِيْ لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مُحَبَّتِيْ لِلْمُتَصَادِقِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَوَاصِلِيْنَ)) شَكَّ شُعْبَةُ ((فِيَّ الْمُتَوَاصِلِيْنَ أَوِ الْمُتَزَاوِرِيْنَ))

۱۴۴۵۔ ابوادریس عبدی یا خولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اوران میں ایک نو عمر حسین چہرے والے وسیع (موٹی) آنکھوں والے اور چمکیلے دانتوں والے نوجوان تشریف فرما تھے۔ پس جب وہ کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو ان کی بات ان میں فصیلہ کن ہوتی، وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے پس دوسرے دن میں ان کے پاس آیا تو وہ ایک ستون کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ پس انہوں نے اپنی نماز مختصر کی، پھر گوٹھ مار کر خاموش بیٹھ گئے۔ ابوادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا، اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔ تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! (تم اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ سے محبت کرتے ہو؟) میں نے کہا، (ہاں) اللہ کی قسم! تو انہوں نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرنے والے، میرے خیال میں انہوں نے کہا، اس دن اللہ کے سائے میں ہوں گے، جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ پھر باقی حدیث راوی نے بغیر شک کے بیان کی۔ ان (اللہ کی وجہ سے محبت کرنے والوں) کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی۔ رب کے پاس ان کی مجالس ہونے کی وجہ سے نبی، صدیق اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔" ابوادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنی ہوئی حدیث سناتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "(کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہوگئی، جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میری وجہ

سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہوگئی جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر صدقہ کرتے ہیں۔ اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔"

شعبہ راوی نے شک کیا کہ یہ فرمایا: "وہ میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں" یا یہ فرمایا: "کہ میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔"

تخريج : [مسند أحمد۔ ۵/ ۲۲۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِآيَاتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ۔ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ وَ فِيْهَا مَاتَشْتَهِيْهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ۔ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُوْنَ﴾

(سورة الزخرف:۶۷۔۷۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اس دن (گہرے) دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔ میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف ہے نہ تم غمگین ہو گے۔ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی مسلمان۔ تم اور تمہاری بیویاں راضی، خوشی جنت میں چلے جاؤ ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا، ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس جس سے ان کی آنکھیں لذّت پائیں، سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔ یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔"

(١٤٤٦) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَاتَحَابَّا الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ))

۱۴۴۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: "آپس میں (اللہ کے لیے) دو محبت کرنے والوں میں سے افضل وہ ہے، جو ان دونوں میں سے اپنے بھائی کے ساتھ زیادہ محبت کرنے والا ہو۔"

تخريج : [الأدب المفرد للإمام البخاری۔ حدیث ۵۴۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

رِضَا اللّٰهِ مَرْهُوْنٌ بِرِضَى الْإِخْوَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ

اللہ کی رضا مومن متقی بھائیوں کی رضا کی مرہون منت ہے

(۱٤٤٧) عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَاسُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَ بِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا أَخَذَ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَ سَيِّدِهِمْ؟فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَابَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ)) وَأَتَاهُمْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا يَغْفِرُاللّٰهُ لَكَ يَا أُخَيَّ

۱۴۴۷۔ عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ‘ چند افراد کی موجودگی میں سلیمان‘ صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آئے تو انہوں نے (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) کہا‘ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں‘ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ بات قریش کے بزرگ آدمی اور ان کے سردار کے متعلق کہہ رہے ہو؟ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ‘ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ نے فرمایا: ”ابوبکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے۔ اگر (واقعی) تو نے ان کو ناراض کر دیا تو یاد رکھ تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا‘ بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا‘ نہیں‘ اے میرے بھائی! اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

وَ فِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ:((فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ۔ فَقَالَ أَيْ إِخْوَتَنَا لَعَلَّكُمْ غَضِبْتُمْ فَقَالُوْا لَا يَا أَبَا بَكْرٍ يَغْفِرُاللّٰهُ لَكَ))

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ”وہ ان کے پاس واپس آئے‘ اور ان سے کہا: میرے بھائیو! شاید تم ناراض ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا: ”نہیں ابوبکر! اللہ تمہیں معاف کرے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب فضائل الصحابة۔باب من فضائل سلمان و صهیب و بلال رضی اللّٰه عنهم۔ومسند أحمد۔ ۵/ ۶۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ سَبَبٌ لِذَوْقِ حَلَاوَةِ الْإِيْمَانِ

اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت‘ ایمان کی مٹھاس چکھنے کا سبب ہے۔

(۱٤٤٨) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ

۱۴۴۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص میں تین خصلتیں موجود ہوں‘ اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا بُرا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے

يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔)) جانے کو بُرا جانتا ہے۔"

وَفِيْ رِوَايَةٍ : ((لَايَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَايُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

اور ایک روایت میں ہے: "کوئی شخص ایمان کی مٹھاس نہیں پا سکتا' جب تک وہ کسی شخص سے محض اللہ کے لیے محبت نہ کرے"...... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری۔کتاب الإیمان۔باب حلاوة الایمان۔وصحیح مسلم۔کتاب الإیمان۔باب بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإیمان۔ وصحیح البخاری۔کتاب الأدب۔ باب الحب فی اللّٰه]

تشریح : اس حدیث میں ان تین چیزوں کا بیان ہے جو ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کا سبب ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہونے کی علامت یہ ہے کہ انسان اپنی اور باپ دادا کی باتوں اور برادری کے رسم ورواج اور اماموں کے اقوال اور مرشدوں کے ارشادات اور تمام نظاموں اور دستوروں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو ترجیح دے حدیث میں حلاوت کا ذکر اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو شجرہ طیبہ فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے' ((كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ))(ابراھیم : ۲۴) "پاکیزہ بات کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے۔"

پس آیت میں مذکورہ کلمہ سے مراد کلمۂ اخلاص ہے۔ اور شجرہ سے مراد ایمان کا اصل ہے۔ اور اس کی ٹہنیاں اللہ کا حکم ماننا اور اس کی منع کردہ باتوں سے دور رہنا اور اس کے پتوں سے مراد وہ' مومن ہے جو خیر و بھلائی کا اہتمام کرتا ہے۔ اور اس کا پھل طاعات ہیں۔ اور پھل کی مٹھاس پھل کا چننا ہے۔ اور کمال کی انتہا پھل پکنے کی انتہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حلاوت (مٹھاس) ظاہر ہوتی ہے۔

(١٤٤٩) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ))

۱۴۴۹۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے دشمنی کی اور اللہ کے لیے کسی کو دیا اور اللہ کے لیے روک لیا (نہ دیا) تو اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔کتاب السنة۔ باب الدلیل علی زیادة الإیمان۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(١٤٥٠) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))

۱۴۵۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایمان لاؤ' اور تم مومن نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الإیمان۔باب بیان أنه لا ید خل الجنة إلاالمؤمنون۔۔۔۔]

اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ سَبَبٌ لِوَجُوْدِ طَعْمِ الْإِیْمَانِ

اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا' ایمان کے ذائقے کے موجود ہونے کا سبب ہے۔

(۱۴۵۱) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ (وَقَالَ هَاشِمٌ): مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَّجِدَ طَعْمَ الْإِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

۱۴۵۱۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''جس کو یہ پسند ہو۔(اور ہاشم رحمہ اللہ راوی نے یہ الفاظ بیان کیے)''جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۲/ ۲۹۸۔(روایت حسن ہے)]

تشریح : ایمان سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سچے دل سے محبت کرتا ہے تو وہ اس چیز کو دل سے پسند کرتا ہے جس کو اللہ اور رسول ﷺ پسند کرتے ہیں۔اور وہ اس کو ناپسند کرتا ہے جس کو اللہ اور رسول ﷺ ناپسند کرتے ہیں۔اور اشخاص و افراد سے محبت میں واجب ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہو۔پس مومن پر ان کی محبت واجب ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہوں۔مثلاً فرشتے اور رسل وانبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ۔پس جس نے ایسا کیا اس نے ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبے کو مکمل کرلیا۔آدمی کا یہ معاملہ اور کیفیت اس وقت ہوسکتی ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی اطاعت میں اس قدر متوجہ اور عادی بنادے کہ اس کی طبیعت ونفس پر شرعی محبت غالب آجائے کہ وہ سوائے اللہ تعالیٰ کی محبت ورضا کے کسی سے محبت کرے نہ دشمنی کرے اور نہ ہی کسی کو دے اور نہ ہی کسی کو دینے سے ہاتھ روکے اس کی محبت ودشمنی بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو'اور ایمان اور عقیدۂ توحید کی تکمیل کے لیے آدمی کا یہ طریقہ و کیفیت اختیار کرنا ضروری ہے ورنہ ایمان ادھورا ہے۔

حُبُّ الْأَنْصَارِ مِنْ عَلَامَاتِ الْإِیْمَانِ

انصار کی محبت علامات ایمان میں سے ہے۔

(۱۴۵۲) أَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:((آیَةُ الْإِیْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَ آیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ))

۱۴۵۲۔عبداللہ بن جبر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے' اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الإیمان۔ باب علامة الإیمان حب الأنصار]

(۱۴۵۳) حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ

۱۴۵۳۔عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ))

اور وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے سنا، یا انہوں نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''انصار سے مومن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے بغض منافق ہی کر سکتا ہے۔ پس جو ان سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے بغض رکھے گا۔

تخریج : [صحيح البخاري-كتاب مناقب الأنصار- باب حب الأنصار من الإيمان]

مِنْ فَضْلِ حُبِّ الْأَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنے کی فضیلت۔

(١٤٥٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ))

۱۴۵۴۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔''

تخریج : [صحيح مسلم-كتاب الإيمان- باب الدليل على أن حب الأنصار وعلى رضى الله عنهم من الإيمان]

(١٤٥٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ))

۱۴۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔''

تخریج : [صحيح مسلم-كتاب الإيمان-باب الدليل على أن حب الأنصار و على رضى الله عنهم من الإيمان]

(١٤٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ))

۱۴۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص انصار سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۵۲۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: انصار سے مراد مدینہ منورہ کے دو مشہور قبیلے اوس اور خزرج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کا نام انصار رکھا، جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور دینِ اسلام اور اہلِ ایمان کے مددگار و حمایتی۔ یہ مقام و خصوصیت ان کو اس لیے نصیب ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے شہر میں عزت سے بلا کر جگہ دی، اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ ان سے تعاون کیا، ان کی خیر خواہی کی اور ان کو بہت سارے امور و

معاملات میں اپنے آپ پر ترجیح دی، جس کی وجہ سے عرب اور عجم کے بے شمار قبائل ان کے دشمن ہو گئے۔ اور عداوت سے چونکہ بغض پیدا ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انصار سے بغض رکھنے کے متعلق بہت سخت تحذیر و تنبیہ فرمائی اور ان سے محبت رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حتیٰ کہ ان سے محبت کو ایمان کی نشانی اور ان سے بغض کو نفاق کی علامت قرار دیا۔ اس سے ان کی عظمت و فضیلت واضح ہوتی ہے۔

فَضْلُ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَوَلَدَيْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہم

علی اور ان کے دو لڑکوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے کی فضیلت۔

(١٤٥٧) عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيَّ:((أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ))

١٤٠٧۔ زر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا (پیدا کیا) اور جان (انسان) کو پیدا فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے عہد دیا (فرمایا): ”مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور جو منافق ہے وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔“

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الإيمان-باب الدليل على آن حب الأنصار و على رضى الله عنهم من الإيمان و علاماته......]

(١٤٥٨) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي))

١٤٠٨۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“

وَقَدْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَ فِي سَنَدِهِ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ شِيعِيٌّ غَالٍ كَمَا فِي التَّقْرِيبِ وَلَكِنَّهُ تُوبِعَ انْظُرْ تَحْقِيقَ أَبِي يَعْلَى ٦٢١٥۔

یہی روایت مسند احمد میں ہے لیکن اس کی سند میں سالم بن ابی حفصہ ایک صدوق راوی ہے جو غالی شیعہ ہے جیسا کہ ”التقریب۔“ میں ہے۔ لیکن اس کی متابعت موجود ہے۔ (تحقیق ابو یعلی حدیث ٦٢١٥۔ ملاحظہ فرمائیں۔)

وَمِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا :((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ)) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَ فِيهِ قِصَّةٌ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) سے بھی محبت رکھے۔“ اس کی سند حسن درجہ کی ہے اور اس میں ایک واقعہ ہے۔

تخريج : [مسند أبي يعلى-حديث ٦٢١٥۔ و مسند أحمد ٢/ ٤٤٦ و مسند أبي يعلى-٥٠١٧۔]

(١٤٥٩) وَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا مُطَوَّلًا وَفِيْهِ: ((فَجَاءَ (يَعْنِي الْحَسَنَ) يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَ قَبَّلَهُ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ))

۱۴۵۹۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اور اس میں ہے۔ پس وہ (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) آپ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے' آپ نے ان کو سینے سے لگالیا اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ! اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ' جو اس سے محبت رکھے۔''

وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ))

اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت کر اور جو شخص اس سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنا محبوب بنا۔''

وَمِنْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ أَيْضًا نَحْوَهُ بِلَفْظِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))

اور براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اسی طرح ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اسے محبوب بنا لے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب ما ذکر فی الأسواق۔ و صحیح مسلم۔کتاب فضائل الصحابة۔باب من فضائل الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما۔ وصحیح البخاری۔کتاب فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔باب ذکر مصعب بن عمیر]

اَلْمَحَبَّةُ فِي اللّٰهِ سَبَبٌ لِظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عُلُوِّ مَنْزِلَةِ صَاحِبِهَا

اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا' قیامت کے دن اللہ کے سائے اور بلند مرتبہ کے مستحق ہونے کا سبب ہے۔

(١٤٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي))

۱۴۶۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں سایہ دیتا ہوں کہ جس دن میں میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب البر والصلة۔باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ]

(١٤٦١) حَدَّثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ))

۱۴۶۱۔معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''(حدیث قدسی ہے) میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن کی وجہ

سے ان پر نبی اور شہید بھی رشک کریں گے۔"

تخريج : [جامع الترمذي۔ أبواب الزهد۔باب ماجاء في الحب في الله ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٤٦٢) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ ......)) اَلْحَدِيثُ

۱۴۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "سات طرح کے آدمی ہوں گے جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف کرنے والا بادشاہ۔ وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ (ابھرتی جوانی سے) سے مصروف رہا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی اللہ کی محبت ہے......" آخر حدیث تک

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الأذان۔باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد]

مِنْ عُلُوِّ مَنْزِلَةِ الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ
اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے بلند مرتبہ کا بیان

(١٤٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ عِبَادًا يُغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ)) قِيْلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِنُوْرِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا أَنْسَابٍ وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ، عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ إِنْ خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِنْ حَزِنَ النَّاسُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (یونس:٦٢)

۱۴۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جن سے (قیامت کے دن) ان کے مراتب کی وجہ سے انبیاء و شہداء بھی رشک کریں گے۔" عرض کیا گیا' جناب وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ لوگ ہیں جو کسی رشتہ داری اور کسی نسب کے بغیر صرف اور صرف اللہ کے نور کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ وہ نورانی چہروں کے ساتھ نورانی منبروں پر ہوں گے۔ اگر لوگ ڈریں گے تو ان کو کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور اگر لوگ غمگین ہوں گے تو ان کو کسی قسم کا غم نہیں ہوگا۔" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر کوئی اندیشہ ہے نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔"

تخريج : [مسند أبي يعلى۔٦١١٠۔ (اس کی اسناد حسن ہے۔)]

(١٤٦٤) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا أَكْرَمَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ))

۱۴۶۴۔ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہے تو اس کا رب تعالیٰ اس کی عزت کرتا ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۵/ ۲۵۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

اَلْأَمْرُ بِإِعْلَامِ الْمَحَبَّةِ وَ فَضْلُ ذٰلِكَ

جس سے محبت ہو اس کو اس بارے میں بتانے کا حکم اور اس کی فضیلت۔

(١٤٦٥) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ))

وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ وَغَيْرِهٖ: ((فَلْيُعْلِمْهُ))

۱۴۶۵۔مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو وہ اس کو بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔''

اور الأدب المفرد وغیرہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ۔ ''اس کو معلوم کرائے۔''

تخریج : [سنن أبی داؤد۔کتاب الأدب۔باب الرجل یحب الرجل علی خیر یراہ۔ الأدب المفرد۔ ۵۴۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٤٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعْلَمْتَهُ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((أَعْلِمْهُ)) قَالَ: فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ۔

۱۴۶۶۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ ایک اور آدمی اس کے پاس سے گزرا تو اس (بیٹھنے والے) نے کہا' اللہ کے رسول! میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو نے اس کو بتایا ہے؟'' اس نے کہا' نہیں۔آپ نے فرمایا: ''اس کو بتا دے۔''

راوی کہتے ہیں کہ وہ اس کو ملا اور کہا' کہ میں اللہ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔تو اس نے کہا وہ (اللہ) تجھ سے محبت کرے جس کی وجہ سے تو نے مجھ سے محبت کی۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی' باب مناقب عمر ابن خطاب أبی حفص القرشی ......]

(١٤٦٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ

۱۴۶۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت

فَلْيُخْبِرْهُ فَإِنَّهُ يَجِدُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي يَجِدُ لَهُ))

کرے تو اس کو اس بارے میں بتا دے۔اس لیے کہ وہ اس کے لیے (اپنے دل میں محبت) پائے گا' جیسا کہ وہ اس کے لیے (اپنے دل میں محبت) پاتا ہے۔"

تخريج : [الاخوان لإبن أبي الدنيا۔۷۴۔ (اس کی اسناد حسن ہیں۔)]

قَوْلُهُ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

آپ ﷺ کا فرمان: "آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔"

(١٤٦٨) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَاذَا أَعْدَدْتَّ لَهَا؟)) قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

۱۴۶۸۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: "تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے عرض کیا' کچھ بھی نہیں' سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔پس آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر تمہارا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔"

قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آپ کی یہ حدیث سُن کر ہوئی کہ۔"تمہارا حشر انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے کہا' پس میں نبی ﷺ' اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہی کے ساتھ ہوگا اگرچہ میں ان جیسے عمل نہیں کر سکا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيْقِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ: ((وَمَا أَعْدَدْتَّ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَعْدَدْتُّ لَهَا مِنْ كَثِيْرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ۔

اور مسلم شریف میں امام زہری انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا) "تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے جواب دیا کہ میں نے کوئی زیادہ ایسی تیاری نہیں کی جس پر میں اپنے آپ کی تعریف کر سکوں۔

تخريج : [صحيح البخاری۔ كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب مناقب عمر بن الخطاب۔ أبی حفص ...... و صحيح مسلم ۔ كتاب البر و الصلة ۔ باب المرء مع من أحب]

(١٤٦٩) وَجَاءَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى

۱۴۶۹۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے' "انسان اس

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔"

وَلَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔" یہ لفظ بخاری شریف کے ہیں۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب علامة الحب فی الله۔ وصحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب المرء مع من أحب]

(١٤٧٠) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

۱۴۷۰۔ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بلند آواز اعرابی نے آ کر کہا اے محمد (ﷺ): ایک آدمی ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان سے ملا نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کو محبت ہے۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ماجاء أن المرء مع من أحب۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٤٧١) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ، قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: فَإِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۴۷۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے اعمال جیسے عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابوذر! تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے۔" انہوں نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ اسی طرح فرمایا۔

تخریج : (سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب الرجل یحب الرجل علی خیر یراہ۔ (اس کی اسناد صحیح ہیں۔))

(١٤٧٢) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ

۱۴۷۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: "میں تین چیزوں پر قسم اٹھاتا ہوں۔ ا۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں حصہ

لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ۔ وَسِهَامُ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: اَلصَّوْمُ، وَالصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ۔ لَا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عَبْدًا فَيُوَلِّيْهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَمْ أَخَفْ أَنْ آثَمَ: لَا يَسْتُرُاللّٰهُ عَلَى عَبْدِهٖ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ))

رکھنے والے کو اس کی طرح نہیں بنائے گا جس کا (سرے سے) اسلام میں کوئی حصہ ہی نہیں۔ اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ روزہ۔ نماز اور صدقہ۔ ۲۔ جس شخص کا دنیا میں اللہ سرپرست ہے اس کا آخرت میں بھی اللہ ہی سرپرست ہے۔ ۳۔ اور جو آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا۔ اور چوتھی بات پر اگر میں قسم اٹھاؤں تو مجھے گناہ گار ہونے کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے تو وہ آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔''

تخریج : [مسند أبي يعلى-۴۵٦٦۔ (روایت صحیح ہے۔)]

حُبُّ اللّٰهِ لِلْعَبْدِ مُوْجِبٌ لِمَحَبَّةِ الْخَلْقِ لَهُ قَهْرًا

اللہ کی کسی بندے کے ساتھ محبت' تمام مخلوق پر اس سے محبت کرنے کو لازم کر دیتی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾

(مريم ٩٦)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''بے شک جو ایمان لائے اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے' ان کے لیے اللہ رحمان محبت پیدا کر دے گا۔''

(١٤٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ۔ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ۔ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِيْ أَهْلِ الْأَرْضِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِي الْأَرْضِ))۔

۱۴۷۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس تمام آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی محبت زمین دنیا والوں میں رکھ دی جاتی ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''پھر اس کی محبت زمین میں رکھ دی جاتی ہے۔''

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ ((وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زائد ذکر کی ہے۔

دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ))

''جب وہ کسی کو ناپسند کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں' پس تم بھی اس سے بغض رکھو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس جبریل علیہ السلام بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے بغض رکھتا ہے۔ پس تم بھی اس سے بغض رکھو۔'' آپ نے فرمایا کہ ''پھر تمام آسمان والے اس شخص سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر اس کے لیے بغض و دشمنی زمین میں رکھ دی جاتی ہے۔'' (یعنی تمام زمین والے اس سے بغض وعداوت رکھتے ہیں)۔

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب الأدب- باب المقة من الله تعالىٰ- وكتاب بدء الخلق- باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم- وصحيح مسلم- كتاب البر والصلة- باب إذا أحب الله عبداً حببه الى عباده]

(١٤٧٤) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِيْ-يَا أَبَتِ إِنِّيْ أَرَى اللّٰهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ:لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

۱۴۷۴۔ سہیل بن ابی صالح' بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں موجود تھے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جو حاجیوں کے امیر تھے' وہاں سے گزرے تو لوگ کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ میں نے اپنے باپ سے کہا' ابا جان! میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے محبت کرتا ہے والد صاحب نے کہا کہ کس وجہ سے؟ میں نے کہا لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت کی وجہ سے...... آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح مسلم- كتاب البروالصلة- باب إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده]

فَضْلُ حُبِّ وَثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

نیک آدمی سے لوگوں کی محبت اور اس کی تعریف کرنے کی فضیلت۔

(١٤٧٥) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ :قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ))

۱۴۷۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا' آپ یہ فرمائیں کہ آدمی کوئی اچھا عمل کرتا ہے' اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ (یہ ریا کاری تو نہیں) آپ نے فرمایا: ''یہ مومن کے لیے پیشگی خوشخبری ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ)) بَدَلَ ((وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ))

اور ایک روایت میں ہے۔ ''لوگ اس (عمل کی) وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں۔'' بجائے اس لفظ کے ''لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب البر والصلة۔باب إذا أثنی علی الصالح فهی بشرٰی ولا تضره]

(۱٤٧٦) وَمِنْ فَضْلِ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ حَدِيثُ أَنَسٍ كَمَا مَرَّ فِي الْجَنَائِزِ وَفِيهِ بِلَفْظٍ: ((مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔۔۔)) لَفْظُ مُسْلِمٍ

۱۴۷۶۔لوگوں کی میت پر تعریف کرنے کی فضیلت میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جیسا کہ جنائز میں گزر چکی ہے۔ اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ''جس شخص کی تم نے اچھے الفاظ میں تعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص کی تم نے برے الفاظ میں تعریف کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔'' یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

وَحَدِيثُ عُمَرَ وَفِيهِ :((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ)) فَقُلْنَا: ((وَاثْنَانِ؟)) قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر و بھلائی کی گواہی دے دیں۔ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' تو ہم نے کہا' اور تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''تین آدمی بھی۔'' ہم نے کہا' اور دو آدمیوں کی گواہی؟ آپ نے فرمایا: ''اور دو بھی'' پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الجنائز۔باب ثناء الناس علی المیّت۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب فیمن یثنی علیه خیر أو شر من الموتی]

فَضْلُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

اچھی تعریف کی فضیلت۔

(۱٤٧٧) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوْ بِالْبَنَاوَةِ يَقُولُ: ((يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ بِمَ؟ قَالَ: ((بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ))

۱۴۷۷۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' میں نے نباوہ یا بناوہ (طائف میں ایک جگہ کا نام) مقام پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ''قریب ہے کہ تم جنتیوں کو جہنمیوں سے پہچان لو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! کس چیز کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ''اچھی اور بُری تعریف کے ساتھ۔''

تخریج : [المسند للبزار۔۳۶۰۱۔ (اس کی اسناد صحیح ہیں۔)]

فَضْلُ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَمُصَاحَبَتِهِمْ

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے اور ان کی مصاحبت اختیار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔ يَاعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (الزخرف:٦٧۔٦٨)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اس دن گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔ میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف و ہراس ہے نہ تم غمزدہ ہو گے۔“

(١٤٧٨) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ۔ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ۔ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَ نَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً))

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَ كِيْرِ الْحَدَّادِ: لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيَهُ أَوْ تَجِدَ رِيْحَهُ وَ كِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَيْتَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً))

١٤٧٨۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”نیک آدمی اور بُرے آدمی کی صحبت کی مثال ایسے ہے جیسے خوشبو والا اور لوہے کی بھٹی والا۔ پس خوشبو والا یا تو آپ کو (خوشبو) عطیہ کے طور پر دے دے گا یا آپ اس سے خرید لیں گے یا (اس کے پاس بیٹھے ہوئے) آپ اس سے اچھی خوشبو محسوس کریں گے۔ اور بھٹی والا (اگر آپ اس کے پاس بیٹھیں گے) یا تو آپ کے کپڑے جلائے گا اور یا آپ گندی بُو محسوس کریں گے۔“

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے: ”نیک ہم نشیں اور برے ہم نشیں کی مثال خوشبو والے اور لوہار کی بھٹی والے کی ہے۔ خوشبو والا تجھے محروم نہیں رکھے گا یا تو آپ اس سے خرید لیں گے یا اس کے پاس خوشبو پائیں گے اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر جلائے گی یا تیرا کپڑا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔“

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب البروالصلة۔باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء۔ وصحيح البخاري۔كتاب البيوع۔باب في العطّار و بيع المسك]

(١٤٧٩) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ

١٤٧٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں۔ جو راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو

فَيَحُفُّوْنَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا۔۔ اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْ آخِرِهٖ ((هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ))

آواز دے کر کہتے ہیں۔ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔" (اس کے بعد بھی حدیث مذکور ہے اور اس کے آخر میں ہے)۔" کہ یہ (ذکر کرنے والے) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوتا۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((هُمُ الْقَوْمُ)) لِغَيْرِ الْبُخَارِيِّ۔

بخاری کے علاوہ ایک روایت میں (هم الجلساء) لفظ کی جگہ (هم القوم) کے الفاظ ہیں معنی میں فرق نہیں۔

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الدعوات۔باب فضل ذکر اللہ عزوجل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل مجالس الذکر]

قَالَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْ أَهْلِ النَّارِ: ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ﴾ (الشعراء:۱۰۰۔۱۰۱)

اللہ تعالیٰ نے جہنمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (وہ کہیں گے): "اب تو ہمارا کوئی سفارشی ہے نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت میں مذکور "صدیق" سے مراد مشفق دوست ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم اپنے نیک بھائی و دوست بناؤ کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں کام آنے والے ہیں کیا آپ جہنم والوں کی یہ بات نہیں سنتے کہ وہ کہیں گے کہ آج ہمارا کوئی سفارشی اور مشفق دوست نہیں۔

(١٤٨٠) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ۔۔ اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْهِ الرُّؤْيَةُ وَ فِي الْحَدِيْثِ ((ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ ((دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيْهِ خَطَاطِيْفُ وَ كَلَالِيْبُ وَ حَسَكٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ فِيْهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ

۱۴۸۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔ کیا تم صاف دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج دیکھنے میں کسی قسم کی تکلیف محسوس کرتے ہو" (اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا ذکر ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے)"پھر جہنم پر ایک پُل قائم کی جائے گی اور (میری) سفارش واقع ہوگی (یعنی مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ملے گی) اور لوگ کہہ رہے ہوں گے اے اللہ! محفوظ رکھ اے اللہ! محفوظ رکھ۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! پل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "پھسلنے کی جگہ ہے دوزخ میں اچکنے اور آنکڑے اور ایک بوٹی کی طرح جو نجد میں ہوتی ہے اور اس میں کانٹے ہوتے ہیں اس بوٹی کا نام سعدان ہے پس بعض مومن آنکھ

كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَ مَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَ يُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَابَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ. فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا۔۔ اَلْحَدِيثُ مُطَوَّلًا۔

جھپکنے کی مانند گزریں گے اور بعض بجلی کی مانند گزریں گے اور بعض تیز ہوا کی مانند اور بعض پرندوں کی مانند اور بعض تیز گھوڑوں کی مانند اور بعض اونٹوں کی مانند۔ پس بعض مسلمان نجات پانے والے ہوں گے صحیح سالم' اور بعض زخمی کیے ہوئے چھوڑے ہوئے۔ اور بعض زخمی ہو کر جہنم میں گریں گے حتیٰ کہ مومن آگ سے نجات پائیں گے۔ پس اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' تم میں سے حق میں جھگڑے کے لحاظ سے ان مومنوں سے زیادہ کوئی شخص نہیں جو قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے بارے میں' جو دوزخ میں ہوں گے اللہ سے جھگڑا کریں گے۔ مومن کہیں گے اے ہمارے رب! یہ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ پس ان کو کہا جائے گا: جن کو تم پہچانتے ہو ان کو (آگ سے) نکالو پس ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی۔ پس وہ (جہنم سے) بہت ساری ایسی مخلوق کو نکالیں گے جو نصف پنڈلیوں اور گھٹنوں تک جل چکے ہوں گے۔ پھر کہیں گے' اے ہمارے رب! جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا' ان میں سے اب جہنم میں کوئی بھی نہیں بچا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ واپس جاؤ۔ پس جس کو تم پاؤ کہ اس کے دل میں ایک دینار جتنی بھی خیر ہے تو اس کو جہنم سے نکالو۔ پس وہ بہت سارے لوگوں کو نکالیں گے' پھر وہ کہیں گے' اے ہمارے رب! جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے ہم نے کوئی بھی جہنم میں نہیں چھوڑا۔ پھر اللہ فرمائے گا۔ واپس جاؤ' پس تم جس کو بھی پاؤ کہ اس کے دل میں نصف دینار جتنی خیر ہے اس کو نکالو۔ پس وہ بہت ساری مخلوق نکالیں گے......'' حدیث طویل ہے۔

تخریج : [صحيح مسلم۔كتاب الإيمان۔باب معرفة طريق الرؤية]

(١٤٨١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً

۱۴۸۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے حق کے لیے اتنا جھگڑنے والا نہیں جتنے وہ مومن قیامت کے دن' اپنے بھائیوں کے لیے جو جہنم میں ہوں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ: فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ: وَيَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ))

گے اللہ سے جھگڑنے والے ہوں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ اور آپ نے انہیں آگ میں داخل کر دیا ہے؟ پس وہ فرمائے گا: اچھا جاؤ اور ان میں سے جن کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لاؤ پس وہ ان کے پاس جائیں گے اور وہ ان کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کی نصف پنڈلیوں تک آگ پہنچی ہوگی اور بعض کے گھٹنوں تک۔ پس وہ انہیں نکال لائیں گے اور پھر کہیں گے اے ہمارے رب! جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا انہیں نکال دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ حکم فرمائیں گے کہ جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان موجود ہے ان کو بھی نکالو پھر فرمائے گا کہ جن کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہے ان کو بھی نکالو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اس کو بھی نکالو۔"

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عَظِيْمًا﴾۔ (النساء۔ ۴۸)

ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص تصدیق نہ کرے تو وہ یہ آیت تلاوت کرے۔ "یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔"

تخریج: [سنن النسائی۔کتاب الإیمان۔باب زیادة الإیمان۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ

اس آدمی کی فضیلت جس کی اچھائی کی امید رکھی جاتی ہے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے۔

(۱۴۸۲) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰى أُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوْا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ

۱۴۸۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی مجلس کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: "کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے کی خبر نہ دوں؟" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں ضرور بتائیں کہ ہم میں

اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ:((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَ شَرُّكُمْ مَنْ لَايُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

سے اچھا کون ہے اور بُرا کون ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے اچھائی کی امید رکھی جا سکے اور اس کے شر سے بچا جا سکے۔ اور تم میں سے بُرا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جا سکے اور اس کے شر سے محفوظ نہ رہا جا سکے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الفتن۔باب حدیث۔ ''خیر کم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ'' (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ يَتَكَلَّمُ فِيْ حَقِّ النَّاسِ بِمَا يُحِبُّ أَنْ يُتَكَلَّمَ عَلَيْهِ

اس آدمی کی فضیلت جو لوگوں کے متعلق ایسی گفتگو کرتا ہے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(١٤٨٣) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا:((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَايَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ أَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَ أُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَ تَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَ تَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ))اَلْحَدِيْثُ۔

۱۴۸۳۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے جو نبی بھی ہوا' اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کی ایسے کاموں کی طرف رہنمائی کرے جن کو وہ ان کے لیے بہتر جانتا ہو۔ اور ان کو ان کاموں سے ڈرائے جن کو وہ ان کے لیے بُرا جانتا ہو اور تمہاری یہ امت جو ہے اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں رکھ دی گئی ہے' اور اس کے آخری حصے میں آزمائش اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم بُرا سمجھو گے۔ اور ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ہلکا کر دے گا (یعنی ایک سے ایک بڑھ کر فتنہ ظاہر ہو گا کہ بعد میں آنے والے فتنے کے مقابلے میں پہلا فتنہ بالکل ہلکا لگے گا)۔ ایک فتنہ سامنے آئے گا تو مومن کہے گا یہی میری ہلاکت کا باعث ہو گا' پھر وہ دور ہو جائے گا۔ پھر کوئی اور فتنہ ظاہر ہو گا تو مومن کہے گا یہی وہ فتنہ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ پس جو شخص پسند کرے کہ اسے جہنم کی آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کو موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے ساتھ کیے جانے کو پسند کرے...... آخر حدیث تک۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الإمارة۔باب وجوب الو فاء ببیعة الخلفاء الأول فالأول]

لَايَكْمَلُ إِيْمَانُ الْعَبْدِ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهٖ

آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہوتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے' جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(١٤٨٤) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

۱۴۸۴۔انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے' جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الإیمان۔باب من الإیمان أن یحب لأخیه ما یحب لنفسه......]

بَابُ حِفْظِ الْمَوَدَّةِ الْقَدِيْمَةِ وَالْأُخُوَّةِ الثَّابِتَةِ

قدیمی محبت اور پرانے بھائی چارے کی حفاظت کا بیان

(١٤٨٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ تْ عَجُوْزٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْتِ؟)) قَالَتْ: أَنَا جُثَامَةُ الْمُزَنِيَّةُ' فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتِ حَسَّانَةُ الْمُزَنِيَّةُ' كَيْفَ أَنْتُمْ؟ كَيْفَ حَالُكُمْ' كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا؟)) قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا خَرَجَتْ' قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقْبَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْعَجُوْزِ هٰذَا الْإِقْبَالَ: فَقَالَ: ((إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِيْنَا زَمَنَ خَدِيْجَةَ' وَإِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ))

۱۴۸۵۔عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بڑھیا اس وقت نبی ﷺ کے پاس آئی کہ آپ میرے پاس موجود تھے' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' اس نے کہا' میں جثامہ مزنیہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بلکہ تو حسانہ مزنیہ ہے۔آپ لوگ کیسے ہیں؟ آپ لوگوں کا کیا حال ہے' ہمارے آنے کے بعد تم کیسے ہو؟'' اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' ہم خیریت سے ہیں۔پس جب وہ بُڑھیا چلی گئی تو میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اس بڑھیا پر اس قدر توجہ فرمائی (اور اس کا اتنی اچھی طرح اور تفصیل سے حال پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور حسنِ عہد (قدیمی میل جول اور تعلقات کا خیال رکھنا) ایمان کا حصہ ہے۔''

تخریج : [المستدرك للحاکم۔۱/ ۱۵۔۱۶۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(١٤٨٦) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ

۱۴۸۶۔انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں اپنی بیویوں اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر کے سوا کسی اور کے گھر نہیں

أُمِّ سُلَيْمٍ، إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: ((إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي))

جایا کرتے تھے۔ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) میرے ہمراہ شہید ہوا تھا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الجهاد والسیر۔باب فضل من جهز غازیاً أو خلفه بخیر]

تشریح : ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی کا نام حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ تھا۔ جنہیں مشرکین نے بئر معونہ کے پاس شہید کر دیا تھا۔ چونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روانہ کیا تھا اس لیے آپ نے ان کی شہادت کو اپنے ہمراہ شہید ہونے سے تعبیر فرمایا۔

باب نمبر 19

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ

کھانے پینے کا بیان

صفحہ نمبر 863 تا 888

فَضْلُ التَّسْمِيَةِ ((بِسْمِ اللّٰهِ)) عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر ''بسم اللہ'' پڑھنے کی فضیلت

(۱٤۸۷) حَدِيْثُ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ))

۱۴۸۷۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے (اس جگہ) تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا۔ اور جب وہ داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں (یہاں) رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا ہے۔ اور جب وہ کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات رہنے کا ٹھکانہ اور کھانا دونوں مل گئے ہیں۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ))

اور ایک روایت میں ہے: ''اگر وہ کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا اور (گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الأشربة۔باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما]

(۱٤۸۸) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا، حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ۔ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَ تْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا۔ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ

۱۴۸۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع نہ کرتے ہم کھانا کھانے کی ابتدا نہ کرتے ایک مرتبہ ہم کھانے میں آپ کے ساتھ شریک تھے کہ اچانک ایک لڑکی آئی گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے (یعنی تیزی سے آئی) اور کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی (دیہاتی) آیا گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کو اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔ اور وہی شیطان اس لڑکی کو لایا تھا تاکہ اس کے ذریعے سے وہ اس کھانے کو حلال کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر وہ اس دیہاتی کو لایا

فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا))

تا کہ اس کے ذریعے سے کھانے کو حلال کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اس (شیطان) کا ہاتھ اس (لڑکی) کے ہاتھ سمیت میرے ہاتھ میں ہے۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ مُسْلِمٍ ((مَعَ أَيْدِيْهِمَا))

اور مسلم شریف کے علاوہ ایک روایت میں ہے: "(اس شیطان کا ہاتھ) ان دونوں کے ہاتھوں سمیت (میرے ہاتھ میں ہے)۔"

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الأشربة-باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما۔ وسنن أبي داؤد-كتاب الأطعمة-باب التسمية على الطعام۔ و مسند أحمد-٥/ ٣٨٣۔ وشرح السنة للبغوي-١١/ ٢٧٦]

فَضْلُ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)) لِمَنْ نَسِيَ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِه

شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جانے والے کے لیے "بسم اللہ اولہ وآخرہ۔ پڑھنے کی فضیلت۔

(١٤٨٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ امْرَأَةٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِوَطْبَةٍ فَأَخَذَهَا أَعْرَابِيٌّ بِثَلَاثِ لُقَمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ لَوَسِعَكُمْ)) وَقَالَ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ اِسْمَ اللّٰهِ عَلٰى طَعَامِهِ، فَلْيَقُلْ إِذَا ذَكَرَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ))

۱۴۸۹۔ عبداللہ بن عتبہ ایک عورت رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وطبہ (یعنی کھوئے، کھجور اور گھی سے تیار کردہ حلوہ) لایا گیا ایک اعرابی نے تین لقموں میں اسے ختم کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ (اعرابی) بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا آپ سب کے لیے کافی ہوتا۔" اور فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ یاد آنے پر "بسم اللہ اولہ وآخرہ۔" "کھانے کا شروع وآخر اللہ کے نام کے ساتھ" پڑھ لے۔"

تخريج : [مسند أبي يعلى-٧١٥٣۔ (اس کی سند صحیح ہے۔)]

فَضْلُ حَمْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

کھانے پینے کے بعد اللہ کی حمد (شکر) کرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ (إبراهيم: ٧)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔"

(١٤٩٠) حَدِيْثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ

۱۴۹۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً اللہ اس بندے سے بڑا خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے تو

الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور پانی پیئے تو اس پر اللہ کا شکر و حمد بیان کرے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔باب استحباب حمد الله تعالیٰ بعد الأکل والشرب]

فَضْلُ الطَّاعِمِ الشَّاكِرِ

شکر گزار کھانا کھانے والے کی فضیلت۔

(١٤٩١) عَنْ سِنَانِ بْنِ سُنَّةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ))

۱۴۹۱۔ نبی ﷺ کے صحابی سنان بن سنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے صابر روزہ دار کے برابر اجر ہے۔"

تخریج : [مسند أحمد۔۴/ ۳۴۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر اجتماع کی فضیلت۔

(١٤٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

۱۴۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو آدمیوں کا کھانا، تین کے لیے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأطعمة۔باب طعام الواحد یکفی الاثنین]

(١٤٩٣) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ))

۱۴۹۳۔ ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے، دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الأشربة۔باب فضیلة المواساة فی الطعام القلیل-----]

مَنْ أَخَذَ اللُّقْمَةَ السَّاقِطَةَ وَ مَسَحَهَا وَأَكَلَهَا

اس شخص کا بیان جو گرا شدہ لقمہ اٹھا کر صاف کر کے کھا لے۔

(١٤٩٤) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ۔

۱۴۹۴۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے

قَالَ : وَقَالَ: ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا۔ وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ)) قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ))

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الأشربة۔ باب استحباب لعق الأصابع والقصعة......]

سَبْعُ تَمَرَاتٍ مِنْ تَمَرِ الْمَدِيْنَةِ عَلَى الرِّيْقِ تَدْفَعُ السُّمَّ وَ تُبْطِلُ السِّحْرَ

مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھانے سے انسان زہر اور جادو سے محفوظ رہتا ہے۔

(١٤٩٥) أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

۱۴۹۵۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے وہ اس دن زہر اور جادو کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأطعمة۔باب العجوة]

فَضْلُ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ

(مدینہ منورہ کے) عالیہ علاقے کی عجوہ کھجور کی فضیلت۔

(١٤٩٦) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ))

۱۴۹۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالیہ کی عجوہ کھجور میں شفاء ہے۔'' یا فرمایا: ''اس کا صبح کے اوّل وقت میں کھانا تریاق (زہر کا توڑ) ہے۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الأشربة۔ باب فضل تمر المدينة]

تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ وَإِيْكَاءُ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقُ الْأَبْوَابِ وَذِكْرُ اسْمِ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَإِطْفَاءُ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَ حَبْسُ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

برتنوں کے ڈھانپنے' مشکیزوں کے منہ باندھنے' دروازے بند کرنے' ان پر اللہ کا نام لینے' سوتے وقت چراغ اور آگ کو بجھانے' مغرب کے بعد بچوں اور جانوروں کے (باہر نکلنے سے) روکنے کا بیان۔

(١٤٩٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

۱۴۹۷۔ جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ۔ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ۔ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ شَيْئًا))

فرمایا: ''رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یا رات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پس جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (تاکہ چل پھر سکیں)۔ پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو' اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو' پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھانپ دو' دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھانپ دو خواہ درمیان میں ہی کوئی چیز رکھ دو۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ۔ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا))

اور ایک روایت میں ہے: ''جب رات شروع ہو جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو' کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پس جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو۔ پھر اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔''

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا، أَوْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ۔ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ''تم اپنے برتن ڈھانپ دو' مشکیزوں کا منہ باندھ دو' دروازے بند کر لو اور چراغ بجھا دو۔ اس لیے کہ شیطان مشکیزہ کھولتا ہے نہ دروازہ اور نہ ہی برتن پس اگر تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز نہ پائے تو وہ اپنے برتن کے درمیان کوئی لکڑی رکھ دے یا اس پر اللہ کا نام لے پس وہ ضرور کرے کیونکہ چوہیا اہل خانہ کو ان کے گھر سمیت جلا دیتی ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ))

اور مسلم شریف کی روایت جو جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج غروب ہونے کے بعد' عشاء کی ایک گھڑی وقت گزرنے تک اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو' کیونکہ سورج غروب ہونے اور عشاء کی ایک گھڑی وقت گزرنے کے دوران شیاطین کے پھیلنے کا وقت ہے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ الْقَعْقَاعِ بْنِ

اور مسلم شریف کی ایک اور روایت جو قعقاع بن حکیم کے طریق سے

حَكِيمٍ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا:((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ))

جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برتن ڈھانپ دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ لو کیونکہ سال میں ایک رات ہے جس میں بیماری نازل ہوتی ہے۔ اور جس برتن پر ڈھکن نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو تو وہ بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔''

تخريج : [صحيح البخارى۔كتاب بدء الخلق۔باب صفة إبليس وجنوده۔ وصحيح مسلم۔كتاب الأشربة۔باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطيته'۔۔۔]

فَضْلُ الْعِطَاسِ وَرَدِّ التَّثَاؤُبِ بِوَضْعِ الْيَدِ وَغَيْرِهَا عَلَى الْفَمِ

چھینک مارنے اور ہاتھ وغیرہ سے منہ ڈھانپ کر جمائی روکنے کی فضیلت۔

(١٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعِطَاسَ وَ يَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطِسَ أَحَدُكُمْ وَ حَمِدَاللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَ أَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَ بَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ))

۱۴۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس کے لیے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ آپ پر رحم کرے) کہے۔ رہا جمائی لینا' تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنی قوت و طاقت کے مطابق اسے روکے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے' تو شیطان ہنستا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ فِيهِ: ((فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَاضَحِكَ الشَّيْطَانُ))

اور ایک روایت میں ہے'' اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی (جمائی لیتے وقت) ''ھا'' کی آواز نکالتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔''

وَ فِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ زَادَ:((وَلْيُخْفِهِ مَا اسْتَطَاعَ))

اور طیالسی کی روایت میں زائد بات یہ ہے: ''اسے چاہیے کہ وہ اس (جمائی) کو اپنی قوت و طاقت کے مطابق کم کرے۔''

تخريج : [صحيح البخارى۔كتاب الأدب۔باب مايستحب من العطاس ويكره من التثاؤب۔ وصحيح البخارى۔كتاب بدء الخلق۔باب صفة إبليس و جنوده۔ وسنن أبى داؤد۔ كتاب الأدب۔باب فى التثاؤب۔ و مسند طيالسى۔ ۲۳۱۵۔ روایت صحیح ہے]

(١٤٩٩) حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ

۱۴۹۹۔ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری

سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو فرماتے ہوئے سنا' ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کر لے' اس لیے کہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

اور ایک روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ اس جمائی کو اپنی طاقت وقوت کے مطابق روکے اس لیے کہ شیطان (جمائی لینے والے کے منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔كتاب الزهدوالرقائق۔باب تشميت العاطس و كراهة التثاؤب]

فَضْلُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ((بِيَرْحَمُكُمُ اللَّهُ))

چھینک مارنے والے کے جواب میں۔ ''یرحمک اللہ'' کہنے کی فضیلت۔

(۱۵۰۰) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تُعَاطِسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ۔ فَكَانَ يَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ))

۱۵۰۰۔ ابو بردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا: یہودی' نبی ﷺ کے پاس اس امید پر تکلّف کے ساتھ چھینکتے کہ آپ ان کے لیے ''یرحمک اللہ'' کہیں گے۔ لیکن آپ ((یهدیکم اللّٰه و یصلح بالکم)) ''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کر دے' فرمایا کرتے تھے۔''

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى أَيْضًا ((كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ))

اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہی میں ہے کہ یہودی' نبی ﷺ کے پاس اس امید پر تکلّف کے ساتھ چھینکتے کہ آپ ان کے لیے ''یرحمک اللہ'' کہیں گے لیکن آپ ((یهدیکم اللّٰه و یصلح بالکم)) ''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کر دے۔'' فرماتے۔''

تخریج : [سنن أبي داؤد۔كتاب الأدب۔باب يشمت الذمي۔ وجامع الترمذي۔ أبواب الأدب۔باب ماجاء كيف يشمت العاطس۔ (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ شُكْرِ نِعْمَةِ اللَّهِ مِنْ طَعَامٍ وَّمَالٍ وَغَيْرِهِ

اللہ کی نعمتِ طعام ومال وغیرہ پر اس کا شکر ادا کرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اگر تم شکر گزاری کرو گے تو میں تمہیں زیادہ

(إبراهيم : ٧) دوں گا۔"

(١٥٠١) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: ((لَاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ ((وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَلَّطَهُ)) عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا))

۱۵۰۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف دو باتوں میں رشک جائز ہے۔ ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعے سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب العلم۔باب الاغتباط في العلم و الحكمة]

فَضْلُ الشُّكْرِ لِمَنْ قَدَّمَ الطَّعَامَ وَغَيْرَهُ وَلَوْ بِالدُّعَاءِ

کھانا وغیرہ پیش کرنے والے کا شکریہ ادا کرنے کی فضیلت خواہ دعا کے ذریعے سے ہو۔

(١٥٠٢) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ))

۱۵۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔"

تخريج : [جامع الترمذي۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء في الشكر لمن أحسن إليك۔ (روایت صحیح ہے۔)]

ذِكْرُ الْأَمْرِ الَّذِيْ إِذَا فَعَلَهُ الْمَرْءُ كُتِبَ شَاكِرًا صَابِرًا

اس امر کا ذکر جس کا کرنے والا (اللہ کے ہاں) صابر و شاکر لکھ لیا جاتا ہے۔

(١٥٠٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ))۔ قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْكُمْ))

۱۵۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دنیاوی امور میں) اپنے سے کم درجہ والے کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کو مت دیکھو، یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اس کی وجہ سے اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے۔" ابو معاویہ رحمہ اللہ راوی نے یہ لفظ روایت کیا ہے۔ ((عَلَيْكُمْ)) "تم پر لازم ہے۔"

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا: ((اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ۔۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں ہے: "تم اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ ہے" ۔۔۔۔۔۔ باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الزهد۔باب "الدنيا سجن المؤمن و جنّة الكافر۔ و جامع الترمذي۔ أبواب صفة القيامة۔باب انظر إلى من هو أسفل منكم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : یہ حدیث تمام امور وانواع کے لیے جامع ہے۔ اس لیے کہ انسان جب اس شخص کو دیکھتا ہے جس کو دنیاوی نعمتوں' صحت اور مال وغیرہ میں اس پر فضیلت دی گئی ہے تو اس کا نفس بھی ان چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو جو اس کے پاس ہیں حقیر جانتا ہے اور زیادہ کی حرص و تمنا کرتا ہے' تاکہ اس جیسا یا اس کے قریب ہو جائے' اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے اور اگر دنیاوی امور میں اپنے سے کم درجہ والے کو دیکھے تو پھر اس کو احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر کتنی نعمتیں ہیں۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کے آگے عاجزی وانکساری پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی وجہ سے نیکی کے کام زیادہ کرتا ہے۔ اس حدیث پر بھی غور کرنا چاہیے جس میں گنجے' پھل بہری والے اور اندھے کا ذکر ہے۔ جب اندھے نے اس فرشتے کو کہا' جو اس کے پاس اسی مسکین کی صورت میں آیا' جو اس اندھے کی پہلی صورت تھی۔ اور سوال کیا تو اس نے اس کو کہا' میرے مال سے جو لینا ہے لے لے اور جو چھوڑنا ہے چھوڑ دے۔ پس اللہ تعالیٰ کی قسم تو آج جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے لے گا میں خوشی سے دوں گا' تو فرشتے نے کہا تھا کہ تو مال اپنے پاس رکھ تم تینوں آزمائے گئے تھے پس اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہوا اور تیرے دو ساتھیوں گنجے اور پھل بہری والے سے ناراض ہوا۔ (صحیح بخاری۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔باب حديث أبرص وأعمى وأقرع في بني إسرائيل) اس حدیث میں نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی تعریف کرنے کی ترغیب ہے۔

(١٥٠٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ))

۱۵۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے' تو اس وقت ایسے شخص کی طرف دھیان کرے جو اس سے کم درجہ ہے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ يَعْلٰى: ((مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ دُوْنَهُ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ))

اور مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں ہے' ''جو مال اور جسم میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو مال اور جسم میں اس سے کم درجہ ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔كتاب الرقاق۔باب لينظر إلى من هو أسفل منه و لاينظر إلى من هو فوقه۔ ومسند أبي يعلى' ٦٢٦١۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانا کھلانے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا۔ إِنَّمَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین' یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا مندی کے لیے

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۔ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ (الإنسان:٨۔٢٣)۔

کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔ بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔ اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔ ...... اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ...... (کہا جائے گا) کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔"

(١٥٠٥) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))

١٥٠٥۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور واقف و ناواقف (سب) کو سلام کہو۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الإیمان۔ باب إطعام الطعام۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان۔باب تفاضل الإسلام......]

(١٥٠٦) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مَرْفُوْعًا وَ فِيْهِ: ((يَآأَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

١٥٠٦۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مرفوع حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگو سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز (تہجد) پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الأطعمة۔باب ماجاء فی فضل إطعام الطعام]

(١٥٠٧) حَدِيْثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))

١٥٠٧۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جہنم کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا، پھر آپ نے جہنم کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا۔ شعبہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جہاں تک دو مرتبہ (پناہ مانگنے) کا تعلق ہے تو مجھے کوئی شک نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جہنم سے بچو، خواہ آدھی کھجور ہی کے ذریعے ہو۔ اور اگر (یہ بھی) نہ ہو تو

اچھی بات کے ذریعے ہی (جہنم سے نجات حاصل کرو)۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الأدب۔باب طيب الكلام۔ و صحيح مسلم۔كتاب الزكاة۔باب الحث على الصدقة......]

(١٥٠٨) حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرْفُوْعًا: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ۔ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا))

۱۵۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب عورت کوئی نقصان کیے بغیر اپنے گھر کے کھانے سے کچھ خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو بھی کہ اس نے کمایا اور ایسے ہی خزانچی کو بھی۔ نیز کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الزكاة۔باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه]

(١٥٠٩) حَدِيثُ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ))۔

۱۵۰۹۔ آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں' میں غلام تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' کیا میں اپنے سرداروں کے مال سے کوئی چیز صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں' اور تم دونوں کو آدھا آدھا ثواب ملے گا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ۔ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((لِمَ ضَرَبْتَهُ))؟ فَقَالَ: يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ: ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا))

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے سردار نے مجھے گوشت کاٹنے کا حکم دیا' پس ایک مسکین میرے پاس آیا تو میں نے اس کو اس گوشت میں سے کچھ دے دیا' میرے سردار کو اس کا پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا' پس آپ نے اسے بلا کر پوچھا: "تو نے اسے کیوں مارا ہے؟" اس نے کہا' یہ میرا کھانا (یعنی گوشت) میری اجازت کے بغیر دیتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ثواب تم دونوں کو ملے گا۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الزكاة۔باب ما أنفق العبد من مال مولاه]

(١٥١٠) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ

۱۵۱۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟" ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض

أَبُوبَكْرٍ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ تَبِعَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِیءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

کیا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازے میں شریک ہوا ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں' آپ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے۔ آپ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الزكاة۔باب من ضمّ إلى الصدقة غير ها من أنواع البر]

(١٥١١) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ))

۱۵۱۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً حدیث ہے۔ (آپ نے فرمایا): ''اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو (ہدیہ میں) دینے کے لیے حقیر نہ سمجھے' خواہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأدب۔باب لاتحقرن جارة لجارتها]

(١٥١٢) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقِ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ مَرْفُوْعًا وَ فِيهِ: ((يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ: يَا رَبِّ وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي؟۔۔۔)) اَلْحَدِيثُ۔

۱۵۱۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ وہ حدیث جو پانی پلانے کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ (حدیث قدسی ہے) (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا) آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا' وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا! کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا؟''......آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب البروالصلة۔باب فضل عيادة المريض]

فَضْلُ سَقْيِ الْمَاءِ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پانی پلانے کی فضیلت۔

(١٥١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۵۱۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَاللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ))

فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی' تو اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا' پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے' اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے میں مبتلا تھا۔ پس (وہ پھر کنویں میں اترا اور) اس نے اپنے موزے کو بھرا اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔'' صحابہ ؓ نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمیں چوپایوں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر جاندار میں ثواب ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب المساقاة-باب فضل سقى الماء- و صحيح مسلم- كتاب السلام- باب فضل سقى البهائم المحترمة وإطعامها]

(١٥١٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَلَهَا بِهِ))

۱۵۱۴۔ ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک کتا ایک کنویں کے اردگرد چکر کاٹ رہا تھا جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل رہی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ پس اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا۔ تو اسے اس کے اسی عمل کی وجہ سے بخش دیا گیا۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْ ثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَلَهَا بِذٰلِكَ))

ابو ہریرہ ؓ سے بیان کردہ مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس اس (زانیہ عورت) نے اپنا موزہ اتار کر اس کو اپنے دوپٹے سے باندھا اور پھر اس کتے کے لیے (کنویں سے) پانی نکالا۔ پس اسے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا گیا۔''

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب أحاديث الأنبياء باب حديث الغار- و صحيح البخاري-كتاب بدء الخلق-باب إذا وقع الذباب فى شراب أحدكم-----]

(١٥١٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ تَغْشٰى حِيَاضِيْ قَدْلُطْتُهَا لِإِبِلِيْ فَهَلْ

۱۵۱۵۔ عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سراقہ بن جعشم ؓ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بھٹکے ہوئے اونٹ کے بارے میں سوال کیا جو میرے اس حوض پر آ جائے جس کو میں نے اپنے اونٹ کے لیے

لِيْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ سَقَيْتُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرّٰى أَجْرٌ))

تیار کیا ہے۔ تو کیا اس کو پانی پلانے سے مجھے ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔ (کیونکہ) ہر جاندار (کے کھانے پلانے) میں اجر وثواب ہے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ: ((فِيْ كُلِّ كَبِدٍ أَجْرٌ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

اور مسند احمد کی روایت میں ہے۔ ''اللہ نے ہر جاندار میں (یعنی اس کی دیکھ بھال میں) اجر وثواب رکھا ہے۔''

تخریج : [سنن ابن ماجه۔ أبواب الأدب۔ باب فضل صدقة الماء۔ ومسند أحمد۔ ۴/ ۱۷۵۔ روایت صحیح ہے]

(۱۵۱۶) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا :((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ: كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ إِنَّكَ لَوْعُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ))

۱۵۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(حدیث قدسی ہے) بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ آدمی کہے گا اے میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تُو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو یقیناً تُو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ آدمی کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تُو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا؟ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا تُو تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا کیا تجھے علم نہیں تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا''۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل عيادة المريض]

(۱۵۱۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۵۱۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ)) قَالَ فَقَالَ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِهَا، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

فرمایا: ''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ پس وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ تو نے اسے کچھ کھلایا نہ پلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے قید کر دیا حتیٰ کہ وہ مرگئی۔''

تخریج : [صحیح البخاری-کتاب المساقاۃ-باب فضل سقی الماء- و صحیح مسلم-کتاب السلام-باب تحریم قتل الھرۃ]

(۱۵۱۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ الْكُسُوْفِ فَقَالَ: ((دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ)) حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: ((تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ: مَاشَأْنُ هٰذِهِ؟ قَالُوْا: حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا))

۱۵۱۸۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ سورج گرہن کی نماز پڑھی پھر فرمایا ''(ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب آ گئی تھی کہ میں نے چونک کر کہا اے رب! کیا میں بھی انہی میں سے ہوں؟ اتنے میں دوزخ میں میری نظر ایک عورت پر پڑی'' اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا مجھے یاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ''اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ آپ کے ساتھ والے فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا کہ وہ بھوک کے مارے مرگئی۔''

تخریج : [صحیح البخاری-کتاب المساقاۃ-باب فضل سقی الماء]

(۱۵۱۹) حَدِيْثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : كَانَ أَبُوْطَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا

۱۵۱۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور انہیں اپنے باغات میں سے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ

طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ((لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ)) (آل عمران۔ ٩٢)

کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ۔''تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔''

قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔''

وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

اور مجھے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند ہے اس لیے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں۔اللہ کے رسول! اللہ کے حکم سے آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجئے۔راوی نے بیان کیا کہ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''خوب یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے۔یہ تو بہت ہی آمدنی کا مال ہے۔''......آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الزكاة۔باب الزكاة على الأقارب]

فَضْلُ إِطْعَامِ الْجَائِعِ وَ سَقْيِ الظَّمْآنِ

بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت۔

(١٥٢٠) حَدِيْثُ الْبَرَاءِ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ:((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ لَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: ((لَا۔ إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِي عِتْقِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ

١٥٢٠۔ براء رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی' اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے۔آپ نے فرمایا:''اگرچہ تم نے بات تو مختصر کی ہے لیکن مسئلہ بڑا اہم پیش کیا ہے۔تو جان آزاد کر اور گردن چھڑا۔''اس نے عرض کی۔اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ (دونوں) ایک ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا:''نہیں بے شک جان چھڑانا تو یہ ہے کہ تُو اکیلا اس کو آزاد کرے' اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تُو اس کی آزادی میں تعاون کرے اور بکثرت دودھ دینے والے جانور (گائے' بکری' بھینس وغیرہ)

فَإِنْ لَمْ تَطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تَطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ))

عاریۃً عطیہ دینا اور ظالم رشتہ دار کو معاف کرنا۔ پس اگر تُو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا اور اچھائی کا حکم کر اور برائی سے روک۔ پس اگر تو اس کی طاقت بھی نہ رکھے تو زبان سے صرف اچھی بات کہہ۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۴/ ۲۹۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۲۱) وَفِي هٰذَا الْبَابِ بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ انْظُرْ حَدِيْثَ عُثْمَانَ مُعَلَّقًا وَفِيْهِ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَحَفَرْتُهَا؟۔ اَلْحَدِيْثَ

۱۵۲۱۔ اور اس باب (یعنی پانی پلانے کی فضیلت کے باب) میں عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں ہے کہ (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا محاصرہ کرنے والوں سے فرمایا کہ) کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص بئر رومہ (رومہ نامی کنواں) کھودے گا (اور اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا) تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے'' تو میں نے ہی اس کنویں کو کھودا تھا؟۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحيح البخاري۔كتاب الوصاية۔باب إذا وقف أرضا أو بئرا.......]

فَضْلُ الضِّيَافَةِ وَالْكَرَمِ

مہمانی اور تکریم کرنے کی فضیلت۔

(۱۵۲۲) حَدِيْثُ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ))، قِيْلَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

۱۵۲۲۔ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث جس میں آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے مطابق ہر لحاظ سے عزت کرے۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! دستور کے موافق (مہمانی) کب تک ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ))

اور ایک روایت میں ہے: ''میزبانی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے پریشان کر دے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأدب۔باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخرفلا یؤذجارہ۔ وصحیح البخاری۔کتاب الأدب۔باب إکرام الضیف و خدمتہ إیاہ بنفسہ]

(۱۵۲۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟)) قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔۔۔)) الْحَدِيْثَ

۱۵۲۳۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا یہ میری خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں' یہ صحیح ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کر' عبادت بھی کر اور سو بھی' روزے بھی رکھ اور افطار بھی کر۔کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے' تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے......'' آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔باب حق الضیف]

تشریح : اس حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد وتقویٰ اور عبادت کرنے کے شوق وذوق کا بیان ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے کے متعلق تعلیمات کا بیان ہے' کہ انسان کو دین ودنیا دونوں کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں کہ انسان اپنے جسم' اپنے گھر والوں' اپنے احباب اور مہمانوں کے حقوق کا بھی خیال رکھے۔

فَضْلُ مَنْ يُؤَدِّيْ حَقَّ ضَيْفِهِ

اس شخص کی فضیلت جو اپنے مہمان کا حق ادا کرتا ہے۔

(۱۵۲٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَصَابَنِيْ جَهْدٌ شَدِيْدٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِيْ فَقَالَ: ((يَا أَبَاهُرَيْرَةَ)) فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ! فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَقَامَنِيْ وَ عَرَفَ الَّذِيْ بِيْ، فَانْطَلَقَ بِيْ إِلٰى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِيْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَاهِرٍّ)) فَعُدْتُّ فَشَرِبْتُ ثُمَّ

۱۵۲۴۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں (فاقہ کی وجہ سے) سخت تکلیف میں تھا' اتنے میں میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لیے کہا۔انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔اس کے بعد میں بہت دُور تک چلتا رہا آخر مشقت اور بھوک کی وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ!'' میں نے کہا حاضر ہوں اللہ کے رسول تیار ہوں۔پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا آپ سمجھ گئے کہ میں کسی تکلیف میں مبتلا ہوں۔پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا' میں نے اس میں سے دودھ پیا۔رسول

قَالَ: ((عُدْ)) فَعُدْتُّ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اسْتَوٰی بَطْنِیْ فَصَارَ کَالْقَدَحِ۔ قَالَ: فَلَقِیْتُ عُمَرَ وَذَکَرْتُ لَهُ الَّذِیْ کَانَ مِنْ أَمْرِیْ وَ قُلْتُ لَهُ: تَوَلّٰی ذٰلِكَ مَنْ کَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ یَا عُمَرُ، وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآیَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَأَنْ أَکُوْنَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ یَکُوْنَ لِیْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ))

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہر! دوبارہ پیو'' میں نے دوبارہ پیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اور پیو'' میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالے کی طرح ہوگیا۔ انہوں نے بیان کیا پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا واقعہ بیان کیا' اور میں نے انہیں کہا: عمر! اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعے سے پورا کر دیا جو اس کا آپ سے زیادہ حق دار تھا۔ اللہ کی قسم میں نے تم سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے تم سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں تمہیں اپنے گھر داخل کر لیتا اور تم کو کھانا کھلا دیتا تو مجھے سرخ (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ پسند ہوتا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأطعمة۔باب قول اللّٰه تعالیٰ۔ ''کلوا من طیبات مارزقنکم'']

(١٥٢٥) حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ شِهَابٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِیْ یَقُوْلُ: أَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَا وَصَاحِبٌ لِیْ فَلَقِیْنَا أَبَا هُرَیْرَةَ عِنْدَ بَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْطَلِقَا إِلٰی نَاسٍ عَلٰی تَمْرٍ وَمَاءٍ إِنَّمَا یَسِیْلُ کُلُّ وَادٍ بِقَدْرِهٖ قَالَ: قُلْنَا: کَثُرَ خَیْرُكَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَاسْتَأْذَنَ لَنَا فَسَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَ تَبُوْكَ فَقَالَ: ((مَا فِی النَّاسِ مِثْلُ رَجُلٍ أَخَذَ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فَیُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَجْتَنِبُ شُرُوْرَ النَّاسِ وَ مَثَلُ رَجُلٍ بَادٍ فِیْ غَنَمِهٖ یَقْرِیْ ضَیْفَهٗ وَیُؤَدِّیْ حَقَّهٗ)) قَالَ: قُلْتُ أَقَالَهَا قَالَ: قَالَهَا قَالَ: قُلْتُ۔ أَقَالَهَا قَالَ قَالَهَا قَالَ: قُلْتُ: أَقَالَهَا قَالَ: قَالَهَا۔ فَکَبَّرْتُ اللّٰهَ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَ

١٥٢٥۔ حبیب بن شہاب عنبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے باپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اور میرا ایک ساتھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو ان کے دروازے پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے پوچھا تم دونوں کون ہو؟ پس ہم نے ان کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح وادی میں جاؤ جو کھجوروں اور پانی سے بھری ہوئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے کہا' تمہاری خیر زیادہ ہو۔ آپ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اجازت لے دیں انہوں نے ہمیں اجازت لے دی تو ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے دن خطبہ دیا تو فرمایا: ''لوگوں میں اس آدمی جیسا کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور لوگوں کی شرارتوں سے بچتا ہے۔ اور اس آدمی جیسا بھی کوئی نہیں جو دیہات میں اپنی بکریوں کے ساتھ رہائش پذیر ہے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں' میں نے کہا' کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یہ بات آپ

شَكَرْتُ۔

ﷺ نے بیان فرمائی۔ میں نے کہا کیا یہ بات آپ ﷺ نے بیان کی؟ انہوں نے کہا ہاں یہ بات آپ ﷺ نے بیان فرمائی۔ میں نے کہا' کیا یہ بات آپ ﷺ نے بیان فرمائی؟ انہوں نے کہا' ہاں یہ بات آپ ﷺ نے بیان فرمائی۔ پس میں نے اللہ کی بڑائی بیان کی' اللہ کی تعریف بیان کی اور شکرادا کیا۔

تخريج : [مسند أحمد۔۱/ ۳۱۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَإِيْثَارِهِ عَلَى النَّفْسِ

مہمان کی تکریم کرنے اور اس کو اپنے آپ پر ترجیح دینے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الحشر:۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔"

(۱۵۲٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَأَرْسَلَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَاعِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ : لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ: ((مَنْ يَضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَانْطَلَقَ بِهٖ إِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ۔ قَالَ: فَقَعَدُوْا

۱۵۲٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں (بھوک سے) نڈھال ہوں۔ پس آپ نے اپنی بعض ازواجِ مطہرات کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب دیا' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں' آپ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا' اس نے بھی اسی طرح جواب دیا' حتیٰ کہ سب ازواجِ مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج کی رات اس کی مہمان نوازی کون کرے گا؟ اللہ اس پر رحم فرمائے۔" پس ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا اللہ کے رسول! میں۔ پس وہ اس مہمان کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا۔ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا نہیں صرف میرے بچوں کی خوراک ہے اس نے کہا ان بچوں کو کسی طرح بہلا دو پس جب ہمارا مہمان (کھانا کھانے کے لیے) داخل ہو تو چراغ بجھا

وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

دینا اور اسے معلوم کرانا کہ ہم (بھی اس کے ساتھ) کھانا کھا رہے ہیں۔ پس جب مہمان کھانا کھانے کی طرف متوجہ ہو تو تُو اٹھ کر چراغ بجھا دینا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ سب (کھانے کے لیے) بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا پس جب صبح ہوئی اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے آج کی رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا' اللہ اس پر بہت خوش ہوا ہے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَ قَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر:۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک رات ایک مہمان ٹھہرا۔ پس ان کے پاس صرف اپنی اور اپنے بچوں کی خوراک تھی۔ تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سُلا دو اور چراغ بجھا دو اور جو کچھ تیرے پاس (کھانا وغیرہ) ہے وہ مہمان کو پیش کر دو۔ راوی کہتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی: ''بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں خواہ خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيْفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ. فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يُضِيْفُ هٰذَا' رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی مہمان نوازی کریں۔ آپ کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہیں تھا تو آپ نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: ''کیا کوئی آدمی ہے جو اس کی مہمانی کرے اللہ اس پر رحم کرے۔'' تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا جس کا نام ابوطلحہ تھا۔ پس وہ ان کو اپنے گھر لے گیا۔۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح البخاری۔كتاب مناقب الأنصار۔ باب قول الله عزوجل۔'' ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الأشربة۔باب اكرام الضيف و فضل إيثاره]

فَضِيْلَةُ الْإِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

ایثار اور ہمدردی کی فضیلت۔

(۱۵۲۷) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا

۱۵۲۷۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب جہاد کے موقع پر زادِ راہ کم ہو جاتا یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لیے کھانے کی کمی ہو

كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ))

جاتی تو جو کچھ بھی ان کے پاس توشہ ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ پس وہ میرے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔"

تخريج : [صحيح البخارى-كتاب الشركة- باب الشركة فى الطعام والنهد والعروض ...... و صحيح مسلم-كتاب فضائل الصحابة-باب من فضائل الأشعريين رضى الله عنهم]

(١٥٢٨) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

۱۵۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے۔ اور تین کا کھانا چار کو کفایت کر جاتا ہے۔"

تخريج : [صحيح البخارى-كتاب الأطعمة-باب طعام الواحد يكفى الاثنين- و صحيح مسلم-كتاب الأشربة- باب فضيلة المواساة فى الطعام القليل ......]

(١٥٢٩) حَدِيْثُ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ))

۱۵۲۹۔ جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کر جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے۔"

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الأشربة-باب فضيلة المواساة فى الطعام القليل وأن طعام الاثنين يكفى الثلاثة نحوذالك]

فَضْلُ الْجُوْدِ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَكَذَا فِي رَمَضَانَ

رمضان میں مال وغیرہ کے ذریعے سخاوت کی فضیلت۔

(١٥٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ

۱۵۳۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: "کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنی جان و مال کے ذریعہ ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہما سے زیادہ مجھ پر احسان کیا ہو۔ اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا جگری دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ دیکھو! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔"

خَلِيلًا وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ))

تخریج : [صحیح البخاری-کتاب الصلاة-باب الخوخة والممر فی المسجد]

(١٥٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ))

۱۵۳۱۔ ابن عباس ﷛ بیان کرتے ہیں ''نبی کریم ﷺ سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے' جب جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملاقات کرتے تو اس وقت آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ اور جبریل علیہ السلام رمضان شریف میں ہر رات آپ سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ جبریل علیہ السلام سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ پس جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملنے کے لیے آیا کرتے تو آپ بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔''

تخریج : [صحیح البخاری- کتاب الصوم-باب أجود ماکان النبی صلی لله علیه وسلم یکون فی رمضان- و صحیح مسلم-کتاب الفضائل-باب جوده ﷺ]

مِنْ فَضْلِ الْكَرَمِ

مہربانی کرنے کی فضیلت

(١٥٣٢) حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلِمَةَ)) قُلْنَا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى أَنَّا نُبَخِّلُهُ قَالَ: ((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوٰى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ)) وَ كَانَ عَمْرٌو عَلٰى أَصْنَامِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ يُوْلِمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَزَوَّجَ۔

۱۵۳۲۔ جابر ﷛ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنوسلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟'' ہم نے کہا جد بن قیس' مگر ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بخل سے بڑی بیماری کون سی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ﷛ ہے۔'' اور یہ رسول اللہ ﷺ کی شادی کے موقع پر آپ کی طرف سے ولیمہ کیا کرتا تھا اور یہ جاہلی زمانہ میں بت پرست تھا۔

تخریج : [الأدب المفرد للا مام البخاری-۲۹۶]

(١٥٣٣) وَمِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِ السَّابِقِ وَ فِيهِ: ((بَلْ سَيِّدُكُمْ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ))

۱۵۳۳۔ ابو ہریرہ ﷛ رسول اللہ ﷺ سے پہلی روایت کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں ہے۔ ''بلکہ تمہارا سردار بشر بن براء بن معرور ہے۔''

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۳/ ۲۱۹، ۴/ ۱۶۳]

وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ قُلْتُ: لَعَلَّ إِسْنَادُهُ يَكُوْنُ حَسَنًا مِنْ أَجْلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَهُوَ صُدُوْقٌ وَلَهُ طُرُقٌ اُنْظُرِ الْمَجْمَعَ وَقَالَ الْحَافِظُ : وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِأَنْ تُحْمَلَ قِصَّةُ بِشْرٍ عَلٰى أَنَّهَا كَانَتْ بَعْدَ قَتْلِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، وَ بِشْرٌ قَدْ مَاتَ بَعْدَ خَيْبَرَ مِنَ السَّمِّ الَّذِيْ أَكَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔ لیکن امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ اس حدیث کی صحت پر امام ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔ مؤلف کہتا ہے یہ حدیث محمد بن عمرو صدوق رحمہ اللہ راوی کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے اور اس حدیث کے کئی طرق ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دو حدیثوں میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ بشر کے سردار ہونے کے قصہ کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ یہ قصہ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد کا ہے۔ اور بشر رضی اللہ عنہ خیبر کے بعد اس زہر کی وجہ سے فوت ہوئے جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھائی تھی؛ جب یہودی عورت نے دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا۔

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۳/ ۲۱۹، ۴/ ۲۹۶۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۹/ ۳۱۵۔ فتح الباری۔ باب کراهية التطاول على الرقيق]

مِنْ فَضْلِ الْكَرَمِ فِي الْإِنْفَاقِ وَغَيْرِهِ

خرچ وغیرہ میں مہربانی کرنے کی فضیلت۔

(۱۵۳۴) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَفِيْهِ: ((مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ۔ أَوْ وَفَرَتْ۔ عَلٰى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَ تَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ))

۱۵۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن کے بدن پر چھاتیوں سے ہنسلی تک لوہے کے دو کرتے ہیں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو وہ (کرتا) اس کے تمام جسم کو چھپا لیتا ہے۔ یا (راوی نے یہ کہا کہ) وہ تمام جسم پر پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الزکاة۔باب مثل البخیل والمتصدّق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب مثل المنفق والبخیل]

(١٥٣٥) حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ إِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَیَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا))۔

۱۵۳۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر روز جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں' ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے۔اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما' اور دوسرا کہتا ہے' اے اللہ! روکنے والے (بخیل) کے مال کو تلف کر دے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الزکاة۔باب قول الله تعالیٰ۔ فأمّا من أعطی واتّقی و صدق بالحسنی فسنیسره للیسرٰی۔و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔باب فی المنفق و الممسك]

فَضْلُ الْكَرْمِ فِی تَأْلِیْفِ الْقَلْبِ

تالیفِ قلب میں کرم کی فضیلت۔

(١٥٣٦) عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْإِسْلَامِ شَیْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ۔ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ: یَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِیْ عَطَاءً لَا یَخْشَى الْفَاقَةَ۔

۱۵۳۶۔موسیٰ بن انس اپنے باپ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر اسلام لانے کے لیے کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ اس کو ضرور دیتے۔راوی کہتے ہیں ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کو دو پہاڑوں کے درمیان بھری ہوئی وادی بکریاں دیں۔پس وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو اس نے کہا' میری قوم! مسلمان ہو جاؤ' اس لیے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اتنا دیتے ہیں کہ وہ فاقے سے نہیں ڈرتے۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ مِنْ طَرِیْقِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: ((أَیْ قَوْمِ! أَسْلِمُوْا۔ فَوَاللّٰهِ! إِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ۔

اور حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت ہے کہ (اس شخص نے کہا کہ) اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ' پس اللہ کی قسم! بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیتے وقت فقر سے نہیں ڈرتے۔

فَقَالَ أَنَسٌ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ إِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰى یَكُوْنَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی دنیا کے طمع میں مسلمان ہوتا ہے لیکن مسلمان ہونے کے بعد اس کی کیفیت ایسے ہو جاتی ہے کہ اسلام اسے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الفضائل۔باب فی سخائه صلی اللہ علیہ وسلم]

(١٥٣٧) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ دِيْنَهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَأَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً۔

۱۵۳۷۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ میں جہاد کیا، پھر رسول اللہ ﷺ اور مسلمان غزوۂ حنین کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں کفار سے لڑائی کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد کی۔ اور اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیئے۔ پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللّٰهِ: لَقَدْ أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَعْطَانِيْ، وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ کہتے ہیں، مجھے سعید بن مسیّب نے بیان کیا کہ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیا جو دیا۔ اور آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ ناپسند تھے، پس آپ مجھے دیتے رہے حتیٰ کہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

تخریج : [صحيح مسلم-كتاب الفضائل-باب فى سخائه ﷺ]

كِتَابُ السَّلَامِ وَرَدِّهٖ

سلام اور جوابِ سلام کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَاللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾(النساء:٩٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اور جو تم سے سلام کرے تم اسے یہ نہ کہہ دو کہ تو ایمان والا نہیں۔ تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت ہی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے' پھر اللہ نے تم پر احسان کیا لہٰذا تم ضرور تحقیق و تفتیش کر لیا کرو' بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔"

(١٥٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾(النساء۔ ٩٤) قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ' فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُوْنَ: فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ' فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غُنَيْمَتَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِهِ:﴿عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ)) قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ ((اَلسَّلَامَ))

١٥٣٨۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت۔"اور جو تمہیں سلام کرتا ہوا سے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تم تو مومن ہی نہیں۔" کے بارے میں فرمایا: ایک آدمی اپنی بکریاں چرا رہا تھا کچھ مسلمان ایک مہم پر جاتے ہوئے اسے ملے تو اس آدمی نے کہا۔ السلام علیکم۔ لیکن مسلمانوں نے (بہانہ ساز جان کر) اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی تھی۔ آخر آیت ﴿عرض الحیاۃ الدنیا﴾۔ اس سے اشارہ انہی بکریوں کی طرف اشارہ تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ السلام۔ قراءت کی ہے مشہور قراءت بھی یہی ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب التفسیر۔باب "ولاتقولوالمن ألقی آلیکم السلام لست مؤمناً]

تشریح : اس حدیث میں مذکورہ آیت اور اس کے شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی اسلام کا اظہار کرے اس کا خون' مال اس وقت تک حلال نہیں جب تک شرعی تقاضا نہ ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سلام مسلمانوں کا آپس میں تحفہ اور پہچان کی علامت ہے جس کا التزام اور احترام کرنا چاہیے یعنی آپس میں سلام کو عام کیا جائے اور سلام کہنے والے کا اکرام و احترام کیا جائے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾(النساء:٨٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔"

(١٥٣٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟

١٥٣٩۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))

فرمایا: ''یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور واقف و ناواقف کو سلام کہو۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الإیمان۔باب إطعام الطعام من الإسلام۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔باب بیان تفاضل الإسلام و أیّ أموره أفضل]

اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی

''السلام'' اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

(۱۵۴۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))

۱۵۴۰۔انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: السلام اللہ کے ناموں میں ایک نام ہے، جس کو اللہ نے زمین پر رکھ دیا ہے۔ پس تم آپس میں سلام پھیلاؤ۔''

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری، ۹۸۹]

إِفْشَاءُ السَّلَامِ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

سلام عام کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔

(۱۵۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰی شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))

۱۵۴۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں نہیں جا سکتے یہاں تک کہ ایمان لے لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کر لو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو عام کرو۔''

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٍ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایمان لاؤ۔'' ابو معاویہ اور وکیع رحمہ اللہ کی حدیث سابق کی طرح۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔باب بیان أنه لایدخل الجنة إلاّالمؤمنون......]

(۱۵۴۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

۱۵۴۲۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ (عام کرو) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الأطعمة۔باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام۔ حدیث صحیح لغیرہ ہے]

(١٠٤٣) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مِنْ طَرِيْقِ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْهُ ...... اَلْحَدِيْثُ وَ فِيْ آخِرِهِ:((أَيُّهَا النَّاسُ: أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

۱۰۴۳۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث جو زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ کی سند سے ہے اس حدیث کے آخر میں ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): ''لوگو! سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور نماز (یعنی تہجد) پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (اس طرح) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔باب حديث أفشوا السلام ...... میرے خیال میں یہ حدیث منقطع ہے۔ زرارہ رحمہ اللہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے]

(١٠٤٤) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ أَنَّ هَانِئًا، لَمَّا وَفَدَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يَكْنُوْنَ هَانِئًا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ؟ فَلِمَ تُكَنّٰى أَبَا الْحَكَمِ؟)) قَالَ: قَوْمِيْ إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ رَضُوْا بِيْ حَكَمًا، فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ: ((إِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ، فَمَالَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قَالَ، قَالَ: شُرَيْحٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ وَ مُسْلِمٌ قَالَ: ((فَأَيُّهُمْ أَكْبَرُ؟)) قَالَ: شُرَيْحٌ۔ قَالَ: ((فَأَنْتَ أَبُوْ شُرَيْحٍ)) فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهِ۔ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ الْقَوْمُ الرُّجُوْعَ إِلٰى بِلَادِهِمْ أَعْطٰى كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَرْضًا حَيْثُ أَحَبَّ مِنْ بِلَادِهِ قَالَ أَبُوْ شُرَيْحٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ قَالَ: ((طِيْبُ الْكَلَامِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ))

۱۰۴۴۔مقدام بن شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ جب ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے ان کو سُنا کہ وہ ہانی رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا: ''حَکَم تو اللہ ہے اور اسی کی طرف حُکم ہے۔ تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟ اس نے کہا' میری قوم جب کسی اختلاف کا شکار ہوتی ہے تو میرے حَکَم' فیصل بننے پر راضی ہو جاتی ہے۔ تو میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''یہ اچھی بات ہے تیری (نرینہ) اولاد کتنی ہے؟'' اس نے کہا' شریح۔ عبداللہ اور مسلم۔ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے بڑا کون ہے؟'' اس نے کہا' شریح۔ آپ نے فرمایا: ''تم ابوشریح ہو' پھر آپ نے اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ پس جب اس قوم نے اپنے گھروں کو واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ان میں سے ہر آدمی کو اس کے علاقے میں وہ زمین دی جو اس کو پسند تھی۔ ابوشریح رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ایسی بات بتائیں جو جنت واجب کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا کلام' سلام پھیلانا اور کھانا کھلانا۔''

تخریج : [صحيح ابن حبان۔(موارد) ۱۹۳۷۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

اَلْيَهُوْدُ يَحْسُدُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ

یہودی مومنوں سے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

(۱۰۴۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ يَهُوْدِيٌّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَعَلَيْكَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذٰلِكَ، فَسَكَتُّ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ:((عَلَيْكَ)) فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذٰلِكَ فَسَكَتُّ ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَ عَلَيْكَ السَّامُ وَ غَضَبُ اللّٰهِ، وَلَعْنَتُهُ إِخْوَانَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ أَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالُوْا قَوْلًا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِمْ۔ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ حُسَّدٌ وَهُمْ لَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ وَ عَلَى آمِيْنَ))

۱۵۴۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہا۔ اے محمد تجھ پر موت ہو۔ (معاذ اللہ) تو نبی ﷺ نے جواب دیا ''وعلیک''۔ (اور تجھ پر)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' میں نے ارادہ کیا کہ کچھ کہوں' پس میں نے اس کا جواب دینے کے لیے نبی ﷺ کی کراہت جان لی تو میں خاموش ہوگئی۔ پھر ایک یہودی آیا' اس نے آ کر بھی یہی کہا۔ ''السام علیک یا محمد۔'' آپ نے فرمایا۔ ''وعلیک''۔ (اور تجھ پر)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا لیکن جب میں نے محسوس کیا کہ آپ کو یہ ناگوار لگے گا تو میں خاموش رہی۔ پھر تیسرے یہودی نے بھی آ کر یہی کہا کہ۔ السام علیک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں صبر نہ کر سکی یہاں تک کہ میں نے کہا اور تجھ پر موت ہو اور اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو ایسا سلام کہتے ہو جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو نہیں دیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ فحش گوئی اور بد کلامی کو پسند نہیں فرماتا۔ انہوں نے ایک بات کہی تو ہم نے اس کا جواب ان پر لوٹا دیا۔ بے شک یہودی حسد کرنے والے لوگ ہیں اور وہ ہم پر سب سے زیادہ سلام کرنے اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔''

تخريج : [صحیح ابن خزیمہ۔ ۱/ ۲۸۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

سلام کی ابتدا کرنے والے کی فضیلت۔

(۱۰۴۶) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَ يُعْرِضُ هٰذَا وَ خَيْرُهُمَا

۱۵۴۶۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے' اس طرح کہ جب دونوں کا آمنا سامنا ہو تو دونوں ایک دوسرے سے منہ پھیریں۔ اور ان

الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)) دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأدب۔ باب الهجرة و قول النبی ﷺ لا یحل لرجل أن یهجر أخاه فوق ثلاث۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔باب تحریم الهجر فوق ثلاثة أیّام بلا عذر شرعی]

(۱۰۴۷) حَدِیْثُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ فَإِنْ کَانَ تَصَادَرَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنَّهُمَا نَاکِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَادَامَا عَلٰی صِرَامِهِمَا وَأَوَّلُهُمَا فَیْئًا فَسَبْقُهُ بِالْفَیْءِ ، کَفَّارَتُهُ فَإِنْ سَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ وَرَدَّ عَلَیْهِ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ وَرَدَّ عَلَی الْآخَرِ الشَّیْطَانُ فَإِنْ مَاتَا عَلٰی صِرَامِهِمَا لَمْ یَجْتَمِعَا فِی الْجَنَّةِ أَبَدًا))

وَ فِیْ رِوَایَةٍ: ((فَإِنْ سَلَّمَ فَلَمْ یَقْبَلْ وَرَدَّ عَلَیْهِ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ وَرَدَّ عَلَی الْآخَرِ الشَّیْطَانُ وَإِنْ مَاتَا عَلٰی صِرَامِهِمَا لَمْ یَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِیْعًا أَبَدًا))

۱۵۴۷۔ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کرے پس اگر ان دونوں نے آپس میں تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا تو وہ دونوں جب تک اس قطع تعلقی پر رہیں گے وہ حق سے دور ہونے والے ہیں اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے بھائی کو معاف کرنے میں پہل کرے۔ تو اس کا یہ طرزِ عمل اس کے قطع تعلق کا کفارہ ہو جائے گا۔ پس اگر وہ اپنے مسلمان بھائی کو سلام کہے اور وہ اس کے سلام کا جواب نہ دے اور یہ اس کے سلام کا جواب دے تو اس کے سلام کا جواب فرشتے دیں گے اور دوسرے (جو سلام کا جواب نہیں دیتا) پر شیطان رد کرے گا۔ اگر وہ دونوں آپس میں قطع تعلق پر ہی مر گئے تو جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ ''پس اگر وہ (سلام میں پہل کرنے والا) سلام کہے، دوسرا قبول نہ کرے اور یہ اس کے سلام کا جواب دے تو اس کے سلام کا جواب فرشتے دیں گے۔ اور دوسرے پر شیطان رد کرے گا۔ اور اگر وہ دونوں آپس میں اسی قطع تعلقی پر مر گئے تو وہ جنت میں کبھی بھی اکٹھے داخل نہیں ہوں گے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۴/ ۲۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۰۴۸) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ))

۱۵۴۸۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں میں سے اللہ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

تخریج : [سنن أبی داود۔کتاب الأدب، أبواب السلام۔باب فی فضل من بدأ بالسلام۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۰۴۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ

۱۵۴۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی

قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ بَاءَ بِالْإِثْمِ))

مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ پس اگر اسی حالت میں تین دن گزر جائیں تو چاہیے کہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے۔ پس اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے۔ اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہ گار ہوگا۔"

زَادَ أَحْمَدُ ((وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ))

اور احمد (راوی' ابن سعید سرخسی) نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ "سلام کرنے والا قطع تعلق کے گناہ سے نکل جاتا ہے۔

تخریج : [سنن أبي داؤد- كتاب الأدب- باب في هجرة الرجل أخاه- (یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ہلال بن ابو ہلال راوی ہے۔ جس کے بارے میں تہذیب التهذیب میں ہے کہ اس سے صرف دو راویوں نے روایت کی ہے' اور ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ امام ذہبی نے فرمایا: اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے۔)]

كَيْفَ السَّلَامُ؟ وَفَضْلُهُ

سلام کی کیفیت اور اس کی فضیلت۔

(١٥٥٠) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((عِشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ((ثَلَاثُونَ))

١۵۵٠۔ عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے' ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم' کہا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "(اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور آدمی نے آ کر کہا' السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: "(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: "(اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔"

تخریج : [سنن أبي داؤد- كتاب الأدب' أبواب السلام- باب كيف السلام- و جامع الترمذي- أبواب الاستيذان والآداب- باب ماذكر في فضل السلام- (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(١٥٥١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: ((عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ: ((عِشْرُونَ

١۵۵١۔ ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا' سلام علیکم۔ تو آپ نے فرمایا: "(اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور آدمی گزرا' تو اس نے کہا۔ سلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ تو آپ نے فرمایا: "(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور آدمی گزرا' اس

حَسَنَةً.)) ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَقَالَ: ((ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَوْشَكَ مَانَسِيَ صَاحِبُكُمْ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ))

نے کہا' سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' تو آپ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں'' پس ایک آدمی مجلس سے اٹھ کر گیا' اور اس نے سلام نہ کیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ساتھی اتنی جلدی بھول گیا' جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے' اگر بیٹھنا چاہتا ہے تو بیٹھ جائے' اور اگر اُٹھ کر جانا چاہے تو پھر بھی سلام کہے۔ کیونکہ پہلا سلام' دوسرے سلام سے زیادہ حق دار نہیں۔''

تخریج: [صحیح ابن حبان۔(موارد)۱۹۳۱۔ والأدب المفرد للإمام البخاری۔۹۸۶۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

(۱۵۵۲) أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ' وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ' وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا بَدَأَ فَهُوَ أَفْضَلُ)).وَاللَّفْظُ لَفْظُ ابْنِ مَعْمَرٍ

۱۵۵۲۔ ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ اور دو چلنے والوں میں سے جو سلام کی ابتدا کرے وہ افضل ہے۔'' اور (حدیث کے) لفظ ابن معمر رحمہ اللہ کے ہیں۔

تخریج: [مسند البزار۔(زوائد)۲۰۰۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى' وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوْهُ بَيْنَكُمْ' فَإِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ إِذَا مَرَّبِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ بِتَذْكِيْرِهِ إِيَّاهُمُ السَّلَامَ فَإِنْ لَمْ يَرُدُّوْا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَأَطْيَبُ)) قَالَ الْبَزَّارُ: رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مَوْقُوْفًا' وَأَسْنَدَهُ وَرْقَاءُ وَ شَرِيْكٌ وَأَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ

۱۵۵۳۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس نے اس کو زمین میں رکھا ہے۔ پس تم اس کو اپنے درمیان پھیلاؤ۔ اس لیے کہ مسلمان آدمی جب کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے ان پر سلام کرتا ہے تو وہ اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں' اس کو ان پر اس وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ وہ ان کو سلام یاد کراتا ہے۔ اگر وہ لوگ اس کے سلام کا جواب نہ دیں تو اس کو اس کے سلام کا جواب وہ دیتا ہے جو ان سے بہتر اور پاک ہے (یعنی فرشتہ)۔'' امام بزار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اکثر نے اس روایت کو موقوف (صحابی رضی اللہ عنہ تک) روایت کیا ہے۔ ورقاء' شریک اور ایوب بن جابر رحمہ اللہ نے یہ حدیث مسند (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) بیان کی ہے۔

تخریج : [المسند للبزار۔1999۔ (یہ روایت موقوف ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ رَدِّ السَّلَامِ وَغَيْرِهِ

سلام وغیرہ کا جواب دینے کی فضیلت۔

(١٥٥٤) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا ((أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً۔ أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ۔ مَامِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَ تَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ))

قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَادُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ۔ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ نَحْوِهِ۔ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً۔

١٥٥٤۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس خصلتیں ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ وارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ دینا ہے۔ جو شخص بھی ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرے گا تو اللہ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

حسان نے کہا کہ دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کے علاوہ ہم نے سلام کا جواب دینے' چھینکنے والا الحمدلله کہے تو اس کا جواب دینے اور تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹا دینے وغیرہ کا شمار کیا تو ہم سب پندرہ خصلتیں بھی شمار نہ کر سکے۔

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب الهبة و فضلها۔ باب فضل المنيحة]

فَضْلُ مَنْ سَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے کی فضیلت

قَالَ تَعَالٰى:﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً﴾ (النور:٦١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو' دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ۔''

فَضْلُ قَوْلِ الْمُصَلِّيْ فِي التَّشَهُّدِ ((السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ))

نمازی کا تشہد میں ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ کہنے کی فضیلت۔

(١٥٥٥) حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ

١٥٥٥۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''اللہ تو خود ہی سلام ہے پس جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے۔ تمام تعظیمیں' تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اے نبی آپ پر سلام' اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر سلام اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر سلام

عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

ہو۔ جب تم یہ کہو گے تو تمہارا اسلام زمین و آسمان میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جائے گا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأذان۔باب التشهد فی الآخرة]

فَضْلُ الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنے کی فضیلت۔

(١٥٥٦) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا))

١٥٥٦۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔کتاب الأدب۔باب فی المصافحة۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الاستئذان والآداب۔ باب ما جاء فی المصافحة۔ ٢٧٢٧۔ (روایت اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔)]

فَضْلُ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

(١٥٥٧) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

١٥٥٧۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: "نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھنا خواہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔"

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب البر والصلة۔باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء]

(١٥٥٨) حَدِيْثُ أَبِيْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بِهٖ قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِيْ' وَلَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ)) اَلْحَدِيْثَ۔

١٥٥٨۔ ابو جری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! ہم دیہاتی لوگ ہیں پس آپ ہمیں کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ دے۔ آپ نے فرمایا: "نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھنا خواہ تو اپنے ڈول سے ضرورت مند کے برتن میں پانی ڈال دے' اور تیرا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرنا بھی نیکی ہے۔" .... آخر حدیث تک۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ مُطَوَّلًا أَيْضًا وَ فِيْهِ: ((وَلَا

اور ایک روایت میں تفصیل کے ساتھ ہے' اور اس میں یہ ہے: "تم

تُنْهِدَنَّ فِي الْمَعْرُوْفِ مَالَكَ وَلَوْ أَنْ تَلْقَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ

کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا تجھے کیا ہے کہ اگر تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرے۔"............آخر حدیث تک۔

تخریج : [مسند آحمد ٥/ ٦٣۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٥٥٩) حَدِيْثُ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا:((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ أَخِيْكَ)) وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ

١٥٥٩۔ جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نیکی کا کام صدقہ ہے اور یقیناً یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرے اور تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے۔" اور اس حدیث کی اصل بخاری شریف میں ہے۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔باب ماجاء فی طلاقة الوجه...... (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ طِيْبِ الْكَلَامِ

اچھی گفتگو کرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَ قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا﴾ (الإسراء : ٥٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات کیا کریں' کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔"

(١٥٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِيْ وَ قَرَّتْ عَيْنِيْ فَأَنْبِئْنِيْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ فَقَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ)) قَالَ: فَأَنْبِئْنِيْ بِعَمَلٍ إِنْ عَمِلْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ۔ قَالَ: ((أَفْشِ السَّلَامَ وَأَطِبِ الْكَلَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

١٥٦٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو عرض کی' اللہ کے رسول ﷺ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے' اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں آپ مجھے ہر چیز کی (اصل کے) متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "ہر چیز پانی سے پیدا ہوئی ہے۔" انہوں نے کہا' جناب آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جس پر اگر میں عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: "سلام پھیلا (عام کر دے)' گفتگو اچھی کر اور صلہ رحمی کر۔ اور رات کو نماز (تہجد) پڑھ جبکہ لوگ سو رہے ہوں پھر تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائے گا۔"

تخریج : [مسند أحمد۔٢/ ٤٩٣۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ أَوْ طِيبِ الْكَلَامِ

اچھی بات یا بہترین گفتگو کی فضیلت۔

(١٥٦١) حَدَّثَنَا مُحَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ ـــــ اَلْحَدِيثُ وَ فِي آخِرِهِ ((فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))

١٥٦١۔محل بن خلیفہ طائی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ دو شخص آئے۔ایک فقر وفاقہ کی شکایت لیے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت تھی۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے۔''ــــ اور اس حدیث کے آخر میں ہے''پس تمہیں جہنم سے بچنا چاہیے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی کے ذریعے بچ سکو۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو کسی اچھی بات کے ذریعے۔''

وَ فِي رِوَايَةٍ ((اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ)) وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))

اور ایک روایت میں ہے''تم آگ سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا''تین مرتبہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔پھر فرمایا:''جہنم سے بچو خواہ آدھی کھجور کا صدقہ کر کے ہی کیوں نہ ہو اور جو یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے جہنم سے بچنے کی کوشش کرے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔كتاب الزكاة۔باب 'اصدقة قبل الرّدّ۔ وصحيح مسلم۔كتاب الزكاة۔باب الحث على الصدقة ولو بشقّ تمرة......]

(١٥٦٢) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا۔ أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ۔ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ـــــ)) اَلْحَدِيثُ۔

١٥٦٢۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے ہر جوڑ پر ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ کرنا لازم ہے پھر اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اگر کسی کو سواری کے معاملے میں مدد پہنچائے اس طرح کہ اسے اس پر سوار کرائے یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے......'' آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الجهادوالسیر۔باب من أخذبالرکاب ونحوه]

مِنْ فَضْلِ الْكَلَامِ الطَّيِّبِ أَيْضًا

اچھی گفتگو کی فضیلت کا مزید بیان۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ﴾ (الإسراء:٥٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات کیا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔''

(١٥٦٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ))

۱۵۶۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اللہ کی رضامندی کی ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے اس کی پروا بھی نہیں ہوتی مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والا ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے' جس کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہوتی' لیکن اسی کلمہ کی وجہ سے اسے جہنم میں جھونکا جائے گا۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الرقاق۔باب حفظ اللسان]

(١٥٦٤) حَدَّثَنِيْ أَسْوَدُ بْنُ أَصْرَمَ الْمُحَارِبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: أَوْصِنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَتَمْلِكُ يَدَكَ؟))، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا أَمْلِكُ إِذًا لَمْ أَمْلِكْ يَدِيْ؟! قَالَ: ((أَتَمْلِكُ لِسَانَكَ))؟! قَالَ: فَمَا أَمْلِكُ إِذًا لَمْ أَمْلِكْ لِسَانِيْ؟! قَالَ: ((فَلَا تَبْسُطْ يَدَكَ إِلَّا إِلٰى خَيْرٍ، وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِكَ إِلَّا مَعْرُوْفًا))
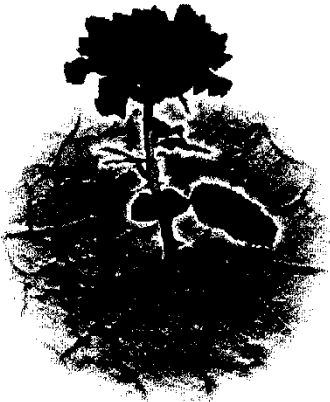
۱۵۶۴۔اسود بن اصرم محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! مجھے وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو اپنے ہاتھ کا مالک ہے؟'' میں نے کہا' اگر میں اپنے ہاتھ کا بھی مالک نہیں تو پھر میں کسی چیز کا بھی مالک نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تو اپنی زبان کا مالک ہے؟'' میں نے عرض کیا' اگر میں اپنی زبان کا بھی مالک نہیں تو پھر میں کسی چیز کا بھی مالک نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''صرف خیر کی طرف ہاتھ پھیلا (خرچ کر) اور زبان سے معروف (یعنی اچھی) بات ہی کر۔''

تخریج : [الصمت للا بن أبی الدنیا۔ (روایت حسن ہے۔)]

كِتَابُ الْغُرَبَاءِ وَصِفَتِهِمْ

غرباء اور انکی صفات کا بیان

(١٥٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ))

۱۵۶۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام غریب (اجنبی) شروع ہوا اور وہ عنقریب اپنی ابتداء اجنبیت کی طرح ہو جائے گا۔ پس ان اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہو۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الإیمان۔باب بیان أن الإسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا-----]

(١٥٦٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ وَ هُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا))

۱۵۶۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''یقیناً اسلام اجنبی طور پر شروع ہوا اور وہ عنقریب پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا۔ اور وہ دو مسجدوں کے درمیان ایسے جمع ہو جائے گا جیسے سانپ اپنی بل میں جمع ہو جاتا ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الإیمان۔باب بیان أن الإسلام بدأ غریبا و سیعود غریبا-----]

(١٥٦٧) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)) قِيْلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: قَالَ: ((الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ))

۱۵۶۷۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اسلام غریب (اجنبی) شروع ہوا اور عنقریب اپنی ابتدا کی طرح غریب ہو جائے گا۔ پس ان اجنبیوں کو خوشخبری ہو۔'' عرض کیا گیا جناب غرباء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کے بگاڑ کے وقت اصلاح کی روش اختیار کرنے والے۔''

تخریج : [الصغیر للإمام الطبرانی۔۱۰۴۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

تشریح : حدیث میں وارد لفظ۔ غریب۔ سے مراد اجنبی ہے۔ کیونکہ اردو میں جس معنٰی کے لیے غریب کا لفظ استعمال ہوتا ہے عربی میں اس کو فقیر کہتے ہیں۔ باب میں وارد احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کا آغاز ہوا تو اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والے لوگوں کو اجنبی اور عجیب لگتے اور لوگ ان کو عجیب نظروں سے دیکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے لوگوں کو عجیب وغریب لگیں گے جیسا کہ آج کل ہے۔ صحیح عقائد رکھنے والے کتاب وسنت کے مطابق نماز ادا کرنے والے اس دور میں سچ بول کر حلال کھا کر لوگوں کو حیران کرنے والے وغیرہ صفات کے حاملین، لوگوں کو اجنبی اور عجیب لگتے ہیں۔ تو آپ نے ان اجنبیوں کے لیے دعا فرمائی جو دین پر چلنے کی وجہ سے ہر زمانہ ومکتب فکر کے لوگوں کو اجنبی لگتے ہیں حتیٰ کہ ایک محلہ ایک گھر میں رہنے والے صحیح معنیٰ میں دین پر چلنے کی وجہ سے اپنے علاقوں اور اپنے گھروں میں اجنبی ہیں اور کئی ایک کو دین کی وجہ سے تکالیف اور مصائب کا سامنا ہے۔

وَصِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ لِابْنِ عُمَرَ أَنْ يَّكُوْنَ فِي الدُّنْيَا كَالْغَرِيْبِ

نبی ﷺ کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت کہ وہ دنیا میں اجنبی کی طرح رہیں۔

(١٥٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَ خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ))

۱۵۶۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں اس طرح رہ جیسے تو اجنبی یا راہ گزر ہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے' شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الرقاق۔باب قول النبي ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل]

(١٥٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ:((يَأْتِي اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرُهُمْ كَنُوْرِ الشَّمْسِ)) فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَحْنُ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا وَلَكُمْ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّهُمُ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ قَالَ طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)) فَقِيْلَ مَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ صَالِحُوْنَ فِي نَاسِ سُوْءٍ كَثِيْرٍ مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرَ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ))

۱۵۶۹۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور سورج طلوع ہو چکا تھا' تو آپ نے فرمایا: ''اللہ قیامت کے دن آئے گا (جیسا کہ اس کی شان کو لائق ہے) ان (لوگوں) کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں تم تو بہت خیر و بھلائی والے ہو لیکن وہ تو فقراء و مہاجرین ہوں گے جو دنیا کے تمام اطراف سے اکٹھے کیے جائیں گے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''خوش خبری ہو اجنبیوں کو۔ خوش خبری ہو اجنبیوں کو۔ خوشخبری ہو اجنبیوں کو۔'' پھر عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! غرباء (اجنبی) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے نیک لوگ جو بہت زیادہ بُرے لوگوں میں رہائش پذیر ہیں' اور ان کی اطاعت کرنے والوں کی نسبت ان کی مخالفت کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔''

تخريج : [مسند أحمد۔۲/ ۲۲۲۔ (اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ آمَنَ بِالرَّسُوْلِ ﷺ وَلَمْ يَرَهُ

اس شخص کی فضیلت جو رسول ﷺ پر ایمان لایا لیکن اس نے آپ کو دیکھا نہیں

(۱۵۷۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ:((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ)) فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ. أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:((فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ أُنَادِيْهِمْ: أَلَا هَلُمَّ! فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا))

۱۵۷۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا: ''تم پر سلام ہو! اے ایمان دار گھر والو! اور بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔'' صحابہ کرام نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میرے ساتھی ہو' ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی امت کے وہ لوگ جواب موجود نہیں ہیں (اور بعد میں آئیں گے) آپ ان کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ بتاؤ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں اور وہ خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! (ضرور پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ''پس (میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ بھی) قیامت کو اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ اور میں حوضِ کوثر پر ان کا پیش رو (پہلے پہنچا ہوا) ہوں گا خبردار! ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگ میرے حوض سے دور کر دیے جائیں جیسا کہ بھٹکے ہوئے اونٹ کو اپنے اونٹوں کا پانی پلانے والا دور بھگا دیتا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو (ان کے وضو والے اعضاء چمکنے کی وجہ سے) بلاؤں گا کہ ادھر آؤ! لیکن کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ کے بعد دین بدل دیا (لہٰذا آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں) پس میں کہوں گا (ایسے لوگوں کے لیے) دوری ہو' دوری ہو۔''

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الطهارة-باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء]

(۱۵۷۱) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنْتُمْ نَظَرْتُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِأَعْيُنِكُمْ هٰذِهِ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ وَ كَلَّمْتُمُوْهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ هٰذِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ۔ قَالَ: وَبَايَعْتُمُوْهُ بِأَيْمَانِكُمْ هٰذِهِ؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: طُوْبٰى لَكُمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ وَ طُوْبٰى لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَ آمَنَ بِيْ ثَلَاثًا))

۱۵۷۱۔نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آ کر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا' ابوعبدالرحمٰن! تم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے' انہوں نے کہا' ہاں۔ اس نے کہا کہ تم نے آپ ﷺ سے اپنی ان زبانوں سے گفتگو کی ہے؟ انہوں نے کہا' ہاں۔ اس آدمی نے کہا' تم نے اپنے ان دائیں ہاتھوں سے آپ ﷺ سے بیعت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہاں۔ اس آدمی نے کہا' ابوعبدالرحمٰن! تمہیں مبارک ہو۔ انہوں نے کہا' کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میں نے آپ سے سُنی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ''اس شخص کو خوشخبری ہو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا' اور اس شخص کو تین بار خوشخبری ہو جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔''

تخریج : [مسند طیالسی۔۱۸۴۵۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الْمُبَادَرَةِ وَالْإِسْرَاعِ فِي الطَّاعَاتِ قَبْلَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ

فتنوں کے ظہور سے پہلے نیکی کے کاموں میں جلدی کرنا اور آگے بڑھنا۔

(۱۵۷۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا' أَوِالدُّخَانَ' أَوِالدَّجَّالَ' أَوِالدَّابَّةَ' أَوْخَاصَّةَ أَحَدِكُمْ' أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ))

۱۵۷۲۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''(قیامت کی) چھ نشانیوں کے ظہور سے پہلے پہلے نیکی کے کام کرلو (ان کے ظہور کے بعد کوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہوگا)۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ یا دھواں۔ یا دجال۔ یا دابہ (جانور کا زمین سے نکلنا)۔ یا اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے۔ قیامت کا ظہور جو سارے عالم کو گھیرے گی۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔كتاب الفتن۔ باب في بقية من أحاديث الدجّال]

(۱۵۷۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ يُمْسِيْ كَافِرًا أَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ

۱۵۷۳۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے فتنوں کے ظہور سے پہلے' نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو جو اندھیری رات کے مختلف ٹکڑوں کی طرح (پے در پے) رونما ہوں گے۔ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا تو صبح

كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا))

کے وقت کافر۔ وہ اس طرح کہ اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے بدلے بیچ دے گا۔"

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الإيمان- باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن]

(١٥٧٤) حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا))

۱۵۷۴۔معبد بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "صدقہ کرو' ایک ایسا زمانہ بھی تم پر آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر نکلے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں پائے گا۔ آدمی کہے گا' اگر تم کل یہ صدقہ لے آتے تو میں اس کو قبول کر لیتا' مگر آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔"

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب الزكاة-باب الصدقة قبل الرّد]

(١٥٧٥) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (النساء: ١٥٩)

۱۵۷۵۔ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ سعید بن میسّب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہوگا۔" پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ "اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب أحاديث الأنبياء- باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام- و صحيح مسلم-كتاب الإيمان- باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد]

(١٥٧٦) حَدِيْثُ سَعْدٍ مَرْفُوْعًا: ((اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ عَمَلِ الْآخِرَةِ))

۱۵۷۶۔ سعد رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ مرفوع حدیث آپ نے فرمایا: ''آخرت کے عمل کے سوا ہر کام آہستہ کرنا چاہیے۔''

تخريج : [سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب في الرفق۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْأَذٰى لِمَنْ لَا يَخْشَى الْفِتْنَةَ ((الْقَوِيَّ))

قوی مسلمان' جس کو فتنوں سے خطرہ نہ ہو' اس کا لوگوں سے میل جول رکھنے اور تکلیف پر صبر کرنے کی فضیلت۔

(١٥٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَ يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ))

۱۵۷۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی طرف سے پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہو' وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی طرف سے پیش آمدہ تکالیف پر صبر نہ کرے۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ عِنْدَ الْبُيْهَقِيِّ: ((أَفْضَلُ)) بَدَلَ ((خَيْرٌ))

بیہقی کی ایک روایت میں لفظ (خیر) کی جگہ (افضل) کا لفظ ہے دونوں کا معنی تقریباً ایک ہی ہے۔

تخريج : [الأدب المفرد للإمام البخاري۔ ٣٨٨۔ و ابن ماجه۔ أبواب الفتن۔ باب الصبر...... بیهقی ١٠/ ٨٩ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : اس حدیث میں اس شخص کی فضیلت بیان کی گئی ہے جو لوگوں میں گھل مل کر رہتا ہے' ان کو اچھائی کا حکم دیتا ہے' ان کو برے کاموں سے روکتا ہے' ان سے اچھے انداز سے معاملات کرتا ہے اور ان کی طرف سے پیش آمدہ تکالیف و مصائب پر صبر کرتا ہے۔ یہ شخص اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا' ان کو حق کی تلقین نہیں کرتا اور ان کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا۔ اگرچہ اشخاص و اوقات اور مقامات کے لحاظ سے احوال و ظروف مختلف ہیں' اس کی وجہ سے اوامر و احکام بھی مختلف ہوں گے۔ مثلاً فتنوں کے دور میں لوگوں سے علیحدگی اور شہروں سے دوری بہتر ہے۔

(١٥٧٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَ فِيْ كُلٍّ خَيْرٌ' اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ

۱۵۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوی مومن' ضعیف مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اور ہر ایک میں خیر ہے۔ نفع دینے والی بات پر حرص کر (شوق رکھ) اور اللہ سے مدد مانگ۔ اور عاجزی و کمزوری نہ دکھا' اور اگر تجھے کوئی تکلیف آئے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو اس طرح' اس طرح ہوتا۔ لیکن

أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا كَذَا۔ وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ۔ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ))

تو یہ کہہ اللہ نے مقدر کیا اور جو چاہا کیا۔ اس لیے کہ "لَو" (اگر) شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔"

تخریج : [صحيح مسلم۔كتاب القدر۔باب الإيمان بالقدر والإذعان له]

تشریح : قوی مومن سے مراد وہ طاقتور مومن ہے جو عزم وارادہ میں پختہ ہو۔ دنیا کی بجائے آخرت کو ترجیح دینے والا اور اس کے امور میں فکر مند۔ کیونکہ ایسی صفتوں والا جہاد میں کافر پر زیادہ اقدام کرنے والا' اپنے اقدام میں سخت اور نڈر ہوتا ہے' اور دشمن کے مقابلہ میں جلدی نکلنے والا ہوتا ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی صاحب قوت اور ثابت قدم ہوتا ہے۔ اور ان راہوں میں آنے والی تکالیف پر صبر واستقامت دکھاتا ہے۔ و باللّٰه التوفيق۔

فَضْلُ الْعُزْلَةِ عِنْدَ فَسَادِ الزَّمَانِ وَإِخْمَالِ الذِّكْرِ وَإِخْفَاءِ الْمَكَانِ

فساد اور حالات کے بگاڑ کے وقت عزلت نشینی۔ گم نامی اور روپوش ہونے کی فضیلت۔

(١٥٧٩) حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ، الْغَنِيَّ، الْخَفِيَّ))

١٥٧٩۔ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کا بیٹا عمران کے پاس آیا۔ پس جب سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو کہا میں اس سوار کی شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پس وہ اپنی سواری سے اتر گیا اور اس نے ان (سعد رضی اللہ عنہ) سے کہا' کہ آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں (اور ان میں مشغول ہیں)' اور آپ نے لوگوں کو چھوڑ دیا کہ وہ آپس میں حکومت کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ تو انہوں نے اس کے سینے پہ مارا اور فرمایا: خاموش رہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "بے شک اللہ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی' مخلوق سے بے نیاز اور گم نام ہو۔"

تخریج : [صحيح مسلم۔كتاب الزهد۔باب "الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

(١٥٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلَةً)) فَقَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: رَجُلٌ مُمْسِكٌ

١٥٨٠۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: "کیا میں تمہیں تمام لوگوں میں سے بلند مرتبہ شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟" تو انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ

بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَمُوْتَ أَوْ يُقْتَلَ)) أَفَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطٰى بِهٖ))

شخص جو موت یا شہادت تک اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے اپنا گھوڑا تیار رکھتا ہے۔ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟" انہوں نے عرض کیا' ہاں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: "وہ شخص جو (ضرورت کے وقت) اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہے اور اس کو دیا نہیں جاتا۔"

وَ فِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: ((رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے: "وہ آدمی جو کسی (پہاڑ کی) گھاٹی میں تنہا مقیم ہے' نماز قائم کرتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی شرارتوں سے دور رہتا ہے۔"......آخر حدیث تک۔

تخريج : [مسند أحمد۔ا/ ۲۳۷۔ سنن النسائی '۵/ ۸۳۔ ۸۴۔ روایت صحیح ہے]

(۱۵۸۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ أَوْ قَالَ بِرَسَنِ فَرَسِهٖ خَلْفَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيْفُهُمْ وَيُخِيْفُوْنَهٗ أَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ بَادِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْ عَلَيْهِ))

۱۵۸۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فتنوں کے دور میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کے دشمنوں کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ وہ ان کو ڈراتا ہے اور وہ اس کو ڈراتے ہیں۔" یا "وہ آدمی جو اپنے جنگل میں تنہا رہتا ہے۔ اپنے ذمہ اللہ تعالیٰ کے حقوق (اطاعت و عبادت کے ذریعے) ادا کرتا ہے۔"

تخريج : (المستدرك للحاكم۔۴/ ۴۴۶۔ (روایت صحیح ہے۔))

(۱۵۸۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ))

۱۵۸۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال بکریاں ہوں گی' جن کے ساتھ' وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں کی طرف بھاگ جائے گا۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثُ۔

اور ایک روایت میں ہے: "لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال......" آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح البخاری۔كتاب الإيمان۔باب من الدين الفرار من الفتن۔ وكتاب الرقاق۔باب العزلة راحة من خلاّط السوء]

(١٥٨٣) حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))۔
وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ))

۱۵۸۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' انہوں نے کہا' پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔''
اور ایک روایت میں ہے: ''وہ آدمی جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں تنہا رہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔كتاب الجهاد والسير۔ باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله]

(١٥٨٤) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ۔ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِيْ خَيْرٍ))

۱۵۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر سوار ہو کر تیزی سے ادھر ادھر آتا جاتا ہے۔ وہ جب بھی کسی دشمن کی آمد کی آواز سنتا ہے تو بڑی تیزی سے وہاں پہنچتا ہے۔ قتل ہو جانے اور موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ یا اس شخص کی زندگی بہتر ہے جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں اقامت پذیر ہو کر وہاں نماز قائم کرتا ہے' زکوۃ ادا کرتا اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے' یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور وہ لوگوں میں بہتر حالت میں ہوتا ہے۔''

تخریج : [صحيح مسلم۔ كتاب الإمارة۔ باب فضل الجهاد والرباط]

(١٥٨٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((غَشِيَتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ أَنْجَى النَّاسِ فِيْهِ رَجُلٌ صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ أَوْ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ

۱۵۸۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ڈھانپ لیں گے۔ تمام لوگوں میں سے (ان فتنوں سے) نجات پانے والے دو آدمی ہوں گے۔ ۱۔ پہاڑ کے دامن میں رہتے ہوئے اپنی بکری کے دودھ پر گزر اوقات کرنے والا۔ ۲۔ اپنے گھوڑے اور تلوار سے جہاد فی

يَأْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ))

سبیل اللہ میں مشغول رہ کر مال غنیمت پر گزر بسر کرنے والا۔"

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۴/ ۵۱۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٥٨٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ هُوَ قَاعِدٌ عَلٰى بَابِهِ يَسِيْرُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ؟ قَالَ: وَ مَالِيْ يُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ أَنْ يُلْهِيَنِيْ عَنْ كَلَامٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاتُكَابِدُ دَهْرَكَ الْآنَ أَلَا تَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتُحَدِّثُ وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهِ لَا يَغْتَابُ أَحَدًا بِسُوْءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْرَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى إِمَامٍ يُعَزِّزُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ)) فَيُرِيْدُ عَدُوُّاللّٰهِ أَنْ يُخْرِجَنِيْ مِنْ بَيْتِيْ إِلَى الْمَجْلِسِ۔

۱۵۸۶۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے اشارے کر رہے تھے گویا کہ وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہیں۔ تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا' ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوا' آپ اپنے سے باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کیوں نہ ایسا کروں' اللہ کا دشمن (شیطان) مجھے اس کلام سے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یہ کہہ کر غافل کرنا چاہتا ہے کہ تو اب حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے باہر نکل کر لوگوں کو بیان کیوں نہیں کرتا' حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے وہ اللہ کے ذمّہ میں ہے۔ اور جو گھر میں بیٹھ کر کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ کے ذمّہ میں ہے' اور جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ کے ذمّہ میں ہے۔ اور جو صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ کے ذمّہ میں ہے۔ اور جو امام (شرعی حاکم) کے پاس جاتا ہے اس کی عزت و توقیر کرتا ہے' وہ اللہ کے ذمّہ میں ہے۔" پس اللہ کا دشمن چاہتا ہے کہ وہ مجھے میرے گھر سے نکال کر لوگوں کی مجلس میں لے جائے۔

تخریج : [المستدرك للحاكم۔ ۱/ ۲۱۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٥٨٧) حَدِيْثُ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا))

۱۵۸۷۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! میں نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ اور جو آزمائشوں میں مبتلا کر دیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے بھی خوشی کا مقام ہے۔"

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الفتن۔ باب النھی عن السعیی فی الفتنة۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٥٨٨) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَ يُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ، يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ))

۱۵۸۸۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے سیاہ رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہوں گے۔ صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا، شام کو کافر۔ اور شام کے وقت مومن ہوگا صبح کے وقت کافر، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کی تندیوں کو کاٹ دو اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار دو (یعنی کند کرلو) پس اگر کوئی (قتل کرنے کے ارادہ سے) تمہارے پاس آئے تو وہ آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر کی طرح ہو۔“

تخریج : [سنن أبي داؤد۔كتاب الفتن۔باب النهي عن السعي في الفتنة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : ان فتنوں سے مراد مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگیاں ہیں۔ ان میں حتی الوسع بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ کسی مسلمان پر ہاتھ اٹھانا اور اس کو قتل کرنا بہت بڑا اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی قتل کرنے کے ارادہ سے آئے تو حدیث کے مطابق وہ آگے سے لڑنے کی بجائے آدم کے دو بیٹوں (جن کے درمیان لڑائی ہوئی تھی) میں سے بہتر کی طرح ہو جس نے کہا تھا کہ ”اگر تو میرے قتل کے لیے دست درازی کرے تو میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہ بڑھاؤں گا میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔ (المائدة: ۲۸۔۲۹)

(١٥٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَكُونُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ))

۱۵۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب فتنوں کا ایسا دور آئے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا، دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس فتنہ میں جھانکے گا یعنی متوجہ ہوگا تو فتنہ بھی اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور اس وقت جسے جہاں بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے، تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا

اور مسلم شریف وغیرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”فتنے ہوں گے جس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور اس

خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ))

میں لیٹنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب المناقب۔باب علامات النبوة فی الاسلام۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔باب نزول الفتن کمواقع القطر]

(١٥٩٠) حَدِيْثُ أَبِي بَكْرَةَ مَرْفُوْعًا:((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ أَلَا! ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ فِيْهَا وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: ((يَعْمِدُ إِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

۱۵۹۰۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: "بے شک عنقریب فتنے ہوں گے۔ خبردار! پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ جس میں بیٹھنے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ خبردار! پس جب وہ فتنہ نازل یا واقع ہوگا تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے پاس رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین پر رہے۔" ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: "وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر پر توڑ دے۔ پھر اگر اس فتنہ سے نجات پانے کی طاقت رکھتا ہو تو اس سے نجات پا جائے......" آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الفتن۔باب نزول الفتن کمواقع القطر]

فَضْلُ اعْتِزَالِ الظَّلَمَةِ وَعَدَمِ إِعَانَتِهِمْ فِيْ ظُلْمِهِمْ

ظالموں سے کنارہ کشی کرنے اور ان کے ظلم میں ان سے عدم تعاون کی فضیلت۔

(١٥٩١) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ نَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ:((إِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ وَ

۱۵۹۱۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو افراد موجود تھے۔ پس آپ نے فرمایا: "بے شک عنقریب میرے بعد امراء (حاکم) ہوں گے جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد نہیں ہو سکے گا۔ اور جس نے ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی نہ ان کے ظلم پر تعاون کیا، تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس

هُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ))

سے ہوں۔ اور وہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوگا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ لِلنِّسَائِيِّ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِي أُمَرَاءُ۔۔۔))۔ اَلْحَدِيْثَ۔

اور نسائی شریف میں ایک اور حدیث بھی ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو آدمی موجود تھے۔ پانچ اور چار۔ ان میں سے ایک عدد عرب اور دوسرے عجم تھے۔ پس آپ نے فرمایا: "سنو! کیا تم نے سنا کہ عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے......" باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخريج : [سنن النسائی۔كتاب البيعة۔باب ذكر الوعيد لمن أعان أميرا على الظلم۔ وسنن النسائی۔ كتاب البيعة۔باب من لم يعن اميرا على الظلم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۹۲) وَمِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ نَحْوَهُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ۳/۳۲۱، ۳۹۹ وَالْحَاكِمُ ۳/۴۷۹، ۴۸۰ و۴/۴۲۲ وَابْنُ حِبَّانَ ۱۵۶۹ (مَوَارِدُ) وَالْبَزَّارُ رقم ۱۶۰۹ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ ۲۰۷۱۹ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ مُطَوَّلًا وَ سَنَدُهُ صَحِيْحٌ لٰكِنْ فِي سِمَاعِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مِنْ جَابِرٍ اِخْتِلَافٌ فَقَدْ نَفَاهُ ابْنُ مَعِيْنٍ كَمَا فِي التَّهْذِيْبِ وَقَالَ صَاحِبُ جَامِعِ التَّحْصِيْلِ أَثْبَتَ لَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ السَّمَاعَ مِنْ جَابِرٍ۔

۱۵۹۲۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی گزشتہ حدیث کی طرح مروی ہے مسند احمد ۳/۳۲۱، ۳۹۹ اور مستدرک حاکم ۳/۴۷۹، ۴۸۰ اور ۴/۴۲۲ اور موارد ابن حبان ۱۵۶۹ اور مسند البزار ۱۶۰۹/۱ اور مصنف عبدالرزاق ۲۰۷۱۹ میں عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے طریق سے۔ وہ عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں وہ جابر رضی اللہ عنہ سے طویل روایت بیان کرتے ہیں۔ اور اس کی سند صحیح ہے لیکن عبدالرحمٰن کے جابر رضی اللہ عنہ سے سماع میں اختلاف ہے۔ پس امام ابن معین رحمہ اللہ نے اس کی نفی کی ہے (یعنی سماع ثابت نہیں) جیسا کہ تہذیب میں ہے اور صاحب کتاب جامع التحصیل کہتے ہیں کہ امام ابو حاتم نے عبدالرحمٰن کا سماع جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے۔

لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ وَكَذَا الطَّاعُوْنُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اسی طرح طاعون کی بیماری مدینہ منورہ میں نہیں آئے گی۔

(۱۵۹۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ

۱۵۹۳۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: "مدینہ منورہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا۔ اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے، اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔"

أَبْوَابِ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ))

وَ فِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ زَادَ:((يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ))

اور مسند احمد کی روایت میں زائد بات یہ ہے: ''وہ دونوں (فرشتے) مدینہ منورہ سے مسیح دجال کا رعب دور کریں گے۔''

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب فضائل المدينة-باب لايدخل الدجال المدينة۔ ومسند أحمد۔ ۵/ ۴۱، ۴۳]

(١٥٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ))

۱۵۹۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں اس میں طاعون آ سکتا ہے نہ دجال۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَا لِكَ يَهْلِكُ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ''دجال مشرق کی طرف سے مدینہ کے قصد وارادہ سے آئے گا حتی کہ اُحد کی پچھلی جانب مقیم ہوگا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔''

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب فضائل المدينة-باب لايدخل الدجال المدينة۔ وصحيح مسلم-كتاب الحج-باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال اليها]

(١٥٩٥) حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ))

۱۵۹۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی ایسا شہر نہیں جسے دجال پامال نہیں کرے گا۔ ان کے ہر راستے پر فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ اپنے مکینوں کو تین مرتبہ خوب زور سے ہلائے گا پس اللہ ہر کافر اور منافق کو نکال باہر کرے گا۔''

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب فضائل المدينة-باب لايدخل الدجال المدينة]

(١٥٩٦) كَذٰلِكَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ الَّذِي يَقْتُلُهُ الدَّجَّالُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ:((إِنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً

۱۵۹۶۔ اسی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث جس میں اس آدمی کا قصہ ہے جس کو دجال قتل کرے گا اس حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ (دجال کا مقتول) شہادت کے

عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))

وَ هُوَ فِي الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ مُطَوَّلًا وَ فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ :((يَأْتِي الدَّجَّالُ۔ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ۔ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ......)) اَلْحَدِيْثُ۔

لحاظ سے رب العالمین کے ہاں تمام لوگوں میں سے افضل ترین ہوگا۔"

اور یہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی طویل موجود ہے اور بخاری شریف کی روایت میں ہے:"دجال مدینہ کی ایک کھاری شور والی زمین تک پہنچے گا۔ اس پر مدینہ میں داخلہ تو حرام ہوگا۔(مدینہ سے) اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا یہ لوگوں میں سے سب سے بہتر آدمی ہوگا یا (یہ فرمایا کہ) بہتر لوگوں میں سے ہوگا......" آخر تک۔

تخريج : [صحيح البخاری۔كتاب فضائل المدينة۔باب لايدخل الدجال المدينة۔ و صحيح مسلم۔ كتاب سالفتن۔ باب فی صفة الرجال و تحريم المدينة عليه......]

فَضْلُ الْبُعْدِ عَنِ الدَّجَّالِ وَقِرَاءَةِ فَوَاتِحِ الْكَهْفِ

دجال سے دور رہنے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنے کی فضیلت۔

(١٥٩٧) عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَ هُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ، أَوْلِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ)) هٰكَذَا قَالَ۔

١٥٩٧۔ابوالدھماء سے روایت ہے کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص دجّال کے متعلق سُنے وہ اس سے دور رہے۔ پس اللہ کی قسم! بے شک آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ اس کو اس کے شبہات پیش کرنے کی وجہ سے مومن شمار کرے گا۔" اس طرح آپ ﷺ فرمایا۔

تخريج : [سنن أبی داؤد۔كتاب الملاحم۔باب خروج الدجال۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٥٩٨) حَدِيْثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ))

١٥٩٨۔ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب صلاة المسافرين۔باب فضل سورة الكهف وآية الكرسی]

(١٥٩٩) حَدِيْثُ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ مَرْفُوْعًا مُطَوَّلًا وَ فِيْهِ:((غَيْرُ الدَّجَّالِ

١٥٩٩۔نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ مرفوع طویل روایت جس میں ہے کہ آپ نے فرمایا:"مجھے تمہارے

أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ. فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ. إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَ عَاثَ شِمَالاً يَا عِبَادَاللّٰهِ! فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ......)). اَلْحَدِيثُ

متعلق دجال کے علاوہ دوسری چیزوں سے زیادہ اندیشہ ہے۔ اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں تمہاری جگہ خود اس سے نمٹ لوں گا۔ اور اگر میری زندگی کے بعد نمودار ہوا تو ہر آدمی خود اپنے آپ کا دفاع کرے گا اور میرے بعد اللہ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے (میری بجائے اللہ تعالیٰ محافظ ہوگا) وہ دجال نوجوان' گھونگریالے بالوں والا ہوگا' اس کی ایک آنکھ (انگور کی طرح) ابھری ہوئی ہوگی گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں پس تم میں سے جو شخص اسے پالے' اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! اس وقت ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اس کا زمین میں کتنا قیام ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر' اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر' اور ایک دن جمعہ (ایک ہفتہ) کے برابر ہوگا۔ اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے......'' آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب الفتن۔باب ذكر الدّجال]

فَضْلُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے پناہ مانگنے کی فضیلت۔

(١٦٠٠) حَدِيثُ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ

١٦٠٠۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے' مسیح دجال اور حیات و ممات کے فتنہ سے' تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' کسی نے آپ ﷺ سے عرض کی' آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو

مَاتَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ))

جاتا ہے۔"

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب الأذان-باب الدعاء قبل السلام]

(١٦٠١) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: ((قُوْلُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ- وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

١٦٠١۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا ان کو قرآن کی سورت کی طرح سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے: ''اس طرح کہو۔ اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' مسیح دجال کے فتنہ سے نیز زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔''

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: بَلَغَنِيْ أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ: أَدَعَوْتَ بِهَا فِيْ صَلَاتِكَ؟ فَقَالَ: لَاقَالَ: أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ۔

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طاوس رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے سے پوچھا: کیا تو نے نماز میں یہ دعا کی ہے؟ اس نے کہا' نہیں۔ تو جناب طاوس رحمہ اللہ نے فرمایا: نماز دوبارہ ادا کر۔ کیوں کہ طاوس رحمہ اللہ نے اس روایت کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا ہے۔ یا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا۔

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب المساجد-باب مايستعاذ منه في الصلاة]

فَضْلُ التَّوَكُّلِ وَالْإِنَابَةِ إِلَى اللّٰهِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ بِهِ مِنَ الدَّجَّالِ وَ شَرِّهِ

اللہ پر بھروسہ کرنے اس کی طرف رجوع کرنے نیز دجال اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کی فضیلت۔

(١٦٠٢) عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَسَمِعْتُهُ وَ هُوَ يَقُوْلُ ((إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابَ الْمُضِلَّ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ حُبُكٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ لَسْتَ رَبَّنَا لٰكِنْ رَبُّنَا اللّٰهُ

١٦٠٢۔ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' میں نے مدینہ منورہ میں ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں' اور وہ کہہ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اتنے میں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ''تمہارے بعد ایک جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا' اور اس کا سر دور سے زینت والا لگے گا' زینت والا' زینت والا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اور بے شک وہ عنقریب کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں' پس جب کسی شخص نے (اس کو) کہا کہ تو ہمارا رب نہیں' ہمارا رب تو

عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ))

اللہ ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تو اس دجال کے لیے اس شخص پر کسی قسم کا کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔"

تخریج : [مسند أحمد۔۵/ ۳۷۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

باب نمبر 22
صفحہ نمبر 922 تا 928

کِتَابُ الرُّؤْیَا
خواب کا بیان

فَضْلُ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةِ أَوِ الصَّالِحَةِ

سچے یا نیک خواب کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ، فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾

(الفتح:۲۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اپنا) خواب سچا کر دکھایا کہ ان شاء اللہ تم یقیناً پورے امن وامان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے' سر منڈاتے ہوئے اور سر کے بال کتراتے ہوئے۔نڈر ہو کر' وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے' پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسّر کی۔"

(۱۶۰۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَابُدِیءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَايَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔۔))اَلْحَدِيْثُ

۱۶۰۳۔عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز' سچے خوابوں سے ہوا۔آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا"۔۔۔۔۔۔۔۔ الحدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب التعبیر۔باب أوّل مابدئ به رسول الله ﷺ۔۔۔۔۔۔]

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

مومن کا سچا خواب' نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے

(۱۶۰۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

۱۶۰۴۔انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

وَفِي رِوَايَةٍ:((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي۔ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

اور ایک روایت میں ہے' (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا):"جس نے مجھے خواب میں دیکھا' تو اس نے مجھے دیکھا' کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر۔ باب رؤیا الصالحین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا۔باب فی کون الرؤیا من اللہ وأنّھاجزء من النبوۃ۔ و صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر۔ باب من رأی النبی ﷺ فی المنام]

تشریح : اس حدیث میں مومن کے خواب کی فضیلت بیان کی گئی ہے اوراس کونبوت کا چھیالیسواں حصّہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔اس میں بڑی فضیلت ہے۔اگر مومن کا خواب نبوت کے ہزار اجزاء میں سے بھی ایک جزء بیان کیا جاتا تو اس کی بڑی فضیلت ہوتی۔مومن کے خواب کی نبوت سے مشابہت اس طرح ہے کہ نبوت اَلْأَنباء سے مأخوذ ہے جس کا لغت میں معنی خبر دینا ہے' اسی طرح خواب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکی خبر ہے' جس میں جھوٹ نہیں ہوتا جیسے نبوت کا معنیٰ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچّی خبر جس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔اس طرح خبر کے سچے ہونے میں خواب نبوت کے مشابہہ ہوگیا۔

(۱۶۰۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

۱۶۰۵۔عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر۔باب الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ وأربعین جزء من النبوۃ]

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ

نیک خواب' مبشرات (خوشخبریوں) میں سے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ـــ﴾ (یونس: ٦٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔''

(۱۶۰۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَهِيَ الْمُبَشِّرَاتُ))

۱۶۰۶۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اچھا (سچا) خواب اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے اور وہ مبشرات (خوشخبریوں) میں سے ہے۔''

تخریج : [تفسیر ابن جریر۔ ۱۱/ ۹۴۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۶۰۷) حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ))

۱۶۰۷۔سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا:''نبوت میں سے صرف مبشرات (خوشخبریاں) ہی باقی رہ گئی ہیں۔''صحابہ کرام نے عرض کیا' مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا:''سچا خواب۔''

تخريج : [صحيح البخاري-كتاب التعبير- باب المبشرات]

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرٰى لَهُ

نیک (سچا) خواب مبشرات میں سے ہے جس کو مومن دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

(١٦٠٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ۔ أَلَا وَإِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ))۔

١٦٠٨۔ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے (اپنے گھر کے دروازے کا) پردہ ہٹایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ''لوگو! نبوت کی خوش خبریوں میں سے صرف نیک (سچے) خواب ہی رہ گئے ہیں' جن کو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔ خبردار! بے شک میں روکا گیا ہوں کہ رکوع یا سجود کی حالت میں قرآن پڑھوں۔ پس رکوع میں تم اپنے رب کی عظمت بیان کرو' اور سجود میں پوری کوشش سے دعا کرو' کیونکہ اس لائق ہے کہ اس میں تمہاری دعا قبول ہو۔''

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ۔ فَقَالَ:((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ۔۔۔۔))

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ ہٹایا اور آپ کے سر پر' اس مرض میں جس میں آپ کی موت واقع ہوئی' پٹی بندھی ہوئی تھی پس آپ نے تین دفعہ فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ (پھر فرمایا) بے شک نبوت کے مبشرات میں سے صرف خواب ہی رہ گئے ہیں جن کو نیک آدمی دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔''

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الصلاة- باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود]

فَضْلُ مَا يَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ رَأٰى مَا يَكْرَهُ فِي الْمَنَامِ

اس چیز کی فضیلت جس کو ناپسند خواب دیکھنے والا کہتا اور کرتا ہے

(١٦٠٩) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ

١٦٠٩۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں' اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ پس جو شخص کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اسے اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکنا چاہیے اور وہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اس

الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَاتَضُرُّهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي))

طرح وہ برا خواب اس کو نقصان نہیں دے گا۔ اور شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آ سکتا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

اور ابوسلمہ سے بیان کردہ ایک اور روایت میں ہے' انہوں نے کہا' میں خواب دیکھتا تھا اور اس کی وجہ سے بیمار ہو جاتا تھا۔ آخر میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور بیمار ہو جاتا۔ آخر میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: "اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پس جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اپنے انتہائی عزیز سے کرے۔ اور جب بُرا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اور تین مرتبہ تھوک دے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ اس طرح وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: ((وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))۔ وَهِيَ عِنْدَ مُسْلِمٍ أَيْضًا فِي رِوَايَةٍ۔

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے' (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) "اُسے چاہیے کہ وہ جس کروٹ پر تھا اسے بدل لے۔" اور یہ روایت مسلم شریف میں بھی ہے۔

تخریج : [صحيح البخاری۔ كتاب التعبير۔ باب من رای النبی ﷺ فی المنام۔ وكتاب التعبير۔باب إذارأى مايكره فلا يخبر بها ولا يذكرها۔ وسنن ابن ماجه۔ أبواب تعبير الرؤيا۔باب من رأى رؤيا يكرهها۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الرؤيا۔ باب فی كون الرؤيا من الله......]

(١٦١٠) عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))

۱۶۱۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو اسے اپنی بائیں طرف تین بار تھوکنا چاہیے۔ اور تین مرتبہ اللہ سے شیطان کی پناہ مانگنی چاہیے (أعوذ بالله من الشيطن الرجيم پڑھنا چاہیے) اور وہ جس کروٹ پر تھا اسے بدل لینا چاہیے۔"

تخریج : [صحيح مسلم۔كتاب الرؤيا۔ باب فی كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة]

(١٦١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ۔۔۔)) اَلْحَدِيثُ وَ فِيهِ:

۱۶۱۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے) قریب زمانہ میں مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔" ......اور اس حدیث میں یہ بھی ہے: "جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو

((فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ- وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ))

اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیے اور اس خواب کا کسی سے بھی تذکرہ نہیں کرنا چاہیے۔"

تخریج : [صحیح مسلم-کتاب الرؤیا- باب فی کون الرؤیا من الله وأنهاجزء من النبوة]

فَضْلُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ ((فِي صُورَتِهِ))

نبی ﷺ کو (آپ کی صورت میں) خواب میں دیکھنے کی فضیلت۔

(١٦١٢) حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي))

قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ۔

۱۶۱۲۔ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔"

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شخص جب رسول اللہ ﷺ کو آپ کی صورت میں دیکھے۔

تخریج : [صحیح البخاری-کتاب التعبیر-باب من رأى النبی ﷺ فی المنام]

(١٦١٣) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي ......))

۱۶۱۳۔انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا' اس نے واقعتاً مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔" ......آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری- کتاب التعبیر- باب من رأى النبی ﷺ فی المنام]

(١٦١٤) وَجَاءَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ بِلَفْظِ: ((مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي))

۱۶۱۴۔اور ابو سعید کی بیان کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ "جس نے مجھے دیکھا' اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔"

عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: بِلَفْظِ: ((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي- فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي))

وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ أَيْضًا۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے نیند میں مجھے دیکھا' تو تحقیق اس نے مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ میری صورت اختیار کر سکے۔" اور یہ روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری-کتاب التعبیر-باب من رأى النبی ﷺ فی المنام- وصحیح مسلم-کتاب الرؤیا-باب قول النبی علیه الصلاة والسلام-من رآنی فی المنام فقدرأنی- و سنن ابن

ماجه۔أبواب تعبیر الرؤیا۔باب رؤیة النبی ﷺ فی المنام]

تشریح : اس حدیث اور اس سے قبل مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کرسکتا لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی اور کی شکل اختیار کر کے یہ باور کرائے کہ میں محمد ﷺ ہوں اس لیے زیارتِ رسول ﷺ کے ہر مدعی کی تصدیق نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس سے آپ کا حلیہ مبارک وغیرہ معلوم کر کے فیصلہ کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

فَضْلُ النَّظْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ تَمَنِّي ذٰلِكَ وَالْجُلُوْسِ مَعَهٗ

نبی ﷺ کو دیکھنے اس کی تمنا کرنے اور آپ کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت۔

(۱۶۱۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِيْ إِلَيَّ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِيْ بِأَهْلِهٖ وَمَالِهٖ))

۱۶۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے سب سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں' جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے ایک خواہش کرے گا کاش کہ وہ اپنے اہل ومال کے بدلے میں مجھے دیکھ لے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الجنة ونعیمها۔ باب فیمن یود رؤیة النبی ﷺ بأهله وماله]

(۱۶۱۶) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا : وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِيْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ))

۱۶۱۶۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا پس انہوں نے کئی احادیث ذکر کیں۔ ان میں سے ایک یہ حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! البتہ تم میں سے کسی ایک پر وہ دن آئے گا کہ اس نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ پھر اگر وہ مجھے دیکھ لے تو یہ اسے اپنے اہل ومال کے ساتھ ہونے سے زیادہ محبوب ہوگا۔''

قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ : اَلْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ لَأَنْ يَرَانِيْ مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ۔

ابواسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کا معنٰی یہ ہے کہ البتہ اگر وہ مجھے اپنے اہل ومال کے ساتھ دیکھے تو یہ اس کو اپنے اہل ومال سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اور میرے نزدیک کلام میں تقدیم وتاخیر ہے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا۔ باب فی کون الرؤیا من اللّٰه وأنها جزء من النبوة]

(۱۶۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ، دَخَلَ عَلَيْهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ فَقَالَ : يَا أُمَّهْ قَدْ

۱۶۱۷۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ماں جان! تحقیق میں ڈرتا

خِفْتُ أَنْ يُهْلِكَنِي كَثْرَةُ مَالِي أَنَا أَكْثَرُ قُرَيْشًا مَالًا قَالَتْ يَا بُنَيَّ فَأَنْفِقْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مِنْ أَصْحَابِي مَنْ لَا يَرَانِي بَعْدَ أَنْ أُفَارِقَهُ فَخَرَجَ فَلَقِيَ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا بِاللّٰهِ مِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَتْ: لَا وَلَنْ أُبْلِيَ أَحَدًا بَعْدَكَ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((وَلَمْ أُبَرِّئْ أَحَدًا بَعْدَكَ))

ہوں کہ کہیں مال کی کثرت مجھے ہلاک نہ کر دے۔ کیونکہ میں تمام قریش سے زیادہ مال دار ہوں۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اے میرے بیٹے! (کثرت سے) خرچ کیا کر۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض وہ ہیں جب میں ان سے جدا ہو جاؤں گا تو وہ مجھے نہیں دیکھیں گے۔'' پس عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (باہر) نکلے تو عمر رضی اللہ عنہ کو ملے پس ان کو یہ حدیث بتائی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ ان میں سے میں ہوں۔ تو انہوں نے کہا۔ نہیں، اور میں تیرے بعد کسی کو بری الذمہ نہیں کروں گی (یعنی یہ نہیں بتاؤں گی کہ تو ان میں سے نہیں بلکہ خاموشی اختیار کروں گی)۔

تخریج: [مسند أحمد۔٦/ ٢٩٠۔ (روایت حسن ہے۔)]

باب نمبر23
صفحہ نمبر930 تا 935
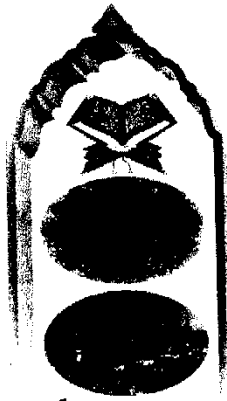
کِتَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ
آدمی کے اچھے اسلام کا بیان

فَضْلُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ وَحُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ

آدمی کے اچھے اسلام کی فضیلت اور کافر کے اسلام لانے کے بعد اس کے گزشتہ عمل کا حکم۔

(١٦١٨) أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ والسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا))

١٦١٨۔ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے بیان کیا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین وخلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے سابقہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جو اس نے اس سے پہلے کیے ہوں۔ اور اب اس کے بعد والی زندگی کے لیے بدلہ شروع ہو جاتا ہے یعنی ایک نیکی کے عوض دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ اس برائی سے بھی درگزر فرمالے۔"

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا وَمُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا))

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو تو اللہ اس کی ہر وہ نیکی لکھ لیتا ہے جو اس نے اسلام لانے سے پہلے کی ہو۔ اور اس کا ہر گناہ مٹا دیتا ہے جو اس نے اسلام لانے سے پہلے کیا ہو۔ پھر اس کے بعد زندگی کے لیے بدلہ شروع ہو جاتا ہے یعنی ایک نیکی کے عوض دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ اس برائی سے بھی درگزر فرمالے۔"

تخريج : [صحيح البخاري۔ كتاب الإيمان۔ باب حسن إسلام المرء۔ وسنن النسائي۔ كتاب الإيمان وشرائعه۔ باب حسن إسلام المرء]

(١٦١٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ

١٦١٩۔ محمد بن ابو یعقوب بیان کرتے ہیں، میں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے سنا وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا سامان چرایا کرتے تھے یعنی اسلم، غفار اور مزینہ

وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ و جُهَيْنَةَ' اِبْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا؟)) قَالَ : نَعَمْ۔ قَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ))

کے لوگ۔ محمد بن ابی یعقوب نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ عبدالرحمٰن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ یہ محمد بن ابی یعقوب کو شک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتلاؤ اسلم' غفار' مزینہ۔ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ یہ چاروں قبائل بنوتمیم' بنوعامر' اسد اور غطفان سے بہتر نہیں؟ کیا یہ (آخر میں ذکر ہونے والے) خراب اور برباد نہیں ہوئے؟'' اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا' جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ ان سے بہت بہتر ہیں۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب المناقب۔ باب ذكر أسلم وغفار و مزينة وجهينة۔۔۔]

(١٦٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا))

۱۶۲۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کو عمدہ بنالے تو ہر نیک کام جو وہ کرتا ہے' اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گنا تک ثواب لکھ لیا جاتا ہے۔ اور ہر برا کام جو وہ کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے جتنا کہ اس نے کیا ہے۔''

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ: ((حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ))

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت میں یہ لفظ زائد ذکر کیے ہیں ''حتیٰ کہ وہ اللہ سے ملاقات کرلے۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الإيمان۔باب حسن إسلام المرء۔ وصحيح مسلم۔كتاب الإيمان۔ باب اذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ بسيّئة لم تكتب]

(١٦٢١) أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ))

۱۶۲۱۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے پوچھا' اللہ کے رسول! آپ ان نیک کاموں کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو میں زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی' غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کے سلسلہ میں کیا کرتا تھا۔ کیا ان اعمال کا بھی مجھے ثواب ملے گا؟ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان سب نیکیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو' جن کو تم پہلے کر چکے ہو۔''

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ : ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ''تم جتنی نیکیاں پہلے کر چکے ہو'

أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ)) وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ۔

ان سب کے ساتھ اسلام لائے ہو۔" اور (التحنث) سے مراد "عبادت کرنا" ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔باب شراء المملوك من الحربی وهبته وعتقه۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الإیمان باب بیان حکم عمل الکافر إذا أسلم بعده۔]

(١٦٢٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ : ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ))

۱۶۲۲۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول! ہم نے زمانۂ جاہلیت میں جو گناہ کیے ہیں کیا ہم سے ان کا مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "جس شخص نے اسلام کی حالت میں نیک اعمال کیے تو اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی بُرے کام کرے تو اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مؤاخذہ ہوگا۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ:((أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا۔ وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: "جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے قبل از اسلام کے گناہوں کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مؤاخذہ ہوگا۔"

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم۔باب اثم من أشرك بالله...... وصحیح مسلم۔ کتاب الإیمان باب هل یؤاخذه بأعمال الجاهلیة]

بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلُ وَ كَذَا الْهِجْرَةُ وَالْحَجُّ

اسلام قبول کرنے' ہجرت کرنے اور حج ادا کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(١٦٢٣) عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَ هُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيْلًا وَ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ۔ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ: يَا أَبَتَاهُ! أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

۱۶۲۳۔ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں' ہم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ قریب المرگ تھے۔ پس وہ کافی دیر تک روئے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا' تو ان کا لڑکا کہنے لگا۔ ابا جان! کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں خوشخبری نہیں دی تھی؟ کیا آپ کو اللہ کے رسول ﷺ نے فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ اپنے بیٹے کی طرف پھیرا اور فرمایا' بے شک ہم سب سے افضل جسے شمار کرتے ہیں' وہ گواہی ہے کہ اللہ

اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ۔ وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ۔ فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ۔ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِيْ۔ قَالَ ((مَالَكَ يَا عَمْرُو؟)) قَالَ قُلْتُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَلِيْ قَالَ ((أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ۔ وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ۔ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ۔ لِأَنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ۔ وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ ثُمَّ وَلِيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ، فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَسُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّيْ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (اس کے بعد فرمایا) میں تین ادوار سے گزرا ہوں۔

۱۔ میری یہ کیفیت تھی کہ رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ بغض رکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس وقت مجھے سب سے زیادہ محبوب بات یہ لگتی تھی کہ اگر میں ان پر قدرت پالوں تو انہیں قتل کر دوں۔ اگر میں اس حال میں مر جاتا تو میں یقیناً جہنمی ہوتا۔

۲۔ جب اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' آپ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کرلوں۔ پس جب آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا بات ہے؟'' میں نے کہا' میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بتاؤ تمہاری کیا شرط ہے؟'' میں نے کہا' یہ کہ میرے گناہ بخش دیے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے؟ ہجرت کرنے سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟ اور حج ادا کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' اس کے بعد میری یہ کیفیت تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔ آپ کی عظمت و توقیر میرے دل میں اتنی تھی کہ میں نظر بھر کر آپ کی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ میں نے کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں۔ اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً امید تھی کہ میں جنتی ہوتا۔

۳۔ پھر (اس کے بعد) ہم کئی چیزوں کے والی بنائے گئے (یعنی حکومتی مناصب پر فائز ہوئے) مجھے معلوم نہیں کہ ان کے بارے میں میرا کیا حال ہوگا۔ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی رونے پیٹنے والی عورت ہو نہ کوئی آگ۔ پس جب تم

اَلْاَثَرُ مَوْقُوْفٌ

مجھے دفن کر لو تو مجھ پر مٹی تھوڑی تھوڑی کر کے ڈالنا پھر میری قبر پر اتنی دیر تک کھڑے رہنا کہ جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے' تا کہ میں تم سے مانوس رہوں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

یہ اثر موقوف ہے۔؟

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الإیمان۔باب کون الاسلام یهدم ماقبله' و کذا الهجرة والحج]

جَزَاءُ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ تَعْجِيْلُهَا لِلْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا

مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا و آخرت میں ملتا ہے اور کافر کو اس کے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ۔۔۔﴾(الأعراف:٣٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''آپ فرمایئے کہ اللہ کے پیدا کیے ہوئے کپڑوں کو' جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے' اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو' کس شخص نے حرام کیا ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہوں گی اہل ایمان کے لیے۔دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں۔''

(١٦٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ يُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ۔ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا))

١٦٢٤۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ کسی مومن پر اس کی نیکی کے معاملہ میں ظلم نہیں کرتا' اسے اس کی نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے بدلہ دیا جائے گا۔لیکن کافر کو اس کی ان اچھائیوں کا صلہ جو وہ اللہ کے لیے کرتا ہے دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی ایسا نیک عمل نہیں ہوگا جس کے بدلے کا وہ مستحق ہو۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ:((إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَ يُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ))

اور ایک روایت میں ہے:''جب کافر دنیا میں کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اسے اس کا بدلہ دنیا کی کچھ نعمتوں میں سے دے دیا جاتا ہے۔لیکن اللہ مومن کی نیکیوں کا ذخیرہ آخرت میں کر لیتا ہے اور دنیا میں اسے اس کی اطاعت کی وجہ سے رزق دیتا ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب صفات المنافقین۔ باب جزاء المؤمن بحسناته فی الدنیاوالآخرة۔۔۔]

فَضْلُ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ

فتنہ کے وقت عبادت کی فضیلت

(١٦٢٥) حَدِيْثُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَرْفُوْعًا قَالَ:((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ))

۱۶۲۵۔معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث' آپ نے فرمایا:''فتنہ وفساد کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الفتن۔ باب فضل العبادة فی الهرج]

(١٦٢٦) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ أَخِيْ بَنِيْ مَازِنِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الْمُتَمَسِّكُ فِيْهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمِثْلِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَهُ كَأَجْرِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)) قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((بَلْ مِنْكُمْ)) قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ مِنْكُمْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ أَرْبَعًا۔

۱۶۲۶۔عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بنو مازن بن صعصعہ کے بھائی' رسول اللہ ﷺ کے صحابی روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں۔ان دنوں میں دین کے ساتھ تمسک کرنے والے کو تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر وثواب ملے گا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یا اِس کو اُن میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر۔'' انہوں نے عرض کیا' یا اِس کو اُن میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر وثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تم میں سے'' آپ نے یہ بات تین یا چار دفعہ فرمائی۔

تخریج : [المعجم الکبیر للإمام الطبرانی۔ ۱۷/ ۲۸۹۔ (اس حدیث کے شواہد ابوداؤد ۴۳۴۱' ابن ماجہ ۴۰۱۴' وغیرہ میں موجود ہیں جس کی بناء پر یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔)]

كِتَابُ الزُّهْدِ
زھد کا بیان

فَضْلُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّفَرُّغِ لِلْعِبَادَةِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ

دنیا سے بے رغبتی، عبادت کے لیے فراغت اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ۔ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾ (آل عمران: ١٤ـ١٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے جیسے عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے، نشان دار گھوڑے، چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اچھا ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے آپ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی رضا مندی ہے۔ سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الأنعام: ٣٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور آخرت کا گھر متقیوں کے لیے بہتر ہے، کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ أَمَلًا﴾ (الكهف: ٤٥ـ٤٦)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں، اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے۔ پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مال و اولاد تو دنیا ہی کی زینت ہے، اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (العنكبوت: ٦٤)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے کاش! یہ جانتے ہوتے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور

اللّٰهِ بَاقٍ﴾(النحل:٩٦)

اللہ کے پاس جو کچھ ہے باقی رہنے والا ہے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿فَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾(القصص:٦٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف دنیا کی زندگی کا سامان اور اسی کی رونق ہے۔ ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے' کیا تم نہیں سمجھتے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى: فِيْ قِصَّةِ قَارُوْنَ﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَالَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوْتِيَ قَارُوْنُ إِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ: وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَمَا يُلَقَّاهَآ إِلَّا الصَّابِرُوْنَ﴾إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (القصص:٧٩۔٨٣)

اور اللہ تعالیٰ نے قارون کے قصہ میں فرمایا: "پس قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا' تو زندگانی دنیا کے متوالے کہنے لگے' کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔ ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں' یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہار والے ہیں۔" اللہ کے اس فرمان تک۔ "آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی' فخر اور فساد کی چاہت نہیں رکھتے۔ اور پرہیز گاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾(فاطر:٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے' تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے' اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔"

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿اِعْلَمُوْٓا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ۔ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ سَابِقُوْٓا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا' زینت اور آپس میں فخر اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے' جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اس کو زرد رنگ میں دیکھتے ہو' پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب' اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔ اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سبقت کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے' یہ ان کے

وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾

(الحديد: ٢٠ـ ٢١)

لیے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ﴾(الشورىٰ:٢٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو، ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔ اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو، ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ سَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ﴾(آل عمران:١٤٥)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”دنیا کی چاہت والوں کو ہم کچھ دنیا دے دیتے ہیں، اور آخرت کا ثواب چاہنے والوں کو ہم وہ بھی دیں گے۔ اور احسان ماننے والوں کو ہم بہت جلد نیک بدلہ دیں گے۔“

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا﴾

(الإسراء:١٨ـ١٩)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو، اسے ہم یہاں جس قدر، جس کے لیے چاہیں سردست دے دیتے ہیں، بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے، وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدر دانی کی جائے گی۔“

وَآيَاتٌ أُخْرٰى كَثِيْرَةٌ فِيْ فَضْلِ الزُّهْدِ وَالزَّاهِدِيْنَ۔

اور دوسری کثیر آیات جو زہد اور زاہدین کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔

(١٦٢٧) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((يَقُوْلُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَ أَمْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا۔ يَا ابْنَ آدَمَ! لَا تُبَاعِدْ مِنِّيْ فَأَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا وَ أَمْلَأْ يَدَيْكَ شُغْلًا))

۱۶۲۷۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا رب تعالیٰ فرماتا ہے (حدیث قدسی ہے): آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو غنیٰ سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ آدم کے بیٹے! مجھ سے دور نہ ہو ورنہ میں تیرے دل کو فقر اور تیرے ہاتھوں کو مصروفیات سے بھر دوں گا۔“

تخریج : [المستدرك للإمام الحاكم۔ ۴/ ۳۲۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٦٢٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔ قُلْتُ مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ۔ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ۔ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ))

١٦٢٨۔عمر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان بن عفان سے سنا وہ اپنے باپ (ابان) سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے۔ میں نے (دل میں) کہا کہ مروان نے ان کو جو اس وقت بلایا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ پس میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: مروان نے ہم سے ان احادیث کے متعلق پوچھا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کی سوچ وارادہ دنیا ہی بن جائے تو اللہ اس کے معاملے کو متفرق کر دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے درمیان بنا دیتا ہے اور دنیا سے اسے صرف وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہے۔ اور جس شخص کی نیت صرف آخرت ہو تو اللہ اس کے امور جمع فرما دیتا ہے اور اس کی غنیٰ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔''

تخریج : [سنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔باب الهمّ بالدنيا۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٦٢٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ))

وَقَدْ ذَكَرْتُهُ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ۔

١٦٢٩۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی ﷺ کی خدمت میں دین کا علم سیکھنے کے لیے حاضر رہتا جبکہ دوسرا کاروبار کرتا۔ کاروبار میں مشغول بھائی نے نبی ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''شاید تمہیں رزق اسی کی وجہ سے ملتا ہے۔''

میں نے اس حدیث کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے باب میں ذکر کیا ہے۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب فی التوكل علی الله تعالیٰ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٦٣٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا

١٦٣٠۔عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہو گی کہ مجھ پر تین دن بھی اس

يَسُرُّنِيْ أَنْ لَاتَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَ عِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ))

حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے۔ البتہ کسی کا قرض اتارنے کے لیے کچھ بچالوں تو یہ اور بات ہے۔"

تخریج : [صحيح البخاري-كتاب الرقاق- باب قول النبي ﷺ ما يسرني أن عندي مثل أحد هذا ذهباً]

(١٦٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ عِنْدِيْ مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِيْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِاللّٰهِ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا- عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ)) ثُمَّ مَشٰى ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْأَكْثَرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا- عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ- وَ قَلِيْلٌ مَا هُمْ۔۔۔))

۱۶۳۱۔ زید بن وہب سے روایت ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے پتھریلے علاقے میں چل رہا تھا کہ اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوذر!" میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہ جائے، سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھی ہو۔ بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح، اس طرح خرچ کروں اپنے دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پچھلی طرف سے۔" پھر رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: "زیادہ مال جمع کرنے والے قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح، اس طرح، اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پچھلی طرف سے خرچ کرے، اور ایسے لوگ کم ہیں۔ ......" آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحيح البخاري-كتاب الرقاق- باب قول النبي ﷺ مايسرني أن عندي مثل أحد هذاذ هباً]

(١٦٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِيْ، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوْقِدَتْ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ۔ فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ، مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ۔

۱۶۳۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا، میرے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے، اسی طرح دو مہینوں میں تیسرا چاند دیکھ لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں (کھانا پکانے کے لیے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا، خالہ پھر آپ کا گزر اوقات کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ صرف دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند

إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا))۔

انصاری پڑوسی تھے' جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ان بکریوں کا دودھ تحفہ کے طور پہنچا جایا کرتے تھے آپ اسے ہمیں بھی پلایا کرتے تھے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ ((إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ۔ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ......)) اَلْحَدِيثُ۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ہم چاند دیکھتے پھر چاند دیکھتے پھر چاند دیکھتے تین چاند دو مہینوں میں دیکھتے۔"...... بقیہ حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخريج : [صحيح البخارى۔كتاب الهبة وفضلهاوالتحريض عليها۔باب فضل الهبة۔ وصحيح مسلم۔كتاب الزهد۔ باب "الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

(١٦٣٣) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ الْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ عَلَيْنَا فِي الصُّفَّةِ وَ عَلَيْنَا الْحَوْتَكِيَّةُ فَيَقُولُ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَاذُخِرَ لَكُمْ مَا حَزِنْتُمْ عَلَى مَا زُوِيَ عَنْكُمْ وَلَيُفْتَحَنَّ لَكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ))

۱۶۳۳۔ شریح بن عبید بیان کرتے ہیں' عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' نبی ﷺ ہمارے پاس صُفّہ میں تشریف لایا کرتے تھے جبکہ ہم پر چھوٹی چادریں ہوتی تھیں۔

پس آپ فرماتے: "اگر تم جان لو جو کچھ تمہارے لیے (آخرت میں) ذخیرہ کیا گیا ہے تو اس چیز پر جو تم سے روک دی گئی ہے غم نہ کھاؤ۔ البتہ تمہارے لیے فارس وروم (دو عظیم مملکتیں) فتح کیے جائیں گے۔"

تخريج : [مسند أحمد۔۴/ ۱۲۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ الزُّهْدِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى اللَّهِ أَيْضًا

زہد اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی مزید فضیلت۔

(١٦٣٤) حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْحَمْقِ الْخُزَاعِيِّ مَرْفُوعًا:((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ)) قِيلَ: وَمَا اسْتَعْمَلَهُ؟ قَالَ: ((يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ))

۱۶۳۴۔ عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: "جب اللہ کسی آدمی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کام لیتا ہے۔" عرض کیا گیا کہ اس سے کیا کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "موت سے پہلے اس کے سامنے اس کا نیک عمل کھول دیا جاتا ہے' حتیٰ کہ جو اس کے آس پاس ہے وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔"

وَفِي رِوَايَةٍ لِغَيْرِ أَحْمَدَ:((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ

اور مسند احمد کے علاوہ روایت میں ہے "جب اللہ کسی بندے کے

خَيْرًا عَسَلَهُ)) فَقِيلَ: وَمَا عَسَلُهُ؟ قَالَ: ((يَفْتَحُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ))

ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو پسندیدہ بنا دیتا ہے۔" عرض کیا گیا' اس کے پسندیدہ بنا دینے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "موت سے پہلے اس کے سامنے اس کا نیک عمل کھول دیتا ہے حتیٰ کہ جو اس کے آس پاس ہے وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔"

تخریج : [مسند احمد۔۵/ ۲۲۴۔ وابن حبان ۱۸۲۲ والصحیحة للألبانی ۱۱۱۴ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

(١٦٣٥) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلٰى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قَلَّ وَ كَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى وَلَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا مَالًا تَلَفًا))

۱۶۳۵۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روزانہ سورج کے طلوع ہونے کے وقت اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو منادی کرتے ہیں وہ جن وانس کے سوا زمین والوں کو سناتے ہیں: (ندا یہ ہے) اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ اس لیے کہ جو تھوڑا ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ اور سورج غروب ہوتے وقت اس کے دونوں طرف دو فرشتے منادی کرتے ہیں' وہ جن وانس کے سوا اہل زمین کو سناتے ہیں (منادی یہ ہے) اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہتر عطا فرما۔ اور بخیل کے مال کو تلف کر دے۔"

تخریج : [مسند أحمد۔۵/ ۱۹۷۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

(١٦٣٦) حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هَانِئٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلنَّاسِ: مَا أَبْعَدَ هَدْيَكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ ﷺ أَمَّا هُوَ فَأَزْهَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَأَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا۔

۱۶۳۶۔ بکر بن مضر بیان کرتے ہیں' میں نے ابوہانی کو فرماتے ہوئے سنا' وہ کہتے ہیں' میں نے علی بن رباح کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا: "تمہارا طریقہ تمہارے نبی ﷺ کے طریقہ سے کس قدر دور ہے۔ جبکہ وہ تو تمام لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے۔ اور تم تمام لوگوں سے زیادہ دنیا میں رغبت کرنے والے ہو۔"

تخریج : [مسند أحمد۔۴/ ۲۰۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ لَبِسَ الْمُتَوَاضِعَ مِنَ اللِّبَاسِ مَعَ الْقُدْرَةِ زُهْدًا لِلّٰهِ

اس شخص کی فضیلت جو قدرت کے باوجود اللہ کی طرف رغبت کی خاطر متواضع لباس پہنتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر

نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾
(القصص: ٨٣)

دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی' فخر اور فساد کی چاہت نہیں رکھتے۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔"

(١٦٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ)). قَالَ: الْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ. يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

١٦٣٧۔ عبداللہ بن ابوامامہ حارثی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سادگی ایمان کا حصہ ہے۔" فرمایا: بذاذت' سادگی ہے۔

تخریج : [سنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔باب من لا يُؤْبَهُ له۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(١٦٣٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ))

١٦٣٨۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کتنے ہی پراگندہ بالوں والے' غبار آلود پاؤں والے' پرانی چادروں والے جن کے رہنے کا ٹھکانہ نہیں۔ اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔ براء بن مالک انہی میں سے ہیں۔"

تخریج : [جامع الترمذي۔ أبواب المناقب۔ باب مناقب البراء بن مالك رضی اللہ عنہ ۔ یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھیے صحیح سنن الترمذي للألباني: ٣٨٥٤]

(١٦٣٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُ وسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا))

١٦٣٩۔ سہل بن معاذ بن انس جہنی رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے تواضع کے طور پر اچھا لباس پہننا چھوڑ دیا' حالانکہ وہ اس کی طاقت رکھتا تھا تو اللہ قیامت کے دن اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ (اہل) ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا وہ پسند کرے پہن لے۔"

تخریج : [جامع الترمذي۔ أبواب صفة القيامة۔باب البناء كله وبال...... (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْاِقْتِصَادِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ

نیک عمل کرنے میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنے کی فضیلت۔

(١٦٤٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ عِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟))

١٦٤٠۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک دن) نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو اس وقت ایک عورت ان کے پاس موجود تھی۔ آپ نے

قَالَتْ: فُلَانَةٌ. تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ ((مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ))

فرمایا: "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کیا: یہ فلاں عورت ہے اور اس کی (کثرت) نماز کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: "ٹھہر جاؤ (جان لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل ضروری ہے جتنے عمل کی تمہیں طاقت ہے۔ پس اللہ کی قسم! اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتا تا مگر تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔ اور اللہ کو دین کا وہی عمل سب سے زیادہ محبوب ہے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشگی کرے۔"

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) قُلْتُ: فُلَانَةٌ، لَا تَنَامُ اللَّيْلَ. تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. فَقَالَ: ((مَهْ، عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا))

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" میں نے کہا، فلاں عورت ہے، رات بھر سوتی نہیں، اور اس کی (کثرت) نماز کا حال بیان کرنے لگیں۔ تو آپ نے فرمایا: "ٹھہر جاؤ، (جان لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل ضروری ہے جتنے عمل کی تمہیں طاقت ہے۔ اس لیے کہ اللہ کی قسم! اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتا تا مگر تم (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔"

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((لَا يَسْأَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے "کہ اللہ نہیں اکتا تا حتیٰ کہ تم اکتا جاؤ گے۔"

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الإيمان۔ باب أحبّ الدين الى الله أدومه۔ وكتاب التهجد۔ باب مايكره من التشديد في العبادة۔ وصحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين۔ باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره---]

(١٦٤١) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَدِّدُوا وَ قَارِبُوا، وَ اعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَ أَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللّٰهِ وَإِنْ قَلَّ))

۱۶۴۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "درستگی کے ساتھ عمل کرتے رہو، میانہ روی اختیار کرو اور جان لو کہ تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ اور یہ کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔"

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الرقاق۔ باب القصد و المداومة على العمل]

(١٦٤٢) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَصِيرٌ. وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ. فَجَعَلَ النَّاسُ

۱۶۴۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی، آپ رات کے وقت (اپنے ارد گرد گول کر کے) اس کا کمرہ بنا لیتے اور اس میں نماز ادا کرتے۔ پس لوگ آپ کی نماز کے ساتھ نماز ادا

يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ۔ وَيَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَاالنَّاسُ عَلَيْكُم مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ)) وَ كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا أَثْبَتُوْهُ۔

کرنے لگے۔ آپ اس چٹائی کو دن کے وقت بچھا لیتے۔ پس ایک رات لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: "لوگو! اتنے اعمال کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم تھک جاؤ گے۔ اور تمام اعمال میں سے اللہ کو محبوب عمل وہ ہے جس پر ہیشگی ہو خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔" اور آل محمد ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو اس پر ہیشگی کرتے تھے۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ((أَدْوَمُهٗ وَإِنْ قَلَّ))

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا' اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين۔باب فضيلة العمل الدائم من قيام اللّيل وغيره......]

(١٦٤٣) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيْعُ؟۔

۱۶۴۳۔ علقمہ بیان کرتے ہیں' میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا' ام المومنین! نبی کریم ﷺ کیسے عبادت کیا کرتے تھے' کیا آپ نے کچھ مخصوص دن خاص کر رکھے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں آپ ﷺ کے عمل میں ہیشگی ہوتی تھی۔ اور تم میں کون ہے جو ان عملوں کی طاقت رکھتا ہو جن کی نبی ﷺ طاقت رکھتے تھے؟

تخريج : [صحيح البخارى۔كتاب الرقاق۔ باب القصدو المداومة على العمل]

فَضْلُ الْفَقْرِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ

تنگدستی، فقراء اور کمزور لوگوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾(البقرة:٢٧٣)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے' جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں' آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے' وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے' تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ اس کا جاننے والا ہے۔"

(١٦٤٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كِفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ))

۱۶۴۴۔عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام قبول کرلیا اور رزقِ کفاف (گزارہ لائق روزی) دیا گیا۔اور اللہ نے اس کو جو کچھ دیا' اس پر اس کو قناعت کی توفیق سے نواز دیا۔''

تخريج : [صحيح مسلم-كتاب الزكاة-باب فى الكفاف والقناعة]

(١٦٤٥) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ كَانَ عَيْشُهُ كِفَافًا وَ قَنِعَ))

۱۶۴۵۔فضالہ بن عبید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:''اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جسے اسلام کی ہدایت دے دی گئی اور جس کی گزران بقدرِ کفاف (برابر' برابر) ہو اور وہ قناعت کرتا ہو۔''

تخريج : [جامع الترمذی-ابواب الزهد-باب ماجاء فى الكفاف والصبر عليه- (روایت صحیح ہے)]

(١٦٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا))

۱۶۴۶۔ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے دعا کی:''اے اللہ! آلِ محمد (ﷺ) کو بقدرِ ضرورت روزی عطا فرما۔''

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے''اے اللہ! آلِ محمد (ﷺ) کا رزق بقدرِ ضرورت فرمادے۔''

تخريج : [صحيح البخارى- كتاب الرقاق-باب كيف كان عيش النبى ﷺ وأصحابه...... وصحيح مسلم-كتاب الزكاة-باب فى الكفاف والقناعة]

(١٦٤٧) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ:((مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ))

۱۶۴۷۔عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں' مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد' آلِ محمد ﷺ نے کبھی برابر تین دن تک گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی' یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔''

وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: ((مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ))

اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں۔''آلِ محمد ﷺ نے کبھی تین دن (مسلسل) گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔''

تخريج : [صحيح البخارى-كتاب الاطعمة- باب ماكان النبى ﷺ وأصحابه يأكلون- وصحيح مسلم-كتاب الزهد- باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

(١٦٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِيْ

۱۶۴۸۔ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں

نَفْسِیْ بِیَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِیْ نَفْسُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا أَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَهٗ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا۔

میری جان ہے! اور ابن عباد راوی نے یہ الفاظ روایت کیے۔ اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! رسول اللہ ﷺ نے وفات تک اپنے گھر والوں کو تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھلائی۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: مَا شَبِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهٗ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ۔۔ اَلْحَدِیْثَ

اور ایک روایت میں ہے' اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے گھر والے تین دن (مسلسل) کھانے سے سیر نہیں ہوئے......

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الزھد۔باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر]

(۱۶۴۹) عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ: أَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّ شَرَابٍ مَاشِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَیْتُ نَبِیَّكُمْ ﷺ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَأُبَطْنَهٗ۔

۱۶۴۹۔ سماک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ کیا تمہارے پاس تمہاری خواہش کے مطابق وافر کھانا پینا موجود نہیں؟ البتہ تحقیق میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ ان کے پاس ردّی کھجور بھی اتنی نہیں ہوتی تھی کہ اس سے اپنا پیٹ بھر سکیں۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْیَا۔ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَظَلُّ الْیَوْمَ یَلْتَوِیْ مَا یَجِدُ دَقَلًا یَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران سُنا' انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو لوگوں کو کس قدر (زیادہ) دنیا مل گئی ہے' البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ پورا پورا دن بھوکے رہتے' پیٹ بھرنے کے لیے پوری طرح ردی کھجور بھی دستیاب نہیں ہوتی تھی۔

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الزھد۔باب الدنیا سجن المؤمن وجنّة الکافر]

(۱۶۵۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِیْصًا عَلٰی أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَیْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ اللَّتَیْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿إِنْ تَتُوْبَا إِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾

۱۶۵۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میری بہت خواہش تھی کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی۔ ''اے نبی کی دونوں بیویو! اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں۔''

حَتّٰی حَجَّ وَ حَجَجْتُ مَعَهٗ وَ عَدَلَ وَ عَدَلْتُ مَعَهٗ بِإِدَاوَةٍ، فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰی یَدَیْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهٗ: یَا أَمِیْرَ

ایک مرتبہ انہوں نے حج کیا' میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا' ایک جگہ جب وہ راستہ سے ایک طرف ہو کر (قضائے حاجت کے لیے) گئے تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ایک

الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾،

طرف ہو کر گیا۔ پھر انہوں نے قضائے حاجت کی تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے وضو کیا تو میں نے اس وقت ان سے پوچھا' امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کون ہیں جن کے متعلق اللہ نے یہ ارشاد فرمایا: "اے نبی کی دونوں بیویو! اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہوگا) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں۔"

قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهُ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا' ابن عباس! تم پر تعجب ہے' وہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔

اَلْحَدِيْثَ مُطَوَّلًا فِيْ إِيْلَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ وَ فِيْهِ قَالَ عُمَرُ لَمَّا أُذِنَ لَهُ: فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: ((أَوَفِيْ هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ قَدْ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِيْ۔۔

حدیث طویل ہے جس میں نبی ﷺ کے اپنی بیویوں سے ایلاء کا ذکر ہے اور اس میں ہے' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دی تو میں نے نظر اٹھا کر آپ کے گھر کو دیکھا تو مجھے آپ کے گھر میں تین چمڑوں کے سوا کوئی قابلِ ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراخی اور وسعت حاصل ہے' اور انہیں دنیا دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ نبی ﷺ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' اور فرمایا: "ابن خطاب! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔" میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ سے بخشش کی دعا کر دیجیے...... آخر حدیث تک۔

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((أَوَ فِيْ شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔۔۔۔))

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "خطاب کے بیٹے کیا تمہیں ابھی کچھ شبہ ہے (کہ تو دنیا کی دولت کو اچھا سمجھتا ہے)؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اچھے اعمال (جو وہ معاملات وغیرہ میں کرتے ہیں) کی جزا اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔"

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فِيْهِ ((أَلَا تَرْضٰى أَنْ

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا): "کیا تو یہ

تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟))

پسند نہیں کرتا کہ (یہ نعمتیں) ہمارے لیے آخرت میں ہوں اور ان کے لیے دنیا میں۔؟"

تخریج : [صحيح البخاری۔كتاب النكاح۔باب موعظة الرجل ابنته 'لحال زوجها۔ وصحيح البخاری۔كتاب المظالم۔باب الغرفة والعلية المشرفة وغيرالمشرفة فی السطوح وغيرها۔ وصحيح مسلم۔كتاب الطلاق۔باب فی الإيلاء واعتزال النساء وتخيير هن......]

تشریح : ایلاء سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی قسم کھالے کہ وہ اپنی بیوی سے ایک ماہ یا دو ماہ تک تعلق نہیں رکھے گا اور یہ زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک ہوسکتا ہے۔ اور اس (ایلاء) میں مقصد صرف اور صرف اپنی بیوی کی اصلاح و تربیت کرنا ہونا چاہیے نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علم حاصل کرنے کا بڑا شوق و جذبہ تھا اور یہ بات بھی واضح ہوئی کہ فقر و فاقہ پر صبر کرنے اور دنیاوی امور اور نعمتوں سے مالا مال لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونے کی بڑی فضیلت ہے۔ اور یہ بات بھی واضح ہوئی کہ کسی گھرانے کا استحکام و خوشگوار ہونا میاں بیوی کے باہمی اعتماد اور ایک دوسرے کا خیال اور احترام کرنے پر موقوف ہے۔

(١٦٥١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: ((مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا))

۱۶۵۱۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص (ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: "پس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟" انہوں نے کہا۔ یہ معزز لوگوں میں سے ہے اور اللہ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کر لی جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک اور آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس کے متعلق بھی پوچھا: "اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟" انہوں نے کہا، اللہ کے رسول! یہ آدمی مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہے اور یہ ایسا ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اور اگر کچھ کہے تو اس کی بات کوئی نہ سنے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا: "یہ شخص، اُس جیسے زمین بھر کر لوگوں سے بھی بہتر ہے۔"

تخریج : [صحيح البخاری۔كتاب الرقاق۔ باب فضل الفقر]

تشریح : اس حدیث میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ محض دنیا کی سرداری اور کرّ و فر کا آخرت میں کوئی اثر و نتیجہ نہیں۔ بلکہ

اصل اعتبار تو اُخروی زندگی کا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَةِ) ''زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔'' جو دنیا کے مال اور دنیاوی نعمتوں سے محروم ہوا اس کی اس کے بدلے آخرت کی زندگی بہترین ہوگی؟ اس لیے انسان کو دنیاوی زندگی سے کہیں زیادہ اخروی زندگی کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ دنیا کی تمام نعمتیں ردی ونکمی اور فانی ہیں، جب کہ آخرت کی تمام نعمتیں بہترین اور باقی رہنے والی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى﴾ (الاعلٰی: ۱۷) ''اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے۔''

(۱۶۵۲) حَدِیْثُ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: أَحِبُّوا الْمَسَاكِیْنَ، فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ أَحْیِنِیْ مِسْكِیْنًا، وَ أَمِتْنِیْ مِسْكِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنِ))

۱۶۵۲۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مساکین سے محبت کیا کرو، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، اور مسکین مار اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھانا۔''

تخریج: [سنن ابن ماجه- أبواب الزهد- باب مجالسة الفقراء- (اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں یزید بن سنان راوی ضعیف اور اس کا استاد مجہول ہے۔)]

(۱۶۵۳) عَنْ أَبِیْ سَلَّامٍ الْحُبْشِیِّ قَالَ بَعَثَ إِلَیَّ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِیْدِ قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ: یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَیَّ مَرْكَبِی الْبَرِیْدُ، فَقَالَ: یَا أَبَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَیْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِیْ عَنْكَ حَدِیْثٌ تُحَدِّثُهٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِیْ بِهٖ، قَالَ أَبُوْ سَلَّامٍ: حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ إِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاؤُهٗ، أَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ،

۱۶۵۳۔ ابو سلام حبشی بیان کرتے ہیں، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا پس میں (سرکاری) سواری پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا۔ پس جب (ابو سلام رحمہ اللہ) ان کے پاس پہنچے تو کہا امیر المؤمنین! مجھ پر یہ سفر شاق گزرا۔ تو انہوں نے فرمایا: ابو سلام! میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا کہ آپ نبی کریم ﷺ سے حوض کے بارے میں ثوبان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ پس میں نے پسند کیا کہ آپ وہ حدیث براہِ راست مجھے سنائیں۔ تو ابو سلام نے فرمایا: مجھے ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''میرا حوض عدن (شہر) سے لے کر عمان بلقاء (شہر) تک ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے مطابق ہوں گے، جو اس سے ایک گھونٹ پی لے گا اس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین وارد ہوں گے، جن کے سر پراگندہ اور

الشُّعْثُ رُءُ وْسًا، الدُّنُسُ ثِيَابًا، الَّذِيْنَ لَايَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ))

کپڑے میلے ہوں گے جنھوں نے ناز ونعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کیے ہوں گے اور ان کے لیے لوگوں کے دروازے (آؤ بھگت کے لیے) نہیں کھلتے ہوں گے۔"

قَالَ عُمَرُ: لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ، وَنَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَاجَرَمَ أَنِّيْ لَا أَغْسِلُ رَأْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ، وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ۔ كَلَامُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ ((ضَعِيْفٌ))

(اس کے بعد) عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمانے لگے میں نے تو ناز ونعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کیا ہے۔ کیونکہ خلیفہ عبدالملک کی بیٹی فاطمہ میرے نکاح میں ہے۔ اور میری آؤ بھگت کے لیے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں۔ لیکن میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوتا جب تک پراگندہ نہ ہو اور اپنا کپڑا میلا ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے کلام کی سند ضعیف ہے۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔باب ماجاء فی صفة أوانی الحوض۔ وسنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔ باب ذكر الحوض: ۴۳۰۳ (روایت صحیح ہے)]

(١٦٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَ يُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهٖ ائْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفَتَأْمُرُنَا أَنْ نَأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟!! قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَ يُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَ يَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَ

۱۶۵۴۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟" انہوں نے کہا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اللہ کی مخلوق میں سے فقراء اور مہاجرین سب سے پہلے جنت میں جائیں گے، جن کے ذریعے سے لڑائیوں اور مصیبتوں سے بچا جاتا ہے، اور ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے تو اس کی خواہش وضرورت اس کے دل ہی میں رہ جاتی ہے، جس کو وہ پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس کو چاہے گا فرمائے گا کہ ان کے پاس جا کر ان کو سلام کہو تو فرشتے کہیں گے، ہم تیرے آسمان کے رہائشی اور تیری مخلوق میں سے بہتر۔ کیا آپ ہمیں حکم کرتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام کہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ میرے ایسے بندے ہیں جنھوں نے میرے ساتھ ذرہ برابر بھی شرک نہیں کیا اور ان کے ذریعے سے اسلامی سرحدیں محفوظ کی جاتی تھیں اور ان کے ذریعے سے مصائب سے بچا جاتا تھا اور ان میں سے کوئی مر جاتا

حَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ: فَتَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ))

تو اس کی خواہش اس کے دل ہی میں رہ جاتی جس کو پورا کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا تھا۔ فرمایا: اس وقت فرشتے ان کے پاس آئیں گے' وہ ان کے پاس ہر دروازے سے سلام کہتے ہوئے داخل ہوں گے' کہ تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو'اس دارِ آخرت کا۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۱۶۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

فقراء مہاجرین اغنیاء سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

(۱۶۵۵) أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ: أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ۔ قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا۔ قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ۔

۱۶۵۵۔ ابو ہانی بیان کرتے ہیں' انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حُبلی سے سُنا اور وہ کہتے ہیں' میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سُنا۔ اور ایک آدمی نے ان سے سوال کیا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو ٹھہرتا ہے؟ اس نے کہا' ہاں۔ انہوں نے کہا' کیا تیرے پاس رہائش کے لیے مکان ہے؟ اس نے کہا' ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ تو اغنیاء میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ۔ لَا نَفَقَةٍ، وَلَا دَابَّةٍ، وَلَا مَتَاعٍ۔ فَقَالَ لَهُمْ: مَاشِئْتُمْ۔ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ

اور ایک روایت میں ہے ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے جبکہ میں ان کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے کہا' ابو محمد! بے شک ہم اللہ کی قسم! کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھتے۔ خرچہ نہ سواری اور نہ سامان۔ انہوں نے ان سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو دوبارہ آنا' جو اللہ نے تمہارے لیے مقدر کیا ہوگا وہ ہم تمہیں دیں گے اور اگر تم چاہتے ہو تو تمہارا معاملہ ہم بادشاہ کے پاس ذکر کریں گے۔ اور اگر تم چاہتے ہو تو صبر کرو' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: ''بے شک قیامت کے دن فقراء مہاجرین' اغنیاء سے چالیس

يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيْفًا))۔ قَالُوْا: فَإِنَّا نَصْبِرُ۔ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔

سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' انہوں نے کہا' پس ہم صبر کرتے ہیں' ہم کسی چیز کا بھی سوال نہیں کرتے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الزھد۔ باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر۔و مسند أحمد: ۲/ ۱۶۹۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الزھد۔ باب ما جاء أن فقراء المھاجرین یدخلون الجنة قبل أغنیائھم]

(۱۶۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَ هُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ۔))

۱۶۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان فقراء' اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزھد۔باب ماجاء أن فقراء المھاجرین ید خلون الجنة قبل آغنیاء ھم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

قِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ

مال کم' حساب کم

(۱۶۵۷) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ:الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ))

۱۶۵۷۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ایک موت' حالانکہ موت' مومن کے لیے فتنہ میں مبتلا ہونے سے بہتر ہے۔ اور وہ قلت مال کو ناپسند کرتا ہے' حالانکہ قلت مال کی وجہ سے حساب بھی کم ہوگا۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۵/ ۴۲۷۔ (اس کی اسناد حسن ہیں۔)]

(۱۶۵۸) عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ۔ وَ قُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ))

۱۶۵۸۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت محتاج لوگوں کی تھی۔ اور مال دار لوگ ایک طرف روکے ہوئے تھے۔ جبکہ دوزخی دوزخ کے لیے بھیج دیے گئے۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثریت عورتوں کی تھی۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الرقاق۔باب صفة الجنة والنار۔ و صحیح مسلم۔کتاب الرقاق۔باب أکثر أھل الجنة الفقراء وأکثر أھل النار النساء......]

(١٦٥٩) عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))

۱۶۵۹۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں نے (معراج کی رات) جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے۔ اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت تھیں۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الرقاق۔باب صفة الجنة والنار]

إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا

جب اللہ کسی بندے سے پیار کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے

(١٦٦٠) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي الدُّنْيَا وَ هُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُوْنَ مَرْضَاكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ))

۱۶۶۰۔محمود بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس مومن بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے ایسے بچاتا ہے جیسے تم اپنے بیماروں کو، بیماری بڑھنے کے خوف سے، کھانے اور پینے کی اشیاء سے بچاتے ہو۔''

تخريج : [مسند أحمد۔۵/ ۴۲۸۔ (اس کی اسناد حسن ہیں۔)]

وَمِنْ فَضْلِ الْفَقْرِ

فقر کی مزید فضیلت

(١٦٦١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ))

۱۶۶۱۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے وفات تک کبھی دسترخوان پر کھانا نہیں کھایا، اور آپ نے وفات تک کبھی باریک چپاتی تناول نہیں فرمائی۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الرقاق۔باب فضل الفقر]

(١٦٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

۱۶۶۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ فوت ہوئے تو میرے توشہ خانہ میں تھوڑے سے جو کے سوا، کوئی غلّہ نہ تھا، جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا، جو میرے توشہ خانہ میں تھا۔ میں ان ہی میں سے کھاتی رہی۔ آخر جب بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں ماپا تو وہ ختم ہو گئے۔

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب الرقاق۔باب فضل الفقر۔ و صحيح مسلم۔كتاب الزهد۔باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

فَضْلُ الضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِيْن

ضعفاء ومساکین کی فضیلت۔

(۱٦٦٣) حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ مَرْفُوْعًا: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ))

۱٦٦٣۔ حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور وتواضع کرنے والا' اگر وہ اللہ کا نام لے کر کوئی قسم اُٹھالے تو وہ اس کو پورا کر دے۔ کیا میں تمہیں جہنم والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر تندخو' اکڑ کر چلنے والا اور متکبر۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الأدب۔باب الکبر۔ و صحیح مسلم۔کتاب الجنة ونعیمها۔باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء]

(۱٦٦٤) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ' فَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ. وَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ. فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهٖ ((أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ : أُصِيْبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ: أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا))

۱٦٦٤۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ حدیث' آپ نے فرمایا: ''جنت اور جہنم میں جھگڑا ہوا' جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر انسان ہوں گے۔ اور اس (جنت) نے کہا کہ مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ تو اللہ نے اس (جہنم) سے فرمایا: ''تو میرا عذاب ہے' میں جس کو چاہوں گا تیرے ذریعے سے عذاب دوں گا۔ اور بسا اوقات کہا کہ (تو میرا عذاب ہے) میں جس کو چاہوں گا تیرے ذریعے مصیبت پہنچاؤں گا۔ اور اس (جنت) سے فرمایا: تو میری رحمت ہے' میں جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے سے رحم کروں گا' اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھرنا ہے۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب فی قول اللّٰہ تعالیٰ إن رحمة الله قریب من المحسنین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنة ونعیمها۔باب النار یدخلها الجبارون والجنةیدخلها الضعفاء]

(۱٦٦٥) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ))

۱٦٦٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ حدیث' آپ نے فرمایا: ''بہت سے پراگندہ بالوں والے' غبار آلود پاؤں والے اشخاص جنہیں دروازوں ہی سے دھکیل دیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں' تو وہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔''

تخریج : [صحیح مسلم۔کتاب الجنةونعیمها۔باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء]

فَضْلُ الْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ الَّذِیْ یَضَعُهُ فِیْ حَقِّهٖ

نیک آدمی کے لیے اچھے مال کی فضیلت جس کو وہ اس کے حق میں استعمال کرتا ہے۔

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِیْ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَنِیْ أَنْ آخُذَ عَلَيَّ ثِیَابِیْ وَ سَلَاحِیْ ثُمَّ آتِیَهٗ۔ فَفَعَلْتُ۔ فَأَتَیْتُهٗ وَ هُوَ یَتَوَضَّأُ، فَصَعَّدَ إِلَيَّ الْبَصَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ ثُمَّ قَالَ: ((یَا عَمْرُو! إِنِّیْ أُرِیْدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلٰی جَیْشٍ فَیُغْنِمُكَ اللّٰهُ، وَأَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِنَ الْمَالِ صَالِحَةً))

۱۶۶۶۔ موسیٰ بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ میں اپنی تیاری کر کے اور ہتھیار لے کر آپ کے پاس آؤں۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں (تیار ہو کر) آپ کے پاس آیا تو آپ وضو کر رہے تھے' آپ نے مجھے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا۔ پھر فرمایا: ''عمرو! میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجوں۔ پس (فتح کی صورت میں) اللہ آپ کو مال غنیمت دے اور میں آپ کو مال میں سے اچھا حصہ دوں۔''

وَفِیْ رِوَایَةِ أَحْمَدَ:((وَأَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً))۔ قُلْتُ: إِنِّیْ لَمْ أُسْلِمْ رَغْبَةً فِی الْمَالِ، إِنَّمَا أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِی الْإِسْلَامِ فَأَكُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((یَا عَمْرُو! نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ))

اور مسند احمد کی روایت میں ہے: ''میں آپ کو مال دینے میں اچھی رغبت رکھتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا' (اللہ کے رسول!) میں مال کی خواہش کی وجہ سے اسلام نہیں لایا۔ میں تو اسلام میں رغبت کی وجہ سے مسلمان ہوا ہوں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کا ساتھ دوں۔ پس آپ نے فرمایا: ''عمرو! نیک آدمی کے لیے حلال مال بہت اچھی چیز ہے۔''

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری۔۲۹۹۔ و مسند أحمد۔۴/ ۱۹۷' ۲۰۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۶۶۷) حَدِیْثُ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَیْكُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ؟)) قِیْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((زَهْرَةُ الدُّنْیَا۔)) فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: هَلْ یَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰی ظَنَنْتُ أَنَّهٗ یُنْزَلُ عَلَیْهِ، ثُمَّ جَعَلَ یَمْسَحُ عَنْ جَبِیْنِهٖ،

۱۶۶۷۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ جب اللہ تمہارے لیے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔'' پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''دنیا کی زیب و زینت۔'' اس پر ایک صحابی نے عرض کیا' بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد

فَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) قَالَ: أَنَا قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ لِذٰلِكَ، قَالَ: ((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ. إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْيُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ، أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا. اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَ ثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ. وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ: مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهٖ، وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهٖ، فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ. وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

آپ اپنی پیشانی کو صاف کرنے لگے اور فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' اس نے کہا' میں حاضر ہوں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا' جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آ گیا تو ہم نے اس پوچھنے والے کی تعریف کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار (گھاس کی طرح) ہے۔ اور جو چیزیں بھی بہار کے موسم میں اُگتی ہیں' وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہیں سوائے اس جانور کے جو پیٹ بھر کر کھائے۔ جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کوکھیں بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کر لی' اور پھر گوبر اور پیشاب کر دیا۔ اس کے بعد پھر لوٹ کر کھا لیا اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین' یتیم اور مسافر کو دیا جائے'' یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔ آخر حدیث تک۔

تخريج : [صحيح البخاري- كتاب الرقاق- باب ما يحذر من زهرة الدنيا...... و كتاب الزكاة- باب الصدقة على اليتامى- و صحيح مسلم- كتاب الزكاة- باب فضل القناعة بالحث عليها]

لَابَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقٰى وَإِنْ كَانَتِ الصِّحَّةُ أَفْضَلُ لِمَنِ اتَّقٰى

متقی کے لیے مال دار ہونے میں کوئی حرج نہیں' اگرچہ صحت متقی کے لیے افضل ہے۔

(١٦٦٨) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ، قَالَ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلٰى رَأْسِهٖ أَثَرُ مَاءٍ. فَقَالَ لَهٗ بَعْضُنَا: نَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ.

١٦٦٨۔ معاذ بن عبداللہ بن خُبیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک دفعہ مجلس میں موجود تھے کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ کا سر گیلا تھا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے آپ سے کہا' آج ہم آپ کو خوش طبیعت دیکھ

فَقَالَ: ((أَجَلْ- وَالْحَمْدُلِلّٰهِ)) ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقٰى وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى- وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ))

رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں الحمد للہ۔'' پھر لوگوں نے غنیٰ (مالداری) کے متعلق گفتگو شروع کر دی تو آپ نے فرمایا: ''متقی کی غنیٰ میں کوئی حرج نہیں اور متقی کے لیے صحت غنیٰ سے بہتر ہے۔ اور خوش طبیعت ہونا اللہ کی نعمت ہے۔''

تخريج : [سنن ابن ماجه- أبواب التجارات-باب الحث على المكاسب۔ (روایت حسن ہے)]

اَلدُّعَاءُ بِالْغِنٰى لِمَنْ لَا يَخْشٰى عَلَيْهِ الْفِتْنَةَ

جس کے متعلق فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو اس کے لیے غنیٰ کی دعا کی جا سکتی ہے۔

(١٦٦٩) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمِّيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَادِمُكَ أَنَسٌ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ))

۱۶۶۹۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میری والدہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے کہا، اللہ کے رسول ﷺ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے دعا کی۔ ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دے رکھا ہے اس میں برکت عطا فرما۔''

تخريج : [صحيح البخارى-كتاب الدعوات-باب دعوة النبى ﷺ لخادمه بطول العمر و بكثرة ماله- و صحيح مسلم- كتاب فضائل الصحابة-باب من فضائل أنس بن مالك رضی اللہ عنہ]

باب نمبر 25
صفحہ نمبر 961 تا 976
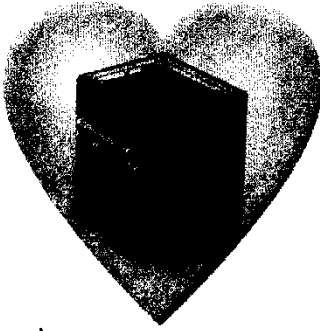
كِتَابُ خَشْيَةِ اللهِ
خشیتِ الٰہی کا بیان

فَضْلُ خَوْفِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَخَشْيَتِهِ وَخَوْفِ عِقَابِهِ

اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کے عقاب سے ڈرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (الأنفال:٢ـ٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں' اللہ کے اس فرمان تک '' سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

تشریح : اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اوصاف میں سے اہم وصف اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے ذکر کے وقت کانپنا ہے کیونکہ ان کا ایمان قوی ہے اور وہ ہر دم اپنے رب کی طرف متوجہ رہتے ہیں' گویا کہ وہ اپنے رب کے سامنے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں۔'' (الحج : ٣۴ـ٣٥)

جو لوگ ایمان لائے' ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ (الرعد:٣٠)

یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی کمال معرفت حاصل ہو اور اس پر کامل بھروسہ اور دل میں اس کا انتہائی خوف ہو کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خوف اور اطمینان' اور ان دونوں میں تضاد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ پر یقین و بھروسہ کی بناء پر طبیعت میں سکون و اطمینان حاصل ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور ہیبت کی وجہ سے دل میں ڈر اور جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔'' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں کو اپنے اس فرمان میں جمع کر دیا ہے۔

''اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے' جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں۔ آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔'' (الزمر:٢٣)

اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والوں اور اس کے عذاب سے ڈرنے والوں کی یہ حالت و کیفیت ہوتی ہے۔ جاہل عوام غالی مبتدعین کی طرح نہیں جو جنون کی کیفیت میں مبتلا ہو کر مہمل الفاظ کے ساتھ جانوروں کی سی آوازیں نکالتے ہیں اور اس کا نام وجد اور خشوع رکھتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس سے خوف رکھنے میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے برابر نہیں ہو سکتے وہ ان سے بہت بلند تھے۔ باوجود اس کے وہ آیات قرآنی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر مست و بے

ہوش ہونے اور مجانین والی آوازیں نکالنے اور ان جیسی حرکات و کیفیات کرنے کی بجائے' وہ ان آیات میں غور وفکر کرتے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر اور قرآن سنتے وقت اہلِ معرفت کی حالت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں' اس سب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔ (المائدة : ۸۳)

یہ حال و کیفیت ہے ان کی جو صحیح معنوں میں اہل معرفت ہیں۔ پس جو ان کے حال و طریقہ پر نہیں' وہ گمراہ اور شریعت سے کوسوں دور ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿إِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ﴾

(المؤمنون:۵۷۔۶۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو لوگ دیتے ہیں' جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں' اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى وَاصِفًا الْمَلَائِكَةَ:﴿يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾

(النحل:۵۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''اور اپنے رب' سے جو ان کے اوپر ہے' کپکپاتے رہتے ہیں۔ اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى:﴿يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ﴾

(النور: ۳۷۔۳۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادہ عطا فرمائے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة : ۱۶۔۱۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں' اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے' جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (النور: ٥٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں' خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں' تو وہی نجات پانے والے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب: ٣٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں' ان (سب) کے لیے اللہ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ لَهُمْ مَّا يَشَآؤُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ (سورة ق: ٣١-٣٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور جنت پرہیز گاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔ جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔ تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ یہ وہاں جو چاہیں انہی کا ہے (بلکہ) ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ (الطور: ٢٦-٢٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ پس اللہ [illegible] اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا۔ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا﴾ (الإنسان: ١٠-١٢)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں' جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔ اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔''

(١٦٧٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ

١٦٧٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا' آپ نے فرمایا: ''ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا' اس نے موت کے وقت اپنے

عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِيْ، ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ، ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِي الرِّيْحِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّيْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ. فَقَالَ: اجْمَعِيْ مَا فِيْكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَارَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَلَهٗ))وَقَالَ غَيْرُهٗ: ((مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ))

لڑکوں سے کہا' میرے مرنے کے بعد مجھے جلا دینا' پھر میری ہڈیوں کو پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے اتنا سخت عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا۔ جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ پس اللہ نے زمین کو حکم فرمایا: اس کے جسم کا تیرے پاس جو کچھ ہے اسے جمع کر۔'' زمین اللہ کا حکم بجا لائی' اور وہ آدمی اب (اپنے رب کے سامنے) کھڑا ہوا تھا۔ اللہ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا' اے رب! تیرے خوف کی وجہ سے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيْقٍ أُخْرٰی((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ وَذَرُّوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ۔۔۔)) اَلْحَدِيْثَ۔

اور دوسری سند سے ایک روایت میں ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا' اس نے وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیر دیں۔''...... آخر حدیث تک۔

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ:((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهٖ: إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ......)) اَلْحَدِيْثَ۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''(بنی اسرائیل میں سے) ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں۔۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب آحاديث الأنبياء۔باب حديث الغار۔ وصحيح البخاري۔كتاب التوحيد۔ باب قول الله تعالىٰ يريدون آن يبدلوا كلم الله۔ وصحيح مسلم۔كتاب التوبة۔باب فى سعة رحمة الله تعالىٰ وآنها تغلب غضبه]

(١٦٧١) عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْ ءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ، فَقَالَ لِأَهْلِهٖ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُوْنِيْ فَذَرُّوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِهٖ، فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: مَا

۱۶۷۱۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''پہلی امتوں میں سے ایک شخص جسے اپنے برے اعمال کا ڈر تھا' اس نے اپنے گھر والوں سے کہا' جب میں مر جاؤں تو میری لاش ریزہ ریزہ کر کے گرم دن میں دریا میں ڈال دینا۔ اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا'

حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَلَهُ))۔

یہ جو تم نے کیا' اس پر کس چیز نے تمہیں برانگیختہ کیا؟ اس نے کہا' میرے رب! میں نے یہ صرف تیرے خوف سے کیا۔ پس اللہ نے اس کو معاف کر دیا۔"

تخریج : [صحيح البخاري- كتاب الرقاق-باب الخوف من الله عزوجل]

(١٦٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدٌ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا' وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً' وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً' فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةٍ))

١٦٧٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک کہ وہ اسے کر نہ لے۔ جب وہ اس گناہ کو کر لے تو پھر اسے اس کے برابر لکھو' (یعنی اتنا ہی لکھو) اور اگر اس برائی کو وہ میرے ڈر کی وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو۔ اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے' تو اس کے لیے ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس کے لیے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھ لو۔"

تخریج : [صحيح البخاري-كتاب التوحيد-باب قول الله تعالیٰ يريدون أن يبدلوا كلم الله]

(١٦٧٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ' قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔ وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا۔ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا))

١٦٧٣۔ ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ وہ (صحیفہ) ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیں بیان کیا۔ پس انہوں نے کئی احادیث بیان کیں' ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حدیث قدسی ہے) کہ جب میرا بندہ کوئی نیکی کرنے کا خیال کرتا ہے تو جب وہ عمل نہ کرے میں اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہوں' پس جب وہ عمل کر لے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ لیتا ہوں۔ جب بندہ کوئی برائی کرنے کا خیال کرے تو جب تک وہ اس کو نہ کرے میں اس کو معاف کر دیتا ہوں۔ پس جب وہ برائی کر لے تو میں اس کی ایک برائی لکھ لیتا ہوں۔"

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيْدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً ((وَ هُوَ أَبْصَرُ بِهِ)) فَقَالَ: ارْقُبُوْهُ۔ فَإِنْ عَمِلَهَا

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے کہتے ہیں' اے رب! یہ تیرا بندہ کوئی برا کام کرنا چاہتا ہے" حالانکہ وہ اس کے احوال' سب سے زیادہ دیکھ رہا ہے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اس کا انتظار کرو' اگر وہ برائی کر لے تو تم ایک لکھنا' اور اگر چھوڑ دے تو ایک نیکی لکھ لینا' کیونکہ

فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّائِيْ))

اس نے وہ گناہ میری وجہ سے چھوڑا ہے۔"

تخریج : [صحيح مسلم-كتاب الإيمان-باب إذا هم العبد بحسنة كتبت و آذاهم بسيئة لم تكتب]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى﴾ (النازعات: ٤٠-٤١)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا' اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔"

(١٦٧٤) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ......)) اَلْحَدِيْثُ وَفِيْهِ ((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

۱۶۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف کرنے والا بادشاہ۔ وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی اللہ کی محبت ہے۔ وہ شخص جسے کوئی باعزت اور حسین عورت (برے ارادہ سے) بلائے لیکن وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں......" آخر حدیث تک۔ اور اس حدیث میں ہے۔"وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔"

تخریج : [صحيح البخاري-كتاب الأذان-باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد- و صحيح مسلم- كتاب الزكاة-باب فضل إخفاء الصدقة]

تشریح: اس حدیث میں ان سات قسم کے خوش نصیب افراد کا بیان ہے جن کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ اس سے خاص طور پر مرد ہی مراد نہیں بلکہ عورتیں بھی اس شرف و مرتبہ میں داخل ہو سکتی ہیں۔ بعض روایات میں ان مذکورہ اعمال کے علاوہ بھی کچھ اور اعمال بجالانے والوں کو سایہ عرش عظیم کی بشارت دی گئی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔

(١٦٧٥) حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا: وَهُوَ حَدِيْثُ الثَّلَاثَةِ أَصْحَابِ الْغَارِ وَفِيْهِ قَالَ الثَّالِثُ:((اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهٗ كَانَ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّيْ رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ

۱۶۷۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ حدیث' "جس میں غار والے تین آدمیوں کا قصہ ہے اور اس میں ہے کہ تیسرے نے کہا" اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی' جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے ایک بار اس سے گناہ کرنا چاہا تو اس نے انکار کیا' مگر وہ اس شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لا کر

فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا))

دوں۔ میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے کوشش کی آخر وہ مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور وہ رقم اس کو دے دی' تو اس نے مجھے اپنے آپ پر قدرت دے دی۔ جب میں اس سے گناہ کرنے کے لیے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ چکا' تو اس نے کہا' اللہ سے ڈر' اور مُہر کو حق کے بغیر نہ توڑ۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا اور اسے سو دینار بھی چھوڑ دیئے۔ پس اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ عمل تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا' تو تُو ہماری مشکل آسان کر دے۔ پس اللہ نے ان کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔"

تخریج : [صحيح البخاري- كتاب أحاديث الأنبياء- باب حديث الغار- و صحيح مسلم-كتاب الذكر والدعاء-باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتو سل بصالح الأعمال]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمن:٤٦)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اور اس شخص کے لیے' جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا' دو جنتیں ہیں۔"

(١٦٧٦) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ فَقُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ((نَعَمْ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ))

١٦٧٦۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سنا جبکہ آپ منبر پر وعظ فرما رہے تھے۔ "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا' دو جنتیں ہیں۔" پس میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! اگر چہ وہ زنا اور چوری بھی کرے' تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔" میں نے دوبارہ عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! اگر چہ وہ زنا اور چوری بھی کرے۔ تو نبی ﷺ نے تیسری دفعہ فرمایا۔ "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا' دو جنتیں ہیں۔" میں نے تیسری دفعہ عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! اگر چہ وہ زنا اور چوری بھی کرے۔ آپ نے فرمایا: "ہاں۔ اگر چہ ابودرداء کا ناک خاک آلود ہو۔"

تخریج : [مسند أحمد-٢/ ٣٥٧- (روایت صحیح ہے۔)]

(١٦٧٧) حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوْزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

١٦٧٧۔ بکیر بن فیروز کہتے ہیں' میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سُنا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو (اللہ تعالیٰ

ﷺ: ((مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔))

سے) ڈرتا ہے وہ رات کے ابتدائی حصے میں (یعنی جلدی نیکیوں کا) سفر شروع کر دیتا ہے۔ اور جو رات کی ابتدا میں نکلتا ہے وہ منزل (جنت) پر پہنچ جاتا ہے' اچھی طرح سن لو! اللہ کا سودا گراں ہے۔ خبردار! اللہ کا سودا جنت ہے۔"

تخريج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب فی ثواب الإطعام والسقی والكسو وحديث من خاف آدلج۔ (آسناده ضعيف۔ يزيد بن سنان ضعيف (تق)]

قَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ أُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ﴾ (المؤمنون: ٥٧۔٦١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔"

(١٦٧٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوْهُ: إِنَّا نَجِدُ فِيْ أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ۔ قَالَ ((أَوَ قَدْ وَجَدْتُمُوْهُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ۔ قَالَ: ((ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ))
وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: ((تِلْكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ))

١٦٧٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کچھ صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے سوال کیا' ہمیں کبھی کبھی ایسے وساوس آتے ہیں' جن کے متعلق ہم میں سے کوئی بھی کلام کرنا (اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے) بہت بڑا سمجھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اچھا تم ایسا محسوس کرتے ہو؟" انہوں نے کہا' جی ہاں۔ فرمایا: "یہ صریح ایمان ہے۔"
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: "یہ خالص ایمان ہے۔"

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الإيمان۔باب بيان الوسوسة فی الإيمان و مايقو له من وجدها]

تشریح : یہ صریح ایمان ہے۔ جملہ میں رسول اللہ ﷺ نے وسوسہ کو زبان پر لانے سے ڈرنا' اس احساس و کیفیت کو ایمان قرار دیا کہ یہ تو خالص ایمان ہے کہ کسی شخص کی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے یہ کیفیت ہو کہ وہ وساوس اور غلط خیالات پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے اسے ان خیالات کا زبان پر لانا بھی گوارا نہ ہو۔

(١٦٧٩) حَدِيْثُ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (المؤمنون:

١٦٧٩۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ اس کا کیا مفہوم ہے' "اور جو لوگ دیتے ہیں' جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں۔"

۶۰) قَالَتْ عَائِشَةُ: هُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ، وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ)) هٰذَا الْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ الْأَلْبَانِيُّ فِي الصَّحِيْحَةِ ١٦٢۔

کیا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''صدیق کی بیٹی! ایسا نہیں' لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں' نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں' اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ساری عبادات ہم سے قبول ہی نہ ہوں۔ یہی لوگ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔''
اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے الصحیحة میں نقل کیا ہے۔

تخریج : [الصحيحة للشيخ الألباني۔١٦٢]

لَوْ دَامَ الْمَرْءُ عَلٰى خَوْفِ اللّٰهِ لَصَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

اگر انسان ہمیشہ اللہ سے ڈرتا رہے تو فرشتے اس سے مصافحہ کریں

(١٦٨٠) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ: (وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) قَالَ: لَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ۔ فَنَسِيْنَا كَثِيْرًا۔ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَوَاللّٰهِ! إِنَّا نَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا۔ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا ذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ

۱۶۸۰۔ حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ' وہ نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے' بیان کرتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے پوچھا' حنظلہ! آپ کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا' حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا' سبحان اللہ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں' آپ ہمارے سامنے جنت اور جہنم کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں' لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان جیسی باتوں سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیسے؟'' میں نے کہا' اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں' آپ ہمارے سامنے جنت اور جہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو (ایسے معلوم ہوتا ہے کہ) گویا ہم اسے آنکھوں سے دیکھ رہے

عَيْنٍ۔ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَ فِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَ فِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً)) ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے آتے ہیں، تو بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں، اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی حالت وکیفیت میں رہو، جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو، اور ہر وقت اللہ کی یاد میں رہو، تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں، لیکن حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔'' تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (یعنی ہر وقت انسان ایک کیفیت میں نہیں ہوتا بلکہ حالات کے اعتبار سے کیفیت بدلتی رہتی ہے)

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب التوبة۔باب فضل دوام الذكر والفكر فى أمور الآخرة......]

فَضْلُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ۔ فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾ (المائدة:٨٣۔٨٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''اور جب وہ اس چیز کو سنتے ہیں، جو رسول کی طرف نازل کی جاتی ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔ اور ہمارے پاس کون سا عذر ہے کہ ہم اللہ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے، اس پر ایمان نہ لائیں۔ اور ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی رفاقت میں داخل کر دے گا۔ اس لیے اللہ ان کو ان کے اس قول کی وجہ سے ایسے باغ دے گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَ يَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''جنہیں ان سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی ان کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں، ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ بلاشک وشبہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل

يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (الإسراء: ١٠٧ ـ ١٠٩)

روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں' اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَ مِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيْمَ وَ إِسْرَآئِيْلَ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا﴾ (مریم: ٥٨)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہی وہ انبیاء ہیں' جن پر اللہ نے فضل وکرم کیا' جو اولادِ آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا' اور اولاد ابراہیم ویعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔''

(١٦٨١) وَتَقَدَّمَ فِي الْخَوْفِ قَرِيْبًا حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)) فَذَكَرَ مِنْهُمْ ((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

١٦٨١۔ قریب ہی خوف کے باب میں حدیث گزر چکی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا' جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔'' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے اس آدمی کا ذکر کیا ''جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے۔''

تخریج : [صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد]

لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

اللہ کے ڈر سے رونے والا' جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

(١٦٨٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

١٦٨٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی' اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔''

تخریج : [جامع الترمذي۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء في فضل الحرس في سبيل الله۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٦٨٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ

١٦٨٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ

اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ))

دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔اور کسی آدمی پر اللہ تعالیٰ کی راہ کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔''

تخريج : [سنن النسائی-كتاب الجهاد-باب فضل من عمل فی سبيل الله علی قدمه- و جامع الترمذی- أبواب فضائل الجهاد-باب ماجاء فی فضل الغبار فی سبيل الله- (روایت صحیح ہے-))

فَضْلُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مَعًا

اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ساتھ اس سے امید وابستہ کرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقرة:٢١٨)-

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''البتہ ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اللہ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ- فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾(السجدة:١٦-١٧)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ- لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ﴾ (فاطر: ٢٩-٣٠)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔تاکہ وہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے۔''

وَقَالَ تَعَالٰی:﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوْ رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔

﴿أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر:۹)

آخرت سے ڈرنے سے مراد آخرت کے عذاب سے ڈرنا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھنے سے مراد جنت کی نعمتوں کی امید ہے جیسے عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اطاعت گزار اور نافرمان بھی برابر نہیں ہو سکتے عقلمندوں سے مراد مومن عقلاء ہیں۔

اور اس باب میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

فَضْلُ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ

امید اور خوف کی فضیلت۔

(١٦٨٤) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وَ طَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلٰى صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِيْ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوَطَائِهِ وَمِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَ أَهْلِهِ إِلٰى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفْقَةً مِمَّا عِنْدِيْ، وَرَجُلٌ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَانْهَزَمُوْا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَ شَفْقَةً مِمَّا عِنْدِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ))

۱۶۸۴۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہمارے رب نے دو آدمیوں سے تعجب کیا ایک وہ آدمی جو اپنے لحاف، اپنے گھر، اپنے گھر والوں اور قبیلہ والوں کے پاس سے بڑی تیزی کے ساتھ اٹھ کر نماز کے لیے جاتا ہے۔ تو ہمارا رب کہتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو اپنے بستر، اپنے سونے کی جگہ، اپنے قبیلے اور اپنے گھر والوں کے درمیان سے بڑی تیزی کے ساتھ نماز کے لیے اٹھتا ہے، میرے پاس جو (انعام) ہے اس میں رغبت کی وجہ سے اور میرے پاس جو (عذاب) ہے اس سے ڈرتے ہوئے۔ اور ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، پس اس کے ساتھی شکست کھا جاتے ہیں اور وہ جانتا ہے کہ قتال سے فرار کی وجہ سے اس پر کیا (عذاب) ہے اور دشمن سے لڑنے کے لیے واپس آنے میں اس کے لیے کیا (انعام) ہے پس وہ واپس آتا ہے حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے میرے پاس جو (انعام) ہے اس میں رغبت کی خاطر اور میرے پاس جو (عذاب) ہے اس سے ڈرتے ہوئے۔ پس اللہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کی طرف دیکھو، وہ لوٹا ہے جو میرے پاس (انعام) ہے اس میں رغبت کی وجہ سے اور جو میرے پاس (عذاب) ہے اس سے ڈرتے ہوئے، حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے۔''

تخریج : [مسند أحمد۔۱/ ۴۱۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۶۸۵) حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ یَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَّ تِسْعِیْنَ رَحْمَةً۔ وَأَرْسَلَ فِیْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَّاحِدَةً، فَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ یَیْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْمُسْلِمُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ یَأْمَنِ النَّارَ))

۱۶۸۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث، آپ نے فرمایا: ''اللہ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے بنائے اور ان میں سے ننانوے اپنے پاس رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے رحمت کا صرف ایک حصہ بھیجا۔ پس اگر کافر کو تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو۔ اور اگر مسلمان کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں تو وہ جہنم سے کبھی بے خوف نہ ہو۔''

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا:((لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ أَحَدٌ۔ وَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ))

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث، آپ نے فرمایا: ''اگر مومن کو تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے، اور اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو۔''

تخریج : [صحیح البخاری۔کتاب الرقاق۔باب الرجاء مع الخوف۔ وصحیح مسلم۔کتاب التوبة۔باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ وأنها تغلب غضبه]

(۱۶۸۶) حَدِیْثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ، وَ هُوَ فِی الْمَوْتِ، فَقَالَ ((كَیْفَ تَجِدُكَ))؟ قَالَ: وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ أَرْجُو اللّٰهَ وَإِنِّیْ أَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا یَرْجُوْ وَ آمَنَهُ مِمَّا یَخَافُ))

۱۶۸۶۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھا۔ پس آپ نے فرمایا: ''تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟'' اس نے کہا، اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں اللہ سے (رحمت کی) امید رکھتا ہوں، اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے موقع پر یہ دو باتیں کسی بندے کے دل میں جمع ہو جائیں تو اللہ اس کو وہ دے دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے۔ اور اس کو جس سے وہ ڈرتا ہے، امن دے دیتا ہے۔''

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔باب الرجاء باللہ والخوف بالذنب عندالموت۔ (روایت حسن ہے۔) صحیح سنن الترمذی للألبانی: ۹۸۳]

حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ وَ خَاصَّةً عِنْدَ الْمَوْتِ

اللہ کے ساتھ خاص طور پر موت کے وقت اچھا گمان رکھنا

(١٦٨٧) حَدِيْثُ جَابِرٍ : قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ:((لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

١٦٨٧۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سُنا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔''

تخريج : [صحيح مسلم۔كتاب الجنة ونعيمها۔ باب الأمر بحسن الظن بالله تعالىٰ عندالموت]

(١٦٨٨) حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ))

١٦٨٨۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اگر اچھا (گمان) ہے تو اچھا (بدلہ) ہے' اور اگر بُرا (گمان) ہے تو اس کا برا (بدلہ) ہے۔''

تخريج : [مسند أحمد۔٢/ ٣٩١۔ (روایت حسن ہے۔)]

(١٦٨٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا :((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَكَرَنِيْ' فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ ' وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ' وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا' وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً))

١٦٨٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (حدیث قدسی ہے) کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں' اور وہ جب بھی مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں' اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

تخريج : [صحيح البخاري۔كتاب التوحيد۔باب قول الله تعالىٰ ويحذركم الله نفسه'...... و صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔باب الحث على ذكر الله تعالىٰ]

(١٦٩٠) حَدِيْثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ

١٦٩٠۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: سیّد الاستغفار یہ ہے کہ یوں کہے:

يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ إِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ أَنْ يُمْسِیَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

''اے اللہ! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا' اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے' جو میں نے کی ہیں' تیری پناہ مانگتا ہوں۔ آپ کی جو نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے' اس لیے کہ تیرے بغیر اور کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت ان کو پڑھ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔''

تخريج : [صحيح البخاری۔كتاب الدعوات۔ باب أفضل الإستغفار]

صحیح اور مستند

فضائل اعمال

محدثینِ کرام نے احادیث کی جمع وحفاظت اور اُن کی تدوین وتبویب کا جو عظیم الشان کام سرانجام دیا، علاوہ ازیں احادیث کی جانچ پرکھ اور نقد وتحقیق کے جو اصول وضع کیے اور اسماء الرجال کا فن مرتب کیا، یہ سب انسانی تاریخ کا ایک بے مثال کارنامہ اور اسلامی تعلیمات کا ایک واضح شرف وامتیاز ہے۔ لیکن مرورِ ایام کے ساتھ نقدِ حدیث کے اُصول اور فنِ اسماء الرجال کے ساتھ اِعتنا کم ہوتا گیا اور محدثین کی سی محنت وکاوش کا جذبہ بھی زوال پذیر ہوگیا۔ حتیٰ کہ علماء وفقہاء کی اکثریت میں بھی احادیث کی تحقیق وتنقیح کا وہ احساس نہیں رہا جو ان کے منصب کا تقاضا اور ان کی فرضِ داری تھی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحیحین (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کے علاوہ سنن اربعہ (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی) اور تیسرے چوتھے نمبر کے مجموعہ ہائے احادیث میں جو ضعیف حتیٰ کہ موضوع روایات بھی تھیں، عُلماء، فقہاء اور خطباء وواعظین حضرات انہیں اپنی کتابوں میں بھی بلاتحقیق لکھتے اور بلا دھڑک اپنے خطبوں اور وعظ وتقریروں میں بیان کرتے رہے اور سالہا سال سے پورے عالمِ اسلام میں یہی صُورتِ حال جاری ہے۔ بلکہ عُلماء کا ایک بڑا طبقہ تو ترغیب وترہیب کے نقطۂ نظر سے فضائلِ اعمال میں ہر طرح کی روایات کے بیان کرنے کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے بلکہ اس پر اصرار کرتا ہے۔

یُوں فضائلِ اعمال اور مناقب کی بہت سی ضعیف روایات اور بے سروپا (موضوع) احادیث زبان زدِ عام ہیں اور خواص تک بھی ان کی اصل حقیقت سے ناآشنا ہیں۔

اس لیے اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ فضائلِ اعمال پر مشتمل احادیث کا ایسا مجموعہ تیار ہو جو ضعیف اور موضوع روایات سے پاک ہو۔

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے ایک عربی عالم کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے "الصحیح المسند من فضائل الاعمال" کے نام سے صحیح وحسن احادیث کا یہ مجموعہ مرتب کر دیا، جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو اُردو کے حسین قالب میں ڈھالنے کی سعادت بھی ہمارے فاضل دوست، جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) کے فاضل، میدانِ خطابت کے شہسوار اور علم وعمل کے پیکر مولانا حافظ عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ کو عطا فرمائی ہے۔ ان کا نام اور مقام ہی ترجمے کی حُسن وخُوبی ہے۔

اصحاب المکتبۃ الکریمیہ اپنی اس خوش بختی پر جتنا بھی ناز کریں، کم ہے کہ وہ فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ عبدالمنان نُورپوری حفظہ اللہ کے فتاوے پر مشتمل نہایت اہم کتاب "احکام ومسائل" کے بعد یہ ایک دُوسری عظیم الشان کتاب کی اشاعت کی سعادت سے بہرہ وَر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف رحمہ اللہ، فاضل مترجم حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ اُن کی کاوشوں سے اُمتِ مسلمہ کے علماء، وخطباء، اور عوام وخواص کے لیے صحیح احادیث کا ایک بہترین مجموعہ اُن کے سامنے آگیا ہے۔

اس کے بعد اب کسی کے لیے قطعاً اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ وہ فضائلِ اعمال پر ضعیف وموضوع روایات بیان کرے یا اُن پر اعتماد کرے یا اُن کی فضیلت پر یقین رکھے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس کا مطالعہ کرے، ہر واعظ وخطیب اس کو اپنے سامنے رکھے اور عالم اس پر اعتماد کرے۔ وَفَّقَنَا اللہُ وَإِيَّاهُمْ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى۔

(حافظ) صلاح الدین یوسف

مدیر شعبۂ تحقیق وتالیف وترجمہ، دارالسلام لاہور

جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ / جون ۲۰۰۶ء

المکتبۃ الکریمیۃ

قرآن وسنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ

E-mail: alkarimiaa@hotmail.com
Web address: www.alkarimia.com